# حسنِ جاناں

## از قلم صندل ملک

حسنِ جاناں

صندل

بہت ہلکے نیلے رنگ کا پاؤں کا چھوتا لیلن کا سادہ فراک پہنے سفید نازک پاوں میں دو پٹی چپل پہنے وہ ایک ہاتھ میں خوبصورت باسکٹ پکڑے دوسرے سے سفید دوپٹے کو سختی سے پکڑے وہ

ادھر ادھر دیکھتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آج پھر اس چھوٹے گر انتہائی خوبصورت باغ کے سامنے آکر رکی تھی....

وہاں روز کی طرح آج بھی کوئی نظر نہ آیا مگر وہ نجانے کیوں بچپن سے آج تک ڈرتی ہی آتی تھی ایک دو بار تو مالی بابا نے پکڑ بھی لیا تھا. اب تو وہ ڈھیر سارے پھولوں کو توڑنے کے بعد باغ سے کافی دور جا کر مالی بابا کو آوازیں دیتی چڑاتی ضرور تھی.. اب تو اسکے ساتھ ساتھ مالی بابا کی بھی عادت ہوگئی تھی. اور ان نازک خوبصورت پول بھی اپنے دشمن کو پہچان گئے تھے جو صبح ہوتے ہی اپنی ایک مخصوص باسکٹ لیے انہیں توڑنے کے لئے پہنچی ہوئی ہوتی تھی....

آج تو سارے توڑ کر جاؤں گی "چھوٹے سے سفید پینٹ ہوئے "
لوہے کے دروازے کو کھولتی اندر داخل ہوتے وہ خود سے ہی
..... بڑبڑائی

... سفید جالی دار دوپٹہ پل میں کھسکا تھا اسکے چہرے سے

ہر زور کی طرح سارا منظر ایک پل کو ساکت ہوا تھا اس حسن کی
مورت کو دیکھ کر .سارا منظر جیسے پل میں مکمل ہوا تھا. .ہلکی ہلکی
ہوا اب خوشی سے پھیل گئی تھی...خوبصورت پھول جہاں اس
خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر کھلے تھے وہیں مرجھا بھی گئے کیونکہ وہ
.. .خوبصورت لڑکی ان کو بڑے ہی بے دردی سے توڑ دیتی تھی

شہد رنگ بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں جن پر سیاہ لمبی پلکیں سایہ افگن تھی . . چھوٹی سی ستون ناک. . قدرتی گلابی نازک لب. . گلابی بھرے بھرے گال . . . تھوڑی پر پڑتا وہ قاتل سیاہ تک. . کمر کو چھوتے لمبے گھنگھریالے سنہرے بالوں. . جو سارے کھلے تھے بس آگے سے کچھ بالوں کو پیچھے کر کے خوبصورت سفیدی ربن لگائی ہوئی تھی . .

وہ اٹھارہ سالہ دلنشیں سلطان خان. . اپنے نام ہی کی طرح بلا کی دلنشین تھی . . . .اس پر اسکے خوبصورت چہرے پر چھائی معصومیت اسے اور خوبصورت بناتی. . . مگر اسکی شہد رنگ خوبصورت آنکھوں میں ہر وقت شرارت رقص کرتی. . .پورے گاؤں میں کوئی بندہ ایسا نا تھا جسے اس نے تنگ نا کیا ہو. . جسکا نقصان نا کیا ہو، سوائے

حویلی کے لوگوں کے ... بچپن سے اب جوانی تک اسکی عادتیں پکی ہو گئی تھی

دلنشین نے ایک بار پھر شہد رنگ نگینوں کو اٹھاتے چاروں طرف دیکھا اور پھر کسی کو نا پا کر جلدی جلدی وہ سارے رنگ برنگے خوبصورت پھول بے دردی سے توڑتی اپنی باسکٹ بھرنے لگی تھی. کچھ جھکے ہونے کے باعث سنہرے گھنگھریالے بالوں کی کچھ شریر لٹیں آگے کو اسکے ساتھ جھکی بار بار اسکے چہرے کو چھو رہی تھی.

..

کافی سارے پھول توڑنے کے بعد وہ آج ایک عرصے بعد باغ کی پچھلی سائیڈ پر گئی. جہاں قدرے نیاب پھول لگے ہوئے تھے ....

اپنی باسکٹ کا ہینڈل بازو میں ٹکائے وہ آگے بڑھ گئ... .اور ایک جگہ آکر رک گئی. .جہاں سیاہ گلاب کے پودے لگے ہوئے تھے .... مگر سیدہ گلاب کچھ گنتی کے ہی تھے...

" یہ بہت قیمتی ہوتے ہیں اور خوبصورت بھی "نجانے کب وہاں مالی بابا آئے اور اب اسکے ساتھ کھڑے بول رہے تھے. ..

ایک پل کو وہ گھبرا گئی. .، مگر پھر منہ کے مختلف زاویہ بنائے. ..

" مالی بابا. .یہ سیاہ گلاب آپ کو کہاں سے خوبصورت لگ رہیں ہیں. دیکھیں کتنا سیاہ رنگ ہے انکا" اسے شاید ان سیاہ گلابوں کی.

تعریف پسند نہیں آئی... .اسکی سفید شفاف پیشانی پر بل پڑے تھے... .

رنگ سے تو کوئی خوبصورت بدصورت نہیں ہوتا چندا... .یہ " گلاب یہاں موجود ہر پھول سے زیادہ قیمتی ہے "ایک پل اسے دیکھتے وہ سمجھانے کے انداز میں بولے... .انکی آنی کوئی بھی اولاد نہیں تھی... .وہ دلنشین کو اپنی بیٹی مانتے تھے. .مگر انکی اس بیٹی نے تنگ بھی بہت کیا تھا... .

.کیا فائدہ ایسی خوبصورتی کا "وہ اب بھی نہیں مان رہی تھی " .اسے گلاب کے پھولوں سے نفرت تھی اوپر سے سیاہ گلاب. ... .اسے بالکل نہیں پسند تھا..

"وہ جھٹ سے بولے "ایک فائدہ ہے..

"دلنشین انکی طرف متوجہ ہوئی "اور وہ کیا...

" خوبصورتی ہمیشہ خوبصورت ہی نہیں ہوتی.. کبھی کبھی بہت بدصورت روپ دھار لیتی ہے.... اور ہمیشہ ہی یہ فائدے مند نہیں ہوتی کبھی کبھی یہی خوبصورتی ہمیں برباد کر دیتی ہے... اب دیکھو یہ سیاہ گلاب تمہیں نہیں پسند ...اور یہ محفوظ ہے تم سے جبکہ وہ سارے خوبصورت پھول جو تمہیں پسند ہیں انہیں تم زور توڑ دیتی ہو مسل دیتی ہو.. ختم کر دیتی ہو... اگر جو یہ سیاہ گلاب بھی باقیوں کی طرح چمکتا دمکتا ہوتا تو تم اسے بھی مسل کر پاؤں تلے روند

دیتی جیسے سب خوبصورت پھولوں کے ساتھ کرتی ہو...اب پتا چلا کہ خوبصورتی کیسے برباد کرتی ہے "اسے سمجھانے کے انداز میں کہتے مالی بابا نے احتیاطاً اسے پھولوں سے دور کیا تھا..

دلنشیں اب غور سے دیکھ رہی تھی اس سیاہ گلاب کو "

تو کیا خوبصورت ہونا گناہ ہے "وہ بے اختیار پوچھ چکی تھی "..

مالی بابا نے اسے دیکھا....

خوبصورت ہونا گناہ نہیں ہے. مگر کبھی کبھی خوبصورت ہونے کی " بہت بدصورت سزا ملتی ہے جیسے ان خوبصورت پھولوں کو تم دیتی

ہو...اور وہ جو بدصورت پھول ہے وہ محفوظ ہے کیونکہ وہ خوبصورت جو نہیں ہے" وہ اب دوبارہ پھولوں کو پائپ سے پانی لگانے لگ گئے تھے

لیکن میں اپکو بتا دوں کہ میں باز نہیں آؤں گی"... وہ ساری "باتیں نظر انداز کرتی منہ بناتے ہوئے بولی...

مالی بابا فقط مسکرا کر رہ گئے تھے..

لوہے کے دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ایک پل کو رکی اور اپنے دائیں جانب لگے ایک خوبصورت اورنج کلر کے پھول کو ہاتھوں میں بڑی طرح مسلتی باہر کو بھاگی تھی ہنستے ہوئے....

.اسکی خوبصورت ہنسی کی آواز چاروں طرف گونج رہی تھی

سبز کھیتوں کے درمیان بنے رستے پر بھاگتی وہ ساتھ ہنسے جا رہی...

تھی. .باسکٹ سے گرتے کچھ پھول اسکے اپنے ہی پاؤں کے نیچے

.... مسلتے چلے گئے

جہاں وہ خوبصورت لڑکی ہر ادھورے منظر کو مکمل کر ..اور

خوبصورت کرتی جا رہی تھی وہیں کچھ خوبصورت پھول اسے اپنی

.... طرف آتا دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتے

وہ خوبصورت چیزوں کی دشمن تھی اس کے مطابق ہر خوبصورت چیز

ٹوٹ جانے کے لیے ہی ہوتی تھی.... .اور وہ اس بات پر پوری

طرح عمل کرتی اور اپنے اگر گرد ہر خوبصورت چیز وہ مسل جاتی آگے بڑھ رہی تھی...

دور ہوتی دلنشیں کو دیکھتے مالی بابا نے بے اختیار آسماں کی طرف دیکھا اور پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے بے ساختہ ہی اسکے لئے دعا کی.

....

خدا تمہیں ہر آزمائش، ہر دکھ درد سے محفوظ رکھے "ہاتھ چہرے " پر پھیرتے وہ اب اسی راستے کو دیکھ رہے تھے جہاں سے دلنشیں گزری تھی....

وہ شاید آٹھ سال کی تھی جب پہلی بار وہ انکے باغ میں غلطی سے آگئی تھی گھومتی گھومتی۔۔۔ اور پھر وہاں پھول دیکھ کر اسنے کافی سارے پھول و پودے خراب کر دیئے۔ پہلے پہل تو بہروز مالی کافی غصہ و خفا ہوا مگر پھر دلنشین نے روز آجانا شروع کر دیا۔ وہ روز ہی انکے پھول خراب کر جاتی۔ اور پھر اب وہ اٹھارہ سال کی ہوگئی۔ ان دس سالوں میں اسنے کوئی گن کر دس دن نا ناغا کیا تھا وہ روز آتی۔۔ اور اب تو بہروز مالی کو روز صبح سورج کے بعد۔۔

دلنشیں کی صورت دیکھنے کی پکی عادت ہوگئی

انکی کوئی اولاد نہیں تھی پہلے پہل تو وہ بہت چڑچڑے ہو گئے تھے مگر پھر دلنشیں کی صورت میں انہیں ایک بیٹی مل گئی ۔۔۔ وہ اسے بیٹی کہتے ہی نہیں بلکہ وہ اسے بیٹی مانتے تھے۔۔۔۔

■■■■

یہ خان پور گاؤں کے سرپنچ "حیدر سلطان خان "کی حویلی کا منظر تھا. .کئی رقبے پر پھیلی یہ حویلی باہر سے جتنی قدیم لگتی اندر سے اتنی ہی جدید ترز سے بنائی گئی تھی... .یہ حویلی حیدر خان کے باپ نے بنوائی.. .اتنی بڑی و خوبصورت کہ دیکھنا والا ایک پل تو تھم جاتا. ....

درمیان میں حویلی تھی جبکہ چاروں اطراف میں طرح طرح کے پھلوں و پھولوں کے کافی اونچے اونچے درخت تھے .... .ایک سائیڈ پر کئی گاڑیاں کھڑی تھی جن کے سامنے سیاہ لباس میں

ملبوس وہ پٹھانی نقوش والے بندے ہاتھوں میں بڑی بڑی بندوقیں لیے الرٹ کھڑے تھے....

ایک سائیڈ بہت خوبصورت فاؤنٹین تھا جس کے گرد خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے..کچھ ہی دور نیلے شفاف والا کا سیومنگ پول تھا..پھر کچھ ہی آگے جدید ترز کی خوبصورت کرسیاں رکھی گئی تھی ..

ادھر ہی آگے ایک طرف سے لے کر دوسری طرف تک رسی باندھی گئی تھی جس کے ساتھ گرین کلر کی کانچ کی بوتلیں الٹی کر کے باندھی گئی تھی کچھ کچھ فاصلے پر..

اور پھر اچانک ہی" ٹھاہہ "کی آواز گونجی اور ایک کانچ کی بوتل ٹوٹتی بکھرتی نیچے گر گئ چور چور ہوتی . .

"ارےےےے واہ ہ ہ .....ایک اور گئ. . دیکھا نا لالا..... .میرا نشانہ پکا ہوتا جا رہا ہے ". . .وہ خوشی سے چہکی تھی . . .اسکے ہاتھوں میں قدرے بڑا بندوق پکڑا ہوا تھا. . جس کو وا اٹھا مشکل سے رہی تھی . . .

وائیٹ شرٹ وائیٹ ہی کھلے ٹرائوزر کے اوپر بلیک ہڈی پہنے ، سیاہ کندھے سے کچھ نیچے تک آتے بولوں کی ہائی پونی کیئے انہیں وائیٹ پی کیپ کے نیچے کیا ہوا تھا . .

سیاہ خوبصورت آنکھیں. تیکھی ناک.. چھوٹے کٹاو گلابی لب.. سرخ و سفید کھلی کھلی رنگت اسکے خوبصورت چہرے پر خوشی رقص کررہی تھی... اسکے چہرے پر اسکی سیاہ چھوٹی آنکیں بڑی پر کشش لگتی تھی..

بالاج خان نے تاسف سے اپنی پٹاخہ چھوٹی اکلوتی بہن کو دیکھا. جس نے صرف مشکل سے ہاتھ لگایا تھا بندوق کو.. جبکہ ساری. چلائی بالاج نے خود تھی مگر اب خولہ حیدر خان کے کہہ دیا تو اب آکر کوئی اس بات پر کوئی بات کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا. کوئی بھی نہیں...

وہ گرے کاٹن کی شلوار قمیض پہنے بازووں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے سیاہ بالوں کو ماتھے پر گرائے . .سیاہ چھوٹی پر کشش آنکھیں. عنابی لب جو سائیڈوں سے سیاہ مائل ہوئے اسکی سگریٹ نوشی. کثرت سے کرنے کی گواہی دے رہے تھے.. .چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی اسکی وجاہت کو اور دلکش بناتی.. . مناسبت قد کاٹھ مضبوط کسرتی وجود، وہ مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا... .اس وقت خولہ کو سامنے دیکھتے اسکے چہرے پر نرمی و محبت کے سے تاثرات تھے. جو بہت کم لوگوں کے لیے ہوتے. .اسکا ظاہری وجود جتنا دلکش... تھا باطن اتنا ہی کڑوا. .وہ ایک خود غرض شخص تھا.. .جو سب سے پہلے اپنی بات، اپنی پسند رکھتا.. .اس کے ساتھ ساتھ اسے خوبصورتی بہت ایٹرکٹ کرتی.. .وہ ہر خوبصورت چیز ر اپنا حق

سمجھتا.... .ہاں مگر کچھ مخصوص لوگوں کے لیے وہ بہت خوبصورت

... .و اچھا انسان تھا

لالا کہا تھا نا کہ ایک بار اپکو کرتے دیکھا اور اگلی بار میں آپ "

سے بھی اچھا نشانہ لے پاؤں گی" اس کو نا بولتے دیکھ کر وہ ایک

بار پھر بولی. .جو اسکی عادت نا تھی. .بے جا لاڈ پیار اسے کافی ضدی

و خود سر بنا گیا... .حیدر خان و سدرہ بیگم کے ساتھ ساتھ وہ بالاج

خان اور وہاج خان کی بھی کافی لاڈلی تھی ... .کوئی چیز ایسی نا تھی جو

.. .اسکی پہنچ سے دور ہوتی. .فقط ایک کو چھوڑ کر

ہاں بالکل تم سے اچھا نشانہ تو اس پورے گاؤں میں کوئی نہیں لگا "

سکتا، مگر خولہ حیدر خان اس وقت گن کو مجھے پکڑا دو.. .اگر یہ

آپ کے ہاتھ سے گر گئی تو اپنے نازک پاؤں کچلے جا سکتیں ہیں" اس کے ہاتھوں و بازووں میں جھولتی گن لیتے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا. ...

" جلنے والیں جلتے رہیں گے مگر ہم تو چلتے رہیں گے، آپ سے برداشت ہی کب ہو گا کہ آپ کو بھی کوئی پیچھے چھوڑ سکتا ہے جبھی تو ایسے منہ بناتے ہوئے بول رہیں ہیں "ہاتھوں کو جھاڑتی وہ شیخی مارنے سے باز نا آئی. ..

" بالاج بیٹے آپ سے کتنی بار کہا ہے کہ اس کو مت بگاڑیں اتنا. اب دیکھیں ناں، کیا یہ سب اس کے سیکھنے کی چیزیں ہیں، یہ... لڑکی ہے اور اس کے کام ایک بڑی لڑکیوں والے ہیں. اب کل

کو اسکی شادی بھی تو کرتی ہے۔ .تو کیا یہ وہاں جا کر بندوقوں کا سہارا لے گی "۔ .اس سے پہلے وہ کچھ بولتا سدرہ بیگم وہاں آتی اپنی ہزار بار کی بولی بات آج پھر بول رہی تھی ۔ ۔

اماں سائیں... .ابھی تو چھوٹی ہے .. .جو کرنا چاہتی ہے کرنے دیں " نا۔ .اور پھر شادی کہاں.. .ابھی تو شادی نہیں ...

بیٹے، آپ کے بابا نے کوئی رشتہ بتایا ہے.. .وہ چاہتے ہیں کہ " خولہ کا نکاح ہو جائے ابھی... .پھر رخصتی .....

وہ کچھ اور بھی بول رہی تھی... .مگر وہ ساکت کی سدرہ بیگم کو دیکھ رہی تھی ....

روز تو صرف وہ ویسے ہی کہتی آج اچانک رشتہ... .اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی. .رنگت زرد پڑ گئی.. .چہرے پر کئی سائے آتے گزرے.. .اور پھر وہ بھاگ گئی اندر کی جانب. .گر جو .... .وہاں کھڑی ہوتی تو وہ یقیناً کبھی کھڑی نا ہو پاتی وہاں

.... .حیرت زدہ تو بالاج بھی ہوا. .اور فکر مند بھی

.ماں سائیں. .یہ کیا کہہ رہیں ہیں... .خولہ کا رشتہ. .یہ کب ہوا " اور کیا ضرورت تھی اس کے سامنے ابھی زکر کرنے کی "ان کے. . .سامنے آتے وہ کچھ حیرت کچھ خفگی سے گویا ہوا

.... تم اسکی فکر مت کرو. شرما گئی ہو گی اور رشتہ کی بات "

ہر خاموشی کا مطلب ہاں نہیں ہوتا ماں سائیں ... .کچھ خاموشیاں " ضبط کی گہری کہانیاں بھی ہوتیں ہیں... . آپ نے اسکے لبوں کی خاموشی تو محسوس کر لی مگر جو اسکی آنکھوں کا ساکت پن تھا... .وہ کیا تھا.. .معاف کرنا ماں سائیں. .اگر خولہ ابھی رشتے کے لیے نا مانی تو اس پر کوئی زبردستی نہیں ہو گی "وہ سپاٹ لہجے میں کہتا اندر بڑھا.. .اپنی بہن کی آنکھوں میں موجود ساکت پن تو وہ دیکھ پایا مگر وہ ویرانی و اذیت جو اسکی سیاہ نگینوں میں رقم تھی ، وہ ، بالاج خان بھی نا پڑھ پایا . .

... پیچھے سدرہ بیگم تاسف سے اسے جاتا دیکھنے لگی

"سارے کے سارے ضدی اور سر پھرے میرے ہی نصیب میں لکھے گئے ہیں" پھر وہ بھی اندر کی طرف بڑھ گئی...

■■■■

اجالا... .میرے بچے... .تیار ہوگئی ہو.. .جمیلہ بیگم نے اندر آتے اجالا کو دیکھتے ہوئے کہا وہ اپنے سہرے بالوں کا آگے سے بینڈ بنا رہی تھی. ...

بھوری خوبصورت آنکھوں، تیکھا ناک. .گلابی خوبصورت ہونٹ.

گلابی بھرے بھرے گال. .سنہرے رنگ خوبصورت لمبے بال.

بلیک شارٹ شرٹ کے ساتھ بلیک ہی پٹیالہ شلوار پہنے وہ سادگی.. میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی... .سیاہ رنگ اسکی سفید رنگت پر بہت بچ رہا تھا.. .اسکے سنہرے بال کمر تک آتے تھے ... .اسکے چہرے پر چھائی معصومیت اسے اور خوبصورت بناتی تھی.. .اسکی ... .بھوری آنکھوں میں ایک روز کی نسبت زیادہ خوف جمع تھا

خالہ جانی... .اگر وہاں کوئی مسئلہ ہوگیا تو "... .وہ پریشانی سے گویا" ... .ہوئی.. .اگلے بالوں کو بینڈ بن چکا تھا

نہیں میرا بچا.. .تم ویسے ہی ڈر رہی ہو. .دیکھو اجالا وہاں اور بھی " بہت سی لڑکیاں ہوں گی... .یہ صرف تمہیں پتا ہے کہ تم گاؤں سے آئی ہو، .یہ بھی صرف تم ہی جانتی ہو کہ تم زیادہ لوگوں میں

گھبرا جاتی ہو... یہ بھی صرف تم ہی جانتی ہو کہ آج تک بہت خوفزدہ ہو.... ساری زندگی گاؤں میں رہنے کے بعد اب شہر آکر یونیورسٹی جانا، یہ بھی صرف تم ہی جانتی ہو میری چندہ. یہ سب باتیں خود تک محدود رکھنا. کسی کو اپنی کمزوریاں نا بتایا.. اگر تم نے یہ ساری باتیں چہرے پر سجا کی یا کسی کو بتا دی تو یاد رکھنا صرف تماشا بنے گا. یونیورسٹی میں ہزار بچے ہوں گے کسی کو کیا پتا تم کیا محسوس کر رہی ہو.. ہاں. ٹھیک ہے نا "وہ اس کے سر سے کچھ پیسے پھیرتی اب اسے سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی.. ڈر تو وہ خود بھی رہی تھی.. وہ خوبصورت لڑکی بہت معصوم تھی دنیا کو سمجھنے کے لیے ...

جی "...اسنے ہر ہاں میں ہلایا... . سنہرے بالوں کی کچھ لٹیں اب "
.. .چہرے کا طواف کررہی تھی

بیٹے اگر کوئی بہت مخلص شخص ملا تو ایک بات یاد رکھنا.. .دھوکہ "
اسی سے ملتا ہے جو مخلص ہوتا ہے... .ورنہ جو مخلص ہو ہی نا وہ
کیسا دھوکہ دے. .بچے تم سب سے ایک فاصلے پر رہنا، نزدیکیاں
.. .خوار کرتیں ہیں "وہ اب بھی فکر مندی سے اسے سمجھا رہی تھی

خالہ جانی میں خیال رکھوں گی.. .اور بڑے لوگوں سے بہت دور "
.رہوں گی "وہ ریڈ شفون کے دوپٹہ کندھے پر پھیلاتے ہوئے بولی

....

"کاش بڑے لوگوں کے چہرے پر لکھا ہوتا کہ وہ زہریلے ہیں "

جمیلہ بیگم دھیمی آواز میں خود سے ہی بولی.... مگر اجالا سن گئی تھی

" خالہ اب میں جاتی ہوں.. .دعا کرتا... .اب کی اجالا کا صرف نام ہی اجالا ہے ورنہ اسے تو دنیا کے اجالوں کی کوئی خبر نہیں ہے "وہ ان کے گال چومتی معصومیت سے بولی تھی. ...

" خدا کی نگہبان "وہ اسکا ماتھا چومتی بولی. ...

اجالا نے ایک نظر دوبارہ خود کو دیکھا. .اور پھر وہاں سے نکل گئی.

باہر کھڑی کیب اسکا انتظار کر رہی تھی.. ....

آج وہ اپنی زندگی میں پہلی بار اکیلی سفر کر رہی تھی.. ننھنا سا دل

.. کانپ رہا تھا

ایف ایس سی کے بعد پڑھائی کی خواہش کے باعث اسے گاؤں چھوڑ کر شہر آنا پڑا جہاں اسکی خالہ اکیلی رہتی تھی.. .اولاد کوئی تھی نہیں اور شوہر کا انتقال کچھ عرصے پہلے ہی ہوا.. .تب سے وہ اکیلی سی رہ رہی تھی اجالا کے آجانے سے انہیں کچھ سکون مل گیا تھا. مگر وہ اسکے لئے بہت فکرمند تھی. .وہ جانتی تھی کہ اجالا بہت.. ..... معصوم ہے اور معصوم لوگوں کی اس دنیا میں کوئی جگہ نہیں

وہ کیب میں بیٹھی کافی نروس ہو رہی تھی. .بار بار وقت دیکھتی پھر رستہ. . نجانے یونیورسٹی کتنا دور تھی، ، نجانے اسکا پہلا دن کیسا

گزرا..... پریشانی اسکے خوبصورت شفاف چہرے سے چھلک رہی تھی . ....

کاش. .یہ آج نا آتی.. .کاش آج کے دن یہ یونیورسٹی نا آتی "دور" کھڑی قسمت نے بہت مدھم لہجے میں وقت کے کان میں سرگوشی کی تھی...... .اور پھر منظر ساکت ہوا تھا ....

■■■■

گھر میں داخل ہوتے ہی اسنے ہاتھ میں پکڑی وہ خوبصورت باسکٹ ادھر ہی پودوں کے پاس رکھی لکڑی کی کرسی پر رکھتے اندر کی

طرف بڑھی تھی ... بہروز مالی کی باتیں اب بھی اسکے دماغ پر سوار تھی ....

یہ ایک چھوٹا مگر خوبصورت گھر تھا جس میں تین بیڈ رومیز ایک کچن اور آگے بس تھوڑا سا صحن تھا ...

ایک کمرہ اسکے اور اجالا کے استعمال میں تھا مگر پچھلے کچھ دنوں سے اجالا شہر جا چکی تھی آگے پڑھنے کے لیے.. چونکہ دلنشیں کو شوق نہیں تھا جبھی وہ نہیں گئی..

دوسرا کمرا معراج خان کے استعمال میں تھا.. جبکہ تیسرا اور آخری کمرہ مہمانوں کے لیے تھا...

حاتم خان اور خدیجہ بیگم کے تین بچے تھے مگر وہ اپنے بچوں کے ساتھ زیادہ وقت نا گزار سکے اور معراج کے گیارہ سال ہوتے ہی ایک ایکسیڈنٹ میں فوت ہوگئے. .تن دلنشین چھ سال اور اجالا تین سال کی تھی. .

سب سے بڑا معراج خان ، مناسب قد کاٹھ .کسرتی مضبوط وجود ، گرئیش بلو خوبصورت آنکھیں، عنابی لب خوبصورت پٹھانی نقوش ستائیس سال کا ایک خوبرو مرد تھا. .

اس کے بعد دلنشین خان، جو بالکل اپنے نام کی طرح دلنشیں تھی، وہ کافی خوبصورت تھی، بچپن سے ہی اور اب تو بڑی ہو کر وہ اور خوبصورت ہوگئی اس کے ساتھ ساتھ وہ کافی شرارتی بھی

تھی۔۔۔ہر کسی کو تنگ کرنا تو اپنا فرض سمجھتی تقریباً پورا گاؤں اس خوبصورت شرارتی لڑکی کو جانتا تھا۔۔جہاں سے اس سے تنگ تھے .وہیں سب اسے اداس یا اسکی کمی دیکھ کر کافی پریشان ہو جاتے شرارتوں اور تنگ کرنے کے باوجود بھی پورے گاؤں میں۔۔۔ رونق تھی۔۔ .دنیا داری سے دور، بے خبر وہ اپنی دنیا میں ہی ۔۔ .مصروف رہتی اور یہی گاؤں اسکی دنیا تھی

اس کے برعکس اجالا کچھ ڈری سہمی سی رہتی وہ دلنشین سے تین سال چھوٹی تھی۔ ۔ تھی وہ بھی بہت خوبصورت ، مگر وہ شرارتیں کرنے سے یا پنگے لینے سے کچھ ڈرتی رہتی۔۔ .اس کا ماننا تھا کہ اپنے کام سے کام ہی رکھنا چاہیے۔۔ .وہ دلنشیں کو بھی روکتی مگر وہ سنتی ہی کہاں تھی۔۔۔ .اسے پڑھائی کا کافی شوق تھا جبھی وہ بی ایس کے لیے

اپنی ایک اکلوتی خالہ کے گھر چلی گئی. .اب ادھر دلنشین اور معراج ہی رہ رہے تھے. ...

.. .لالا.. .وہ دروازے سے ٹیک لگائے دھیمی آواز میں بولی تھی

بلیک کاٹن کی شلوار قمیض پہنے بھورے بالوں کو ماتھے پر گرائے وہ چھوٹے سے ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بازو فولڈ کررہا تھا کہ دلنشین کی آواز سنتے اسکی طرف مڑا. ...

..کیا ہوا گڑیا "اسکے پاس آیا تھا وہ "

لالا وہ نا آج بہروز بابا مجھے کہہ رہے تھے کہ جو پھول میں توڑتی"
"ہوں وہ مجھے بددعا بھی دے سکتے ہیں

... .خدا نا کرے "وہ ایک دم تڑپا "

کیا سچ میں ایسا ہوتا ہے. .لالا میں نے تو بہت سے پھول توڑے "
ہیں "وہ اب بھی پریشان گ رہی تھی. .ایسی باتوں کو وہ کسی
.. .کھاتے میں نہیں لاتی تھی مگر نجانے کیوں وہ آج سوچ رہی تھی

.ایسا کچھ نہیں ہے دلنشین .. .بس تم پھولوں کو مت توڑا کرو "
اچھا نہیں ہوتا ہے وہ مرجھا جاتے ہیں. .تم انہیں ان کے اصل....
سے جدا کرتی مسلتی ہو.. .ایسے اچھا نہیں ہوتا ہے گڑیا.. .مالی بابا

نے بھی اسی لیے کہا ہوگا "اسکو پیار و شفقت سے دکھتے ہوئے کہا

تھا . . .

" مگر . . .اچھا ٹھیک ہے . . نہیں توڑتی " . . .اسنے ہزار بار کی دہرائی

بات دوبارہ دہائی اور باہر کی طرف بڑھی ناشتہ وہ خود ہی بناتی تھی.

...

"میری ساری دعائیں تم دونوں کے ساتھ ہیں . .خدا نا کرے کوئی

تم دنوں کو بددعا دے یا کوئی بددعا لگے تم میں سے کسی ایک کو

بھی "اسکو دور کچن میں کھڑا دیکھ کر وہ بے ساختہ بولا تھا . .یہ دو

بہنیں ہی تو اسکا بس کچھ تھی . .و ان دونوں کو کسی بھی تکلیف میں

نہیں دے سکتا تھا . . .

"لالا آ جائیں نا. . آملیٹ کے لیے پیاز کاٹ کر دیں. . میری
آنکھوں کو لگتا ہے" اسنے کچن میں ہی کھڑے کھڑے ہانک لگائی.
یہ روز کا معمول تھا کھانے کے لیے یا جس کے لیے بھی کاٹنا ہوتا.
پیاز وہ دونوں بہنیں معراج سے ہی کٹواتی. . .

گریئش بلو آنکھیں گھماتے وہ ایک ہاتھ گنے بھورے بالوں میں
پھیرا کچن کی طرف بڑھا. . .

■■■

کیب سے نکلتے ہی کیب والے کو پیسے پکڑاتے اسنے سامنے شان و شوکت سے کھڑی یونی کی خوبصورت اور کافی بڑی بلڈنگ کی طرف دیکھا. . . .

کافی سٹوڈنٹس آتے جاتے جا رہے تھے. . کوئی بہت سادہ تو کوئی اتنے بولڈ ڈریس میں کے بے ساختہ ہی اجالا نے اپنا دوپٹہ سہی کیا تھا کندھے پر. . . .

اسکی بھوری آنکھوں میں خوف نمایاں تھا مگر وہ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی. .

اس نے ادھر ادھر دیکھا.. .اور دل بڑا کرتے قدم یونی کی طرف ... .بڑھا ہی دیئے. .اب جانا تو تھا ہی تو کیوں کھڑی سوچتی رہتی

.یونی میں داخل ہوتے ہی اسنے ایک بار پھر چاروں طرف دیکھا ہر طرف کافی گہما گہمی تھی. .کوئی کھڑا قہقہے لگا رہا تھا تو کوئی.. .. .باتوں پر اکتفا کر رہا تھا

کوئی بہت خوش تھا تو کوئی بات بار یونی کے گیٹ پر نظریں گاڑے اپنے ساتھیوں کے انتظار میں تھے. .کوئی بیٹھے ہوئے تھے بینچیں پر تو کوئی باتوں میں بکس .باٹلز ہاتھوں میں تھامے ایک دوسرے کو مارے بھاگ رہے تھے. .العرض ہر طرح کے سٹوڈنٹس وہاں

تھے.. .چونکہ وہ سمسٹر کے میڈ میں آئی تھی جبھی ریگینگ سے بچ گئی...

اپنا بلاک تو وہ دیکھ گئی تی معراج کے ساتھ..... معراج نے بھی اسی یونی سے گریجوئیٹ کیا تھا.. .اب وہ آگے بھی اپلائے کررہا تھا .. مگر دوسری یونیورسٹی میں.

خدایا اتنے لوگ.... آج ہی سب نے آنا تھا "وہ جلدی جلدی " اپنے بلاک کی طرف جاتی خود سے ہی بڑبڑا رہی تھی.. . سنہرے لمبے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے.. .کچھ لٹیں چہرے کا طواف کررہی تھی .. .لال شفون کا دوپٹہ ایک طرف کندھے پر سے ہوتا

.زمیں کو چھو رہا تھا جبکہ دوسرے کندھے پر کالج بیگ لٹک رہا تھا
... .ہاتھ میں ایک کوئی بک اور موبائل پکڑے ہوا ...

ابھی وہ بلاک سے کچھ ہی دور تھی کہ اچانک ہی سامنے سے جلدی
میں آتے اس فولادی وجود سے ٹکرائی. اس سے پہلے وہ نیچے گرتی
کہ سامنے والے نے اسکی کلائی اپنی ہاتھ کی مضبوط گرفت میں لیتے
. .اسے گرنے سے بچایا

پل میں سارے سنہرے بالوں چہرے پر بکھرتے پل میں ہی
چہرے سے ہٹتے اطراف میں پھیلے تھے .وہ بھوری خوبصورت
آنکھوں کو سختی سے بھینچ گئی.وہ خود تو گرنے سے بچ گئی مگر ہاتھ
... .میں موجود بک اور موبائل گر چکا تھا نیچے

دھیرے دھیرے اسنے آنکھیں کھولتے سامنے کھڑے وجود کو دیکھا.

..

سرخ و سفید رنگت عنابی سیاہ مائل لب کھڑی مغرور ناک. .سیاہ پرکشش آنکھیں، جینز کے اوپر سفید بٹنوں والی شرٹ جس کے اوپر دو تین بٹن کھلے اسکا چورا سینہ نمایاں کررہے تھے .شانوں سے کچھ اوپر آتے بالوں کو پیچھے چھوٹی سی پونی میں مقیم کیلئے سیاہ آنکھوں پر سیاہ ہی سٹائلش گاگلز پہنی ہوئی تھی.. .اسکے گلے میں کچہ چینز تھی اور کلائیوں میں بھی کچھ بینڈز پہنے ہوئے تھے. .

وہ جو بھی تھا بڑا ہینڈسم تھا گر جو گلے سے چینز اتار دیتا. .کلائیوں. سے وہ بینڈ اتار دیتا .اور سب سے ضروری وہ آنکھوں سے وہ گاگلز اتار دیتا تو. .

لچا لفنگا.."وہ سوچ کر رہ گئی اس کے حلیے کو دیکھ کر"

وہاج خان نے ایک نظر اس خوبصورت لڑکی کو اور پھر اپنے ہاتھ میں اسکی سفید کلائی کو دیکھا .... .اور پھر جھٹکے سے اسے اپنے پاس کھینچتے سیدھا کھڑا کیا تھا . .

زیادہ ہی شوق ہے لڑکوں سے ٹکرانے کا"وہ بغور اسے دیکھتا " سپاٹ لہجے میں بولا.

آہہ کاش اس کی زبان بھی خوبصورت ہوتی وہ ایک بار پھر سوچ کر رہ گئی ساتھ ہی بکھرے بالوں کو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے پیچھے کمر پر کیا..

آپ اندھے ...ہیں یہ آپکی آنکھوں پر پہنے ...ان سیاہ "
چشموں نے ..واضح کر دیا ہے مگر ...مجھے لگتا ہے کہ ہاتھ میں....
کوئی سٹیک بھی پکڑ لیتے تاکہ آپ. .سے کوئی نا ٹکراتا، "رک....
رک کر ہی سہی مگر وہ بات پوری کر کے رہی.. .کہاں برداشت ہوا
پہلے ہی دن ایسی بات.. .سفید رنگت کچھ سرخ ہوئی تھی...

وہاج نے الٹا ہاتھ چہرے پر لے کر جاتے آنکھوں سے گاگلز اتارے حیرت سے. .اسکی سیاہ پرکشش آنکھیں واضح ہوگئی تھی.

تم نے مجھے اندھا کہا ہے "اسے صدمہ پہنچنے کے ساتھ ساتھ "... غصہ بھی آیا. ...

" م. .میں. .وہ اسکے چہرے کے سپاٹ تاثر دیکھ کر پل میں گھبرا گئی تھی. .میں. .میں نہیں بتاؤں.. .گی"... بوکھلاہٹ میں بات پوری کرتے بنا اس کی سنے وہ پل میں نیچے سے موبائل اور بک اٹھاتی کافی تیزی سے وہاں سے بھاگی. ....

وہاج جو اسکی چھوئی موئی سی لڑکی کی پوری کلاس لینا چاہتا تھا اسکے یوں پل میں بھاگتے پر وہ بھی حیرت زدہ ہوا... .اسکی سپیڈ تھی ہی اتنی کم...

اسے اور غصہ آیا. .چہرہ کافی سرخ ہو گیا تھا...

"ملو ایک بار.. .پھر بتاتا ہوں اندھا کون اور کیسے ہوا ہے.."

دوبارہ گاگلز لگاتے وہ اسکی کافی دور ہوتی پشت دیکھتا سرد لہجے میں بولا تھا...

اسے لڑکیوں سے نفرت نا تھی بلکہ یوں جو لڑکیاں معصوم بنتی اسے زہر لگتی تھی. .اسے کافی ساری ایسی لڑکیوں کو دیکھا جو پبلک میں

.کافی معصوم بنتی اور موقع ملتے ہی اپنے اصلی چہرے میں آ جاتی

اب اسے اجالا سے بھی کوفت ہوئی مگر وہ اتنا فیصلہ کر ہی گیا.....

تھا کہ اس معصوم لڑکی کی بھی معصومیت کے ڈرامے ختم کر کے

... .رہے گا گر جو وہ دوبارہ ملی

■■■■

کمرے میں آتے ہی اسنے جھٹ کمرے کا دروازہ بند کرتے لاک

لگایا... .سر سے کیپ اتارتے اسنے دور اچھالی زور سے کھینچنے کے

باعث پونی بھی کیپ سے ساتھ ہی اتر گئی تھی. .سیاہ کندھے پر

... .آتے بال پل میں کھلتے منتشر ہوئے تھے

سفید رنگت اس وقت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی نجانے کس احساس کے تحت.. .

" ن.. نہیں.. . نہیں.. .میں نکاح نہیں کر سکتی... .میں کیسے کسی اور سے نکاح...ایسا ہو ہی نہیں سکتا... .ابھی مجھے بہت کچھ کرتا ہے ابھی میں کوئی شادی نہیں کر سکتی "... .وہ سامنے مرر ڈریسر کے سامنے کھڑی خود کو دیکھتی خود سے ہی بولے جا رہی تھی.... اسنے آنکھیں بند کی سختی سے اور پھر گہرا سانس لیا تھا... .مگر اندر اٹھتا اشتعال قابو نا ہو سکا... .جبھی اسنے سامنے ہی ڈریسنگ ٹیبل پر ہاتھ مارتے سب کو پل میں نیچے گرایا تھا...

،کاسمیٹیکس کا سارا سامان ، مہنگی پرفیومز موبائل، اپنی ہی فوٹو فریم
.....ہر چیز نیچے گری ماتم کناں تھی

دروازہ بار بار بجے جا رہا تھا وہ جانتی تھی بالاج خان ہی ہو گا... .مگر
وہ ابھی کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی .جبھی دونوں ہاتھوں
سے بالوں کو سختی سے پکڑتے وہ ادھر ہی بیٹھتے چلی گئی تھی.. .اسکی
.سیاہ پرکشش آنکھوں لال ہورہی تھی.. .وہ رو نہیں رہی تھی
.. .مگر ضبط کے گہرے مراحل سے گزر رہی تھی...

کمرے میں مختلف رنگ اور برینڈ کی قیمتی پرفیومز ٹوٹنے کے باعث
کافی گہری خوشبو پھیل گئی تھی.. .کچھ فیس پائوڈرز نیچے گرے بکھر
.. .گئے تھے.. .مگر وہ کچھ نہیں دیکھ رہی تھی

اسکی سیاہ آنکھیں لال ہو رہی تھی دل و دماغ میں ایک جنگ چھڑ گئی

.باہر کھڑے بالاج خان اب تھک کر کھڑا دروازے کو دیکھ رہا تھا

.. .وہ کب سے دروازہ بجا رہا تھا مگر اس نے نا کھولنا تھا نا کھولا..

وہ جانتا تھا کہ اسے ابھی کسی سہارے کی ضرورت ہے مگر وہ یہ بی جانتا تھا کہ جب بھی اسے سہارے کی ضرورت ہوتی وہ خود کو خود ہی سہارا دے دیتی مگر کسی کا لیتی نا.....

وہ باہر پریشانی سے کھڑا تھا. .بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے .وجہی چہرے پر پریشانی کے سے تاثرات تھے. .جبکہ وہ اندر فرش پر بیٹھی اب گھٹنوں میں سر دیئے سسک رہی تھی آواز اتنی اونچی نا تھی کہ باہر کھڑا بالاج خان سن سکتا.. .مگر کم بھی نا تھی....

■■■■■

دلنشین گڑیا مجھے تو اب جانا ہے کام سے تم اکیلی کیا کرو گی" وہ" کچھ فکر مند ہوا تھا... .پچھلے کچھ دنوں سے وہ گھر پر ہی تھا اور آج جا رہا تھا. ...

میں.. .میں دانی کے گھر چلی جاتی ہوں "اسنے جھٹ اپنی بچپن "
کی دوست کا نام لیا.... .ڈیپ ریڈ شارٹ شرٹ کے ساتھ
ریڈ پٹیالہ پہنے ، سفید دوپٹے کو گلے میں ڈالے وہ کافی خوبصورت
لگ رہی تھی سنہرے گھنگھریالے بال آگے سے پیچھے کر کے ربن
لگائے کھلا چھوڑے ہوئے تھے.. .شہد رنگ خوبصورت آنکھوں میں
.. .کاجل لگائے وہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی

مگر دلنشین میں نے پہلے بھی منع کیا ہے نا کہ دانیہ لوگ امیر "
لوگ ہیں. .اور دوستی اپنے سرکل میں کرنی چاہیے.. .مجھے نہیں اچھا
لگتا کہ تم ادھر جاو "وہ اب پریشان ہوا تھا لہجہ خود با خود کچھ سخت
.. .ہوا تھا

بلیک شلوار قمیض اس پر کافی بچ رہی تھی. .بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے. .

لالا وہ بہت اچھی ہے پلیزز "دلنشین نے مسکین سی شکل بناتے" ہوئے کہا.. .اسے امیر لوگ بہت پسند تھے اور دانیہ کا شمار بھی گاؤں کے زمیندار گھرانے سے تھا. .جبھی وہ اس کے پاس جانا سب سے زیادہ پسند کرتی. . .

ہمم اسنے ہنکار بھرا.چلی جانا ..وہ جانتا تھا کہ وہاں سے آنے کے " بعد وہ طرح طرح کی نئی فرمائشوں کے ساتھ ساتھ خود اداس بھی ہو جائے گی

وہ امیر نہیں تھے بس تین وقت کا کھانا ہو جاتا.. .حاتم صاحب کی شہر میں کوئی دکان تھی وہی کرائے پر تھی وہیں سے خرچہ پورا ہوتا. اور اب تو وہ خود بھی ایڈمیشن لینا چاہ رہا تھا اوپر سے اجالا بھی کافی بڑی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی. .ایسے میں مہنگی فرمائشیں کافی مہنگی پڑتی... .آج تک تو جو بھی وہ دونوں کہتی وہ بنا کچھ کہیے پوری کر دیتا مگر یہ وہ ہی جانتا کہ وہ کیسے سب پورا کرتا تھا.. .

شکریہ لالا.. .بہت بہت شکریہ "وہ خوشی سے اسکے سینے سے لگی تھی. . .

خیال رکھنا. .وہاں بڑے سرکار کی حویلی بھی ہے.. .میں نہیں " چاہتا کہ تم اس طرف جاو "وہ ایک بار پھر سمجھا رہا تھا.. .

.... نہیں جاؤں گی پکا "وہ جلدی سے بولی تھی "

■■■

وہ اپنی کلاس کے سامنے کھڑی ایک بار پھر پیچھے مڑی جہاں دور دور تک کہیں بھی وہ جلاد نہیں تھا.. .اسنے گہرا سانس لیا.... .اور .. .کلاس کے اندر داخل ہوئی

.مگر بالکل سامنے ہی وہاج خان کو دیکھتی وہ ساکت ہوئی تھی کچھ پل ...

وہ سامنے ہی کرسی کے بجائے بینچ ر بیٹھے سامنے بیٹھے کسی لڑکے کی

.بات پر ہنس رہا تھا. .بلاشبہ وہ ہنستے ہوئے بہت خوبصورت لگتا تھا

سیاہ گاگلز ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھا.. مگر ابھی تو اسے سامنے دیکھ

.. کر بوکھلا گئی تھی

اووو نیو کمر" خجستہ نے جیسے ہی دروازے میں کھڑی اس "

خوبصورت لڑکی کو دیکھا جبھی وہ چہیکتی وہ اسکی طرف بڑھی. .وہ

..بہت دوست بناتی تھی

جہاں اجالا نے اپنی طرف آتی بالکل سلیو لیس وائیٹ شرٹ کے

ساتھ ڈارک بلو فلیپر پہنے گولڈن ڈائے بالوں کی پونی کیئے

خوبصورت چہرے والی لڑکی کو آتا دیکھا.. .وہیں وہاج خان کے..
... .ساتھ ساتھ کئی سٹوڈنٹس مڑے تھے دروازے کی طرف

.. ،وہاج نے اسے دیکھ کر دانت پیسے. .اور پھر پراسرار سا مسکرا دیا

... .ہائے. .ایم خجستہ وہ ہاتھ آگے بڑھاتے خوش دلی سے بولی

اجالا نے ایک نظر دوبارہ اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا. .وہ رنگ و روپ میں بالکل پھٹان لگ رہی تھی.. .اس کے ساتھ ہی ایک اور لڑکی جس نے گرے ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے سیاہ بالوں کو کھلا چھوڑے وہ بھی خاصی خوبصورت تھی. .اور شکلیں و صورت
.. سے وہ بھی پھٹان لگی تھی

"آج کے دن سب پٹھانوں نے مجھ سے ہی ملنا تھا" وہ فقط سوچ کر رہ گئی. تھی تو خود بھی پھٹان مگر وہاج کے بعد اب ان دونوں پٹھانوں کو دیکھ کر وہ زچ ہوئی. یہ اس کے ہی اندازے تھے کہ وہ تینوں پھٹان تھے... تھی تو وہ خود بھی پھٹان مگر اب یہ کیا ضروری تھا کہ اسے سب ہی پھٹان ملتے..

اجالا خان "وہ باری باری دونوں سے ہاتھ ملاتی بمشکل مسکراتے ہوئے بولی..

کافی سٹوڈنٹس اسے دیکھ رہے تھے اور وہ کنفیوز ہورہی تھی کافی سفید رنگت سرخی مائل ہورہی تھی..

میں گیتی آرا "دوسری لڑکی بھی مسکرا کر بولی.. .اور دونوں اسے "
.. .زبردستی اپنے ساتھ لیئے اپنے بینچ پر آگئی تھی

گائیز. .یہ ہے اجالا خان.. .اب سے ہماری دوست "خجستہ کافی "
.. خوشی سے بولی تھی

وہاج خان نے اسے گھوری سے نوازا.. .وہ اپنی ٹیم میں کسی
دوسرے کو برداشت نہیں کر سکتا تھا اوپر سے اجالا... .اس کو تو
... کبھی نہیں

" چلو ٹھیک ہے آج سے یہ ہماری دوست ہوئی تم خوبصورت لڑکی. ناچیز کو کبیر خان کہتے ہیں "وہاج کو بڑی طرح اگنور کرتے وہ. خوش دلی سے بولا. .

" لو جی ایک اور پھٹان "اسنے ایک بار پھر دل میں سوچا.... .وہ پہلے ہی اتنے بے باک لوگوں میں کنفیوز ہورہی تھی اوپر سے لڑکوں سے دوستی.. .اور رہی سہی کمی وہاج خان کی موجودگی پوری کررہی تھی....پیشانی غرق آلود ہورہی تھی. ...

" ہم چاروں پھٹان ہیں. .شکل و صورت میں تو تم بھی پھٹان لگ رہی ہو. .کیا تم سچ میں پھٹان ہو"گیتی نے اسکو زبردستی چیئر پر بٹھاتے ہوئے پوچھا. ..

اس سب میں اسنے ایک بار بھی وہاج خان کو نا دیکھا. .جبکہ وہاج مسلسل ان تینوں کو گھور رہا تھا.... .وہ نہیں چاہتا تھا کہ اجالا ان کے ساتھ ہو.. .

" جی ". .وہ فقط اتنا ہی بولی. .ایک چور نظر وہاج پر ڈالی عین اسی وقت وہاج نے بھی اسے دیکھا.. .وہ سٹپٹا کر بھورے نگینے جھکا گئی.

وہ کچھ پل اسے دیکھتا رہا.... .پھر سر جھٹکتے نظروں کا زاویہ بدلا

" واہ.. .یہ تو اچھا ہوگیا... .اوپسسس.. .سر آرہے ہیں. .جلدی بیٹھو. .اجالا تم ادھر بیٹھو میرے ساتھ ". .خجستہ مسکرا کر بولتی

اچانک دور س سے آتے سر کو دیکھتی جلدی سے اسے اپنے ساتھ

بیٹھایا تھا....

چونکہ گیتی اور کبیر ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے جبھی وہ ساتھ

بیٹھتے کلاس میں..اور وہاج اور خستجہ ایک ساتھ.....اب اجالا بھی

ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی

باقی سب بھی سیٹیں پر بیٹھ چکے تھے...

وہ کافی نروس ہورہی تھی یوں اسکے قریب بیٹھنے پر..دل تو جیسے

کانوں میں گونج رہا تھا..پوری زندگی گاؤں کی سادہ زندگی دیکھنے

کے بعد وہ ایک دم سے شہر کے بے باک ماحول میں ایڈجسٹ نا

ہو رہی تھی.... اسکے بالکل پاس خجستہ تھی اور خستہ کے ساتھ
وہاج خان....

وہ دیکھو یار سر کتنے ہینڈسم ہیں "لیکچر کے درمیان ہی خجستہ "
سامنے کھڑے سر عمار کو دیکھتے ہوئے بولی..

یہ اسکا روز کا معمول تھا.. وہ یوں ہی ہر دوسرے پر کرش ہو جاتی
خاص کر سر عمار پر جبھی وہاج نے کوئی خاص رسپانس نہیں دیا
تھا...اور اپنا لیکچر نوٹ کرتا رہا..

..جبکہ اجالا بری طرح سٹپٹا کر رہ گئی..اب یہ کوئی تک بنتی تھی

.اسے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ سر مزید رجسٹر پر جھکا لیا

...سنہرے بالوں ایک طرف کو ہوئے کافی دلکش لگ رہے تھے..

"اف ہوو بورنگ لوگوں پوچھو تو کیوں بتا رہی ہوں میں تمہیں "

وہ دونوں کی طرف سے ملتے ٹھنڈے رسپانس پر سخت بد مزہ ہوئی

اور پھر خود ہی بولی "ارے یار اجالا دیکھو تو سہی وہ بار بار تمہیں

دیکھ رہیں ہیں...ہائےے رومینٹک "...وہ ایک ہاتھ تھوڑی

...کے نیچے رکھتی حسرت سے بولی

.ایک ساتھ دونوں کے چلتے ہاتھ تھمے ..چہرے کچھ اور سرخ ہوئے

اور چہرہ اٹھایا. .اور دونوں نے ایک ساتھ ہی سر کو دیکھا. .عمار..

... .سر نے بھی عین اسی وقت اجالا کو دیکھا تھا

اجالا نے ت گھبرا کر چہرہ جھکا دیا. .دل دھک دھک کرنے لگا تھا

. .زوروں سے... .کسی اور احساس کے تحت نہیں خوف ے تحت

جبکہ وہاج نے سپاٹ نظر سے عمار کو دیکھا اور پھر اجالا کو... .جس کا

... .سرخ ہوتا چہرہ اسے کافی شدت سے غصہ دلا گیا

ہاتھ میں پکڑے پن پر گرفت کافی سخت ہوئی اتنی کے بازوؤں کی نیلی رگیں تنی ہوئی واضح ہوگئی.... اسکی سیاہ آنکھوں میں غضب کا تاثر اترا... بیٹھنا محال ہوگیا.. نفرت کچھ اور بڑھ گئی..
ان سب سے بے خبر خجستہ اب لیکچر نوٹ کررہی تھی.. باقی کے سارے لیکچر کے دوران بھی وہاج خان کی سلگتی نگاہیں خود پر بار بار محسوس کررہی تھی.. اور ساتھ ہی عمار کی بھی..

"دو نمبر لڑکی... سوچا نہیں تھا.. اتنی جلدی ہاتھ آ جاؤ گی... اب دیکھنا کیسے یہ تمہارا معصوم و خوبصورت چہرہ برباد کرتا ہوں.. بچ.. " وہ اسے دیکھتے سلگتے نفرت آلود لہجے میں بولا... نجانے کیوں اسے یہ لڑکی زہر لگ رہی تھی.. بات اتنی بڑی نا تھی جتنی وہ بنا رہا تھا.....

■■■■

وہ ریڈ کپڑوں میں ملبوس سنہرے لمبے گھنگھریالے بالوں کو کھلا چھوڑے سفید دوپٹہ گلے میں ڈالے ادھر ادھر دیکھتی جلدی جلدی چل رہی تھی..

دانیہ کی حویلی زیادہ دور نا تھی.. مگر پھر بھی خاصا رستہ تھا...
یہ گاؤں کے کچھ امیر زمین داروں کی حویلیوں کا علاقہ تھا...

یہاں آگے پیچھے ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت بڑی حویلی کھڑی تھی... مگر حیدر سلطان کی حویلی کے مقابلے پھر بھی کوئی نا تھی....

اہہ کاش میری بھی ایسی ہی حویلی ہوتی "وہ دور سے نظر آتی اس " سرخ قیمتی پتھروں والی حویلی کو دیکھتے وہ حسرت سے بولی تھی ....

وہ اب رک کے یکٹک اس حویلی کو دیکھ رہی تھی جو اپنی مثال آپ تھی... .اسکے کچہ فاصلے پر دوسری حویلیاں بھی قائم تھی. .مگر دلنشین کی نظر حیدر سلطان کی حویلی پر ہی ٹکی ہوئی تھی ...

وہ حویلی کو دیکھتے ہوئے ہی کسی ٹرانس کی ہی کیفیت میں اس تک بڑھتی جا رہی تھی.. .آج پہلی بار اس نے یہ حویلی نا دیکھی تھی وہ تو بچپن سے اسے دیکھتی آرہی تھی. ...

مگر آج تک اس تک گئی نہیں تھی.... معراج نے کافی سختی سے اسے حیدر سلطان خان کی حویلی کی طرف جانے سے روکا تھا. نجانے کیوں وہ نا تو دلنشین کو اس طرف جانے دیتا اور نا ہی... اجالا کو..... شاید وہ اس حویلی کے مکینوں سے بخوبی واقف تھا..

چلتی چلتی وہ اس کے قریب آگئی... سفید شفون کا دوپٹہ ہوا کے باعث بار بار آر رہا تھا.. اسکے سنہرے گھنگھریالے بال بھی آڑتے بار بار اطراف میں پھیل جاتے تو کبھی چہرے پر آ جاتے. جنہیں وہ بار بار پیچھے کررہی تھی.....

سورج کی کرنیں اس کی پڑتی اسکے سنہرے بالوں کو اور سرخ وہ سفید رنگت کو کافی دلکش بنا رہی تھی...

"... .واہ....اتنے خوبصورت "

وہ حویلی کے کافی قریب آگئ تھی جبھی اسکی طرف حویلی کی سائیں جانب گئی جہاں چھوٹا مگر کافی خوبصورت باغ تھا .... جس کا دروازہ خوبصورتی سے بنایا گیا تھی لکڑی کا.. .

اندر کافی خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے. .درختوں سے ساتھ لگے ہر رنگ کے گلاب اس پورے باغ کو مہکا رہے تھے.. .اس کے ساتھ ہی کافی سارے پھول لگے ہوئے تھے.. .

انہیں دیکھتی وہ بے اختیار چہکی تھی ... .اتنے سارے اور خوبصورت پھول... .وہ بھی اتنی اچھی حالت میں.. .اسے خوش کرنے کے ساتھ ساتھ تنگ بھی کر گئے... .اس کے ہاتھوں میں خارش ہونے لگی تھی انہیں توڑ کے لانا تھا اب اسے.... .مگر خوف بھی تھا کہ کوئی آ نا جائے. ..

کون آئے گا اس وقت.. .اتنی گرمی ہے، دھوپ ہے... .کوئی " نہیں آئے گا.. .جلدی سے بھاگ آؤں گی میں انہیں توڑ کر" دونوں ہاتھوں سے چہرے پر آئے بال وہ ان سے پیچھے کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتی خود کو ہی دلاسے دے رہی تھی. ...

دماغ روک رہا تھا مگر جیت ضدی دل کی ہونی تھی. .اور پھر اسی کی ہوئی. ...

وہ حلق تر کرتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس لکڑی کے دروازے تک پہنچ آئی... .اندر جھانک کر دیکھا تو دور دور تک کوئی نہیں تھا. ...

ایک بار پھر پیچھے دیکھتی وہ اب خدا کا نام لیتی اندر داخل ہوگئ. اب کہ وہ باقاعدہ کانپی تھی. .مگر رکی نا... ....

آہہ کاش میں بھی پھول ہوتی. .اتنی ہی خوبصورت ". .وہ سفید " گلاب توڑ کر ہاتھ میں پکڑی اسے دیکھتے خود سے ہی بولی تھی. ...

اور پھر کچھ آگے بڑھتے سرخ گلاب توڑ کر وہ بھی ہاتھ میں پکڑ لیا.

....

مگر نہیں.... .اگر میں پھول ہوتی تو کوئی "دلنشین "آکر مجھے دور" جاتی" وہ خود ہی خود ہی بات سے ڈر گئی.. .

اور پھر وہ دونوں سفید و سرخ گلاب اپنے دونوں کانوں کے پاس بالوں میں لگا دیا ایک ایک. .اسکے سنہرے بالوں میں وہ گلاب کے پھول کافی سندر لگ رہے تھے.... .

وہ اب آگے بڑھ رہی تھی... .اور جھکتے اسے وہ رنگ برنگے کافی سارے پھول ایک ہی بار میں توڑ لیئے ایسے کے وہ کافی متاثر ہوئے تھے.... .وہ جھکی ہوئی تھی اسکے سنہرے بال بھی ایک طرف کو ہوتے جھکے ہوئے تھے... .

" ایک دن میں بھی ایسے بہت سے خوبصورت پھول اپنے گھر میں لگاؤں گی ، اور پھر کسی "دلنشین "کو انہیں توڑنے نا دوں گی ". .وہ انہیں ہاتھوں کے پیالے میں پکڑے خود سے کہہ رہی تھی... .وہ جانتی تھی کہ یوں پھول نہیں توڑنے چاہیئے. .مگر وہ اب توڑے بنا رہ ہی نہیں پاتی.. .

میں نے بھی انہیں لگانے سے پہلے یہی سوچا تھا کہ میں انہیں "کسی "دلنشین "لڑکی کو چھونے نہیں دوں گا مگر اب "دلنشین چھو چکی ہے "اپنے پیچھے بالکل پاس انجان مردانہ بھاری گھمبیر آواز سنتی اسکی سٹی گم ہوئی...

■■■■

وہ کلاس لے کر باہر نکلے.... اجالا کی پوری کوشش تھی کہ وہ ان سے الگ ہو جائے مگر خجستہ اور گیتی نے ایک پل کو بھی اسے نا چھوڑا تھا....

انہوں نے آگے پیچھے 4 لیکچرز لیئے تھے اب پانچوں ہی تھک گئے تھے. . . .

.کبیر خجستہ اور گیتی وہ بار بار اس سے کوئی نا کوئی بات کر رہے تھے جس کا وہ زبردستی جواب دے رہی تھی.. .مگر وہاج نے ایک پل.. . . . بھی اسے نا بلایا تھا

اس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کو زہر لگ رہے تھے.. .اجالا نے ایک پل کو اسے نا دیکھا جب کہ وہ ابر ابر اسے دیکھ رہا تھا. .

وہ زرا نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان کے ساتھ ملے. . . .مگر وہ تینوں تو اسے بھولے اجالا کے ساتھ لگے ہوئے تھے. .

"اجالا تم تو اپنے نام ہی طرح بالکل روشن ہو.. .خوبصورت

شفاف"

وہ سب اب کینٹین میں بیٹھے ہوئے تھے جب گیتی نے باقاعدہ اسکے

گالوں ر زور سے کس کرتے ہوئے کہا تھا. ..

وہ سٹپٹا گئی، .اسکا چہرہ ایک پل میں سرخ انگار ہوا تھا.... .اسے

کہاں عادت تھی یوں بے باکیوں کی. .وہ شرم سے سرخ پر گئی. .

گیتی کے کہتے ہی وہ تینوں بڑی اسکی طرف مڑے تھے. ...

" اوئےےے... تم...اجالا لائیک سیریسلی.. .تم شرما رہی ہو.. .او گاڈڈڈ.... .تم مجھ سے شرما رہی ہو...دیکھو تو کتنی گلابی ہوگئی ہے "گیتی حیرت سے اب اس کے سرخ بھرے گلابی گال زور سے کھینچتے ہوئے بولی تھی.. .

وہاج نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی ... .وہ نجانے کیوں بیٹھا ہوا تھا ان سب میں.. .اجالا کو اب وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا. .

"ہاہاہاہا. ..."

"سو سوئیٹ "

.... خجستہ اور کبیر بھی ہنسے تھے

" چلو یہ تو اچھا ہو گیا اب دوستوں میں ایک معصوم خوبصورت سی لڑکی بھی ہے. .ورنہ تو تم دنوں کو دیکھ دیکھ کر بور ہو گئے ہیں اب ہم کیوں وہاج ".. .کبیر نے ہنس کر کہتے ساتھ وہاج کو بھی .... گھسیٹا.. .جو موبائل نکال چکا تھا

" کچھ وقت بعد تم معصوم لوگوں کے اصلی چہرہ دیکھ سکو گے. .تب تک جتنی تعریفیں کرنی ہیں کرلو "وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا اسے ... دیکھتے ہوئے

اجالا نے بے اختیار ہی اسکو دیکھتے آنکھیں گھمائی.. .یہ بے اختیار ہوا.. .مگر وہاج خان کا غصہ بڑھا گیا... .وہ پل میں اٹھا تھا. .اور .. .پھر ان کے پکارنے کے باوجود بھی نا رکا تھا

دفع مارو اسے.... .اس کے تو نخرے ہی ختم نہیں ہوتے ہیں. .ہر " وقت غصہ ناک پر.. .تم یہ شوارما ٹرائے کرو زبردست ہوتا ہے .. .یہاں کا "اسے اچانک خوفزدہ دیکھ کر خوشی سے بولی تھی

. .جبکہ اس کے اچانک چلے جانے پر کبیر اس کے پیچھے بھاگا تھا

پیچھے وہ بیٹھی آرام سے برگرز کولڈرنگ شوارما سے انصاف کررہی تھی.. .جبکہ اجالا کچھ خوف زدہ ہوئی تھی. .مگر بھوک کی وجہ سے اب زیادہ دھیاں نا دے پائی... .

■■■■

وہ پل میں پیچھے مڑی... .اسکے سنہرے بال لہراتے ایک پل میں پورے چہرے پر بکھرتے اور پھر پیچھے ہوگئے.. .وہ کافی قریب کھڑا تھا جبھی اس سے ٹکراتے ہاتھ میں پکڑے سارے پھول گر گئے. وہ خود بھی بمشکل بچی تھی گرنے سے.. .اور اب حیرت و خوف.. سے اپنے سامنے کھڑے اس خوبرو شخص کو دیکھ رہی تھی.. .

. . گرے کاٹن کی شلوار قمیض پہنے. .بازوں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے .سرخ و سفید رنگت تیکھے مغرور نقوش... .سیاہ خوبصورت آنکھیں سال بال جو ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے .. .اسکے آنکھوں سے.. تھوڑا نیچے ناک پر سیاہ گاگلز ٹکے ہوئے تھے... .دونوں ہاتھوں کو پیچھے کمر پر باندھے وہ یک ٹک سامنے کھڑی اس "دلنشین"لڑکی .کو دیکھ رہا تھا.... .اس نے آج تک اتنا مکمل حسن کہیں نا دیکھا تھا ...... .وہ اسکو دیکھتا رہ گیا....

وہ ابھی ہی حویلی سے نکلا تھا ڈیرے پر جانے کے لیے. .مگر اپنے باغ میں کسی لڑکی کو جاتا دیکھ کر پہلے تو حیرت ہوا اور پھر کافی غصہ آیا.. .اتنی ہمت کس میں تھی کہ "بالاج خان "کے زاتی باغ میں

آئے... .اس باغ میں تو وخولہ کے آنے سے بھی خفا ہوتا تھا

... .اور پھر کون تھی وہ. .جو بھی تھی آج اس نے بچنا نا تھا...

وہ اس کے پیچھے ہی آیا تھا. .اس سے پہلے وہ اسے بلاتا اسکی

خوبصورت آواز سنتے. .اسکے لہراتے وہ سنہرے بال دیکھتے وہ ادھر

. .لکڑی کے دروازے کے پاس ہی رک گیا

آہہ کاش میں بھی پھول ہوتی. .اتنی ہی خوبصورت ". .وہ سفید "

... .گلاب توڑ کر ہاتھ میں پکڑی اسے دیکھتے خود سے ہی بولی تھی

وہ خود سے بول رہی تھی. .اور وہ فسوں خیزی میں قدم اٹھاتا اس

... .تک پہنچ آیا

وہ تو اسے دیکھے بغیر ایک پل کو ساکت ہوا تھا مگر یوں اسے دیکھ کر وہ بالکل ساکت ہوگیا . . .

.اتنا دلکشا چہرہ.. .خوف سے بھری وہ شہد رنگ بڑی بڑی آنکھیں وہ مہوب سا ہوگیا تھا... . . .

میں نے... .یہ نہیں.... .میں نے. .غلطی سے توڑ لیئے ".. .وہ " پہلے مکرنے لگی مگر پھر جلدی سے بولی تھی... .وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کون تھا. .مگر اسکی بارعب شخصیت دیکھتے وہ پل میں ڈری تھی.. .وہ کچھ اب پیچھے ہوگئ . . .

اسکی بوکھلائے سی آواز سنتے وہ ہوش میں آیا تھا. .اور چہرہ پل میں .... .سپاٹ ہوا.. .البتہ سیاہ آنکھیں چمک رہی تھی. . نجانے کیوں

تمہاری اتنی ہمت بھی کیسے ہوئی لڑکی.. .تم میرے باغ سے " چوری کرو.. .اور میرے پھولوں کو نقصان پنچاو "وہ اسے دیکھتے سپاٹ لہجے میں بولا

میں نے..کب کی چوری. . جھوٹ. .میں نے چوری نہیں کی.. .یہ " حیرت و غصے سے بولتی وہ جھکی اور نیچے بکھرے سارے پھول... ہاتھ میں اٹھا لیئے. . آپ یہ لے لیں. .میں نے تو لوٹا دیئے نا "وہ .. .چوری والی بات شاید نہیں یقیناً اسے بری لگی تھی

" ان ٹوٹے ہوئے پھولوں کا میں اچار ڈالوں "وہ کچھ غصے سے بولا

اسکے ہاتھوں میں پھولوں کو دیکھتے. ..

" وہ تو آپ کا مسئلہ ہے.. .آپ ان کا اچار ڈالیں یا چٹنی بنائیں..و.

مجھ سے کیوں پوچھ رہیں ہیں.. .یہ. .لیں پکڑیں.. .پکڑیں بھی.. "..

بوکھلائے ہوئے بولتی اسنے ہاتھ آگے کیئے مگر اسے نا لیتا دیکھ کر

اسکا بازو سے پکڑ کر ہاتھ آگے کرتی وہ پھول اس کے ہاتھوں میں

رکھ گئی تھی. ..

وہ تو اس کے نرم و ملائم لمس پر ایک پل پھر ساکت ہوا..اب کے

دل زور سے دھڑکا تھا. .وہ بنا کچھ بولے غور سے اس کو دیکھنے لگا.

....

اور پھر قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا... .جو جیسے جیسے اس کی طرف بڑھ رہا تھا وہ خوف سے پیچھے ہورہی تھی... .اور پھر وہ اسی گلاب کے درخت کے ساتھ پن ہوگئی. .

وہ بالکل اس کے قریب آگیا تھا... .اتنا کہ وہ اسکی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر بخوبی محسوس کررہی تھی......خوف سے آنکھیں میچتی وہ گلابی لب دانتوں تلے دبا گئی.....

جسم کا سارا خون جیسے چہرے پر آگیا تھا.. .گلال چہرہ لرزتی پلکیں وہ یک ٹک دیکھ رہا تھا اسے بالکل اسکے سامنے کھڑا. .آج تک اتنا

دلفریب منظر اس نے کب دیکھا تھا... .ہاتھ سے پھول وہ پھینک چکا تھا نیچے....

اتنی حسین "ہلکے سے اسکے گال کو شہادت کی انگلی سے چھوتا " بہت دھیرے سے بڑبڑایا....

اسنے ایک دم آنکھیں کھولی... .وہ سن نہیں پائی تھی کہ اس نے کیا بولا...

در سے اب اسکی آنکھیں نم ہو گئیں تھی. .وہ آئی ہی کیوں تھی یہاں.. .جب جانتی بھی تھی کہ یہاں کے مکین کون تھے...

" اب... .پھول کے آپ ..ا.. .دیئے کر. .واپس تو ، . .نے.. .میں

.. ہی ادھر وہ" چاہیے کیا اور ایسے. .اب. .رہے دیکھ. .. کیوں

قابو پر پھوڑ توڑ کی لفظوں بھی باوجود کے چاہنے. .بولی کھڑی

میں غصے پھر قریب اتنا سے اوپر. .مرد اجنبی وہ تو ایک. .. پائی پا نا.

.تھی ہونی نازل مصیبتیں ساری ہی آج. ...

" اسکے اس ہوتے قریب اور کچھ پھر اور. ..بھرا ہنکار اسنے. ... ہمم

ا. ....تھا ہوگیا پیچھے اتارتے بھی گلاب دو وہ سے بالوں سنہرے

دلفریب کسی اسے. .ہوتا مس سے بالوں اسکے ہاتھ کا اس دروان

گیا کروا آشنا سے احساس. ...

"ابھی تو بس یہی پھول چاہیئے..وہ ہاتھ میں پکڑے سرخ اور سفید پھول کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا، دعا کرو میری چاہت اس سے آگے نا بڑھے ورنہ تمہارے اور میرے دونوں کے لیے مشکل ہو جائے گی اب کے اس نے دلنشین کے دلنشین چہرے کو دیکھتے ہوئے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا تھا.. "

"میں.. .میں جاتی ہوں... . آپ. .بنا لینا بیشک ان ٹوٹے ہوئے پھولوں کی چٹنی یا اچار "وہ نے نیازی سے کہتے بنا اسکو کچھ بولنے کا موقع دیئے بھاگی. . .

وہ ایک دم مڑا تھا اسکو جاتا دیکھ کر.... .اسکے سنہرے بال لہرا رہے. .اور پھر وہ اچانک رکی تھی اس لکڑی کے دروازے کے

پاس.. .اور پھر پیچھے مڑی.. .ہوا سے کچھ بال چہرے پر آئے جنہیں وہ پیچھے کر گئی. ...

وہ ایک ایک لمحہ قید کررہا تھا جیسے آنکھوں کے زریئے. ...

" ویسے یہ پھول اب میری نظر میں آگئے ہیں. .ان کی حفاظت اب پہلے سے بھی زیادہ کرنا ...ہاہاہا "شرارت سے کہتے وہ خود ہی قہقہہ لگاتی وہاں سے بھاگ گئی. ..

" تم بھی اب اپنی حفاظت پہلے سے زیادہ کرنا میرے گلابی پھول، ابھی تو لمحے ہی قید کررہا ہوں.. .کل کو کہیں "حسن جاناں "کو ہی

نا قید کر لوں "..... .ہاتھوں میں پکڑے پھولوں کو سختی سے مسلتا

... .وہ دور ہوتی دلنشین کی پشت کو دیکھتے ہوئے بولا تھا

.... .ایک بار پھر پھولوں کے نصیب میں "مسلنا "ہی آیا

نجانے کیوں ہر وہ شخص پھولوں کو توڑ کر پھر مسل دیتا ہے"

جنہیں وہ نازل خوبصورت پھول پسند ہوتیں ہیں "پھولوں کے پاس

... .یا انہیں توڑنے والوں کے پاس اس بات کا جواب نا تھا

■■■

ٹی پینک کھلی سی شرٹ جس کے اوپر ڈورے مون بنا ہوا تھا پہنے ساتھ کھلا وائیٹ ٹراوزر پہنے وہ اپنے کمرے سے مسلک بالکونی.. ...میں رکھے سٹائلش جولھے پر بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی

سیاہ چھوٹے بال کھلے بکھرے ہوئے تھے .... میک اپ کی دیوانی ...خولہ نے اس وقت زرہ بھی میک اپ نا کیا ہوا تھا

وہ صبح سے کمرے سے نا نکلی تھی بار بار آکر کوئی بلا جاتا مگر وہ تو ...یوں تھی کہ تھی ہی نہیں

اب بھی بجانے کب سے وہ ایک ہی جگہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔ گود میں رکھے سفید ہاتھوں میں وہ سیاہ مردانہ شال اسنے زور سے پکڑی ہوئی تھی۔۔

" ایک بار تو واپس مل جاو "اس شال کو دیکھتی اب کہ وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔

" اور کچھ نہیں چاہیے۔۔بس ایک بار دیکھ جاو کہیں۔۔۔۔اور کچھ نہیں چاہیے "اب کہ وہ بے بسی سے رونے لگی۔۔۔

بچپن سے اب تک جو چیز اسے چاہئے ہوتی وہ اس کے کہتے ہیں اس کے سامنے ہوتی۔۔ کبھی بھی اسے دوسری بار کہنا یا پھر رونے

کی ضرورت نہیں پڑی.... اور آج جب اس کو اسکی من پسند چیز نہیں مل رہی تھی تو وہ تھوڑی سی تڑپ پر ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی...

مگر آج وہ بے بس ہوگئی تھی... آج نا وہ کسی کو کچھ کہہ پا رہی تھی نا خود کچھ کر پا رہی تھی... بس نجانے کب سے روئے جا رہی تھی....

" آ... کون ہو تم... کہاں ہو.... دکھو... میں تمہیں یاد کر رہی ہوں... آ جاؤ... م.. مجھ سے یہ تڑپ برداشت نہیں ہو پا رہی "... وہ اس شخص کے لئے تڑپ رہی تھی جسے اس نے اپنی اکیس سالہ زندگی میں ایک ہی بار دیکھا تھا... اور اب وہ پاگل ہو رہی تھی اس کے

لیے. .مگر وہ اس کے بعد کہیں دکھا ہی نہیں.. .یوں ہو گیا جیسے تھا ہی نہیں.. .بس نشانی کے توڑ پر اسکی شال اب بھی خولہ کے پاس محفوظ تھی...

■■■■

وائیٹ کاٹن کی شلوار قمیض پہنے کندھے پر آف وائٹ شال ڈالے وہ سامنے دور دور تک پھیلی سر سبز کھیتوں کو دیکھتے کسی گہری سوچ میں گم تھا...

بال بار بار اڑتے کبھی پیچھے سر پر ہو جاتے تو کبھی ماتھے پر بکھرے جا رہے تھے..

مگر وہ بے نیاز سا دونوں ہاتھوں کو کمر پر باندھے سب سامنے دیکھے جا رہا تھا. ..

وہ اجالا اور دلنشین کے لیے بہت پریشان اور اداس رہتا تھا.

بچپن میں تو وہ کافی خوشحالی سے جی رہے تھے مگر گر باپ کے.. انتقال کے بعد سب بدلتا گیا. ...

ان کے پاس صرف ایک چھوٹا سا گھر اور ایک دکان رہ گئ . . جس سے اس مہنگائی کے دور میں بس ضروریات ہی پوری ہو پاتی. ...

اور وہ جانتا تھا کہ اس کی دونوں بہنوں کی بہت سی خواہشات بھی ہیں.. .اجالا تو زیادہ نا بولتی مگر دلنشین کافی ضد کرتی رہتی، ...ہر .... .اس چیز کے لیے جو وہ اپنی کسی دوست کے پاس دیکھ لیتی

وہ کافی خوبصورت تھی شاید اسی وجہ سے اسکی دوستی کافی امیر لڑکیوں سے تھی. .ور انہیں دیکھ دیکھ کر وہ بھی ان کی جیسی چیزیں .. .مانگتی

.یہ نہیں تھا کہ وہ نا شکری کرتی.. .وہ اپنے حالات میں خوش تھی ".. .مگر اسکا کہنا "دیکھا لالا ایک دن ہمارے پاس یہ سب ہو گا... .... .اسکا دل کاٹ جاتا

وہ ان کو یوں حسرتوں میں جیتا نہیں دیکھنا چاہتا تھا مگر ابھی تک کوئی اچھی نوکری تو لگی نا تھی. .وہ کوشش کر رہا تھا.. .اور آگے یونی میں بھی ماسٹر کے لیے اپنلائے کیا تھا .....

وہ چاہتا تھا کہ دلنشین بھی پڑھے مگر اس نے مر مر کر ایف ایس سی. .اس کے آگے اس نے توبہ کر لی.. .اور معراج کے لاکھ کہنے پر بھی نا مانی .....

اجالا کو شوق تھا پڑھنے کا جبھی وہ اب یونی میں تھی ...

وہ اس کے لیے بھی بہت پریشان تھا. .وہ جانتا تھا کہ وہ بہت معصوم اور ڈرپوک ہے.. .ناسمجھ ہے... . نجانے کیسے رہتی ...

جس عمر میں اس کے ہم عمر موج مستی زندگی جی رہے تھے اس عمر میں "معراج خان" بالکل سنجیدہ ہو گیا تھا زندگی کو لے کر.

اسکی زندگی کے بس دو ہی مقصد تھے... .جو دونوں ہی ابھی.... تک نامکمل اسے تکلیف دے رہے تھے. .اور وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا. ....

اکیلا مرد کتنا اکیلا ہوتا ہے وہ جان گیا تھا... .اسے اپنی کوئی فکر نا ہوتی. .بس دلنشین اور اجالا کی ہی فکر کھائے رہتی ....

وہ روز گھر جاتے ہوئے ان کے لیے کچھ نا کچھ کر کر جاتا. .اور پھر وہ تینوں بیٹھ کر کھاتے... .مگر وہ جانتا تھا کہ آج دلنشین بہت

اداس ہو گی. .اور نجانے .کون کون سی نئ خواہشیں پال بیٹھ گئ ہو گی. ...

اجالا چھوٹی تھی مگر اس کے باوجود دلنشین اسکی بہت لاڈلی تھی.

وہ اسے زرا بھی تکلیف میں نا دیکھ سکتا. .دیکھ تو اجالا کو بھی نا ... سکتا تھا ....

میں سب ٹھیک کر دوں گا "ڈوبتے سورج کو دیکھتے وہ بہت " دھیرے سے بولا تھا. ...

■■■■

عین ممکن ہے تیرے بعد میں بھی خودکو
چھوڑ جاؤں کسی روز چپکے سے

وہ سارے یونی کے باہر کھڑے تھے ... .وہاج کی چھوٹی سی پونی سے بال اب کچھ نکل گئے تھے. .آنکھوں پر گاگلز لگائے سفید بٹون والی شرٹ کے بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کیئے جس سے اس کے مضبوط بازو واضح ہو رہے تھے.. .ایک ہاتھ میں اپنا موبائل پکڑے ... .وہ ان چاروں کی بحث سن رہا تھا

اجالا تم اپنا نمبر ت دو مجھے "باتوں کے درمیان میں اچانک ہی " . .گیتی نے کہا تھا

اچھا "اجالا کچھ کنفیوز ہوئی"... نوٹ کریں "اور پھر وہ اسے "
نمبر بتائے لگی.. .خجستہ اور کبیر نے بھی موبائل نکالتے نمبر نوٹ
کیئے. .

.جبکہ اجالا کے بولتے بولتے وہ بنا کر ظاہر کیا نمبر نوٹ کر چکا تھا
مگر کسی کو بھی ظاہر نا ہونے دیا... .اور پھر موبائل بند کرتے..
پاکٹ میں ڈالا. ..

خجستہ جدی کرو.... .مجھے دہر ہو رہی ہے "پر وہ خجستہ کو دیکھتے "
ہوئے بولا تھا. .

" لو میری بھی گاڑی آگئی ".. گیتی دور سے آتی اپنی سفید ہائیبریڈ کر دیکھتے ہوئے بولی تھی..

" میں بھی چلتا ہوں.... مگر رکو.. کبیر جینز کی پاکٹ سے اپنی ہیوی بائیک کی کی نکلتے بولتے ہوئے ایک دم رکا..

" ہم تو سب جا رہے ہیں. اجالا تم کس کے ساتھ جاو گی "وہ اجالا سے مخاطب ہوا..

" میں... وہ میں.. کیب میں چلی جاؤں گی "وہ ہاتھوں و دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں بولی کہ انہوں نے بمشکل سنا..

"کیببب"... وہ تینوں بے یقینی سے سے بولے تھے ایک ساتھ.

جبکہ وہاج نے ایک نظر اسکو دیکھتے پھر کچھ ہی فاصلے پر کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا...

"تم کوئی کیب میں نہیں جا رہی.. تم ابھی نئی ہو یہاں.. تمہیں کیا پتا رستوں کا..اور .حالات بہت خراب ہیں... تم یوں اکیلی نہیں جاو... .بلکہ تم وہاج اور خجستہ کے ساتھ ہی چلی جاو.... .یہ بھی تمہارے رستے سے جاتیں ہیں" کبیر اب اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا

اسے وہ لڑکی بہت معصوم سی لگی تھی.... .وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ کوئی نقصان اٹھائے...

"میں کیب سے ... "وہ ایک دم بوکھلائی. "نہیں ..ن ..

"آر گیتی تمہارا ڈرائیور کب سے ... چپ کرو اور چلو میرے ساتھ

وہ اجالا کا ہاتھ ... "کل ملتے ہیں .. سی یو ...... انتظار کر رہا ہے

زبردستی پکڑ کر خود کے ساتھ گھسیٹتی گیتی سے بولی تھی ...

گیتی بھی "بائے "کہتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی ..

"چلی جاو .. خجستہ میں ....

"اور بیٹھو .. چپ کرو"

اسنے زبردستی اسے گاڑی کا بیک ڈور کھولتے بیٹھایا تھا.. .اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی. . .

وہ کب سے گاڑی میں بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا خجستہ کو اجالا کو ساتھ لاتا دیکھ کر اسنے بمشکل ضبط کیا... .ویل اسٹرلنگ پر گرفت سخت ہوئی تھی. .

وہاج... .آئندہ سے یہ بھی ہمارے ساتھ جائے گی... .اس کا " سٹاپ تمہارے سٹاپ سے کچھ پہلے ہی ہے "وہ آرام سے بولی تھی بنا ان دونوں کی گھوریوں کی پروا کیئے.

" ہاں میں تو پیدائشی ڈرائیور ہوں.... کوی اور ملا تو بنا پوچھے لے آنا "..... سپاٹ لہجے میں کہتے اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور زن سے بھاگتے لے گیا . .

" آگے آکر بیٹھو "خجستہ کے اترتے ہی وہ مڑ میں اسے دیکھتے سپاٹ لہجے میں بولا تھا.. پہلے تو وہ دونوں تھی تب خاموش رہا تھا . .

" م...میں. . ادھر . . .

" ڈرائیور نہیں ہوں تمہارا.. . آگے آو ". . وہ اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ گیا تھا . .

اجالا نے معصوم شکل بنا کر اس پاگل کو دیکھا پھر دروازہ ان کال کرتی باہر نکلی. .ہوا کے جھونکے سے سنہرے بال ایک پل میں چہرے پر بکھرے تھے. .فرنٹ ڈور اوپن کرتی وہ جلدی سے اندر بیٹھی... .اور دوسرے ہاتھ سے بال چہرے اور پھر گردن سے پیچھے کیئے.... .بیگ گود میں رکھے وہ اب آرام سے بیٹھ گئی. .بظاہر تو نارمل تھی مگر یوں انجان مرد کے ساتھ اکیلے بیٹھنے سے دل میں خوف بھی تھا. .

بالاج نے ایک نظر اسے دیکھا "سیٹ بلٹ کون باندھے گا "اسکا " لہجہ ہنوز سرد تھا. .گاگلز سیاہ پرکشش آنکھوں سے کچھ نیچے ناک پر ٹکائی ہوئی تھی. .

اجالا نے چونک کر پہلے اسے اور پھر سیٹ بلٹ کو دیکھا. . .

مجھے... .ن . نہیں باندھنے آتی...ہے "انگلیاں مڑورتی بے وجہ "

کنفیوز ہو گئی. .

وہاج نے کوفت سے اسے دیکھا... .اور آپ کے قریب جھکا تھا.

اتنا کے اسکے کلون کی مخصوص خوشبو اجالا کو اپنے انتہائی قریب...

محسوس ہوئی ....سانسیں تھمی. .وہ شہد رنگ آنکھوں کو سختی سے

میچ گئی.... سفید رنگت میں سرخی مائل ہو گئی. . .

سیٹ بلٹ باندھتے اسکی نظر سفید شفاف صراحی دار گردن سے

ہوتی اس کے چہرے پر گئی.. .دل نے بیٹ مس کی .. .اسکا چہرہ

پہلی بار اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا.. .لرزتی پلکیں سرخ ہوتی رنگت.. .بار بار لبوں کو کاٹتی.... .اس کے گلے میں کانٹے سے .. .ابھرے.... .وہ پل میں پیچھے ہوا

.جادوگرنی "گاڑی اسٹارٹ کرتے وہ بہت دھیرے سے بڑبڑایا "

.. .دل نجانے کیوں تیزی سے دھڑکا تھا..

اس کے دور ہوتے ہی اجالا نے آنکھیں کھولی اور پھر بالکل شیشے .. .کی طرح مڑ گئی خوف کچھ اور بڑھ گیا

باقی کا رستہ خاموشی سے گزرا. .اس کے بتائے ہوئے ایڈریس پر ... .گاڑی روکے وہ اب اس کے اترنے کا منتظر تھا

گھر کے گیٹ کو دیکھتے اجالا نے بیگ پر گرفت سخت کی اور ایک نظر بھی اسے دیکھے بغیر اتر گئی . . .

اور پھر شیشے سے تھوڑا سا اندر جھانکی.... .وہاج اسے دیکھنے کے بجائے سامنے دیکھ رہا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ وہ .رکی ہے . .

" آئ ایم سوری. .میں آپ کے ساتھ نہیں آنا چاہ رہی تھی وہ تو خجستہ زبردستی لے آئی.. .اینڈ تھینکس . . .آپ مجھے لے آئے "وہ کچھ جھجکتے ہی سہی مگر بول گئی تھی.. .اندر بیٹھ کر بولنے کی ہمت تو تھی نہیں... .اور پھر بنا اسے دیکھے وہ جلدی سے دروازے کی

طرف بھاگی. .اسکا بڑا سا ریڈ دوپٹہ ایک طرف سے ہوتا زمین کو ....چھو رہا تھا. .سنہرے بالوں پشت پر بکھرے ہوئے تھے

ڈرپوک جادوگرنی "اسکو گیٹ سے اندر ہوتا دیکھ کر وہ ایک بار " پھر بڑبڑایا.. .اور گاگلز سیٹ کرتے گاڑی زن سے بھگا کر لے گیا

■■■

رات کے سائے ساری بستی کو اپنی لپیٹ میں لے گئے تھے جب معراج گھر میں داخل ہوا... .آف وائیٹ شال کندھے پر تھی جبکہ بھورے بال بکھرے سے تھے ماتھے پر.. .ان تینوں کے بال بہت خوبصورت تھے ... .اور آنکھیں بھی بالکل پٹھانوں جیسی. .

دلنشیں و اجالا کی تو شہد رنگ تھی جبکہ معراج کی گرے آنکھیں.
جو اس کے وجیہی چہرے پر بہت خوبصورت لگتی...

روز کی طرح آج بھی اس کے ہاتھ میں کچھ شاپر تھے.. جنہیں
لیے وہ اندر داخل ہوا..

دلنشیں "... اس نے شاپر کچن میں رکھتے اسے پکارا.... اور "
شال کندھے سے اتارتے سائیڈ پر چیئر پر رکھی.. اور بازو فولڈ
کیئے...

" آگئی لالا "....وہ جلدی سے باہر نکلی..... سفید کھلی شرٹ کے ساتھ بے بسی پینک ٹرائوزر پہنے آدھے سنہرے بالوں کو کیچر میں باندھے باقی کے کھلے تھے..وہ ہر طرح کافی خوبصورت لگتی تھی..

" آ جاؤ گڑیا.... تم روٹی ڈال لو...پھر کھانا کھاتے ہیں "وہ اسے دیکھتے دل ہی دل میں اسکی نظر اتارتے وہ محبت سے بولا..

" ٹھیک ہے..آپ جلدی سے فریش ہو لیں پھر جلدی آئیں میں نے آپ کو بتانا ہے کہ آج کیا ہوا...اور آپ آکر ساتھ سلاد بھی کاٹیں...اب جائیں بھی "وہ فریج سے آٹا نکالتے ساتھ ساتھ بول رہی تھی..

.... اچھا میں آتا ہوں "وہ کہتے باہر نکل گیا"

■■■■

حیدر حویلی میں اس وقت بڑے سے خوبصورت ڈائینگ ٹیبل پر کافی
.. خاموشی چھائی ہوئی تھی

سربراہی کرسی پر بیٹھے سفید کاٹن کے سوٹ میں.. مغرور سخت
نقوش کے مالک حیدر سلطان بیٹھے تھے.. جبکہ دائیں جانب کی پہلی
کرسی پر دادی اور پھر اس کے ساتھ فوزیہ بیگم اور اس کے ساتھ
ہانیہ بیگم بیٹھی ہوئی تھی

جبکہ دوسری جانب پہلی کرسی پر گرے کاٹن کے سوٹ میں ملبوس بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے.. .بالوں کو نفاست سے سیٹ کیئے بالاج خان سنجیدگی سے بیٹھا تھا. .جبکہ اس کے ساتھ کی دو کرسیاں خالی تھی.. .پھر وائیٹ شرٹ بلیک جینز پہنے خوبصورت نقوش کا مالک مومن خان اور اس کے ساتھ پرپل شارٹ فراک کے ساتھ کیپری پہنے سیاہ کندھوں تک آتے بولوں کو کرل کیئے کچھ ڈارک میک اپ میں پلوشہ عرف پری بیٹھی ہوئی تھی. ...

فوزیہ بیگم حیدر خان کی چچا زاد بہن تھی. .مگر شادی کے کچھ عرصے بعد شوہر کی وفات کے بعد وہ بھائی کے پاس آگئی اپنے دونوں بچوں کو لے کر...اور کوئی تھا نہیں اپنا. .حیدر خان کو بھی

کوئی مسئلہ نا تھا کیونکہ ان کے بچوں کے نام اچھی خاصی جائیداد تھی....

اور اب وہ ادھر ہی ان کے ساتھ ہوتی تھیں. .نا ہی ہانیہ بیگم کو کوئی مسئلہ تھا ان سے نا ہی دادی کو..ان کا ماننا تھا کہ ہر کوئی اپنا نصیب کھاتا ہے گر جو وہ ادھر ہیں تو مطلب کہ خدا نے انکا نصیب ہی ادھر لکھا ہوا ہے...

"کیا خولہ نہیں جانتیں ہیں کہ کھانے کے وقت ہر کسی کا ہونا لازم ہے "وہ کافی غصے سے بولے.. .خولہ ان کی لاڈلی بیٹی تھی آخر کو چھوٹی اور اکلوتی تھی. .مگر وہ اصولوں کے کافی پکے تھے...

"اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے کچھ دیر پہلے وہ دوائی لے کر سوئی ہے "ہانیہ بیگم نے پل میں کہا. .حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا. .

"ان کے چہرے کا غصہ پل میں غائب ہوا اس کی جگہ فکرمندی نے لے لی "کیوں کیا ہوا ہے اسے.. .میں دیکھتا ہوں"

"نہیں.. .وہ سو گئ ہے اب. .بس سر درد تھا "وہ دوبارہ بولی. باقی سب خاموش تھے.. ...

"وہ دوبارہ بیٹھ گئے

" بابا سائیں.. .اماں سائیں کہہ رہی تھی کہ آپ نے کوئی رشتہ دیکھا ہے خولہ کے لیے "گلاس لبوں سے لگاتے بالاج نے بظاہر سرسری سا پوچھا... .باقی سب بھی الرٹ ہو گئے تھے مگر کھانے سے ہاتھ کوئی نا روک پایا. .

" ہاں.. .اچھے لوگ ہیں.. .لڑکا پڑھا لکھا سمجھ دار ہے... .کافی اونچا خاندان ہے اور وارث بھی اکلوتا ہے.. .ہماری خولہ وہاں راج کرے گی "وہ کافی مطمئن نظر آرہے تھے. .

" اور. .وہ مجھ سے اور وہاج. .دونوں سے چھوٹی ہے اور ابھی شادی اگر وہ نا مانی تو "گلاس واپس رکھتے وہ اب دونوں بازوؤں کی کہنیوں کو ٹیبل پر ٹکائے ان سے پوچھ رہا تھا

" پہلی بات ہے کہ عمر سے کچھ نہیں ہوتا. .ہم تم دونوں کی شادی
کا بھی سوچ رہے ہیں اور پھر ابھی صرف نکاح یا منگنی ہی ہوگی.
رخصتی تب ہوگی جب خولہ کے پیپرز ہوجائیں گے... .اور رہی...
بات اس کے نا ماننے کی تو.. .وہ کیوں نہیں مانے گی فیصلہ اس کے
باپ کا ہے اور اسے ماننا پڑے گا "وہ ٹوک لہجے میں کہتے وہ اٹھ
گئے تھے کرسی سے. .

" معاف کیجئے گا بابا سائیں مگر میں اپنی بہن کے ساتھ کوئی زبردستی
نہیں ہونے دوں گا.. .وہ جو چاہے گی وہی ہوگا.. .اور وہ یہ رشتہ
نہیں چاہتی ہے بہتر ہوگا اب انہیں خود منع کر دیں... .ورنہ لڑکے
سے میں خود مل لوں گا... .اور اپنے انداز میں سمجھا بھی دوں گا"

سنجیدگی سے کہتے اس نے نیپکن سے ہاتھ اور پھر منہ صاف کیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا...

وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے.... دونوں ہی کی آنکھوں میں سنجیدگی تھی...

ان دونوں کی آپس میں زیادہ نا بنتی وجہ بالاج خان تھا.. جو کافی مغرور ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے ہر کام سے واقف تھا جبھی کسی کھاتے میں نا لاتا انہیں. ہاں البتہ ان کے علاوہ حویلی کے ہر فرد کی وہ دل و جان سے عزت کرتا تھا...

حیدر خان نے سپاٹ نظروں سے اپنے سب سے بڑے سپوت کو دیکھا ....وہ جیسا بھی تھا نکا پہلی اولاد تھا. .انہیں بہت عزیز تھا مگر بس اگر وہ جو کچھ سدھر جاتا ..وہ اسے ایسا سدھارنا چاہتے تھے کہ .... .پھر بگاڑنے کی کوئی ضرورت نا بچتی .. مگر وہ نا سدھرتا

"اسکا باپ ابھی زندہ ہے اس کے فیصلے کرنے کے لیے "

"وہ خود ابھی زندہ ہے اپنے فیصلے کرنے کے لیے "

. .بچوں کو نہیں پتا ہوتا اپنا اچھا برا "ان کا لہجہ کچھ سرد ہوا"

بالکل.. .مگر وہ بچی نہیں ہے بیس سال کی ہوگئی ہے اپنا اچھا برا " سوچ سکتی ہے. .اگر کسی اونچ نیچ ہو بھی جائے تو اسکا بھائی بالاج خان ابھی زندہ ہے اسے سمجھائے گا. .اسکا سہارا بنے گا. .مگر کسی کے فیصلے جبری طور پر اس پر مسلط نہیں ہونے دے گا...وہ جیتی

جاگتی انسان ہے.. .دل رکھتی ہے. .جو چاہے گی وہی ہو گا.. .اگر اسے یہ رشتہ دلی طور پر منظور ہوا تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے. کیونکہ زندگی اس نے گزارنی ہے میں نے یا آپ نے نہیں. اگر ایسا نا ہوا تو میں اسے وہاج کے پاس شہر چھوڑ آؤں گا "اسکا.. .. .لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا.. .سیاہ آنکھیں کچھ گلابی ہوئی سائیڈوں سے ہمم "وہ ہنکار بھر کر رہ گئے جبکہ بالاج اب لمبے لمبے ڈانگ بھرتا " .. .نکلتا چلا گیا

حیدر خان نے ایک نظر دیکھا سب کو خود کو دیکھتے پھر وہ بھی نکلتے ... .چلے گئے

■■■■

مجھے تو بہت مزا آیا "وہ گھیرا منہ میں ڈالتے مزے سے بولی تھی ".

..

جبکہ وہاج کا ہاتھ رکا تھا. ...

لیکن اس طرف کون سا باغ ہے جس پر تمہاری نظر پر گئی "وہ " کچھ حیرت زدہ ہوا. جہاں کا دلنشیں بتا رہی تھی وہاں تو کوئی باغ نہیں تھا. ...

آہاں... .ہے نا یار لالا... .اپکو نہیں بتا "وہ چوری پکڑ جانے کے "
ڈر سے اب سرسری سا بولی. .جبکہ وہاج اب کھانے سے ہاتھ
.. .روکے سپاٹ نظروں سے اپنی لاڈلی بہن کو دیکھ رہا تھا

ایسے کیا دیکھ رہیں ہیں اب "اسکو خود کو گھورتا دیکھ کر وہ حلق تر "
.. .کرتے ہوئے بولی

دیکھ رہا ہوں کہ اب تم بھی جھوٹ بولنے لگی ہو مجھ سے "لہجہ "
. .ہنوز سپاٹ تھا

... .جھ. . جھوٹ نہیں"

منع نہیں کیا تھا وہاں جانے سے "وہ اب قدرے غصے سے بولا " . . .

جبکہ دلنشیں کی شہد رنگ آنکھوں میں پل میں نمی آئی تھی. .وہ غصہ نہیں کرتا تھا کبھی بھی... .جب کرتا تو وہ یوں ہی ڈر جاتی . . .

دیکھو دلنشیں تمہیں میں نے کبھی کسی چیز سے منع نہیں کیا " . اب جب منع کر رہا ہوں تو کوئی وجہ ہوگی نا ...میں نہیں چاہتا.... تم وہاں سرداروں کے علاقے میں جاو. .جاو بھی تو حیدر خان کی حویلی سے خاص کر فاصلے پر رہو. .وہاں اچھے لوگ نہیں رہتے ہیں . اور میں تم پر کسی کی غلط گناہ نہیں برداشت کر سکتا "اسکی.. آنکھوں میں نمی دیکھ پر وہ پل میں نرم ہوتا اسے سمجھانے لگا تھا .

....

"وہ سوں . . "میں . .میں اچانک ہی...چلی گئی.... .جا..جانا نہیں تھا
... سوں کرتے ہوئے بولی.. .رونے کے باعث چہرہ سرخ ہوگیا

"جب غلطی ہو جائے تو مان لینا چاہیے گڑیا... .یوں اگر تم اب جھوٹ بولنے لگو گی تو کل کو تمہاری عادت بن جائے گی پھر.... .تم ابھی پاک ہو ان سب فریبوں سے.. .میں نہیں چاہتا کہ تمہیں اس فریبی دنیا کا کوئی بھی فریب سمجھ میں آئے.. .میں نہیں چاہتا کہ تم اپنی معصومیت کھو کر دنیاداری سیکھ جاو... . تمہیں معصوم ہی رہنا ہے میری گڑیا... .اس سب...دنیاداری، بناوٹی، فریبی ، چھوٹی چیزوں سے تمہارا بھائی نپٹ لے گا. . سمجھ رہی ہو نا "وہ اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں بول رہا تھا

سوری لالا.. .مجھے لگا آپ غصہ ہوں گے "وہ آنسوؤ پونچھتے ہوئے "

. .بولی

.میں غصہ نہیں ہو سکتا تم دونوں سے... .اب چلو کھانا کھاو "

میں یہ نہاری تمہارے لیے لایا تھا "محبت سے اسکا ماتھا چومتے اس..

.. .نے دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ کیا. .اور خود بی کھانا کھانے لگا

وہ بظاہر تو نارمل دکھ رہا تھا مگر اندر عجیب سا خوف بے چینی جنم

. .لے چکی تھی

پہلے تو دلنشیں نے سہی جگہ نا بتائی تھی کہ اس نے کون سا باغ دیکھا.. .اور جو شخص اسے ملا وہ کان تھا . .

مگر اب جب وہ جان گیا تھا کہ وہ کون سے باغ کی بات کر رہی تھی تو وہ خوف زدہ ہو گیا. .وہ وہاں کے سبھی مکینوں سے واقف تھا .وہاج خان تو تھا ہی شہر. .باقی رہ گئے بالاج خان اور مومن خان. دونوں ہی کافی خطرناک انسان تھے.. .اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ... .. .ایک بہن کسی خطرے میں پڑے

پلیٹ سے نظر اٹھا کر ساتھ بیٹھ اس خوبصورت معصوم لڑکی کو دیکھا... .دل میں خوف کچھ اور بڑھ گیا ..

میں نہیں چاہتا کہ تمہاری معصومیت اور تمہارا خوبصورت ہونا "
تمہارا گناہ بن جائے.. .کیونکہ گناہوں کی معافی خدا تو دے دیتا ہے
مگر انسان سزا دیئے بغیر نہیں رہ پاتا "وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہا
... تھا

■■■

اگلی صبح کافی روشن چمکتی ہوئی تھی. .چار سو ہلکی ہلکی ہوا اور پرندوں
کی خوبصورت آواز.. .پودوں درختوں پر پڑی اوس ، ایک اونچی
پہاڑی کی اوڑ سے نکلتا سورج.. .العرض ہر چیز، ہر منظر کافی
... .خوبصورت تھا

حیدر حویلی میں ناشتے کی تیاری چل رہی تھی. .ایسے میں گرے ٹریک سوٹ پہنے سیاہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے مومن خان اندر داخل ہوا تھا. .

ان تینوں، بالاج ، وہاج اور مومن ، کا روز کا معمول تھا کہ وہ حویلی میں ہی بنی چھوٹی سی جم میں ایکسرسائز کیا کرتے اب وہاج تو تھا نہیں اور بالاج کو آج صبح صبح ہی جانا پڑا جبھی وہ اکیلا ہی گیا اور پھر آیا. . .

چلو جاو بیٹا جا کر فریش ہو جاو اور پھر او ناشتے کے لئے"فوزیہ " بیگم اسکا ماتھا چومتی ہوئی بولی تھی

جی...یہ سب کدھر ہیں بری خاموشی ہے "وہ آگے بڑھتے ہوئے"

..یکدم رکتے ہوئے بولا

ورنہ تو روز صبح صبح پری اور خولہ کی نوک جوک لگی رہتی اور اس

..وقت خاصی ہلچل ہوتی مگر آج خاموشی تھی

پری کچن میں ہے اور بالاج صبح ہی چلا گیا تھا سرسری سا کہتی "

آگے بڑھ گئی

...اور خولہ "وہ کہاں بھول سکتا تھا اسے "

وہ پل کو رک گئی پھر اسکی طرف مڑی "جب سے اسے پتا چلا ہے کہ حیدر بھائی اسکی شادی کروانا چاہ رہیں ہیں وہ کمرے سے باہر ہی نہیں نکلی "وہ بغور اسے دیکھتی ہوئی . . .

ہمم" سپاٹ سا بولا .اور اوپر کی طرف بڑھ گیا.وہ ماہر تھا " تاثرات چھپانے میں. .مگر اسکی ماں تھی وہ جانتی تھی کہ وہ بچپن سے اسے پسند کرتا تھا. . .

خولہ.. .خولہہ "وہ اب خولہ کے کمرے کا دروازہ بجا رہا تھا ساتھ" ساتھ اسے پکارے جا رہا تھا..اسے وہ اچھی لگتی تھی وہ کچھ شوخی سی لڑکی. .خولہ کی اتنی دوستوں پری سے ناتی جتنی مومن سے تھی. .وہ دونوں بہت اچھا دوست تھے . . .

..خولہ میں کہہ رہا ہوں دروازہ کھولو "وہ اب کہ اونچا بولا تھا "

آ جاؤں گی تم جاؤ ابھی "وہ جو الٹی ترچھی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی " یونہی بے زاری سے بولی. .سیاہ چھوٹے بال چہرے پر آرہے تھے بے بی پینک کھولی نائٹ شرٹ کے لیے اسی کلر کا کھلا ٹرائوزر پہنا ہوا تھا.. .آنکھوں سے کچھ اوپر ماتھے پر سیم کلر کا آئی ماسک پہنا ہوا تھا.. .سی کلر کے کارپیٹ چپل ساتھ ہی بیڈ کے پاس تھے.. .

وہ فیشن کے معمولات میں بہت تیز تھی. .ہر چیز اسے پرفیکٹ چاہیے ہوتی ہر چیز میچنگ.. .اپنے پورے خاندان میں وہ واحد لڑکی تری جو کافی اوپن مائنڈڈ تھی اور فیشن ایبل بھی.. .ایک دفعہ پہنے

کے بعد وہ بمشکل وہ ڈریسز دوبارہ پہنتی. .اتنا خرچہ بالاج خان کا نام ہوتا جتنا اسکا ہوتا.. .وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ مہینے میں کتنا خرچ کر دیتی... .اس کے بر عکس بالاج اتنا خرچہ نا کرتا .....اسکی طبیعت زیادہ شوخی نا تھی. .ہاں وہ خیال بہت رہتا اپنی پرسنلٹی کا مگر اتنا نہیں... .وہاج خان بھی بہت خیال کرتا. .اسے بھی خولہ کی طرح ہر چیز پرفیکٹ چاہیے ہوتی وہ بھی زرا سی اونچ نیچ نا برداشت کرتا. ...

حیدر خان کی جان بستی تھی اپنے تینوں بچوں میں انہوں نے کبھی کچھ نا پوچھا. .انکا بس تھا ہی ان کے بچوں کا... .خولہ اکلوتی بیٹی تھی اسے کیا کہتے ہر جائز ناجائز ہر خواہش پوری کی ہمیشہ اسکی. .اور بیٹوں کو تو اور بھی کھلی چھٹی دی ہوئی اسی وجہ سے وہاج نے ڈرگ

لینی شروع کر دی.. .اب وقت تھا کہ اسے سکون نا ملتا ڈرگ لیے .. .بنا.... .اس بات کا کسی دوسرے کا نا پتا تھا

. .ابھی کے ابھی کھولو دروازہ "وہ بضد ہوا "

کیا ہے.. .مسئلہ کیا ہے "دروازہ کھولتے وہ کوفت زدہ لہجے میں " . .بولی

.وہ تو تم بتاؤ کہ کیا مسئلہ ہے "وہ ایک نظر اسے دیکھتے اندر آگیا " .. .اور آکر اس سٹائلش جولے پر بیٹھ گیا.

" میں نوٹ کررہا ہوں کچھ دنوں سے تم اپسٹ ہو.. .اور کل سے

.یہ کیا ڈرامہ پکڑا ہوا ہے نا کچھ کھا پی رہی ہو "وہ کچھ مشکوک ہوا

..

" .کچھ نہیں ہوا یار.. سہی ہوں میں... .اب کیا ادھر بیٹھے ہو

.. .جاو..میں آتی ہوں "وہ واڈ روب کے سامنے کھڑی ہوگئ.

" .بیٹھو ادھر "اسنے اسے زبردستی بیٹھایا اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے

جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں تم اتنی سی بات پر ایسا ریایکٹ.

نہیں کر سکتی ہو. .رشتے کی بات تو پہلے بھی ہوئی مگر تب تو تم نے

صاف منع کر دیا تھا .ایسا تو کوئی سین نہیں تھا.. .مجھے بتاؤ کیا مسئلہ

". .ہے

کچھ نہیں"

پلیز خولہ.. .سچ بتاؤ "اس نے منت کی جیسے وہ دونوں ایک "
.. .دوسرے سے کوئی بات نا چھپاتے

. .بس نہیں کرنا چاہتی شادی کسی سے "وہ سر جھکائے ہوئے بولی "

. .وجہ "اسکا دل دھڑکنے لگا خوف سے "

میں اسے نہیں پسند کرتی "چہرہ اب بھی جھکا ہوا تھا "

" پھر کسے پسند کرتی..." دل کی رفتار مدھم ہوئی

" نام تک نہیں جانتی.." اب کہ چہرہ اٹھا گئی

اور دل کچھ لمحے ساکت ہوا... مطلب کوئی ہے اس کے علاوہ

" کہاں ملا..." اپنی ہی آواز انجانی سی ہوئی

" کہاں ملا" اسے جیسے سوچنا چاہا

" ادھر ہی گاؤں میں" وہ دوبارہ ان لمحوں میں ڈوبنے لگی جن میں

اسکا دل ڈوبتا کھو گیا تھا

" کب کیسے کیوں... کون ہے. کہاں رہتا ہے. خاندان کیا ہے.

وہ پل میں کئی سوال پوچھ بیٹھا"..

" مکینک ہے" سر یوں جھکایا مانو کوئی بہت بڑی غلطی ہو گئی ہو..

مکینک "وہ حیرت سے چیخ پڑا.. تم کیا کہہ رہی ہو خولہ مکینک"

ت.. تم مذاق کر رہی ہو نا "وہ بے یقین سا تھا..

جھوٹ نہیں کہہ رہی ہوں.. وہ اس دن........

سفید پراڈو گاؤں کی کچی سڑک پر بمشکل چل رہی تھی اور پھر اچانک ہی رک گئی..

افففففف..اسے بھی ابھی ہی مرنا تھا "اسنے کوفت و بے زاری" سے ہاتھ زور سے سٹرانگ پر مارا....اور کچھ لمحوں بعد باہر نکل آئی...

سفید پاؤں کو چھوتی فراک پہنے، پاوں میں بلیک باریک سٹریپ والی ہائی ہیل پہنے، سیاہ چھوٹے بالوں کو بالکل اسٹریٹ کیلئے درمیان ے مانگ نکال کر کھلا چھوڑے ایک ہاتھ میں اپنا بلیک نیو ماڈل آئی فون پکڑے اور ساتھ ہی گاڑی کی چابی پکڑے وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے رستہ جاننا چاہ رہی ہو....

پھر اچانک کچھ یاد آنے پر ہاتھ میں پکڑے موبائل کی سکرین آن کی..

آففففف "اور پھر بند کر دی... سگنل پرابلم تھا. .ورنہ وہ بالاج کو " بتا دیتی.. ..

ہاں. .شاید یہاں آگے ایک مکینک کی دکان ہے "اسنے خود سے " ہی کہا اور پھر ایک نظر گاڑی کو دیکھا اور پھر آگے بڑھ گئی. ....

ویسے تو دوپٹہ کرتی تھی گھر سے باہر مگر آج وہ بھی نا تھا.. .غصے سے گھر سے نکلی تھی جبھی کسی گاڈ تو پیچھے نا آنے دیا. .اور اب پچھتا رہی تھی

ابھی کچھ ہی چلی تھی کہ تھک گئ اب زیادہ پیدل چلنے کی عادت تھی نہیں اوپر سے کچی سڑک پر ہائی ہیل کیری کرنا. .عذاب تھا .

....

کچھ اور چلتے ہی اسے ایک چھوٹی سی مکینک کی دکان دکھائی دی . ... .وہ کچھ اور تیز چلنے لگی بل آخر وہ پہنچ ہی گئ..

.. .اندر کچھ اندھیرا تھا. .مگر کچھ آوازیں آرہی تھی

"کوئی ہے "....اب کہ اسنے تیسری بار کچھ اونچی آواز دی مگر
.کوئی جواب نہیں آیا

جی کڑا کرتی وہ اپنا سفید نفیس فراک دونوں ہاتھوں میں پکڑی اندر
....داخل ہوئی

کوئی ہے پلیز...جواب تو دو "اسے اب غصہ آنے لگا....آگے "
بڑھتے ہوئے اب آوازیں کافی اونچی ہوتی جا رہی تھی اور وہ اندر
بھڑتی جا رہی تھی

....جب ہی اچانک اندر سے کوئی خاصی جلدی میں باہر نکلا

وہ جو ادھر ادھر دیکھتے جا رہی تھی ایکدم بوکھلائی ....اسکا سر زور سے اسکی تھوڑی پر لگا....اس سے پہلے کے وہ گرتی چیختی

معراج نے پل میں بازو سے پکڑ کر اسے گرنے سے بچاتے دوسرا ہاتھ اسکے چیخنے سے پہلے ہی اسکے لبوں پر رکھتے اسے ساتھ دیوار سے پن کر گیا...

وہ خوفزدہ سی آنکھیں سختی سے میچ گئی..

جبکہ معراج کچھ حیرت سے اپنے حصار میں کھڑی اس خوبصورت لڑکی کو دیکھ رہا تھا..

کون ہو تم "بھاری گھمبیر آواز میں پوچھا گیا تھا.. .منہ سے ہاتھ"
..اب بھی نا اٹھایا

اسکی بھاری گھمبیر آواز سکتے اس نے جوں ہی آنکھیں کھولی. .سیاہ آنکھوں کا گرے آنکھوں سے زبردست تصادم ہوا.. .وہ وہ اس لمحے ساکت ہوگئی ان آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اس پاس کا سب دھندلا ہوتا گیا.. .بس وہ یکٹم اسے دیکھے جانے لگی. .مردانہ پرفیوم اسکے حواس سلیب کررہی تھی. .سرخ وہ سفید رنگت کچھ زیادہ ہی سرخ ہورہی تھی .بھورے سلکی بال کچھ گیلے سے ماتھے پر چپکے ہوئے تھے .وائیٹ کاٹن کے سوٹ میں بازووں کو کہنیوں تک فولڈ کیلئے ایک کندھے پر گرے مردانہ شال رکھے وہ ساحر تھا کوئی.

جسکا سحر خولہ کو جکڑ چکا تھا.... .اسکی پر حدت گرفت میں کھڑی.

... .وہ سب بھول گئی

کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو "اور کو نا ہلتا دیکھ کر معراج نے"

.. .اب اسے جھٹکے سے چھوڑتے کچھ سخت لہجے میں کہا

وہ دو قدم بے ساختہ پیچھے ہوئی.. .ساحرانہ حصار جیسے ٹوٹا.. .مگر

... .نقصان ہو چکا تھا

م..میں.. .و...میں وہ...خولہ "وہ بیس سالہ زندگی میں کبھی کسی"

سے نا ڈرنے والی بولڈ لڑکی اب بول نہیں پا رہی تھی.. .سیاہ

... .آنکھیں ایک پل کو اس سے نا ہٹی

" یہاں کیا کررہی ہو "... .وہ اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے

. .بولا. .وہ کسی اچھے گھر کی لگتی تھی

" وہ.. ہاں. .میری گاڑی خراب ہوگئی . تھی اور کوئی ساتھ تھا ہی

نہیں تو. . .ک..کب سے آوازیں لگا رہی تھی کوئی سن نہیں رہا تھا

... .جبھی "وہ بمشکل بولی دل جیسے کانوں میں گونج رہا تھا

.ہمم "وہ جیسے سمجھ گیا.... .وہ اب اسی کو دیکھ رہا تھا کافی غور سے"

..

.. .اور پھر کندھے سے شال اتارتا اس کے قریب پہنچا تھا

.اتنا کہ وہ ایک بار پھر سانس روک گئی مگر اس بار آنکھیں نا بند کی
...وہ کر ہی نا پا رہی تھی..

وہ اس کے بالکل قریب پہنچ آیا.. .اور اپنی گرے مردانہ شال
پھیلا کر اسکی کمر سے کرتے دونوں کندھوں کو ڈھانپتے اسکا مومی
ہاتھ پکڑ کر اگلے سرے اسکے ہاتھ میں پکڑائے.. .اسکا وجیہی چہرہ
بالکل سنجیدہ تھا.. .وہ بخوبی محسوس کر رہا تھا کہ وہ اسے ہی دیکھے جا
...رہی ہے.. .مگر اس نے اسے نا دیکھا

آجکل زمانہ اچھا نہیں ہے لڑکی.. .جگہ جگہ انسانی روپ میں "
درندے بیٹھے صرف ایک موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں..اور چیڑ

پھاڑ کر پھینک دیتے ہیں.. .ایک تو تم نے غلطی کی بنا دوپٹے کے باہر آنے کی، پھر کسی گھر کے مرد کے ساتھ نہ آنے کی غلطی اور پھر یوں انجان ویران جگہ پر اکیلی آکر،،یقین مانو یہ چھوٹی سی غلطی تمہاری زندگی گناہ بنا سکتی ہے "اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھتے وہ خاصی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا. .اور وہ اسکی گھمبیر آواز کی اسیر ہوتی گئی. ..

باہر نکلو.. .آتا ہوں "اسے نا کچھ بولتا دیکھ کر وہ کچھ دور ہوتا " اب سپاٹ لہجے میں بولا. .

وہ کچھ نہیں بولی لب کاٹتی باہر نکل گئی. .اسنے شال ہر گرفت کافی سخت کی ہوئی تھی.. .دل کی حالت غیر ہو رہی تھی... .اسنے باہر

آکر گہرا سانس لیا... .منتشر دھڑکنوں کو سہی کرنا چاہا اس سے پہلے ہی نارمل ہوتی.. .وہ باہر آگیا. .دھڑکنیں کچھ او منتشر ہوگئی .....

چلیں "وہ اشارے سے بولا.. .اسے کچھ دور گاڑی کھڑی نظر " آگئی جبھی پوچھنا نا پڑا. ...

ج..جی "وہ کچھ تیزی سے آگے بڑھی" ..

کہاں سے آئی ہو "تیز قدم سست ہوئے اسکی دلفریب آواز سنتے " مر اب اس نے مڑ کر دیکھنے کی غلطی نا کی... .اسکو دیکھتے جیسے.. اسکی دھڑکنیں تھم جاتی... .اور وہ اسے دیکھتے دیکھتے ابھی مرنا نہیں

چاہتی تھی. .کچھ اب حقیقت دیکھی تو معلوم ہوا کہ وہ کون تھی اور وہ ساحر کون. .

حویلی سے... .حیدر خان کی بیٹی ہوں. .خولہ حیدر خان "اسنے " سرسری سا کہا. .

المیہ قدم سست نا ہوئے. .بالکل تھمے تھے... .سانسیں بھی نظریں بھی. .مگر کچھ پل ہی... .اور پھر وہ دوبارہ نارمل ہوگیا...

وہ اب گاڑی کے پاس پہنچ آئے.... .وہ فرنٹ ڈور کے پاس کھڑی ہوگئی جبکہ معراج ہاتھ میں پکڑے سیاہ بیگ میں سے کچھ ضرورت کی چیزیں نکلتا اب گاڑی دیکھ رہا تھا. .جبکہ وہ اسے...

سورج کی کرنیں اسکے بھورے بالوں کو اور دلکش بنا رہی تھی ...

گرمی ہیلی وجہ سے شاید اسکا چہرہ کچھ اور سرخ ہو رہا تھا ... .وہ سچ

میں ساحر تھا.. .وہ گھبرا کر نظریں پھیر گئی ..

" سامان نکالا گیا وہ اب "جائیں آرام سے آپ اب. .ہوگیا لیں

واپس ڈال رہا تھا. ..

" ..گھر سے. ....ہیں نہیں تو ابھی پاس میرے... پیسے..وہ...و

بھیجوا دوں گی "وہ شرمندہ ہوگئی. .جلدی میں آنے کی وجہ سے نا

پرس لائی نا کریڈٹ کارڈ.. .اب جب یاد آیا تو وہ اہم کر چکا تھا. .

پیسے "سنتا وہ چونک کر مڑا اسکی طرف... .وجھی چہرے پر کچھ "

.. .ناگواری آئی جسے وہ چھپا گیا

کوئی بات نہیں ہے.. .آ..آپ بھیجوا دینا شاپ پر "پل میں "

... .نارمل ہوتے وہ سرسری سا بولا

شرمندگی سے بمشکل مسکراتی وہ پل میں گاڑی بیٹھی.. .اور ایک

.. .آخری نظر اسے دیکھتی گڑی بھگا کر لے گئی

... .جبکہ وہ کافی دیر کھڑا اسے دور جاتا دیکھتا رہا

وہ اپنے دوست خالد "مکینک "سے ملنے آیا تھا .. مگر باہر نکلتے ہی کسی سے ٹکرا گیا. .خالد کچھ چھچھوڑا لڑکا تھا... .جبھی اسے اچھا نا لگا.. .اور پھر وہ خود دو بہنوں کا بھائی تھا.. .ہر لڑکی کی عزت کرنا وہ خود پر فرض سمجھتا اسے یوں دوپٹے کے بغیر دیکھ کر تبھی اپنی شال دے دی.. .مگر اسے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ وہ خولہ حیدر خان تھی "بچپن میں ہی اسے کہیں دیکھا تھا... .اس کے بعد تو کہیں نہیں.. .اب اچانک پہچان نا پایا.. .مگر تھی تو لڑکی نا... .جبھی بنا بتائے سامنا اٹھائے باہر آگیا. .کچھ تو اسے بھی آتا تھا جبھی خالد کو نا کہا.... .اور اب وہ پاگل بنا نام پوچھے چلی گئی. .ہاں اسے پیسوں والی بات کچھ خاص نا پسند نا آئی.. .مگر ایک غیر لڑکی تو اپنی .... .پسند نا پسند بتا کر کیا کرتا جبھی رہنے دیا

"تو تم نام تو پوچھتی "ساری بات سننے کے بعد وہ فقط اتنا ہی بول

پایا. ..

"کچھ ...کچھ سمجھ ہی نہیں آیا آ وقت "... .وہ افسردہ سی تھی ...

"ہمممم. .ایک مکینک... .انٹرسٹنگ "وہ کچھ تلخ ہوا... .اور پھر اس

کے بولنے سے پہلے ہی بولا. .

"فرض کرو.. .تم... محلوں میں رہنی والی ایک امیر زادی کو اگر وہ

مکینک "مل بھی گیا تو کیا رہ پاو گی اس کے ساتھ "اسکا لہجہ اب

کہ نارمل تھا. .مگر دل نارمل ہر گز نا تھا. .

" مل تو جائے پہلے "اس بات کا جواب شاید ابھی نا سوچا تھا...

" خولہ کچھ لوگ گمشدہ ہی اچھے ہوتیں ہیں. .کیونکہ اگر وہ مل جائیں تو ہم اپنی زات کھو دیتیں ہیں .اور میری دعا ہے کہ وہ گمشدہ "تمہیں کبھی نا ملے کیونکہ میں نہیں چاہتا تم کھو جاو "وہ سنجیدگی سے بولا...

خولہ نے چونک کر اسکی طرف دیکھا.. .اور پھر دکھ سے مدھم سا ہنسی...

" کچھ لوگ جب گم ہو جائیں تو ہم ساری دنیا، ساری آرائشوں، ساری خواہشوں، سای خوشیوں کو بھاڑ میں جھونکے بس ایک اس "

گمشدہ "کو ڈھونڈتے رہ جاتیں ہیں .کیونکہ تب ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ گم ہے، اور گمی چیز کبھی بھی مل جا سکتی ہے .اور مجھے بھی امید ہے وہ مل جائے گا ایک بار ہی سہی... .میں ایک بار جاؤں گی .. .ادھر ادھر ہی ہوگا "وہ خود کو یقین دلا رہی تھی

میری دعا ہے "خولہ حیدر خان "کو ایک "مکینک "سے کبھی محبت " نا ہو. .کیونکہ تاریخ گواہ ہے محلوں میں پلنے والی "شہزادیوں "کو ایک "عام شخص "سے محبت کی اجازت نہیں ہوتی اور ان شہزادیوں "کی محبتیں ادھوری تو ہوتیں ہی ہیں اور ساتھ ساتھ" .اس "شہزادی "کو بھی خاکسار کر دیتی ہیں "وہ کہتے ہوئے آٹھ گیا

...

تم دعا کرو. .اگر ہونی ہی ہے تو مجھے "محبت "ہوجائے ورنہ آثار "

کچھ زیادہ گمراہی کے ہیں "وہ مدھم لہجے میں بولی.. .دہلیز پر

کھڑے مومن خان نے سن تو لیا. .اور پھر "جلدی آجانا "کہتے نکلتا

چلا گیا

باہر جانے کے بجائے وہ ادھر ہی بیڈ پر گر گئ چت. .اور سیاہ

آنکھوں میں ایک ہی عکس تھا.. .اس ساحر کا. .کانوں میں ایک ہی

... .آواز تھی. .اس ساحر کی

.وہ آنکھیں موند گئ... .آس پاس جیسے مدھم سرگوشیاں ہونے لگی

سفید چولہ پہنے عشق رقص کرنے لگا.. .میٹھا میٹھا سا درد.. .جان..

لیوا انتظار... .دلفریب احساس.. .پہلی سیڑھی پر وہ قدم رکھ چکی تھی ....

"بات سچ میں محنت تک نا رہی ".... .عشق

■■■■

... .دارا....دارا سائیں... .بشیر خان بھاگتے ہوئے اس تک پہنچا تھا

... .جبکہ وہ ضبط سے دانت پیسے پیچھے مڑا تھا

نیوی بلو کاٹن کا شوٹ پہنے ، بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے. .سیاہ بالوں کو ماتھے پر گرائے.. .آنکھوں میں سیاہ ہی گاگلز پہنے سپاٹ تاثر وہ وجیہہ لگ رہا تھا.

"کتنی بار کہا ہے یوں آوازیں مت دیا کرو "وہ سرد لہجے میں بولا.

..

"دارا" اسے کافی لوگ کہتے تھے خاص کر خاص لوگ.. .

"معافی دارا سائیں وہ شرمندہ ہوا.. .بات ہی کچھ ایسی تھی"

کیا بات تھی "... اسکی آنکھیں چمکی... بشیر کو اسنے دلنشیں کی خبر" رکھنے کو کہا تھا کل ہی بشیر نے اسے دلنشیں سے متعلق ہر بات بتا دی...

سائیں ...وہ دلنشیں بی بی ابھی ہی گھر سے نکلی ہیں "وہ جلدی" سے بولا...

...کہاں.. کس کے پاس "وہ سیاہ آنکھوں سے گاگلز اتار گیا"

"اکیلی.. بہروز مالی کے باغ کی طرف"

وہ دھیما سا مسکراتا دائیں جانب گال پر ہلکی داڑھی میں چھپا ڈمپل کچھ واضح ہوا..

"چابی دو گاڑی کی "

شبیر نے چابی دی اور وہ بنا کچھ کہئے گاڑی کی طرف بڑھ...

آج تمہیں سزا ملنی ہی چاہیے پھولوں کو توڑنے کی... سنہری " گلہری" مدھم گھمبیر لہجے میں کہتے وہ ایک نئے نام سے نواز گیا...

■■■■

دل کے ہی مزے ہیں. .وہاں گاؤں میں آرام کررہی ہے اور " میں یہاں خوار ہو رہی ہوں" سامنے یونی کو دیکھتی وہ منہ بسورتے ہوئے بولی. . .

آج یلو سادہ شلوار قمیض پہنے ، وائیٹ جارجھٹ کا دوپٹہ جو آج پھر کچھ زمیں کو چھو رہا تھا. .سفید خوبصورت پاؤں میں وائیٹ دو پٹی چپل پہنے. . .سنہرے لمبے بالوں کو آج ہائی پونی میں مقیم کیئے.. جس سے صاف شفاف گردن کچھ واضح ہورہی تھی . .میک اپ سے پاک خوبصورت معصوم چہرہ. .ایک کندھے پر چھوٹا سا بیگ ٹکائے ہاتھ میں ایک بک اور موبائل پکڑے اور دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے وہ اندر داخل ہوئی. . .

آج اسے بڑی سستی آئی ہوئی تھی. .بڑی ہی مشکل سے خالہ نے بھیجا.. .خجستہ نے رات کو بہت کہا کہ وہاج اور وہ اسے پک کر لیں گے مگر وہ بنا بتائے آگئی تب تو مان گئی مگر آئی خود ہی. .وہ بات الگ ہے اسے اکیلے آنے میں ڈر لگتا مگر وہاج کا ڈر اس پر بھاری تھا. . .

پورے بیس منٹ خوار ہوا ہوں تمہارے پیچھے "وہ آرام سے چلتی " جا رہی تھی جب عقب سے آتی بھاری مردانہ آواز سنتے قدم زنجیر ہوئے. . . .

اور پھر زبردستی مسکراتے ہوئے پیچھے مڑی. .ورنہ دل تو کیا کہ بھاگ جائے کل کی طرح مگر کل تو امید تھی کہ وہ دوبارہ نہیں ملے گا اب تو جانتی تھی کہ کچھ قدم پر ہی ملے گا...

.وہ سامنے ہی گرے بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے بالکل چھوٹی سی پونی کیئے آنکھوں پر گاگلز لگائے بالکل چھایا ہوا.. تھا. .اچھی خاصی جسمانت تھی. .وہ تو دیکھ کر ہی ڈر جاتی ایک تھپڑ اسکا سر ہی گھما سکتا تھا. .گر جو وہ پاگل اک دماغ گھومتا.. .اوپر سے شرٹ کے اوپر بٹن کھلے. .گلے میں چین، ہاتھوں میں بینڈز. .وہ ہر طرف سے ہی ڈرتا...

.تو..تو. .میں نے کہا تھا کیا"... اسنے بہادر بننے کی کوشش کی تھی"

.

اچھا.. .چیونٹی کے بھی پر نکل آئیں ہیں "تمسخر اڑاتا لہجہ. .اور "
.. .پھر اس کے پاس آیا

تم اگر کہو تو میں تم مرتی کو پانی بھی نا پلاوں"اسکے کان کے پاس "
. .جھکتے وہ طنزیہ لہجے میں بولا

.وہ ..تو مجھے دیکھتے ہی پتا چل گیا تھا کہ آپ. .بہت ہی کوئی.. "
پاگل، بے حس اور خود پرست اور بد تمیز انسان ہیں "کچھ قدم..

پیچھے ہوتے وہ ہاتھ میں پکڑی بک کی طرف دیکھتے ہوئے بولی گر جو
اسے دیکھ لیتی تو بات نا پوری کر پاتی. ...

"تم" اور پھر حساب برابر کیا. ... " اسنے دانت پیسے. اچھا
خاصی ایکسپرٹ لگتی ہو مردوں کو ایک نظر دیکھ کر ہی پہچان جاتی
ہو"

ہیبت سے چہرہ سرخ ہوا ". .جی...جن کے چہروں پر لکھا ہوتا ہے
تو وہ کتنے شیطان اور پاگل ہیں"... وہ بھی اسی کے لہجے میں بولی.
اور پھر جانے کے لیے آگے بڑھی.. ....

جب اسکی کلائی وہ سختی سے پکڑ چکا تھا..... کچھ سٹوڈنٹس نظر انداز کر گئے کچھ سرگوشیاں کرنے لگے کچھ رک کر دیکھنے لگے....

اتنی مت اڑو.. .منہ کے بل گرو گی "اسکے کان کے پاس جھکتے ہوئے کہا. .اسکی پشت وہاج کے سینے کی طرف تھی... .اسنے ایک پل کو آنکھیں سختی سے بند کی. .

"پہلے تو وہ گریں گے جو کب سے کافی اونچائی سے اڑ رہیں ہیں. ... پھر میرا نمبر آئے گا "اسنے دانستہ اسکا نام نہیں لیا.

اور پھر اسکی طرف مڑتی کافی معصوم سا چہرہ بنایا "آپ کا چہرہ کیوں سرخ ہورہا ہے. .میں نے اپکو تو نہیں کہا.. .آپ تو. .اسنے

تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھا. .آپ تو ابھی بہت اڑیں گے...اتنے جلدی نہیں گرنے والے... "

تم مجھے ملو اکیلی "وہ آس پاس سب کو دیکھتے پھر اسے دیکھتے چبا " چبا کر بولا. .

اسنے ایک پل کو حیرت سے اسے دیکھا... .اور پھر ہنستی چلی گئ.

......

آپ مردوں کی واحد دھمکی "باہر اکیلے ملو "ہاہاہا ہاہاہا... .اور پھر" وہ ہنستی چلی گئ. .آنکھوں میں پانی جمع ہوگیا..ہوش تب آیا .. جب وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لے کر اندر کی طرف بڑھا. .

چھوڑیں مجھے وہاج پاگل ہوگئے ہیں کیا "اسکے ساتھ کھینچی جاتی اب"
کہ اجالا زور سے بولی تھی
کافی لوگ رک رک کر انہیں دیکھ رہے تھے ۔۔

وہاج نے کلاس روم میں لا کر اسے جھٹکے سے چھوڑا کہ وہ گرتی
ہوئی بچی تھی۔۔

سنہرے بال پونی سے نکل کر اطراف میں پھیلتے بکھر گئے۔۔۔اپنی
لال ہوتی کلائی کو مسلتی وہ حیرت سے اس پاگل کو دیکھ رہی تھی۔۔

ادھر بھی کافی سٹوڈنٹس انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

گیتی۔ خجستہ اور کبیر کو آرام سے بیٹھے کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔ ایک ساتھ ہی۔ مڑے اور پھر پل میں ایک ساتھ ہی اٹھتے ان تک آئے۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے وہاج سب دیکھ رہیں ہیں "کبیر ایک نظر اجالا کو " دیکھتے پھر وہاج سے مخاطب ہوا جو اب بھی گھور رہا تھا اجالا کو۔۔

یہ دوست ہے نا تمہاری تو اسے سمجھا دو ایک ہی بار کہ بار بار نا " منہ لگے میرے۔ منہ توڑ کر رکھ دوں گا میں۔۔

استغفر اللہ۔۔۔ میں کیوں لگنے لگی ان کہ منہ۔۔ جھوٹ بول " رہیں ہیں۔۔ خود آئے تھے میرے پاس۔۔ خود ہی پہلے بات بھی کی۔۔۔ اب سب سے سامنے جھوٹ بول رہیں ہیں۔۔ جب جنہم کی آگ میں جلیں گے نا پھر روتے ہوئے بیشک مجھے یاد کرنا " اپنی دکھتی کلائی کو بھاڑ میں جھونکے وہ اب ہاتھ نانچا کر یوں بول۔ رہی تھی جیسے پکی جنتی ہو۔۔۔۔

سب کی دبھی دبھی ہنسی کی آواز اسے اور غصہ دلا گئی۔۔۔

کلاس میں تقریبا سب کو ہی اجالا پسند آئی۔۔ اور وہاج کے غصے اور ایٹیٹیوڈ کی وجہ سے اسے کم ہی لوگ پسند کرتے تھے۔۔۔

شٹ اپ۔۔ جسٹ شٹ۔۔۔۔ تم۔۔۔۔ "

بس کر وہاج۔۔ کیا تماشا لگایا ہوا ہے تو نے ابھی سر آتے ہوں " گے "

اسکو اجالا کی طرف بڑھتا دیکھ کر کبیر نے ہی اسے روکا۔۔

جبکہ خجستہ اجالا کو بیٹھا چکی تھی بینچ پر گیتی بھی اس کے پاس کھڑی کافی اونچی اواز میں ایک ایک لفظ رٹو طوطے کی طرح سنائے جا رہی تھی۔۔ باقی بھی کچھ لڑکے لڑکیاں اس کے پاس کھڑی سب سن رہی اور تبصرے کرتی ہنس رہی تھی۔۔

وہاج دوسرے بینچ پر بمشکل ضبط کیئے بیٹھا ہوا تھا وہ اجالا کی اواز بخوبی سن سکتا تھا۔۔۔ "۔ کبیر جا اس چپک چپک کو خاموش کروا۔۔۔ "ماری جائے گی یہ مجھ سے کسی دن

سن نا یار۔۔ کتنے مزے سے سنا رہی ہے۔۔ سب کتنی خوشی سے سنتے اسے داد دے رہے ہیں۔۔۔ اور وہ دیکھ۔۔ معصوم کتنا خوش ہو رہی ہے " کبیر اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھے سامنے بیٹھی اجالا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ بے ساختہ مڑا اسکی طرف۔۔۔۔۔

وہ کسی بات پر زور سے ہنسی تھی۔۔۔۔ اسکی ہنسی بہت دلفریب تھی۔۔۔ ایک پل کو وہ تھما مگر پھر اسکی نظر اجالا سے ہوتی اس کے ارد گرد گھومی۔۔ کافی لڑکے آنکھوں میں چمک لیئے اس معصوم خوبصورت لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

اسکی مٹھیاں بھیچی۔۔ سیاہ آنکھیں سرخی مائل ہوئی رنگت کچھ اور سرخ ہوئی۔۔۔ اب وہ سیاہ آنکھوں میں غضب لیئے اسے دیکھ کرہا تھا۔۔۔

عین اسی وقت اجالا نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا پہلے گلابی کٹوا دار لبوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی اور پھر وہ اسے دیکھتے دیکھتے

آنکھیں گھما گئی۔۔ یہ اسکی عادت تھی مگر وہاج جان کو اچھا خاصا تپا گئی۔۔۔۔

ویسے وہاج "تو مل مجھے باہر اکیلا کہیں "ہاہاہا "کبیر اجالا کی آخری " بات سنتے اب قہقہہ لگاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

سامنے رکھی کرسی کو لاتو مارتے ہوئے اٹھا ۔۔ ارادہ کلاس سے جانے کا تھا۔۔ مگر قسمت ہی خراب تھی۔۔

جو سامنے عمار سر پوری کلاس کو نظر انداز کیئے مسکراتی ہوئی اجالا کو دیکھ رہے تھے۔۔ ان کی نگاہوں کے تعاقب میں اسے اجالا کو دیکھا۔۔۔۔۔

اور پھر الٹا ہاتھ بالوں میں پھیرتے گہرا سانس خارج کیا اور بالکل بے اختیار ہوتے اجالا کے ساتھ خالی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔

باقی سٹوڈنٹس نے بھی جب سر عمار کو دیکھا تو ایک ایک ہوتے سب اپنی سیٹیس پر بیٹھ گئے۔۔۔

اجالا جو کب سے اب بھلائے سب کے ساتھ مل کر اسکا مزاق بنا رہی تھی اسے اپنے ساتھ بیٹھتا دیکھ کر ساری بہادری اڑن چھو ہوئی ۔۔۔ اب وہ۔ درمیان میں تھی اور ایک طرف وہاج تو دوسری طرف خجستہ تھی۔۔۔

ایک چور نظر اسنے وہاج کے سپاٹ چہرے پر۔ ڈالی پھر جلدی سے چہرہ جھکا گئی۔۔۔

فری ٹائم میں کام ہے تم سے۔۔ فضول لوگوں سے وقت۔ ملا تو " آنا "اجالا کے کچھ پاس جھکتے وہ خجستہ سے مخاطب ہوا۔۔ اسنے تو ہاں میں سر ہلایا۔۔ مگر وہ گلال پڑتی ایک پل۔ کو سانس روکتی بالکل پیچھے ہوگی۔۔ وہ ایک دم سے کافی قریب آ گیا تھا۔۔

وہاج نے ایک نظر اسے دیکھا اور نا محسوس طریقے سے کچھ اور پاسرخ ہوگیا اس کے۔۔ وہ صاف اسے تنگ کررہا تھا۔۔۔۔

وہ لب کاٹتی ریجسٹر پر جھکتی لیکچرر نوٹ کرنے لگی۔۔ اور ساتھ ساتھ سوچ رہی تھی کہ اج کے بعد نجستہ کے ساتھ بھی نہیں بیٹھے گی۔۔۔۔

* * *

چرچراہٹ کی تیز اوزار کے ساتھ بلیک لینڈ کروزر اکر ایک دم رکی اور نیوی بلو شکن آلود کاٹن کا۔ سوٹ پہنے۔۔ آنکھوں پر سیاہ گاگلز لگائے وہ کاندھے پر آف وائیٹ مردانہ شال ڈالے ڈرائیونگ سیٹ سے باہر نکلا۔۔۔ ہلکے ہلکے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

وجہی چہرے پے سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

گاگلز آنکھوں سے ہٹاتے اسنے دور دور پر نظر گھمائی۔۔۔

دور سے ہی وہ حسن زادی آسمانی رنگ کا خوبصورت فراک اور ساتھ اسی رنگ لا۔ دوپٹہ ڈالے گلے میں۔۔ ایک ہاتھ میں اپنی مخصوص باسکٹ پکڑے وہ ادھر ادھر دیکھتی مسکراتے ہوئے چلی آرہی تھی۔۔ سنہرے لمبے بال کھلے ہوئے تھے جو ہوا کے باعث بار بار چہرے پر بکھرتے۔۔۔ اور وہ انہیں بار بار پیچھے کرتی۔۔۔ گلابی لبوں پہ بہت دلنشین سی۔ مسکراہٹ تھی۔۔۔ کتنا مکمل منظر تھا۔۔۔ وہ کچھ پل کو کھو گیا۔۔ سیاہ آنکھوں سے گاگلز اتارا ہاتھ بھی کچھ پل کو ہی سہی مگر ساکت ہوا۔۔۔ سیاہ آنکھوں

میں چمک ابھری۔۔ اور سیاہ مائل عنابی لبوں پہ دلفریب سی مسکراہٹ۔۔۔

وہ کچھ اور قریب آئی اسکا دھیان ایک پل۔ کو گیا سامنے کھڑی گاڑی پر مگر وہ نظر انداز کر گئی۔۔۔

لگتا ہے اج پھر معصوموں کی خیر نہیں " گاگلز آنکھوں کے " سامنے کرتے ان پر پھونک مارتے وہ سامنے سے گزرتی دلنشین کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ ایک پل۔ کو رکی۔۔ اسے دیکھا۔۔۔ حیرت سے ، شہد رنگ آنکھوں میں الجھن سی در آئی۔ وہ۔ پہچانا چاہ رہی تھی اسے

مگر پہچان نا پائی۔۔۔ جب نا پہچان پائی تو نظر انداز کرتی آگے بڑھنے لگی

اس دن تو زبان پٹر پٹر چل رہی تھی "وہ اب بھی گاگلز کے ساتھ معروف تھا۔۔ البتہ اب کے لہجہ کچھ سرد سا ہوا۔۔ اسکے نظر انداز کرنے پر دیش۔۔۔
سفید دو پٹی چپل میں مقیم اسکے سفید خوبصورت پاؤں رکے اور پھر وہ اسکی طرف مڑی۔۔۔ غور سے اسے دیکھا۔۔۔ اور پھر شہد رنگ آنکھوں سے الجھن جاتی گئی۔۔

پہلی بات کا جواب یہ کہ جس کی بھی شامت آئے وہ اپ کا " مسئلہ نہیں ہے۔۔ دوسری بات کا جواب یہ کہ مجھے یوں بیچ روڈ پر

کھڑے ہو کر لوگوں سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے " وہ دھیمی مگر سنجیدہ لہجے میں بولی۔۔۔

گاگلز سے آٹھاتے سیاہ آنکھیں اس پر جا ٹکی۔۔ اور پھر گاگلز والے ہاتھ کو پیچھے کمر پر باندھ لیا۔۔۔

ہمم اسنے ہنکار بھرا۔۔۔ مسئلہ تو ہے مجھے۔۔ کیونکہ تم میرا بھی " نقصان کر چکی ہو۔۔ اور جو بالاج خان کا نقصان کرے اسے اتنی جلدی معافی نہیں ملتی "اسکے خوبصورت چہرے پر نظریں جمائے وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔

نقصان .. کیسا نقصان کیا۔ میں نے اپکا "وہ حیرت زدہ ہوئی۔۔ "
دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ سراپا سوال بنی کھڑی تھی۔۔۔

" پتا نہیں جو نقصان کرتا ہے اسے کبھی معلوم کیوں نہیں ہوتا "
اسے جیسے افسوس ہوا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اپ یہاں افسوس کریں میں جاتی ہوں "۔ بے "
زاری سے بولتی وہ۔ مڑی۔۔ جب اچانک ہی کچھ آگے ہوتے بالاج
بے اسکی نرم و نازک کلائی پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔ اور
پھر اسے اپنی گاڑی کے ساتھ پن کرتے اس کے قریب کھڑا
ہوا۔ مگر دونوں میں فاصلہ برقرار رکھا۔۔۔۔۔

اچانک عمل۔ پر وہ بوکھلانے کے ساتھ ساتھ ڈر بھی گئی۔۔ شہد رنگ آنکھیں زور سے میچتی وہ سانس بھی روک گئی۔۔۔۔

۔ میرا بہت نقصان کر گئی ہو تم سنہری۔۔۔۔ "بہت مدھم بھاری" آواز میں اسکے کان کے قریب بولتا اسکی جان ہلکان کر گیا۔۔۔۔۔

■■■■

اور اگر وہ وہاں نا ہوا تو "وہ کوئی دسویں بار بولا تھا اب۔۔۔ "

خولہ نے۔ منہ بنا کر۔ اسے دیکھا۔۔۔ گریم کلرڈ کاٹن کے سوٹ میں وہ کافی دلکش لگ رہا تھا۔۔

جبکہ وہ خود پلم کلر گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ سیم کلر کیپری پہنے۔۔ کندھوں پر وہی سیاہ۔ آف وائیٹ مردانہ شال ڈالے۔۔۔ سیاہ چھوٹے بالوں کو ہلکا سا کرل کیئے کھلا چھوڑے۔۔ ہلکے میک اپ میں وہ کافی دلکش لگ رہی تھی۔۔۔

خوبصورت چہرے پر ایک بہت خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔۔۔ جبکہ سینے میں دھڑکتا دل تو جیسے اس وقت کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔ خوشی و خوف سے بار بار ھیبلیاں نم۔ ہوتی۔۔ خوشی اس بات کی تھی کہ اج وہ اس۔ "نامعلوم پلمبر "سے۔ ملنے جا رہی تھی وہ خوف اس بات کا کے اگر وہ ان ملا۔۔۔

مومن تم اگر یوں ہی بار بار بولتے رہے تو وہ سچ میں ہی نہیں "
ملے گا "وہ رو دینے کو تھی۔

مومن نے گہرا ظبط بھرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔۔ " محبوب کے
" لیے محبوب کے محبوب سے ملنے بھی جانا ہے

خولہ ایک بار پھر کہہ رہا ہوں۔۔ مت جاو اتبے اگے کے لوٹنے "
" کے سارے رستے بند ہو جائیں

وہ اس کی طرف مڑی۔۔ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ مایوسی سے
گویا ہوئی ..

اسے دیکھتے ہی میں اتنے آگے بڑھ گئی کہ۔ معلوم ہی نا ہوا کہ "باقی رستے کیوں کب اور کیسے بند ہوئے۔۔ بس اتنا پتا چلا کہ اب صرف ایک ہی رستہ بچا ہے میرے پاس۔۔ ایک ہی منزل بچی ہے۔۔۔ جو کے اب تک "نا معلوم "ہے۔۔ اور کچھ نہیں بچا۔۔ میں بھی نہیں"۔۔

افسوس ہوا جان کے۔۔ تکلیف ہوئی جان کے "اسے سچ میں دکھ ہوا تھا۔۔۔ ۔

جلدی چلو "بنا دوسری کوئی بات کیئے وہ دو لفظی جواب دیتی خود "باہر نکلی۔۔۔

میں شاید تمہیں کبھی یہ دعا نا دے پاؤں کہ وہ تمہیں مل۔ "

جائے اور تم ہمیشہ اس کے ساتھ خوش رہو۔۔ شاہد کبھی بھی

نہیں " وہ خود سے ہی بولا تھا۔۔ ہاں وہ اسکو پیاری تھی۔۔ اتنی

کہ وہ اس کے خلاف کچھ غلط نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ وہ محبت کو

پامال نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ ہاں مگر وہ اپنے دل کو۔ مار کر اسکو دعا

بھی نہیں دے سکا کہ وہ کسی اور کی ہو جائے۔۔۔۔۔

وہ کم ظرف نہیں تھا جو محبت کے نا ملنے پر اسے برباد کر دیتا اور

محبت کے احساس کو شرمندہ کر دیتا اور نا ہی وہ اتنے ظرف والا تھا

کہ اسے کسی دوسرے مرد کے ساتھ خوش رہنے کی دعا دے

پاتا۔۔۔

مسلسل تین لیکچر لینے کے بعد اب وہ پانچوں کلاس سے باہر نکلے تھے۔۔ اجالا نا محسوس طریقے سے وہاج سے بچ رہی تھی۔۔ نہیں تو اسے اپنی شامت سامنے نظر آرہی تھی۔۔۔۔

خجستہ تم سے کچھ کہا تھا "وہ خجستہ سے مخاطب ہوا۔۔ پونی سے" کچھ بال نکل آئے۔۔ بلو بٹنوں والی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے تھے جس سے اسکا کشادہ سینہ کچھ نمایاں ہوتا اور گلے میں ڈالی کچھ چینز بھی۔۔۔۔

شوخا "اسکو دیکھتی وہ۔ منہ ہی۔ منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔ سنہرے " بال اطراف میں بکھرے ہوئے تھے۔۔ وائیٹ برا سا دوپٹہ گلے میں ہی تھا ہاں مگر اس وقت نیچے لگتا صفائی نا کر رہا تھا۔۔

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ اب وہاج کو نظرانداز کرتے کبیر کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی۔۔

" خجستہ بے ایک۔ نظر اجالا کو۔ دیکھا اور پھر اسکے پاس ہوئی۔۔ اجالا کے سامنے تم ڈر گز لو گے "وہ دھیمی اواز میں بولی۔۔ گیتی اور کبیر کو پتا تھا وہ کیا بات کر رہے ہوں گے جبھی اجالا کو باتوں میں لگایا۔۔

مجھے بہت ضرورت ہے اس وقت۔۔۔ میرا سر پھٹ رہا ہے درد "
سے "کنپٹی کو ایک مسلتے وہ اجالا کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔ کافی ٹائم
سے ڈوز لی نہیں تھی جبھی اس وقت سر درد کر رہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ اسے ڈرگز کے بارے میں کچھ خاص پتا ہو۔ "
معصوم سی تو ہے۔۔ بول دیں گے کہ تمہاری کوئی دوائی ہے "وہ
اب بھی دھیمی اواز میں بولی تھی۔۔

اج سلیو لیس گرے ٹاپ کے ساتھ بلیک جینز پہنے ، بالوں کو بالکل
اسٹریٹ کیئے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ گیتی نے یلو شارٹ فراک نما شرٹ کے ساتھ بلو جینز کا فلیپر

پہنا ہوا تھا۔۔ بالوں کو ہائی پونی میں مقیم کیئے وہ اچھی لگتی تھی۔۔۔

وہ دونوں کافی سٹائیلش تھی۔۔ اجالا ان کے۔ دیکھ کر دل ہی دل۔

میں انہیں سہراتی۔۔۔۔ اب تک تو اس کی سب سے اکدی اچھی

دوستی ہوہ گئی سوائے وہاج کے۔۔۔

ہاں ننھی سی بچی ہے نا روٹی کو گوگی کہتی ہے "وہ تپا تھا۔۔۔ "

دیکھتے ہیں۔۔۔ خیر آؤ۔۔ کچھ نہیں ہوتا مجھے بھی لینا ہے۔۔ "وہ "

" کندھے اچکاتی ہوئی بولی۔۔ اور پھر ان تینوں سے مخاطب ہوئی۔۔

" آجاؤ تم لوگ بھی یار۔۔

گیتی اور کبیر نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر آنکھوں ہی آنکھوں میں اجالا کا پوچھا۔۔

وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں تسلی دیتی وہاج کے پیچھے بھاگی تھی جو منہ بناتا جلدی جلدی جا رہا تھا۔۔

آؤ اجالا۔۔ تم بھی زحمت کرو "گیتی اجالا کا ہاتھ پکڑے اپنے" ساتھ گھسٹتی کبیر سے بولی۔۔ وہ۔ بھی منہ بناتا ان کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

وہ چاروں باقاعدگی سے ڈرگز کا استعمال کیا کرتے تھے شروعات خجستہ سے ہوئی کافی امیر کبیر ہونے کی وجہ سے اس کے فیملی ایشوز

بہت تھے۔۔۔ باپ بزنس ٹائیکون تھا اور ماں بھی ۔۔ ان دونوں کے پاس اپنی اکلوتی بیٹی کے لیے وقت نا تھا۔۔ وہ۔ بچپن سے ہی۔ ملازموں کے رحم و کرم پر رہی۔۔گھر میں آئے روز لڑائی ہوتی اس کے ماں باپ کے بیچ۔۔۔ اس دن بھی گھر میں ہوتی لڑائی سے تنگ اکر وہ۔ کلب آئی یہاں اس نے فرسٹ ٹائم ڈرگز کا استعمال کیا اور پھر سکون کی خاطر وہ عادی ہوتی گئی۔۔ گیتی کی فیملی کے بھی کچھ یہ ہی مسائل تھے اور ان ہی کی وجہ سے وہ۔ بھی لینے لگی۔۔ کبیر پہلے سے ہی اس سب کا عادی تھا۔۔ اور وہاج دو سال ان کے ساتھ ساتھ رہتے ڈرگ ایڈیک ہوا۔۔۔۔ اور اب وقت تھا کہ ان میں سے کوئی بھی نشہ کیئے بغیر نا رہ پاتا۔۔۔

اور ان کی امیر کبیر فیلمیز اس سب سے بے خبر تھی۔۔ انہیں تو اپنے بچوں کی خبر نا تھی۔۔۔ سب ہر۔ مہینے خاصی تعداد میں پیسے ان کی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جاتے۔۔ اور۔ ماں باپ مطمئن ہو جاتے تھے ان کے بچے خوش و مطمئن ہیں اور ان کا۔ فرض پورا ہو گیا۔۔

جبکہ ان کے بچے گھر سے توجہ و پیار نا ملنے کی صورت میں ہر غلط راہ اپنا چکے تھے۔۔

میں نے۔۔ واپس کر دیئے تھے۔۔ اور اپ پیچھے ہوں پلیز۔۔۔"

حلق تر کر کے کہتی اسنے ساتھ ہی بالاج کو دور کرنا چاہا تھا۔۔ "

اور اگر نا ہوں تو۔۔ " الٹے ہاتھ کی پشت سے اسکے گلابی بھرے "

بھرے گالوں کو چھوتے مدھم لہجے میں بولا۔۔۔

ہٹیں پلینز۔۔ کون ہیں اپ۔۔۔ "اس کے لمس پر تڑپتی اب کے "

اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے دھکیلتی کچھ غصے سے بولی۔۔

کب اسے منظور تھا کہ کوئی نا محرم اسے یوں چھوئے۔۔۔۔

میں تو تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کو آیا ہوں "دو قدم دور "

ہوتے وہ۔ بغور ااسکے تاثرات دیکھتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

سیاہ بال۔ ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ سیاہ آنکھوں میں عجیب سے تاثر تھا۔۔ دونوں ہاتھوں کو اس کے دائیں بائیں رکھے ہوئے تھا نا ہی زیادہ قریب تھا نا دور۔۔۔

ساتھ۔۔ "وہ حیرت سے بولی۔۔۔ "ہیں کون جو مجھے ساتھ لے جانیں ہیں "وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔۔ ننھا سا دل خوف میں مبتلا تھا مگر ظاہر نا ہونے دیا مگر بالاج بخوبی اسکی شہد رنگ آنکھوں میں خوف دیکھ رہا تھا۔۔ سرخ و سفید رنگت کچھ زیادہ ہی سرخ ہورہی تھی۔۔۔ شفاف پیشانی پر پسینہ آرہا تھا۔۔۔

ہوں نہیں ہو تو سکتا ہوں نا۔۔۔ ویسے بھی تم بالاج خان کو پسند " آگئی ہو سنہری۔۔ تمہیں میرا ہونا ہی ہے۔۔ اج یا پھر کل۔۔ خوشی

سے یا زبردستی۔۔ " بھاری گھمبیر آواز میں کہتے وہ اسکے کانوں میں سیسہ انڈیل رہا تھا۔۔

دور ہوں۔۔۔۔ "وہ خوف سے اب کہ چلائی سہی معنوں میں" اسے اب بالاج سے خوف محسوس ہوا۔ اس کی آنکھوں کی سچائی۔۔ اسکے لہجے کی جنونیت اسے ڈرا گئی۔۔

" وہ دو قدم پیچھے ہوا۔ "اب تو جان گئی ہو نا کہ کیا چاہتا ہوں میں تمہیں چاہتا ہوں دلنشین خان "دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ کافی سنجیدگی سے گویا ہوا۔ اسے خود معلوم نہیں تھا کہ اسنے کیوں ابھی کہہ دیا۔ بس کہہ دیا۔۔۔۔ اسے دیکھ کر ہی اسے لگا تھا کہ وہ دلنشین لڑکی بالاج خان کی ہونی چاہیے۔۔ اور اسے ہونا تھا۔۔۔

پاگل۔۔۔ آئندہ اگر مجھ سے ایسی بات کی تو اپنے لالا سے کہوں " گی "وہ۔ شہادت کی انگلی اسکی طرف کرتی وارن کرتے لہجے میں بولی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ وہ۔ مان گیا۔۔ "پھر میں تمہارے بھائی کو ہی اٹھوا " لوں گا۔۔ جب تک تمہیں لے نہیں جاتا۔۔۔۔۔ ق2ر پھر ایک۔ پل۔ کو۔ رکتا پل۔ میں ہی اس اس اور اپنے بیچ کا فاصلہ مٹاتا اس کے قریب پہنچا تھا۔۔۔

دونوں ہاتھ کمر پر باندھے وہ اسکے چہرے پر جھکا تھا کچھ۔۔۔

تیار رہنا سنہری۔۔۔ لے جاؤں گا تمہیں صرف خود تک محدود "
کر دوں گا صرف خود تک۔۔۔ اگر بچا سکتی ہو خود کو اپنے نصیب
سے تو کوشش کر لینا۔۔ ایک پہلا اور آخری موقع ہے تمہارے
پاس "اسکو بند آنکھوں کو دیکھتے وہ کچھ بوجھل لہجے میں بولا۔۔
آنکھوں سے ہوتی نگاہیں گلابی گالوں پر گئی اور وہ بنا کوئی موقع
کیئے اسکے بھرے بھرے گلابی گالوں میں اپنے دانت گھاڑ چکا تھا
دھیرے سے۔۔۔

اسنے ایک دم۔ آنکھیں کھولی حیرت، خوف و غصے سے۔۔ دائیاں
ہاتھ بے ساختہ اپنے گال پر گیا۔۔۔ جہاں درد تو نا ہوا مگر اسکے
لمس کی تپش بخوبی محسوس ہو دہی تھی۔۔۔

آنکھوں پر سیاہ گاگلز لگانے سے پہلے اسکی خود کو تکتی دلنشین کو آنکھ ماری

اسے اور پتایا۔۔ اور گاگلز لگاتے۔۔ الٹا ہاتھ بالوں میں پھیرتے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔۔

وہ اب بھی ادھر ہی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتے اسنے دلنشین کو دیکھا۔۔ جو ہنوز ویسے ہی کھڑی تھی۔۔ سنہرے بال اطراف میں پھیلتے چہرے پر بھی آرہے تھے۔۔۔ وہ اپسرا تھی کوئی۔۔ اسکے دل نے گواہی دی۔۔۔

اگلی ملاقات اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگی سنہری۔۔ مگر " صرف میرے لیے۔۔۔ تمہیں اپنی دنیا میں لے جاؤں گا۔۔ جہاں صرف میں اور تم ہوں گے۔۔ تب تک جب تک۔۔ دل کو تمہاری ضرورت ہوئی۔۔۔ پھر میرے اور تمہارے دستے جدا۔۔۔ " وہ بہت دھیرے سے بولا تھا اس حسن زادی کو دیکھتے ہوئے۔۔ اور پھر گاڑی میں بیٹھتا گاڑی بھگاتا لے گیا وہاں سے۔۔۔

سب امیر لوگ خود کو خدا کیوں سمجھتے ہیں۔۔۔ مگر نہیں ، خدا " بھی اتنا ظالم و سفاک نہیں ہوتا "وہ سوچ کر رہ گئی۔۔ اور نیچے گری باسکٹ کو ادھر ہی چھوڑے بوجھل قدموں کے ساتھ واپس گھر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ ہاتھ اب تک گال پر تھا۔۔ سنہرے بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ اداس ہوگئی صبح صبح ہی۔۔۔ سارے منظر میں اداسی گھل گئی۔۔
وہ تو ہنستی مسکراتی اچھی لگتی تھی۔۔ وہ تو سب کو۔ تنگ کرتی اچھی لگتی تھی۔۔ وہ تو لا لاپرواہ سی اچھی لگی تو ۔۔۔ یوں اداس تو وہ زرا اچھی نا لگ رہی تھی۔۔۔

مگر اداس ہوگئی۔۔ نجانے کس کی بددعا رنگ دیکھانے لگی تھی۔۔۔ جو سب رنگ اب پھیکے لگنے لگے تھے۔۔۔

کیا مطلب اور کوئی نہیں ہے۔۔ یہاں ہی تھے وہ۔۔ انہوں نے " مجھے میری گاڑی ٹھیک کہتے کے دی تھی۔۔ " خولہ حیرت سے بولی تھی۔۔۔

ساتھ کھڑا خالد اب منہ بنا رہا تھا۔۔ "دیکھو باجی یہاں ہم۔ تین لڑکا ہی کام کرتا ہے۔ ان کے علاوہ کوئی نہیں۔۔ نجانے تم کا کی بات کرتا ہے۔۔ "اس نے باقاعدہ ساتھ کھڑے اپنے ہی ہم۔ عمر لڑکوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

مومن اس کے ساتھ کھڑا تھا بالکل چپ۔۔ مگر خولہ کے بدلتے تاثرات وہ بخوبی نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

مگر تمہیں کوئی اندازا تھا ہو گا نا۔۔ "اس کی۔ سیاہ انکھوں میں "
موجود امید اب بجھ رہی تھی۔۔

جو حولیہ تم نے بتایا ہے ام ویسے کیس۔ بندے کو نہیں جانتا ہے "
اس نے زور و شور سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ۔ بات الگ "
تھی کہ وہ پہچان گیا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی کس کی بات کررہی
ہے۔

اچھا "؛آواز مدھم ہو گئی امید بالکل بجھ گئی۔۔ "

اب کہاں سے ڈھونڈوں گی "اسنے۔ مایوسی سے سوچا۔۔ "

چلو خولہ۔۔۔ "مومن نے اسے چلنا کا۔ اشارہ کیا۔۔۔ بجھے دل " کے ساتھ وہ چل پڑی اسکے آگے۔۔۔ کندھوں کے گرد اس کی سیاہ۔ شال کر گرفت کچھ اور سخت ہوئی۔۔۔

اب بھول جاؤ اسے۔۔۔ نجانے کون تھا وہ۔۔ "گاڑی اسٹارٹ " کرتے مومن نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

کوشش بھی نہیں کرنا چاہتی ہوں اب "آنکھیں موندتے وہ " سر سیٹ کے ساتھ لگا گئی۔۔۔۔ "مجھے یقین ہے وہ مجھے ایک بار ہی سہی۔ مگر مل جائے گا، "مومن سے زیادہ خود کو تسلی دی۔۔۔

کوشش کرو یہاں ہی رک۔ جاؤ، میں تمہیں برباد ہوتا نہیں "

" دیکھنا چاہتا

اسنے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ وہ اب وہاں ہو کر بھی وہاں نہیں تھی۔۔۔ اور۔ مومن تاسف سے سر ہلاتا رہ گیا۔۔ وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔۔ ہاں وہ کچھ مطمئن تھا کہ۔ اسے وہ لڑکا نہیں ملا۔۔۔۔۔

کیا ہوا دلنشین "معراج دلنشین کو اندر اتا دیکھ کر حیرت و "

پریشانی سے گویا ہوا۔۔

وائیٹ کاٹن کی شلوار قمیض پہنے بھورے بالوں کو سہی سے سیٹ کیئے بازوں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے وہ۔ شاید کہیں باہر جانے کے لیئے تیار تھا۔۔ اب اسے یوں خاموشی سے ان در آتا دیکھا کر پریشانی سے گویا ہوا۔۔۔

لالا ہم۔ امیر کیوں نہیں ہیں "صحن میں لگے جولے پر بیٹھتے "

وہ دکھ سے بولی۔۔

ایک۔ پل کو وہ۔ ساکت ہوا پھر اس کے پاس آیا۔۔۔

"کسی۔ نے کچھ کہا ہے "دنوں ہاتھ سینے پر باندھے اب وہ۔
قدرے سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

" میرا دل کررہا ہے میرے بابا بھی۔ زندہ ہوتے "ااکی بات کو
نظرانداز کیئے وہ افسردگی سے بولی۔۔۔ اس کے لہجے میں حسرت
سی۔ تھی۔۔ وہ۔ جب بھی اداس ہوتی تو وہ ہاشم صاحب کو ضرور
یاد کرتی۔۔ اسکا خیال تھا کہ باپ کا سایہ اگر ان پر ہوتا تو کوئی
تکلیف ان تک نا آسکتی۔۔۔

میری گڑیا کو۔ کس نے۔ کچھ کہا "وہ اس کے سامنے ہی پاؤں" کی۔ انگلیوں پر وزن ڈالے بیٹھے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے محبت فکر۔ سے بولا۔۔۔ اسکا دل۔ کٹتا تھا اسے یوں دیکھا کر۔۔۔

نہیں کہا کسی نے کچھ "وہ۔ سر نفی۔ میں ہلاتی بولی۔۔۔ چاہنے کے" باوجود وہ اسے نا بتا پائی۔۔۔

تو پھر اداس کیوں ہو۔۔ کچھ چاہئے ہے کیا۔۔ مجھے بتاؤ میں لا " دوں گا "مہینے کا آخر تھا۔۔۔ اس کے باوجود وہ ہر بات پوری کرنے چاہتا تھا اسکی۔۔۔

نا۔۔ "اسنے پھر سر نفی میں ہلایا۔۔۔ "

باہر لے کر چلوں "وہ اسے بہلانا چاہ رہا تھا۔۔ "

سونا ہے۔۔ "دو۔ لفظی جواب دیا تھا۔۔۔ "

ہمم۔۔۔ تم آرام کرو پھر۔۔ کل۔ اجالا کی طرف جائیں"
گے۔۔ اب ٹھیک ہے نا "وہ اسکی گال تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔

خالہ کے گھر۔۔ واہ۔۔ ہے۔ وہاں رہیں گے بھی نا۔۔ بھی دو "
ہی دن رہیں گے۔۔ ٹھیک۔۔ "وہ ایک دم خوش ہوئی۔۔۔

معراج نے سکھ کا سانس لیا اس سے پہلے اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔ مگر اب اسے خوش کرنے کی نیت سے بولا تھا۔۔ اورو ہے خوش ہو بھی گئی۔۔۔

" ہاں ٹھیک ہے رہیں گے مگر دو ہی دن۔۔۔ "

پکا دو ہی دن۔۔ "وہ خوش ہوگی۔۔۔ "اپ اجالا کو با بتانا ہم" اسے سرپرائز دیں گے "و کچھ پل۔ کو ہی سہی۔ مگر وہ بالاج کو بھول گئی۔۔۔

ٹھیک ہے چلو اب اٹھو۔۔۔ مجھے کچھ کام سے جانا ہے۔۔۔ کھانے" کے ٹائم تک آجاؤں گا۔۔ "اسے ساتھ ہی اٹھایا تھا۔۔۔

میں اج اپ کے لیے اچھا سا کھانا بناوں گی۔۔ "اسکے "
ساتھ اندر کی طرف بڑھتی وہ محبت سے بولی۔۔۔

ہاں بنانے ضرور۔۔۔ بس ہاتھ شاتھ نا جلا لینا۔۔۔ پھر روٹی بناتے "
" ہوئے بہانے بناو گی۔۔

اپ کو لگتا ہے میں بہنانے بناتی ہوں۔۔ "اسنے منہ بنایا۔۔۔ "

" ہاں تو اور۔۔۔۔"

اب جائیں مزے کریں۔۔ دن کو جلا۔ ہوا کھانا ملے گا۔۔ "وہ۔ "
مصنوعی خفگی سے بولتی اندر چلی گئی۔۔۔

اس کے کمرے میں چلنے جانے کے بعد وہ کئی پل ادھر ہیکھڑا کمرے کے بند دروازے کو۔ دیکھتا رہا۔۔ پہلے جن آنکھوں میں محبت تھی نرمی تھی۔۔ اب عجیب سے سرد مہری، وحشت چھا گئی۔۔۔ رگیں کچھ تن سی گئی۔۔۔۔

یہ تم لوگ کیا کررہے ہو "اجالا ان سب کو حیرت سے دیکھتے " ہوئے بولی۔۔

وہ چاروں ہی ہاتھ پر سفید پاؤڈر ہتھیلی پر ڈالے ناک کے زریعے اسے انہیل کر رہے تھے۔۔۔

وہ سب اس وقت یونی کی بیک سائیڈ بنے اس روم میں تھے جو سٹور روم۔ کی طرح استعمال ہوتا۔۔۔

" تم بھی ٹرائے کرو گی۔۔۔ بائے گارڈ۔۔ تمہیں سکون ملے گا " گیتی ایک بار پھر انہیل کرتی بولی۔۔

جبکہ وہاج اسے ہی دیکھ رہا تھا غور سے۔۔۔

مگر تم لوگ یہاں چھپے ہوئے کیوں ہو۔۔ باہر چلو نا۔۔ یہاں کتنا " گند ہے۔۔۔ اور سمیل بھی ہے۔۔۔ "اسے ان۔ کا ادھر انا۔ سمجھ نہیں آیا۔۔ اور نا ہی وہ۔ سمجھ پر رہی تھی کہ وہ۔ کیا کررہے تھے۔۔۔ کبیر اور وہاج سگریٹ میں کچھ ڈالتے اب وہ پی رہے تھے۔۔۔

بیٹھو ادھرر "خجستہ نے اسے پکڑ کر اپنے پاس بیٹھایا۔۔۔ "

یہ لو تم بھی ایسے ہی کرو جیسے ہم کررہے ہیں۔۔۔ " خجستہ نے " زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر ہتھیلی پر وہ سفید پاؤڈر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

سگریٹ کا دھواں ہوا کے سپرد کرتے وہاج نے ایک نظر اسے پھر دیکھا۔۔۔ نشہ سر پر سوار ہو رہا تھا۔۔ زیادہ نا سہی مگر کچھ کچھ اثر ہورہا تھا۔۔۔ اسکی سیاہ انکھوں میں سرخی چھانے لگی تھی۔۔۔ اور نگاہوں کا مرکز وہ پری پیکر تھی۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔ وہ بوکھلائی۔۔ مجھے تو پتا بھی نہیں ہے کہ یہ کیا ہے "ہتھیلی پر پڑے پاؤڈر کو دیکھتے وہ کچھ ڈرتے ہوئے بولی۔۔

پوری زندگی تو اس نے گاؤں کی سادہ زندگی گزاری۔۔۔ اب اتنا اسے معلوم نہیں تھا کہ کس دلدل میں گرنے کو تھی۔۔

گیتی اور کبیر وہاں سے۔ نکل گئے تھے وہاج سے کچھ کہتے۔۔۔ وہ فقط سر ہلا پایا۔

تمہیں اچھا لگے گا۔۔ نا لگا تو چھوڑ دینا۔ "گیتی اب سگریٹ " میں کچھ بھر رہی تھی۔۔ اور پھر سگریٹ لبوں کو لگا گئی۔۔۔

یہ۔۔ یہ کیا کررہی ہو۔۔۔ ایسے تو برے ۔۔ اسنے کن اکھیوں" سے وہاج کو دیکھا۔۔ ایسے کو برے لڑکے کرتے ہیں۔۔ سگریٹ پیتے ہیں۔۔ ہمارے گاؤں میں بھی پیتے ہیں لالا کہتے ہیں کہ یہ بہت نقصان دہ ہوتا ہے۔۔ "کبیر اور وہاج تک تو ٹھیک تھا خجستہ کو بھی سگریٹ پیتے دیکھتی وہ حیرت سے بولی تھی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی۔۔ اسکا فون بجنے لگا تھا۔۔۔

تم اسے ڈیل کرو میں موم کی کال سن لوں۔ اور ہاں خیال رکھنا " تھوڑا۔ "وہ وہاج سے کہتی باہر کی طرف بڑھی۔۔

زیادہ ہی زبان چلنے لگی ہے نا تمہاری۔۔ "سگریٹ کا ایک اور " کش لیتے وہ بغور اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔ جو سب بھلائے بس اس پاؤڈر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے سٹپٹا گئی صبح کو سہی بے عزت کیا تھا۔۔ اسے

اب تو مل گئی ہو نا اکیلی "وہ اب ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔ "

چھوڑیں نا۔۔ اپ یہ بتائیں کہ اس کے کیا کروں میں۔۔ خجستہ "
اور گیتی کی طرح کروں۔۔ "اس بات کیو رفع دفع کرتی وہ۔ جلدی
سے ہتھیلی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

وہاج نے اسے دیکھا اور پھر اسکے ہتھیلی کو۔۔ بدلا لینے کا اچھا موقع
تھا۔۔ برباد کرنے کا بھی اچھا موقع تھا۔۔۔ اج اگر جے وہ۔ اسے نا
روکتا تو وہ شاید عادی ہوتی جاتی اسکی۔۔ ۔۔

اور پھر ہاتھ سے بچا سگریٹ نیچے پھینکتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر
اس کے قریب آیا۔۔ اجالا نے ساختہ اٹھتے دروازے کی طرف
بڑھنا چاہا۔۔ اسے۔ لگا اج وہ سارے بدلے لے کر رہے گا۔۔ اج

تو تھی بھی وہ اکیلی۔۔ پاؤڈر والے ہاتھ کی وہ مٹھی بناتے اسے گرنے سے بچا گئی۔۔

اور سے پہلے وہ وہاں سے بھاگتی۔۔ وہاج نے اسکی کلائی اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لیتے اسے اپنے قریب کیا۔۔

بھاگ کہاں رہی ہو۔۔ "مٹھی والا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے وہ " قریب بہت قریب اس کے خوبصورت معصوم چہرے کی۔ دیکھتے گھمبیر اواز میں بولا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں سختی سے بند کر گئی۔۔ اس کے اتنے قریب آجانے پر دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی۔۔۔ چہرہ پل۔ میں اناری رنگ ہوا۔۔ حلق سوکھ سا گیا۔۔ اس نے دور ہونا چاہا۔۔

مگر وہاج نے کمر سے پکڑ کر اسے اور قریب کیا۔۔

کوئی۔۔ کوئی آپ جائے گا۔۔ "وہ بمشکل بولی۔۔ ساتھ ہی اسے" دور کرنا چاہا۔۔

کہیں ایسی جگہ چلے جاتیں ہیں جہاں کوئی نہیں آ پائے۔۔ صرف" میں اور تم ہوں۔۔ "اسکے کان کے پاس جھکے وو سرگوشی نما بوجھل

لہجے میں بولا۔۔۔ نشہ سر پر سوار تھا مگر اس نے پھر بھی کچھ فاصلہ رکھا بیچ۔۔ وہ بس اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

ساتھ ہی اس کے ہاتھ کی۔ مٹھی کھولتے وہ پاؤڈر گرا چکا تھا۔۔۔ چاہ کر بھی وہ اتنا برا نا کر پایا اس معصوم کے ساتھ۔۔ دل۔ کہیں مانتا تھا کہ وہ پری پیکر معصوم تھی مگر وہ۔ دماغ کی ہی سنتا۔۔ مگر اس بار، شاید پہلی بار دل۔ کی۔ مان چکا تھا۔۔

یہ۔ یہ کیسی باتیں کر رہیں ہیں۔۔ پیچھیں ہوں۔۔۔ "وہ خوف" سے بوکھلا گئی۔۔۔۔ بھی ساختہ ہی پیشانی و گردن ہوئی۔۔ ہاتھ میں اب کچھ نہیں تھا اسے احساس نہیں ہے سکا۔۔ اسے وہ۔ اس وقت

اس پاگل سے دور جانے کی۔ پڑی تھی۔۔ خجستہ بھی نجانے کہاں رہ گئی تھی۔۔۔

مخمور نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔ مگر پھر میں سارا خمار جھانک کی۔ مانند بیٹھا

جب اجالا نہیں اچانک ہی اپنے خالی ہاتھ۔ ۔۔۔ "کیوں۔۔۔۔ " کیوں۔۔۔ کیوں گرایا ہاں۔۔ وہ مجھے خجستہ نے دیا تھا۔۔ "ایک دم۔ اسے پیچھے کو دھکا دیتی وہ صدمے سے بولی۔۔

زیادہ سر پر سوار نہ ہو۔۔۔۔اور اگر آئیندہ جو مجھے خجستہ سے ایسا " کچھ بھی لیتی نظر آئی تو بچ کر بتانا مجھ سے۔۔۔ "وہ ایک ایک لفظ

چبا کر بولا۔۔ سیاہ نگاہوں کا مرکز اسکا خوبصورت چہرہ تھا۔۔۔ اور یکدم اسے گھٹن محسوس ہوئی اس کے گلابی لبوں کو دیکھتے۔۔۔ وہ منہ پر ہاتھ پھیرتے پل۔ میں وہاں سے نکلا تھا۔۔۔ دھڑکنوں نے سینے میں اودھم مچا رکھا تھا۔۔۔ وہ نفس پرست نہ تھا۔۔ اور بخوبی جانتا تھا کہ کچھ پل اور جو اس معصوم لڑکی کو سامنے اکیلا پاتا تو یقیناً شیطان جیت جاتا۔۔۔۔ نا وہ۔ خود اتنا گراہ وا تھا نہ ہی وہ اس لڑکی کے لیے اتنی بری سزا منتخب ک سکتا تھا۔۔ وہ۔ معصوم تھی نہ سمجھ تھی مگر وہ تو نہیں نہ تھا۔۔۔۔

باہر اکر اسنے شرٹ کا تیسرا بٹن بھی کھولا۔۔ گہرا سانس لیتے اسنے بے اختیار ہی۔ خدا۔ کا۔ شکر ادا کیا۔۔۔۔ پونی سے۔ نکلے بال کچھ

بکھرے سے تھے۔۔۔ سیاہ آنکھیں سرخ ہو رہی تھی نجانے کس احساس کے باعث۔۔۔۔

شوخ "اندر کھڑی اجالا نے منہ۔ بناتے ہوئے کہا۔۔۔ دفتعا" اسکی نظر وہاج کے بیگ کی۔ جانب گئی۔۔ اور بیگ کے اوپر پڑا وہ ٹرانسپیرنٹ کلر کے چھوٹے سے کاغز پر۔۔۔ جس میں سیم وہی پاؤڈر۔۔

اسکی شہد رنگ آنکھوں میں پل میں چمک پیدا ہوئی ایک نظر بند دروازے کو دیکھا اور پھر جلدی سے اس تک پہنچتی وہ شاپر اٹھا چکی تھی۔۔۔

اسی کی جگہ پر بیٹھتے اس نے جلدی سے وہ۔ پاؤڈر ہاتھ پر ڈالا اور ان کی دیکھا دیکھی وہ بھی اب ویسے ہی۔ انہیل کررہی تھی۔۔۔۔ کچھ ہی لمحوں بعد اسکا سر بری طرح بھاری ہونے لگا۔۔ بقایا پاؤڈر۔ اور ہاتھ میں موجود پاؤڈر یوں ہی بکھرتے کپڑوں پر گر گیا۔۔ اور اس نے اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں سختی سے تھام لیا۔۔۔۔

سورج پوری۔ شان و شوکت سے۔ نکل ایا تھا۔۔ جولائی کا مہینہ اوپر سے تپتا سورج۔۔

معراج نے ماتھے سے پسینہ صاف کیا۔۔۔ وائیٹ کاٹن کی۔ شلوار قمیض اب کافی شکن آلود تھی۔۔۔۔ کندھے پر ڈالی گرے شال ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔۔ بھورے بال پسینے کے باعث کچھ ماتھے پر چپک گئے تھے۔۔۔ سرخ رنگت میں سرخی مائل ہوگئی۔۔۔ وہ پر کشش لگ رہا تھا۔۔۔

اتنا کے دور کھڑی خولہ کا۔ سانس ایک پر کو پھر رکا۔۔۔۔ سیاہ خوبصورت آنکھوں میں محبت کی جہاں آباد کیئے وہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ پورے رستے وہ یہی دعا کرتی آئی کہ وہ خوبرو شخص اسے مل جائے ۔۔ مگر حویلی پہنچتے جب ساری امیدیں ختم ہوئی تب وہ سامنے کھڑا تھا۔۔

مومن اسے اتار کر جا چکا تھا کسی کام سے۔۔۔۔ وہ اس سے پہلے داخلی دروازہ عبور کرتی جبھی اسکی۔ نظر سامنے اٹھی اور اٹھی ہی رہ گئی۔۔۔

وہ۔ نجانے کس کے انتظار میں تھا۔۔۔۔ میں وہ۔ اور انتظار نہیں کر سکی۔۔۔ اور پل میں اس تک پہنچی۔۔۔

"۔۔ سس۔ نین۔۔۔۔ "وہ بوکھلاتے ہوئے بولی۔۔۔

نسوانی اواز سنتے وہ حیرت سے پیچھا مڑا۔۔۔

"آپ۔۔۔ "وہ حیرت زدہ ہوا۔۔۔۔ اور دیکھ کر الگ۔۔ اسکے کندھوں پر پھیلی اپنی شال !کو دیکھ کر الگ۔۔۔۔

اسکے چھوٹے سیاہ بالوں کی۔ کچھ آوارہ لٹیں اسکے چہرے کا طواف کررہی تھی۔۔۔ آنکھوں میں نجانے کیسی چمک تھی۔۔ اسکی۔ سیاہ انکھیں پہلے ہی کافی پرکشش تھی۔۔ نازک خوبصورت سراپا۔۔۔

جو۔۔ جی۔۔۔ وہ۔ میں۔۔ آپکو ہی ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ " ترسی " نگاہوں سے اسے دیکھتی وہ خواب کی سی کیفیت میں بولی۔۔۔

کیوں خیریت۔۔ "دونوں ہاتھوں کمر پر باندھے وہ بھرپور " سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

نگاہوں کا۔ مرکز دور کھیت میں کام کرتے لوگ تھے

خولہ نے اس کے ہاتھ میں اسکی سیاہ شال دیکھی اور پھر اپنے گرد

گرے شال۔۔۔

شاید اسکو عادت تھی شالز کرنے کی۔۔ ورنہ کون اس گرمی میں

شال کر سکتا تھا۔۔۔

"و۔۔ وہ آپ نے۔۔ اس دن میری ہلپ کی اس کے لیے شکریہ

کہنا تھا۔۔ میں گئی تھی اس شال پر مگر آپ وہاں نہیں ملے "

"اچھا۔۔۔ اسنے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ ورنہ مجھے لگا تھا آپ

شاید شال۔ واپس کرنا چاہ رہی تھی میری "۔۔ لہجہ ہنور سنجیدہ

تھا۔۔۔ نا ہی وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ۔ ایک دم سے بوکھلا گئی۔۔ "یہ تو میں نے کی ہوئی ہے۔۔۔
آپ کے پاس اپکی اپنی ہے نا۔۔ "یہ شال تو اب وہ اسے بھی
نہیں واپس کرنا چاہتی تھی۔۔

ہمم۔۔۔ مجھے لگا کہ جو آپ نے کی ہوئی ہے وہ بھی میری ہی "
ہے" اس نے لب دباتے مسکراہٹ دبائی۔۔ وہ اتنا تو جان گیا تھا
کہ وہ لڑکی اسکی شال واپس نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔

آپ سیدھا سا کہہ دیں کہ میری شال واپس کرو "وہ اب "
قدرے خفگی سے بولی۔۔ سیاہ چھوٹے بال بار بار چہرے پر آ رہے
تھے جنہیں وہ بار بار پیچھے کرتی۔۔۔

معراج ایک دم اسکی طرف مڑا۔۔۔

وہ دن۔ میں خوش ہوئی کہ وہ اتنا بھی۔ کنجوس نہیں ہے۔ نگاہیں جھکائے وہ اس کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔ مگر

چلیں سہی سے کہہ دیتا ہوں۔۔۔ مس خولہ خان کیا اپ مجھے " میری شال واپس کر سکتی ہیں۔۔۔ "وہ بھرپور سنجیدگی سے بولا۔۔ مگر گرے آنکھوں میں شرارت نمایاں تھی۔۔۔

جھکی نگاہوں کو اٹھائے اسنے منہ بسورتے اسے دیکھا اور۔۔ " آپ اب مجھ سے نہیں لے سکتے میرے پاس اور کوئی شال نہیں ہے۔۔۔۔ "

اب گرے آنکھوں میں بھی سنجیدگی چھاگئی تھی۔۔۔

۔ میں نے اپ کا شکریہ قبول کر لیا ہے۔۔۔ اب آپ جا سکتیں ہیں۔۔۔ "اب وہ ادر گرد دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ جہاں دھوپ کی وجہ سے کم ہی لوگ تھے۔۔۔

ایک وہ دونوں ہی تھے جو تپتی دھوپ میں سرخ چہرے لیے کھڑے تھے۔۔۔۔

اچھا۔۔ "وہ خوش ہو گئی۔۔ "آپکا نام کیا ہے۔۔ "اورہا ساتھ "

ہی بے اختیار ہوی۔۔

معراج نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ "کیوں خیریت۔۔ "وہ اب

بغور اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسکی۔ سیاہ آنکھوں میں اپنے ہی جزبات

وہ پہلی ہی ملاقات میں نوٹ کر چکا تھا۔۔

۔۔ اپکی یہ شال اپکو واپس کرنی ہو گی۔۔ تو ڈھونڈتے ہوئے "

پریشانی نا ہو۔۔ "اور آپ رہتے کدھر ہیں۔۔ "ایک پل کو تو

بوکھلائی مگر پھر۔۔ بہانہ بناتی ایک اور سوال دغ گئی۔۔

۔ معراج خان۔۔۔ "اور اب وہ سادہ لفظوں میں اسے کچھ" سرسری سا بتا رہا تھا۔۔ وہ وہ پاگل یک ٹک اسے دیکھتی سنتی جا رہی تھی۔۔۔

کچھ مزید دیر بعد وہ مسکراتے ہوئے اب حویلی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ داخلی دروازے پر پہنچتے ایک پل کی رکی۔۔ اور مڑ کر اسکو دیکھا۔۔ سیاہ بال چہرے پر بکھرے۔۔۔۔

معراج بھی اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ اندر بڑھ گئی نا چاہتے ہوئے بھی۔۔۔۔ اب ملاقات کی۔ امید اسے تھی۔۔۔۔

اور وہ پھونک پھونک کر قدم رکھنے والا معراج خان اج غلطی کر چکا تھا۔۔۔۔ جس کی سزا نجانے کتنی بھیانک ہونی تھی۔۔۔۔

۔ میرا۔۔ سر۔۔۔۔ "۔۔ وہ سسکی تھی۔۔۔"

شہد رنگ آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔ سر میں ٹیسیں اٹھ رہی تھی اس پل۔۔۔

اندر داخل ہوتا وہاج ایک پل۔ کو ساکت ہوا۔۔ دس سے پندرہ منٹ منٹ وہ باہر کھڑا۔ خجستہ کا انتظار کرتا رہا ابھی ہی اسکا میسج ایا کہ وہ بس آئی۔۔

جبھی وہ اندر داخل ہوا کہ سب سمیٹ کر یہاں سے جا سکے۔۔ مگر اجالا کی سسکیاں سنتے وہ تھما تھا ایک پل کو۔۔۔

اورہا پھر بھاگتے ہوئے اس تک پہنچا۔۔۔

مگر اسکا گود میں اپنا بیگ۔۔ سفید پاؤڈر گرا دیکھ کر غصے سے رگیں تن سی گئی۔۔

پل میں اسکو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا اور پھر۔۔۔۔۔

چٹاخخخ "کر آواز وہاں خاموشی میں گھونجی۔۔۔۔۔ وہ جو۔ ابھی " اس سے اٹھانے پر سنبھلی نا تھی گئی پر پڑنے والا اتنا سخت تھپڑ اسکا سر گھما کر رہ گیا۔۔۔

سر ایک جانب لڑھک سا گیا۔۔۔ سنہرے بال پورے چہرے پر بکھرے۔۔۔ ایک ہاتھ گال پر رکھے اسنے حیرت و بے یقینی سے وہاج کو دیکھا۔۔۔۔۔

شہد رنگ آنکھیں جو پہلے سے گلابی ہورہی تھی اب برسنے لگی تھی۔۔۔ چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا تھا۔۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری چیزوں کو چھونے کی۔۔۔ "وہ " دھیمی آواز میں غرایا تھا۔۔۔ بیگ اور باقی کشھ چیزیں اب نیچے پڑی تھی۔۔۔

اٹھارہ انیس سالہ زندگی میں شاید ہی۔ کسی نے ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔۔

بولو۔۔۔ "۔۔ بازوو سے جھنجھوڑتے وہ پھر دھاڑا۔۔۔ جب اچانک" دروازہ کھلا اور نجستہ اندر داخل ہوئی۔۔

وہاج۔۔ جلدی کر۔۔۔ ووو۔۔۔ ی۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ " ررو کیوں رہی ہے۔۔۔ تم نے۔ ما۔۔۔ اجالا۔۔ اجالا رکو تو۔۔۔

کدھر جا۔۔ رہی ہو۔۔۔ "وہ کچھ کہتے ہوئے اندر داخل ہو رہی

تھی جب ایک پل۔ کو تھمی اور پھر پل۔ میں اس تک پہنچی وہاج کو

دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔ مگر اس کی بات پوری ہونے سے

پہلے ہی وہ اپنا بازو اسکی گرفت سے۔ نکالتی۔۔ چیئیر سے اپنا بیگ

اٹھاتی باہر کو بھاگی منہ پر ہاتھ رکھے ۔۔۔

خجستہ بھی اس کے پیچھے بھاگی اور وہاج بھی بیگ اٹھا کر ان کے پیچھے

ہو لیا۔۔

گیتی اور کبیر جو ان ہی کی طرف آ رہے تھے اجالا کو وہاں سے

بھاگتا دیکھ کر پکارتے رہ گئے مگر وہ نا رکی تھی۔۔

کیا ہوا اسے۔۔۔ "گیتی نے اس کے پیچھے اتی خجستہ سے پوچھا۔۔ "

اس سے پوچھو۔۔۔۔ بے چاری نے شاید اسکی چیزوں کو ہاتھ لگا " دیا تو شاید ڈرایا ہے یا مارا ہی ہے۔۔۔ اس نے گال پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔ اسکو کیا پتا کہ ان صاحب کو نہیں پسند کوئ انکی چیزوں کو چھوئے۔۔۔ وہاج کی طرف اشارہ کرتی وہ ایک۔ ایک لفظ چبا کر بولی۔۔۔

تمہاری وہ جو بے چاری ہے نا۔۔۔ نشہ کر کے گئ ہے ۔۔ ایک" تھپڑ اسکا جگا نہیں پایا ہو گا۔۔ اب جاؤ۔۔ اگر اس بے چاری کو۔ مرنے سے بچانا چاہتی ہو تو۔۔ اور سمجھا دینا کہ۔ کچھ دن میرے سامنے نہ ہی آئے۔۔۔۔ " وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔

وہ خجستہ اور گیتی جلدی سے اس طرف بھاگی جہاں ابھی اجالا گئی تھی۔۔۔۔

معصوم ہے یار وہ۔۔ "کبیر تاسف سے بولا تھا۔۔۔ "

وہاج نے آنکھوں پر گاگلز لگاتے ایک پل کو اسے دیکھا۔۔
اور چھوٹی سی پونی کو اب پورا کھول دیا۔۔ سیاہ بال پھیل سے گئے تھے۔۔۔

یہ جو تم لوگوں کی بے چاری معصوم دوست ہے نا۔۔ یہ۔ ایک " دن میرے ہاتھوں شہید ہو جائے گی۔۔۔ اج ابھی تک فاتحہ پڑھ

رہا ہوتا ابھی جو خجستہ نا آتی۔۔۔ "وہ ہنوز سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اجالا۔۔۔ اجالا رکو تو۔۔۔ خجستہ اسکے پیچھے باگھتی کافی اونچی آواز میں اسے پکارے جا رہی تھی۔۔۔

کافی سٹوڈنٹس انہیں رک رک کر دیکھتے اور پھر کندھے اچکاتے چل پڑتے۔۔۔

گیتی اسکے ساتھ ہی تھی جبکہ کبیر وہاج کے پاس ہی تھا۔۔۔

وہ چکراتے سر کے ساتھ ایم ین گیٹ پر پہنچی مگر اس سے پہلے کے وہ باہر نکلتی خجستہ اسے پکڑ چکی تھی۔۔۔

وہ کافی رو رہی تھی۔۔۔ اسکا دائیاں گال پورا لال ہو رہا تھا۔ اور رونے کے باعث شہد رنگ آنکھیں اور ناک بھی سرخ ہوچکا تھا۔۔۔۔

سنہرے بال بکھرے سے کچھ گیلے گالوں پر چپک سے گئے تھے۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو اجالا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔۔ تم نے ایک تو۔۔۔ اونچی " آواز میں کہتی ادھر ادھر دیکھتی وہ کچھ مدھم پڑی۔۔۔ ایک تو تم نے ڈرگ لیئے ہیں اوپر سے اکیلی کہاں جا رہی ہو۔۔ مرنا ہے کیا۔۔۔ "اسکے بازو پکڑے ہے ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔۔۔

گیتی پھولی سانسیں بحال کر رہی تھی۔۔۔۔

۔۔ میں۔ مجھے جانا ہے گھر۔۔۔ اس۔۔ اس شوخے۔۔۔ شوخے۔"
انسان نے۔۔۔ مجھے تھپڑ مارا۔۔۔۔ میں نے۔۔ کیا کیا تھا۔۔
ہاں۔۔۔ وہ ہیں ہی۔۔ پا پاگل۔۔اب
۔اب میرے سر میں بھی۔۔درد ہے۔ "ہچکیوں کے درمیان روتی وہ ایک ہاتھ سے گال صاف کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

دیکھو۔۔ اجالا اسے نہیں پسند کہ کوئی اس کی چیزوں کو ہاتھ بھی " لگائے وہ بہت پوزیسو ہے اپنی ہر چیز کے معاملے میں۔۔ تم نے بھی تو غلط کیا۔۔ خیر میں نے ڈرائیور کو کال کی ہے۔۔ تمہاری طبیعت سہی نہیں ہے۔۔ ہم تمہیں ڈراپ کر دیں گے۔۔ "خجستہ کے کچھ بھی بولنے سے پہلے گیتی بولی۔۔۔ ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑی باٹل کا ڈھکن کھولتے منہ سے لگائی بوتل۔۔۔ ان دونوں نے کافی ڈرگز لی مگر وہ اتنی عادی ہو چکی تھی کہ وہ خود کو کنٹرول کر پاتی تھی۔۔۔ جبکہ اجالا کا سر کافی چکرا رہا تھا۔۔۔

جب خجستہ بے سہارا دیتے ادھر ہی ساتھ بینچ پر بیٹھایا۔۔۔ وہ اپنا سر خجستہ کے کندھے پر رکھتے ہلکا ہلکا سا ابھی بھی رو رہی تھی۔۔ گال۔ ہنوز سرخ تھا۔۔۔

وہاج اور کبیر اب ان تک آ گئے تھے۔۔۔

وہاج نے سیاہ گاگلز کے پیچھے چھپی سیاہ آنکھوں سے ایک نظر نڈھال سی اجالا پر۔ ڈالی۔۔۔ سرخ گال دیکھتے ایک پل کو شرمندگی ہوئی۔۔۔ اور پھر نگاہوں کا۔ مرکز بدل گیا۔۔ البتہ نیلی رگیں تن سی گئی۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔ خجستہ اس کو کھلاؤ۔۔۔۔ اس طرح گھر گئی تو کیا جواب سے گی۔۔ ادھر ہی کہیں بہوش نا ہو جائے۔۔۔ "کبیر نے اپنی جیکٹ کے پاکٹ سے بلیک کافی کا پیکٹ نکال کر اسکی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

سر ہاں میں ہلاتے خجستہ نے وہ پکڑا اور کھولا تھا۔۔۔ ڈارک کافی تھی یقیناً کافی کڑوی ہونی تھی۔۔۔

اجالا یہ تھوڑی سی کھاؤ۔۔ سر میں آرام آجائے گا۔۔۔ "ہتھیلی" پر ڈالے وہ اب اسکے منہی میں ڈال رہی تھی ۔۔۔

اجالا نے جیسے ہی منہ میں ڈالی۔۔ پہلے سے ہی سر گھوم رہا تھا۔۔ اب جب زبان پر جیسے ہی اسکا زائقہ آیا۔۔۔ پل میں آگے ہوتے وہ تھوک چکی تھی۔۔۔

"یہ۔۔ یہ۔ کیا کھلا پلا۔۔ رہے ہو تم۔ سب لوگ مجھے۔۔۔" بمشکل آنکھیں کھولتی وہ بے بسی سے بولی۔۔۔ اس وقت۔ کو بھی گھر جانا چاہتی تھی۔۔۔

"مرے گی لڑکی۔۔" اسنے گہرا سانس لیتے ضبط کیا۔۔ "کیا ہو جاتا جو تھوڑی کڑواہٹ برداشت کر لیتی کم از کم کچھ نشہ تو اترتا۔۔۔ اچھا ہے۔۔ یوں ہی سرے مرے" آخری نظر اسے دیکھتے اب وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

" تھوڑا سا ہی۔۔۔ "

پلیززز۔۔ "وہ روک چکی تھی۔۔۔"

تب تک ڈرائیور آ گیا تھا۔۔۔۔ خجستہ اور گیتی نے اسے سہارا دیا اور گیڈ کیپر کو "موسمی بخار ہے "کہتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ سب وہاں سے نکل چکے تھے۔۔۔۔ پہلا قدم وہ معصوم لڑکی اٹھا چکی تھی غلط راہ کا۔۔۔۔ کچھ وقت سہی نہیں تھا۔۔۔ کچھ وہ بے وقوفی کر گئی۔۔۔ کچھ دوست کے روپ میں دشمن کی مہربانیاں تھی۔۔۔۔۔

معراج جو کافی مشکل سے اسے اتنی بڑی یونیورسٹی میں پڑھا رہا تھا۔۔۔ وہ انجان تھا۔۔۔

اس کی بہن جسے اس نے ہر مشکل سے بچا کر رکھنا چاہا۔۔۔ وہ کس راہ۔ کی۔ مسافر بننے کو تھی۔۔۔۔

⭐⭐⭐⭐⭐

کمرے میں آتے ہی اسنے سیاہ شال کو کھولتے کمرے میں گول گول گھومنا شروع کر دیا۔۔ انگ انگ میں سرور سا سوار تھا۔۔ سیاہ آنکھوں میں انوکھی چمک تھی۔۔ سیاہ چھوٹے بال بھی لہرا رہے تھے۔۔۔۔

معراج۔۔۔ "اس کے لب دھیرے سے بڑبڑائے۔۔ وہ اب رک" چکی تھی۔۔۔ مگر محبوب کا نام لیتے اسکی سیاہ آنکھوں میں چمک مزید گہری ہوئی۔۔۔۔

خولہ معراج۔۔۔ "ہاتھ میں پکڑی شال کو دھیرے سے چوھتی " وہ بہت دھیرے سے بولی۔۔۔

آس پاس جیسے طلسم سا چھا رہا تھا۔۔ عشق کا سفید رنگ۔۔۔۔ دھول بڑھ رہی تھی۔۔۔ اس دھول میں وہ۔ عشق زادی سب بھالئے۔۔۔ کسیہ دوسریہ دنیا میں جانے کا تھی۔۔۔

پھر ہاتھ میں پکڑے موبائل کی سکرین آن کی۔۔ سفید انگلیاں چل چلائی اور اب سکرین پر روشن "معراج خان "لکھا تھا۔ ساتھ ہی اسکا نمبر بھی شو ہو رہا تھا۔۔۔

وہ باتوں ہی باتوں میں اس سے لے چکی تھی۔۔ اور معراج خان اسے دے چکا تھا۔۔۔

شال والے ہاتھ میں ہی پکڑے اپنے نیو ماڈل آئی فون کی سکرین کی دیکھتی اب مسکرا رہی تھی۔۔ اسکے خوبصورت چہرے پر بہت خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔۔۔ دل خوش تھا۔۔۔

تجھ میں مسکراتے ہیں

تجھ میں گنگناتے ہیں

خود کو تیرے پاس ہی آتے ہیں

تیرے ہی خیالوں میں

ڈوبے ڈوبے جاتے ہیں

خود کو تیرے پاس ہی چھوڑ آتے ہیں

⭐⭐⭐

چلو تم نے آج پورا کھانا تو بنایا۔ ورنہ تو آدھا کام مجھ سے کروا "
لیتی ہو "آخری لقمہ لیتے معراج نے سامنے بیٹھی دلنشین سے
کہا۔۔۔

جو سالاد کی پلیٹ سامنے رکھے کھائے جا رہی تھی کانٹے کی مدد سے۔۔۔

آہا۔۔ ں۔۔۔ "وہ شاہ کہیں اور تھی۔۔۔ ایک دم چونکی۔۔۔ "

آسمانی رنگ کو خوبصورت فراک پہنے سنہرے بالوں کی آگے سے ایک ربن لگا کر پیچھے کیئے۔۔۔ میک اپ سے پاک روشن چہرہ۔۔۔ مگر۔۔ آنکھیں۔۔۔ مگر اج وہ بولتی خوبصورت شہد رنگ آنکھیں خاموش تھی۔۔۔

کوئی بات ہے کیا گڑیا۔۔۔ دو دن سے کافی پریشان لگ رہی ہو "

وہ پہلے سے ہی پریشان تھا۔۔۔ اب دلنشین کی پریشان دیکھ کر "

اور پرشان ہو گیا۔۔۔۔

گرے ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک کھلا ٹراوزر پہنے۔۔ آدھے آستین والی شرٹ سے مظبوط بازو نظر آرہے تھے۔۔۔ بھورے بال گیلے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ شاہد وہ ابھی فریش ہوا تھا۔۔ گرے خوبصورت آنکھوں میں پریشانی و فکر کے تاثرات تھے۔۔۔

دلنشین نے اسے دیکھا۔۔ "لالا کو اس بالاج خان کا بتا دوں کیا۔۔۔ "خود ہی سوچا۔۔ "وہ اس کے بعد تو نظر ہی نہیں آیئں۔ کیا پتا صرف ڈرا رہیں ہوں۔۔۔ اب اگلی بار کچھ کہا تو بتا

دوں گی۔۔۔ ہاں۔۔۔ "پھر خود ہی خود کو جواب دیا۔۔ اور مطمئن ہو گئی۔۔۔

نہیں کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔ اچھا کل پکا ہے نا۔۔ کل۔ اجالا " اے ملنے۔۔ بلکہ خالہ کے گھر رہنے جائیں گے نا۔۔۔ "اسنے لاپرواہی سے بات بدلنی چاہی۔۔۔

وہ کچھ پل۔ اسے دیکھتا رہا۔۔۔ اس نے خود پالا تھا انہیں۔۔۔ بہن کی طرح۔۔ بیٹی کی طرح۔۔۔ زبان سے نکلی بات کے بجائے وہ آنکھوں کی سچائی پر یقین رکھتا تھا۔۔ اور اب بھی جانتا تھا وہ کچھ چھپا رہی تھی کوئی بات اسے تنگ کر رہی تھی۔۔۔ اسے یہ خود ہی پتا کرنا تھا۔۔۔ اور وہ کسی لے گا۔۔ اس نے خود کو تسلی دی۔۔۔۔

" ہمم۔۔۔ جائیں گے نا۔۔۔ "وہ بمشکل مسکرایا تھا۔۔۔ نگاہوں کا۔ مرکز وہ تھی مگر سوچوں کے۔ کوئی اور۔۔۔۔ کوئی تیسرا بندہ۔۔۔

" اچھا۔۔۔۔ میں تو اب فری ہوں۔۔۔ بہروز بابا کے پاس جاؤں گی۔۔۔ کب سے نہیں گئی۔۔ "وہ اب برتن اٹھا رہی تھی۔۔۔

" آہاں۔۔۔ وہ تمہاری باسکٹ کدھر ہے اجکل۔۔۔۔ اب پھول بھی نہیں توڑتی۔۔ "اسنے سرسری سا ادھر ادھر دیکھتے پوچھا۔۔۔ اور نگاہیں سب جگہ سے ہوتی اس کے ساکت پڑتے ہاتھوں پر گئی۔۔۔ اور پھر اسکے سفید پرتے چہرے پر۔۔۔۔ ایسا تو سوال نہیں تھا جو جواب میں یہ حالت ہوتی۔۔۔

جبکہ دلنشین کہیں پیچھے چلی گئی۔۔۔۔ بالاج خان کے باغ سے پھول توڑنا۔۔ پھر دل دن بعد بہروز مالی کے باغ جانا مگر وہاں بالاج خان کی۔ آنا اسکی باتیں۔۔۔ پھر باسکٹ جو ادھر ہی گر چکی تھی۔۔۔ ایک بار پھر دل میں خوف دل آیا۔۔۔ مگر پھر سر جھٹکا۔۔

گم ہو گئی۔۔۔ "مختصر جواب دیتی اہ کچن میں چلی گئی۔۔ "

گم ہوگئی "اسے حیرت ہوئی۔۔۔ وہ باسکٹ بچپن سے تھی اس " کے پاس۔۔۔ تب تو نہیں گمی۔۔۔ ایک بار گھر میں ہی کہیں رکھ

کر بھول گئی تھی اور نا ملنے پر اسکا رونا پورے محلے نے سنا۔۔
معراج نے کافی مشکل سے ڈھونڈی تب جا کر وہ چپ ہوئی۔۔

اب اسے یہ ری ایکٹ ہضم نہیں لوا۔۔۔ "میں سب پتا کروالوں گا "ایک اور تسلی دی خود کو۔۔۔ اور اس کچن کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

⭐⭐⭐⭐

انہوں نے اجالا کو بھی باہر نکالا جو اب بالکل بے ہوش تھی۔۔
ایڈریس خجستہ کو پتا تھا تو انہیں مشکل نا ہوئی۔۔۔

وہ دونوں اجالا کو لیے اب اسکے گھر کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔
شاید ہی کبھی وہ اتنے چھوٹے گھر میں آئی۔۔۔۔۔

گیتی نا آگے بڑھ کر بیل بجائی۔۔ دو۔ منٹ بعد ہی دروازہ کھلا اور
ایک ایک درمیانی عمر کی خاتون باہر نکلی۔۔

" یہ۔۔ یہ اجالا۔۔۔ اسے کیا ہوا۔۔۔ یہ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔
"

جمیلہ بیگم کی نظر دو غیر شناسا لڑکیوں سے ہوتی جب اجالا پر گئی تو
وہ اسے یوں بیہوش دیکھ کر بوکھلا گئیں،۔۔۔

آنٹی پلیز ز۔۔ پہلے اسے اندر لے جائیں۔۔۔ "خجستہ نے تحمل سے " کہا تھا۔۔۔ تب ہی وہ تیون اسے اندر لے آئ اور اسے لا کر اسکے کمرے میں بیڈ پر لیٹایا۔۔ جمیلہ بیگم اب خجستہ اور گیتی کو دیکھ رہی تھی جو اپر کلاس کی لگ رہی تھی۔۔

آنٹی میں خجستہ اور یہ گیتی آرا۔۔ ہم اجالا کی دوست ہیں۔۔۔ "

" اس کو کمزوری کی وجہ سے چکر آگئے تھے تو ہم گھر لے آئے۔۔ خجستہ بے بہانہ بنایا۔۔۔ اب اور تو کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔۔۔

اچھا۔۔ پھر تو اسے ڈاکٹر کے پاس۔۔۔ "

"ارے نہیں۔۔۔ وہ ایک دم۔ انہیں روک چکی۔۔۔ اب ڈاکٹر تو بتا سکتا تھا کہ۔ اسے کیا ہوا۔۔ ہم۔ آتے ہوئے ڈاکٹر سے مل ہوتے آئے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر نے بس ریسٹ کا کہا ہے پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔۔ "ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے اب وہ اور جھوٹ بولے جا رہی تھی۔۔۔

"اچھا۔۔۔ "وہ۔ مطمئن تو نا ہوئی۔۔۔۔ مگر اور کوئی چارا بھی نہیں تھا۔۔۔۔

"اب ہم۔ چلتے ہیں۔۔۔۔ شام کو ہم آئیں گے تب تک یہ ہوش میں آجائے گی،۔۔۔۔ "وہ دونوں اٹھ کھڑی ہوئی جانے کو۔۔۔۔ اور مل۔ رسمی سا۔ ملتی باہد چلی گئی۔۔

جمیلہ بیگم پہلے ہی۔ پریشان تھی۔۔۔ انہیں روکنے یا شکریہ ادا کرنے کا خیال ہی نہیں آیا۔۔۔

اب وہ۔ اجالا کے پاس بیٹھی اس کے ماتھے گلے کو چھو رہی تھی۔۔ ٹمپریچر سہی تھا۔۔۔ ار پھرہی اس کے لیے سوپر بنانے کا سوچتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

اجالا ہنوز بیڈ پر چپ لیٹی ہوئی تھی۔۔ سنہرے بال بیڈ پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔ معصوم چہرے پر ہاتھ کا نشان اب بھی تھا۔۔ آنسو کے مٹے مٹے نشان۔۔ مگر شاید وہ دیکھ نہیں پائی۔۔۔

⭐⭐⭐⭐

بہروز مالی کے باغ سے پہلے ہی وہ اس تھا تک پہنچ گیا۔۔ اج اسے شہر جانا تھا۔۔ اور وہ چاہتا تھا کہ دلنشین بھی ساتھ جائے۔۔ وہ۔ یہ۔ نہیں سوچ رہا تھا کہ کس رشتے سے۔۔ وہ کون تھی اسکی۔۔۔ اسے تو بس چاہیئے تھی وہ پری پیکر۔۔ ہر صورت۔۔۔۔۔

آسمانی رنگ فراک میں وہ سراپا حیرت بنی اسے دیکھ رہی تھی۔۔ سفید رنگت سرخہوگئی نجانے کس احسان کے تحد۔۔۔۔۔۔اسے تو سوچا تھا کہ اگلی بار معراج کہا بتا دے گی۔۔۔ مگر۔اگلی بار آتی نظر ہے نا آئی۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ میرے ساتھ۔۔ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ میں کہیں نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ۔۔۔ "کچھ قدم پیچھے ہوتے وہ کرخت لہجے میں بولی۔۔۔ مگر دل۔ زوروں سے دھڑک رہا تھا خوف سے۔۔۔

اسنے ایک بار پھر چاروں طرف دیکھا جہاں کافی لوگ تھے مگر سب کے سب بالاج خان کے اپنے بندے تھے۔۔۔۔

تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔۔ "اسنے " کاندھے اچکاتے کہا۔۔ لہجہ کافی سنجیدہ تھا۔۔۔ شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔۔۔ وہ اب دلنشین کو ساتھ لے کر جانا چاہتا

تھا ہر صورت۔۔۔ اور زیادہ شام سے پہلے اسنے نکلنا تھا شہر کے لیے۔۔۔۔

" میں۔۔۔ میں نہیں جاؤں گی۔۔۔ معراج لالہ میرا انتظار کر رہیں ہوں۔۔۔۔۔۔ میں۔۔ مجھے جانے دیں پلیزز۔۔۔۔ " دوپٹہ کو زور سے پکڑتے وہ منت کرتے اب رو دینے کو تھی۔۔۔۔۔ پہلے تو خوف دل میں تھا اب چہرے سے بھی نمایاں ہورہا تھا۔۔۔۔ اسنے اس وقت کو کوسا۔۔ وہ آئی ہی کیوں تھی اس وقت باہر۔۔ جبکہ معراج نے منع کیا تھا۔۔

" دل۔۔۔۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا۔۔ اگلی بار لے جاؤں گا تمہیں۔۔۔۔ اب اگر نہیں چاہتی کہ میں زبردستی کروں۔۔ یا اتنے

لوگوں میں اٹھا کر گاڑی تک لے کر جاؤں تو بیٹھو گاڑی میں۔۔۔ مجھے سختی پر۔ مجبور مت کرو۔۔۔ "سیاہ بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے اب کہ وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"تو۔۔ نا چلا پتا کو ۔۔۔ لالا ۔۔ بتائیں تو ۔۔ کر۔ جا۔ لے ۔۔۔ لے ۔۔ تو۔۔ چھوڑیں گے۔۔ نہیں۔۔ آپ۔۔ کو۔۔۔۔ "وہ اب باقاعدہ روتے ہوئے بولی۔۔ اور ساتھ ہی قدم پیچھے کی جانب لینے شروع کر دیئے۔۔۔۔

بالاج خان نے الٹے ہاتھ کے انگھوٹے کو بے ساختہ ماتھے پر مسلا۔۔ اور پھر دوبارہ اسے دیکھا۔۔۔۔ شام گہری ہو رہی تھی۔۔۔۔ اور شہر پہنچتے پہنچتے شاہد کافی رات ہو جاتی۔۔۔۔

اس نے پیچھے مڑتے سب کو جانے کا اشارہ کیا۔۔ اور ساتھ ہی وہ سب لوگ گاڑیوں میں بیٹھ گئے۔۔۔۔

دلنشین کو لگا شاہد ایک۔ موقع اسے مل جائے اور وہ۔ معراج کو بتا دے۔۔ اسے۔ یقین تھا وہ بچا لیتا۔۔۔ مگر۔۔۔

بالاج نے اسکی طرف قدم اٹھانے شروع کیئے۔۔۔

اور دلنشین کو پیچھے ہوتے قدم تھم گئے۔۔۔۔ خوف سے وہ اب سانس روکے اسے دیکھ رہی ۔۔۔۔

وہ بالکل اسکے سامنے آ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔ "دلنشین۔۔۔ تم چاہتی ہو میں اٹھا کے لے کر جاؤں۔۔ کیونکہ یہ تو ڈن ہے کہ تم جاؤ گی میرے ساتھ۔۔۔ تو کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ تم آرام سے مان جاؤ۔۔۔ "وہ بھاری آواز میں سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

دلنشین نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔ "وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔۔۔۔ شہد رنگ آنکھیں" نمکین پانی سے بھر گئی تھی۔۔۔

کیونکہ تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔ اور میرے دل نے کہا ہے کہ" اسے تم چاہیئے ہو۔۔ ہر صورت۔۔۔ اب تمہیں میرا ہونا ہی

ہے۔۔۔ "سیاہ پر کشش نگاہیں اسکے چہرے پر ٹکائے وہ اب کہ کچھ گھمیر بوجھل لہجے میں بولا۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ آپ م۔۔ مجھے ایسے نہیں لے کر جا سکتے " ہیں۔۔۔ میں کسی صورت ن۔۔ نہیں جاؤں گی۔۔۔ لالا کو پتا چلا وہ اپکو۔۔۔ چ۔۔۔۔۔۔۔

اور بالاج نے اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اسکی صراحی دار گردن پر۔ مخصوص رگ کو دباتے اس کو بہوش کر دیا۔۔۔ وہ نازک خوبصورت وجود اسکے مظبوط بازووں میں جھول گیا۔۔۔۔۔ وہ نرمی سے اسے تھام گیا۔۔۔ اسکا سر بالاج کے کندھے پر تھا۔۔۔

نظراں لگ گئی آں

مینو نظراں لگ

نظراں لگ گئی آں

مینو تیریاں نظراں لگ گئی آں

بد نظرا وے

بے قدرا وے

مینو تیریاں

ہائے تیریاں نظراں لگ گئی آں

تو بد دعا۔۔۔

اسکی سیاہ آنکھوں میں حرارت بڑھی۔۔۔۔ اور بوجھل ہونے لگی۔۔۔ وہ نازک وجود اسکے انتہائی قریب تھا کہ اسکی خوشبو جیسے مدہوش کررہی تھی۔۔۔

چہرہ کچھ جھکاتے بالاج نے اسکے چہرے سے سنہرے بال پیچھے کیئے۔۔ "معاف کرنا۔۔ مگر یہ ہونا ہی تھا۔۔ تمہیں بنایا ہی میرے لیے گیا تھا۔۔۔ اور تم مل گئی مجھے۔۔۔ "مدھم سی آواز میں بولتے اسنے ایک نظر چاروں طرف گھمائ۔۔ اور پھر۔۔ اسکو سہارا دیتے وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا چکا تھا۔۔ سیٹ بلٹ باندھتے اسنے اسکی طرف کا دروازہ بند کیا اور اپنی طرف آتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔۔۔ اور اس کے بعد وہ تینوں گاڑیاں وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

سارا منظر رک کر یہ منظر دیکھ رہا تھا سانس روکے۔۔۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔۔ دکچھ دور بہروز مالی کے باغ کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔

پھول تو یہ۔ منظر دیکھنے سے پہلے ہی مرجھا گئے تھے۔۔۔۔ آسمان پر اندھیرا چھا گیا۔۔ اور کچھ دیر بعد بہروز مالی نے لکڑی کے دروازے سے باہر جھانکا۔۔ اسنے تو کہا تھا وہ آئے گی۔۔۔ مگر وہ نہیں آئی۔۔۔ انکے ضعیف چہرے پر مایوسی چھا گئی۔۔ دو تین دن سے وہ نہیں آرہی تھی۔۔ ابھی دن کی ہی باہر ملی تھی اور کہا تھا کہ شام کو آئے گی۔۔۔۔ "بھول گئی ہو گی۔۔۔ ورنہ ضرور آتی "اس نے خود کو خود ہی تسلی دی۔۔ اور لڑکی کا دروازہ بند کیا۔۔۔ اور ساتھ ہی نظر مرجھائے ہوئے پھولوں پر گئی جو بند ہو

گئے تھے۔۔ مگر اب سب پودوں کے ساتھ سارے لگے ہوئے تھے۔۔۔ مگر اسے وہ اچھے نہیں لگے۔۔۔

کسی کی عادت ہو جائے، اور اچانک وہ آنا جانا۔ ملنا ملنا چھوڑ " دے۔۔ تو ہر مکمل منظر بھی کتنا ادھورا لگتا ہے نا۔۔۔۔ "اندر جاتے وہ خود سے کہہ رہا تھا۔۔۔

خدا اسے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔۔ "چھوٹے سے کمرے " میں آتے وہ اب بیٹھ گیا ۔۔۔ مگر دل۔ بے چین ہو رہا تھا۔۔۔

بیوی کو گئے سو تین سال۔ ہوگئے تھے بچے کوئی تھے نہیں۔۔ ایک " وہی تھی جس کے لیے ان کی ساری دعائیں تھی۔۔۔

⭐⭐⭐⭐

سموکنگ روم میں رولنگ چیئر پر بیٹھے وہ مہگے ترین سگار کو سلگائے گہرے کش لیتے دھواں ہوا کے سپرد کرتے۔۔۔۔ سامنے کانچ کے چکور نفیس ٹیبل پر پھیلی فائلز پڑی تھی۔۔ بکھری سی۔۔۔۔

وائیٹ کاٹن کا کرکے دار سوٹ پہنے سیاہ بالوں کو پیچھے کی جانب کیا ہوا تھا۔۔ کرخت چہرے پر گہری سوچ کے آثار تھے۔۔۔۔ سیاہ آنکھیں کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔۔

اور پھر۔ موبائل کو اٹھایا اور کان سے لگایا۔۔۔۔۔ سلگار ہنوز سو انگلیوں میں تھا۔۔ جسے ایک مخصوص وقفے کے بعد وہ لبوں سے لگا دیتے۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا تھا۔۔

رسمی سلام دعا کے بعد وہ اپنے مقصد کی بات کی طرف آئے۔۔۔۔۔

ہمارے بس سے باہر ہے یہ کام۔۔۔ "سرد وہ سپاٹ لہجہ " تھا۔۔۔

دوسری جانب کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔۔۔

وہ چارپائی پر بیٹھا شخص جو بار بار حقے کے پائپ کو لبوں سے لگاتا اب آرام سے آٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔ بڑی بڑی موچھیں۔۔ مخصوص پٹھانی نقوش۔۔ سیاہ چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔۔۔ سیاہ مائل چھوٹے سے ہونٹ کو گہری مونچھوں میں چھپ جاتے۔۔۔۔

گلفام خان اب کافی سنجیدہ ہوگیا۔۔۔۔

مجھے وہ زمین چاہیئے ہے حیدر خان۔۔۔ اس کے بدلے تم مجھ " سے زمین لے چکے ہو۔۔ " آواز کافی سنجیدہ تھی۔۔

ہاں۔۔۔ تب مجھے لگا کہ کام ہو جائے گا۔۔۔۔ مگر نہیں ہو "
پایا۔۔۔ "رولنگ چیئر پر جھولتے وہ مایوسی سے گویا ہوئے۔۔۔

کیوں۔۔۔ کام کیوں نہیں ہوا۔۔۔ کتنے بندے چاہیئے ہیں۔۔۔ میں "
" اپنے بندے بیجتا ہوں۔۔۔ ابھی اٹھوا لیں گے چھوری کو۔۔۔
گلفام خان کا۔ لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔۔۔۔

حیدر خان کے ماتھے پر کئی بل پڑے۔۔۔۔ سگار نیچے پھینکتے پاؤں
تلے مسلا۔۔۔ اور پیشانی کو دوسرے ہاتھ سے مسلا۔۔۔۔

تمیز سے بات کرو۔۔ ناگواری سے کہتے وہ ایک پل۔ کو "
رکے۔۔۔ تم اس کے بدلے۔۔۔۔ انکی بات پوری ہونے سے پہلے
ہی گلفام خان انکی بات کاٹ چکا۔۔۔۔

یا زمین۔۔ یا چھوری۔۔اور ایک پل کو رکا۔۔ مونچھوں کو تاؤ "
دیا۔۔ فیصلہ تمہارے اختیار میں ہے۔۔۔۔ "اختیار دیتے ہوئے
اسنے سارے اختیار لے بھی لیئے۔۔۔

کون چھوڑی۔۔۔ "ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا۔۔۔۔"

جو دیتے ہوئے تمہیں آسانی ہو۔۔میرا بیٹا جوان ہے۔۔ ابھی "
دینی ہیں زمین۔۔ لڑکی دینے کی صورت میں کافی زمینوں تمہیں

مل سکتیں ہیں۔۔۔ حقے کو پائپ لبوں کو لگایا۔۔ دھواں ہوا کہ سپرد کیا اور پھر۔۔ "اور مجھے افسوس ہوا۔۔ حیدر خان سے اجکل کی نسل نہیں سنبھالی جا رہی۔۔ خیر۔۔۔۔ مجھے سوچ سمجھ کر جواب دے دینا " ..اور پھر کال کاٹ گیا۔۔

موبائل سکرین کو دیکھتے۔۔ حیدر خان نے گہرا سانس لیا۔ اورا یک۔ نظر دوبارہ ان فائلز کو دیکھا۔۔۔ "کتنا کچھ ..کتنا کچھ۔۔ بلکہ بہت کچھ ہاتھ سے نکل گیا ہے۔۔ "وہ سوچ کر رہ گئے۔۔۔

اور پھر رولنگ چیئر پر جھولتے آنکھیں موند گئے۔۔۔۔۔

کبھی کبھی ہم ہارتے نہیں ہیں، ہار مان لیتے ہیں، یہ سوچ کر کے "
" ،شاید کچھ جیت جائیں

وہ۔ بھی ہارے نہیں تھے ہار مان گئے تھے۔۔۔ کچھ خاص جیتنے کی
چاہ میں۔۔۔۔

⭐⭐⭐⭐

سسکتی رہتی یہ سانسیں
کہیں قرار نہیں

سسکتی رہتی ہیں یہ سانسیں

کہیں قرار نہیں

مجھے ہے قید میں اب جینا
کہیں فرار نہیں
بھروسہ تم پر کر لیں
یہ بھی اختیار میں نہیں

میں۔۔ میں نے ڈر گز نہیں لیئے۔۔ "اس نے دوبارہ کہا تھا۔۔ وہ" خود صدمے میں، تھی۔۔

بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھے وہ ایک ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے سامنے بیٹھی خجستہ اور گیتی سے مخاطب تھی۔۔۔

اسے ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہوش آیا تھا خجستہ اور گیتی بھی اسی وقت آئے۔۔۔

اور جب سے خجستہ نے اسے بتایا کہ وہ ڈرگز لے چکی تھی۔۔ وہ خود حیرت و بے یقینی کی سی کیفیت میں تھی۔۔۔

تمہیں جب ایک بار وہاج منع کر چکا تھا تو کیوں لیئے۔۔۔ "اب " کے گیتی بولی ٹی پینک ٹی شرٹ کے ساتھ جینز پہنے وہ خوبصورت لگ رہی تھی

جبکہ گیتی نے وائیٹ اینڈ بلو جینز کا جمپسوٹ پہنا ہوا تھا۔۔ بالوں کی ہائی پونی کیئے وہ بھی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

جبکہ اجالا نے اب بلیک کھلی شرٹ کے ساتھ کھلا سا ٹراوزر پہنا ہوا تھا۔۔ بلیک کلر اسکی صاف رنگت پر بہت بچ رہا تھا۔۔ سنہرے بال بے ترتیب سے کھلے ہوئے تھے۔۔۔

"پہلے تو میں۔۔ بتا دوں۔ اس شوخے کا نام بھی نا لینا میرے سامنے۔۔۔ "وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

"دوسری بار مجھے نہیں معلوم تھا۔۔۔ مجھے تو بس اچھا لگا تم۔ لوگوں کو ویسے کرنا۔۔۔ لالا نے بتایا ہوا تھا ڈر گز کا۔۔۔ مگر مجھے آئیڈیا نہیں تھا کہ وہ کیسے ہوتے ہیں۔۔ "وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔۔ "اگر لالا کو بتا چلا تو وہ بہت خفا ہوں گے۔۔

اچھا یار۔۔۔ تم پریشان نا ہو۔۔۔ تمہارے بھائی کو بتائے گا ہی "
کون۔۔۔۔ ہم تو ایک عرصے سے لیتے ہیں ہمارے گھر والوں کو تو
نہیں پتا۔۔ "گیتی نے کندھے اچکاتے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

" مگر تم سارے لوگ کیوں لیتے ہو۔۔۔ "اسے افسوس ہوا۔۔ "
یہ سہی نہیں ہوتے۔۔ "ساتھ ہی سنجھانا بھی چاہا۔۔۔

سکون ملتا ہے بہت۔۔ "خجستہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔ گیتی بھی "
مسکرائی تھی۔۔

اور اگر تم۔ لوگوں کے گھر پتا چلا۔۔ "اسے ابھی سے فکر۔"
ہورہی تھی ان کی

افففف یار اجالا تم سوال بہت کرتی ہو۔۔ ۔ اگر پتا بھی چل جائے" تو ان کو کیا فرق پڑنا ہے۔۔ ڈرگز لینا تو اجکل ان ہے۔ فیشن ہے یہ۔۔۔ تم ابھی یہاں نئ ہو۔۔ کچھ عرصے بعد تمہیں پتا چل جائے گا کہ یہ کتنا ان ہے۔۔۔۔ ہر۔ دوسرے کو تم۔ ڈرگز کا عادی دیکھو گی۔۔ ڈرگز کافی لوگ لیتے ہیں کیونکہ ہماری زندگیوں میں اب سکون نہیں ہے۔۔ اور سکون ہمیں چاہیئے ہوتا ہے جب نہیں ملتا تو ہم ان ڈرگز کا سہارا لیتے ہیں۔۔ تب بہت سکون ملتا ہے۔۔ لگتا ہی نہیں ہے کہ کوئی دکھ کوئی غم بھی ہے زندگی میں۔۔ "وہ۔ مدھم لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔۔۔

" اچھا۔۔۔ وہ۔ زیادہ کچھ نا سمجھی مگر "اچھا "یوں کیا جیسے وہ سب سمجھ گئی تھی۔۔۔

" اچھا یہ تو بتاؤ کل۔ آؤ گی یونی۔۔۔ "گیتی نے۔ موضوع بدلا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ اسنے زور و شور سے سر نا میں ہلایا۔۔۔ اب میں بہت دن یونی نہیں جاؤں گی۔۔ "وہ صاف انکاری ہوئی۔۔

رات گہری ہورہی تھی۔۔۔ وہ تینوں اب بھی باتیں کررہی تھی۔۔۔

⭐⭐⭐

کریم کلرڈ کاٹن کی شلوار قمیض پہنے ، ایک کندھے پر آف وائیٹ شال ڈالے وہ دوسرے ہاتھ سے بھورے بالوں کو پیچھے کرتے اندر داخل ہوا۔۔۔

رات ہو گئ تھی۔۔ مگر دلنشین نے لائیٹس نہیں لگائی تھی۔۔۔

دلنشین بچے۔۔ کتنی بار کہا ہوا ہے کہ شام کے وقت لائٹ لگا لیا کرو۔۔۔ "وہ تاسف سے بولا۔۔۔ اور خود ہی بٹن آن کرتے لائیٹس لگائی۔۔۔ اور اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ۔ اندر بھی اندھرا تھا۔۔ اور دلنشین کو اندھیرے میں ڈر لگتا تھا۔۔۔ وہ۔ اندھیرے میں نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

" دلنشین۔۔۔ "

" دلنشین۔۔۔ کدھر ہو گڑیا۔۔۔

وہ باری باری سارے کمروں کی لائیٹس آن کرتے پریشانی سے اسے پکار رہا تھا۔۔۔

مگر ایک کے بعد ایک کمرہ دیکھنے کے بعد بھی وہ کہیں نہیں ملی۔۔۔

خوف سے پیشانی نم ہوئی۔۔۔ ہاتھ میں پکڑی شال اندر ہی کرسی پر اچھالی۔۔۔ اور باہر کی۔ جانب بڑھا۔۔۔۔

" .. اس لڑکی کو کتنا کہا ہوا ہے شام سے پہلے آجایا کرو اندر " ایک تسلی بھرا جملہ خود سے ہی کہتے۔۔ وہ کمروں سے ہوتا اب گھر سے ہی نکل گیا۔۔۔۔

اب وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔۔۔ ساتھ ساتھ موبائل کان سے " لگائے اسکی دوستوں کو فون کرے جا رہا تھا جہاں سے جواب۔۔ نہیں معراج لالا دلنشین کو اج نہیں آئ "ہی وصول ہورہا تھا۔۔۔

دل۔ اب کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔ گرے آنکھوں کے سامنے بار بار اسکا پریشان سا چکرہ گھوم رہا تھا۔۔۔ قدم اب کافی تیزی سے آٹھ رہے تھے۔۔۔۔ گہری رات اوپر سے دلنشین کا کوئی پتا نہیں تھا۔۔۔

دلنشیں۔۔۔۔۔ دلنشین۔۔۔۔۔ " وہ اب اونچی اواز میں پکار رہا۔" تھا۔۔۔ آہہہ کاش یہ۔ مزاق ہو۔۔۔۔۔ دل۔ شدت سے دعا گو تھا۔۔۔۔

بہروز بابا۔۔۔۔ بہروز بابا "وہ اب لکڑی کا دروازہ زور زور سے" پیٹ رہا تھا۔۔۔ وہ یہاں کا کہہ کر ہی تو آئ تھی۔۔۔۔

معراج پتر تم۔۔ خیریت تو ہے نا۔۔۔ دلنشین بٹیا تو ٹھیک ہے "
نا۔۔ کہ رہی تھی کہ آئے گی مگر و آئ ہی۔ نہیں۔۔۔ اور تم رات
کو اس وقت یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔ "بہروز مالی نان سٹاپ بولتا گیا
اور۔۔۔۔ آخری امید کے دم توڑتے ہی وہ بے دم ہونے لگا۔۔۔

اور وہاں سے واپس گھر کی طرف بھاگا۔۔۔ دھڑکتے دل کے
ساتھ۔۔۔ جولائی کے گرم موسم میں بھی موسم کافی خراب ہو گیا
تھا۔۔ بہت اچانک۔۔۔ گہدے بادل۔۔۔۔ بھی؛ رہا بھی؛ رہا بجلی
چمکتی۔۔۔۔ آسمان کے بیچ و بیچ لائن بنتی پھر بادلوں کے گھرجنے
کے ساتھ ہی غالب ہوجاتی۔۔۔۔۔۔ شاہد طوفانی بارش کا۔ امکان
تھا۔۔۔۔۔۔

کچے مکان کے دروازے کھڑکیاں زور سے بجتی بار بار۔۔۔۔

اور گھروں کے مکین اٹھ آٹھ کر بند کرتے اور بند کرنے سے پہلے کچھ حیرت و خوف سے موسم کے تیود دیکھتے۔۔۔ جو نجانے کس کا غصہ برسانا چاہ رہا تھا۔۔۔ مگو جو بھی تھا غضب کا تھا۔۔۔

ایک۔ امید تھی کہ۔ کیا پتا وہ واپس نا آگئ ہو۔۔۔۔ وہ بھاگ رہا تھا اس طوفانی موسم میں اندھادھند۔۔۔۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔۔ مگر وہ ہر کچھ نظرانداز کیئے بھاگ رہا تھا۔۔ اس سیاہ رات میں۔۔۔ آنکھیں نم۔ ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ گھر پہنچا۔۔ دروازہ ویسے ہی بند تھا جیسے وہ کر کے گیا تھا۔۔۔

" ایک اور۔ امید ٹوٹ گئی۔۔۔ مگر وہ پھر بھی "دلنشین۔۔ دلنشین کہتے اندر داخل ہوا۔۔ مگر وہاں کہیں بھی وہ۔ نہیں تھی۔۔۔۔

دل۔۔۔ دلنشین۔۔۔۔۔ دلنشین کدھد گئی۔۔۔ "وہ گھٹنوں کے "
بل بیٹھا۔۔۔۔ سب کو فون ملا چکا تھا جہاں جہاں وہ اج سکتی
تھی۔۔۔ مگر نہیں۔۔ وہ۔ کہیں نہیں تھی۔۔۔

معراج خان کا۔ مظبوط دل سوکھے پتے کی۔ مانند لرز رہا تھا
۔۔۔۔ گرے آنکھیں لہو رنگ ہورہی تھی۔۔۔ سفید رنگت میں
بھی سرخیاں۔ گھل گئی۔۔۔۔ اسکا دل۔ کیا۔۔۔۔ وہ اتنے زور سے
چیخے وہ جدھر بھی چھپی ہو نکل آئے۔۔ وہ تو ایسے کھیل بھی نہیں
کھیلتی تھی جو وہ کچھ پل۔ خود کو بہلا لیتا۔۔۔۔۔

کہاں چلی گئی۔۔۔۔۔ "وہ خود سے پوچھ رہا تھا۔۔ اتنا تو خیال"
رکھتا تھا وہ ان دونوں کا۔۔ اتنی تو دعائیں کرتا تھا انکے لئے۔۔
ایک انکی حفاظت کے لیے۔۔۔۔

گہری طوفانی بارش میں اسکی انکھیں بھی برس رہی تھی۔۔۔ وہ۔
مظبوط مرد رو رہا تھا شکست خور سا۔۔۔۔

آہہہہہہہہہہہ "آسمان کی طرف چہرہ کیئے وہ پوری قوت سے "
چیخا۔۔ اور پھر چیختا ہی چلا گیا۔۔۔

اور کافی دیر یوں ہی بیٹھا روتا رہا۔۔۔ وہ اتنی دیر میں یہ تو جان
گیا تھا کہ اسکی۔ معصوم بہن کسی مصیبت میں تھی۔۔۔۔۔ کوئی
لے گیا تھا اسے۔۔ مگر کون۔۔۔۔

اسکی۔ آنکھیں کچھ اور سرخ ہوئی۔۔۔ رگیں تن سی گئی۔۔ آسنوو ایک دم رکے۔۔ اب آنکھوں میں وحشت چھا گئی۔۔۔ کس۔ میں تھی اتنی ہمت۔۔۔۔ کون اسکی بہن کو لے کر جا سکتا تھا۔۔۔

اور پھر وہ بنا گیلے مٹی سے تر کپڑوں کی پرواہ کیئے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔ نکلنے سے پہلے گھر کو تالا لگا گیا۔۔۔۔۔

مگر پوری رات گلی گلی گھومنے کے باوجود بھی دلنشین کا کچھ پتا نا چل۔ سکا۔۔۔ نجانے اسے کون لے گیا۔۔ کہاں لے گیا۔۔۔ اب اسکا وجہی چہرہ سپاٹ تھا بالکل۔۔۔

مگر۔ دل۔۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح زوروں سے دھڑکے جا رہا تھا۔۔

شاہد خوف سے یا پھر۔۔ غصے سے۔۔۔۔۔

ایک بار۔۔۔۔ صرفون ایکر بار ہے۔ معلوم ہو جائے۔۔۔۔۔ جان"

لے لوں گا میں۔۔۔ کتے کی موت ماروں گا۔۔۔۔۔۔ میری

بہن۔۔۔ معراج خان کی بہن تھی وہ۔۔۔۔۔ معراج خان کی۔۔۔۔

وہ سلگتے دل کے ساتھ بڑبڑا رہا تھا۔۔۔۔ "

سورج پوری طرح روشن ہوچکا تھا۔۔۔۔۔۔ مگر نجانے کیوں معراج

خان کو ہر جگہ اندھیرا سا۔ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ سیاہ اندھری رات

جیسے نا ختن ہونے کے لیے آگئی تھی

وہ گھوم دہا تھا۔۔۔ بار بار نجانے کس کا کو فون کرتا۔۔۔ پھر مایوس ہوتا۔۔ کبھی غصے سے چیختا۔۔ مگر نا تو دلنشین کو ملنا تھا۔۔ نا ہی وہ۔ ملی۔۔۔

خالہ جانی۔۔ "اسنے صوفے پر بیٹھتے جمیلہ بیگم کو پکارا جو کچن " میں ناشتا بنا رہی تھی۔۔۔ ا

اجالا بچے تمہاری طبیعت خراب ہے۔۔ تم۔ کیوں بالر اگئ۔۔ "وہ" وہیں سے پریشانی سے گویا ہوئی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ کمرے میں تنگ ہوگی تھی۔۔۔ "وہ اب " لاؤنج میں ہی رکھے ٹی وی کو آن کر چکی تھی۔۔

سنہرے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ بلیک شرٹ ٹراؤزر میں وہ کافی دلکش لگ رہی تھی۔۔۔ اب سر کا درس بھی ٹھیک تھا۔۔۔ مگر ڈر اب بھی تھا کہ گر جو۔ معراج کو پتا چل گیا تو۔۔۔۔ مگر کچھ حوصلہ اسے ہوا تھا۔۔ گیتی اور خجستہ کے گھر بھی تو نہیں پتا چل سکا۔۔۔۔ تو معراج کو کون بتاتا۔۔۔۔

طبیعت بھی ٹھیک تھی مگر یونی نا گئی۔۔۔۔

!اچھا چلو سہی ہے۔۔۔ "انہوں نے تاسف سے کہا۔۔۔ "

"خالہ جانی۔۔۔ لالا کو کب سے کال کر رہی تھی۔۔۔ مگر وہ اٹھا نہیں رہے۔۔۔ اپکی ان سے کب بات ہوئی آخری بار۔۔۔ " اب کہ اسکے خوبصورت چہرے پر پریشانی وہ فکر در آئی۔۔۔

"اسکے۔۔۔ میری تو کل دن کو ہوئی تھی۔۔ تمہارا پوچھ رہا تھا۔۔۔ اسکے بعد تو نہیں ہوئی۔۔ تم پریشان نہ ہو۔۔۔ اتنے کام ہوتے ہیں۔۔۔ ایک ہی اکیلے لگا رہتا ہے بے چارہ۔۔ اپنی کوئی فکر ہی نہیں ہے۔۔۔ بس تم دونوں کے لیے بہت پریشان رہنا ہے۔۔ "وہ پراٹھے کو توے سے اتارتی ساتھ ساتھ بول رہی تھی۔۔۔

اچھا " ...وہ کچھ مطمئن ہو گی۔۔۔ "اچھا خالہ۔۔۔ اپ کے گھر " والے کدھر ہیں۔۔ اپ کبھی بتاتی ہی نہیں۔۔ ہمیشہ بات گھما جاتی ہیں۔۔۔ " وہ اب چینل بدلتی بول رہی تھی۔۔

جبکہ اندر وہ ایک پل۔ کو ساکت ہوئی۔۔ پھر مسکرائی۔۔ "میرے گھر والے ہو نا تم تینوں "وہ اب چنگیر اٹھا کر باہر۔ لا رہی تھی

جبکہ اجالا منہ بنا گئی۔۔۔ "ہمیشہ یوں ہی ٹالتی رہنا۔۔۔ "و

جمیلہ بیگم نے رک کر ایک پل اسے دیکھا غور سے۔۔۔۔ پھر سر جھٹکتی بنا کچھ بولے اندر کچن میں چلی گئی۔۔۔ جبکہ اجالا مزید بولے جا رہی تھی۔۔ اج تو چھٹی تو ساری کسر نکالنی جو تھی

ان کی محبت ہر جگہ

وہ جو کہتے تھے ہم اکلوتے ہیں

جن کے لیے ہم روتے ہیں

وہ کسی اور کی بانہوں میں سوتے ہیں

✨✨✨✨

حیدر حویلی میں اس وقت سب ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ سوائے وہاج اور بالاج کے۔۔۔ وہاج تو وہاج ہی پڑھتا تھا اور ادھر ہی اپنے فلیٹ میں رہتا تھا۔۔

جبکہ بالاج خان اکثر شہر جاتا رہتا تھا۔۔۔ وہ وہاں ہی بزنس شروع کررہا تھا اجکل۔۔ جبھی اسکا زیادہ وقت شہر گزرتا۔۔۔۔

حیدر خان نے بہت روکا مگر وہ بزنس کرنا چاہتا تھا۔۔ جبھی وہ روک نا سکے اور نا ہی بالاج خان کی بنتی تھی اپنے باپ سے۔۔۔

پستہ کلرڈ برینڈڈ پاؤں کو چھوتا نفیس فراک پہنے۔۔۔ کندھے تک آتے سیاہ کو ہلکا سا۔ کرل کا ٹچ دیئے ہلکے میک اپ میں خولہ حیدر خان کافی خوبصورت لگ تھی۔۔۔ اس سیاہ انکھوں میں چمک تھی۔۔۔۔

جبکہ اسکے ساتھ بیٹھی پری نے وائیٹ والے نیک کے بازووں والا نفیس فراک پہنا ہوا تھا۔۔ بالوں کو کھلا چھوڑے وہ بھی فریش لگ رہی تھی۔۔

بلیک کاٹن کا سوٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے سنجیدہ سا مومن خان آج ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ لگ رہا تھا۔۔۔ کیونکہ رات کو ہی خولہ اسے معراج کے بارے میں بتا چکی تھی۔۔۔

خولہ بچے اپ کی پڑھائی ختم ہوگئی ہے۔۔۔ آگے کیا خیال ہے۔۔ "

حیدر خان نے سرسری سا پوچھا۔۔۔ "

سب نے ایک نظر انہیں پھر خولہ کو دیکھا اور پھر دوبارہ ناشتے کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

چھری کانٹے سے آملیٹ منہ میں ڈالتی وہ ایک پل کو رکی۔۔۔ انہیں دیکھا۔۔ "ابھی سوچا نہیں ہے۔۔" وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

ہمممم "چائے کا ایک سپ لیا۔۔۔ "ہم چاہتے ہیں کہ اپکی منگنی یا" نکاح کر دیا جائے۔۔ رخصتی پھر ہو جائے گی۔۔ "وہ بغور اسے دیکھتے کہہ رہے تھے۔۔۔

وہ اس بات سے بچنا چاہ رہی تھی۔۔۔ مگر ہے شاہد انہیں َیادہ جلدی
تھی کوئی۔۔۔

بابا سائیں میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ "ساری خوشی "
اڑن چھو ہوئی تھی جیسے۔۔ وہ کافی سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔۔
چھری کانٹہ پلیٹ میں واپس رکھتی پلیٹ پیچھے کھسکا گئی۔۔

شادی کا ہم۔ نہیں کہہ رہے ابھی صرف۔۔۔۔ "

وہ انکی بات کاٹ چکی تھی۔۔۔ پہلے شاید وہ ہو جاتی راضی مگر اب
تو ناممکن تھا جیسے۔۔۔۔

معاف کیجئے گا بابا سائیں۔۔۔۔ مگر میں ابھی کسی نئے رشتے ہے"

" بارے میں نہیں سوچا چاہتی ہوں۔۔۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔۔۔

نیکپن سے ہاتھ صاف کرتی وہ اگنی ہی سنجیدگی سے بولی۔۔۔ سیاہ

چھوڑے بال اطراف میں بکھرے خوبصورت لگ رہے تھے۔۔

اسکی سیاہ پرکشش آنکھیں سپاٹ تھی۔۔۔۔۔

مومن خان کے ساتھ ساتھ سب ہی خاموش تھے۔۔

اس بارے میں پھر بات ہوگی۔۔ "وہ ناشتہ ختم کرتے اٹھتے "

ہوئے بولے۔۔۔ اور پھر وہاں سے باہر نکلتے چلے گئے۔۔۔

خولہ نے ایک نظر سب کے دیکھا۔۔۔ اور خاموشی سے کھڑی ہوگئی۔۔۔ اچھے خاصے موڈ کا ستیاناس ہوگیا تھا۔۔۔۔

✨✨

کمرے میں نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔ گلاس وال پر گرے نفیس بھاری کرٹن سے چھن چھن آتی سورج کی روشنی ہی فقط کمرے کو کچھ روشن کررہی تھی۔۔۔۔

یہ ایک بڑا اور خوبصورت کمرہ تھا۔۔۔ وائیٹ اور آف وائیٹ تھیم۔۔۔ دیواروں پر لگی بیش قیمت پینٹنگز۔۔

ایک طرف دیوار گیر شیشہ لگا ہوا تھا۔۔ اور ساتھ ہی واڈروب تھا۔۔۔ اٹیچ واشنگٹن روم۔۔۔

بالکل وسط میں جہازی سائیڈ بیڈ تھا۔۔ آسمانی رنگ کا بلینکٹ سینے تک کیئے وہ چت۔ لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ سنہرے بال بکھرے سے ہوئے تھے۔۔۔ وہ۔ مسلسل سر ہلا رہی تھی اور ساتھ ساتھ کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔۔

دھیرے دھیرے اسنے شہد رنگ آنکھیں کھولی۔۔ سر بھاری ہورہا تھا کچھ۔۔۔

اسکی نظر چھت پر لگے فانوس پر گئی جو روشن نا تھا مگر پھر بھی کافی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

وہ۔ سوئی جاگی کی سی کیفیت میں پہلے اسے دیکھتی رہی۔۔۔ پھر اچانک سب آنکھیں کے سامنے گھوما۔۔۔ اور ساتھ ہی وہ ایک دم سے اٹھی۔۔ حیرت و خوف سے اسنے پورے کمرے کو ایک ہی نظر دیکھا۔۔۔ اور پھر ایک دم اٹھی بیڈ سے۔۔۔ سنہرے گھنگھریالے بال کمر پر بکھرتے چلے گئے۔۔۔

پل میں پیشانی نم ہوئی۔۔ وہ بھاگ کر دروازے تک پہنچی۔۔۔۔ دروازہ ان لاک تھا۔۔۔ شکر کرتی وہ ایک پل کو رکی۔۔ خود کو دیکھا۔۔۔

اسے حیرت کا ایک اور ہی شدید جھٹکا لگا۔۔۔

وہ اس وقت اپنے کپڑوں کے بجائے۔ سادا سی پینک نائیٹ شرٹ کے ساتھ سیم۔ کلرڈ ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی۔۔۔۔ بے اختیار وہ پیچھے مڑی۔۔۔ بیڈ رگز پر ہی اسکا فراک کے ساتھ کا دوپٹہ پڑا تھا۔۔۔

اسنے جلدی سے اکر دوپٹہ اٹھایا۔۔ اور اچھے سے اسے اپنے کندھوں کے گرد لپیٹا۔۔

اور اتنی ہی تیزی سے نکلتی باہر آئی۔۔۔۔۔
وہ شاہد کسی شیش محل میں تھی۔۔۔۔

پورا گلاس ہاؤس تھا وہ۔۔۔۔

سب کمروں کی دیواریں گلاس وال تھی مگر اندر نہیں دیکھا جائے سکتا تھا۔۔۔

سفید سنگ مر مر کا فرش۔۔۔ ایک چھت پر لگے تین بڑے خوبصورت فانوس وہ صبح ہونے کے باوجود جل رہے تھے۔۔۔

وہ سانس روکتے سیڑھیوں تک آئی جو۔۔ جس کی لیفٹ سائیڈ بھی شیشے کی تھی جبکہ رائٹ سائیڈ ایک گلاس وال کے ساتھ نیچے کو جاتی تھی۔۔۔

اسنے سیڑھیوں کی گلاس وال پر ہاتھ رکھتے نیچے دیکھا دھڑکتے دل کے ساتھ۔۔۔

نیچے والا پورشن اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔۔ جس چیز پر اسکی پہلی نظر گئی جو لاؤنج میں انٹر ہوتے ہی چھوٹے سے گلاس کے گھر پر گئی جس میں ہلکے سبز رنگ کا پانی تھا اور اس پانی میں خوبصورت مچھلیاں ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔۔ اسکے لئے یہ حیرت انگیز بات تھی۔۔۔۔

مچھلیاں یوں اور مچھلیوں کو گھر وہ بھی گھد میں۔۔۔ مگر اس وقت اسے اپ ی فکر۔ تھی نا کہ مچھلیوں کی۔۔ جبھی دھڑکتے دل کے ساتھ سیڑھی پر پاؤں رکھا۔۔۔ چپل نا اسے بیڈ روم میں نظر آئے نا اسنے دیکھے۔۔۔ جبھی اب ننگے پاؤں تھی۔۔۔

وہ پھونک کر قدم رکھ رہی تھی۔۔۔ ساتھ ہی گلاس کی سائیڈ وال کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔ اسے ڈر لگ رہا تھا اس جنت میں۔۔۔

وہ جیسے ہی نیچے آئی اسے سامنے ہی ڈائینگ روم میں بیٹھا کوئی نظر آیا جیسے کی اسکے طرف پشت تھی۔۔۔ وہ صرف اسکے گرے کوٹ اور سیاہ بالوں ولا سر دیکھ پا رہی تھی۔۔۔ مگر تھوڑا سا دیکھنے کے باوجود وہ پہچان گئی تھی کہ وہ کون تھا۔۔ جبھی اسکی طرف بڑھی۔۔۔۔ کچھ غصے کچھ خوف سے۔۔۔۔

"آ۔۔ آپ۔ کی۔ ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے یہاں لانے کی۔۔۔ م۔۔۔ مجھے واپس جانا ہے۔۔۔ "اس تک پہنچتی وہ غصے و صدمے سے بولی تھی۔۔۔

گرے ٹو پیس کے ساتھ بلیک شرٹ پہنے۔۔۔ جو اسکے فولادی وجود پر کافی کچھ رہی تھی۔۔ سیاہ بال کچھ ماتھے پر بکھرے۔۔۔ خوبصورت نقوش۔۔ سرخ و سفید رنگت۔۔۔

وہ سنجیدہ سا بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔ جب اچانک وہ نازل ہوئی۔۔۔

بالاج نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ اور جوس کا گلاس ہاتھ میں پکڑتے سیٹ سے ٹیک لگا لی۔۔ سیاہ نگاہوں کا مرکز وہ پری پیکر تھی۔۔ جس کی رنگت گلابی ہو رہی تھی۔۔ سنہرے بال کچھ دوپٹہ کے نیچے تھے۔۔ کچھ باہر نکل گئے تھے۔۔۔

ہمت تو میری ہوگئی۔۔۔ اسنے گلاس لبوں کا لگاتے کہا۔۔ "جانے " کی بات تو۔۔۔ وہ ایک پل۔ کو رکا۔۔۔ "ایسا سوچنا بھی نا۔۔۔ "وہ سنجیدہ ہوگیا تھا اب۔۔۔

آس پاس کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ دلنشین نے حیرت سے اس پاگل شخص کو دیکھا۔۔ جو نجانے کیوں اسکو۔ اٹھا لایا تھا۔۔۔۔

پاگل ہیں۔۔۔۔ ی۔۔ یہ۔ کیا بات۔۔ ہوئی۔۔۔ "وہ اسکی، سیاہ" انکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔ اسکے چہرے پر چھائی سنجیدگی اسے خوف میں مبتلا کررہی تھی2۔۔۔

وہ ایک دم جوس کا گلاس رکھتے اٹھا۔۔۔۔

وہ اتنی ہی تیزی سے پیچھے ہوئی۔۔۔۔

ورنہ۔ اسکا۔ فولادی وجود اس سے ٹکرا جاتا۔۔۔

دوپٹہ ہاتھوں میں دبوچے وہ سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

جبکہ وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کچھ پل اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

اور پھر ایک دن اسکے قریب ہوتے اسکا دوپٹہ میں چھپا ہاتھ دوپٹے سمیت ہی پکڑ کر اسے کرسی پر بیٹھایا۔۔۔۔۔۔

وہ ایک دم اسکے قریب آجانے پر چل وہئی تھی۔۔۔ مزاحمت کسی کام نا آئ۔۔۔

اسنے آٹھنا چاہا مگر وہ بھی بیٹھ چکا تھا اسکے پاس۔۔۔۔

ناشتہ ختم کرو۔۔۔ پھر عدالت لگا لینا۔۔۔ "وہ سپاٹ سا بولا۔۔ "

مجھے۔۔ ۔۔"

ہاں جانتا ہوں تمہیں نہیں کھانا اور یہاں سے جانا ہے۔۔۔ وہ "
اسکی بات کاٹ گیا۔۔۔۔

مگر اگر اب تم۔ نے ایک زرا بھی چوں چراں کی تو۔۔۔۔۔ وہ "
اسکو دیکھتے ایک پل رکا۔۔

وہ اسے کی دیکھتی بارہا بارہا اُٹھ چاہ رہی تھی۔۔۔ آب آنسو چہرہ بگھونا شروع ہوگئے تھے۔۔۔۔

وہ جھکا۔۔ بالکل قریب۔۔ اسکے کان کے پاس۔۔۔

رو گلابی چہرے پیچھے کرتی دوبارہ سانس روک گئی۔۔۔ ہاتھ اسکے سینے پر رکھے دور کرنا چاہا۔۔۔ مگر پھر اسکے ہاتھ ساکت ہوئے۔۔۔ شہد رنگ انکھیں حیرت و شرم سے اور بڑی ہوگئی۔۔۔

" تمہارا ڈریس چینج کروانے کی طرح کھانا بھی خود کھلا دوں گا۔۔ " بھاری گھمبیر سرگوشی کی۔۔۔ عنابی لبوں نے اسکے کان کی لو کو چھویا۔۔۔ جہاں۔۔ وہ تڑپی۔۔ وہیں۔۔ بالاج خان پر سرور چھانے

لگا۔۔۔ جزبات کی شدت سے سیاہ آنکھیں پل۔ میں سرخ۔ ہوئی۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید بہکتا۔۔ وہ۔ پیچھے ہوا۔۔۔ مگر اٹھا ۔ نہیں۔۔ وہ۔ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ جو ڈریس چینج کروانے والی بات پر شل۔ ہوئی۔۔ اسکے تپتے لمس پر تڑپ گئی۔۔۔ آنسوؤں میں روانی آئی۔۔۔۔

اوکے۔۔ میں خود کھلا۔۔۔ "

کھا۔۔۔ کھا رہی ہوں۔۔۔ "لب بیچھتے اسنے باقی آنسووں کو " پیا۔۔۔ اور سامنے رکھے ناشتے کو دیکھتے۔۔۔ ایک۔ شکوہ کناں نظر اس پر ڈالی اور ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

بار بار سسکتے۔۔ اسنے بل آخر کچھ کھا ہی۔ لیا۔۔۔

وہ اب۔ موبائل نکلا چکا تھا۔۔ اس کے رک جانے پر اسے دیکھا۔ موبائل آف کرتے پاکٹ میں ڈالا۔۔۔ اور کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

دو ایک کام۔ ہیں ضروری میں ابھی جا رہا ہوں۔۔۔ جلدی۔ " آجاؤں گا۔۔۔۔ یہاں۔۔ میڈم ہی ہیں۔۔ تم۔ ٹی وی وغیرہ دیکھ لینا۔۔۔ واپس اکر بات ہوتی ہے۔۔۔ "گرے کوٹ کے بٹن بند کرتے وہ اب سیاہ گاگلز لگا رہا تھا آنکھوں پر۔۔

"۔۔ ن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ مجھے۔۔ میں یہاں نہیں رہو۔۔۔"

اس کے سوا کوئی آپشن نہیں ہے۔۔۔ یہی ایک ہے اور تمہیں "
چوز کرنا پڑے گا۔ "وہ سرد ہوا۔۔

اور پھر وہ بولتی رہی۔۔ مگر وہ جا چکا۔۔۔

لاؤنج کا۔ دروازہ لاک کر چکا تھا۔۔۔ وہکافی دیر دروازے کے پاس بیٹھی روتی دروازہ بجاتی رہی۔۔۔مگر کوئی بھی نہیں آیا۔۔۔ ۔۔

✨✨✨

صبح اب دوپہر میں بدل رہی تھی مگر دلنشین کا کوئی پتا نہیں چلا سکا۔۔۔

وہ ہر جگہ اسے ڈھونڈ رہا تھا؛۔۔۔ مگر ابھی تک کسی کو بتایا نہیں۔۔ وہ اپنی بہن کی بدنامی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

مگر خود کو؛ دل پاگل ہورہا تھا۔ نجانے وہ۔ کدھر ہوتی۔۔۔۔

ندی کے بہتے پانی کو دیکھتے معراج نے آنسوؤں بمشکل ضبط کیئے۔۔۔ کل شام سے اب تک کتنا وقت گزر گیا۔۔ مگر وہ کہیں تھی ہی نہیں۔۔۔

وہ۔ پل پل۔ کررہا تھا۔۔

نا اسکی۔ بات جمیلہ بیگم۔ سے ہوئی نا ہی اجالا سے۔۔۔۔۔ وہ۔ کسی کا۔ سامنا نہیں کر۔ پل؛ رہا تھا؛۔۔

اسکے۔ خیال سے وہ اپنی بہن کا خیال نہیں رکھ پایا؛۔۔۔۔ ۔۔۔

؛ بھی کچھ ہی دیر گزری تھی جب  سلوٹوں ووے سوٹ کے جیب میں پڑا موبائل بجا۔۔۔

اسنے۔ نکال۔ کر دیکھا

انئون نمبر سے کوئی میسج تھا۔۔۔۔ اور وہ سرد پڑتے چہرے کے ساتھ واپس ڈال چکا تھا موبائل جیب میں۔۔۔۔۔

چہرے کے تاسرات اب سرد ہو گئے تھے۔۔۔۔

✨✨✨

گرے بٹنوں و؛ لی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے۔۔ بالوں کی چھوٹی سی پونی بنائے وہ بینچ کر بیٹھا ببل چبا رہا تھا۔۔

انکھوں پر سیاہ گاگلز لگائے وہ شرٹ کے اوپر کے بٹن کھلے تھے۔۔۔

آج وہ بڑے دوپٹے والی لڑکی کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔۔ غیر ارادی طور پر وہ اسے مس کررہا؛ کررہا تھا شاید۔۔۔۔

گیتی کبیر اور نجستہ بھی گھاس پر بیٹھے نجانے کا بھی؛ تھا پر بہن کرر ہے تھے

اسے شدید غصہ آرہا تھا ان پر۔۔ خود پر بھی۔۔۔۔

وہ۔ کیوں تھے اتنے نارمل۔۔۔ وہ کیوں اسے یاد کررہا تھا۔۔۔

کیوں سب ادھورا سا تھا۔۔۔۔

وہاج۔۔ آؤ۔۔۔ یہ۔ دیکھو۔۔۔۔۔ "کبیر نے ادھر سے ہی ہانک " لگائی۔۔۔۔

وہاج سننے کے باوجود بھی۔ نا گیا اسکے۔۔ پاس۔۔

اور انکھیں موند گیا۔۔۔

مگر ایک پہ۔ پل۔ بعد سیاہ گاگلز کے پیچھے چھپی آنکھیں کھل گئی۔۔۔۔ وہ شہد رنگ خوبصورت نم حیرت زدہ آنکھیں اسے اب تنگ کررہی تھی۔۔۔۔۔۔

✨✨✨

وہ کمرے میں بیڈ پر بیٹھی بار بار دروازے کو اور وال کلاک کو دیکھتی جو شام کے چار بجا رہی تھی۔۔ ۔۔ بالاج صبح کا گیا اب تک لوٹا نہیں تھا۔۔۔

میری جو کہ میڈ تھی۔۔ اسنے ہی اسے کپڑے دیئے۔۔ پہلے تو اسکی دل۔ کیا کہ نا لے۔۔ مگر پھر لے ہی لئے۔۔۔۔ کیونکہ وہ رات کے کپڑوں میں اب پورا دن تک نہیں گزار سکتی تھی۔۔۔

پیچ کلرڈ شارٹ شرٹ کے ساتھ کیپری پہنے۔۔ سیم کلرڈ جالی دار نفیس دوپٹہ کندھے پر پھیلائے۔۔ سنہرے گھنگھریالے بالوں کی چٹیا کیئے وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔

صبح کے بعد اب تک کچھ کھایا بھی نہیں تھا بھوک سے بڑا حال تھا۔۔ اوپر سے یہ سوچ سوچ کر۔ رونا آرہا تھا کہ معراج کا کیا۔ حال ہوگیا۔۔۔ اجالا۔ کو۔ پتا ہو گا۔۔۔۔

وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھی کہ اچانک ہی دروازہ کھلا۔۔۔

گھٹنوں سے سر اٹھا کر اسنے سامنے دیکھا۔۔ اور پھر ایک دم بیڈ سے اٹھتی کھڑی ہوئی۔۔۔

وہ۔ سامنے ہی کھڑا تھا۔۔

صبح والے گرے کوٹ پینٹ کے ساتھ بلیک پلین شرٹ۔۔ سیاہ بال جو صبح جیل سے سیٹ تھے تھا کچھ ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ ایک ہاتھ میں موبائل گاگلز اور کی چین پکڑے دوسرے ہاتھ سے دروازے کے ہینڈل کو پکڑے وہ اسے ہی دیکھ۔۔ رہا تھا یکٹک۔۔ مخمور نگاہوں سے۔۔۔

دفعتاً وہ مظبوط مگر چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا۔۔۔۔

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ چہرہ جھکا گئی۔۔ خوف سے ہتھیلیاں نم ہو رہی تھی۔۔۔

" ہر رنگ، ہر رنگ سے زیادہ خوبصورت لگتا ہے تم پر۔۔ " بوجھل۔ سرگوشی میں کہا۔ وہ اب اسکے پاس کھڑا تھا۔۔ کچھ ہی۔ قدم۔ کی دوری پر۔۔ نگاہیں اسپر جمائے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ۔۔

نم ہوتی ہتھیلیاں ایک بار پھر دوپٹے سے خشک کی۔ اب کہ شہد۔ رنگ خوبصورت آنکھیں بھی۔ نم۔ ہوئ مگر کچھ بولی نہیں۔۔۔۔۔۔ صبح کی اسکی بات یاد آتے ہی چہرہ لال انگار ہوا تھا۔۔ کچھ شرم سے کچھ غصے سے۔۔۔ مگر جھکی نگاہیں اٹھائی نہیں۔۔۔

وہ دو۔ قسم۔ اور قریب ہوا۔۔۔ اور چہرہ اسکے کان کے قریب لے کر گیا۔۔۔۔۔ "میرے پاس کوئی حق نہیں تھا۔۔۔۔ جبھی۔۔۔ کچھ پل رکا۔۔۔ اسکی سختی سے بند آنکھوں اور گلابی چہرے کی دیکھا۔۔۔ "میری نے کیا تمہارا ڈریس چینج۔ مگر فکر نا کرو۔۔ کبھی میں بھی کر دوں گا۔۔ "وہ ہنوز اسکے چہرے کو دیکھتا بوجھل گھمبیر آواز میں بول رہا۔۔

دلنشین نے ایکدم آنکھیں کھولی۔۔۔ نگاہوں کا تصادم ہوا۔۔۔۔ وہ اسکے چہرے کے کافی قریب تھا۔۔۔ وہ۔ ایک دم پیچھے ہوئی۔۔۔۔ دوپٹہ دوبارہ شانوں پر پھیلایا۔۔۔ لب کاٹتی وہ اب پھر نیچے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ دل جیسے کانوں میں دھڑک رہا تھا۔۔۔ رنگت انتہائی سرخ ہو گئی۔۔۔

۔ نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ "گہرا بوجھل۔ سانس ہوا کے سپرد" کرتے وہ سرسری سا بولا۔۔

جبکہاسے سو واٹ کا دھچکا لگا۔۔۔۔ آنکھیں صدمے سے پھیل گئی۔۔۔۔

" آپ۔۔ کو کس نے کہا کہ میں آپ سے نکاح کروں گی۔۔۔۔" دلنشین الٹے ہاتھ کی پشت سے گال صاف کرتی قدرے حیرت سے گویا ہوئی۔۔۔

تمہارے پاس کوئی دوسرا آپشن ہے ہی نہیں۔۔ "بالاج نے بے" فکری سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں۔۔ میں یہاں سے بھاگ جاؤں گی۔۔۔ مجھے جیسے ہی موقع " ملا۔۔۔ میں یہاں سے بھاگ جاؤں گی۔۔۔ " وہ اب بھی انکاری تھی۔۔۔ وہ کیسے یہاں رہ سکتی تھی۔۔۔ اسے ہر صورت واپس گاؤں جانا تھا۔۔ نجانے معراج کہاں کہاں پاگل ہوا پھر رہا ہوتا۔۔

نجانے لوگ کیا کیا باتیں کر رہے ہوتے اور کے بارے میں۔۔۔ یہ سوچ سوچ کر اسے رونا آرہا تھا۔۔۔پہلے والا خوف اب زائل ہو گیا

" اچھاااا۔۔۔ اور تمہیں یہ۔ کس نے۔ کہہ دیا کہ یہاں سے باہر تم نکل سکتی ہو۔۔۔۔ "وہ ابھی اسی کے انداز میں حیرت ظاہر کرتے ہوئے بولا۔۔۔ نگاہیں اسکے چہرے کی طواف کررہی تھی۔۔۔ آنسوؤں سے تر گلابی چہرہ۔۔۔ سنہرے گھنگھریالے بال ۔ وہ ہر بار ہر بار سے زیادہ خوبصورت لگتی۔۔۔ دل دھڑکا جاتی شدت سے۔۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں حرارت در آئی۔۔۔ دل کیا اسے چھو کر دیکھے۔۔۔ مگر وہ کوئی حق نہیں رکھتا تھا۔۔

" مجھے کوئی۔۔۔ آپ سے یہاں جائیں۔۔۔ ہے کہا خود نے ۔۔میں

نکاح نہیں کرنا۔۔ کسی صورت بھی۔ نہیں۔۔۔۔ "وہ اب ادھر

ہی بیڈ پر بیٹھتی روتے ہوئے بولی۔۔۔

اب تو وہ اس لمحے کو کوس رہی تھی جو وہ اس کے باغ میں گئی۔۔

اور پچھتا رہی تھی کہ کیوں معراج کو نہیں بتایا۔۔۔۔ وہ یقیناً اسے

بچا لیتا۔۔۔

" دیکھو دلنشین۔۔۔۔ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ اب بالکل

اسکے سامنے اکر کھڑا ہوا تھا بھرپور سنجیدگی کے ساتھ۔۔۔۔

" تمہارے پاس ابھی اس کے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہے۔۔۔

تمہیں نکاح کرنا ہی ہے مجھ سے ہر صورت۔۔۔۔ دوسری صورت

میں، میں تمہیں کبھی واپس گاؤں نہیں لے کر جاؤں گا۔۔ کبھی

بھی نہیں۔۔۔ اور وہ میرے پالتو جانور دیکھے ہیں نا۔۔۔۔ اگر تم باہر نکلی وہ تمہیں ختم کرنے میں پل بھی نہیں لگائیں گے۔۔۔

ابھی نکاح کرلو۔۔۔ میں تمہیں واپس لے جاؤں گا گاؤں۔۔۔ مگر پہلے میری ہو جاؤ "وہ۔ سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔ البتہ واپس جانے کا اسکا کوئی بھی ارادہ نہیں تھا۔۔۔ کچھ عرصہ تو بالکل بھی نہیں۔۔۔

دلنشین نے جھکا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ بھیگی شہد رنگ خوبصورت آنکھوں سے۔۔

دل الگ ہی کہانیاں سنا رہا تھا۔۔۔ جن کو وہ جھٹلا گئی۔۔۔۔

اور پھر پورے کمرے میں نظر دہرائی۔۔ سب کچھ تو تھا جو اسنے خوابوں میں دیکھا تھا۔۔ جو اس نے اپنے لیے چاہا تھا۔۔ مگر گر جو

یوں ملنا تھا تو نا ہی۔ ملتا۔۔ اسکے لئے گاؤں کا وہ چھوٹا سا گھر ہی ٹھیک تھا۔۔۔ گھر یاد آتے ہی اسکے آنسو روانی سے بہنے لگے۔۔

" رو مت سنہری۔۔ تمہاری یہ بھیگی آنکھیں مجھے اور دیوانہ بنا دیں گی تمہارا۔ "وہ اب اسکے کافی پاس آگیا تھا بے خودی میں۔۔ بے اختیار ہی۔۔ فاصلے مٹا گیا تھا۔

وہ ایک دم پیچھے لوئ۔۔ اسکے پیچھے ہوے ہی وہ بھی کچھ قدم پیچھے ہوا۔۔۔

نکاح کرنے کے بعد اپ مجھے واپس لے جائیں گے۔۔۔ "اس"

نے امید سے پوچھا۔۔۔ ایک بار جو وہ معراج کے پاس پہنچ جاتی

پھر اسے کوئی فکر نہیں تھی۔۔۔ وہ جانتیتھ وہ اسے بچا لیتا۔۔

" خاموشی سے کچھ لمحے اسے دیکھتا رکا۔۔ "ہاں۔۔ لے جاؤں گا۔۔

صاف جھوٹ بولا۔۔۔

اور اگر۔ مکر گئے۔۔۔ "اسے یقین نہیں تھا۔۔ مگر امید"

تھی۔۔۔

دلنشین اٹھو۔۔۔ باہر مولوی صاحب اور کچھ لوگ بیٹھے ہمارا "

انتظار کررہے ہیں۔۔ ایک بار کہا ہے لے کر جاؤں گا واپس۔۔ تو

لے کر جاؤں۔۔۔ "اسکا لہجہ ایک دم۔ سخت ہوا۔۔۔ وجھی چہرے

پر بھی سختی چھا گئی۔۔۔

اور پھر وہ۔ امن گئی۔۔۔ بالاج نے اس کے چہرے پر دوپٹہ کیا۔۔ اور اسے لیئے باہر آیا جہاں مولوی صاحب کے ساتھ کچھ مرد اور دو لڑکیاں بھی تھی۔۔۔

اسے صوفے پر بیٹھانے کے بعد وہ خود مولوی صاحب کے ساتھ بیٹھا۔۔۔۔

کچھ منٹ بعد مولوی صاحب کے پوچھنے پر۔۔۔ دلنشین نے جالی دار دوپٹے کی اوڑھ سے اس کو دیکھا۔۔ نم۔ آنکھوں سے۔۔۔۔ اور پھر تین بار قبول ہے کہتی۔۔ کسی اور کے نام ہوگئی۔۔۔۔ اسکے دماغ میں ہزاروں سوچیں بیک وقت گھوم رہی تھی۔۔۔۔

بالاج سے بھی پوچھا گیا۔۔۔

بنا دیری کیئے وہ اسے دیکھتے قبول کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

✨✨✨

اس کادل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اسنے تو ابھی تک کبھی شادی کا۔ سوچا بھی نہیں۔۔ اور اج وہ کسی کے نکاح میں آگئی تھی۔۔۔ جس کے بارے میں وہ صرف اتنا ہی جانتی تھی کہ وہ اسکے گاؤں کے سرپنج کا بیٹا ہے۔۔۔۔ اور بس۔۔۔

مگر اج وہ اسکا محرم بنا اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

وہ اب اپنے کچھ دوستوں کے گلے۔ ملتا سرشار سا لگ رہا تھا مبارک و دعائیں وصول کرتے وہ مدھم سا مسکرا رہا تھا۔۔۔

وہاں جتنے بھی تھے وہ اب میں سے کسی کو نہیں جانتی تھی۔۔ وہ بس خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔ جو دو۔ لڑکیاں آئی تھی وہ نجانے اس سے کیا کہہ رہی تھی۔۔۔ اسکا دھیان ہی نہیں تھا۔۔

گود میں رکھے دونوں ہاتھوں کو دیکھتے وہ !خود کو رونے سے باز رکھ رہی تھی

" مبارک ہو لالا۔۔۔۔۔ مگر بابا سائیں کو کیا بتائیں گے۔۔۔ "

بلیک ٹو پیس کے ساتھ وائیٹ شرٹ پہنے۔۔ بالوں کو چھوٹی سے پونی کیئے۔۔۔ وہ وہاج خان تھا۔۔۔۔

وائیٹ شرٹ کے اوپر و بلیک اور سلور چینز نظر آرہی تھی۔۔ اسکے یاک ہاتھ میں اسکے برانڈڈ سیاہ گاگلز پکڑے ہوئے۔۔ وہ نکاح کے بعد ہی پہنچا۔۔۔ بالاج نے اسے بتا صبح ہی دیا تھا پہلے تو وہ کافی حیران ہوا مگر پھر خاموش ہوگیا۔۔۔ بالاج نے اسے اور کچھ نہیں بتایا تھا کہ وہ کون لڑکی تھی۔۔۔

سمبھال ہوں گا۔۔ "گرم جوشی سے گلے ملتے وہ سرسری سا " بولا۔۔۔۔

باقی سب اب آپس میں مصروف باتیں کر رہے تھے۔۔۔

کھانا وہ باہر سے آڈر کر چکا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اس بڑے سے ڈائینگ روم میں وہ سب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔

شزا اور بیلا دلنشین کو کمدے میں ہی لے آئی وہ ادھر نہیں بیٹھنا چاہیں رہی تھی۔۔۔

جہاں صبح خاموشی تھی اب وہاں سے قہقہوں سے آواز باخوبی سنی جا سک رہی تھی۔۔۔ رات آئستہ آستہ گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

مگر شہر میں رش کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔ کراچی پورا روشنیوں میں جھگ مھگ کر رہا تھا۔۔۔۔

اسکے برعکس۔۔۔ دور ایک۔ ملتان کے شہر میں گاؤن خان پور اس وقت سیاہی میں ڈھوبا ہوا تھا۔۔۔۔

کہیں کہیں کسی کچے گھر کے باہر زرد رنگ روشنی لگی ہوئی تھی۔۔ اور کچے گھروں کے اوپر چھت سے دھواں نکل رہا تھا۔۔۔

خان پور میں بجلی تو تھی مگر گیس کا ابھی کچھ انتظام نہیں ہوا تھا۔۔۔ لوگ لکڑیاں جلاتے یا پھر سلینڈر۔۔

ایسے میں ایک قدرے الگ تھلگ چھوٹے مگر پکے مکان کے چھوٹے سے باغیچے میں رکھی چارپائی پر چت لیٹے وہ نجانے آسمان پر نجانے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

" زمین پر جب ہم سے کوئی کھو جائے تو ہم آسمان پر ستاروں کی جھرمٹ میں اسے تلاش کرنے لگتے ہیں چاند کو تکنے لگتے ہیں، مگر جب ہم مکمل ہوں، ہمارے پاس سب ہوں، تب ہمیں یہ زرا یاد نہیں آتے، نا بے شمار ستارے نا ہی اکیلا چاند"

وہ سوچ رہا تھا۔۔۔

گرے سلوٹوں والی لٹھے شلوار قمیض۔۔۔ بھورے پر کشش بال۔ پوری طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ گرے آنکھوں میں نجانے کیا تھا۔۔ یا کچھ تھا بھی کہ نہیں۔۔ ہاں مگر وہ انتہائی سرخ ہورہی تھی۔۔ یوں مانو کسی نے مرچیں ڈال دی ہوں۔۔۔

وجیہہ چہرے پر تھکن غصہ بے بسی۔ تکلیف نجانے کیا۔ کیا تھا۔۔۔

یہ پورا دن بھی گزر ہی گیا تھا۔۔۔ مگر رات تھی کہ جیسے صدیوں سے جیسے رک گئی تھی اسکے چاروں طرف اندھیرا کیئے۔۔۔۔

کل۔ شام کا نکلا وہ کچھ دیر پہلے گھر لوٹا تھا۔۔۔ ناکام۔۔۔

نجانے وہ کہاں غائب ہوئی تھی جو کہیں مل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

" ایک بار۔۔ واپس آجاؤ گڑیا۔۔۔ میں۔ میں کہیں نہیں جانے دوں گا پھر تمہیں۔۔۔ "

" کون۔۔۔ کے کر سکتا ہے یہ جرات۔۔۔ "

" میں۔۔ میں پاگل ہو جاؤں گا۔۔۔ "

اسکاس رہی پھٹ رہا تھا۔۔۔۔ درد سے سوچوں سے۔۔ تکلیف سے۔۔۔ مگر وہ یکٹک آسمان کی دیکھے جو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

⭐⭐⭐⭐⭐

صبح کی روشنی چار سال پھیلتی اندھیرے کا دم توڑ گئی تھی۔۔۔۔

کراچی میں یہ صبح کی۔ معمول کی طرح کافی معروف سی لگ رہی تھی۔۔

ہر کوئی تیار ہوتا کام پر جانے کی جلدی میں تھا۔۔۔۔۔

سڑکوں پر معمول کے شور۔ و رش تھا۔۔۔۔۔۔۔

تب ہی یونی کے گیٹ کے سامنے سیاہ پراڈو رکی ایک پر کو۔۔۔
اور پھر پارکنگ میں اپنی مخصوص جگہ پر رکی۔۔۔

پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھلا اور گرے جمپ سوٹ کرتا طرح کا بلیک ڈرس جس کے بازو ایک ہلکی سی سٹریپ کی طرح تھے۔۔۔ اس کے اوپر منی ڈیپ ریڈ کلرڈ جیکٹ پہنے۔۔ پاؤں میں ڈیپ ریڈ ہی پینسل۔ ہیل۔۔ میرون ڈائے کئے بالوں کو ہلکا سا کرل کیئے وہ اپنی چھٹانی ہلکی بھوری آنکھوں پر بڑے بڑے گاگلز لگائے نیچے اتری۔۔
اور پھر پچھلا دروازہ کھول کر اپنا چھوٹا سا کالج بیگ کاندھے پر ٹکایا۔۔۔

اور پھر پیسنجر سیٹ کے شیشے سے اندد جھانکی۔۔۔

ہے وہاج۔۔ کہاں گم۔ ہو۔۔۔ نکلو بھی۔۔۔ "خجستہ کی آنکھوں پہ " ہنوز گاگالز لگے ہوئے تھے۔۔۔

اسنے آج آسمانی رنگ کی بٹنوں والی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔ اوپر والے بٹن ہمیشہ کی طرح کھلے تھے۔۔ اور گردن و سینے پر وہ سلور اور بلیک چین نظر آرہی تھی جن کے سلور اور بلیک لاکٹ کشادہ سینے پر کچھ جھلک دھکاتے۔۔۔ بالوں کی ہمیشہ کی طرح چھوٹی سی پونی کئے انکھوں پر گاگلز لگائے وہ سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم۔ اندر جاؤ میں آجاؤں گا۔۔۔ "سپاٹ، سا لہجہ تھا "

اوکے۔۔ "وہ کندھے اچکاتی اپنے لیٹیسٹس آئی فون پر انگلیاں " چلاتی اب یونی کے گیٹ کی طرف بڑھی۔۔

جبکہ وہ نجانے کتنی دیر یوں ہی بیٹھا رہا۔۔ سیدھے ہاتھ میں سلگار سلگ رہا تھا۔۔ جسے وہ کچھ دیر بعد لبوں سے لگاتا اور۔ منہ سے دھواں نکالتا عجیب عجیب سے طریقوں سے۔۔۔

کافی دیر گزر جانے کے بعد وہ باہر نکلا تھا۔ اور یونی کی طرف بڑھ۔ گیا۔۔۔۔۔۔۔

بے بی پنک نیٹ کے سلیو والی شارٹ فراک کے ساتھ سیم۔ کلرڈ کیپری پہنے۔۔ سیاہ چھوٹے بالوں کو بالکل اسٹریٹ کر کے درمیان سے مانگ نکال ہر کھلا چھوڑے۔۔ پاؤں میں بلیک ہائی ہیل پہنے وہ پری کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

اج شال تو نا کی ہوئی تھی البتہ ڈریس کے ساتھ کا ہی جالی دار نفیس سا دوپٹہ ایک کندھے سے ہوتا نیچے کے لڑھک رہا تھا۔۔۔

میک اپ بھی لائٹ سا تھا۔۔۔

وہ۔ کافی خوبصورت لگ رہی تھی اوپر سے سیاہ۔ نین کٹوروں میں کاجل لگائے ۔۔ اسکی پہلے سے پر کشش آنکھیں اور خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اسکے ساتھ چلتی پری نے گرین پاؤں کو چھوت؛ فراک پہنا ہوا تھا۔۔ لمبے سیاہ بالوں کی چٹیا بنائے دوپٹے کو کاندھے پر پھیلانے وہ بھی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

وہ خولہ کو طرح تلاشی نہیں نے فیشن کو کافی فالو کرتی۔۔۔ اور خولہ ہر طرح سے پورا فالو لو کرتی۔۔۔

خولہ ماموں جان کی بات مان لو اور منگنی کر لو۔۔۔ "وہ سرسری "
سا بولی۔۔

ہمم۔۔۔ میرے پاس اور کوئی کام بچا ہی۔ نہیں ہے نا"موڈ اچھا "
تھا اسکا کچھ۔۔۔

ویسے شایان کافی ہینڈسم ہے۔۔ آہہ کاش۔ میری ہوجاتی اس"
سے شادی۔۔۔ "وہ اپنی ہی ٹون میں بول رہی تھی۔۔

کون شایان۔۔۔ "ایکدم رکتی وہ چونکی۔۔ "

وہی گلفام خان کا بیٹا جا کا رشتہ مانگا ہے انہوں نے۔۔ مجھے تو ماں " سائیں نے بتایا۔۔ "وہ۔ دلچسپی سے بول۔ رہی تھی

۔۔

خولہ نے کوفت سے اسے دیکھا۔۔۔

وہ سامنے دیکھ رہی تھی جب اچانک تھمی۔۔۔

اور پھر ایک نظر ساتھ چلتی پری پر ڈالی۔۔۔

پری تم اس طرف جاؤ۔۔ اسنے مخالف سمت گھیت کی جانب " اشارہ کیا۔۔۔ میں دو۔ منٹ میں آئی۔۔۔ اسنے پری کے جواب کا انتظار نہیں کیا۔۔ اور جلدی جلدی دوسری جانب بڑھی۔۔۔

یہ کدھر چلی گئی۔۔۔ اب میں ادھر کیا کروں گی اکیلی۔۔۔ " اسنے حیرت سے دور جاتی خولہ کو دیکھتے ہوئے خود ہی سے " کہا۔۔۔ اور گھیت کو چھوڑتی گاڑی کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

⭐⭐⭐⭐

اوو وہ۔ دیکھ ارمان۔۔ تیری سنہری چڑیا آج آہی گئی ہے۔۔ میں" تو کہتا ہوں اج سب کے سامنے پروپوز کر۔ ہی۔ دے۔۔۔ "ارمان کے ساتھ بیٹھے بابر نے کلاس روم۔ کے دروازے کی۔ جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ آواز زیادہ اونچی نہیں تھی۔۔ مگر بالکل سامنے والے بنچ پر بیٹھے وہاج تک ضرور پہنچ گئی۔

وہ ہاتھ ہر تلسی گرائے منہ میں ڈالنے ہی والا تھا کہ رک گیا۔۔
سیاہ آنکھوں میں سرخی گھول گئی۔۔۔

باقی کچھ سٹوڈنٹس کی طرح وہ بھی دروازے کی جانب مڑا۔ جانتے ہوئے بھی کہ وہاں کون۔ ہو۔ سکتی تھی۔۔۔۔

آسمانی رنگ کے شارٹ فراک کے ساتھ وائیٹ جینز پہنے۔۔ وائٹ ہی شفون کے روپٹے کو گلے میں ڈالے سنہرے لمبے بالوں کو ہائی پونی میں مقیم کئے بہت لائیٹ میک اپ میں وہ کچھ پریشان سی۔ موبائل کی سکرین کو۔ دیکھتی اندر آرہی تھی۔۔۔

ہائی پونی کے باعث شفاف صراحی دار گردن کافی واضح تھی۔۔۔

اتفاق سے ہی ان دونوں نے ایک ہی کلر پہنا تھا آج۔۔۔

وہ اتنے ہی تیزی سے واپس مڑا۔۔۔

اوو اجالا۔ آؤ نا۔ کیسی ہو تم۔۔ "گیتی ادھر ہی بیٹھے بیٹھے بولی "
تھی۔۔

اجالا نے اسے دیکھا۔ اور پھر ایک۔ نظر وہاج کو۔۔۔ منہ کے
زاویے خود ہی بدل گئے۔۔

میں اب ٹھیک ہوں۔۔ "ان تک آتے وہ۔ مدھم سا بولی "
تھی۔۔۔

کل تمہاری خالہکو شک تو نہیں ہوا نا۔۔ "خجستہ نے کچھ فلرمندی "
سے کہا۔۔۔

البتہ وہاج اب اسے نہیں دیکھ رہا تھا مگر سن ضرور۔ رہا تھا۔۔۔
اسکی سیاہ نگاہوں کا۔ مرکز ارمان اور۔ بابر نے۔۔ جو۔ اب بہت
ہلکی آواز میں اجالا کو۔ دیکھتے ہی کچھ کہہ رہے تھے۔۔۔۔

"نہیں۔۔ انہیں تو نہیں ہوا شک۔۔۔ "وہ خجستہ کے ساتھ بینچ پر بیٹھ گئی۔۔ شروع دن سے ہی وہ تینوں ساتھ بیٹھ۔ رہے تھے۔۔ گیتی اور کبیر اگلے بنچ پر ایک اور لڑکی کے ساتھ بیٹھتے۔۔۔۔

"تم کچھ پریشان لگ رہی ہو۔۔ کوئی پرابلم ہے کیا۔۔۔ کبیر جو کب سے خاموش تھا اب وہ بولا۔۔۔

تب ہی وہاج نے اسے دیکھا۔۔ عین اسی وقت اجالا نے بھی اسے دیکھا تھا۔۔

نہیں بس۔۔۔ ل۔۔۔۔ بھائی کال۔ نہیں پک کر رہے تھے تو تب " پریشان تھی۔۔ اور تو کچھ نہیں۔۔ "وہ پل۔ میں نگاہیں پھیر گئی۔۔۔ جبکہ وہ ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

وہ کتنی معصوم لگتی تھی۔۔ یا شاید تھی بھی۔۔۔

تم اس ہائی پونی میں بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔۔ اس کو " اتارو۔۔ "تب ہی بہت اچانک خجستہ نے کہتے ساتھ ہی بنا اسکو سمجھنے کا موقع دیئے اسکے بالوں کو پونی اتار دی۔۔

سنہرے بال کسی ابشار کی مانند کمر پر بکھرتے چلے گئے۔۔ کچھ نے چہرہ ڈھاپا۔۔

کافی سٹوڈنٹس انہیں دیکھتے ہنسے تھے۔۔۔

اجالا تو ہکا بکا رہ گئی۔۔ گرمی کی وجہ سے وہ بال یوں بند کرتی تھی۔۔

پہلی بار تو وہاج کی وجہ اسے کھل گئے اب خجستہ کو نجانے کیا مسئلہ ہوا تھا۔۔ حالانکہ وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

خجستہ۔۔۔۔ یہ کیا کیا۔۔۔۔ میرے بال خراب کر دیئے۔۔ اتنی " مشکل سے تو پونی کی تھی میں نے۔۔ "ہاتھوں سے بال پیچھے کرتی وہ روہانسی ہوئی۔۔۔۔۔

وہاج اب بھی اسے دیکھ رہا تھا کچھ مہوب سے اسکے سنہرے بالوں کو۔۔۔

ایسے تم زیادہ اچھی لگتی ہو۔۔ "خجستہ نے سرسری سا کہا۔۔"

تبھی پروفیسر اندر داخل ئ۔۔

تب تک وہ بالوں کو ہاتھوں سے سیدھا کرتی پیچھے کر چکی تھی۔۔۔

⭐⭐⭐⭐

" آپ نے وعدہ کیا تھا نکاح کے بعد واپس لے کر جائیں گے۔۔ "

دلنشین کافی صدمے سے بولی۔۔۔

ہاں کیا تھا وعدہ۔۔۔ میں نے یہ کہا تھا کہ نکاح کے بعد واپس " لے جاؤں گا۔۔ یہ کب کہا تھا کہ اج ہی لے جاؤں گا۔۔۔۔ اب بیشک میں تمہیں دس سال بعد بھی لے کر جاؤں۔۔ وعدہ تو پورا ہو جائے گا نا۔۔۔ "مسکراہٹ دبائے وہ سرسری سا بولا۔۔۔

دلنشین کا چہرہ صدمے و غصے سے سرخ انگار ہوگیا۔۔۔۔ اس لیئے تو وہ نہیں مانی تھی۔۔

وہ ادھر ہی بیٹھتے چلی گئی شہد رنگ آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئی۔۔۔۔

کل کے بعد وہ آج نظر آیا تھا مگر جب دلنشین نے واپس جانے کا کہا تو وہ صاف مکر گیا۔۔۔۔

وہ بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس آفس جانے کو تیار کھڑا تھا۔۔۔ اور دلنشین اب تک کل والے پنچ سوٹ میں تھی۔۔۔ البتہ اب بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ آنکھیں سوجھی ہوئی تھی۔۔۔ وہ رات کو روتے روتے ہی سو گئی تھی۔۔۔۔

" میں نے اپ سے نکاح اسی شرط پر کیا تھا۔۔۔ اور۔۔ آپ۔۔۔ "وہ بہت مدھم سا بول رہی تھی وہ بھی مشکل سے۔۔۔

" یہ نکاح صرف اس لئے کیا ہے تاک تم میرے ساتھ یہاں رہ سکو۔۔ رہ تو ویسے بھی سکتی تھی۔۔ مگر میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی مجھ پر سوال اٹھائے۔۔ بس اسی لئے۔۔۔ "وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

" تو۔۔ لائے کیوں مجھے یہاں۔۔ ہاں۔۔ کیوں لائے۔۔ "وہ روتے ہوئے چیخ پڑی۔۔ غم و غصے سے۔۔۔

دو دن آرام کرو۔۔۔ پھر بتاؤں گا کیوں لایا ہوں۔۔۔۔ اب میں "
چلتا ہوں۔۔ آفس کے لیے دیر ہورہی ہے۔۔۔ کھانا وقت پر کھا
لے نا۔۔ اگر مجھے پتا چلا کہ تم نے کھانا نہیں کھایا یہ کچھ بھی غلط تو
یقین کرو میرا رویہ تم برداشت نہیں پر پاؤ گی۔۔۔ سختی نہیں کرنا
چاہتا۔۔ مجبور بھی مت کرو۔۔ "وہ۔ ہنوز سرد و سپاٹ لہجے میں
بول رہا تھا۔۔۔

دلنشین آنکھوں میں آنسو لیئے اس ظالم کو دیکھ رہی تھی۔۔ جو
نجانے اسکے کون سے گناہ کی سزا کے طور پر اس کی زندگی میں
آیا۔۔۔ نا وہ سمجھ پا رہی تھی کہ وہ اسے کیوں لایا تھا یہاں۔۔۔
اوپر سے معراج کی فکر الگ۔۔۔

کچھ لمحے یوں ہی خاموشی کے نزر ہوگئے۔۔ اور پھر وہ اچانک اسکے قریب آیا۔۔ بہت قریب۔۔۔ اسنے پیچھے ہونا چاہا مگر ہو نہیں پائی۔۔۔

اسکے چہرے پر جھکتے اسکے دونوں گالوں پر شدت سے اپنے لب رکھے اور پھر اسکے چہرہ کو دیکھا۔۔

وہ سانس تک روکے انکھیں زور سے بند کئے بے آواز رو رہی تھی۔۔ چہرہ بالکل سرخ تھا۔۔

اور پھر اسکے کان کے پاس جھکتے بوجھل گھمبیر آواز میں اسنے بہت پیار سے اسکے کانوں میں سیسہ انڈھیلا۔۔۔

میں تمہاری خوبصورتی کو کیش کروانا چاہتا ہوں۔۔ "اور پھر"
اچانک ہی اسے پیچھے ہوتا۔۔ ایک ہاتھ پینٹ کے پاکٹ میں ڈالے
وہ بنا اسکو دیکھے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

جبکہ وہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔ سینے میں مچلتا دل اب خوف سے
خاموش سا ہوگیا تھا۔۔۔

نجانے وہ اب کیا کرنا چاہتا تھا اسکے ساتھ۔۔ وہ۔ بار پھر رونے لگ
گئی تھی۔۔۔۔

وہ تیز تیز چلتی پھر رکی۔۔۔ اور اپنے سے کچھ قدم کے فاصلے پر کھڑے معراج خان کو دیکھا۔۔ جو آف وائیٹ کاٹن کا سلوٹوں والا۔ سوٹ پہنے کندھے پر براؤن کلرڈ مردانہ شال رکھے وہ ایک ہاتھ سے موبائل کون کو لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔۔

بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔۔ گہرے آنکھوں کی پتلیاں گلابی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ کچھ ڈل۔ لگ رہا تھا۔۔

موبائل پر بات کرتے معراج کی نظر خود کو مہوب سے تکتے خولہ خان پر گئی۔۔۔ گہرے آنکھوں کی سرخی میں کچھ اضافہ ہوا۔۔۔

"جو کام سمجھایا ہے وہ کرو اور پھر مجھے اطلاع کرو۔۔۔ ہاں لیاقت۔۔۔ میں پھر کال کرتا ہوں تمہیں۔۔۔" وہ کچھ مدھم لہجے میں بولا۔۔۔ نگاہوں کا۔ مرکز کم وہ پاگل سی لڑکی تھی۔۔۔ جو اسکے دیکھنے پر بھی نگاہوں کا مرکز نا بدلی۔۔۔

"اسلام و علیکم "کال۔ کاٹتے اسنے سلام میں خود ہی پہل کی اپنے مخصوص نرم لہجے میں۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔۔ وہ۔ میں ادھر سے گزر رہی تھی تو۔ "اسنے بے وجہ ہی صفائی دی۔۔۔

معراج بے ساختہ مڑا تھا۔۔ وہاں کوئی نہیں تھا مگر کافی دور ایک بلکیک پراڈو کھڑی تھی۔۔۔

آہاں۔۔۔۔ میں۔ ہاں۔۔۔ وہ کچھ بولتے بولتے رکا۔۔ "خدا کا کرم ہے۔ آپ سنائیں۔۔۔ "دونوں ہاتھ کمر پر باندھے وہ اب کچی سڑک کو۔ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اب ٹھیک ہوگئی ہوں۔۔۔ "وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔ سایہ" چھوٹے بال بار بار چہرے پر آتے۔۔۔۔

وہ۔ دونوں اب سڑک پر ساتھ ساتھ چل۔ رہے تھے۔۔۔

آپ کسی۔ کرتے ہیں۔۔ کیونکہ مجھے اتنا تو پتا چل گیا ہے کہ "
اپ۔ مکینک نہیں ہیں۔۔ " وہ اسیہ کو دیکھ رہی تھی

ہاں میں بس پڑھائی ہی کر رہا ہوں۔۔۔ ادھر ہی۔ رہتا ہوں۔۔ "
اکیلا۔۔ماں بابا کی وفات ہوگئی۔۔۔ "اسنے دلنشین اور۔ اجالا کے
بارے میں کچھ نہیں بتایا۔۔

تو آپ اکیلے رہتے ہیں۔۔ "اسے حیرت ہوئی۔۔۔ "

معراج نے ایک پل۔ اسے دیکھا۔۔۔ "جی بالکل۔۔ " نگاہوں کا۔
مرکز دوبارہ بدل چکا تھا۔۔

اچھا۔۔ "وہ ہلکا سا۔ ممسکرائی۔۔۔ "آپکو ڈر نہیں لگتا کیا اکیلے میں۔۔ " دھوپ کے باعث اسکے چمکتے بھورے بال کافی بھلے لگ رہے تھے۔۔۔ بار بار ماتھے پر آتے مگر وہ پیچھے نہیں کر رہا تھا۔۔

ہاہاہا۔۔ "اسنے مدھم سا قہقہہ لگایا۔۔۔ "

اور۔ خولہ کے لگا وہ آج ایک بار پھر دل ہار گئ تھی۔۔۔ مہوب سی پیاسی نگاہوں سے وہ اس خوبرو سے شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اکیلے پن میں سکون ہوتا ہے۔۔۔ وابستگیاں خوار ہی کرتیں " ہیں۔۔ "وہ سنجیدہ ہوگیا۔۔

اچھا "اسنے نا سمجھگی سے کہا۔۔ "تو اپکے خاندان والے۔۔ "
مطلب کہ چاچو تایا پھوپھو یا خالہ ماموں "وہ باتیں کرنا چاہتی تھی
جبھی خاندان کے لے کر بیٹھ گئی۔۔۔

معراج نے ایک نظر اسے۔ دیکھا۔۔ وہ کچھ شرارتی کچھ معصوم
کچھ پاگل سی لڑکی اسے مختلف لگی تھی کچھ پیاری سی۔۔ خاص کر
اسکی سیاہ چمکتی آنکھیں جن میں کاجل لگایا ہوا تھا۔ مگر پھر وہ
نگاہوں کا مرکز پھر بدل گیا۔۔

چاچو وغیرہ کوئی نہیں ہے۔۔ وہ تلخ ہوا۔۔ ہاں دو خالہ ہیں۔۔ "
" سرسری سا رشتہ ہے بس۔۔

شکر ہے کوئی تو ہے آپکا۔۔ "وہ اتنے میں ہی خوش ہوگئی۔۔۔ "

گاڑی قریب آتی جا رہی تھی۔۔۔ وہ۔ سامنے جبکہ خولہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔

" اپکا نمبر ہے میرے پاس۔۔ وہ اس دن آپ نے دیا تھا۔ ایک پل۔ کو رکی کچھ جھجھکی۔۔ وہ کبھی کبھی میں اپکو کال کر۔ لیا کروں۔۔۔ " وہ ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑ رہی۔ تھی۔۔ سارے وقت۔ میں پہلی بار چہرہ کچھ جھکایا تھا۔۔۔۔

" جی ۔۔ایک پل۔ کو رہا۔۔اسکا جھکا سر دیکھا۔۔کر لیا کریں۔۔ "

شکریہ۔۔ "اسکا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔ وہ اب رک گیا تھا۔۔۔ پکی"
سڑک شروع ہوگئی تھی۔۔

میں چلتی ہوں۔۔۔ اچھا لگا اپ سے ایک بار پھر بات کر "
کے۔۔۔ " وہ اس کچھ اداس ہوگئی تھی۔۔ نجانے پھر کب اسے
دیکھ پاتی۔۔۔۔

اسنے سر کو خم۔ دیا۔۔۔۔ ایک مسکراتی نظر اس پر ڈالتے وہ اب
آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

بلیک پراڈو کا دروازہ کھولتے اسنے مڑ کر اسے دیکھا۔۔ سیاہ۔ بال چہرے پر ایک پل۔ کو۔ بکھرے ۔۔ انہیں کانوں کو پیچھے اڑیستی وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

یہ ہینڈسم کون ہے خولہ۔۔۔ "اسکے بیٹھتے ہی۔ پری بولی تھی بے " قرار سی۔۔

بتاتی ہوں۔۔ "اسٹارٹ کرتے وہ بلیک پراڈو وہاں سے لے گئی۔۔ "

ووہ دور جاتی بلیک پراڈو کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ نرم سا تاسر چہرے پر تھا۔۔ وہ اب کہیں غالب ہوگیا تھا۔۔۔ اسکی جگہ سرد مہری نے

لے لی۔۔۔ گرے آنکھوں کی پتلیاں کچھ اور گلابی ہوئی۔۔۔ نیلی رگیں تنی ہوئی کچھ واضح سی تھی۔۔۔

"میرا معیار اتنا گرا ہوا ہرگز نہیں تھا۔۔۔ یہ۔ میری خواہش میرا فیصلہ نہیں تھا۔۔۔ ایک پل۔ کو رکا۔۔۔ مگر اب تم کایا پلٹتی دیکھو گے۔۔۔ تمہیں تمہارے ہی طریقے سے مات دوں گا۔۔۔ "وہ انتہائی سرد لہجے میں بول۔ رہا تھا، خود سے۔۔۔۔

بھورے چمکتے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔ وہ اختلافی دوسری غلطی بھی کر گیا تھا۔۔۔

ہر پل ہر لمحہ میں کیسے سہتا ہوں

ہر پل ہر لمحہ میں خود سے کہتا رہتا ہوں۔۔

مجھے رولا دیا او مجھے رلا دیا۔۔

پھر کیوں تیری یادوں نے

مجھے رلا دیا۔۔

⭐⭐⭐

وہ چاروں آج پھر اسی بیک روم میں بیٹھے ڈرگز لے رہے تھے۔۔ گبیر گیتی خجستہ وہاج۔۔ جبکہ اجالا کافی اشتیاق سے ان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

خجستہ ایک بات تو اس کے دل سے۔ نکال چکی تھی کہ اسکے گھر میں کبھی پتا چل سکتا ہے۔۔۔ پتا چل بھی گیا تو کیا۔۔ "یہ تو اج کل فیشن ہے" اسکی۔ معصوم سوچ اب ادھر یونی میں اکر بدل رہی تھی۔۔۔۔

صحبت کا اثر ہو رہا تھا۔۔۔ وہ معصوم اتنی معصومیت کھوتی جا رہی تھی۔۔۔

سگریٹ میں وہ چھوٹے چھوٹے سفید دانے سے ڈالتے وہاج نے اسے دیکھا۔۔۔ پونی میں مقیم بال اب قدرے ڈھیلے سے ہو گئے تھے۔۔۔ وجیہی چہرے کے نقوش سپاٹ تھے۔۔۔

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی-- ایک ہاتھ گال کے نیچے رکھے چہرہ تھوڑا سا ترچھا کیئے-- سنہرے بال آدھے چہرے پر آئے ہوئے تھے---

اسکو بھی ٹرائے کروائں--- ویسے بھی ایک بار تو لے چکی ہے--- اس کے بلڈ میں ڈرگز مل۔ چکے ہیں--- " گیتی سے کچھ جھکتے وہاج کے کان میں کہا---

وہاج نے نگاہوں کا مرکز بدلتے اپنے ساتھ بیٹھیہ گیتی کو دیکھا--

کچھ نہیں ہوتا۔۔ اسے پتا تو چل گیا ہے نا۔۔۔ "اسنے اب میں " بسورا تھا۔۔ اور ساتھ ہی اجالا کو اپنے پاس آنے کے۔ اشارہ کیا۔۔۔

وہ ککچھ نہیں بولا۔۔۔۔ کرسی سے ٹیک لگاتے وہ سگریٹ لبوں میں دبا گیا۔۔ ہاں دیکھ اسے۔ ہی رہا تھا۔۔ ایک پل کی دل نے کہا کہ روک دے مگر اسنے نہیں روکا۔۔۔ اج۔۔۔

وہ۔ نجانے کیا دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

ہماری طرح کرو گی ایسے۔۔۔ دیکھو بہت مزا آئے گا۔۔۔ "وہ " اسے سنجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

اجالا نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔ پل۔ میں وہ تھپڑ یاد آیا۔ اور پھر خشک پڑتے لبوں کو۔ خشک کیا۔۔ اسے۔ لگا وہ آج پھر اسے روکے گا۔۔۔ مگر وہ خاموشی سے، تماشا دیکھ رہا تھا۔۔

خجستہ بھی اب اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ کبیر خود کو ہی کوئی انجیکشن لگا رہا تھا سرخ سا۔۔۔۔

اگر۔۔ اس دن کی طرح سر درد ہوا تو۔۔۔ "وہ کچھ نہیں کافی۔ " ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔۔ مگر ان کو دیکھتے اسکا بھی دل ویسے ہی کرنے کو چاہ رہا تھا۔۔۔

اس دن ایک تو فرسٹ ٹائم تھا اور تم نے ایک ساتھ اتنا سارا " انہیل کرلیا۔۔۔ تب ہی۔۔۔ اور تمہیں اتنا درد نہیں ہو گا۔۔۔ اور پھر عادی ہو جاؤ گی ہماری طرح۔۔۔ "خجستہ نے مسکرا کر اسے تسلی دی۔۔۔

اسکی ہتھیلیاں ننم ہو رہی تھی۔۔۔۔ پہلی بار وہ جان کر کر رہی تھی۔۔ دماغ نے کئی بار کہا کہ مت کرے خود کو برباد مگر دل چاہ رہا تھا۔۔۔ اور پھر اس پاگل لڑکی نے دیکھا ہی کی سنی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ان دونوں کے ساتھ بیٹھی۔۔۔ ان کے بتائے ہوئے طریقے سے وہ سفید پاؤڈر ہتھیلی پر ڈالے آنکھیں بند کئے ناک سے

انہیل کر رہی تھی۔۔۔ اب کی بات اسے اتنا کھانسی بھی نہیں ہوئی۔۔۔

جو گھٹن بڑھی تو وہ سگریٹ لیئے ہی وہاں سے اٹھتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔ ایک بار بھی اسے نا روکا۔۔۔ "مجھے کیا۔۔۔ میری بلا سے۔۔ مرے یا بھاڑ میں جائے سلی گرل۔۔ "سگریٹ کے گہرے کش لیتے اسنے خود کو نارمل کرنا چاہا۔۔۔۔

" جبکہ وہ خود ہی خود کے لیے غلط رستہ چن چکی تھی۔۔ اسکے دوستوں"نے اسے نا روکا۔۔ وہ سب ہی جانتے تھے کہ وہ رستہ وہ۔ منزل اس معصوم کے لیے نہیں تھی۔۔ مگر کسی نے نا روکا۔۔۔۔

بس میں نا ہو جو

کرجانا عشق ہے

جاکہ ادھر سے لوٹ آنا عشق ہے

یار کی گلی میں مرجانا عشق ہے

پل میں بنا دے جو دیوانہ

عشق ہے

عشق ہے

⭐⭐⭐⭐

میں شہر میں تیرے

تھا غیروں سا

مجھے اپنا کوئی نہ مل

تیرے لمحوں سے

میرے زخموں سے

اب تو۔ میں دور چلا

رخ نا کیا ان گلیوں کا

جن گلیوں میں تم۔ تھے گزرے

شال کچھ گہری ہو رہی تھی وہ ساکت سی بیڈ پر بیٹھی نجانے کیا سوچ رہی تھی۔۔

کل کے پیچ سوٹ میں۔۔ سنہرے گھنگھریالے بال بکھرے ہوئے تھے کمر پر۔۔۔ آنکھوں میں اداسی لیئے وہ بے آواز ہی روئے جا رہی تھی۔۔۔

نکاح تو اس امید پر کر لیا کہ وہ لے جانے گا واپس۔۔ مگر وہ تو مکر گیا تھا۔۔۔ اب تو کوئی امید بھی نہیں تھی۔۔۔

وہ جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ کہاں سے شہر میں تھی۔۔۔۔ ایک پل کو تو سوچا کہ بھاگ جائے ادھر سے مگر پھر باہر لان میں کھلے گھومتے سیاہ بڑے بڑے چار سے پانچ کسی اعلیٰ نسل کے کتوں کو دیکھتے وہ اور مایوس ہو گئی۔۔۔۔

اب تو آنسو بھی خشک ہو رہے تھے۔۔۔ رو رو کہ وہ تھک گئی تھی۔۔۔ تب ہی اچانک دھاڑ کی اواز کے ساتھ ساتھ دروازہ کھلا اور وہ لمبے لمبے ڈانگ بھرتے وہ اس تک آیا تھا۔۔۔ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

ایک بار کی بکواس سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔ کہا نہیں تھا میں " نے کہ کھانے کے معاملے میں کوئی فضول نخرہ برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ "کچھ اونچی اواز میں بولا تھا۔۔

سر اٹھاتے دلنشین نے ایک نظر دیکھا اور پھر دوبارہ سر گھٹنوں پر رکھ گئی۔۔۔ البتہ دل خوف۔ میں مبتلا ضرور ہوگیا تھا۔۔

تم سے کہہ رہا ہوں۔۔ دو۔ منٹ۔۔ اسنے انگلیوں سے اشارہ " کیا۔۔ صرف دو۔ منٹ ہیں۔۔ فریش ہو کر نیچے کھانے کے لئے آؤ۔۔ "لہجہ ہنوز سپاٹ تھا۔۔۔

مجھے کوئی بھوک نہیں۔۔۔ "

ایک۔ منٹ۔۔۔ "وہ بات کاٹ گیا۔۔۔ "

نہیں جاؤں گی۔۔ زرا نہیں جاؤں گی۔۔۔ "وہ غصے سے چیخی " تھی۔۔۔

کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔۔ اسکے سنہرے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ جبکہ چہرہ رونے کے باعث لال ہورہا تھا۔۔۔ ہلکا سا کلر اس پر بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔ دوپٹہ نجانے کہاں تھا۔۔

اور پھر اچانک اسکے قریب ہوا۔۔ وہ کچھ پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

بالاج نے اسکی کلائی اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لی۔۔ اور پھر پل۔ میں کھینچتے اسے اپنے مقابل کھڑا کیا۔۔

دلنشین نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے خود کو اسپر گرنے سے بچایا تھا۔۔ وہ لگاتار مزاحمت کرتی خود کو چھڑوانے کی کوشش کررہی تھی مگر اسکی گرفت سخت تھی۔

" میں جب کوئی بات آرام سے کہہ دوں تو وہ مان لیا کرو سنہری۔ ورنہ سختی میں ہر کام میں کر سکتا ہوں۔۔ مگر کرنا چاہتا نہیں ہوں۔۔۔ "اسکے چہرے کو نظروں کے حصار میں لئے وہ کچھ نرم لہجے میں بولا۔۔۔

" دور ہٹیں۔ نہیں کھانا۔ پاگل انسان ہیں آپ۔ "وہ اب رو رہی تھی۔۔

"ہاں ہوں پاگل۔۔ شدید پاگل۔۔۔ اور تم میرا پاگل پن ابھی افورڈ نہیں کر سکت "لہجہ پل میں سرد ہوا۔۔ اور کلائی پر گرفت بھی سخت ہوئی۔۔

اور پھر اسے لیئے وارڈروب تک لایا۔۔ اندر سے سامنے لٹکا گرے سوٹ تھمایا۔۔

"اور اب تم۔ یقیناً یہ نہیں چاہ رہی ہو گی کہ میں تمہاری ایک بار پھر ہلپ کرواؤں۔۔ "واش روم کی طرف اشارہ کرتے وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

الٹے ہاتھ کی پشت اے گال صاف کرتے ایک۔ آخری شکوہ کناں نظر اسپر ڈالتے وہ واش روم میں بند ہوگئی۔۔

توں اپنی شوخ اداؤں میں مصروف رہ

میں اپنی حالت کا __ خود ذمہ دار ہوں

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ فریش سی باہر آئی۔۔ گرے کلر کا پاؤں کو چھوتا نفیس سا فراک پہنے سنہرے گھنگھریالے بال گیلے تھے۔۔۔

باہر نکل کر اسنے ایک۔ نظر کمرے پر ڈالی بالاج جا چکا تھا۔۔۔

وال۔ مرر کے سامنے اکر کھڑے ہوتے اسنے خود کا جائزہ لیا۔۔۔۔ شہد۔ رنگ آنکھیں سوجھی ہوئی تھی۔۔۔۔ چہرہ گالبی ہوا تھا۔۔۔ بالوں کو ہیئر برش سے سیدھا کرتی وہ شیشے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ وہ تو نہیں تھی۔۔۔۔ وہ شوخ سی چنچل سی لڑکی۔۔۔۔ یہ تو کوئی اور ہی تھی۔۔۔ بے بس سی۔۔۔۔

وہ یہاں ہرگز بھی نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی۔۔۔ نجانے کیسے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ دوبارہ اوپر اکر بہس کرتا۔۔ وہ بلیک جالی دوپٹہ کاندھے پہ ھھیلائے خود ہی باہر نکل آئی۔۔۔

وہ شیش محل اج بھی چمک رہا تھا۔۔ اور وہ شیشے نما گھر میں سبز رنگ پانی میں مچھلیاں پھر رہی تھی۔۔

باقی ویلا بھی کافی روشن تھا۔۔ باہر سیاہ رات کے برعکس۔۔

شیشے کی سلائد کو پکڑے وہ ینیچے اتری۔۔۔۔۔

سامنے ہی گلاس ڈور کے دوسری طرف ڈائینگ روم میں وہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

اج بھی اسکی پشت اسکی طرف تھی۔۔۔۔ وہ سربراہی کرسی چھوڑ کر بائیں جانب کی پہلی کرسی پر بیٹھتا اور ساتھ ہی دلنشین کو بیٹھاتا۔۔۔۔

حلق تک کڑوا ہوا۔۔ انکھوں میں نمی تیزی سے پھیلی مگر پھر وہ اسکی طرف بڑھی۔۔

بیٹھو۔۔۔ " اسکے آتے ہی بالاج نے پہلے سے نکالی ہوئی کرسی کی " طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

وہ چارو نا چار بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اپنی پلیٹ میں چائینیز پلاؤ نکالنے کے بعد اسنے دلنشین کے لیے بھی اسکی پلیٹ میں نکالے۔۔۔۔

ختم۔ کر کے اٹھانا۔۔۔ "سالاد کی پلیٹ اسکے سامنے رکھتے ہوئے" کہا۔۔۔ لہجہ نا۔ سخت تھا نا ہی نرم۔۔۔

اسنے ایک نظر پلیٹ کو دیکھا۔۔ اسے کبھی بھی چائینیز نہیں پسند تھے۔۔۔ مگر یہاں پوچھ کون رہا تھا اسکی پسند۔۔ جبھی آنسوؤں کو اندر ہی اتارتی وہ پمیٹ پر جھک گئی۔۔

میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔۔ مجھے یہاں سے جانے دیں۔۔۔ اب "

تو میں نے اپ سے۔ نکاح بھی کر لیا۔۔ اپنے وعدہ کیا تھا۔۔۔

کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ خود ہی بولی تھی جانتی تھی مانے"

گا تو نہیں مگر پھر بھی

تم سے نکاح ایک۔ مجبوری تھی۔۔ میں بنا نکاح کے تمہیں یہاں"

نہیں رکھ سکتا تھا۔اور تم۔ ڈرو نہیں تم سے بس صرف کاغزی رشتہ

ہے "دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔۔ دل

کچھ مطمئن نہیں ہوا اس بات پر مگر اسنے دل کی نہیں سنی۔۔

میں نے۔۔ میں نے نہیں کہا تھا مجھ۔ سے۔ نکاح کریں۔۔ نا ہی " میری نظر میں اس رشتے کی کوئی اہمیت ہے "وہ بھی اسی کے لہجے میں بولی۔۔ چھڑی کانٹا پلیٹ میں رکھتے وہ پلیٹ سرکا گئی تھی۔

" ویل۔۔۔ کل سے تم میرے ساتھ میرے آفس جا رہی ہو۔۔۔ میری سیکٹری کے طور پر۔ مجھے کوئی ڈرامے نہیں چاہئیں۔۔ "نیکپن سے ہاتھ صاف کرتے اسنے اب کرسی سے ٹیک لگا لی تھی۔۔۔ نگاہوں کا مرکز وہ پری پیکر تھی۔۔۔ اسکا چہرہ اب بھی گلابی ہوا تھا۔۔ شہد رنگ خوبصورت آنکھیں سو جھی ہوئی تھی۔۔

میں آپ کی سیکٹری ہر گز بھی نہیں ہوں۔۔۔ میں ایسا کچھ بھی" نہیں کروں گی بالاج۔۔ "شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے کہا۔۔ مگر آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔

میری نے تمہارا واڈروب سیٹ کر دیا ہے۔۔۔ یہ بڑی بڑی " چادریں اور یہ کپڑے اب تم چھوڑ دو۔۔۔ یہ۔ تمہارا گاؤں نہیں ہے کراچی ہے ۔۔ یہاں کے حساب سے اب خود کو ڈھال لو۔۔۔ میں بار بار نہیں کہتا۔۔۔ صبح مجھے تیار ملو۔۔ "وہ اتنی ہی سر مہدی سے کہہ رہا تھا۔۔

دلنشین نے غم و حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ اسے اب چادر بھی چھیننا چاہ رہا تھا۔۔ کیا وہ سچ میں اسکی خوبصورتی کو کیش کروانا چاہ

رہا تھا۔۔۔؟ کیا خوبصورت ہونا اسکا اتنا بڑا گناہ بن گیا تھا۔۔۔ مگر اسنے سوچ لیا تھا کہ یہاں سے نکلتے ہی وہ خان پور بھاگ جائے گی۔۔۔

" سوچنا بھی مت کہ یہاں سے بھاگ سکتی ہو۔۔۔ ورنہ وہ اسکے پاس جھکا۔۔۔ اجالا کو میں جانتا ہوں۔۔ یہاں پاس ہی ایک یونی میں پڑھتی ہے۔۔ اب دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھ سکتا نا۔۔ خیر ہے و بن جائے گی میری سیکٹری۔۔ "وہ اسکے کان کے پاس جھکے مدھم سلگتے لہجے میں اسکے کان میں سسیسہ انڈھیل رہا تھا۔۔

نفرت ہے مجھے اپ سے۔۔۔ شدید نفرت۔۔۔ "وہ۔ رونے کے " درمیان بولی تھی۔۔ ساتھ ہی اس کے کندھے پر ہاتھ کرھتے اسے دور کرنا چاہا۔۔۔

مگر مجھے تو پھر بھی چاہئے تمہارا یہ خوبصورت چہرہ۔۔۔ یہ۔ " میرے لیے کتنا فائدے مند ثابت ہو سکتا ہے۔۔ " اسکے گال کو ہاتھ کی۔ پشت سے چھوتے وہ سلگتے لہجے میں سرگوشی نما سا۔ بولا تھا

آنسوو گال پر لڑھکتے چلے گئے۔۔۔ وہ کیا سمجھ رہا تھا اسے۔۔ کیا بنانا چاہ رہا تھا۔۔

میں۔۔۔ میں اپکے نکاح میں ہوں۔۔۔ "وہ بے اختیار بولی۔۔۔ "
شاید وہ کچھ نرم پڑ جائے۔۔

ہمم اسنے نرمی سے دوبارہ اس کے گال کو چھوا۔۔۔ اس نکاح کی"
کیا حسیت ہے یہ۔ میں تم پر واضح کر چکا ہوں۔۔ "لہجہ کولڈ مگر
گھمبیر سا تھا۔۔۔۔

تو پھر دور رہیں۔۔ "اب کہ وہ نفرت سے بولی۔۔۔۔۔اور ساتھ "
ہی اسے پیچھے کو دھکا دیا۔۔

اوپر جاؤ۔۔۔ بیشک رشتہ جیسا بھی ہے رہو گی میرے ساتھ "
میرے ہی روم۔ میں۔۔۔ صبح سات بجے اٹھ جانا میرے ساتھ جاؤ

گی۔۔۔ جانتا ہوں تمہیں کام وغیرہ نہیں آتا۔۔ مگر خیری ہے میں ساتھ ہوں گا تمہارے۔۔ سیکھ جاؤ گی۔۔۔ کچھ دن میں تمہارے گھر سے تمہارے ڈاکومنٹس لے آئے گا میرا بندہ۔۔۔ آن لائن بھی آگے کنٹیو کرو اپنی اسٹڈی۔۔ "وہ اب سرد لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔ اس سے کچھ دور تھا اب۔۔۔

اور وہ حیرت سے دیکھ رہی تھی اسے۔۔ اور وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ مہوب سا۔۔ سنہرے گیلے بالوں کی کچھ آوارہ لٹیں چہرے پر بکھری ہوئی تھی۔۔ اور گلابی گلابی سا چہرہ۔۔۔ اسکی سیاہ آنکھیں بوجھل ہونے لگی۔۔۔۔

اور۔۔ آپکو کیوں لگا میں ایسا کروں گی۔۔۔ "لہجہ ہنوز حیرت میں " ڈھوبا ہوا تھا۔۔ چہرے سے بھی نمایاں ہورہعا تھا وہ خوفزدہ تھی شدید۔۔ اجالا کا سنتے ہی خوف میں اضافہ ہوا تھا۔۔

ویل۔۔۔ تمہارے پاس دوسرا کوئی بھی آپشن نہیں ہے۔۔۔ اگر " تم نے کوئی بھی غلطی کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے۔ بڑا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔ تمہارے ایکای کی قدم کی مجھے خبر ہوگی۔۔۔ اگر جو کوئی غلطی ہوئی دلنشین۔۔۔۔ میں اجالا کو لے آؤں گا ادھر۔۔ یقیناً تم۔ نہیں چاہو گی ایسا۔۔ )اسکا ایسا کوئی بھی ارادہ نہیں تھا۔۔ اسے یہ بھی سہی سے نہیں پتا تھا کہ اجالا کون سی یونیورسٹی میں تھی۔۔ (اور جہاں تک بات رہی تمہارے بھائی کی۔۔۔ وہ کبھی

بھی تم تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔ اور اسے پہنچنا بھی نہیں چاہئے یہ اسی کے لیے اچھا ہو گا۔۔ "

اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ کھانا دونوں کا ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔ دونوں کو فکر نہیں تھی اپنے کھانے کی۔۔ مگر بالاج ایک نظر اسکی پلیٹ پر ڈال۔ لیتا۔۔۔

" تو اس لئے مجھے گاؤں سے لائے۔۔۔ یوں برباد کرنا تھا مجھے۔۔ "

صدمہ دکھ۔۔ تکلیف کیا نہیں تھا اسکے لہجے میں۔۔۔ اب کوئی آپشن نہیں تھا اسکے پاس۔۔۔

بالاج نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ اور کچھ لمحے دیکھتا رہا۔۔۔ "۔
میریی۔۔ میرییی۔۔ "اور پھر اسکی بات کا جواب دئے بغیر اسنے۔
میری کو آواز دی

وہ پل۔ میں حاضر ہوئی تھی۔۔۔

ادھر ہی رہو۔۔۔ جب تک یہ۔۔ دلنشین کی طرف اشارہ کیا سہی "
طرح کھانا کھا نا لے نا خود کہیں جانا نا اسے جانے۔ دینا۔۔۔
اورتم۔۔ پھر ساکت سی دلنشین کو مخاطب کیا۔۔ "۔ مجھے دوبارہ اکر
کھلانا نا پڑے۔۔ "اور پھر والٹ اور موبائل اٹھاتے وہ۔ اوپر کی
طرف بڑھ گیا۔۔۔

اور۔ پھر وہ ہار گئی۔۔۔ بالاج نے ہوئی کیا۔۔ جو۔ اسنے کہا تھا۔۔۔

کہانی پوری نہیں تھی میرے عشق
بس تیرے جیسے کچھ کردار دھوکے باز نکلے

⭐⭐⭐

اور پھر وقت پر لگاتا اڑتا چلا گیا۔۔۔ ان دو مہینوں میں بہت کچھ بدل چکا تھا بلکہ سب کچھ بدل چکا تھا۔۔۔ کوئی بھی پہلے جیسا نا رہا۔۔۔

معراج نے ہر جگہ ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر دلنشین کا کچھ پتا نا چل۔ سکا۔۔ دو۔ مہینے گزرے کے بعد بھی وہ اب تک اسے اتنی ہی شدت سے ڈھونڈ رہا تھا۔۔ہر جگہ مگر نا اسے۔ ملنا تھا نہ ہی۔ ملی۔ گاؤں میں اسنے جس۔ نے بھی پوچھا اسے یہی بتایا کہ وہ شہر چلی گئی۔۔۔ اور اجالا اور جمیلہ بیگم کو سب پتا تھا۔۔۔

اجالا تو کافی روتی رہی مگر پھر چپ ہو گئی۔۔۔ وہ اب بہت کچھ کھو چکی تھی۔۔ وہ معصوم سی اجالا اسی دن کہیں کھو گئی جس دن اسنے جان کے ڈرگز لئے۔۔ اور اب تو وہ بھی ان کے ساتھ ڈرگز لیتی باقاعدہ۔۔۔

ہاں البتہ اب وہاج کے سامنے خجستہ لوگ اسے کچھ نا دیتے۔۔ مگر وہ جانتا تھا کہ وہ اب بھی لیتی ہے۔۔ مگر اسے کچھ نہیں کہا۔۔۔

اب وہ کافی حد تک شہر کے ماحول میں ایڈجسٹ ہوگئ تھی۔۔۔

خولہ اب باقاعدگی سے معراج سے بات کرتی مگر صرف کال پر ہی۔۔ کبھی کبھی وہ اکتا جاتا مگر کہتا نہیں۔۔ مگر خولہ تو اسے پورا پورا دن سن سکتی تھی۔۔ وہ اب بھی یہی جانتی تھی کہ وہ اکیلا رہتا تھا۔۔ وہ اسکی بہنوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔ وہ پوری طرح اب پاگل ہوگئ اسکے لیے۔۔۔ اسکی زندگی میں اب کسی دوسرے کی کوئی گنجائش نا بچتی تھی۔۔۔

مومن کو بھی پتا تھا مگر وہ جو خولہ بتاتی۔۔۔ دل کچھ دکھتا مگر پھر عادی ہوتا گیا۔۔ ۔ وہ اب بس کام سے ہی جاتا اور رات کو لیٹ آتا۔۔۔۔

وہاج ایک بار بھی ان دو مہینوں میں حویلی نا آیا جبکہ بالاج تین چار بار آیا۔۔۔ مگر شام ہو واپس چلا جاتا حیدر خان اسکے کافی خفا رہتے وہ بھی ان سے خفا ہی رہتا۔۔۔۔

اس دن کے بعد خولہ کی شادی کا زکر دوبارہ نا کیا حیدر خان نے۔۔ وہ اسے کچھ وقت دینا چاہتے تھے تا کہ وہ دماغی طور پر راضی ہو جائے۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کسی دوسری راہ کی مسافر بنتی گئی۔۔۔۔۔

اور دلنشین۔۔۔ وہ ان سب کرداروں میں سب سے زیادہ برباد ہوئی اسے اب کوئی بھی دیکھ کر نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ وہی دلنشین تھی پورے گاؤں میں سب کی لاڈلی تھی۔۔

صبح وہ بالاخ کے ساتھ ہی آفس جاتی۔۔ اور پھر آن لائن ایوننگ کلاسز لیتی۔۔۔ وہ بی بی ایسکررہی تھی بلکہ بالاج کروا رہا تھا۔۔۔ ۔۔

⭐⭐⭐

آج معمول سے ہٹ کر چہل پہل تھی حیدر خان کی حویلی میں۔۔

ملازم بھاگتے دوڑتے کام۔ نپٹا رہے تھے۔۔۔

ایسے میں حویلی کے شاندار لاؤنج سے کافی اونچی اونچی باتوں اور۔

قہقہوں کی آواز آتی۔۔

اس شور و غل سے یکسر بے گانی وہ بے بی پنک ٹاپ کے ساتھ وائٹ جینز کا فلیپر پہنے چھوٹے سیاہ بالوں کو بالکل اسٹریٹ کیئے ہلکے میں اپ میں ایک ہاتھ میں کافی کا۔ مگ پکڑے بالکونی میں کھڑی نجانے کن سوچوں میں گم تھی۔۔۔ ستمبر کا آخر تھا شام میں اب اب گرمی کا وہ زور نہیں رہا تھا۔ہلکی ہلکی ہوا اسکے بال اڑا رہی تھی۔۔

مگر اسے پروا ہی نہیں تھی۔۔۔ آج کے دن میں ایک بار بھی بات نا ہوئی معراج سے۔۔ اور۔ نجانے کب سے اسے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔ دل۔ دیدار کا طب گار تھا اور وہ بے بس۔۔
کبھی کبھی دل و دماغ کہتے کہ وہ کس حق سے ایک نامحرم سے باتیں کرتی ہے۔۔۔ اور تب وہ فیصلہ کرتی کہ اب نہیں کرے گی اسے میسج مگر پھر وہ بے بس ہوتی کر دیتی۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب اچانک ہی کوئی بالکونی کو گلاس ڈور سلائڈ کرتے آیا تھا۔۔۔

خولہ۔۔۔ تم یہاں ہو اور ممانی کب سے تمہیں بلا رہی "

تھی۔۔۔ "وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ اسے ہمیشہ سے وہ نک

سک ہی تیار۔۔ خوبصورت۔۔ فیشن ایبل سی کزن ہمیشہ سے زیادہ

اچھی لگتی۔۔ وہ ہمیشہ اس جیسا ہونا چاہتی تھی۔۔۔ یا اس سے بھی

اچھا۔۔۔ اوپر سے تو وہ بہت تعریف کرتی مگر دل میں اس کے

لیے اتنے شفاف جزبات نہیں تھے۔۔۔ ان کے گھر میں رہتے اب

کھلا کھلم تو لڑ سکتی نہیں تھی نا ہی کچھ کہہ سکتی تھی۔۔۔

کافی کا ایک اور سپ لیتے اسنے صراحی دار گردن موڑتے ساتھ

کھڑی پلوشہ کو دیکھا۔۔

جو سی گرین بالکل پلین سادہ مگر نفیس شارٹ شرٹ کے ساتھ کیپری پہنے اور سی گرین پلین سادہ دوپٹہ گلے میں ڈالے۔۔ کچھ ڈارک میک اپ میں کھڑی تھی۔ ڈارک براؤن بالوں کو درمیان سے مانگ نکال کر کھلا چھوڑاہوا تھا۔۔ وہ بھی خوبصورت تھی۔۔

افف پری۔۔ کتنی بار بتایا ہوا ہے۔۔ جب شرٹ یا فراک بالکل " پلین مطلب کہ سادہ ہو تو اس کے ساتھ دوپٹہ کام دار ہونا چاہیے۔۔۔ اور یہ تمہیں میک اپ کس نے کیا۔۔۔ اس۔ کلر کے ساتھ تم اگر نیچرل میک اپ ہی کرتی تو اچھا لگتا۔۔۔ اور یہ ڈارک لپ کلر کیوں لگایا۔۔ پاگل۔۔ اتنے ڈارک کلر لڑکیوں کے ساتھ اچھے نہیں لگتے ۔۔ یہ۔ لیڈیز کے لیے ہوتیں ہیں۔۔ "کچھ زچ ہوتے وہ باری باری اسے سنجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

اور پری۔ کا تو۔ منہ ہی کھلا۔ رہ گیا۔۔ اتنی۔ دیر لگا کر تو تیار ہوئی تھی۔۔ پھر غلطی کر دی۔۔

اچھا اب بتا بھی دو ماما کیوں بلا رہی تھی۔۔۔ "اسکو پریشان ہوتے" دیکھ کر وہ جلدی سے بولی۔۔۔ کافی کا خالی۔ مگ وہ ادھر ہی سائڈ پر رکھ چکی تھی۔۔

وہ۔۔ ہاں۔۔۔ ممانی کہہ رہی تھی تیار ہو کر نیچے آؤ۔۔۔ "وہ" کچھ خفا سی لگ رہی تھی اب

تیار تو۔ میں ہوں۔۔ مگر نیچے کیوں۔۔ "کانوں میں پہنے نفیس "
ٹاپس کو انگلی سے چھوتے ہو۔ مشکوک ہوئی۔۔۔ سیاہ چھوٹے بال
بار؛ بر دائیں جانب سے گا کو چھو رہے تھے۔۔۔

" کوئی مہمان آئیں ہیں۔۔۔ اور چینج کر لینا۔ ممانی نے کہا۔۔ "
سرسری سا۔ کہتی وہ وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔

خولہ بھی اندر اگئی۔۔۔ اب دوبارہ تیار ہونا؛۔۔۔ افففففف۔

چلنے دو صاحب سلسلہ دلداری کا
عشق تعلیم نہیں کے مکمل ہو جائے

⭐⭐⭐⭐

سفید ماربل کے فرش پر ہائی ہیل شوز میں مقیم سفید پاؤں رکھتے وہ قدم قدم چلتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

ڈیپ ریڈ کلرڈ ٹو پیس کے ساتھ وائیٹ شرٹ۔۔ وائیٹ ہی ہائی ہیل والے شوز پہنے۔۔ سنہرے بالوں کو بالکل اسٹریٹ کیئے درمیان سے مانگ نکال کر بال دونوں کانوں کے پیچھے کیے کھلے چھوڑے تھے۔۔ ہلکے میک اپ میں۔۔ وہ کافی دلنشین لگ رہی تھی۔۔۔ ہاں وہ دلنشین ہی لگ رہی تھی۔۔ مگر اصل معصوم دلنشین نہیں۔۔۔۔

ہاتھوں میں کچھ فائلز پکڑے اسنے کاؤنٹر کر رکھی ۔۔ ابھی اپنے کیبن میں بیٹھتی ہی کہ۔۔۔

دلنشین میم۔۔۔ سر۔ نے اپکو اپنے روم میں بلایا ہے۔۔ "جبھی" عمارہ نے اسے۔ مخاطب کیا۔۔۔

اوکے۔۔ "وہ مدھم سا مسکرائی۔۔ اور کوٹ کا اگلا ایک بٹن بند " کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

کچھ ہی۔ منٹ میں وہ لفٹ کے زریعے اس آفس روم کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

ہلکا سا ناک کیا۔۔ "آجاؤ "سنتے ہی گلاس ڈور سلائڈ کرتے وہ "
اندر داخل ہوگئی۔۔

سامنے ہی وائیٹ تھری پیس پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے وہ
معروف سا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کررہا تھا۔۔

اس کے اندر آتے ہی ایک گہری بھرپور نگاہ اس پر ڈالی اور پھر
سے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوگیا۔۔۔

عمارہبتا رہی تھی۔۔۔ کہ تمہارے سر میں درد تھا۔۔ " گھمبیر"
" بھاری اواز میں پوچھا۔۔ "بیٹھ بھی جاؤ۔۔۔ انسان نہیں کھاتا میں
مگر اس کو نا بیٹھتے دیکھ کر زچ ہوا۔۔۔

"جی۔۔ "تھا "درد۔۔ "وہ بیٹھ گئ چہرے سے نا واضح ہونے دیا۔۔ "
مگر وہ اب بھی اس سے ڈرتی تھی۔۔۔ وہ عجیب شخصیت کا۔ مالک تھا کبھی اتنا اچھا تو کبھی غصے میں پاگل ہو جاتا۔۔۔ ہاتھ نا اٹھاتا مگر اتنی سختی سے پیش آتا کہ وہ اگلے دو دن تک اس کے سامبے جانے سے ڈرتی۔۔۔ کبھی اتنی محبت سے پیش آتا کہ ہر بات مان لیتا۔ تو کبھی اکیلے سٹور روم میں پوری رات بند کر دیتا۔۔۔۔

" میں نے کہا ہوا ہے نا کہ کوئی بھی مسئلہ ہو تو سب سے پہلے مجھے بتایا کرو۔ "لیپ ٹاپ پرے کرتے اسے دیکھتے وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔

ایک پل کو وہ ڈر گئی اسکے سرد لہجے سے۔۔ وہ۔ دوبارہ ایک رات اکیلی سٹور روم میں نہیں گزارنا چاہتی تھی۔۔۔ جہاں نجانے کتنے کیڑے مکوڑے تھے۔۔۔

مجھے کوئی مسئلہ ہوتا تو بتاتی اپکو۔۔۔ مگر اب "درد ,تکلیف "میرا" مسئلہ نہیں رہی۔۔۔ "وہ دھیمے لہجے میں بولی۔۔ نگاہوں کا۔ مرکز گود میں رکھے ہاتھ تھے۔۔

ٹھیک ہے "درد "اب تمہارا مسئلہ نہیں رہا نا۔۔ کیونکہ تمہیں "
اب فیل نہیں ہوتا

۔"اسنے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔۔ "تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔
ویسے بھی مجھے بہت تھکن محسوس ہورہی ہے۔۔ تو تم۔ تو ٹھیک ہو

نا۔۔۔ تو جو کلیم انڈیسٹریس کے ساتھ ہمارا پروجیکٹ ہے اس کی فائل ریڈی کرو۔۔۔ کل صبح تک ادھر۔۔۔ اسنے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ ادھر ہونی چاہیے۔۔ سنہری۔۔ ورنہ کل کی رات تم دوبارہ سٹور روم میں گزارنا۔۔۔ مجھے افسوس ہو گا۔۔۔ مگر مجھے پتا ہے تم بنا کچھ فیل کئے کام وقت کر ختم کو گی۔۔ "حد درجے کولڈ لہجہ۔۔۔ لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کرتے وہ کوٹ کا بٹن بند کرتے اٹھ گیا

وہ اسکو دیکھتی رہ گئی۔۔ تین چار دن مسلسل بھی لگی رہتی تب بھی کام زیادہ تھا۔۔ اور وہ صبح تک کا کہہ رہا تھا۔۔۔ وہ بھی ایک دم اٹھی۔۔

میں۔۔ مگر میں اکلیلی کیسے۔۔۔ "اسکے باہر نکلنے سے پہلے ہی وہ"
بولی جلدی سے۔۔۔ ہاتھوں کی۔ انگلیاں مڑوڑتی۔۔۔۔

وہ جاتے جاتے رکا۔۔ پلٹا۔۔۔ اور اسکی طرف آیا۔۔۔۔ وہ۔ پیچھے
ہوتی گئی۔۔ اتنی کہ کانچ کے ٹیبل اسکی کمر کو چھوتا اور پیچھے ہونے
کا زریعہ روک گیا۔۔۔

تو۔۔۔ وہ اسکے قریب اگیا۔۔۔ دائیں بائیں ٹیبل پر ہاتھ رکھتے"
اسکے چہرے کے پاس جھکا۔۔۔ "تم نہیں کرو گی تو کون کرے گا
ہاں۔۔۔۔ "سرگوشی نما سرد آواز۔۔

دلنشین نے خشک پڑتے لب تر کئے۔۔ "یہ تو بہت کام۔ ہے۔۔۔ "اسنے اور دور کھسکنا چاہا مگر ہل بھی نا پائی۔۔۔

ہمم۔۔ اسکی نگاہوں میں حرارت بڑھ رہی تھی اسکے من مونے " چہرے کو دیکھتے۔۔ "تو پھر سٹور روم والا آپشن بھی ہے۔۔ "بے نیازی سے کہا۔۔

پلیز۔۔ میں۔۔ میں نہیں کر۔ سکتی۔۔ آپ دور تو ہوں۔۔۔" تین چار دن میں بھی۔ مشکل ہے۔۔ اور میں تو نئ ہوں نا۔۔ سائیں۔۔۔ سٹور رومیں میرا دم گھٹتا کے پلیز نہیں۔۔ "وہ۔ ایک دم معصوم بنی۔۔

اسے بس اتنا معلوم تھا کہ وہ مان جاتا تھا نرم۔ پڑ جاتا تھا جب وہ اسے "سائیں "پکارتی۔۔۔

اچھا۔۔۔ اسنے ہلکا سا جھکتے بہت دھیرے سے اسکے گال سے اپنا " گال مس کیا۔۔ سیاہ آنکھوں میں خمار بڑھنے لگا۔۔

جبلہ دلنشین نے یکدم اپنا چہرہ ترچھا کرتے پیچھے کیا تھا۔۔ چہرہ گلابی ہوگیا۔۔

آج کے بعد تم سے جڑی کوئی بھی بات مجھے کسی اور سے معلوم " نا ہو۔۔۔ سمجھی۔۔ "شہہ رگ کو انگھوٹے سے چھوتے مدھم لہجے میں بولا تھا۔۔

اسنے جھٹ سر ہاں میں ہلایا۔۔ اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے ایک بار پھر دور کرنا چاہا۔ اور اس بار وہ۔ دور ہو بھی گیا۔۔۔

"نیچے ویٹ کررہا ہوں گاڑی میں۔۔ دو۔ منٹ میں نیچے پہنچو۔۔ "

اسے دور ہوتے سنجیدہ لہجے میں کہتے وہ لمبے لمبے ڈانگ بھرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

وہ ادھر ہی کھڑی رہی۔۔۔۔ ان دو مہینوں میں گھر کی یاد۔۔ واپس جانے کی خواہش اتنی ہی شدت سے تھی۔۔۔ روز دعائیں کرتی۔۔۔ مگر اب رونا چھوڑ چکی تھی۔۔۔

اسنے واپس جانے کی غلطی ہر گز بھی نا کی۔۔ وہ اپنے ساتھ ساتھ اجالا یا معراج کو بھی تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔۔ خود ہی سہتی رہتی۔۔ خاموشی سے۔۔۔

کچھ میٹ بعد خود کو نارمل کرتے وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔

سنہرے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ ہیل کی ٹک ٹک دور جاتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

تجھ کو اپنی ہی قسم یہ تو بتا دے مجھ کو
کیا ممکن ہے کبھی تو مجھے حاصل ہو جائے؟؟

ہائے اس وقت ___دل زار کا عالم کیا ہو

!!!گر محبت ہی محبت کے مقابل ہو جائے۔۔

⭐⭐⭐⭐⭐

سر حیدر خان کے اپنی بیٹی کا رشتہ گلفام خان کے بیٹے کاشان " خان سے کروانا چاہ رہا ہے۔۔ اور آج اسی سلسلے میں گلفام خان اپنے بیٹے کے ساتھ حیدر خان کی حویلی میں ہے۔۔ "نورا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔ مؤدب سا کھڑا کہہ رہا تھا۔۔۔

وہ ایک دم چونکا وجیہہ چہرے پر ناگواری در آئی۔۔۔ "یہ کہاں سے اٹھا لائے ہو سنی سنائی کہانی۔۔ "بھاری گھمبیر آواز میں برہمی تھی۔۔۔

سر سکینہ )حیدر حویلی کی۔ ملازہ (نے یہی بتایا ہے۔۔ وہ اپنا کام" " اچھے سے کرری ہے وہاں کی ہر چھوٹی بڑی خبر بتا رہی ہے۔۔

وہ ہنوز اتنا ہی سنجیدہ تھا۔۔۔

اچھا۔۔ وہ پرسوچ سا ہوا۔۔۔ "حیدر خان کے اب بھی زمینوں" کا لالچ ختم نہیں ہوا۔۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے آخر میں دو گز ہی اپنی رہتی ہے۔۔ "بھاری گھمبیر آواز میں۔ تلخی تھی اب۔۔۔

وجیہی چہرے کے نقوش سپاٹ ہوگئے۔۔۔

سر یہ لالچ ایسی بیماری ہے جو ایک دفعہ کسی کو لگ جائے تو اسکی "
شفا یابی ناممکن ہوجاتی ہے۔۔۔ حیدر خان بھی اس مرض میں مبتلا
" ہوچکا ہے۔۔

ہمم سکینہ کو بولو ہر چھوٹی چھوٹی خبر دے۔۔۔۔ ایک پل۔ کو"
رکا۔۔ یہ شادی کبھی نہیں ہو گی۔۔ "گھمبیر آواز سرد تھی۔۔ وجہی
چہرے کے نقوش کی طرح۔۔۔۔

شام کے سائے آہستہ آہستہ گہرے ہوتے جا رہے تھے۔۔۔ آسمان
پر۔ پرندے ایک ساتھ کئی تعداد میں اڑتے اپنے آشیانے کی
جانب جا رہا تھا۔۔۔ سورج ڈھوب رہا تھا۔۔۔ ا

ندی کنارے پتھر پر بیٹھے وہ دونوں نفوس ہنوز باتوں میں مصروف تھے۔۔

پھر چاند کھلا پھر رات ہوئی
پھر دل نے کہا ہے تیری کمی
پھر یادوں کے جھونکے مہک گئے
پھر پاگل ارماں بہک گئے
پھر گزرے لمحوں کی باتیں
پھر جاگی جاگی سی راتیں
پھر ٹھہر گئی پلکوں پہ نمی
پھر دل نے کہا ہے تیری کمی۔

⭐⭐⭐

دیکھ کر سوچتی ہوں قبروں کو
لوگ مر کر۔۔۔ یہاں آتیں ہیں۔
جو مرتے ہیں لہجوں سے
وہ مر کر۔۔۔ کہاں جاتیں ہیں

حیدر خان، ہانیہ بیگم دادی، فوزیہ بیگم گلفام خان انکی اہلیہ مہرین بیگم سب آپس میں باتوں میں مشغول تھے۔۔۔۔

سامنے ہی چائے اور دیگر لوازمات پڑے۔۔ ساتھ ساتھ چائے بھی پی جا رہی تھی۔۔۔

ان سے کچھ فاصلے پر گرے کاٹن کے سوٹ میں ملبوس سیاہ بالوں کی جیل سے سیٹ کئے بالاج خان اپنے سامنے بیٹھے نفوس کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

دلنشین کو گھر ڈراپ کرنے کے بعد وہ سیدھا گاؤں چلا آیا حیدر خان کے بلانے پر۔۔۔۔

بلیک شلوار قمیض پہنے بازووں کا۔ کہنیوں تک فولڈ کئے بھورے بالوں کو نفاست سے سیٹ کئے وہ خوبرو سا شخص تھا۔۔ لمبا قد

کسرتی وجود۔۔ گوری رنگت۔ پٹھان نقوش کا حامل وہ کاشان خان تھا۔۔۔

ہاتھ میں چائے کی پیالی پکڑے وہ بے فکری سے چائے پی رہا تھا۔۔۔

اس سے نظر ہٹاتے اسنے دوسرے نفوس کو۔ دیکھا۔۔ ریڈ بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ پینٹ پہنے۔۔ سیاہ بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے وہ مومن خان تھا۔۔ عجیب سی بے سکونی میں تھا۔۔۔ آنکھوں کی پتلیاں گلابی سی ہورہی تھی۔۔ وہ۔ اور کاشان ایک ساتھ ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھے تھے اور بالاج انکے سامنے۔۔۔

وہ۔ دنوں ہی خوبرو سے مرد تھے۔۔۔ مگر وہ کچھ اور سوچ رہا تھا۔۔۔ کبھی ظاہر نہیں کیا۔ مگر وہ چاہتا تھا کہ خولہ کی شادی مومن سے ہو جائے وہ اسکے ساتھ بڑا ہوا تھا۔۔ ہر ایک۔ یہ عزت کرنے والا۔۔۔

باقی وہ کاشان خان کو پرسنلی جانتا نہیں تھا۔۔ اج یہاں اکر ہی اسے پتا چلا تھا کہوہ۔ الگ کیوں آئے تھے۔۔۔

وہ چاہتا تھا کہ اس کی بہن بس خوش رہے کسی اچھے خاندان کی بہو بنے۔۔۔ کاشان اس لحاظ سے بالکل پرفیکٹ تھا۔۔ تھا تو سب کچھ مومن خان کے پاس بھی مگر وہ۔ پھر بھی ہمیشہ سے ان ہیک ے ساتھ رہے۔۔۔۔۔

باتیں تو ہوتی رہیں گی اب ہماری بیٹی کو بھی بلوا دیں۔۔ "مہرین" بیگم نے کافی شائستگی سے کہا۔۔۔

مومن نے گہرا سانس لیا۔۔۔ بالاج کچھ فکر مند ہوا جبکہ کاشان خان نے ایک نظر اٹھا کر۔ ماں کو دیکھا پھر چائے کی خالی پیالی اٹھ کر کانچ کے ٹیبل کر رکھ دی۔۔۔

واپس بیٹھتے اب وہ بھی شاید منتظر سا تھا۔۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔ ابھی بلاتی ہوں۔۔۔ "ہانیہ بیگم نے انکو کہتے پھر "
کچھ دور کھڑی ملازمہ سے کچھ کہا وہ۔ سر ہلاتی وہاں سے اندر کی
جانب بڑھ گئی۔۔

💚💜💙🖤

اس سے پہلے کسی رسم پر وارے جائیں
آ چل کسی خواب کی تکمیل میں ماریں جائیں

مجھے کیوں بلا رہے ہیں یوں۔۔۔ بابا سائیں کو میں نے انف "
فضولیات سے منع بھی۔ کیا تھا۔۔ "وہ کافی غصے سے بولی
تھی۔۔۔

ڈیپ ریڈ کلر کان فراک جس کے دامن پر بلیک نگینوں کا کام تھا۔۔ جالی کے تنگ بازوو ہاتھوں تک آتے تھے سٹائل سے اور اس پر بھی۔ بلیک نگینوں کا کام تھا۔۔ گلے پر بھی سیم نفیس پتھروں کا کام تھا بلیک ہائی ہیل۔۔ بلیک جالی دار دوپٹہ کاندھے پر ڈالے ہلکے میک اپ میں وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ سایہ چھوٹے بالوں کو ہلکا سا۔ کرل کر کے درمیان سے مانگ نکال کر بالکل کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔۔

وہ تیار تو ہو گئی تھی مگر اب اسے پلوشہ بتا رہی تھی کہ وہ لوگ اسے دیکھنے آئے تھے۔۔

تب سے وہ جلے پیر کی بلی بنی کمرے میں گھومتی بار بار پلوشہ کو سنائے جا رہی تھی۔۔۔

"مجھے کیا سنا رہی ہو کب سے۔۔۔ جا کر ماموں کو بولو۔۔ بلکہ جاؤ جا کر سب کے سامنے انکار کرو۔۔ بولو کہ نہیں کرنی شادی۔۔" پہلے خفگی پھر مزے سے بولی تھی۔۔

وہ خود بھی اسی کے جیسے فراک پہنے ہوئے تھی۔۔ سب فرق اتنا تھا کہ اسکا کلر سفید تھا اور سلور نگینوں کا کام کیا ہوا تھا۔۔ ڈارک براؤن بالوں کو کھلا چھاڑے ہلکے میک اپ میں وہ بھی اچھی لگ رہی تھی۔ مگر لپ اسٹک پھر بھی کافی ڈیپ لگائی ہوئی تھی۔۔ مگر اس وقت خولہ نوٹ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔۔

بکو مت۔۔۔ جا کر اتنے لوگوں میں اس لڑکے کو۔ منع کروں۔۔"

اسکی بھی کوئی عزت ہے۔۔۔ میرے باپ کی۔ بھی۔ کوئی عزت ہے۔۔ سب کو۔ بے عزت کر دوں کیا۔۔۔ "اب کہ بے بسی سے بولی تھی۔۔

جبھی سکینہ اندر آئی۔۔

چھوٹی۔ بیگم۔ اپکو بلا رہی ۔۔۔۔ "

"خولہ۔ بچے تیار ہو۔۔ ماشاءاللہ۔۔۔ بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔ خدا نصیب اچھے کرے میری رانی کے۔۔۔ "سکینہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی۔ ہانیہ بیگم۔ اندر داخل ہوئی۔۔

"مجھے۔ ماما۔۔۔ یہ۔ سب۔۔ میں ایسا نہیں کر۔ سکتی۔۔ پلیز۔۔ مجھے فورس نا کریں۔۔ پلیز۔۔ "وہ ایکدم امید سے انکے پاس آئی۔۔

" مجھے خود بھی آج ہی پتا چلا ہے بچے۔۔۔ ابھی تو آجاؤ۔۔ یوں کسی کو بے عزت نہیں کرتے سب کی عزت ہوتی ہے۔۔۔ بعد میں اپنے باپ اور بھائی سے بات کرنا۔۔ انہوں نے نرمی سے اسے سمجھایا۔۔ پری بچے چلو آؤ اسے۔ لے کر میرے ساتھ۔۔ پھر وہ پری سے۔ مخاطب ہوئی۔۔۔

اسنے کچھ بولنا چاہا مگر پھر خاموش ہوگئی۔۔۔ ہانیہ بیگم نے کاندھے سے دوپٹہ اٹھاتے اسکے سر پر کیا۔۔ اسنے کوفت سے چہرہ پیچھے کیا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی لاؤنج میں انٹر ہوئے سے ان ہی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ کچھ محبت سے کچھ فکرمندی سے تو کچھ دلچسپی سے۔۔۔ ایک۔ مومن تھا جن سے اسے۔ نہیں دیکھا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔ "اسنے مدھم سا سلام کیا سب کو۔۔۔"

۔ وعلیکم السلام۔۔ ادھر بیٹھو میرے ساتھ۔۔۔ ماشاءاللہ کسی کی" بر نظر نا لگے۔۔ "مہرین بیگم نے اسکو اپنے ساتھ بیٹھایا۔۔ انہیں ہی۔ لڑکی پہلے سے ہی بہت پسند تھی خاندانی تقریبات میں کافی بار دیکھا۔۔۔ وہ ان کے بیٹے کے ساتھ کتنی جچتی۔۔۔

کاشان خان نے اسے دیکھا۔۔۔ نازک خوبصورت سی لڑکی۔۔ بار بار لب کاٹتی وہ انکی باتوں کو جواب دے رہی تھی۔۔۔

پری ادھر ہی مومن کے ساتھ بیٹھ۔۔ جو اب زخمی نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جس کا دل نجانے کس کے لیے دھڑکتا تھا۔۔۔ پھر ساتھ بیٹھے
کاشان کو دیکھا۔۔ وہا گر اسے۔ مل۔ بھی جاتی تو نا۔ ملتی۔۔۔

البتہ بالاج پرسوچ سا دیکھ رہا تھا خولہ کو جو بمشکل مسکرا رہی
تھی۔۔۔ مہرین بیگم صدقے واری جا رہی تھی۔۔

باقی سب کی باتوں کا۔ مرکز اب وہی تھی۔۔ اسکا بچپن اسکی
شرارتیں َسب۔

حیدر بھائی۔۔ ہانیہ بھابھی ہمیں تو اپکی بیٹی برسوں سے پسند ہے۔۔ "
یہ تو بس ایک رسم تھی۔۔۔ ہم تو برسوں سے اسے اپنی بیٹی بنانا
چاہتے تھے۔۔۔ کاشان اپکے سامنے ہے۔۔۔ اپ اپنی طرف سے

ہر طرح سے اسکے بارے میں پوچھوا سکتے ہیں۔۔۔ اپکو مایوسی نہیں ہوگی۔۔۔ اور ہمیشہ بھی۔ مایوس مت کرنا۔۔ ہم اپنی بیٹی کو اپنی بیٹی بنانا چاہتے ہیں وہ بھی جلد از جلد۔۔ "مہرین بیگم 2 نے باری باری دونوں کو مخاطب کرتے کہا۔۔۔

خولہ نے بے بسی سے ماں کو دیکھا۔۔۔ پھر دوبارہ لب کاٹتے چہرہ جھکا۔گئی دل تو کیا کہ بھاگ جائے مگر مہرین بیگم نے اسکا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔ اور اب وہ انکو یوں چھوڑ کر جا بھی تو نہیں سکتی۔ تھی۔۔ دنیاداری۔۔۔

ایک بار بھی اسنے چہرہ اٹھا کر اس خوبرو شخص کو نہیں دیکھا جو گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ یہ تو طہٰ تھا اسنے شادی

نہیں کرنی تھی پھر جب دل۔ ہی میں کوئی اور تھا تو کیا دیکھتی کسی دوسرے کو۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں۔۔۔ آپکی اپنی بیٹی ہے۔۔۔۔ "جب ہانیہ بیگم کچھ " نا بولی تبھی حیدر خان بولے۔۔۔۔

آنٹی۔۔ ہمیں سوچنے کا وقت دیں۔۔ ابھی خولہ کو پڑھائی ختم " ہوئی ہے پھر اچانک اتنی۔ جلدی شادی۔۔۔۔ اور پھر ہم۔ لڑکی والے ہیں۔۔ گھر کی بیٹی یوں تو نہیں دے سکتے نا۔۔۔ "وہ جو کب سے خاموش تھا۔۔ اب بولا تھا۔۔

ایک پل کو لاؤنج میں سناٹا چھا گیا۔۔۔ خولہ نے دل ہی دل۔ میں شکر کیا تھا۔۔۔

کیوں نہیں بیٹے۔۔۔۔۔ یہ بیٹی ہے بہن ہے۔۔۔۔ آپ لوگ " اچھے سے سوچ لیں۔۔ ہم بس اپ کی بیٹی چاہتے ہیں۔۔ باقی تو خدا کا دیا سب ہے۔۔۔۔ اس بارے میں کچھ نہیں کرن۔۔ باقی کاشان کے بارے میں بھی پتا کروا لیں آپ۔ "گلفام جان روعب دار۔ مگر دھیمی آواز میں بولے۔۔۔

جی بلکل۔۔۔ "اسنے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ "

پھر کافی دیر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔۔۔ بالاج نے رات میں ہی واپس جانا تھا مگر ہانیہ بیگم کے بہت اسرار پر اور پھر خولہ سے بھی بات کرنی تھی جبھی وہ رک گیا۔۔

🖤💙💜💚💛

تم ناحق ٹکڑے چن چن کر دامن میں بچاتے ہو
شیشیوں کا مسیحا کوئی نہیں تم کیا آس لگاتے ہو۔۔

اگلی صبح بھی ہر صبح کی طرح روشن اور مصروف سی تھی۔۔ ہر کسی کو جلدی تھی اپنے اپنے کاموں پر جانے کی۔۔ انسان تو انسان پرندے بھی صبح صبح ہی ٹولیوں کی صورت اڑتے رزق کی تلاش میں نکل پڑے تھے۔۔۔

ایسے میں اس یونیورسٹی میں بھی کافی گھما گھمی تھی۔۔۔ قہقہوں کی آواز دوردو تک۔ جاتی۔۔۔

ایسے میں اج وہ سب سے الگ تھلگ بینچ پر بیٹھی سر پیچھے کئے آنکھیں موندے نجانے کن سوچوں میں گم تھی۔۔۔

پلم کلر کے شارٹ فراک کے ساتھ وائٹ جینز پہنے وائٹ ہی شفون کا دوپٹہ گلے میں ڈالے اسنے سنہری لمبے بالوں کی ڈھیلی سی پونیکئے گود میں اپنا بیگ رکھا ہوا تھا۔ کچھ لٹے خود ہی پونی سی نکالی ہوئی تھی۔۔۔

ان دو مہینوں میں وہ کافی حد تک بدلی تھی مگر وہ خجستہ اور گیتی کے بار بار کہنے کے باوجود بھی اپنی ڈریسنگ نہیں بدل پائی اور نا ہی دوپٹہ اتارا۔۔ حالانکہ خجستہ اور گیتی نے کافی فورس کیا کہ اب وہ گاؤں میں نہیں بلکہ شہر میں ہے۔۔ مگر اسنے نہیں مانا۔۔

پھر ان دونوں نے بھی چھوڑ دیا کہنا۔۔ اوپر سے دلنشین کہ سعد سوچ کر وہ کافی ڈیپریس رہنے لگی تھی۔۔۔ اسکی کوئی خبر نہیں تھی معراج کی ساری توجہ اس طرف تھی۔۔ وہ کافی اکیلی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

انہی سوچوں میں گم تھی کہ اچانک چونک کر مڑی اسکے ساتھ ہی وہ بیٹھا تھا۔۔۔

بلیک ہڈی نما شرٹ کے ساتھ گرے پینٹ پہنے بالوں کو آج پونی کے بغیر ہی کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ البتہ گلے میں وہ بلیک اور گرے چینز اب بھی ڈالی ہوئی تھی۔۔۔ چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔

وہ اسکے کچھ فاصلے پر بیٹھا بالکل سامنے دیکھ رہا تھا۔۔ سورج کی کرنوں میں اسکے سیاہ بال اور چمک رہے تھے۔۔۔

" یہ تم نے سر سے بات کیوں نہیں کی کہ وہ تمہیں بابر اور زین کے ساتھ گروپ میں نا ایڈ کریں۔۔ "وہ ہنوز سامنے دیکھ رہا تھا اور اجالا اسے۔۔۔

صرف سٹڈی ہی کرنی ہے میں نے۔۔ فرق نہیں پڑتا کہ ۔۔۔ "

فرق پڑتا ہے تب ہی بکواس کررہا ہوں۔۔ "ایکدم اسکی طرف " مڑتے وہ چبا چبا کہ بولا۔۔

آپکو پڑتا رہے۔۔ "اسنے شان سے کندھے اچکائے۔۔۔ اور پھر " چہرہ موڑ گئی۔۔

اسنے حیرت سے اسے دیکھا۔۔ ایک پل ہی اسے دیکھا تھا مگر وہ جان گیا تھا کہ اسکی آنکھیں نم تھی۔۔۔

پریشان کیوں ہو۔۔ "آواز میں خود بخود نرمی گھل گئی۔۔ وہ اب " اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ گلابی چہرہ، سنہرے بال سورج کی کرنوں میں اور دھمک رہے تھے۔۔۔

وہ چہرہ جھکاتی خاموش رہی تھی۔۔۔ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنی تھی۔۔۔ اسے آج شدت سے دلنشین کی یاد آرہی تھی دو دن بعد اسی سالگرہ تھی۔۔۔۔

بتاؤ گئی تو کوئی حل سوچا جا سکے گا نا۔۔۔ "وہ پل میں پریشان ہوا " تھا۔۔۔ کچھ دنوں سے وہ کافی پریشان رہنے لگی تھی۔۔۔ وہ شروع شروع والی اجالا نجانے کن اندھیروں میں کھو گئی تھی۔۔۔

پریشان نہیں ہوں۔۔۔ بس ایسے ہی۔۔ "آواز خود بخود بھاری " ہوگئی۔۔ آنسو بمشکل روکے تھے۔

کیا۔ یہاں کسی۔ نے کچھ کہا ہے۔۔۔ کسی سے لڑی ہو۔۔۔۔ اب " چپ کیوں ہو بتاؤ بھی۔۔ "وہ اب زچ ہو رہا تھا۔۔۔

گھر والوں کی یاد آرہی تھی۔۔۔ "اب کہ ایک آنسو گال پر " لڑھک گیا۔۔۔

وہ کچھ حیرت و پریشانی سے اسے دیکھنے لگا۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔۔ اسکا دل ایک دم خاموش ہوا۔۔ بس ساکت ہوا کچھ پل۔۔۔

اچھا۔۔ ان کو کال کرلو نا ابھی تو پیپرز ہونے والے ہیں جا بھی "

نہیں سکتی۔۔۔اچھا۔ اٹھو ابھی کلاس کے ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔

اٹھو۔۔۔ "وہ ایکدم اٹھا۔۔۔ اس کو بہلانا چاہا۔۔۔ کلاس کو ابھی

ٹائم تھا مگر وہ چاہ رہا تھا کہ وہ سب میں بیٹھتے بھول جائے۔۔۔

اجالا نے اسکی طرف دیکھا۔نم خوبصورت آنکھوں سے۔۔۔

وہ سورج کی طرف پست کیئے ایک ہاتھ اسکی طرف بڑھائے کھڑا

تھا۔۔۔ یوں کہ سورج کی کرنیں اسکی پشت سے ٹکراتی واپس لوٹ

رہی تھی۔۔۔۔

پھر اسکے بڑھائے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔ مظبوط ہاتھ کلائی پر کچھ بینڈز

چینز پہنے۔۔۔۔

زیادہ ہیرو بننے کی ضرورت نہیں ہے "ہاتھ کی پشت سے گال" صاف کرتی ددوسرے ہاتھ اے بیگ پکڑتے کھڑی ہوتی بولی تھی۔۔۔

ان۔ دونوں کی آج بھی۔ نہیں بنتی تھی۔۔۔ مگر دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو سن لیتے تھے مگر پھر وہی حال ہوتا۔۔ اسکے ہر کام میں بولنا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔۔ سب کے سامنے خاموش رہتا مگر اکیلے میں سہی باتیں سناتا روعب جھاڑتا۔۔ اور وہ ترکی با ترکی جواب دیتی۔۔ کچھ دیر لڑنے کے بعد وہ پھر خود ہی نارمل ہوجاتے۔۔۔

لب بھینچتے اسنے بڑھایا ہاتھ دیکھا۔۔ اور پھر پل میں اسکی کلائی اپنے مظبوط ہاتھ میں تھام لی۔۔۔

" اب تو بن گیا ہوں۔۔ اب چپ چاپ چلو۔۔۔ زیادہ میلو ڈراما کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ "سپاٹ لہجے میں کہتے کچھ قدم۔ آگے ہوتے وہ پل میں اسکے سنہرے بالوں سے وہ ربن نما پونی کھینچ کر اتار چکا تھا۔۔۔ سنہرے بال پل میں پشت اور کچھ اگے کو بکھرتے چلے گئے۔۔

" و غصے وہ چلتی تیز تیز بمشکل ساتھ ساتھ اسکے" ۔۔۔وہا جججج صدمے سے چلائی۔۔۔

وہ ہمیشہ ہی اسکے بالوں کی پونی اتار دیتا۔۔۔ اور وہ صرف صدمے سے چلا کر ہی رہ جاتی۔۔ نجانے اسے کیا چڑ تھی اسکے بند بالوں سے۔۔۔۔

دور کھڑے اس وجود نے نفرت سے ان دونوں کو دیکھا تھا جو سب سے بے۔۔ نیاز لڑتے جا رہے تھے۔۔۔۔

💛💚💜💙🖤

ہیں کہ۔ صرف رویوں پر۔ بات کی جائے۔۔
میرا خیال ہے کہ لہجوں پر بات کی جائے
حسین جسم کی رنگت پر تبصرے سے قبل

اداس آنکھوں کے حلقوں پر بات کی جائے۔۔

وہ بلیک گھٹنوں سے اوپر آتے ٹاپ کے ساتھ جینز فلیپر پہنے سنہرے لمبے بالوں کو ڈھیلی سی پونی کیئے ہلکے میک اپ میں نکھری نکھری سی کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ رات میں بالاج واپس نہیں آیا تھا۔۔ اور یہ پہلی بار ہوا تھا۔۔ پہلے تو ڈر لگا مگر پھر دروازہ بند کر کے لیٹ گئی۔۔۔ اسنے کال کی تھی۔۔۔

اب وہ تیار سی کھڑی تھی لاؤنچ میں رکھے اس ایکویریم کے پاس جس کے سبز پانی میں مچھلیاں ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی۔۔۔

میں بھی تو تم لوگوں کی طرح رنگین دنیا میں قید ہو کر رہ گئی " ہوں۔۔۔ کبھی کبھی دل۔ کرنا ہے کہ بھاگ جاؤں کہیں۔۔ سب سے دور مگر پھر ڈر لگتا ہے۔۔ "ایکوریم کے شیشے پر اپنا نازک سفید ہاتھ رکھتی وہ ان مچھلیوں کو دیکھتی کہہ رہی تھی۔۔۔

جب اچانک ہی اسکے نازک ہاتھ کے ساتھ ایک۔ مظبوط ہاتھ کسی نے رکھا۔۔۔ مردانہ مخصوص پرفیوم کی خوشبو سے وہ پل۔ میں پہچان گئی کہ وہ کون تھا جبھی آنکھیں بند کر گئی۔۔ ہاتھ ہنوز ادھر ہی تھا۔۔۔

کافی سال پہلے جب میں فارغ ہوان کرتا تھان۔۔۔ تب میں نے "

ایک ناول پڑھا تھا۔۔۔ "وہ گھمبیر آواز میں سرگوشی نما سا کہہ رہا

تھا۔۔۔

اور پھر وہی ہاتھ اٹھاتے کندھے سے پکڑ کر اس نے دلنشین کو اپنی

طرف موڑا۔۔۔

اس میں نا۔۔"۔ کچھ قدم "قریب ہوا۔۔۔ اس میں ایک "

بندہ۔۔ "اس لڑکی کو جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا۔۔۔ آواز

کچھ سرد سی ہوئی۔۔۔۔ "جس سے وہ محبت کرتا تھا نا اسی لڑکی کو

اسنے ایسے ہی ایک۔۔"۔ اسنے پشت کی طرف اشارہ کیا جہاں وہ

خوبصورت ایکوریم رکھا تھا۔۔۔۔ "ایسے ہی ایک ایکوریم میں اسکا

سر ڈبو کر اسے مار دیا۔۔۔ محبت بھی کرتا تھا۔۔ ایک بار پہلے اسے مرنے سے بچایا بھی تھا پانی میں ڈوب کر مرنے سے۔۔ مگر پھر خود ہی پانی میں ڈبو کر مار دیا۔۔۔ "

دلنشین نے حیرت سے انکھیں بڑی کر کے اسے دیکھا۔۔۔ "کی۔۔ کیوں۔۔ یہ کیسی محبت تھی۔۔ "خوف بھی آیا مگر تجسس بھی تھا۔۔۔

ہاہاہا۔۔ اسنے سر کچھ پیچھے کرتے قہقہہ لگایا سنگین سا۔ "اس نے اس لڑکی کے لئے بہت کچھ کیا مگر اس لڑکی نے اسے دھوکا دیا تھا۔۔ بس پھر کیا تھا۔۔ اسنے مار ہی دیا جانَ سے۔۔ "کندھے

اچکاتے بے فکری سے کہا۔۔ ساتھ ہی دائیں ہاتھ اسکے گال پر۔ رکھا۔۔۔

وہ اسے خوفزدہ کر کے قید کر کے رکھنا چاہتا تھا اپنا۔ صرف اپنا بنا " کر۔۔ زبردستی۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ خیر۔۔۔ "وہ اب چہرے پر بکرھی لٹوں کو کان کے پیچھے کررہا تھا۔۔ چہرے پر نرمی تھی۔۔ مگر سیاہ آنکھیں سرخی مائل سی تھی۔۔

تو۔۔ یہ مجھے کیوں بن۔۔ بتا رہے ہیں۔۔۔ "خوف سے رنگت" زرد پڑی۔۔۔ اسنے بالکل بھی اسے دور نہیں کرنا چاہا۔۔ اس وقت اسے اسکی آنکھوں سے وحشت ٹپکتی محسوس ہورہی تھی۔۔۔

تمہیں اس لیے سنائی ہے کہانی کہ تم اس ایکوریم کو یاد رکھو۔۔ "
جب بھی اسے دیکھو تو تمہیں یاد آئے کہ اگر مجھے دھوکہ دینے یا
یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی یا میری اتنی خوبصورت قید سے نکلنا
چاہا تو میں بھی اس کہانی کو دھڑاؤں گا۔۔۔ پھر تمہیں مارتے
ہوئے میرے ہاتھ نہیں کامپے گے۔۔ "جھک کر اس کے ایک اور
پھر دوسرے گال کو چھوا۔۔۔ نرمی سے۔۔۔۔۔ بس آنکھوں میں
نرمی نا تھی۔۔۔ وہ اسے خوفزدہ ہی رکھنا چاہتا تھا تا کہ وہ دور جانے
کا نا۔ سوچے۔۔۔

آپ مجھے۔۔ مجھے مار دیں گے۔۔۔ "اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے
اب اسے دور کرتے کچھ صدمے سے بولی تھی۔۔۔۔

بالکل۔۔ مگر اگر تم میرے مطابق رہو گی تو خوش رہو گی ورنہ "
رہو گی ہی نہیں۔۔۔ "کچھ قدم اس سے دور ہوتے دونوں بازو
پشت پر باندھے وہ اب اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ کو۔۔ کون سا ناول تھا۔ "وہ کچھ اور ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔ "

💛🖤💙💜💚

ہم بتائیں تو کون پوچھے گا
گر چھپائیں تو کون پوچھے گا
ہم تو وہ ہیں کہ جن کے بارے میں
مر بھی جائیں تو کون پوچھے گا

جو بھی تھا۔۔ بس تمہیں اتنا بتانا چاہ رہا ہوں کہ اگر کبھی مجھے " دھوکہ دینے کا سوچا تو ساتھ اپنا انجام بھی سوچ لینا۔۔ " کندھے اچکاتے وہ کہتے اوپر کی طرف بڑھا۔۔

اج کہیں بھی مت جانا۔۔میں تھوڑی دیر کے لیے کام سے آیا " ہوں پھر میں نے واپس جانا ہے۔۔ "سیڑھیوں پر رکتے وہ سنجیدگی سے کہتا چلا گیا۔۔۔

جبکہ دلنشین کئی لمحے ویسے ہی کھڑی رہی ایکوریم کو۔ دیکھتے۔۔۔

کیا اسکی زندگی نے ہمیشہ یوں ہی رہنا تھا۔۔۔ کیا وہ کبھی اس قید سے نا۔ نکل۔ پاتی۔۔

اسکے اب اپنا موبائل بھی تھا مگر وہ معراج کو کال۔ نا کر پائی۔۔۔

نا ہی۔ نمبر یاد تھا اور نا ہی ہو کوئی ریسک لینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

🖤💙💜💛💚

پہلی واری عشق میں چکھیا، مِٹھا مٹھا لگا
...فیر تے جیہڑی عشق نے میری مٹھی مٹھی کیتی

کمرے میں اسکی سسکیاں گھونج رہی تھی۔۔ کنگ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی وہ اب بھی کل۔ والے ریڈ فراک میں تھی۔۔ البتہ دوپٹہ کچھ بیڈ پر اور کچھ فرش کو۔ چھو رہا تھا۔۔۔

مٹا میٹا میک اپ سیاہ بال بکھرے ہوئے اسکی سیاہ آنکھیں سوجھی ہوئی تھی۔۔۔

کل مہرین بیگم اسکو کاشان خان کے نام کی انگھوٹی پہنا گئی تھی۔۔۔ حیدر خان نے تو رشتہ کے لیے ہاں کر دیا تھا جبکہ بالاج نے وقت مانگا تھا۔۔۔

وہ رات کو پوچھنے آیا تھا اس سے۔۔۔ خولہ نے صاف انکار بھی کیا۔۔

پھر بالاج کا کہنا تھا کہ وہ اچھے خاندان کا تھا۔ وہ اسکے بارے میں ساری معلومات پتا کروانے گا تب تک وہ سوچ لے۔۔۔۔

اس۔ کے بعد اسنے حیدر خان سے بھی بات کی جو بالکل نا مانے۔۔
ان کا کہنا تھا کہ وہ اسکا باپ ہے انہی کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا۔۔۔ خولہ کو تسلی دیتے وہ واپس چلا گیا تھا۔۔

تب سے وہ روئے جا رہی تھی وہاج کو بھی کال کی وہ آج شام کو ہی آ رہا تھا۔۔ مگر وہ جانتی تھی اسکا باپ کبھی نہیں مانے گا۔۔ چاہے دونوں کچھ بھی کر لیں۔۔۔۔

وقفے وقفے سے کمرے کا دروازہ بجتا ۔۔ اب ایک بار پھر بجا تھا۔۔۔

" کیا ہے۔۔۔ کہا نا اکیلا چھوڑ دو۔ "وہ کوفت زدہ سی بولی۔۔۔ چہرہ رونے کے باعث گلابی ہو رہا تھا۔۔۔

" جلدی آؤ باہر ماموں جان بلا رہے ہیں۔۔۔ "باہر پری تھی

جاؤ تم۔۔ آتی ہوں۔۔۔ "ایک آخری بار ان سے بات کرنا کا "

سوچتی وہ جلدی سے اٹھی۔۔

دوپٹہ شانوں پر پھیلایا۔۔ روش روم میں جا کر چہرہ دھویا۔۔ اور پھر

دروازہ کھولتی باہر نکل گئی۔۔۔

آنکھوں کی سرخی۔۔ چہرے کا گلابی پن سب ویسے ہی تھا۔۔۔

سیڑھیاں اترتی وہ نیچے لاؤنج میں آئی جہاں بالاج کے علاوہ سب

تھے۔۔۔

اسکو آتا دیکھ کر وہاج اٹھا صوفے سے وہ آگے بڑھ کر اسے سینے

سے لگایا۔۔۔۔

آف۔ وائٹ ہڈی کے ساتھ جینز کی پینٹ پہنے بالوں کو پونی میں کئے۔۔ گلے میں سلور وبلیک چینز۔۔ وہ چہرے پر نرم مسکراہٹ لئے ہوئے تھے۔۔۔

حیدر خان کو سرد نگاہوں سے وہاج کو دیکھ رہے تھے جو تین سے چار مہینے کے بعد حویلی آیا۔۔ اوپر سے اسکا۔ حلیہ انکا دماغ گھما جاتا۔۔ بڑے بال۔ گلے میں پہنی چینز۔ وہ کئی بار کہہ چکے تھے کہہ اور کچھ نہیں تو بال ہی چھوٹے کروا لے مگر ہو ایک کان سے سنتا دوسرے سے نکال دیتا۔۔۔

رو رو کر کیا حال کر۔ لیا ہے تم نے اپنا۔۔ "اسکو اپنے ساتھ " صوفے پر بیٹھاتے وہ خفگی سے بولا۔۔۔

وائٹ کاٹن کے سوٹ میں ملبوس۔۔ بازووں کو کہنیوں تک فولڈ کئے بھورے بال کچھ ماتھے پر بکھرے مومن خان بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔

جبکہ پرینٹڈ بلیک سوٹ پہنے پری بھی محفل کا حصہ تھی۔۔۔ کچھ بے زار سی۔۔ اسے۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ خولہ اتنے ڈرامے کیوں کررہی ہے۔۔ شادی کر کیوں نہیں لے تی۔۔

" مجھے اپ اپنے ساتھ لے جائیں۔۔۔ مجھے شادی نہیں کرنی۔۔ "

ایک چور نظر حیدر خان پر ڈالتی وہ کچھ دھیمی آواز میں بولی تھی۔۔

میں بات کرتا۔۔۔۔"

" کسی بات کا کوئی فائدہ نہیں ہے برخوردار۔۔۔۔ ہم۔ فیصلہ کر۔ چکے ہیں۔۔ اسکو تم یا تمہارا بھائی بدل نہیں سکتے۔۔۔۔ میں نے کیا نہیں کیا تم تینوں کے لیے۔ ہر طرح کی آزادی دی مگر اب تم۔ تینوں کو۔ ہمارا فیصلہ قبول کرنا ہو گا۔۔ کاشان خان اچھے خاندان سے ہے۔۔ اکلوتا وارث۔۔۔ اور کیا چاہئے آپکو۔۔ وہ پہلے وہاج اور پھر خولہ سے۔ مخاطب ہوئے۔۔۔ آپ حیدر خان کی اکلوتی بیٹی

ہیں۔۔ اپکو کاشان جیسا ہمسفر ہی۔ ملنا چاہیئے۔۔ "بھاری روعب دار آواز میں بولے تھے۔۔۔

اسکے آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔۔ جبکہ وہاج نے تاسف سے دیکھا آپنے باپ کو۔۔۔

💚💛💜💙🖤

ربط کس سے تھا کسے، کس کا شناسا کون تھا

شہر بھر تنہا تھا، لیکن، مجھ سا تنہا کون تھا

تھوڑی دیر بعد وہ فریش سا نیچے آیا۔۔ گرے گول گلے والی شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے ۔۔ سیاہ بال گیلے سے ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ اسنے چاروں اور نگاہیں گھمائی وہ کچھ دور ہی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ سنہرے بال بکھرے سے کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ سیاہ رنگ کا ٹاپ اسپر کافی بچ رہا تھا۔۔

سر صوفے کی پشت پر ٹکائے وہ ایک ہاتھ میں ریموٹ پکڑے کوئی ڈراما دیکھ رہی تھی۔

آنکھیں گلابی ہو رہی تھی۔۔ شاید وہ رونا چاہتی تھی۔۔ مگر بھرم بھی رکھنا چاہتی تھی۔۔

گہری سانس لیتے وہ اسکے پاس آیا اور پھر اسکے بالکل پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔

ایک نظر ٹی وی کو دیکھا جہاں نجانے کون سا ڈراما لگا ہوا تھا۔۔ پھر اسکو دیکھا۔۔

دلنشین نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔ وہ جانتی تھی وہ بار بار اسے ہی دیکھ رہا ہے مگر انجان بنی رہی ۔۔۔

جب اسنے کوئی نوٹس نا کیا تبھی بالاج اسکے اور قریب ہوتے اسکے ہاتھ سے نرمی سے ریموٹ لیتے ٹی وی بند کر گیا۔۔

اور ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھتے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔ اسکا سر اپنے کندھے پر رکھتے دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں میں پھیرا تھا۔۔۔

دلنشین نے کوئی مزاحمت نا کی وہ سپاٹ سی اسکے کندھے پر سر رکھ گئی۔۔ مگر کبھی کندھا ملا تو اسکا دل شدت سے کیا کہ اس ظالم کے ہی کندھے پر سر رکھ کر رو دے شدت سے۔۔ مگر وہ اس بار بھی انسو پی گئی۔۔۔

یقین کرو رونے سے دل ہلکا ہو جاتا ہے۔ تم۔ بھی رو لو۔۔۔ " نہیں تو خود سے وحشت ہونے لگے گی۔۔ "اسکے سر پر تھوڑی جمائے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔

سیاہ آنکھوں میں حرارت بڑھ رہی تھی۔۔ اسکی خوشبو۔۔ اسکا نازک سراپا۔۔ اسے مدہوش کررہا تھا۔۔ دل۔ کہہ رہا تھا کہ وہ سب بھلا دے بس اس میں کھو جائے۔۔ اسے باقی غموں سے چھٹکارا دلاتے خود کی زات میں گم کر دے۔۔ مگر وہ سرد اہہ بڑھ کر رہ گیا۔۔ بوجھل۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی بس سر اسکے کندھے پر رکھے آنکھیں موند گئی۔۔۔ اور کئی آنسو چہرے پر بکھرے بالاج کی شرٹ پر جزب ہوتے گئے۔۔۔۔

اور پھر وہ سسکنے لگی۔۔ کوشش کی مگر اسکے نرم گرم سے احصار میں قید ہوتی گئی۔۔۔

بالاج نے اور شدت سے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔

💙💜💛💚

”یوں بیکار میں کر رہا ہوں تیرے دیدار کی طلب
جیسے اندھا کر رہا ہو خزاں میں بہار کی طلب“

صرف پیسا ہی سب کچھ نہیں ہوتا بابا سائیں۔۔۔ کاشان کے" بارے میں میں نے پتا کروایا ہے وہ اچھا لڑکا ہے۔۔ مگر زندگی تو خولہ نے گزارنی ہے میں نے یا آپنے تو نہیں۔۔ آخری فیصلہ اسی کا ہونا چاہیے۔۔ "وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔

باقی سب خاموش تھے۔۔ صرف ایک مومن ہی تھا جو جانتا تھا کہ اسکے انکار کی کیا وجہ ہے۔۔ باقی وہ پری کو بھی گول مول کر گئی۔۔۔ وہ اب ہمدردی سے دیکھ رہا تھا خولہ کو۔۔ اسکا باپ اسکے لئے کیا سوچے ہوئے تھا اور اس پاگل کا دل کہاں لگا تھا۔۔

اسکا اپنا دل بھی دکھتا تھا اسکو کسی اور کے لیے رونا دیکھ کر مگر وہ اک تک یہ نا کہہ پایا کہ اسے اس کا۔ محبوب شخص مل۔ جائے۔۔

ہمارے نزدیک سب پیسہ ہی ہے۔۔۔ اور یہ نکاح ہو کر رہے گا۔۔۔ میں اگلے اتوار کی تاریخ دے چکا ہوں گلفام خان کو۔۔۔"

جتنی تیاریاں کرنی ہے اسی وقت میں کر لو۔۔۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں سنو گا۔۔۔ "انہوں نے پل۔ میں فیصلہ سنایا۔۔

اب کہ سب ہی شاک ہوئے تھے۔۔ تاریخ بھی دے چکے تھے کسی کو بتایا یا پوچھا بھی نہیں۔۔۔ ہانیہ بیگم نے احتجاج کرنا چاہا دادی نے کچھ کہنا چاہا مگر ہو وہاں سے آٹھ گئے۔۔۔۔

وہ اب اونچا اونچا رونے لگی تھی۔۔پری نے کچھ کوفت سے اسے دیکھا۔۔

باقی سب بے بسی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اتبا کیوں رو رہی ہو خولہ۔۔۔ شادی اج نہیں تو کل ہونی ہی تھی "

نا۔۔ پھر کاشان اچھا۔۔۔

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ وہاں سے اٹھتی اوپر کی
طرف بھاگ گئی تھی۔۔

سب کی نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔۔۔۔

ماں۔۔ آپ اس سے پوچھیں کہ کیا۔ مسئلہ ہے۔۔۔ شاید آپکو "
کچھ بتا دے۔۔ "کنپٹی کو مسلتے وہاج نے فکرمندی سے کہا۔۔۔

مومن اب تک اس کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔اور پری مومن کو۔۔

💚💛💜💙🖤

لاؤنج میں گہری خاموشی تھی۔۔۔ جمیلہ بیگم کچھ بولنے کے لیے لب کھولتی پھر بند کر دیتی۔۔۔ کوئی تسلی کوئی امید دینے کو بچی ہی نہیں تھی۔۔

سامنے ہی وہ براؤن کلرڈ کاٹن کے سلوٹوں والے سوٹ میں ملبوس۔۔ کندھے پر مردانہ شال ڈالے۔ بیٹھا ہوا تھا۔۔ بھورے

بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جبکہ جبکہ گرے آنکھیں شدت غم و ضبط کے باعث لال انگار ہو رہی تھی۔۔۔

دائیں کندھے پر اجالا سر رکھے مایوسی سے دونوں کو۔ دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں پولیس کو انوالیو نہیں کرنا چاہتا۔۔ کل کو اگر وہ مل۔ بھی " جائے تو زمانہ اسے جینے نہیں دے گا۔۔ وہ بدنام ہو جائے گی۔۔ وہ شکست خور سا لگ رہا تھا۔۔ "

ایک۔ نظر کندھے پر سر رکھے اجالا کو دیکھا جو رو دینے کو تھی۔۔۔

اب تم پھر سے۔ مت رونے لگنا۔۔ "اسکے سر پر لب رکھتے "

اسے وارن کیا تھا پہلے ہی مشکل سے چپ کروائی تھی تو۔۔۔

لالہ۔۔۔ دل کو کون لے گیا۔۔۔ وہ بیشک زیادہ سے پیسے ہی۔ "

مانگ لیتے ہم جمع کر دیتے نا۔۔۔ مگر وہ تو کچھ مانگ ہی نہیں

رہے۔۔ "وہ اداسی سے بولی تھی۔۔

ہمارا سب کچھ تو لے لیا اور کیا مانگیں اب وہ۔۔ "پل۔ میں لہجہ "

سرد ہوا تھا۔۔

اجالا میرے بچے جاؤ معراج کے لیے چائے ہی بنا لاؤ۔۔۔ "جمیلہ " بیگم نے اجالا سے کہا۔۔

جی۔۔ "وہ مدھم سا بولتی کچن کی طرف بڑھی تھی۔۔ "

یہ سب کس کا۔ کیا ہے معراج۔۔ اگر کسی نے پیسوں کے لیے " اغوا کیا ہوتا تو اب تک تاوان کیلئے کر چکے ہوتے۔۔ نا ہی دلنشین کو گاؤں کے علاوہ کچھ اپا پتا تھا۔۔۔ تو پھر کس نے کیا یہ سب۔۔۔ اور ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تم آرام سے بیٹھے رہو جب تمہاری بہن لا پتا ہو"وہ کچھ دھیمی اواز میں بولی تھی۔۔

معراج نے سر کرتے ٹیک لگا کر بیٹھا۔۔۔ وجھی چہرہ بالکل سپاٹ سا۔۔۔

" میں جانتا ہوں کہ وہ کدھر ہے۔۔ کس کے پاس ہے۔۔۔ "

جمیلہ بیگم نے حیرت سے گنگ سا اسے۔ دیکھا۔۔۔ پھر حلق تر کرتی ایک نظر کچن کی طرف ڈالی۔۔۔

تم۔۔ تم۔ جانتے ہو۔۔ تو پھر اب تک اسے واپس کیوں نہیں" لائے۔ ہے کدھر وہ۔ کیسی ہے۔۔ تمہیں کس نے بتایا کب بتایا۔ ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھے تھے انہوں نے۔۔۔

لا نہیں سکتا اب۔۔۔ وہ ** نکاح کر چکا ہے دلنشین سے۔۔ اب "
اگر میں اس تک پہنچا تو وہ دلنشین کو وہاں سے بھی لے جائے۔۔
ابھی تو کم۔ از کم مجھے اسکی خیریت معلوم ہو جاتی ہے۔۔۔ اگر وہ
اسے لے گیا تو کیا کر سکوں گا میں۔۔ "سرد و سپاٹ لہجہ۔ وجھی
چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔ رگیں تنی واضح ہو رہی تھی۔۔۔

۔ ۔ کو۔۔ کون۔۔ کون لے کر گیا ہے۔۔۔۔ کس نے نکاح"
کیا۔۔۔ "بمشکل وہ بول پائی۔۔

بالاج حیدر خان۔۔۔ "بے حد نفرت سے اسکا نام لیا تھا۔۔"

کچھ لمحے موت کی سی خاموشی چھا گئی۔۔۔ جمیلہ بیگم نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔۔

کیا وہ جان گیا تھا کہ دلنشین اور اسکا نکاح بچپن میں ہو چکا تھا۔ " وہ سب جان گیا تھا۔ "وہ صدمے سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

معراج نے کچھ کہنا چاہا مگر تب ہی ٹرے لے کر وہاں اجالا اگئی۔۔۔۔۔

وہ دونوں چپ ہو گئے۔۔ اسنے دونوں کو چائے سی اور خود اپنا کپ لے کر معراج کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔ اسنے محسوس کیا تھا کہ اسکے آتے ہی وہ دونوں چپ ہو گئے تھے۔۔

" تم سناؤ گڑیا۔ یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے۔۔ کوئی مسئلہ کوئی پریشانی۔۔ تم کمزور بھی لگ رہی ہو۔۔ "بمشکل غصہ ضبط کرتے وہ نرم لہجے میں بولا تھا۔۔

اجالا نے حلق تر کیا۔۔ 'جی سب۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ کوئی بھی۔۔ پریشانی یا۔ مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ "جبرا مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہممم۔۔۔ کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے اسی وقت بتانا۔۔۔ تم۔ میرا " مان ہو۔۔ مجھے یقین ہے تم مجھے کبھی مایوس نہیں کرو گی۔۔ "

اور وہ اب جبراً بھی نا مسکرا سکی۔۔۔ گلے میں گلٹی سی ابھر کر مدھم ہوئی۔۔۔ گھبراہٹ شرمندگی سے چہرہ جھک گیا۔۔۔۔

معراج اور جمیلہ بیگم اب خاندان کی کوئی باتیں کررہے تھے۔ اور اجالا۔۔ وہ کہیں اندھیرے میں کھو سی گئی۔۔۔۔

🖤💙💜💛💚

..کیا کہا کسی حسین بدن پر تُو آمادہ نہیں ہوتا"

! جانے دے یار اتنا بھی کوئی سادہ نہیں ہوتا

..پگھل جاتی ہے قرب کی حدت سے پارسائی اکثر

🖤 وہ بھی بہک جاتا ہے جس کا ارادہ نہیں ہوتا

کچھ دیر بعد جب وہ وہ کچھ چپ ہوئی تو بالاج نے اسکا چہرہ تھوڑی سے پکڑتے کچھ اونچا کیا۔۔۔۔

جانتا ہوں میری وجہ سے رو رہی ہو۔۔۔ میری وجہ سے تکلیف " میں ہو۔۔۔ "اسکے گال پر دھیرے سے لب رکھتے وہ مدھم لہجے میں بولا تھا۔۔

دلنشین نے دور ہونا چاہا مگر وہ پوری طرح اسکے حصار میں قید تھی۔۔۔

" مگر میں زرا بھی نادم نہیں ہوں۔۔۔۔ "

دوسرے گال کو بھی اتنی ہی محبت سے چھوا۔۔ لہجہ کچھ اور گھمبیر ہوا۔۔۔

مجھ سے دور ہوں۔۔۔ پلیزز۔۔ "کاندھے پہ ہاتھ رکھے اسے دور " کرنا چاہا۔۔ جود پر لاکھ لعنت بھیجتی پہلے ہی کیوں قریب آنے دیا تھا۔۔

میں بس چاہتا ہوں تم صرف میری بن جاؤ۔۔۔ تمہارا اور کوئی نا " ہو۔۔ تم اور کسی کی نا ہو۔۔ _

دونوں آنکھوں کو باری باری چھوتے وہ بے خود ہوتا جا رہا تھا۔۔

"ہزار لوگوں کے سامنے مجھے پیش کر کے کہتے ہیں کہ صرف آپکی رہوں۔۔ "وہ طنزیہ لہجے میں بولتی چہرہ موڑ گئی تھی۔۔۔

"میرے ساتھ میرے آفس میں کام کرتی ہو۔۔۔ میرے سامنے ہوتی ہو۔۔۔ ہر کوئی جانتا ہے بیوی ہو میری۔۔ اپنا نام دیا ہوا ہے۔۔ کون دیکھتا ہے تمہیں غلیظ نظروں سے۔۔ کس نے کچھ کہا ہے۔۔ "وہ ایک دم۔ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اسکی شہہ رگ کو انگھوٹے سے دباؤ ڈالتے وہ اسے کھانسنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔ آنکھیں ایک دم۔ سرخ ہوئی تھی۔۔۔

تمہاری خوبصورتی ک۔۔۔و کیش کروانا ۔۔۔۔۔ چاہتا ہوں۔۔ ایسا " ہی کچھ آپنے کہا تھا۔۔ "اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے دور کرنے کی کوشش کرتے وہ کھانسی، کے درمیان بمشکل بولی تھی۔۔ صاف طنزیہ لہجہ تھا۔۔

بالاج نے جھٹکے سے اسکی گردن کو چھوڑا اور پیچھے کو جھٹکا دیا تھا۔۔۔ غصے سے رنگت سرخ ہوتی گئی۔۔۔

دنوں ہاتھ صوفے پر رکھے وہ نیچے کو جھکی کھانس رہی تھی۔۔ سنہرے بال سارے بکھرے چہرے کو ڈھانپ چکے تھے۔۔۔۔

پھر ایک دم اگے ہوتے اسکے بالوں کو سختی سے پکڑتے اسکا چہرہ قریب کیا تھا۔۔ انتہائی قریب کہ دونوں ایک دوسرے کی سانسوں کی خوشبو محسوس کر سکتے تھے۔۔

" اس کام کے لیے بازار میں ہزار عورتیں کھڑی ہوتی ہیں۔۔ یقین کرو تم سے بھی زیادہ خوبصورت ہوتیں ہیں۔ مجھے تم اس کام کے لیے نہیں چاہیئے۔۔ سمجھی۔۔۔ "اسکی انکھوں کو دیکھتے وہ کولڈ لہجے میں بول نہیں پھنکار رہا تھا۔۔۔

" اپ کے۔۔۔ اپنے ہی الفاظ ہیں سائیں۔۔ اپنے الفاظ خود سنتے کتنی تکلیف ہوئی نہ۔۔ اور میں۔۔۔ میں نے جو ازیت کاٹی۔۔۔ وہ۔۔۔ اسکا حساب کون دے۔۔ گا۔۔ "ایک ہاتھ اپنے بالوں میں

موجود اسکے ہاتھ پر تھا۔۔ چہرہ ایک بار پھر آنسوؤں سے بیگھنے لگا تھا۔۔

بالوں پر گرفت کچھ نرم ہوئی۔۔۔ کچھ لمحے وہ بالکل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔۔

اسکا گلابی خوبصورت چہرہ۔۔ شہد رنگ آنکھیں۔۔ گلابی کٹاؤ دار لب۔۔ چھوٹی سی ناک جو کافی سرخ ہورہی تھی۔۔۔ سنہرے بالوں کی کچھ لٹیں گیلے چہرے پر چپک گئی تھی۔ فسوں سا چھا گیا۔۔۔ پس منظر میں مدھم سا گیت گونجے لگا۔۔ اس پاس سب دھندلا ہونے لگا تھا۔۔۔

اور پھر چہرہ بالکل اسکے چہرے کے قریب کرتے اسکی پیشانی پر سلگتا لمس چھوڑا تھا۔۔۔

سوری۔۔ "بہت مدھم سے لہجے میں بولا۔ دلنشین نے حیرت سے " اسے دیکھا۔۔

وہ کہاں انا کا مارا شخص تھا اور یوں معافی۔۔۔۔

اسکے بالوں میں گرفت سخت کرتے وہ۔ ایک۔ بار پھر اسکا سر اپنے کندھے سے لگا گیا۔۔

اپنے کسی عمل پر معافی نہیں مانگی۔۔۔ بس کچھ لفظوں پر۔ نادم" ہوں۔۔۔ "انا پھر سر اٹھانے لگی۔۔۔

" مجھے اپکی کوئی معافی نہیں چاہے۔۔ "وہ سوں سون کرتے ناک کو اسکی شرٹ سے ہی صاف کرتی خفگی سے بولی تھی۔۔۔

" تو پھر کیا چائے ہے۔۔"

" واپس جانا ہے۔۔ ادھر نہیں رہنا۔۔۔ "

" میری شرٹ گندی کر دی ہے تم۔ نے۔۔ "اسکی بات کو سرے سے نظر انداز کرتے وہ اسکے بالوں کو چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

مجھے۔۔ مجھے ایسے چھوٹے کپڑے بھی نہیں پہننے۔۔ "ایک بار پھر " اسی کی شرٹ سے چہرہ صاف کیا۔۔۔

ادھر مڑو۔۔۔ "اسکا چہرہ اپنی طرف موڑا۔۔ نہایت سنجیدگی " سے۔۔۔

کوئی بھی کپڑے ایسے نہیں ہیں جو قابل اعتراض ہوں۔۔ کوئی " بھی بولڈ ڈریس میں نے تمہیں باہر پہن کر جانے کا نہیں کہا۔۔ کوئی بھی چھوٹے یا آدھے کپڑے نہیں ہیں۔۔ جو پہنتے ہوئے تمہیں شرمندگی محسوس ہو۔۔۔ نا میں اتنا بے غیرت ہوں۔۔۔۔ "وہ دوبارہ سرد لہجے میں بول رہا تھا۔۔

دلنشین ما ہاتھ بے ساختہ اپنی گردن پر گیا۔۔ جو کچھ دیر پہلے اسنے شدت سے پکڑی تھی۔۔ اب دوبارہ نا گلہ دبا دے۔۔ وہ کچھ دور ہوئی۔۔۔

" مجھے پھر بھی نہیں پہننے۔۔۔ "

ابھی تو میں جا کر چینج کروں۔۔۔ پھر آؤ کھانا کھا لیں۔۔ مجھے پھر " نکلنا ہو گا شام تک۔۔ "سنجیدگی سے کہتے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

دلنشین بھ8 اسکے ساتھ ہی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

مجھے بھی جانے دیں۔۔۔۔ " ایک بار اور کوشش کی۔۔۔"

وہ ایک۔ دم۔ مڑا تھا۔۔ دلنشین دو قدم پیچھے ہوئی اور صوفے پر گری تھی۔۔۔

وہ اسکے پاس آیا بہت پاس۔۔۔ ایک پاؤں اسکے پاس صوفے پر رکھا جبکہ بائیاں ہاتھ صوفے کی پشت پر رکھتے اسپر جھکا تھا۔۔۔

"اب اگر کہا تو قتل کر کے تمہارا ادھر ہی دفنا آؤں گا جہاں جانے کا بہت شوق ہے۔۔ میرا بھی سر درد ختم ہو۔۔ تمہیں بھی سکون ملے۔۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔ "دوسرے ہاتھ سے اسکا چہرہ دبوچے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا۔۔

دلنشین نے پل۔ میں سر نا میں ہلایا۔۔۔۔

اب اگر جانے کا کہا تو میں سمجھو گا تمہارا دل اب جینے کو نہیں" ہے۔۔ ہمم "اور پھر اسی ہاتھ کے انگھوٹے سے اسکے گلابی لب کو چھوتے وہ پیچھے ہوا۔۔۔ اور دور ہوتا چلا گیا۔۔۔

دلنشین نے اپنے ہونٹوں کو سختی سے رب کیا تھا۔۔۔ اور دور ہوتی اسکی پشت کو۔ دیکھ رہی تھی۔۔۔ عجیب قسم۔ کا۔ شخص تھا۔۔ پل۔ میں سونا۔ پل میں ماشہ۔۔۔ کبھی یوں لگتا کہ اس سا ظالم کوئی نہیں تو کبھی اتنا نرم رویہ کہ لگتا اس سے زیادہ اسے کوئی چاہ نہیں سکتا۔۔۔ دلنشین نے سر جھٹکا۔۔۔ اور ادھع ہی ٹیک لگا کر

بیٹھ گئی۔۔ دل میں شکر کر رہی تھی دو تین دن وہ نہیں ہو گا۔۔ اور سکون ہو گا۔۔ ہاں ڈر تو لگتا مگر خیر تھی۔۔ برداشت تھا۔۔۔

🖤💚💛💜💙

اور پھر دو دن اور گزر گئے۔۔۔ وہاج اور بالاج دونوں حویلی میں ہی تھے۔۔ حیدر خان کو منانے کی دونوں نے کوشش کی مگر وہ ایک انچ بھی فیصلے سے نا ہٹے۔۔ دوسری طرف خولہ ایک دن رونے کے بعد ٹھیک ہو گئی۔۔ روتی نا۔۔ مگر بات بھی نا کرتیبس خاموش ہی رہتی۔۔۔۔

پوری حویلی میں نکاح کی تیاریاں زور و شور سے ہو رہی تھی۔۔ ہو کوئی بار بار بازار کے چکر لگاتا۔۔ ملزموں کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔

آف وائٹ لانگ فراک جس پر سلور نفیس کام ہوا تھا پہنے سیاہ بالوں کو ہلکا سا کرل کئے ہلکے میک اپ میں وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

سیاہ چمکتی آنکھوں میں کاجل لگائے اور خوبصورت بنایا ہوا تھا۔۔۔

تب ہی دروازہ ناک کرتی سکینہ اندر داخل ہوئی۔۔ وہ اسکی پرسنل ملازمہ تھی جو صرف اسی کے کام کرتی زیادہ۔۔۔

چھوٹی بی بی۔۔ وہ کاشان صاحب اگئے ہیں۔۔ اور باہر لان میں "
آپکا انتظار کر رہیں ہیں۔۔ "وہ۔ مودب سا بولی تھی۔۔۔

ہمم تم جاؤ میں اتی ہوں۔۔۔ "لپ اسٹک کا لاسٹ ٹچ دیتی "
وہ مدھم لہجے میں بولی۔۔۔ سکینہ سر ہلاتی باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ باہر ائی۔۔ جہاں لان میں رکھی خوبصورت سٹائلش
لڑکی کی کرسیوں میں سے ایک پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

گرے کاٹن کے کلف لگے سوٹ پہنے بھورے بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے ۔۔ وہ خوبرو سا شخص تھا۔۔۔ اسے دیکھتے ہی کھڑا ہوا۔۔

اسلام و علیکم" دلچسپی سے اسکے خوبصورت روپ کو دیکھتے وہ گھمبیر" آواز میں بولا۔۔

والیکم اسلام۔۔ بیٹھے پلیزز۔۔ "اسنے جواب دیتے ساتھ ہی اشارہ" کیا۔۔

مگر پہلے وہ خود بیٹھی تب ہی وہ بیٹھا تھا بالکل اسکے سامنے۔۔۔۔

آپ نے کچھ ضروری بات کرنے کو بلایا تھا۔۔ "کچھ لمحوں کی"
خاموشی سے اکتاتے وہ ہی بولا۔ تھا۔۔

میں آپ سے نکاح نہیں کر سکتی۔۔ ،۔ آپ پلیز آپنے گھر "
" والوں کو منع کردیں
شہادت کی انگلی میں پہنی اسکے نام کی۔ انگھوٹی کو دائیں بائیں
گھناتے وہ مدھم لہجے میں بولی۔۔۔ ایک آخری کوشش کرنے آئی
تھی اس۔ نکاح کو۔ روکنے کی۔۔ تمہید باندھنے کی بھی ضرورت نا
سمجھی۔۔۔

اسنے ایک دم چونک کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔ وہ ہر گز ایسی کسی بات کی توقع نہیں کررہا تھا۔۔۔ نکاح کی۔ تیاریاں ہو رہی تھی اور یوں نکاح کو منع کرنا۔۔۔ اسکا۔ دماغ گھوم گیا۔۔۔

۔ نکاح نہیں کرنا چاہتی ہیں آپ۔۔ جانتی بھی ہیں کہ کہہ کیا رہی" ہیں۔۔۔ دونوں خاندانوں میں تیاریاں شروع ہو گئی ہیں اور آپ کہ رہی ہیں کہ میں منع کردوں۔۔۔ "وہ۔ ٹھنڈے مزاج کا خوبیوں شخص تھا مگر اس وقت اسکا دماغ گھوم چکا تھا۔۔

اور پھر دونوں خاموش ہو گئے۔۔ سکینہ نے چائے اور دیگر لوازمات ٹیبل پر لگائے اور خود چلی گئی۔۔۔ تب وہ بولا تھا۔۔

تیاریاں ہی ہو رہی ہیں نکاح تو نہیں نا ہوا۔۔۔ آپ۔ منع کر"
دیں۔۔۔ پلیزز میں آپ سے۔ نکاح نہیں کر سکتی۔۔۔۔ "اسکی
آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔ اگر وہ نا مانتا تو۔ کیا کرتی۔۔۔ڈائمنڈ کی
چمکتی انگھوٹی کو وہ اتار چکی تھی۔۔۔۔

خولہ بی بی۔۔۔ اسنے چبا کر بولا۔۔۔۔ آپ۔ میرے کاندھے پہ"
بندوق رکھ کر چلانا چاہتی ہیں اور۔ میں یہ نہیں ہونے دوں
گا۔۔۔۔ آپکو نکاح نہیں کرنا یہ بات آپ تب کہتی جب میرے
گھر والے اپکے گھر رشتہ لے کر آئے تھے۔۔۔ تب آپ کے پاس
آپشن تھا۔۔۔ مگر اب نہیں ہے۔۔۔ میں کوئی گرا پڑا انسان نہیں
ہوں جس کی کوئی عزت ہی نا ہو۔۔۔۔۔۔ اب تو یہ۔ نکاح ہو کر

رہے گا۔۔ میں ہر گز دو خاندانوں میں اپنا تماشا نہیں بنانے دوں

" گا اپکو۔۔

اسکے عین سامنے کھڑے وہ۔ سرد لہجے میں گویا ہوا۔ نگاہوں کو۔

مرکز ہو خوبصورت لڑکی تھی جو اس کے نام کی۔ انگھوٹی اتارے

اب سپاٹ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

آپ یقیناً نہیں چاہیں گے کہ جس لڑکی سے اپکی شادی ہو۔۔۔ "

وہ۔ کسی دوسرے مرد کی محبت میں گرفتار ہو۔۔ میں نے بابا

سائیں سے بات کر کے دیکھ لی۔۔ وہ نہیں مان رہے۔۔ اور میں

اس شادی کو۔ نہیں مان سکتی۔۔۔ یہ۔ رہی آپ کی انگھوٹی۔۔

میں نے وقت رہے اپکو اگاہ کر۔ دیا ہے۔۔ اب اپکی مرضی۔۔ بعد

میں گلا مت کرنا آپ۔۔۔ سوری میں مجبور ہوں۔۔ اپکی ریجیکٹ نہیں کررہی بس یہ شادی نہیں کر سکتی۔۔۔۔ "درمیان میں رکھے لکڑی کے خوبصورت میز پر انگھوٹی رکھتے وہ کچھ نادم سی ہوئی۔۔۔۔

یہ منگنی کی انگھوٹی تھی جو آپ نے واپس کی۔۔۔ مگر اپ کسی " خوش فہمی میں مت رہیئے گا کہ میں نکاح سے انکار کروں گا۔۔ نکاح تو اپنی ڈیٹ پر ہی ہو گا۔۔ اور رہی بات کسی دوسرے سے محبت کرنے کی تو۔۔ شادی سے پہلے کوئی محبت۔۔ محبت نہیں ہوتی۔۔۔ آپ کو مجھ سے بھی محبت ہو جائے گی۔۔۔۔ نکاح کی تیاریاں کیجیئے۔۔۔ اب نکاح کے دن ہی۔ آپ سے ملاقات ہوگی۔۔۔ "ایک نظر انگھوٹی پر ڈالتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔ وجھی

چہرے پر۔ چٹانوں کی سی۔ سختی تھی۔۔ اس کے منہ پر۔ انکار کرنا۔۔۔ اسکی انا پر۔ کاری وار کر گیا تھا۔۔۔

بنا۔ اسکو دیکھے وہ دور ہوتا چلا گیا جب اگلی بات کر اسکے قدم زنجیر ہوئے۔۔ بے ساختہ اسنے مڑ کر۔ دیکھا اسے۔۔

میں نکاح کر چکی ہوں۔ کاشان خان۔۔۔ اور نکاح پر نکاح۔۔۔ " جائز ہی نہیں ہے نا۔۔ اگر عین نکاح والے دن اپنا میرا اور ہم۔ دونوں کے خاندان کا تماشہ بنانا چاہا تو آپ خوشی سے باراتیوں کو لے کر آنا۔۔۔۔ " طنزیہ لہجے میں کہتی وہ۔ سیاہ چھوٹی لٹوں کو۔ کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔ ہاں وہ۔ جھوٹ ہی تھا مگر شاید وہ انکار کر دیتا۔۔

کاشان نے حیرت غصے و صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔ جس کے لیے یہ بات شاید کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔۔۔

" اچھا تو آپ کو۔ لگا کہ میں ایسی کوئی فضول بات سن کر انکار کر دوں گا "واپس مڑتے قدرے سرد لہجے میں بولا تھا۔۔

"یقین تو کرنا ہو گا آپ کو۔۔ دوسری صورت میں پھر نکاح کے روز ہی تماشا لگے گا "

" نکاح نامہ دیکھائیں۔۔۔ "رگیں خطرناک حد تک تن گئ تھی۔۔۔

نکاح نامہ۔ وہ ایکدم۔ سٹپٹا گئی۔۔ "

"مجھے معلوم تھا کہ آپکے پاس نکاح نامہ نہیں ہو گا خولہ بی بی۔۔۔ دوسری صورت منظور ہے۔۔۔ چلتا ہوں۔۔۔۔ "کچھ طنزیہ لہجے میں کہتے وہ وہاں سے دور ہوتا گیا۔۔

وہ کافی دیر ادھر ہی بیٹھی اس چمکتی انگھوٹی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ سیاہ نین کٹورے آنسوؤں سے بھر گئے تھے۔۔۔۔ اب تک تو اسنے معراج سے اس بارے میں بات بھی نہیں کی تھی۔۔۔ آخر بات کیا کرتی۔۔ اسنے تو کبھی کہا بھی نہیں تھا کہ وہ اسے پسند کرتا

ہے۔۔ ہاں اسکی باتوں سے لگتا تھا مگر اقرار تو کبھی نا کیا نا۔۔۔ تو وہ اب کیا کہتی۔۔

مگر اب ایک ہی راستہ تھا۔۔ اور۔ وہ۔ معراج ہی تھا۔۔ اسے ہر۔ صورت معراج سے بات کرنی تھی۔۔ پھر چاہے وہ کچھ بھی کہئے سمجھے۔۔۔ وہ۔ ساری۔ زندگی اس گلٹ کے ساتھ نہیں رہ سکتی تھی کہ۔ اسنے تو بات کی ہی۔ نہیں۔۔۔

موبائل کی تلاش میں نگاہیں گھمائی تو وہ۔ اسے کہیں نا نظر آیا یقیناً اندر ہی تھا۔۔۔

اور پھر وہ بھی اٹھتی اندر کی طرف بڑھی تھی دھڑکتے دل کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

اب وہ کرسیاں خالی رہ گئی۔۔ پت جھڑ کا موسم تھا۔۔۔ آگے پیچھے پتے۔۔۔ خالی کرسیاں۔۔ لکڑی کے چکور میز پر۔ چائے اور۔ دیگر لوازمات بالکل ویسے ہی پڑے تھے۔۔

اور ساتھ وہ چمکتی انگھوٹی۔۔۔۔

سب ادھورا سا ہو گیا تھا۔۔۔ منتظر اداس سا لگ رہا تھا۔۔ ہلکی ہلکی ہوا درختوں سے اور پتے جدا کرتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اب دور دور تک وہ۔ نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

تیری ہی گلیوں میں آوارہ شام ہے--

تیری ہی گلیوں میں آوارہ شام

میری نظر دیکھو زرا

اس میں کہیں ہے در تیرا

رستہ بھی تو

منزل بھی تو

ایک ہمسفر ہے بس میرا----

صبح میری

اور رات بھی

ڈھوبی ہیں تیری

نگاہوں میں

تیرا نام جس لمحے میں ہوں

بے حد

میرے لیے آرام ہے۔

تیری ہی گلیوں میں آوارہ شام ہے۔۔

ہووو

تیری ہی گلیوں میں آوارہ شام ہے

💙💜💛💚🖤

....اے زندگی !عجیب سی تھکن ہے تجھے گزارنے میں

اگر کوئی اور وجہ ہے تو تم ہمیں بتاؤ تو۔۔ "وہاج نے قدرے"
جھنجھلا کر کہا۔۔

وہ تینوں خولہ کے کمرے میں تھے۔۔۔ وہ کال کرنے آئی تھی
معراج کو مگر اس سے پہلے ہی وہاج اور بالاج اسکے کمرے میں
اگئے تھے۔۔۔ اور اب کب سے شادی سے انکار کرنے کی وجہ
پوچھ رہے تھے۔۔۔

حیدر خان کو منانے کی تو دونوں نے بہت کوشش کی۔۔ مگر وہ زرا
نہیں مانے۔۔ جبھی اب وہ خولہ کو منانے اگئے۔۔ ویسے بھی کاشان
اچھا لڑکا تھا۔۔۔

خولہ نے دونوں کو دیکھا۔۔ گرے شرٹ کے ساتھ جینز پہنے۔۔ کچھ بڑے بال پونی میں مقیم کیئے وہ بالکل اسکے سامبے ہی بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

جبکہ سماجی کاؤچ پر سرمئی رنگ کی کاٹن کا سوٹ پہنے سیاہ بال ماتھے پر بکھرے بالاج کافی فکرمند سا تھا۔۔۔

دیکھو خولہ اگر تم۔ کسی کو پسند کرتی ہو تب بھی بتا دو۔۔۔ " دیکھو بابا سائیں تمہارا مستقل محفوظ چاہتے ہیں۔۔ اور کاشان تمہیں اچھی زندگی دے سکتا ہے۔۔ اگر کوئی اور ہو جو تمہیں بہتر مستقبل دے سکے تب تو ہم۔ کچھ کر۔ سکتے ہیں۔۔ بابا سائیں کا یہ بہانہ ختم

ہو جائے گا۔۔۔ اب تم بتاؤ کسی کو پسند کرتی ہو۔۔۔ "وہاج اب اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ بلاج بھی جواب کا منتظر تھا۔۔۔

وہ وہ لب کاٹتی دونوں کو متفکر سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ کیا بتا دے ان کو یا نا بتائے۔۔۔ کسی کو پسند کرنے والے سولا کا تو جواب تھا مگر اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا کہ کیا وہ اسے سب دے سکتا ہے کس کی وہ عادی ہے۔۔۔۔

خولہ۔۔۔ بچے وہاج کچھ پوچھ رہا ہے۔۔ "وہ بھاری گھمیر آواز" میں بولا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ لالہ۔۔۔۔۔ "

"اس کا کہنا ہے کہ ابھی کچھ سال شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔ اور تو کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔۔"

تینوں بیک وقت دروازے کی طرف مڑے جہاں۔۔ وائٹ بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ گہری نیلی جینز پہنے۔۔ بھورے بال ماتھے پر گرائے مامن جان اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

خولہ نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکاھ۔۔ ایک وہی تو تھا جو سب جانتا تھا۔۔۔ اب وہ بھی۔۔

جبکہ وہاج اور بالاج اب خاموش ہو گئے تھے۔۔ دونوں بلکہ سب ہی جانتے تھے کہ خولہ سب سے زیادہ اس سے ہی اٹیچ تھی۔۔۔ اس سے کوئی بات نہیں چھپاتی تھی۔۔۔

" میں خود بھی مطمئن نہیں ہوں۔۔ اسکی اتنی جلدی شادی سے۔۔ اور سے بہن کی نا رضامندی۔۔۔" بالاج کافی پریشان سا تھا۔۔

" خولہ بس تم۔ ابھی نکاح کرلو۔۔ دو تین سال تک رخصتی نہیں دیں گے۔۔ سہی ہے نا۔۔ "وہاج نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

پری بھی سب کو ادھر دیکھتی آگئی تھی۔۔۔ گرے کھلی شرٹ کے ساتھ کھلا ٹراؤزو پہنے ۔۔ بھارے بالوں کو میسی سا جوڑا بنائے وہ بے زار سی آتی ادھر ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

میں۔۔آپ لوگ اب جائیں۔۔۔۔ مجھے رانی سے۔ ملنے جانا " ہے۔۔۔ "کچھ بولتے بولتے رکی اور پھر ایک بے زار نظر سب پر ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔

پر۔ منہ ہی۔ منہ میں کچھ بڑبڑائی۔۔۔ جبکہ کچھ دیر تک سب نکل گئے کمرے سے۔۔ مگر مومن وہیں کھڑا تھا۔۔۔

میں لالہ کو بتانے والی تھی معراج کے بارے میں۔۔ پھر کیوں تم " نے ٹوکا۔۔ "اب وہ برہم سی مومن کی طرف مڑی۔۔۔ جو سینے پر مظبوط بازوو باندھے آرام سے کھڑا تھا۔۔ کھڑکی سے ٹیک لگائے۔۔۔

ہاں تم۔ بتانے جا رہی تھی۔۔۔ اور اسکے کیا ہوتا معلوم " ہے۔۔۔ بالاج کو تو جانتی ہو۔۔ وہ کبھی بھی ایک معمولی سے لڑکے سے تمہارا نکاح نا کرواتا۔۔ وہ کل ہی نکاح کے ساتھ رخصتی کی بھی بات کرتا۔۔۔ وہ۔ زمانہ شناس مرد ہے ایک بچا نہیں ہے۔۔۔ جان بوجھ کر تو تمہیں اندھیری کوٹھری میں نا جھونکتا۔۔۔۔ تو کیا یہ چاہتی ہو تم۔ "سرد و سپاٹ لہجہ تھا۔۔۔

تو "

تو بتاؤ کیا۔ کروں۔۔ میں کیا کروں۔۔۔ "وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

کیا وہ لڑکا بھی چاہتا ہے تمہیں۔۔ "دل کو کچھ زور سے چھبا تھا۔ "

معلوم نہیں۔۔ "اسنے سر نفی میں ہلایا۔۔ "

دیکھو خولہ۔۔۔ وہ اسکے پاس۔ آیا۔۔۔ اور بیڈ کے ساتھ رکھے " سٹائلش جھولے میں بیٹھا۔۔۔۔ بالکل اسکی طرف کا رخ کیا۔۔۔۔۔

اگر تو۔۔ ایک پل۔ کو رہا۔۔۔ اگر وہ معراج بھی تمہیں چاہتا ہے "
تو ایک ھل ہے میرے پاس۔۔ "وہ کافی سنجیدہ سا تھا۔۔۔

میں بالکل بھی نہیں جانتی کہ وہ مجھے چاہتے ہیں کہ نہیں۔۔۔ "
مگر تم بتاؤ تو کیا حل ہے۔۔۔ "کوئی امید سی تھی جو اسے
دیکھی۔۔۔۔

نا یقین کیسے پے بھیہ تم کر لاؤ گے
کچھ اس طرح سے تم کو دل ہی دل میں توڑ دیں گے۔۔۔

💜💙💚💛🖤

گنتے گنتے تھک جاؤ گے

زخم بے حساب دیں۔۔۔

درد دیں گے۔۔۔۔۔

یہ بات اپ کو خود بتائی ہے مومن نے۔۔ "پری نے کچھ حیرت " کہا۔۔

فوزیہ بیگم نے سر نفی میں ہلایا۔۔ "ماں ہوں اسکی۔۔ جانتی ہوں اسے۔۔ بچپن سے چاہتا ہے اسے۔۔ "

اور خولہ۔۔۔ اوو مائے گاڈ۔۔ کیا خولہ اسی وجہ سے تو نہ۔۔ "

" نہیں وہ مومن کی وجہ سے نہیں کسی اور کی وجہ سے یہ سب کررہی ہے۔۔ "فوزیہ بیگم اب قدرے ہلکی آواز میں کہا۔۔

" کس کی وجہ سے ماں۔۔ اور اپ کو کس نے بتایا۔۔ "وہ ایکدم انکے قریب بیٹھی تھی۔۔

" میں نے اسکی اور خولہ کی باتیں سنی ہیں۔۔ کسی معراج نامی لڑکے کو پسند کرتی ہے۔۔ معلوم نہیں ہے کون۔۔۔ مگر اس ہی کی وجہ سے شادی سے انکار کررہی ہے۔۔۔ "اواز ہنوز دھمی تھی۔۔

" میرے بھائی کو برباد کر کے اب کسی اور کو پسند کرنے لگی ہے۔۔۔ ماں۔۔ اگر یہی کرنا تھا تو کیوں مومن کے ساتھ ہر

وقت رہتی۔۔۔ اب مومن ہے نا تکلیف میں۔۔۔ اس کے لیے تو سب وقت گزاری تھا۔۔۔" وہ ناگواری سے بولی۔۔۔۔ ایک تو مومن سے محبت تھی وہ اسکا بھائی تھا اکلوتا پھر اس لئے دل میں موجود حسد۔۔ جو وہ ہر جگہ۔۔ ہر مقام پر۔۔ اس سے اونچے مقام پر ہوتی۔۔ ہمیشہ پرفیکٹ رہتی۔۔ گھر بھر کی لاڈلی۔۔۔

پری میں نے یہ سب تمہیں اس لیے نہیں بتایا کہ تم۔ تماشہ" کرو۔۔۔ وہ خود بھی تو تکلیف میں ہے نا۔۔۔ یہ جو یک طرفہ محبت یا ادھوری محبتیں ہوتی ہیں نا یہ یوں ہی انسان کو برباد کرتی ہے۔۔۔ یک طرفہ محبت میں امید ماری رہتی ہے کہ کبھی تو میرے محبوب کو بھی مجھ سے محبت ہو گی۔۔ اور ادھوری محبتوں میں یہ امید انسان کو کوکھلا کرتی رہتی ہے کہ کبھی تو ادھوری

داستان مکمل ہوگی۔۔۔ صرف ہوئی امیدیں خوبصورت ہوتی ہیں جو پوری ہوتی ہیں۔۔۔ اور جس نے پوری نا ہونا ہو وہ امید کے لبادے میں سیراب ہوتا ہے۔۔۔ اور اکثر لوگوں کو سہراب کی خوار کرتے ہیں۔۔ "وہ مدھم لہجے میں بول رہی تھی۔۔

افففف مجھے یہ محبتوں کی کہانیاں نا سنائیں۔۔۔ مجھے تو یہ۔ سمجھ " نہیں ارہی ہے کہ مومن اب بھی کیوں اسے دفعہ نہیں کرتا۔۔۔ اور اب دیکھیں اسے دوبارہ ساتھ لے گیا ہے۔۔ کیا اسکے اپنے بھائی نہیں ہیں۔۔۔ "وہ شدید برہم تھی۔۔۔۔

پری۔۔ ہم۔ لوگ ان کے۔ مقروض ہیں۔۔۔۔ اسنا کھاتے ہیں" پیتے ہیں۔۔ تم ان کے خلاف خرافات نا بکو۔۔۔ اور نارمل ایکٹ

کرو۔۔۔ میری ہی اولاد پاگل ہے۔۔ دماغ کام۔۔ اور پھر وہ شروع ہوگئی تھی۔۔ ہر۔ ماں والی شکائیتیں کرررہی تھی۔۔ نجانے کس کو سنا رہی ہوتی ہیں جبکہ کوئی بھی نہیں تھاور سننے والا۔۔۔

بس ایک بار ان کے احسان کا بدلہ جھکا دیں ہم۔۔ اور پھر یہاں " سے چلے جائیں۔۔۔ اب مجھ سے اور برداشت نہیں ہوتا کسی اور کے در پر رہنا۔۔ماں اب ہم بڑے۔۔۔۔

میں بتاتی ہوں کہ کتنا بڑی ہوئی ہو۔۔۔ "وہ ایک دم۔ بڑھی تھی " اسکی طرف۔۔۔

پری نے۔ موبائل اٹھایا اور پل میں کمرے سے نکلی تھی کچھ

بڑبڑاتے۔۔۔

تیرے نشان یادوں میں ہیں

تو کیوں نہیں تقدیر میں

نادان دل۔۔ ہے ڈھونڈتا۔۔

قربت تیری تصویر میں

ممکن نہیں ہے تجھ کو بھلانا

ممکن نہیں ہے تجھ کو بھلانا

دیکھے خدایا۔۔ دو عاشقاں دیاں تبائیاں

وے بڑی لمبیاں سیاں جدائیاں۔۔۔

💜💙💚💛🖤

اسکی سید اینڈ بلیک جیپ )جو کچھ دن پہلے ہی لی تھی (گاؤں کی کچی سڑکوں پر چلتی آگے بڑھ رہی تھی

براؤن سلوٹوں والا کاٹن کی شلوار قمیض پہنے بازووں کو کہنیوں تک فولڈ کئے جس کے باعث مظبوط بازو نمایاں ہورہے تھے۔۔
بھورے چمکتے بال روشن پیشانی پر بکھرے ماتھے پر پڑے بلوں کو چھپا گئے۔۔ بازو گردن کی کچھ نیلی رگیں واضح ہورہی تھی۔۔ وجیہہ خوبصورت چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔

تقریباً ایک گھنٹہ پہلے ہی وہ گاؤں پہنچا تھا۔۔ تب ہی اسے خولہ کا میسج ملا تھا۔۔ کہ وہ ملنا چاہتی ہے بس تب سے ہی اسکے ماتھے پر بل سجھے ہوئے تھے۔۔۔

کچی سڑک سے ہوتی جیپ ایک ڈھابے کے سامنے چرچراٹ کی آواز کے ساتھ رکی۔۔

کچھ لمحے سٹرنگ ویل پر مظبوط ہاتھوں کی گرفت جمی رہی۔۔ گرے انکھوں کی سرد مہری ہنوز قائم تھی۔۔۔

ا2ر پھر اسنے ہاتھوں بڑھا تھا جیپ کا دروازہ کھولا۔۔ دروازہ تھوڑا۔ شدت سے کھلا۔۔

ایک پاؤں اور پھر دوسرا۔۔۔۔ وہ باہر نکلا تھا جیپ سے۔۔۔ ماتھے پر بکھرے بال ہوا کے باعث کچھ اور بکھرنے لگے۔۔ رنگت میں سرخیاں گھلی ہوئی تھی۔۔۔

جیپ کا۔ دروازہ بند کرتے اسنے چابی جیب میں ڈالی۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے ماتھے کے بال کچھ سہی کئے۔۔ اور پھر مظبوط قدم اٹھاتے وہ اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ وہ کوئی یونانی دیوتا نہیں تھا۔۔ مگر کافی خوبروو سا شخص تھا۔۔۔ اسکے زات میں ایک کشش کی وہ کسی کی بھی اٹینشن لے سکتا تھا۔۔۔

اندر جاتے ہی وہ ایک پل۔ کو رکا۔۔۔ سانسوں کی وفتا کچھ مدھم ہوئی۔۔

وہ سامنے لی ایک کرسی پر بیٹھی اضطراب سی کی کیفیت میں نازک ہاتھوں کی۔ انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔۔۔

سکن کلڑ پاؤں کا چھوتا فراک جس پر سلور نفیس پتھروں کا کام کیا ہوا تھا۔ سلور نازک سٹریپ والی ہیل میں مقیم اسکے پاؤں سرخ و سفید سے لگ رہے تھے۔۔ فراک کے ساتھ کا ہی جالی دار دوپٹہ جس پر بھی سلور نفیس کام کیا ہوا تھا پہنے وہ انگلیاں مڑوڑتی سامنے رکھے پرانے سے ٹیبل پر رکھے سٹیل کے پرانے سے گلاس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

گہرا سانس لیتے وہ اسکے سامنے اکر بیٹھا۔۔۔

اسنے ایک دم چونک کر اسے دیکھا۔۔ اور پھر دل کانوں کو گونجنے لگا۔۔ سفیر رنگت میں سرخیاں گھل گئی۔۔۔ دل سرشار ساہ وگیا۔۔ آج نجانے کتنے دنوں بعد اس۔ خوبرو شخص کو سامنے دیکھا تھا۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ معزرت۔۔۔ وہ ٹیک لگا کر بیٹھا۔۔ آپکو انتظار" کرنا پڑا۔۔ "وہ زرا بھی نادم نہیں لگا

جی۔۔۔ وعلیکم السلام۔۔ کو۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ میں ابھی ہی "
آئی تھی۔۔۔ "اسکو شرمندہ ہونے سے بچانے کے لیے اسنے ایوں
جھوٹ بولا۔۔۔

معراج نے غور سے اسے دیکھا۔۔۔ اسکے چھوٹے سیاہ بال ہلکے
سے کرل تھے۔۔ چہرے پر نیچرل سا۔ میک اپ کیا ہوا تھا۔۔
البتہ سیاہ پرکشش انکھوں میں کاجل خوبصورتی سے لگایا ہوا
تھا۔۔۔ اسنے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔۔ وہ جانتا تھا وہ کافی دیر سے
بیٹھی ہوئی تھی۔۔ آس پاس کافی مرد تھے۔۔۔۔

آپ۔۔ میرے ساتھ چلیں۔۔ ہم۔ جیپ میں بیٹھ کر بات کر سکتے "
ہیں۔۔۔ "اسکے لہجے ہے۔ میں سنجیدہ ہوا۔۔۔ کوئی انہیں نہیں

دیکھ رہا تھا مگر اسے اچھا نہیں لگا تھا۔۔ کوئی بھی کوئی بھی بات بنا سکتا تھا۔ جیر بات تو بنی ہوئی تھی بس اڑانے کی دیر تھی

اوکے۔۔ "اسنے کوئی دوسری بات نا کی۔۔ "

وہ پہلے اٹھا۔ اسے چلنے کا۔ اشارہ کیا۔ اور پھر اسکے بعد چلا تھا؛۔۔۔

کچھ دور ہی انکی جیپ کھڑی تھی۔۔ وہ دونوں اسکی جانب بڑھے تھے۔۔۔۔

جیر نو جی نہیں کردا

تیرے بن

جیر نو جی نہیں کردا

راتوں دو جگدا ہے دل

پاگل جیا لگدا اے

گن گن کے تارے سارے

یاد تنو کردا اے

اے حال ہے میرا کی حال تیرا

تو دس دے۔ مینو

میرے بنا

سونیے دل نہیں لگدا تیرے بنا

دل نہیں لگدا تیرے بنا۔۔۔

🖤💛💚💙💜

تیرے دل جینا ہے ایسے
دل دھڑکانے ہو جیسے
یہ عشق ہے کیا دنیا کو
ہم سمجھائیں کیسے۔۔
دلوں کی راہوں میں
ہم۔ کچھ ایسا کر جائیں
ایک دوجے سے بچھڑیں تو
سانس لئے بن مر جائیں

آسمان پر پرندے اڑتے اپنے آشیانوں میں واپس جارہے تھے جھڑمٹ کی شکل میں۔۔ فضا میں انکی آوازیں جہاں کئی لوگوں کو مسمرائز سا کررہی تھی وہیں وہ ان آوازوں۔۔ اس شور سے دور جانا چاہیے رہا تھا بے زار سا۔۔۔

کبھی کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ کوئی من پسند رسیلی خوبصورت" آواز ہمارے اعصاب پر ہتھوڑے کی مانند بج رہی ہوتی ہے۔۔ دل کرتا ہے کہ ہر طرف خاموشی چھا جائے۔۔ یہاں تک کے سانسوں کی آواز سے ناگوار گزر رہی ہوتی ہے۔۔۔ جب ہمارے اندر طوفانوں کا سا طوفان ہو تو باہر ہمیں قبرستان کی سی خاموشی چاہیئے ہوتی ہے"

بلیک بٹوں والی شرٹ کے ساتھ گرے جینز پہنے۔۔ وہ شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے اپنی بلیک پراڈو سے کچھ دور چلتا وہ جا رہا تھا۔۔

دونوں ہاتھ جینز کے پاکٹ میں ڈالے۔۔ بھورے بال بکھرے سے ہوئے۔۔ دل کی۔ دھڑکن بے وجہ ہی۔ منتشر سی تھی۔۔۔ دل و دماغ پر عجیب سا بوجھ تھا۔ اندر شور بھرپا تھا۔۔ ایسے میں اسکا دل بھی چاہ رہا تھا کہ ہر آواز غائب ہو جائے۔۔۔

وجیہی چہرے پر کرب کے سے تاثرات تھے۔۔۔ آنکھوں کی پتلیاں گلابی ہورہی تھی۔۔

وہ مظبوط پر کشش سا مرد اس وقت ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔۔۔ خولہ کو وہ ہمیشہ سے پسند کرتے آیا تھا۔۔ اسنے کبھی سوچا ہی۔ نہیں تھا کہ وہ کسی اور کو پاگل پن کی حد تک چاہ سکتی ہے۔۔ وہ تو تب جھاگا خواب سے جب خولہ نے خود اعتراف کیا۔۔ تب اسے یقین ہوا کہ زندگی میں اکثر ہوئی ہوتا ہے جس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔۔۔

آہہہہہ "کسی۔ نسوانی چیخ پر وہ ایک دم ہوش میں آیا۔۔ اور " صدمے سے اسکی آنکھیں پھٹنے کی تھی۔۔۔

اے شہری بابو۔۔ تھوڑے کو نظر کچھ نہیں آتا کیا۔۔ یہ۔ " کیا کیا۔۔ ہمارا سارا پانی گرا دیا نا۔۔۔ اب وہہ دور سے کون بھر

کر لائے گا۔۔ "سامنے ہی کوئی اٹھارہ انیس سال کی لڑکی کمر پر ہاتھ رکھے کچھ خفگی سے کہہ رہی تھی۔۔۔

پٹھانوں کے روایتی سبز فراک پہنے وہ سبز آنکھوں میں بھر بھر کے کاجل ڈالے سیاہ بالوں کو چٹیاں میں مقیم کئے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ خوبصورت سی نازک سی۔۔۔ چہرہ کچھ غصے کچھ صدنے سے سرخ ہورہا تھا۔۔۔۔

" بی بی۔۔ ایک تو میرے کپڑے خراب کر دیئے ہیں اوپر سے مجھے سنا رہی ہیں۔۔ "مومن نے ایک بار پھر صدمے سے خود کو دیکھا۔۔۔ جس کی گھٹنوں سے نیچے ساری پینٹ پانی سے گیلی ہوگئ

تھی۔۔۔ جبکہ دونوں کے درمیان ہی وہ پانی والا مٹی کا برتن ٹوٹا ہوا پڑا تھا۔۔۔

ہم نے تو تمہیں کہا بھی کہ سائیڈ پر ہو۔۔۔ مگر تم نے سنا ہی" نہیں۔۔۔ "وہ کچھ خفیف سا مسراتے ہوئے بولی۔۔۔

بی بی۔ نکلتی بنو یہاں سے۔۔اچھی بھلی زندگی کو نجانے کس کی " نظر لگ گئی ہے۔۔ "اسے بے زاری سے جانے کا کہتے آخر میں وہ خود سے بڑبڑایا تھا۔۔۔

شوز تک میں پانی چلا گیا تھا

۔۔۔

"پہلی بات میرا نام آمنہ ہے۔۔۔ دوسری بات کے تم کیوں اتنا خفا خفا ہو۔۔۔ تیسری بات کہ۔۔۔ ایک دم۔ سے۔ مسکین سی شکل۔ بنائی۔۔۔۔ میری زندگی کو بھی کسی کی۔ نظر لگ گئی ہے۔۔ وہ بھی بہت بری۔۔۔ "نیچے بیٹھ سے سڑک سے مٹی کے برتن کے ٹکڑے سائد پر کر رہی تھی۔۔

"پہلی بات مجھے کوئی مطلب نہیں ہے تمارے نام سے۔۔ دوسری بات مجھے یہ ہوا ہے کہ کچھ منٹ پہلے میری بدقسمتی میرے سامنے منہ کھولے نظر ائ ہے مجھے۔۔ تیسری بات تمہیں خود ہی کی نظر کھا جائے گی۔۔۔۔ "وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔۔

"ہائے ے صدقے۔۔۔ میں اتنی پیاری ہوں کیا جو مجھے کسی کی۔ نظر کھا بھی سکتی ہے۔۔۔ "چہرے پر۔ معصومیت سجائے وہ مرھم مگر چہکتے لہجے میں بولی۔۔۔

کچھ لمحے خاموشی سے گزر گئے۔۔۔ مومن اس کو دیکھتا رہا۔۔ اس" کا چہرہ کچھ جھکا ہوا تھا۔۔ وہ مٹی کے ٹکڑے اٹھا کر سائیڈ پر کر رہی تھی۔۔۔ اسکے خوبصورت چہرے پر دلکش کی مسکراہٹ تھی۔۔ معصومیت تھی۔۔ وہ اسکے جواب کی متنظر تھی۔۔۔۔

۔۔ آہہہہہ۔۔۔ "وہ ایکدم سسکی۔۔۔۔ دائیں ہاتھ کی پھیلی پر مٹی" کا۔ نوکدار ٹکڑا اچبھ گیا تھا۔۔۔

اوو پاگل لڑکی یہ کیا کیا ہے۔۔ "ایکدم اسکے ساتھ ادھر بیٹھتا " اسکا نرم ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھ میں پکڑتے پریشانی سے بولا تھا۔۔۔

اگر اس لڑکی کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو وہ یوں ہی پریشان ہوتا۔۔۔۔

وہ جس کی ہتھیلی سے خون نکل رہا تھا جلن ہورہی تھی۔۔ اسکے دم دل۔ اتنے قریب بیٹھنے اور پھر اپنے ہاتھوں پر وہ سلگتا لمس اسے تڑپا گیا۔۔ اسنے ایک دم ہاتھ کھینچا۔ اور کھڑی ہو گئی۔۔ دل مانو کانوں میں گونجنے لگا تھا۔۔۔

مومن نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا۔۔ جسکا چہرہ کچھ ہی لمحوں میں آنسوؤں سے تر ہو گیا۔۔۔ خوبصورت آنکھیں آنسوؤں سے بھری اور خوبصورت لگنے لگی تھی۔۔۔

" پاگل ہو۔۔۔ مجھے دیکھنے دو۔۔ دیکھو خون کتنا بہہ رہا ہے۔۔۔ " اٹھتے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا۔۔

ن۔۔ نہیں میں ہاتھ رکھ لیتی ہوں خود ہی۔۔۔ "اسنے جھٹ " اپنا دوسرا ہاتھ زور سے خون نکلتے ہاتھ پر رکھا۔۔۔

مومن کو سمجھ نا آئی اسکے روئے کی۔۔ اسکے چھوتے ہی وہ عجیب سی گھبراہٹ میں مبتلا ہوگئی تھی۔۔ سفید رنگت سرخ ہوتی گئی۔۔۔۔ عجیب لڑکی۔۔۔

"اچھا اب جاؤ۔۔ جا کر کچھ لگاؤ۔۔ زخم خراب نا ہو جائے۔۔۔ میں تو آدم خور ہوں تمہیں کھا ہی نا جاؤں۔۔ "وہ کچھ فکرمندی کچھ بے زاریت سے بولا تھا۔۔۔

"جی۔۔ جی۔۔ "وہ ادکم وہاں سے ہٹی اور مخالف سمت بھر گئی۔۔ دل۔ ہنوز کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔

ابھی ساری گزری زندگی اسنے خود کو بچا کر رکھا۔۔ ہر بری نظر سے۔ برے کاموں سے۔۔ اس نے خود کو اپنے محرم کے لیے بچا کر رکھا تھا۔۔ اج ایک۔ انجان مرد کا چھونا اسے پاگل کر گیا تھا خوف سے۔۔۔

اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ جہاں کو پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آمنہ کچھ گھبراتے جلدی جلدی آگے بڑھنے لگی۔۔۔۔

اور وہ پیچھے کھڑا ہنوز اسے دور جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔ دفعتاً اسے خولہ کا خیال آیا۔۔۔

جلدی سے پاکٹ سے موبائل نکالتے اسنے دیکھا۔۔ کوئی کال نہیں تھی۔۔۔ وہ زخمی کا۔ مسکرا دیا۔۔۔۔

🖤💛💚💙💜

اس سے پہلے کسی رسم پر وارے جائیں
آ چل کسی خواب کی تکمیل میں ماریں جائیں

ادھر خاموشی تھی۔۔ دو دونوں کی اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔۔ مگر خولہ کچھ دیر بعد سسکتی پھر خاموش ہو جاتی۔۔۔ دونوں ہاتھ گود میں رکھے چہرہ جھکائے وہ ان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ معراج خان بھی خاموش تھا۔۔ دونوں ہاتھ سٹرلنگ ویل پر رکھے اسنے پیچھے سیٹ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔۔۔

تو آپ شادی ہی نہیں کرنا چاہتی یا کاشان خان سے شادی نہیں " کرنا چاہتی ہیں۔۔ "چہرے ہی۔ کی طرح لہجہ بھی سرد و سپاٹ سا تھا۔۔۔

" میں۔۔۔ میں کاشان سے۔۔۔ شادی نہیں کر۔۔ کرنا چاہتی۔۔ " سر کچھ اور جھک گیا۔۔۔ آواز کافی دھیمی سی تھی کہ وہ۔ بمشکل سن پایا۔۔؟

اچھا۔۔ وہ۔ ایکدم اسکی طرف مڑا پوری طرح۔۔ "تو پھر کس " سے شادی کرنا چاہتی ہیں اپ۔۔ " اسکے جھکے چہرے کو دیکھتے وہ اب قدرے نرم لہجے میں بولا۔۔ انجان سا بنتا۔۔ شاہد جواب جانتا تھا مگر پھر بھی۔۔

وہ۔۔ وہ میں۔۔ نہیں۔۔ وہ۔ نروس ہوگئی۔۔ وہ پوری طرح" اسکی طرف متوجہ تھا۔۔ "میں۔۔ آپ مجھ سے۔۔۔ اپ مجھ سے۔ نکاح۔۔کرلیں۔۔ "دھڑکتے دل سے اسنے کہا۔۔ سیاہ آنکھوں کو سختی سے بند کرگئی۔۔۔

اسکے وجہی چہرے پر ایک پل۔ کو۔ مسکراہٹ نظر ائی مگر وہ چھپا گیا۔۔

مجھ سے نکاح کیوں کرنا چاہتی ہیں آپ۔۔ "اسکا لہجہ اب پوری طرح نرم ہوگیا۔۔ آنکھوں کی سرد مہری کہیں دور جا سوئی۔

میں۔۔۔ پلیز۔۔۔ میں کاشان سے نکاح کرنے کا سوچ۔۔ بھی " نہیں سکتی۔۔۔ آپ مجھ سے نکاح کرلیں تا کہ۔ میرا نکاح اس سے نا ہو پائے۔۔۔ "کچھ بولتے بولتے وہ رکی اور پھر کچھ اس سے کہا تھا۔۔ البتہ اسے اب بھی دیکھنے کی کوشش نا کی۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ اسکی۔ رنگت انتہائی سرخ ہورہی تھی۔۔

اگر یہی وجہ ہے تو آپ اس سے بھی تو نکاح کر۔ سکتی تھی جس "
کے ساتھ یہاں آئی۔۔ پھر میں ہی۔ کیوں۔۔ "وہ نجانے کیا سننا
چاہ رہا تھا۔۔

پلیزز "وہ تڑپی تھی۔۔۔ "

اچھا۔۔تو میں ایسا کیوں کروں گا۔۔ "وہ کسی صورت نہیں بخشنا"
چاہ رہا تھا۔۔

خولہ نے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔۔ "پلیزز۔۔ "اسکو دیکھتے وہ۔
مدھم سا بولی۔۔۔

اچھا۔۔۔ اسے رحم اگیا۔۔۔ "تو آپ پرسوں میرے نکاح میں " ہوتے کسی اور کے لیے سجے گی اور۔ مایوں بیٹھیں گی۔۔۔ "لہجہ سپاٹ ہوا۔۔۔ ساتھ ہی موبائل اٹھاتے کسی کو میسج کیا۔۔۔ اور پھر دوبارہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

تو۔۔ آپ مجھ سے نکاح کریں گے۔۔ "وہ ایکدم خوش ہوئی۔"۔ " میں۔۔ میں ابھی۔ مومن کو بتاتی ہوں۔۔۔ اسنے۔ کہا تھا۔۔۔

۔ نہیں۔۔۔۔ اسے ابھی مت بتائیں۔۔۔ ابھی ہم یہاں سے" میرے ایک دوست کے گھر جا رہیں ہیں۔۔ وہاں ہمارا نکاح ہو گا۔۔ پھر آپ کو چھوڑ دوں گا اپنے گھر۔۔۔ پھر بتا دینا جس کو مرضی

ہوئی۔۔ مگر ابھی نہیں۔۔۔ "اسکے ہاتھ سے موبائل لیتے وہ۔
سنجیدگی سے بولا۔۔

ا۔۔ ابھی۔ نکاح۔۔ "وہ حیرت زدہ سی ہوئی۔۔۔ "

وہ جیپ اسٹارٹ کر گیا تھا۔۔۔ "ہمم اسکے بعد اپکے گھر شادی
شروع ہو جائے کی مہمان وغیرہ ہوں گے تو آپکا نکلنا مشکل
ہو گا۔۔۔ "ہنوز سنجیدہ لہجے میں بول رہا تھا۔۔

ایک۔ پل کو خولہ۔ کا۔ دل۔ کیا کہ واپس بھگ؛ بھاگ جائے مگر
دل۔ کے ہاتھوں مجبور ہو گئی۔۔ اور کوئی طریقہ نہیں تھا۔۔ اگر جو
اسکا نکاح ہو جاتا کاشان سے تو وہ کبھی جی نا۔ پاتی۔۔۔ ادھوری

محبت اسے کھا جاتی۔۔ اور وہ مرنا نہیں چاہتی تھی۔۔ جینا چاہتی تھی مگر صرف معراج خان کے ساتھ۔۔۔

پتا ہی۔ نہیں چلا وہ اب اس کچھ پرانے سے کھر میں داخل ہوئے وہاں کچھ مردوں کے ساتھ دو۔ عورتیں اور دو ہی لڑکیاں بھی تھی۔۔۔

معراج کے کہنے پر وہ انکے ساتھ چلی گئی۔۔۔

جبکہ۔ معراج اب ان۔ لوگوں سے ملتا ان کے ساتھ ہی۔ بیٹھ گیا تھا۔۔ مولوی صاحب بھی ادھر ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ان لڑکیوں کے ساتھ باہر آئی سر پر لال دوپٹہ کیا ہوا تھا۔۔۔ اور معراج کے ساتھ مگر کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی تھی۔۔ دل۔ سینے میں سر پیٹ رہا تھا۔۔۔ ہتھیلیاں بار بار نم ہوتی۔۔ پشانی پر پسینہ آرہا تھا۔۔۔

کیا اسکے سارے خواب سچ ہونے کو۔ تھے۔۔۔

آہہ کاش بابا۔۔۔ آپ مان جاتے۔۔۔ "وہ دل میں ہی بولی " تھی۔۔۔

اب وہاں صرف مولوی صاحب کی آواز ہورہی تھی۔۔۔۔

خولہ خان۔ ولد حیدر خان آپکو معراج خان ولد۔ حاتم خان کے "

نکاح میں دیا جاتا ہے۔۔ کیا آپکو قبول ہے۔۔۔ "کیا اس سے بھی

زیادہ خوبصورت کوئی الفاظ ہو سکتے ہیں۔۔۔

قبول۔۔۔۔ہے۔ "آواز کافی مدھم تھی۔۔۔ دل۔ سرشار سا "

تھا۔۔۔

" معراج خان ولد حاتم خان۔۔ کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔ "

مولوی صاحب اب معراج سے پوچھ رہے تھے۔۔۔ وہ سپاٹ سا

چہرہ لئے ہوئے تھا۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔ "کیا اس سے خوبصورت آواز سنی ہوگی۔۔۔ "

ہر جگہ۔ جیسے تتلیاں جگنو گھرم رہے تھے۔۔ عجیب سی سرشاری تھی۔۔۔ اس سے خوبصورت دن کیا کوئی ہو سکتا ہے۔۔۔۔ کیا خولہ معراج خان سے زیادہ بھی کوئی خوش تھا آج کے دن۔۔۔

وہ دونوں اب جیپ کے پاس باہر کھڑے تھے۔۔ رشتہ کتنا جلدی بدل گیا۔۔۔ جب وہ آئے تھے تب تو نا۔ محرم تھے اور اب محرم بن چکے تھے۔۔

اور اب آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔ "اسنے کچھ حیرت سے دیکھا " خولہ کو جس کا چہرہ گیلا تھا۔۔

وہ اس سے کچھ قدم کے فاصلے پر کھڑی بے آواز رو رہی
تھی۔۔۔

کہ اچانک۔۔ بہت اچانک سارے فاصلے مٹاتی وہ اسکے سینے سے لگی
تھی۔۔ اسکے سینے پر سر دکھے دونوں ہاتھ مظبوطی سے اسکے گرد
باندھے و اب ہچکیوں میں رو رہی تھی۔۔۔

وہ ایکدم ساکت ہوا۔۔ اس طرح کے کسی بھی عمل کی توقع وہ
ابھی نہیں کررہا تھا۔۔ وہ نازک سا مومی خوشبوؤں میں رچا بسا وجود
اسکے انتہائی قریب تھا۔۔ کہ اسکے سیاہ بالوں کی دلفریب خوشبو
اسکے اسے دل۔ زوروں سے دھڑکا گئی۔۔ ۔

"مجھے۔۔ مجھے لگا تھا کہ۔۔۔ کہ میں آپکو کھو دوں گی۔۔

" ہچکیوں کے درمیان وہ بمشکل بولی تھی۔۔۔۔

اسنے گہرا بوجھل سانس ہوا کے سپرد کیا اور نہایت نرمی سے "

اسے دور کیا کچھ۔۔

" جس کو کبھی پایا ہی نا ہو اسے کیسا کھونا۔۔ آپ نے تو اب مجھے

پایا ہے۔۔ اپکو اب ڈرنا چاہیے مجھے کھونے سے۔۔ "ہاتھوں کے

پیالے میں اسکا سندر مکھڑا بھرے وہ دھیمے لہجے میں بولا تھا۔۔

"ن۔۔ نہیں۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ وہ تڑپی تھی۔۔۔ اب میں آپکو کبھی

نہیں کھو سکتی۔۔ "آنسو اسکا چہرہ تواتر بھگو رہے تھے۔۔۔

کچھ لمحے دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔ اور پھر اسکے اور قریب ہوتے معراج نے اپنے لب اسکی شفاف پیشانی پر ثبت کئے۔۔

مجھے اپنا آپ اب مکمل لگنے لگا ہے۔۔ "وہ سرشار سی بہت مدھم " آواز میں بولی تھی۔۔ وہ۔ دونوں اب بھی اتنے ہی قریب تھے۔۔۔

لیکن ابھی آپ مکمل نہیں ہوئی۔۔۔ اسکے لئے آپکو مکمل میرا " ہونا ہوگا۔۔ "بوجھل گھمبیر آواز میں اسکے کان کے پاس جھکتے وہ

سرگوشی نما سا بولا تھا۔۔ اسکے کانوں کی لو کو ہلکے سے چھوتے وہ پیچھے ہوا۔۔

جبکہ خولہ کانوں تک سرخ ہو چکی تھی۔۔ چہرہ جھکائے وہ انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔۔۔ دل پسلیاں توڑ کے باہر آنے کو مچل رہا تھا۔۔

بھورے بالوں میں ہاتھ پھیرتے معراج نے ادھر ادھر دیکھا۔۔ شام کافی گہری ہو گئی تھی۔ دور دور کہیں کوئی کسان گھو کو جاتا نظر آرہا تھا۔۔۔

چلیں میں آپکو اپکے گھر چھوڑ دوں۔۔۔ رات ہونے کو " ہے۔۔۔ "اسکا ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھوں کی گرفت میں لیتے اسنے

اسے جیپ کے پاس لایا دروازہ کھولتے اسے اندر بیٹھایا تھا۔۔ اور خود بھی اکر بیٹھا۔ اور جیپ اسٹارٹ کی۔۔۔

خولہ اب بنا کسی خوف کے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔ اب وہ اسکے محرم تھا۔۔۔۔۔

اب میں گھر جا کر بابا سائیں کو بتا دوں گی کہ میرا نکاح ہو چکا " ہے۔۔ پھر وہ میرا نکاح کسی اور سے نہیں کر وا سکیں گے۔۔۔ اسنے سرشاری سے سوچا۔ "

جبکہ۔ معراج اب سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

بس یہاں ہی اتار دیں۔۔۔ میں آگے چلی جاؤں گی "حویلی "
سے کچھ دور ہی تھے جب خولہ نے کہا۔۔۔

معراج نے ایک نظر اسے دیکھا مگر جیپ نا روکی۔۔

ابھی اپ اندر جا کر نکاح کے بارے میں بتائیں گی یا میں "
بتاؤں۔۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی کسی دوسرے مرد
کے لیے سجے سنورے۔۔ "جیپ روکتے وہ اب خولہ کی طرف
متوجہ ہوا۔۔ لہجہ بالکل سنجیدہ تھا۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔ آپ۔ نہیں بتائیں گے۔۔۔ بابا سائیں کو بہت غصہ" آئے۔۔ نجانے وہ کیسے پیش آئیں۔۔۔۔ میں خود انہیں بتا دوں گی۔۔۔ "وہ جلدی سے بولی تھی مبادہ وہ سچ میں ہی نا اندر چلا جائے۔۔

ہمم گڈ۔۔ یہ لیں موبائل اپنا۔ اور یہ رہا نکاح نامہ۔۔۔۔ اسنے " سامنے رکھے نکاح نامے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ یہ اصلی ہے۔۔ اور میں آپکو اصلی تو نہیں دے سکتا۔۔ کل تک کاپی دے دوں گا۔۔ مگر ابھی کے لیے آپکو اس کے بغیر ہی اپنے گھر والوں کو یقین دلانا ہو گا۔۔۔۔ سہی ہے نا۔۔ "وہ۔ مدھم۔ لہجے میں بول۔ رہا تھا۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔ "وہ کچھ بھی کر سکتی تھی مگر اب معراج کی "
کسی بات۔ کی نفی یا بحث شاید کبھی نا کر پاتی اس کے لیے معراج
کے منہ سے نکلا ہر حرف، حرفِ آخر تھا۔۔۔ ہر فیصلہ آخری فیصلہ
تھا۔۔۔ وہ مختصر سے عرصے میں محبت کی کئی منزلیں طے کر چکی
تھی۔۔۔۔ وہ اپنی "۔ میں "کب کی ختم کر چکی تھی۔۔۔۔

اس میں اب وہ نہیں رہی تھی۔۔۔ اس میں اب معراج بس چکا
تھا۔۔ نس نس میں۔۔ خون کی مانند۔۔۔ دل میں۔۔ دھڑکن کی
مانند۔۔ زندگی میں ۔۔ جینے کی مانند۔۔۔

اب آپ ہی کا ہوں۔۔ فرصت وے دیکھ لینا۔۔ ابھی بہت رات" ہورہی ہے۔ "اسکی بھاری گھمیر آواز سنتی وہ خفیف سا مسکرائی تھی۔۔

اپنا۔۔ اپنا۔ خیال رکھنا۔۔ "جلدی سے بولتے وہ اتنی ہی تیزی " سے اتری تھی۔۔

معراج نے اندھیرے میں اس چمکتے چہرے کو۔ دیکھا۔۔۔ "کچھ دیر میں کال کروں گا۔۔ "بھاری آواز میں بولتے وہ ایک بار پھر جیپ اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔

خولہ نے ایک آخری بار اسے دیکھا اور حویلی کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔۔ جب تک وہ پوری۔ اندر نہیں چلی گئی وہ اسے۔ دیکھتا رہا۔۔۔ وہ وہ۔ گم ہو گئی کہیں اندر تب وہ وہاں سے جیپ نکال کر لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ساری دشمنی سب اپنی جگہ مگر وہ خود سے جڑی ہر عورت کی عزت کرتا تھا اور کروانا چاہتا تھا۔۔۔ ان کو تحفظ دینا چاہتا تھا۔۔۔ مگر ہو دلنشین کو۔ نہیں بچا سکا۔۔ یہ گلٹ شاید ہی کبھی ختم ہو پاتا۔۔

آخ۔ری ع۔شق میں اندیشہ ھجراں نہ رھے
اگر کوئی شرط روا ھے تو بتا دی جائے

جب تلک اچھا لگوں ساتھ دیتے رھو

یہ ضروری تو نہیں عمر گن-وا دی جائے

💙💜💚💛🖤

صبح کی روشنی چار سو پھیل گئ تھی۔۔۔ چرند پرند سب زرق کی تلاش میں نکل پڑے۔۔۔۔۔

ایسے ہی وہ تینوں یونیورسٹی کے لان میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔ وہاج تو پچھلے تین چار دنوں سے نہیں ارہا تھا اور اج تو کبیر بھی نہیں آیا تھا۔۔ سو وہ تینوں ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ یہ۔ کلاس فری تھی جبھی باہر آگئی۔۔۔۔

میرون کلر کی سادی۔ شلوار قمیض کے ساتھ سیم کلر شفون کا دوپٹہ گلے میں ڈالے سنہرے لمبے بالوں کو ہلکا۔ سا۔ کرل کئے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔۔ بنا میک اپ کے وہ کچھ چڑچڑی سی ہو رہی تھی اجکل۔۔۔

وہاج نے ان تین چار۔ مہینوں میں پہلی بار چھٹی کی تھی۔۔ اور کہیں نا کہیں وہ اسے۔ دیکھنے کی عادی ہونے لگی تھی۔۔ اس سے لڑنے کی اسکو دیکھنے کی۔۔۔ مگر اب تین چار دنوں سے وہ نہیں تھا جبھی وہ کافی تنگ ہورہی تھی۔۔۔

اس سب کی وجہ اسے خود بھی معلوم نہیں تھی۔۔ دل میں کہیں نا کہیں اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ لوٹ آئے۔۔ اکر لڑ ہی لے مگر اسکا کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔

اسنے اج تک وہاج کو کوئی میسج یا کال نہیں کی نمبر تھا دنوں کے پاس مگر کبھی ملایا نہیں۔۔۔ جبکہ کبیر کو وہ کئی بار کام سے کال کر لیتی تھی۔۔۔۔

واٹس ایپ گروپ بھی بنایا ہوا تھا اس میں بھی وہاج نے ان دنوں کوئی خاص بات نا کی سین کر کے چھوڑ دیتا یا ہاں ہوں کہہ کر غائب۔۔۔

اجالا میڈم۔ کس کی یادوں میں گم ہو۔۔ "گیتی جو کب سے اسے "
دیکھ رہی تھی مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

جینز کی شرٹ اور جینز ہی کی پینٹ پہنے بالوں کی پونی کیئے وہ اچھی
لگ رہی تھی۔۔

اسکے ساتھ ہی شارٹ فراک جس کے بازو نیٹ کے تھے۔۔ کے
ساتھ جینز پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے خجستہ بھی کافی اچھی لگ رہی
تھی۔۔۔

اکتوبر کا درمیان تھا مگر کراچی میں تپتی دھوپ میں جون جولائی والی
ہی۔ گرمی تھی۔

آ ہاں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ بس ایسے ہی سر درد تھا بہت تب "
ہی۔۔۔ "اسنے چونک کر اسے دیکھا اور بمشکل مسکراتے ہوئے
بولی۔۔۔۔

ہاں اب ہیوی ڈوز لو گی ڈرگز کی تو یہ تو ہو ہی گا۔۔ "خجستہ نے"
لیز کے پیکٹ سے لیز نکالتے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا تھا

سیاہ سایہ سا گزرا سا اسکے چہرے سے۔۔ وہ اب جب عادی ہو گئی
تھی تو کافی تنگ ہوگئی تھی اس عادت سے۔۔ روز سر درد رہتا
ڈرگز لو تب بھی نا لو تب بھی۔۔۔ عجیب حالت وی ہو گئی تھی۔۔
ساری پاکٹ منی ان پر ہی لگ جاتی۔۔ پہلے پہل تو خجستہ نے مفت

کے دئے سب ڈر گز مگر پھر پیسے لینے لگی تھی۔۔ وہ خود بھی خریدتی تھی جبھی اب اجالا اسے پیسے دیتی۔۔۔ اور اکثر ایسا ہوتا کہ مہینے سے پہلے اس کی پاکٹ منی ختم ہو جاتی تھی۔۔

وہ اس سے پہلے کچھ کہتی کہ۔۔۔۔

اووو۔۔۔ دیکھو وہ وہاج اور کبیر۔۔ انہوں نے تو اج بھی نہیں آنا " تھا نا۔۔۔ "خجستہ قدرے چہک پر بولی تھی۔۔۔

گیتی بھی اس طرف مڑی۔۔۔ جبکہ وہ نہیں مڑی دل۔ بے وجہ ہی کچھ زور کا دھڑکا سا تھا۔۔۔۔

مگر پھر جبراً مسکرا کر مڑی۔۔۔ سنہرے بالوں کی کچھ لٹیں چہرے پر بکھری تھی۔۔

ڈارک بلو ہڈی کے ساتھ جینز پہنے۔۔ گلے میں مخصوص سلور و بلیک چینز ڈالے۔۔ بالوں کو چھوٹی سی پونی کیئے وہ سیاہ آنکھوں پر گاگلز لگائے مسکرا کر کچھ کہہ رہا تھا خجستہ سے۔۔۔

گیتی اور خجستہ بار باری دنوں کے گلے ملی۔۔۔ اجالا بس دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔ وہ اب تک اتنے بولڈ ماحول میں خود کو ایڈجسٹ نہیں کر پائی۔۔۔۔

اسنے تو آج تک کسی لڑکے سے ہاتھ بھی نہیں ملایا تھا اور یہاں تو بے باکی سے گلے۔ ملنے کا رواج عام۔ ہو چکا تھا۔۔

اجالا تم کیوں خاموش ہو۔۔ "کبیر کے پوچھتے ہی سب نے اجالا " کو دیکھا۔۔

ایک دم۔ سب کو خود کو دیکھتا وہ بوکھلا گئی۔۔۔

ایسے ہی۔۔ "کندھے اچکاتے وہ معصومیت سے بولی۔۔۔ ساتھ " ہی چہرے پر جھولتی لٹوں لو کان کے پیچھے کیا۔۔۔۔

اچھا۔ آؤ کینٹن چلتے ہیں۔۔ ویسے بھی فری ہی ہیں۔۔ "گیتی کبیر" کے بازو میں بازو ڈالے سر اسکے بازو پر ٹکائے بولی تھی۔۔۔

اجالا۔۔ تمہیں سر وقار بلا رہے تھے۔۔۔ "پاس سے گزرتی گل " نے مسکرا کر اسکا گال کھینچتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔

اجالا نے برا سا منہ بناتے اپنا گال کو سہلایا۔۔۔۔ "میں کینٹن ہی آجاؤں گی۔۔ "وہ خجستہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔ باقی سب کو نظرانداز کرتی وہ دوسری سمت بڑھ گئی۔۔

" جب آئی تھی کتنی۔ معصوم سی ہوتی تھی۔۔ مجھے لگتا ہے ہمیں اسے ڈرگز پر نہیں لگانا چاہیئے تھا۔۔ "کبیر تاسف سے بولا تھا۔۔۔

وہ چاروں اب کینٹن کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

" وہ اب بھی معصوم ہی ہے مگر ڈرگز کی وجہ سے ڈسٹرب رہنے لگی ہے۔۔ شایدا سے اب احساس ہوگیا ہے کہ اسنے غلط کیا۔۔ " گیتی افسوس سے بولی تھی۔۔

" ہاں وہ چھوڑ نہیں پا رہی مگر شاید چھوڑنا چاہ رہی ہے۔۔ "خجستہ نے زار سی ہوئی

" ہمیں اسکی ہلپ کرنی چاہیے ابھی وہ بہت آگے نہیں بڑھی۔۔۔ "
کبیر بھی اسکے حق میں بول رہا تھا۔۔

" اب کچھ نہیں ہوسکتا۔۔۔۔ "

آوازیں دور ہوتی جا رہی تھی۔۔ ایک وہاج تھا جو خاموش تھا۔۔
بس انکی سن رہا تھا۔۔۔ وہ اب تک اجالا ہی کی باتیں کررہے تھے۔۔۔

🖤💛💚💜

ہلکے نیلے رنگ کے کرٹنز سے سورج کی کرنیں ادھر آرہی تھی۔۔۔ جو ہلکے ہلکے سے ہٹے ہوئے تھے گلاس وال سے۔۔۔

بے بی پینک سلک کی گاؤن نما نائیٹی پہنے۔۔ دلنشین سے کسمندی سے آنکھیں مسلی۔۔ اور کوفت سے ہٹے پردوں کو دیکھا۔۔۔

جب سے بالاج گیا تھا وہ گھر ہی میں تھی۔۔۔ جب وہ نہیں ہوتا تھا وہ اسے بھی کہیں نہیں جانے دیتا تھا۔۔۔

تین چار دن اسنے سکون سے گزارے تھے۔۔۔ اس شیش محل میں کئی ملازم تھے۔۔ اندر آنے کی صرف عورتوں کو ہی صرف اجازت

تھی۔۔ کائی مرد خواہ وہ بچہ بھی ہو اندر نہیں آسکتا۔ تھا۔۔ اس بات کا بھی اسے سکون تھا۔۔۔

دفعتاً اسے کچھ سخت سا محسوس ہوا اسنے پیٹ پر۔۔ اسنے چونک کر دیکھا۔۔۔۔ حواس بحال ہوئے۔۔ اسنے ہکلی سی گردن موڑی۔۔۔ اسکی شہد رنگ خوبصورت آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔

وہ دونوں بازو اسکی کمر پر باندھے پیٹ پر باندھے چہرہ اسکی گردن کے پاس رکھے سکون سے سو رہا تھا۔۔

سانسوں کی تپش سے اسکی گردن جھلس رہی تھی۔۔ اسکی گرفت مظبوط مگر نرم تھی۔۔

وہ اسکے انتہائی قریب تھا۔۔۔ دلنشین نے پل میں چہرے کا رخ بدلا۔۔۔۔ دھڑکنیں پل۔ میں منتشر ہوئی تھی۔۔۔

یہ کب آئے۔۔ "لب کاٹتے اسے خود سے ہی کہا۔۔۔ "

ساتھ ہی اسکے مظبوط ہاتھوں پر اپنے نازک ہاتھ رکھتے اسکی حصار سے خود کو آزاد کروانا چاہا۔۔ مگر کر وا نہیں سکی۔۔۔ وہ گرفت اور سخت کرتے چہرہ مزید اسکی گردن میں چھپا گیا۔۔۔

تیری دوریاں مجھ پے گناہ ہے

دل چاہت اسکی گواہ ہے

میری۔ دنیا تیری پناہ ہے

یہی عشق نے مجھ سے کہا ہے

ب۔۔ بالاخ۔۔۔ "وہ باکھلائی تھی اس قدر قربت پر۔۔۔۔ ساتھ " ہی اب زور سے اسکا۔ ہاتھ ہٹانے چاہے مگر زرا۔ بھی نا ہٹا لائی۔۔ پل۔ میں اسکی جان لبوں کو آئی تھی۔۔ وہ جب بھی ہوتا تو بیڈ کے درمیان تکیوں کی۔ ایک لمبی دیوار قائم رہتی مگر اج تو وہ نہیں تھا پھر کہاں سے آیا۔۔۔۔

سو۔ جاؤ سنہری۔۔۔ میں بہت تھکا ہوا ہوں۔۔۔ "ہنوز اسکی "
گردن میں چہرے چھپائے وہ نیند میں ڈوبی آواز بولا تھا۔۔

کچھ تو یوں مجھ میں ایسے بسا ہے
کوئی نا مجھ میں میری جگہ ہے
کچھ دیکھوں تو تو دکھتا ہے
میری آنکھوں میں تیری نگاہ

تھکے ہوئے آپ ہیں اور سو میں جاؤں۔۔ پلیز دور ہو کر سو "
جائیں۔۔۔ مجھے اٹھنا ھے۔۔ "وہ کوفت سے بولی تھی۔۔۔

تجھ سے بچھر کہ میں یہاں

جی نا سکو گا ایک لمحہ۔۔

میرا سکون تم ہو نا سنہری۔۔ جب دور جاؤ گی تو بے سکون ہو جاؤ" گا۔۔ بے سکون رہوں گا تو سو نہیں پاؤں گا۔۔ سو نہیں پاؤ۔۔۔۔۔

آرام آتا ہے دیدار سے تیرے

مٹ جاتے ہیں سارے غم

ہے یہ دعا کہ

تجھے دیکھتے دیکھتے

نکل جائے دم

شکریہ چاہے میں جتنا بھی کرلوں

پھر بھی رہے گا وہ کم

تیرا تصور مجھے دے کہ

مولا نے کیا ہے مجھ پے کرم

اچھا بس کریں۔۔۔ "اتنے بڑی بھس پر وہ سخت بے زار "

ہوئی۔۔۔۔

آپ کیوں بھول جاتیں ہیں کہ ہمارے بیچ صرف ایک کنٹریکٹ "

ہے۔۔۔۔ پھر کیوں اتے ہیں پاس۔۔ "اب اسے دوسرا حربہ آزمایا

تھا۔۔۔۔ مزاحمت تو ترک کر چکی تھی۔۔۔ سنہرے بال۔ سارے

بکھرے ہوئے تھے کچھ پشت پر کچھ گردن تو کچھ چہرے کو۔

ڈھانپنے ہوئے تھے۔۔۔۔

بالاج نے کچھ غصے سے چہرہ اٹھایا۔ دل کیا ایک لگا ہی دے مگر پھر وہ دلکشی سے مسکرایا۔۔ بازو کہونی کے بل رکھتے اسنے ہاتھ کی مٹھی بناتے اسپر چہرہ ٹکایا۔۔۔

دوسرا ہاتھ اسپر اے گزار کر دوسری طرف رکھا۔۔ وہ جو اٹھنے لگی تھی ایک دل دوبارہ لیٹ گئی۔۔ اب ان کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔

" یہ کنٹریکٹ تب تک ہے جب تک میں چاہوں۔۔۔ پھر یہ کنٹریکٹ میرج نہیں رہے گی۔۔ "بھاری گھمبیر آواز میں بولتے اسکے چہرے پر پل میں چھاتی امید کو افسوس سے دیکھا۔۔

پھر۔۔ پھر آپ مجھے چھوڑ دیں گے نا۔۔ "خوشی سے لبریز لہجے " میں کہتی وہ بالکل اسکی جانب متوجہ تھی۔۔ شہد رنگ آنکھوں میں خوشی چمکی تھی کتنے عرصے بعد۔۔

نہیں۔۔۔ "اسنے سر نفی میں ہلایا۔ اور پھر اپنا چہرہ اسکے کان" کے پاس کیا۔۔ اتنا کہ اسکے کب اسکی کانوں کی۔ لو کو چھو رہی تھی۔۔

پھر میں تمہیں اپنا لوں گا۔۔۔ اس رشتے کو امر کر دوں گا " سنہری ۔۔۔ " بوجھل گھمبیر آواز میں سرگوشی نما سا کہتے اسنے کانوں کی لو کو ہلکا سا چھویا۔۔۔

جب کہ وہ شل ہوئی تھی۔۔۔ خوف سے آنکھیں بڑی کر کے اسے دیکھا۔۔ وہ۔ مدھم مسکراہٹ چہرے پر سجائے شوخ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اتنے دنوں میں ااے پہلی بارہا اس سے شدید خوف محسوس ہوا۔۔۔

"وہ اسے دھکا دیتے لگا کر پوری قوت"۔۔۔ ہٹیں۔۔۔ دور۔۔ دو۔۔ ایک کھڑی ہوئی تھی بیڈ سے۔۔

جبکہ بالاج نے مسکرا کر اسکے تکیہ بازوو کے گرد رکھتے اس پر سر رہتے اسے ہی دیکھ رہا تھا گہری نگاہوں سے۔۔

"میں مار دوں گی آپکو۔۔۔ ا۔۔ ایسا کچھ فضول سو سوچنا بھی نہ۔۔۔ "بے بسی سے کہتے وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

جبکہ سر پیچھے گراتے وہ قہقہہ لگاتے ہنستا چلا گیا تھا۔۔۔۔ اسکی ہنسی کافی خوبصورت تھی مگر اس وقت دلنشین کو وہ کوئی جالاد ہی لگا۔۔

بے بسی سے تکیہ اٹھا کر اسکے منہ پر۔ مارتے وہ تقریباً بھاگتے ہوئے واش روم میں بند ہوئی۔۔۔۔

ہنسی کو ایک دم۔ بریک لگا۔۔ منہ پر لگتے تکیہ سائیڈ پر گرا تھا۔۔ ایک نظر تکیہ کو دیکھتے اسنے ضبط سے واش روم کے بند دروازے کو دیکھا۔۔

نکلو زرا تم باہر۔۔ "وہ۔ قدرے اونچی آواز میں بولا تھا۔ بالاج" سنجیدگی سے۔۔۔

🖤💛💚💜

یہ کیا بکواس کررہی ہو"انکی آواز اتنی اونچی تھی کہ خولہ ایک دم" صوفے سے اٹھی تھی۔۔۔۔

کریم سلک کی سٹائلش شرٹ کے ساتھ کھلی بل باٹم جینز پہنے چھوٹے سیاہ بالوں کو درمیان سے مانگ نکلا کر آگے سے کانوں کے پیچھے کیئے پیچھے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔

بالکل لائیٹ میک اپ میں وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ سیاہ پرکشش آنکھوں میں کاجل ڈالے انہیں مزید خوبصورت بنایا ہوا تھا۔۔۔

سامنے سفید کاٹن کے کرٹدار سوٹ میں ملبوس حیدر خان صدے و غصے سے چلائے تھے۔۔۔۔

بالاج اور وہاج۔ کافی صبح صبح ہی شہر کی طرف گئے تھے انہوں نے شام تک آجانا تھا۔۔ کام۔ ضروری تھا جبھی حیدر خان نے جانے دیا۔۔۔

رات کو خولہ نے بات کرنی چاہی مگر تب بھی مومن نے اسے۔ منع کر دیا اور یہ کہا کہ ان دونوں کے جانے کے بعد بات کرے۔۔۔ وہ جانتا تھا بالاج ضرور کوئی ہنگامہ کرتا اور اس۔ شخص کو ڈھونڈ کر نجانے اس کے ساتھ کیا کرتا۔۔۔ جبھی اسکی غیر موجودگی میں بات کرنے کو کہا تھا۔۔

میں۔۔۔ میں سچ کہہ۔۔ "

خبر دار۔۔ خبر دار۔۔۔ یہ بکواس دوبارہ کی۔۔۔۔۔ میں اپنے ہاتھوں" سے اپکی جان نکال دوں گا۔۔۔ "وہ بمشکل خون کو اس پر ہاتھ اٹھانے سے روک رہے تھے۔۔۔ وہ انکی اکلوتی بیٹی تھی۔۔۔۔ چاہنے کے باوجود وہ۔ اپنی جوان بیٹی پر ہاتھ نہیں اٹھا پائے۔۔ مگر غصے کے باعث رنگت انتہائی سرخ ہو گئی تھی۔۔۔

آپ۔ میرا نکاح پر نکاح نہیں کروا سکتے بابا سائیں۔۔۔۔ اس۔" میں کوئی جھوٹ نہیں ہے کہ میں معراج سے نکاح کر چکی ہوں۔۔ معاف کیجئے گا بابا۔۔۔ میں چھپ کر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ مگر کوئی دوسرا راستہ آپ نے میرے نہیں چھوڑا۔۔۔۔ اور میں کاشان کے ساتھ شادی کر کے شاید جلد ہی۔ مڑ جاتی۔۔۔ میں مردہ ہاتھ

جاتی۔۔۔ ادھوری محبت کی۔ امید مجھے کھا جاتی۔۔۔ "وہ۔ مدھم نادم لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔

اور تمھیں کس نے کہا کہ ہم اپکی اس بنی بنائی بات پر یقین کر " کے اپکا دو دن بعد بھہ پایا نکاح روکوا دیں گے۔۔ "سرد و سپاٹ لہجہ۔۔

خولہ نے جھرجھری لی۔۔۔ حیدر خان کی سپاٹ آواز لال ہوتی سیاہ انکھیں اسے ڈرا رہی تھیں۔۔۔

آپ۔۔۔ --مسجد کے قاری صاحب سے پوچھ لیں بابا۔۔ انہوں "
نے ہمارا نکاح پڑھوایا۔۔۔ معراج مجھے نکاح نامہ دینا چاہتے تھے
مگر۔۔۔۔

وہ دیکھا دل۔ چونکتے اسکی بات کاٹ گئے۔۔۔ "کیا۔ نام لی رہی ہو
لڑکے کا۔۔ "دل اتنی شدت سے دھڑکا کہ کانوں نے بخوبی اواز
سنی۔۔

معراج۔۔۔"

" پورا نام۔۔۔ "

پورا نام۔۔۔ خولہ نے سوچنا چاہا۔۔ کل۔ نکاح کے وقت اسنے "معراج "کے علاوہ سنا ہی۔ کیا۔۔ "قبول ہے "کہ۔ علاوہ بولا" ہی۔ کیا۔۔۔

" وہ چہرہ شرمندگی سے جھکا گئی۔۔ "مجھے یاد نہیں ابھی

میں سب پتا لگوا لوں گا۔۔۔ "مگر تم سنو۔۔۔۔ تمہارا نکاح وقت " پر اسی سے ہو گا جس سے بہہ پایا ہے۔۔۔ "پل۔ میں خود کو۔ سمبھلاتے وہ سپاٹ لہجے میں کہتے کچھ نمبر ڈائل کرتے موبائل پر کچھ عجلت میں باہر نکلے۔۔۔

نکاح پر نکاح تو جائز ہی نہیں ہے۔۔۔۔ "سر پکڑتی وہ ادھر ہی "
صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

سیاہ۔ چھوٹے بال کانوں کے پیچھے سے نکلتے بکھر گئے۔۔۔۔ چہرے
پر پریشانی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

میرا نکاح ہو چکا ہے۔۔ اور میں صرف معراج کی ہوں۔۔ "
بس۔۔۔ ہاں یہی سچ ہے۔۔ اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔۔۔ "خود
کو۔ تسلی دیتی وہ صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھی۔۔ ٹانگ پر ٹانگ
رکھے۔۔ صوفے سے ٹیک لگاتی دوسرے ہاتھ سے بالوں کی لٹ
انگلی پر لپیٹتی وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔ سیاہ چمکتی آنکھوں میں عجیب
ہی سرشار ای چمک تھی ۔۔ کچھ خاص پا۔ لینے کی۔۔۔

ایک نظر اس خوبصورت لاؤنج لو دیکھا جس میں ہر چیز انتہائی قیمتی تھی۔۔ اسنے خود کو۔ دیکھا۔۔ اسکے سفید پاؤں میں پہنی ہائی ہیل کی قیمت بھی کئی ہزار تھی۔۔۔

خولہ۔۔ جانتا ہوں میں کہ حیدر خان کی بیٹی کیسی زندگی گزارنے " کی عادی ہوگی۔۔ آپ جتنا دن میں خرچ کر دیتی ہیں اتنے میں میرے دو ہفتے تو کبھی مہینہ بھی آرام سے گزر سکتا ہے۔۔۔ ایک بار پھر کہہ رہا ہوں سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔۔۔ میں آپکو وہ زندگی نہیں دے پاؤں گا جس کی آپ عادی ہیں۔۔۔ "کانوں میں کہیں دور سے آتی۔ معراج کی سنجیدہ سی بھاری مگر پرکشش آواز گھونج رہی تھی۔۔۔

میں سب چھوڑ دوں گی معراج۔۔ میرے لئے آپ اہم"

ہیں۔۔۔ جیسے آپ رکھیں گے میں رہوں گی۔۔۔ "اپنی آواز

کانوں میں پڑتے خولہ نے۔ کلائی پر باندھی سلور ایپل کی ڈیجیٹل

واچ کو دیکھا۔۔۔ کئی ہزار کی وہ چھوٹی سی گھڑی۔۔۔

تم پیسوں میں کھیلتی آئی ہو بچپن وے خولہ۔۔۔ اور وہ تمہیں"

خوش نہیں رکھ سکے گا۔۔ تم۔ اس غریب شخص کے ساتھ خوش

نہیں رہ پاؤ گی۔۔ "مومن اسے سمجھا رہا تھا

کاشان تمہیں اچھا روشن مستقبل دے سکتا ہے خولہ۔۔ عزت"

محبت اچھا اونچا خاندان سب سے بڑھ کر دولت جو تمہاری ضرورت

ہے خولہ۔۔۔ "بالاج اسے بتا رہا تھا۔۔۔

بابا اور ہم سب تمہارا مستقل محفوظ کرنا چاہتے ہیں خولہ۔۔۔ اگر " کوئی شخص ہے جو تمہیں کاشان سے اچھا مستقبل دے سکتا ہے تو بتاؤ۔۔ ہم۔ بابا کو منا لیں گے۔۔ "وہاج اسے بہلا رہا تھا۔۔۔

خولہ نے سب آوازوں کو جھٹکا۔۔۔ "۔ محبت یہ سب نہیں دیکھتی۔۔۔ محبت بس ہو جاتی ہے کسی امیر کو کسی غریب سے تو کبھی کسی غریب کو کسی شہزادی ، شاہزادے سے۔۔۔ میں بس برداشت کر لوں گی۔۔۔ میں بس ترک کر دوں گی۔۔ ایک معراج کو پانے کے لیے۔۔۔ میں خود کو ان کے رنگ میں رنگ دوں گی۔۔۔ مجھے دولت اچھا خاندان نہیں چاہیئے مجھے معراج چاہیئے۔۔ اور بس۔

وہ ہنوز ادھر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ سب اسکے لئے خاصا مشکل "
ہوتا مگر اسنے طہہ کر لیا تھا۔۔۔۔

وہ محبت کی خاطر کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔۔۔ وہ۔ مرنے کو بھی
تیار بھی۔۔
بس ایک۔ محبت کی خاطر۔۔۔ وہ خود کو بدلنے کو تیار تھی

پھر اس کے بعد محبت لپٹ گئی مجھ سے

میں نے مذاق اڑایا تھا رونے والوں کا

💜💚💛🖤

تم ڈر گز چھوڑ دو۔۔۔ "اواز کافی مدھم مگر لہجہ سنجیدہ سا "

تھا۔۔۔

وہ دونوں گھاس پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ وہ ان تینوں کو کینٹین

میں چھوڑ کر باہر آگیا تبھی اسے وہ گھاس پر بیٹھی نظر آئی وہ اس

کے پاس آکر۔ بیٹھ گیا۔۔۔

مجھے روکا کیوں نہیں۔۔ بچا لیتے نا۔۔ "بے ساختہ وہ۔ بول۔ گئی"

اور پھر بولتے ہی لب دانتوں تلے دبائے!۔

روکا تھا۔۔ جب تم نہیں جانتی تھی کہ تم۔ کیا کر رہی ہو۔۔۔ مگر"

جب تم نے سب جان کر کیا تو کیسے روکتا۔۔۔ کوئی دو سال۔ کی

بچی تو ہو نہیں۔۔ "لہجہ ہنوز سپاٹ تھا۔۔ سیاہ آنکھوں میں تلخی سی تھی۔۔۔

وہ چپ ہوگئی سہی ہی تو کہہ رہا تھا یہ سب اسکا اپنا چنا ہوا تھا۔۔۔

وہاج نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ اسکی شہد رنگ آنکھیں برس رہی تھی۔۔۔ سسکیوں کو روکنے کی خاطر اسنے لبوں کو پر سختی سے ہاتھ رکھے۔۔

" چپ۔۔۔ سلی گرل۔۔۔ اب رو کیوں رہی ہو۔۔۔ ہیے۔۔۔ کرو۔۔ سب تمہیں ہی دیکھ رہیں ہیں۔۔ "اسکے کچھ قدیب

ہوتے وہ فکرمندی سے بولا تھا۔۔ اسے وہ۔ لڑکی روتی ہوئی بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

میں۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔ میں خود سے تنگ ہوتی جا رہی ہوں۔۔۔ لالا کو پتا چلا۔ تو۔۔۔ "ہچکیوں کے درمیان روتی وہ بمشکل بولی تھی۔۔۔

وہاج نے افسوس سے اسے دیکھا۔۔۔ اسے خود پر بھی غصہ آیا۔۔ وہ۔ روک لیتا نا ایکہ بار ہے پھر ۔۔ تو آج وہ اتنی بے بس نا ہوتی۔۔۔ اسے خود کی بھی غلطی لگی۔۔۔

اچھا۔۔ بس۔۔۔ خاموش۔۔ ہمم۔۔ اب چپ کرو۔۔۔ "انگلیوں" کے پوروں سے اسکے گالوں سے صاف کرتے وہ نرمی ہے اے بولا تھا۔۔۔۔

وہ یوں اسکے سامنے بیٹھا تھا کہ سورج کی تپش اس تک آنا رک گئی تھی۔۔۔

اجالا نے سر اٹھاتے اس خوبرو شخص کو دیکھا۔۔۔ جو نرمء سے اسکے گالوں صاف کررہا تھا۔۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں فکرمندی تھی۔۔۔ وہ قریب نہیں تھاور تو دور بھی نہیں تھا۔۔۔۔ عجیب شخص تھا کہ کبھی انتہائی سخت ہوجاتا تو بھی انتہائی نرم۔۔۔۔

کبھی اسکی سیاہ آنکھوں میں وحشت ہوتی تو کبھی نرم۔ گرم سا تاثر۔۔۔۔

بس تم اب نہیں لو گی ڈر گز ٹھیک ہے۔۔۔ "سنہرے لٹوں کو " کان کے پیچھے کرتے وہ ہنوز مدھم لہجے میں بولا۔۔۔

وہ اب کی دائیں جانب ہو گیا تھا۔۔۔ اچانک سورج کی شعائیں اسکے خوبصورت چہرے پر پڑی۔۔۔ وہ ایک۔ دم۔ آنکھیں بند کر گئی سختی سے۔۔۔۔

وہاج یکٹک اس خوبصورت معصوم لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

مگر۔۔ میں اگر نا لوں تو۔۔۔۔ اسنے کچھ بولنا چاہا۔۔۔۔ "

اابھی تم تک ایسا وقت نہیں پہنچا کہ ڈرگز کے بغیر تم مر جاؤ۔۔ " کوشش کرو گی تو ہو جائے گا۔۔ میں نجستہ سے کہہ دیتا ہوں۔۔ اج کے بعد تمہیں کچھ بھی نا دے۔۔۔ "یکدم سپاٹ لہجے میں کہتے وہ اٹھ کھڑا تھا۔۔۔۔

ایک ہاتھ جینز کی پاکٹ میں ڈالے جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تھا۔۔۔۔۔

اجالا نے ایک نظر اسکے بڑھائے ہاتھ ہو دیکھا اور پھر اس کو۔۔۔ جو بالکل سنجیدہ تھا۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے بیگ اٹھاتے اسنے دوسرا ہاتھ اسکے بڑھائے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔۔ اسکا سہارا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر چاہتی بھی تھی۔۔۔۔

وہاج نے اپنے مظبوط ہاتھ میں رکھا اسکا نرم و نازک سفید ہاتھ دیکھا۔۔۔ اور پھر مظبوطی سے تھامتے اسے اٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکا بڑا سا میرون دوپٹہ اج پھر ایک طرف سے بوتا زمین کو چھو رہا تھا۔۔۔۔ سنہرے بال دھوپ میں اور بھی چمک رہے تھے۔۔۔۔۔ وہاج کے چھوٹے بالوں کی پونی سے کچھ بال نکل گئے تھے۔۔۔۔ سیاہ آنکھوں پر گاگلز لگائے وہ انہیں بھی چھپا گیا۔۔۔۔

وہ مدھم آواز میں مگر ضدی انداز میں بہس کرتے جا رہے تھے
ایک دوسرے سے۔۔۔ نا وہاج خان اجالا سے ہار رہا تھا نا اجالا خان
وہاج سے۔۔۔۔۔ انکی۔ لڑائی ایک بار پھر شروع ہوگئی۔۔ مگر اس
بار نا ہاتھ اجالا نے چھڑوایا تھا نا ہی وہاج کی پکڑ میں نرمی ائی۔۔۔

دھوپ انکی پشت پر پڑ رہی تھی۔۔۔ وہ۔ دنوں ہاتھ تھامے دور
ہوتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

تو مجھے راہ میں دیوار سمجھ کر ہی کبھی
تھامتا !ہنستا ! کبھی رو کے بتاتا دکھ ہے.

یہاں اُلجھے اُلجھے رُوپ بہت

پر اصلی کم، بہرُوپ بہت

اس پیڑ کے نیچے کیا رُکنا
جہاں سایہ کم ہو، دُھوپ بہت

صاحب۔۔ مولوی عبدلعزیز خان نے کل۔ ایک نکاح پڑھوایا " ہے۔۔۔ مگر وہ کافی ضعیف ہے۔۔ اسے لڑکے یا لڑکی کسی کا بھی نام نہیں یاد ہے۔۔ اور وہ گھر اب بند ہے مگر سننے میں آیا ہے کہ کل وہ کھلا تھا اور کافی لوگ بھی دیکھے گئے ہیں وہاں۔۔۔۔۔ بس اتنا ہی۔ معلوم ہوا ہے "نورے نے سر جھکا کر مؤدب لہجے میں کہا تھا۔۔۔

معراج۔۔۔ ہمم۔۔۔ کیا تمہارے لئے اتنا مشکل ہے کہ اس " معراج نامی لڑکے کی معلومات مجھے دے سکو۔۔ "بھاری روعب دار آواز ڈیرے کے کمرے میں گھونجی تھی۔۔۔

صاحب آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں۔۔۔ ضروری تو نہیں ہے کہ" وہ لڑکا حاتم سائی۔۔۔ حاتم خان کا ہو۔۔۔ "نورے نے بات سنبھالنی چاہی۔۔۔۔۔

ہمم ہوسکتا ہے۔۔ مگر کوشش کرو کہ پتا لگا سکو۔۔۔ اگر وہ لڑکا " حاتم خان کا ہے تو مجھے بتاؤ۔۔۔ وہ اکیلا نہیں ہوگا۔۔۔ اسکے ساتھ دو لڑکیاں ہوں گی۔۔۔۔ وہ بچے اگر زندہ ہیں تو مجھے چاہیئے ہیں۔۔ سمجھ رہے ہو۔۔۔ پتا کرو۔۔۔ میرے دل میں شک بیٹھ گیا ہے۔۔

وہ۔ زندہ ہو سکتے ہیں۔۔۔۔ "وہ پر سوچ مگر سپاٹ لہجے میں کہہ رہے تھے۔۔۔

جی صاحب۔۔ میری پوری کوشش ہو گی۔۔ میں جلد کوئی اچھی خبر لاتا ہوں۔۔ "وہ ہنور مؤدب لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔!۔

ہمم جاؤ اب تم۔۔ "سرد لہجے میں کہتے وہ مہنگا سلگار سلگا کر لبوں کو لگا گئے۔۔ روعب دار چہرے پر پر سوچ سے جھال بھندے ہوئے تھے۔۔۔

معراج صاحب۔۔۔۔ بڑے صاحب کو شک ہوگیا ہے آپ " پر۔۔۔۔ وہ حاتم خان کے بچوں کے بارے میں دوبارہ جاننا چاہ رہے

ہیں۔۔۔ اور انہیں یہ بھی شک ہوگیا ہے کہ۔۔ خولہ بی بی نے آپ سے۔ نکاح کیا ہے۔۔۔ "باہر آتے ادھر ادھر دیکھتے وہ موبائل پر نمبر ڈائل کرتے کانوں کو لگاتے بات کرتے دور ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ اسکی آواز بھی دور ہوتی جا رہی تھی۔

جبکہ۔ اندر کمرے میں بیٹھے حیدر خان سلگار سلگائے ہنوز گہری سوچ میں گم تھے۔۔۔

پہلے ہی وہ گلفام خان کا کافی نقصان کر گئے تھے۔۔ اب نکاح سے دو دن پہلے وہ انکار کر کے کوئی ریسک نہیں اٹھا سکتے تھے۔۔۔۔

اب بات نکاح ہو جاتا۔۔ بیشک نقلی ہی سہی۔۔۔ رخصتی کو وقت تھا۔۔ معراج نامی بندے سے طلاق کروا کر وہ رخصتی کے وقت کچھ بھی کہہ کر دوبارہ نکاح پڑھوا سکتے تھے۔۔ مگر نکاح ہونا لازمی تھا۔۔۔

⭐⭐⭐⭐⭐

کب تک ہاتھ چومتے رہیں گے۔۔۔

ہمیں اب ہونٹوں تک رسائی چاہیئے۔۔۔۔

ہلکے گولڈن کلرڈ گاؤن پہنے۔۔ سنہرے گھنگھریالے بالوں کو بالکل کھلا چھوڑے ہلکے میک اپ میں وہ کافی دلکش لگ رہی تھی۔۔۔

سفید پاؤں میں نازک سٹریپ والی پینسل ہیل ماربل کے فرش پر رکھتے وہ ایک ہاتھ میں موبائل پکڑے ٹی وی لاؤنچ میں داخل ہوئی۔۔

یہ بھی بالاج کا ہی حکم تھا۔۔ اسے وہ تیار چاہیئے تھی۔۔۔ اب وہ گھر میں بھی فارمل ڈریس کے بجائے تیار سی رہتی۔۔۔

پہلے پہل تو کافی الجھن ہوتی مگر اب اسے عادت ہو گئی تھی جیسے۔۔ یا پھر اسے سمجھوتہ کرنا آ گیا تھا۔۔۔

سامنے صوفے پر وائیٹ کاٹن کے سوٹ میں ملبوس بازووں کو کہنیوں تک فولڈ کئے۔۔ سایہ بال جیل سے سیٹ کئے وہ پوری شان سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

ہیل کی ٹک ٹک پر اس نے نگاہیں اس طرف کی تو جیسے دھڑکن تھم گئی۔۔۔

سنہرے رنگ میں وہ انتہائی دلکش لگ رہی تھی۔۔ چہرہ گلابی سا تھا۔۔ پنکھڑیوں کے سے نازک لب میرون لپ اسٹک سے ہائلائٹ کئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

لمبی پلکیں آنکھوں پر۔ سایہ افگن تھی۔۔۔ بال اسکے کافی بڑے تھے۔۔ یہاں آنے کے بعد وہ اکثر بالوں کو اسٹریٹ رکھتی۔۔ بہت کم اس کے بال اصلی حالت میں ہوتے۔۔ اسے تو وہ گھنگھریالے بال۔ ہی پسند تھے۔۔ اس پر کافی سوٹ کرتے۔۔۔۔

میں آپ سے پوچھ رہی ہوں بالاج۔۔۔ "اس کو۔ پکارتے " پکارتے وہ اکتا گئی۔۔ جبھی اسکے کندھے پر ہاتھ کرھتے وہ کچھ اونچی آواز میں بولی تھی۔۔۔

وہ چونکا۔۔ سر کچھ اٹھا کر اس خوشبو میں رچے بسے اس وجود کو دیکھا۔۔ جو اس سے کچھ قدم کی دوری پر تھا۔۔۔

ہم۔ لیٹ نہیں ہو رہے کیا اب۔۔ "شہد رنگ آنکھیں اس پر"
جمائے وہ مدھم لہجے میں بولی۔۔۔

صبح اسکے منہ پر تکیہ مارنے کے بعد اب اس کے پاس آئی
تھی۔۔۔۔

تم اتنی اچھی لگ رہی ہو کہ دل۔ نہیں چاہ رہا کہیں جانے کو۔۔ "
اسکا مرمرئی ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھ کی گرفت میں لیتے وہ بوجھل "
گھمبیر آواز میں بولا تھا۔۔۔

دلنشین بے اختیار ہی دو۔ قدم پیچھے ہوئی۔۔ اسے تو اب اس سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔ اسکے بوجھل لہجے سے اسکی گہری نظروں سے۔۔۔۔

خیر۔۔۔ ہنوز اسکا ہاتھ تھامے وہ کھڑا ہوگیا۔۔۔ سرد سانس ہوا" کے سپرد کیا تھا۔۔

چلو جلدی کرو۔۔ آج کی۔ میٹنگ میں تم میرے ساتھ ہو گی۔۔۔" اور ہاں ڈرنے کی یا کنفیوز ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔ "اسکا ہاتھ تھام کر چلتے وہ نرم مگر سنجیدہ لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

اور دلنشین۔۔ وہ کچھ نہیں بولی۔۔ اسکا بولنا کچھ معنی رکھتا ہی نہیں تھا۔۔ وہ بس اسکے ساتھ چلتی جا رہی تھی۔۔۔ اسکی نظر بالاج کے مظبوط ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ پر تھی۔۔۔

"کچھ سہارے ہمیں ہمیشہ کے لیے بے سہارا کر دیتے ہیں۔۔ اور وہ سہارا آپ ہیں بالاج۔۔۔ آپ نے مجھے بالکل بے سہارا کر دیا ہے۔۔۔ مجھے برباد کر دیا ہے۔۔ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔ "وہ خود سے مخاطب تھی۔۔ اور بالاج اس سے۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو نا سمجھ رہے تھے نا ہی سن پا رہے تھے۔

--

⭐⭐⭐⭐⭐

چھوٹے سے مٹی کے کچے گھر میں وہ چولہے کے پاس بیٹھی جلتی لکڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس پر دیگچی چائے کے لیے پانی چڑھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اسکے چاکلیٹ براؤن لمبے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے اور گریئش بلو آنکھوں میں کاجل لگایا ہوا تھا۔۔۔ اسکی آنکھیں بالکل پٹھانوں جیسی تھی۔۔ رنگ بھی دودھ جیسی سفید۔۔۔۔ گال اور ناک اسکے ہمیشہ ہی سرخ رہتے۔۔ تھوڑی پر سیاہ دو تل ایک

ساتھ تھے۔۔۔ وہ کافی خوبصورت تھی۔۔۔ چوکی پر پاؤں سمیت بیٹھی وہ گھٹنوں کو فولڈ کیئے ان پر۔ سر رکھے گہری سوچ میں گم تھی

اس سے چھوٹی تین بہنیں تھی باپ۔ مر گیا تھا۔۔ ماں لوگوں کے کپڑے سی کر گزارا کرتی۔۔وہ۔ خود بھی۔ سلائی کڑاھی میں کافی تیز تھی۔۔ صرف یہی۔ نہیں۔۔ وہ ہر دوسرا کام۔ کر۔
سکتی۔۔۔۔ مگر ابھی تک کوئی مناسب رشتہ نہیں آیا تھا۔۔

سب کو۔ یہی۔ لگتا تھا کہ باپ نہیں ہے تو جہیز میں کیا لائے گی۔۔ اور یہاں اسکی ساری اچھائیاں پس منظر میں چلی جاتی۔۔۔۔

مگر کل سے وہ بار بار آپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔ جس کو اس انجان مرد نے چھوا تھا۔۔

اسکا لمس تھا کہ مٹتے نہیں مٹ رہا تھا۔۔ وہ تب سے بس اس خوبرو شخص کے بارے میں سوچ جا رہی تھی۔۔۔

اوو آمنہ۔۔۔ کیا سوچ رہی ہے۔۔۔ سارا دودھ ضائع کر۔ دیا" ہے۔۔۔ "فردوس بیگم صدمے سے بولی تھی۔۔۔

امنہ نے چونک پر۔ پہلے ماں اور پھر جلدی سے چولہے کی طرف دیکھا۔۔۔

اور پھر بے دھیانی میں اچانک ہی گرم دیگچی کو ہاتھوں سے پکڑنا چاہا۔۔

سیسی۔ "وہ۔ سسکی تھی۔۔۔"

ہاتھوں کی۔ انگلیاں خطرناک حد تک سرخ ہوگئی۔۔۔ اسے شدید جلن ہوئی۔۔۔ اسنے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔۔

فردوس بیگم نے نہیں دیکھا تھا وہ کپڑے سلائی کر رہی تھی۔۔۔

" جس ہاتھ کو نا محرم چھوئے ان کے ساتھ یہی ہونا چاہیے۔۔ " اس نے تلخی سے سوچا۔۔۔ ایسی چوٹیوں تو چھوٹے گھر کی۔ لڑکیوں

کے لیے عام سی بات ہوتی ہے۔۔۔ وہ بھی شدید جلن برداشت کر گئی تھی۔۔۔۔ دل۔ میں موجود غبار تھا جسے بہانا چاہتی تھی۔۔ پہلے کم۔ تکلیفیں تھی زندگی میں کہ اب وہ شخص بھی اسے الجھا گیا۔۔۔ نجانے کون تھا کہاں سے آیا۔ دوبارہ کبھی دکھ پاتا کہ ساری زندگی وہ اس ایک لمحے کو ہی سوچتی رہتی۔۔۔

ہمت التجا نہیں باقی
ضبط کا حوصلہ نہیں باقی

ایک تیری دید چھین گئی مجھ سے
ورنہ دنیا میں کیا نہیں باقی

⭐⭐⭐⭐

بیٹے نے شادی کر لی اور باپ کو معلوم ہی نہیں۔۔۔ "کاٹ کاٹتے" اب وہ خود سے بولا تھا۔۔۔ گہرے نیلے رنگ کے سلوٹوں والے کاٹن کے سوٹ پہنے۔۔ وہ ندی کنارے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

وجیہی چہرے پر سرد مہری چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ناممکن۔۔۔۔ ایک اور فریب۔۔۔۔۔ فریب کار لوگ۔۔۔۔۔۔" دوغلے۔۔۔ "وہ۔ نجانے کیا کیا بول رہا تھا۔۔۔۔ جب بھی دلنشین یاد آتی اسکا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا۔۔ بہن کی یاد الگ یہ غم ہی

جان نہیں چھوڑ رہا تھا کہ وہ اپنی بہن کی حفاظت نہیں کر۔ پایا۔۔۔ وہ راتوں کو سو نہیں پاتا تھا یہ سوچ کر۔۔۔۔

مگر وہ ایک بار پھر وہی کررہا تھا۔۔ وہ دلنشین کے پیچھے اجالا کو بھول رہا تھا۔۔۔ وہ بھول گیا تھا کہ اس کی معصوم بہن کن شاطر لوگوں کے بیچ تھی۔۔ اسے دلنشین کی فکر تھی۔ اور جو پاس تھی اس کے لیے وہ مطمئن تھا۔۔۔ اسے لگا کہ اسکا "سب ٹھیک ہے " کہنا۔۔ "سب ٹھیک "ہی ظاہر کرتا تھا۔۔ مگر وہ غلط تھا۔۔

" بہت جلد ملاقات کو آؤں گا سسر جی۔۔۔تب تک صبر کرلیں۔۔۔ "۔ اسکی ہلکی سی آواز وہاں سنی گئی تھی۔۔۔۔ ندی کے شور میں باقی آوازیں گم ہو رہی تھی۔۔۔

مگر وہ اب بھی کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔۔

روح آزاد ھو، مجبورِ تقاضا نہ رھے

ھے تمنا کہ ، مجھے کوئی تمنا نہ رھے۔۔

⭐⭐⭐⭐

ارے میڈم۔۔۔ آپ کو کون کافر انکار کر سکتا ہے۔۔۔ آپ جو " کہیں ہم۔ ماننے کو تیار ہیں۔۔۔ "سامنے بیٹھے شخص نے بے باک۔ نظروں سے اسے دیکھتے زو معئنی لہجے میں کہا تھا۔۔

دلنشین نے خوف زدہ ہو رہی تھی اس سے۔۔۔ اسکی بے باک باتوں سے اسکی نگاہوں سے۔۔

"ہماری کمپنی کے ساتھ کام ۔۔۔۔کر کے آپکو ففٹی پرسنٹ ۔۔۔۔پرافٹ ہو گا۔۔۔۔ "وہ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔۔

ساری بریفنگ اسنے خود دی تھی۔۔ بالاج نجانے کہاں چلا گیا تھا۔۔۔

میٹنگ روم میں وہ تین کچھ بڑی عمر کے مرد تھے۔۔ تینوں ہی اسے بے باکی سے دیکھ کم۔ گھور زیادہ رہے تھے۔۔۔ ان تینوں کی

سیکریٹریز بھی ان کے ساتھ تھی۔۔ انکی ہی بے باک سی۔۔۔ نا ہونے کے سے لباس پہلے ڈارک میک اپ میں۔۔۔

محبت کو بھرے بازار میں رسوا کیا تو نے

اے سوداگر میرے دل کے یہ کیا سودا کیا تو نے

یہ کیسی تیری خود غرضی

سنی نا دل کی اک عرضی۔۔۔

میرے آنسو نا دیکھے تو

تیری مرضی

تیری مرضی

تیری مرضی

تیری مرضی

یہ۔ کیسی تیری خود غرضی

شیلا۔۔۔ میم سے پیپرز لو ۔۔۔ اور۔ دو مجھے۔۔ ہم تو دل۔ و " جان سے کوئی بھی کنٹریکٹ سائین کرنے کو تیار ہی۔۔۔ کیسی بھی ڈیلنگ۔۔ "کمال اشرف نے اپنی سیکٹری شیلا سے کہا۔۔ البتہ دیکھ وہ دلنشین کو ہی رہے تھے۔۔ ہو**س زدہ سی نگاہوں سے۔۔۔

میں ساہ ساہ ہاری ہاری

میں رل گئی آں ماری ماری

میں ساہ ساہ ہاری ہاری

میں رل گئی آں ماری ماری

جبکہ دلنشین کی حالت اب غیر ہورہی تھی۔۔ بالاج اج نہیں تھا تو کتے بھی شیر ہونے کو تھے۔۔۔ اسکی باتیں۔۔ وہ بہوش ہونے کو تھی۔۔۔ عنصو عنصو پسینے سے تر تھا۔۔ خوف سے دل کامپ رہا تھا۔۔۔

کبھی فرصت میں ہمیں بھی وقت دیں نا۔۔ "کمال اشرف نے" خ*باثت سے کہا تھا ساتھ ہی سارے پیپرز پر۔ سائین کر دئے۔۔۔ جو انکی سیکٹری پڑھ چکی تھی۔۔۔

دلنشین فقط دعا کررہی تھی کہ وہ آجائے یا یہ وقت ختم ہو جائے۔۔ اسکی رنگت انتہائی سرخ تھی۔۔۔ ہاتھوں میں پکڑے پن پر گرفت سخت ترین تھی۔۔ وہ رو دینے کو تھی

دیا جو زجم تو نے ہرا ہے وہ سلا ہی نہیں
محبت جا تجھے چھوڑا مجھے تجھ سے گلا ہی نہیں

۔ خیر ہے ہمارا نام وٹینگ لیسٹ میں ڈال لیں۔۔ ہم اپ کے"
انتظار میں۔۔۔۔۔۔۔

پتا کرو یہ دلربا ہے کون۔۔۔ یہ۔ مجھے کچھ وقت کے لیے چاہیئے "
ہے۔۔۔ "

اور وہ آگے نہیں سن پائی تھی۔۔ منہ پر ہاتھ رکھتے سسکیوں کا گلا گھونٹتے وہ باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔ اپنے پیچھے وہ اشرف کمال کی آواز بخوبی سن پائی۔!۔

مجھے بس دور جانا ہے
تیرے دل سے نگاہوں سے
گزرنا ہی نہیں مجھ کو
تیری گلیوں سے راہوں سے

سب اس کو حیرت زدہ سا دیکھ رہے تھے۔۔ وہ سب سے انجان بھاگتے ہوئے لفٹ کی جانب گئی۔۔ کانپتے ہاتھوں سے بٹن پرس

کرتے وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔ دروازہ بند ہوتے ہی وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی

تیری منزل بھی چھوٹی ہے
تیرے سب خواب ہیں کھوٹے ہیں
تیری راہیں فریبی ہیں
تیرے رستے سبھی فرضی۔۔۔

آہہہہ ....دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سختی سے پکڑتے وہ سسک" رہی تھی۔۔۔۔ لفٹ کے بند دروازے پیچھے اسکی سسکیاں بخوبی سنی جا سکتی تھی۔۔۔۔ مگر سنتا کون۔۔۔

نفرت ہے مجھے آپ سے بالاج۔۔۔ شدید نفرت ہے مجھے آپ "
سے۔۔۔ مر کیوں نہیں جاتے آپ۔۔۔ کیوں۔۔۔ لالہ۔۔۔
کوئی۔۔ کوئی تو ہو۔۔۔ پلیزز۔۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔۔ یا
خدا۔۔۔ کوئی نہیں ہے کیا۔۔۔ مجھے کوئی بچا لے پلیزز۔۔۔
پلیزز۔۔۔ نفرت ہے مجھے آپ سے بالاج۔۔۔۔ س۔۔
سب۔۔۔ آپ کی وجہ سے ہوا۔۔۔ سب۔۔۔۔ نفرت ہے
مجھے۔۔۔ "رونے کے درمیان وہ چلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

لفٹ گراؤنڈ فلور پر رکی۔۔۔ وہ ایک دم سے اٹھی تھی۔۔۔
بالوں کو پیچھے کرتے وہ باہر نکلی تھی۔۔۔

چہرے بالکل گیلا ہوا تھا رونے کے باعث۔۔۔ اسے نہیں پتا تھا وہ کہاں جا رہی تھی۔۔۔بالاج کو کیا کہے گی۔ ۔۔

باہر اکر کیب رکوائی اور ایڈریس بتاتے وہ بیٹھ گئی۔۔۔

میں ساہ ساہ ہاری ہاری

میں رل گئی آں ماری ماری

میں ساہ ساہ ہاری ہاری

میں رل گئی آں ماری ماری۔۔

کیب سے اترتے اسنے پیسے دینے کے لیے دیکھا۔۔ اسکا پرس ادھر ہی رہ گیا تھا۔۔۔

سیدھے ہاتھ کی انگلی سے قیمتی انگھوٹی اتار کر اسے پکڑاتے وہ بوجھل قدم اٹھاتی اس شیش محل نما زندان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

کیب والا کچھ حیرت اور کچھ خوشی سے ہاتھ میں پکڑے نفیس انگھوٹی کو دیکھ رہا تھا

گیٹ پر کھڑے واچ مین نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

صرف میرا ٹوٹنا کافی نہیں ہے۔۔ تم۔ کو بھی تو منتشر ہونا پڑے " گا۔۔۔ "

⭐⭐⭐

لذت غم بڑھا دیجئے

آپ پھر مسکرا دیجئے

میرا دامن بہت صاف ہے

کوئی تہمت ہی لگا دیجئے

بالاج کچھ حیرت سے کھڑا سن رہا تھا۔۔ ماتھے پر کئی بل پڑے ہوئے تھے۔۔۔

تمھیں میں نے اس لئے رکھا ہوا ہے کہ اس کی حفاظت کرو۔۔ " اور تمھیں پتا ہی نہیں وہ کب واپس گئی کیسے گئی۔۔۔ "وہ باوجود ضبط کے کافی غصے سے بولا تھا۔۔۔ ساتھ ہی نمبر ملا کر کان سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔

سر میں کینٹن میں تھا۔۔ انہیں جب کہیں جانا ہوتا ہے تو پہلے " کال کرتیں ہیں مگر ابھی کوئی کال نہیں کی۔۔۔ "انور کچھ شرمندہ سا کھڑا تھا۔۔۔

تمھیں میں نے کب کہا کہ کال کا انتظار کیا کرو۔۔ وہ یہاں نئی " ہے۔۔۔ اسے کچھ نہیں پتا۔۔۔ اگر اسے کچھ ہوا تو۔۔۔۔ وہ چپ ہوگیا۔۔ دوسری طرف سے کال اٹھالی گئی تھی۔۔

ہاں بابر۔۔۔۔ دلنشین پہنچی ہے۔۔ "وہ کافی پریشان سا رکھ رہا " تھا۔۔۔۔

جی صاحب میم کچھ دیر پہلے ہی آئی ہیں۔۔ کیب سے آئی " تھی۔۔۔ "شیش محل کے گیٹ پر کھڑے واچ مین نے موبائل کان سے لگائے جواب دیا تھا۔۔

ہمممم۔۔ بے اختیار اسنے گہرا سانس لیا۔۔۔ اور اشارے سے انور" کو جانے کا کہا۔۔

سہی ہے۔۔۔ میں ادھر سے ہی جاؤں گا گاؤں۔۔۔ ارادہ تو "
آنے کا تھا۔۔ مگر گاؤں میں ایمر جنسی ہو گئی ہے۔۔ تم ہوش میں
رہنا۔۔ سیکورٹی ٹف رکھنا۔۔۔ اسکو ایک خراش نہیں آنی
چاہیے۔۔۔ کوئی اندر نا جا سکے نا ہو باہر نکلے۔۔ اگر ضد کرے تو
پہلے مجھے کال کرنی ہے پھر اسکے ساتھ گاڈز بھیجنے ہیں۔۔۔ سمجھ
رہے ہو نا۔۔۔ "وہ سپاٹ لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔ اسے پتا تھا کہ
دلنشین کہیں نہیں جا سکتی۔۔۔ مگر وہ کراچی شہر تھا۔۔ وہاں کے
حالات سے کون نا واقف تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی میس
کی نزر ہو دلنشین۔۔۔

جی سر۔۔ "بابر مؤدب سا بولا۔۔۔۔ "

بالاج نے کال کاٹتے سامنے رکھی فائلز کو دیکھتے کھولی۔۔۔ یہ کنٹریکٹ کافی آسانی سے ۔ مل گیا تھا۔۔۔ حالانکہ اسے یقین تھا کہ نہیں ملے گا کیونکہ نا اسکی کوئی تیاری تھی نا ہی دلنشین کو زیادہ کچھ پتا تھا۔۔۔

آج دو میٹنگ بیک وقت تھی۔۔ اور اسے جو امید تھی اسے مل سکتی ہے وہ اسنے خود اٹینڈ کی دوسری دلنشین کو کرنے کا کہا تھا۔۔ اسے وہ یہی کہہ کر گیا تھا کہ وہ آرہا ہے۔۔ ورنہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس جانے دیتی۔۔۔

مگر اب اتنا بڑا کنٹریکٹ سائین ہوا دیکھ کر اسے خوشی سے زیادہ حیرت ہوئی۔۔۔۔۔

رولنگ چیئر پر بیٹھے وہ مہنگا سلگار سلگاتے مسلسل دھواں ہوا کے سپرد کرتے اس پری پیکر کو سوچ جا رہا تھا۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیوں یوں چلی گئی۔۔۔ موبائل اور پرس ادھر ہی تھا اسکا۔۔ پہلے تو دل کیا کہ دیکھ آئے۔۔ مگر گاؤں کے نکلنا تھا۔۔ بس وہاج پہنچنے والا تھا۔۔۔۔

جبکہ وہ۔ دوسری طرف بیڈ پر الٹی لیٹی ہچکیوں کے درمیان روتی بار بار معراج کو یہ یاد کررہی تھی۔۔۔۔ کانوں میں ایک ہی آواز گھونج رہی تھی۔۔ """ پتا کرو یہ دلربا ہے کون۔۔۔ یہ۔ مجھے کچھ " وقت کے لیے چاہیئے ہے۔۔۔

اور لبوں سے ایک ہی بات کہے جا رہی تھی۔۔۔ "نفرت ہے مجھے آپ سے بالاج۔۔۔۔ شدید نفرت ہے مجھے آپ سے۔۔۔۔ مر کیوں نہیں جاتے آپ۔۔۔"

ساؤنڈ پروف کمرے میں اسکی سسکیوں دم توڑتی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

⭐⭐⭐⭐

ساقی ذرا نگاہ ملا کر تو دیکھنا

کمبخت ہوش میں تو نہیں آگیا ہوں میں.

اور پھر دو دن بھی گزر گئے۔۔۔ آج حیدر حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔ ہر طرف گھما گھمی تھی۔۔۔ پھولوں کی سجاوٹ کے باعث فضا میں خوشو بکھری ہوئی تھی۔۔

جبکہ وائیٹ ٹی شرٹ گرے ٹراوزر پہنے سیاہ چھوٹے بالوں کو کھلا چھاڑے کمرے میں کھڑی خولہ کھڑکی سے حیرت زدہ سی حویلی کو اتنا سجا سنورا سا دیکھ رہی تھی۔۔۔ کیا اسکا۔ باپ نہیں جانتا تھا کہ اسکا نکاح ہو چکا تھا۔۔۔ پھر کیسے وہ۔ نکاح پر نکاح کروانا چاہ رہا تھا۔۔۔

رات تک تو اسے۔ امید تھی کہ وہ رک جائے گے۔۔ مگر اب اسے سہی معنوں میں خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

بالاج اور وہاج کو اسنے نکاح کا کچھ نہیں بتایا تھا۔۔ ہاں بس مومن ہی جانتا تھا۔َاور اس نے کہا بھی تھا کہ بتا دے بالاج کو۔۔ مگر اس میں اتنی ہمت ہی نہیں ہوئی۔۔ اسے۔ امید تھی کہ نکاح نہیں ہوگا۔۔۔۔

جبھی وہ پیچھے مڑی بیڈ پر پڑا اسکا آئی فون چھنگاڑ رہا تھا۔۔۔۔

معراج کالنگ 'دیکھ کر اس نے پل۔ میں موبائل اٹھاتے کال۔ " یس کرتے کان سے لگایا۔۔

ہیلو۔۔ معراج۔۔ "اسکی آواز بھاری ہوگئی تھی۔۔۔"

دوسری طرف جیپ کے پاس کھڑے معراج بے دور سے سجی سنوری حیدر حویلی کو دیکھا۔۔۔

" تو۔ میری بیوی کسی دوسرے مرد کی بیوی بننے جا رہی ہے۔۔۔ " وہ ضبط کرنے کے باوجود بھی نا کر سکا۔۔۔ رگیں تنی ہوئی تھی۔۔ سیاہ کاٹن کا سوٹ پہنے وہ سرخ چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود کو کچھ غلط کہنے سے روک رہا تھا۔۔

ن۔۔۔ نہیں معراج۔۔۔۔ میں۔۔ میں کیا کروں۔۔ مجھے بہت ڈر" لگ رہا ہے۔۔ پلیز۔ پلیز آپ تو خفا مت ہوں۔۔۔۔ "بیڈ پر بیٹھتے وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔۔

"ہمم تو اب۔۔۔" گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے وہ قدرے نرم لہجے میں بولا تھا۔۔

"میں آجاتا ہوں اندر خولہ۔۔ آپ۔ میری میرے ساتھ آجایں۔۔ باقی جو ہو گا دیکھا جائے گا۔" لہجے میں ایک بار پھر سرد پن گھول گیا تھا۔۔

"ایسے کیسے۔۔ اتنے لوگ ہیں۔۔ میں بابا کو سب کے سامنے شرمندہ تو نہیں کر سکتی۔۔۔" وہ رو رہی تھی۔۔۔

نکاح سے پہلے اپنے بابا کو۔ منا لینا۔۔ یا کچھ بھی۔۔۔ آپ نکاح "
کے لیے اس شخص سے ساتھ نہیں بیٹھیں گی۔۔ میں بس اتنا ہی
جانتا ہوں۔۔ دوسری صورت میں مجھے مسئلہ نہیں ہو گا کہ آپ کو
سٹیج سے اٹھا کر ساتھ لے جاؤں۔۔ آپ۔ نکاح میں ہیں میرے۔۔
یہ بات۔ مت بھولنا۔۔وَر یہ سب کرنے کے بعد مجھ سے گلہ بھی
مت کرنا۔۔ "اسکا لہجہ نرم مگر سنجیدہ تھا۔۔۔ بال ماتھے پر
بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ آف وائیٹ شال کندھوں پر تھی۔۔۔
سیدھے ہاتھ کی کلائی میں سیم آنکھوں کے کلر جیسی گرے ریسٹ
واچ باندھی ہوئی تھی۔۔۔

جی۔۔ جی۔۔ سہی۔ ہے۔۔۔ "موبائل بند کرتے اس نے اٹھ کر"
کھڑکی تک آئی۔۔۔

دائیں جانب دور وہ ریڈ جیہ اسے نظر آرہی تھی۔۔۔ آنسووں میں روانی آ گئی۔۔۔۔

جبھی ہانیہ بیگم ملازموں کی۔ ہم۔ راہی میں اندر آئی کچھ لمحوں میں اسکے کمرے میں کپڑے جوتے جیولری اور نجانے کیا کیا بھر گیا تھا۔۔۔

وہ ان سب کی شوقین سی لڑکی تھی۔۔ مگر اب اس نے ایک بے زار نظر سب چیزوں پر ڈالی۔۔ گال صاف کرتے بنا کچھ کہے وہ بیڈ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ملزم جا چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہانیہ بیگم اسکے پاس آئی۔۔۔

پتا ہی نہیں چلا۔۔ میری بیٹی کے نکاح کا دن آگیا ہے۔۔۔ "وہ۔" محبت سے اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

گزر گیا ہے میرے نکاح کا دن۔۔ "اپنی نرم گوئی کے برعکس وہ" چلائی تھی۔۔۔

ہانیہ بیگم نے حیرت سے بیٹی کو دیکھا۔۔ جسکا پورا چہرہ رونے کی وجہ سے لال انگار ہو رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے گڑیا۔۔ "وہ فکرمندی سے کہتی اس کے پاس ہی "
بیٹھ گئی۔۔۔

آپ گھر والے ہم۔ لڑکیوں کو گڑیا گڑیا کہہ کر پھر کھلونا ہی "
سمجھنے لگ جاتے ہیں نا۔۔۔ جب چاہا جسسے نے چاہا۔۔ ہمیں توڑ پھوڑ
کر رکھ دیتے ہیں۔۔۔ اپنے مقصد کے لیے پھر جوڑ بھی دیتے
ہیں۔۔ ماما ہم۔ لڑکیاں بے جان گڑیا نہیں ہوتیں ہیں۔۔ ہم۔ زندہ
ہوتیں ہیں۔۔ سانس لیتیں ہیں۔۔ مگر آپ۔ لوگ کیوں نہیں جینے
دے سکتے ہمیں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ایک بار مار کر کہانی ختم کیوں نہیں
کر دیتے۔۔۔ کیوں۔۔ کیوں ہم۔ اپنی مرضی سے۔۔ نہیں جی
سکتی۔۔۔ ساری زندگی ہم سے پیار کیا جاتا ہے۔۔ ہمیں شہزادیوں
کی طرح پالا پوسا جاتا ہے۔۔۔ مگر جب کسی فیصلے کا وقت آتا

ہے تو ہمیں دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔۔ ہم سے ہر اختیار چھین لیا جاتا ہے۔۔ کیوں ماما۔۔۔ پھر ہمیں ساری زندگی اتنی اہمیت دی ہی۔ کیوں جاتی ہے کہ ہم خوشیوں پر اپنا بھی حق سمجھیں۔۔۔ کیوں۔۔ مجھ سے نہیں ہو پا رہا یہ سب ماما۔۔۔ مجھ میں اور ہمت نہیں ہے کہ کچھ سہہ سکوں۔۔۔ میری بس ہوگئی ہے پلیز۔۔۔۔ "وہ رونے کے درمیان بول رہی تھی مگر ہانیہ بیگم شل سی اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔ کچھ بولنے کے لیے لب کھولتی پھر بند کر لیتی۔۔۔۔

سکینہ۔۔ اسکو تیار کرو۔۔ اسکا۔ نکاح ہے آج۔۔۔ "اور پھر" اچانک ہی اٹھتے انہوں نے سکینہ کو کہا جو ابھی ہی اندر آئی تھی۔۔ انکا دل۔ پھٹ رہا تھا۔۔ ان کی اکلوتی بیٹی اتنی تکلیف میں تھی۔۔

وہ نہیں دیکھ سکی۔۔ نا ہی شوہر کے خلاف جا کر اسکی ہمایت کر سکتی تھی۔۔۔

پیچھے اسکی آوازیں ہنوز آرہی تھی۔۔۔

جب یہی کرنا ہوتا ہے تو ہمیں مار کیوں نہیں دیتے پیدا ہوتے "ہی۔۔۔ کیوں۔۔ مام؛ ماما پلیز۔۔ میں اتنا نہیں سہہ سکوں گی۔۔ پلیز۔۔۔ "وہ اب سسکیوں میں روتی چہرہ تکیہ میں چھپا گئی تھی۔۔۔

سکینہ بھی دکھ سے اس کو دیکھ رہی تھی۔۔ بچپن سے اس شہزادی کو دیکھا تھا۔۔ جس کی کوئی بات کبھی رد نہیں کی گئی۔۔ مگر اج اسے تڑپنے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا۔۔۔۔

”قاصد میرے سوال کا کوئی نہیں جواب
کاغذ بدل گیا نہ ہو خط کی رسید کا“

ایسے ہی نہیں ہنستا کوئی کچھ درد ایسے ہوتے ہیں جو مسکرا کر ہی چھپائے جاتے ہیں.

بے بی پنک کھلی شرٹ کے ساتھ کھلا سا وائیٹ ٹراؤزر پہنے وہ بے زار سی لاؤنج پر بیٹھی ٹی پر چینل بدلتی ٹائم پاس کر رہی تھی۔۔۔

سہرے بالکل اسٹریٹ بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ ہر قسم کے میک اپ سے پاک چہرہ ایک ہاتھ جو ٹھوڑی کے نیچے رکھا تھا اس پر رکھے وہ کافی بے زار لگ رہی تھی۔۔

جمیلہ بیگم کافی دیر کی بازار گئی ہوئی تھی اسے بھی کہا۔ مگر اجالا نے منع کر دیا تھا۔۔ وہ اب یوں ہی بے زار رہنے لگی تھی۔۔۔

یونی میں اب اسکا دل خجستہ لوگوں میں بالکل نا لگتا۔۔ وہ اب اکثر اکیلی ملتی یا تو ایک ایمان لوگوں کے ساتھ۔۔ وہ بھی انہی کی کلاس فیلو تھی۔۔۔ ہاں مگر جب وہاج ہوتا تو وہ کافی وقت وہاج کے

گزار دیتی۔۔ اسے اچھا لگتا تھا۔۔۔ وہاج نہیں۔۔ مگر اسکے ساتھ وقت بیتانا۔۔۔

چار مہینوں میں اسے بس ایک وہاج ہی کچھ مخلص لگتا تھا۔۔ جبھی وہ اس طرح وہاج سے بے زار نا ہوئی تھی۔۔۔

بہت چاہنے کے باوجود وہ خود کو ڈرگز لینے سے نا روک سکی۔۔ ہاں مگر اب وہ کم لیتی تھی۔۔۔۔ وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ چھوڑنا چاہتی تھی وجہ یہ تھی کہ اب خجستہ نے اسے ڈرگز دینے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ اور جو اس کے پاس تھا۔۔ وہ کچھ ہی دن چل سکتا تھا۔۔۔ اسے نہیں پتا تھا کہ وہ اس کے بعد کیا کرے گی۔۔۔

جب کافی دیر بیٹھی بور ہو گئی جبھی وہ اٹھ کر جمیلہ بیگم کے کمرے میں چلی گئی۔۔ کچھ دنوں پہلے اس نے ان کے پاس ایک ایلبم دیکھا تھا مگر انہوں نے دیکھایا نہیں کہ اس میں کیا ہے۔۔۔ اب اچانک ہی اسے خیال آیا تھا کہ اس میں تو شاہد ان کے پچپن یا پھر حاتم خان اور راحیلہ بیگم کی بھی کوئی فٹوز ہو سکتی ہی۔۔ جبھی اسنے دیکھانا چاہا۔۔

کمرے میں آنے ساتھ اسنے واڈروب کھولا۔۔۔ کچھ ڈھونڈنے کے بعد ہی اسے وہ بڑا سا ریڈ کوور والا ایلبم مل گیا۔۔۔

اشتیاق سے اسے دیکھتی وہ اسے لئے ادھر ہی صوفے پر بیٹھی گئے۔۔ سنہرے بال پشت کر تو کچھ اگے کو بکھرے ہوئے تھے۔۔

اسکے خوبصورت معصوم چہرے پر اب کوئی بے زاریت نہیں تھی۔۔۔۔

دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسنے ایلبم کھولا۔۔ چہرے کی مسکراہٹ میں اضافہ ہوا۔۔

پہلی فوٹو ہی حاتم خان اور راحیلہ بیگم کی تھی ان کی شادی تھی۔۔۔۔

اسنے دھیرے سے فوٹو کو چھوا۔۔۔ اسکی۔ ماں کافی خوبصورت تھی۔۔ شہد رنگ آنکھیں خوبصورت نقوش۔۔۔ دلنشین بالکل ان پر گئی تھی۔۔۔ اسکی آنکھیں نم ہوگئی۔۔۔

اگلی فوٹو کچھ اور مکمل تھی۔۔

وہ کسی پانی والی جگی کی فوٹو تھی۔۔۔ حاتم خان اور راحیلہ بیگم مسکراتے ہوئے۔۔۔ تقریباً چھ سالہ دلنشین انکی گود میں بیٹھی کسی بات پر چھوٹا سا ہاتھ منہ پر رکھے قہقہہ لگا رہی تھی۔۔ اور وہ دونوں اسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔۔ ساتھ ہی کچھ فاصلے پر آٹھ نو سالہ معراج ہاتھ میں بڑی سی کاٹن کینڈی لئے تین سالا اجالا کو کھلا رہا تھا۔۔۔

اگلی کئی فوٹوز انہی کی الگ الگ مقامات کی تھی۔۔ ہنسی مسکراتی۔۔ خوشیوں۔۔ رنگوں سے بھو پور۔۔ کئی فوٹوز میں خاور انکل اور جمیلہ بیگم بھی تھے۔۔۔

مگر پھر اچانک وہ ٹھٹھک کر رکی۔۔ بے حد حیرانگی سے۔۔۔

وہ فوٹو دلنشین کی تھی۔۔ اسے کسی نے اٹھایا ہوا تھا ایک بازو پر۔۔ اور دوسرے پر اس سے کچھ سال چھوٹی بچی کو۔۔ سیاہ بال اور سیاہ انتہائی پرکشش مسکراتی آنکھوں والی گڑیا۔۔۔

حیدر سائیں۔۔۔ "اسنے یاقوتی لب دھیرے سے بڑبڑائے۔۔۔"

جلدی سے فوٹو آگے کی۔۔۔ اگی فوٹو میں ایک اجالا معراج دلنشین کے ساتھ تین اور بچے تھے۔۔ ایک تو ہی سیاہ انکھوں والی پرکشش سی لڑکی جو کافی اجالا کی ہم۔ عمر لگتی تھی۔۔۔ اور دو کچھ بڑے۔۔ معراج سے کچھ بڑے چھوٹے لڑکے۔۔۔ ایم۔ سیاہ آنکھیں۔۔ اسے پل لگا یہ سمجھنے میں کہ وہ بچے اس سیاہ انکھوں والی کے بھائی ہی ہو سکتے تھے۔۔۔

" مگر یہ تو بڑی حویلی ہے نا۔۔۔ اور ہم ادھر کیا کر رہیں ہیں۔۔ "
اگلی فوٹو کرتی وہ حیرت سے خود سے ہی قبل رہی تھی۔۔۔

اگلی فوٹو فیملی فوٹو تھی۔۔۔ کافی لوگ تھے اس میں۔۔۔

سربراہی کرسی پر بارعب کی شخصیت والے ادھیڑ عمر والے شخص بیٹھے تھے۔۔ جن کی گود میں وہ سیاہ انکھوں والی بچی بیٹھی ہوئی تھی۔۔اور دلنشین ان کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

ایک سائڈ پر حیدر خان۔۔ حاتم خان اور خاور خان کھڑے تھے جبکہ دوسری سائیڈ پر۔۔۔ ہانیہ بیگم۔۔ جمیلہ بیگم۔۔ اور راحیلہ بیگم کھڑی تھی۔۔۔ حاتم خان نے اجالا کو اور حیدر خان نے ان دو بچوں میں سے کچھ چھوٹے بچے کو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

ان کی فیملی فوٹو میں ہم۔ کیوں۔۔۔ "اسکی شہر رنگ انکھیں " حیرت و صدمے سے پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ چہرے کی رنگت زرد سی

تھی۔۔۔ فوٹوز پلٹتی اسنی انگلیوں میں واضح کپکپاہٹ دیکھی جا رہی تھی۔۔

وہ ہر فوٹو کو صدمے و حیرت سے تو رہی تھی۔۔ اگے کی تقریباً سبھی فوٹوز میں وہ حیدر حویلی میں تھے۔۔۔ ادھر کے مکین کی طرح۔۔۔ اور پھر دوبارہ سے الگ تھلگ گھر میں۔۔ اب ان میں سے کوئی نہیں تھا۔۔ نا حیدر حویلی نا ادھر سے کوئی۔۔۔

فوٹوز کافی سوچ بچار کر لگائی گئی تھی۔۔۔

اجالا۔۔۔ اجالا کدھر ہو۔۔ ارے تم ادھر ہو اور "

میں۔۔۔۔۔۔۔۔ اج۔۔ اجالا۔۔ یہ۔ یہ۔ تم۔ نے کہاں۔۔ جمیلہ بیگم جو ابھی ہی آئی اسے ڈھونڈتی کمرے میں آئی مگر اس کے

سامنے کھلے ایلم اور اسکے چہرے کو دیکھتی بوکھلائی۔۔ اگے بڑھ کر لینا چاہا مگر وہ دونوں ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔۔

" یہ سب۔۔ یہ سب کیا ہے خالہ۔۔۔۔ حیدر حویلی میں ہم۔۔۔ اور مطلب۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔ ہم نے اپنا بچپن وہاں کیوں گزرا۔ نہیں خالہ۔۔۔ انہیں کچھ کہنے سے پہلے ہی روک گئ۔۔۔ آج جھوٹ مت بولنا۔۔۔ پلیز۔۔ مجھے جاننا ہے پلیز میرا سر پھٹ جائے۔۔۔ مجھے بتائیں۔۔ ہمارا ان سے کیا تعلق تھا۔۔۔ اور کیوں ختم ہوا۔۔ مجھے اب یاد آرہا ہے۔۔ معراج لالا۔ ہمیشہ ہمیں اس طرف جانے سے روکتے تھے خاص کر دلنشین کو۔۔۔ مجھے بتائیں پلیز۔۔۔ پلیزز۔۔۔ "منت بھرے لہجے میں کہتی وہ انہیں بازو

سے پکڑتی بیڈ پر ہی بیٹھا گئی۔۔ اسکے اپنے دل کی دھڑکن کانوں
میں گھونج رہی تھی

✨✨✨✨

یوں غلط تو نہیں چہروں کا تصور بھی مگر
لوگ ویسے بھی نہیں جیسے نظر آتے ہیں

سر سننے میں آیا ہے کہ وہ بالاج خان کی مسز ہیں۔۔۔ مگر زیادہ "
لوگ نہیں جانتے ان کے بارے میں۔۔ کسی کا کہنا ہے کہ صرف
" سیکٹری ہے۔۔ مگر آفس کے لوگ بیوی ہی کہہ رہیں ہیں۔۔۔
راشد اشرف کمال کے سامنے کھڑے موؤدب سے کہہ رہا تھا۔۔۔

جبکہ سامنے سٹائلش صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے سلگار سلگائے وہ عمران نیازی کو دیکھتے معنی خیز سا مسکرائے۔۔ دونوں کے چہرے پر خباثت چھائی ہوئی تھی۔۔۔

" سیکٹری بس سیکٹری ہی رہتی ہے راشد۔ ایسی عورتیں بیویاں نہیں بنتی۔۔ تم۔ پتا کرو کہ وہ کدھر ہوتی ہے دلنشین۔۔ دلربا۔۔۔ اب انتظار مشکل ہے۔۔۔ اففففف کوئی اتنا دلنشین کیسا ہو سکتا ہے۔۔ ٹھنڈی آہ بھرتے وہ بھاری آواز میں بولے۔۔۔ "

" سر جان پیلس میں ہوتیں ہیں وہ۔۔۔ نام دلنشین ہے۔۔۔

دلنشین خان۔۔۔ اور بالاج خان خود اپنے گاؤں گیا ہے سنا ہے

اس کی بہن کی شادی ہے۔۔۔ یوں تو لگتا ہے وہ سیکٹری ہی ہو گی۔۔ ورنہ اگر بیوی ہوتی تو وہ بھی جاتی۔۔۔ "راشد ایک بار پھر بولا تھا۔

" اشرف میرے یار۔۔۔ بالاج خان کو کون نہیں جانتا ہے۔۔۔ دماغ کا خراب بندا ہے۔۔ وہ اگلے کی نا سنتا ہے۔۔ نا خیال کرتا ہے۔۔ یہ نا ہو ہم اس لڑکی کے پیچھے مارے جائیں۔۔ "عمران نیازی کچھ پریشانی سے بولے تھے۔

" آہاں۔۔۔ ایسا تو تب ہو گا نا جب اس با--ڈ کو پتا چلے گا۔۔۔ ہم۔ آج رات جاتے ہیں اس کے پیلس۔۔ کیا۔ پتا پھر کب موقع

ملے۔۔ آج ہی فائدہ اٹھا لیتے ہیں "اس کے لہجے میں ہوس تھی۔۔۔

مگر ہم !کیوں جائے گے۔۔ بندے بیج دیتے ہیں۔۔ "انہوں تو " ایک بار پھر احتجاج کرنا چہا۔۔
وہاں کافی سیکوٹی ہوگی۔۔۔ اسکا آنا۔ یقیناً مشکل ہوگا۔۔ ہم۔ خود" ہی جائیں گے۔۔۔ اور۔۔۔ ہاہاہہا۔۔۔ "وہاں اب شر**اب کی بوتلوں کے ٹکرانے کی آواز کے ساتھ اونچے اونچے مکروقہقہے گھونج رہے تھے۔۔۔۔

✨✨✨✨

وہ مجھ سے لاتعلقی کی انتہا پر ہے مگر دل ہے کہ اس سے رابطے کو مرا جا رہا ہے

سرخ عروسی لہنگہ پہنے وہ مردہ سا وال۔ مرر کے سامنے بیٹھی خود کے عکس لو دیکھ رہی تھی۔۔۔

چھوٹے سیاہ بالوں کا نفاست سے سٹائلش جورا بنایا ہوا تھا۔۔ بڑائیڈل میک اپ کیئے وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ ہونٹوں پر سرخ رنگ لگائے انہیں اور خوبصورت بنایا ہوا تھا۔۔۔۔ پہلے سے گھنی پلکوں پہ مصنوعی پلکوں کا بوجھ تھا۔۔۔۔ سیاہ آنکھیں بالکل ہی سیاہ ویران سی لگ رہی تھی۔۔۔۔

ماتھے پر ڈریس سے ملتا سرخ بڑے موتی والا جومھر لگایا ہوا تھا۔۔
کانوں میں ویسے ہی سرخ۔ بڑے موتی والے جھمکے پہنے۔۔۔

جالی دار نفیس دوپٹہ جوڑے پر ٹکائے۔۔ پیچھے کی طرف کرتے پھر
ایک پلو بازو پر کیا ہوا تھا۔۔۔

لباس کے آستین سرے سے نہیں تھے۔۔ بازوں کے نام پر ایک
سٹریپ تھی۔۔ باقی پھر بازو شروع ہوتے۔۔ یوں اسکی شفاف
گردن اور کاندھے کافی نمایاں ہورہے تھے۔۔۔

ہر چیز اس سٹائلش سی لڑکی کی پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے لی گئی تھی۔۔۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز انتہائی قیمتی۔۔۔۔۔۔ مگر اسے اب شاید ان میں سے کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔۔

اسکی طلب اب ایک شخص بن چکا تھا۔۔۔ پہلا۔۔ آخری۔۔۔ واحد۔۔۔ فقط وہی ایک شخص۔۔۔

" بے بی جی آپ تو ماشااللہ سے بہت سونی لگ رہیں ہیں۔۔۔ " سکینہ نے اسے دیکھتے صدقے واری جانے والے انداز میں کہا تھا۔۔

بیوٹیشن خود بھی کافی۔ مہوب سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ وہ بالکل تیار تھی۔۔۔

وہ تیار تھی۔۔ نکاح پر نکاح کرنے کو۔۔۔ ایک کبیرہ گناہ کرنے کو۔۔ ایک۔ ناجائز کام کرنے کو۔۔۔۔ وہ تیار تھی۔۔۔

تم سب باہر جاؤ اب۔۔۔ میں تنگ ہو گئی ہوں۔۔۔ "اپنے " موبائل پر آتی معراج کی کالز لو۔ دیکھتی وہ بنا۔ ان میں سے کسی کو دیکھے۔ بے زاری سے بولی تھی۔۔۔

جہاں کمرے میں پہلے رش لگا ہوا تھا۔۔ سب باہر نکلتے گئے۔۔۔

خولہ نے ایک ہاتھ سے دوپٹہ سمبھالتے اٹھ کر دروازہ بند کیا۔۔۔ اور موبائل کال پک کرتے کان سے لگایا۔۔۔ آنکھیں پل میں بیھگی تھی۔۔۔

"آپ باہر نہیں جا رہی۔۔۔ سن رہی ہیں نا خولہ۔۔۔ آپ تیار ہو کر۔۔ دلہن بن کر کس صورت بھی باہر نہیں آئیں گی۔۔ "کال اٹھاتے ہی وہ بولا تھا۔۔۔ ایکا یک لفظ چبا کر۔۔ شدید غصے میں۔۔۔

وہ کافی دور کھڑا تھا۔۔ جیپ سے ٹیک لگائے۔۔ اسکی سفید رنگت انتہائی سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ گہرے آنکھیں لہو چھلک رہی تھی۔۔ بازووں کی نیلی رگیں تنی ہوئی واضح ہو رہی تھی۔۔۔

"میں۔۔ میں کیا کروں۔۔۔۔ میں تو تیار بھی۔۔۔۔ منہ پر ہاتھ رکھے اسنے سسکی روکنی چاہی۔۔۔۔ وہ اب بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔ چہرے پر کچھ لٹیں جھول رہی تھی۔۔۔

"بہت خوب مسز۔۔۔ وہ تمسخر سا ہنسا۔۔۔ کسی کے نکاح میں ہو کر اپ کیسے کسی دوسرے مرد کے لیے سج سکتی ہیں۔۔ کسی دوسرے کو قبول کر سکتیں ہیں۔ "اسکا لہجہ انتہائی سرد تھا مگر آواز مدھم ہی تھی۔۔۔ بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

"میں ایسا نہیں چاہتی معراج۔۔۔ "وہ رو رہی تھی۔۔۔

ایک پل میں ساری سرد مہری ختم ہوئی تھی۔۔۔

" میں آجاتا ہوں خولہ۔۔۔ آپ۔ میرے ساتھ آجائیں پلیزز۔۔
وہ کافی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔ ""

" اسکی" بابا آپکو مروا دیں گے۔۔ بالاج لالا نجانے کیا کریں۔۔۔
پریشانی بھی برحق تھی۔۔۔

" اوکے۔۔۔۔ اٹھیں ابھی کہ ابھی اور جاکر صاف لفظوں میں
اب منع کردیں خولہ۔۔ آپ مہمانوں میں دلہن بن کر نہیں جا
سکتی ہیں۔۔ اور اگر ایسا ہوا تو مجھے وہاں اکر سب کے سامنے اپکو
وہاں سے اٹھانا پڑے گا۔۔۔۔ میں اپکی بے عزتی ہرگز نہیں چاہتا

ورنہ مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔ "وہ دوبارہ سرد مہری کا لبادہ اوڑھ گیا تھا۔۔۔

" اور؛ گر تب بھی نا مانے۔۔ "

آپ جائیں اور جا کر کہیں۔۔۔ صرف کہنا ہی نہیں ہے۔۔ جو " بھی وہ جائے اپ نے نہیں ماننا۔۔ جب آپ نہیں مانیں گی تو وہ کوئی حل ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔ اتنے اچھے نہیں ہیں جو عزت برباد ہونے دیں۔۔۔ "آخری جملہ اسنے زیر لب کہا۔۔۔

جی۔۔۔۔ "وہ بشکل بول پائی تھی۔۔۔۔۔۔"

✨✨✨✨

"افسوس کے دل کا حل کوئی پوچھتا نہیں سب کہ رہے ہیں کہ

تیرے صورت کو کیا ہوا"

سب بڑے لاؤنج میں جمع حیرت سے گنگ خولہ کو دیکھ دیکھ و سن رہے تھے۔۔۔

بالاج کے علاوہ سب ادھر ہی تھے۔۔ اور وہاج۔۔وہ ساکت سا تھا۔ بے یقین سا۔۔ کیا اسکی بہن یوں بھی کر سکتی تھی۔۔ نکاح وہ بھی ایک معمولی سے شخص سے۔۔۔

"ن نہیں۔ ۔میں یہ نکاح نہیں کر سکتی بابا سائیں۔ ۔میں۔ ۔ نکاح پر نکاح کیسے۔ ۔کرلوں۔ ۔یہ ۔یہ گناہ ہے۔ ۔ ۔میں نکاح پر نکاح نہیں کروں گی۔ ۔میں معراج کے نکاح میں ہوں۔۔۔۔ "بے ربط سے جملے بولتے وہ قدم پیچھے کو لے رہی تھی۔ ۔ ۔آنسوؤ اسکا چہرہ تواتر بھگو رہے تھے۔ ۔

" جو گناہ تم حیدر سلطان خان کی بیٹی ہو کر ایک معمولی عام سے لڑکے سے نکاح کر کے کر چکی ہو۔ ۔ ۔اسکا کفارہ تم ایک اور گناہ کر کے ادا کرو گی ... تمہیں آج اور اسی وقت کاشان خان سے نکاح کرنا ہو گا، " کچھ قدم کی دوری پر کھڑے حیدر خان بمشکل غصہ ضبط کرتے دھیمی آواز میں غرائے تھے ... ۔پیسے کی لالچ انہیں سہی غلط کی پہچان سے بہت دور لے گئی تھی ... ۔ان کے

دماغ پر صرف و صرف پیسہ اور وہ جائیداد تھیں جو نکاح کے بعد انکی بیٹی کی ہو جانی تھیں.... انہیں کسی بھی قیمت پر وہ ساری جائیداد چاہیئے تھی....

حویلی کے باقی مکین بھی لائونج میں جمع ہوئے کبھی عروسی لباس میں ملبوس خولہ حیدر خان کو تو کبھی غصے میں پاگل ہوتے حیدر خان کو دیکھتے نکاح کے دن ہوئے اس تماشے سے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ مومن سے تاسف سے دیکھا تھا اسے۔۔۔ اور ہانیہ بیگم منہ کھولے۔۔ باپ بیٹی کو مدمقابل دیکھ رہی تھی۔۔

اگر آپ میں سے کسی نے بھی میرے ساتھ زبردستی کرنے کی" کوشش کی تو یاد رکھنا میں بھی خولہ خان ہوں.. .باہر جا کر پورے

خاندان کو بتا دوں گی کہ آپ میرا نکاح پر نکاح کروانا چاہتے ہیں صرف و صرف جائیداد کی خاطر "...گلابی ہوتی آنکھوں کے ساتھ باری باری ہر ایک کی جانب شہادت کی انگلی کرتے وہ ان سب کو وارن کرتے ہوئے بولی. .دل کسی سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا. .اس محلوں میں رہنے والی شہزادی سے غلطی ہوئی کہ اسے ایک عام سے لڑکے سے عشق ہوا تھا.... .مگر ابھی چپ رہ کر وہ ... کیسے اتنا بڑا گناہ کر لیتی صرف ایک غلطی کو چھپانے کی خاطر

جہاں سب لوگ بوکھلائے تھے وہیں حیدر خان کا تو غصے سے دماغ ہی بھنگ سے اڑ گیا.... .سالوں لگے تھے انہیں یہ عزت کمانے میں اور آج اپنی بیٹی کی وجہ سے ایک پل میں وہ ساری نام نہاد .... عزت گوانا نہیں چاہتے تھے

لڑکی اگر آج تم نے یہ نکاح نا کیا تو ہم بھی قسم کھاتے ہیں کہ "
اس معراج نامی لڑکے کو صفحہ ہستی سے مٹانے میں زیادہ دیر نہیں
لگائیں گے ".. پل میں اس تک پہنچتے اسکا بازو اپنے ہاتھ کی سخت
گرفت میں لیتے سرد مہری سے گویا ہوا. بھاری رعب دار آواز
اتنی اونچی نا تھی کہ باہر موجود مہمانوں تک جا پہنچتی مگر اتنی کم
بھی نا تھی کہ انکا رعب و دبدبہ میں کمی واقع ہوتی.. .غصے کے
باعث انکی پہلے سے ہی سرخ و سفید رنگت کچھ اور سرخ ہوئی.....

ایک پل کو وہ گھبرا کر رہ گئی.. .مگر صرف ایک پل.... .اور پھر
اسکے سیاہ خوبصورت نگینوں میں ایک احساس سا ابھرا. .تمسخر اڑاتا.
جو مقابل کے غصے و انا کو بڑھا گیا تھا..........

ہم قسم اٹھاتے ہیں خولہ معراج کہ اگر آپ نے آج چپ چاپ " کاشان خان سے نکاح نا کیا تو ہم اس پوری بستی سے معراج نامی مردوں کو ختم کرنے میں دیر نہیں لگائیں گے . .اور ان سب مردوں میں اپکا وہ دو کوڑی کا شوہر بھی آپکی آنکھوں کے سامنے مر جائے گا.. .آگے فیصلہ اپکا اپنا ہے "اب کی بار وہ تمسخر اڑاتے لہجے میں کہتے اسے پیچھے کو جھٹک چکے تھے.. .وہ پیچھے صوفے پر گری تھی .... آج اگر نکاح ہو جاتا تو انکا مقصد پورا ہو جاتا. .اس کے بعد وہ اس معراج کا بھی پتا چلا کر اسکا کام بھی ختم کر سکتے تھے.. .ابھی تو صرف نکاح تھا.. .رخصتی کو تو کافی وقت تھا. .وہ چاہتے تھے کہ بس آج نکاح ہوجائے.. .رخصتی کے وقت وہ کچھ

بھی کہہ کر ایک بار پھر نکاح کروا دیتے.. .مگر آج نکاح نا ہونا انکے لئے بہت سے خسارے کا باعث بن سکتا تھا. ...

جہاں سب لوگوں کو سانپ سونگ گیا تھا وہیں سرخ عروسی لباس میں ملبوس دلہن بنی خولہ سناٹوں کے زد میں آگئی. .وہ اپنی بیس سالہ زندگی میں اتنا تو جان گئی تھی کہ اسکا باپ جو کہتا وہ کر دیکھتا تھا. ...

.جبکہ لائونج میں قدم رکھنے سے پہلے ہی اسکے قدم رک گئے

مضبوط مردانہ ہاتھوں کو سختی سے میچتے اسنے لال ہوتی سیاہ..

پرکشش آنکھوں سے بھی سختی سے بن کیا تھا. ....

آپ ایسا نہیں۔۔"وہ جملہ پورا نہیں کر پائی تھی۔۔۔ آواز ہی "نا۔ نکل پائی۔۔ بالاج کو دیکھتے وہ ساکت ہوئی۔۔۔ نگاہ گھما کر وہاج کو دیکھا وہ سپاٹ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

✨✨✨✨✨✨

ہوتی رہی حدود میں غیروں کی بارشیں ہم حسرتوں سے ابرِ رواں"

"دیکھتے رہے

انعام خان کے دو بیٹے تھے۔۔ بڑے بیٹے حیدر خان جن کی شادی انہوں نے اپنی پسند سے ہانیہ بیگم سے کرائی تھی۔۔ جن سے ان کے تین بچے تھے۔۔ بڑا بالاج خان۔۔ پھر وہاج خان اور پھر خولہ خاں۔۔۔ تینوں بچوں میں انکی جان بستی تھی۔۔۔

ان کا رواج تھا۔۔ وہ ایک خاندان سے دو بچیاں نہیں لاتے تھے۔۔ مگر پھر ہوا یوں کہ۔۔ ان کے کہ دوسرے بیٹے حاتم خان کو ہانیہ کی چھوٹی بہن راحیلہ سے محبت ہوگئی۔۔ بہت محبت۔۔ کہ ان کے لیے وہ بغاوت کرنے کو تیار ہو گئے۔۔۔

تب حیدر خان کو دوسرا بیٹا کچھ مہینوں کا تھا۔۔۔

انعام خان نے کافی زور دیا مگر حاتم خان نا مانے۔۔ وہ ہر صورت میں راحیلہ حمید اے شادی کرنا چاہتے تھے۔۔۔

آخر تنگ آکر ضد میں۔۔ انا میں۔۔ انعام خان نے ان کو جائیداد سے عاق کرنے کی دھمکی دی۔۔ جو صرف دھمکی تھی۔۔۔ وہ بس اسے ڈرانا چاہتے تھے۔۔۔ مگر پھر دوبارہ انہوں نے کئی سال تک اپنے چھوٹے لاڈلے بیٹے کو نا دیکھا۔۔۔ پروین بیگم کو بیٹے کا دکھ نا دیکھ سکی اور سب کو چھوڑ گئی۔۔ انعام خان اندر سے ٹوٹ گئے۔۔ مگر لب سے نا کہتے۔۔ مگر کئی لوگ ان کی تلاش میں تھے۔۔۔ حیدر خان جنہیں اپنے بھائی سے بہت محبت تھی۔۔ وہ بھی ڈھونڈنے کی کوشش کرتے رہے۔۔۔ یوں سال پر سال بیت گئے۔۔۔

ہانیہ۔۔ راحیلہ۔۔ اور جمیلہ تین بہنیں تھی۔۔ خاندان بہت بڑا تو نا سہی مگر اچھا تھا۔۔ ماں باپ ہر ماں باپ کی طرح اچھے خاندان

میں شادیاں کروانا چاہتے تھے۔۔ ہانیہ کی تو ہوگئی۔۔ راحیلہ کی خاور سے ہوگئی۔۔۔ وہ ان کے چچا زاد تھے۔۔ زیادہ امیر نا سہی مگر اچھے تھے۔۔ پھر وہ دونوں پسند کرتے تھے تو حمید صاحب مان گئے۔۔۔ یوں پھر راحیلہ ہی رہ گئی۔۔۔۔

پھر حاتم کے گھر چھوڑنے اور ان کے پاس جانے پر وہ کافی حیران ہوئے۔۔۔ حاتم سب چھوڑ گئے مگر راحیلہ کو نا چھورنا چاہتے تھے۔۔۔ یہی دیکھتے حمید صاحب نے نا صرف انکا۔ نکاح کروایا۔۔ بلکہ انہیں کچھ سالوں کے لیے باہر بیج دیا۔۔ جہاں تو چار سال رہے۔۔ ادھر ہی معراج کی پیدائش ہوئی۔۔۔ پانچ سال بعد جب وہ لوٹے تو دلنشین کچھ دو تین مہینے کی تھی۔۔۔۔

وہ ملتان شہر میں ہی رہنے لگے۔۔ وہیں بیکری کھول لی۔۔۔ پہلے پہل تو نا چلی مگر پھر آہستہ آہستہ منافع ہوتا چلا گیا۔۔۔ چھوٹی سی دکان کافی بڑے بیکر میں بدل گئی۔۔۔

وہ گاؤں نا جاتے ۔۔ بہتو کبھی کبھی مگر کہیں باہر ہی ملا کرتے حمید صاحب سے۔۔ جتنے بھی پیسے ان سے لئے تھے وہ لوٹا چکے تھے۔۔۔

جمیلہ اور خاور سے اس شرط پہ رابطہ رکھا کہ وہ کبھی یہ بات کسی کو نا بتائیں اور وہاج بھی یوں ہی۔۔۔ جمیلہ بیگم دونوں بہنوں سے ملتی تھی۔۔۔ مگر ہانیہ بیگم کو کبھی راحیلہ کا نا بتایا کہ وہ کدھر گئے۔۔۔

ا

ادھر انعام جان ان کی شادی کا جان گئے مگر وہ پھر بھی چاہتے کہ انکا بیٹا لوٹ آئے۔۔۔ اور پھر مزید کچھ سالوں بعد وہ لمحہ بھی آگیا۔۔ جب انکی بھوڑی آنکھیں مسکرائی۔۔۔

نجانے کیسے مگر حیدر خان ان سب کو ڈھونڈ کر لے ہی آئے۔۔ تب انعام خان ہی حالت بہت خراب تھی۔۔ تو پچھلی سب باتوں کو بھلائے وہ پھر سے ایک ہوگئے۔۔۔

جب خولہ اور اجالا دونوں ہی تقریباً دو دو سال۔ کی تھی۔۔۔۔

حیدر خان کو تو دلنشین بہت پسند تھی۔۔ وہ خولہ کے ساتھ دلنشین کو لئے پورا گاؤں گھماتے رہتے بالاج نو سال کا تھا۔۔ اسے بھی وہ گڑیا سی بہت پسند تھی۔۔۔ اسے تو سب ہی پسند تھے۔۔۔ وہاج کو کوئی نا پسند تھا خاص کر اجالا۔۔ جو ہر۔ وقت روتی رہتی۔۔ سب سے ہی مار کھاتی۔۔۔ کبھی وہاج اسکے ہاتھ ے ا چیزیں چھین لیتا تو کبھی اسکی ہم۔ عمر خولہ تب تک اسکے بال نا چھوڑتی جب تک کوئی بچانے نا پہنچ جاتا۔۔

یوں ہر وقت ہی اجالا روئی ہوئی پائی جاتی۔۔۔

البتہ دلنشین سب سے الگ تھی۔۔۔۔ اسکی اپنی ہی دنیا تھی۔۔ بچپن سے اسے پھولوں سے عشق تھا۔۔۔ وہ بس خود میں جیتی۔۔

ہاں البتہ کبھی جو خولہ کو اجالا کو مارتے دیکھ لیتی تو پھر الگا پورا دن خولہ وقفے وقفے سے روتی ملتی۔۔۔

وہ چھوٹی سی عمر سے کافی شودی سی تھی۔۔۔ اجالا کافی معصوم اور دلنشین شرارتی۔۔۔۔

معراج بچپن ہی تم سے دنوں بہنوں کو خیال رکھتا۔۔ ساتھ ہی خولہ کا بھی۔۔۔ وہ غصے کا تیز تھا۔۔ مگر خود سے جڑے رشتوں سے بے انتہا محبت کرتا۔۔۔۔ اسکی گرے آنکھیں بالکل انعام خان پر گئی۔۔ اس کے علاوہ کسی کی گرے نا تھی۔۔۔

بالاج سب سے بڑا ہونے کی وجہ سے کافی لاڈلا تھا۔ اور اسی لاڈ نے اسے خود سر بنا دیا۔ وہ ہر اس چیز کو پا لیتا جو اسے پسند آتی۔۔۔ اور پھر توڑ پھوڑ دیتا مگر کسی کو نا دیتا۔۔۔

وہاج بھی خولہ جیسا تھا۔۔ شودا۔ اپنی چھوٹی چھوٹی چیز کے لیے ہنگامہ کرنا۔ بہت مشکل سے اسے کچھ پسند آتا تھا۔۔

اور پھر ایکسی دن۔ انعام خان نے سب کو اکھٹا کیا اور دلنشین اور بالاج کے نکاح کی خبر کی۔۔ راحیلہ بیگم نے روکنا چاہا مگر مگر حاتم اس عمر میں باپ کو تکلیف نا دینا چاہتے تھے جبھی دنوں بچوں کو نکاح ہوگیا۔۔

وہ تو چاہتے تھے کہ خولہ اور معراج۔۔ اجالا اور وہاج کا بھی ہو جائے۔۔ مگر وہ خولہ اور اجالا زیادہ چھوٹے تھے تب۔۔۔ جبھی انہوں نے کچھ عرصہ روک دیا۔۔۔۔

مگر وقت نے ملت نا دی۔۔ کچھ عرصے بعد انعام خان بھی سب کو چھوڑ گئے۔۔۔

کچھ عرصہ چار۔ سو خاموشی رہی۔۔

پھر ایک دن جب وکیل ان کی وصیت اور باقی کیَ زمینوں کے کاغز پکڑے لایا تب سے سب بدل گیا۔۔

انعام خان نے بہت کچھ دلنشین اور۔ معراج اجالا کے نام۔ کیا ہوا تھا۔۔ حویلی بھی دلنشین کے نام دی۔۔۔ چونکہ وہ بالاج کے نکاح میں تھی۔۔ سو سب کا ہی رہتا سب۔۔

یہ نہیں تھا کہ ان کو کچھ نا ملا۔۔ سب برابر تھ؛۔۔ مگر حویلی اور کچھ قیمتی زمینیں ان کے حصے میں نا آئی۔۔۔

اس کے بعد سے حیدر خان کی رویہ بدلتا چلا گیا سب سے۔۔۔ کہاں تو دلنشین کو پورا دن گھماتے مگر اب سامنے دیکھتے ہی جھڑک دیتے۔۔۔ ایک بار معراج کو باہر کچھ لوگوں نے کافی مارا۔۔

کچھ دنوں بعد دلنشین سیڑھیوں سے گری۔۔۔ مگر ایک ان اجالا کو پلانے والے دودھ سے چھپکلی نکلی۔۔ یوں؛ یک کے بعد ایک خطرناک حادثہ راحیلہ بیگم کے ساتھ ساتھ حاتم کو بھی ڈرا گیا۔۔ وہ تو پہلے بھی سب کے بغیر رہ رہے تھے جبھی ایک بار پھر سب کچھ چھوڑے بچوں کو لئے شہر چلے گئے۔۔ ہانیہ بیگم نے کافی روکنا چاہا مگر کوئی نا رکا۔۔۔

پھر کچھ عرصہ پھر خاموشی سے گزر گیا۔۔ ایک بار وہ قریبی رشتے دار کی فوتگی پر گاؤں گئے اور پھر کبھی نا لوٹے۔۔۔ تینوں بچے جمیلہ بیگم کے پاس تھے۔۔

خاور۔۔ خاتم اور راحیلہ گئے تھے۔۔۔ انکی گاڑی کی بریکس فیل کی گئی تھی۔۔ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ حیدر خان کے کروائی

تھی۔۔۔ اوراس کے بعد وہ تینوں بچوں کو ڈھونڈنے میں لگ گئے۔۔

جمیلہ بیگم کافی ڈر گئی۔۔ وہ بچوں کو لیتی وہاں وے رو پوش ہو گئی۔۔۔۔۔ کئی سال خاموشی سے گزر گئے۔ مگر وہ جانتی تھی کہ حیدر خان بھی بھی بچوں کو ڈھونڈ رہا تھا؛۔۔ اپنے گاؤں کے علاوہ وہ ہر جگہ مارا مارا پھر رہا تھا۔۔۔

سو وہ بچوں کو لے کر اسی گاؤں خاور کے دادا دادی کے گھر جو خالی تھا وہاں چلے گئے۔۔ بچے اب بڑے ہو گئے تھے کافی ان کو پہچان پانا مشکل تھا۔۔ مگر جمیلہ بیگم کو کوئی بھی پہنچان لیتا تھا جبھی وہ خود شہر آگئی۔۔۔ معراج بھی کچھ یوں ہی چاہتا تھا۔۔

اب جوانی کی عمر میں قدم رکھتے وہ جہاں اپنی بہنوں کا خیال رکھ رہا تھا وہیں اب وہ حقیقت جاننے کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔

وہ جو اسے پتا چلا۔۔ وہ سخت نفرت کرنے لگا تھا حیدر خان سے۔۔ وہ نہیں بھی جانتا تھا کہ دلنشین کا نکاح ہو چکا تھا۔۔۔

پھرَب سہی چلتا رہا۔۔۔ معراج ہر بات؛ کو جانتا جا رہا تھا۔۔۔؛ ور نفرت بھڑتی جا رہی تھی۔۔

نجانے بالاج کو یاد تھا کہ نہیں مگر وہ دلنشین کو لے گیا اپنے ساتھ۔۔۔ جب معراج کو پتا چلا تو وہ پاگل ہوگیا تھا۔۔ اس نے کافی مشکل سے پتا لگایا دلنشین کا۔۔ مگر وہ اسے اس وجہ سے نا۔

مل پایا کہ وہ جانتا تھا کہ اگر بالاج کو پتا چلا تو وہ اسے وہاں سے بھی لے جائے گا۔۔ یوں وہ اب خاموش ہے۔۔ کچھ دن پہلے ہی اس نے بتایا ہے کہ وہ خولہ سے نکاح کر چکا ہے۔۔ کیوں۔۔ کیسے کچھ بھی نہیں بتایا۔۔۔ وہ کہہ کر چپ ہو گئی۔۔۔

اور۔ اجالا وہ صدمے حیرت غصے غم سے ڈھہ سی گئی۔۔ پورا چہرہ آنسوو سے تر تھا۔۔۔ اج کیسی حقیقتیں اس پر کھلی تھی۔۔۔ وہ سہہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔ بس بے آواز روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ اور جمیلہ بیگم نے اسے رونے سے نا روکا۔ وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی جس بات پر حیرت کا اظہار کرے تو

" کس بات پر روئے۔۔ کس بات پر خوش ہو۔۔۔

دلنشین اب۔۔۔۔ اب کدھر۔۔۔ ہے۔۔۔ "کافی دیر بعد وہ اتنا "

ہی بول پائی تھی!۔۔۔

ادھر ہی کراچی میں۔۔ خان پلس میں۔۔ جو کہ بالاج کا زاتی "

" ہے۔۔۔

اور پھر وہ نکلتی چلی گئی کمرے سے۔۔۔ بھاری قدموں سے۔۔

سسکیوں کو بمشکل روکے۔۔۔

جمیلہ بیگم سر پیچھے گرا کر بیٹھ گئی۔۔ انکھیں بند کی تو نجانے کتنے آنسو آنکھوں سے بہتے چلے گئے۔۔۔۔

سامنے ہی بیٹھ پر ایلبم اب بھی کھلا تھا۔۔۔

اور وہ کمپلیٹ فیملی فوٹو کھلا تھا۔۔۔ جس میں بس مسکراتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔۔

✨✨✨✨

رات ہے اور تیری یادوں کا تسلسل اتنا کہ نیند آئے بھی تو"

"!!!آنکھوں کو برا لگتا ہے

ایک مرد جیسے اسکی شادی والے دن اسکی ہونے والی بیوی ٹھکرا" گئی ہے ۔۔ ایسے شخص سے آپ میری شادی کروانا چاہتے ہیں بھائی۔۔ "۔۔ حیرت و غصے سے وہ تقریباً چلائی تھی۔۔۔

اج سے پہلے وہ صرف حسد کرتی تھی خولہ سے مگر آج پلوشہ تبریز خان کو خولہ حیدر سلطان سے شدید نفرت ہوئی تھی۔۔

پری یہ تمہارے لئے بھی اچھا۔۔۔ "مومن نے اسے کچھ کہنا " چاہا مگر وہ بات کاٹ گئی۔

اچھا۔۔ یہ اچھا ہو بھی سکتا ہے میرے لیے۔۔ ہمیشہ مجھے ہی کمتر " اور اسکی استعمال شدہ چیزیں ملیں بھائی۔۔ ہمیشہ کیوں وہ۔ مجھ سے

آگے رہے۔۔ کیوں۔۔ ہر جگہ میں خاموش ہوگئ۔۔ کیونکہ یہ اسکے باپ کی۔۔ اسکی حویلی ہے۔۔ ہم پر ان کا احساس ہے جو ہمیں یہاں پنا دی۔۔ مگر آج۔۔ آج مجھے اسکا ٹھکرایا ہوا شخص بھی دیا جا رہا ہے۔۔۔ میں۔۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ میں یہ نکاح کسی صورت نہیں کروں گی۔۔۔ "رونے کے درمیان وہ اونچا چلاتی ہوئی کہہ رہی تھی۔۔۔

مومن نے اور فوزیہ بیگم نے تاسف سے ایک دوسرے کو۔دیکھا۔۔ وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی۔۔۔ مگر حالات ایسے موڑ پر اگئے تھے کہ یہ لازم ہوگیا تھا۔۔۔ پوری حویلی مہمانوں سے بھری پڑی تھی دلہن کا انتظار ہورہا تھا۔۔۔ ایسے میں خولہ تو جا چکی تھی۔۔ عزت تو بچانی ہی تھی نا۔۔۔

تم ہی تو چاہتی تھی کہ تم ان سب کے احساس نا بدلہ چکانا چاہتی " ہو پری۔۔۔ کاشان سے نکاح کر کے چکا دو۔۔۔ پھر ہم۔ بھی یہاں سے چلے جائیں گے۔۔ "فوزیہ بیگم نے اپنی سی کی کوشش کی۔۔۔

احساس کا بدلہ چکا دوں۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ ایسے مرد سے شادی کر" لوں جیسے وہ مہارانی ٹھکرا گئی ہے۔۔ ایک بار پھر اس سے پیچھے رہ جاؤں۔۔ اس بار اگر میں پیچھے رہ گئی تو وہ ہمیشہ۔۔۔۔۔

پری تم جانتی ہو کہ کاشان پورے خاندان کا واحد چشم و چراغ " ہے۔۔ تم وہاں راج کرو گی۔۔۔ اور جانتی ہو کہ خولہ نے کس سے شادی کی۔۔۔ "مدھم مگر سنجیدہ لہجے میں کہتے وہ ایک پل کو رکا۔۔

اور پھر اسکے بولنے سے پہلے خود ہی بولا۔۔ "اس نے ایک ایسے شخص سے شادی کی جس کا کوئی خاندان نہیں ہے۔۔۔ جو معمولی سا شخص ہے۔۔ اس شہزادی کو دو پل۔ کی روٹی بھی مشکل سے دے سکتا ہے۔۔ اس سے بہتر ہماری حویلی کے ملازم ہیں۔۔۔۔۔ اسنے ٹھکرایا نہیں ہے کاشان کو۔۔ وہ پہلے ہی سب کو بتا چکی تھی۔۔ کاشان کو بھی۔۔ اس نے خولہ سے جڑے کوئی خواب نہیں دیکھیں ہوں گے۔۔۔ اگر اج تم شادی کر لو تو ہمیشہ کے لیے جیت جاؤ گی اس سے۔۔۔ یہی چاہتی ہو نا۔۔۔ تم راج کرو گی پری۔۔۔ وہ بہت پیچھے رہ جائے گی۔۔۔۔ "اسے خولہ کے لیے ایسا کہنا اچھا نہیں لگا۔۔ مگر اس وقت سب سے زیادہ ضروری پری کو منانا تھا۔۔ ۔ کاشان اچھا مرد تھا۔۔۔ وہ اسے خوش رکھتا۔۔۔

جبکہ پری کچھ شل سی کھڑی تھی۔۔۔۔ خولہ نے ایک معمولی انسان سے شادی کرلی۔۔ وہ تو پاؤں میں پہننے کے چپل بھی انتہائی قیمتی اور برینڈڈ لیتی تھی مگر شادی اس شخص سے۔۔۔ اس کے ذہن میں وہ خوبرو سا شخص گھوما۔۔۔

" خولہ نے معراج سے شادی کر لی۔۔۔۔ اور وہ جا چکی ہے اس کے ساتھ۔۔۔ "وہ بمشکل بول پائی۔۔۔ اسے شدید حیرت ہوئی تھی،۔۔۔۔

" ہاں جا چکی ہے۔۔ اس کی اب اس گھر میں کوئی جگہ نہیں رہی۔۔۔۔ اسے ماموں نے ہر رشتہ ختم کر دیا ہے۔۔ "وہ ہنوز اتنی ہی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔۔

"۔۔ او۔۔۔ اور۔ کاشان۔۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔ نا۔ مانے۔۔ تو۔۔۔ "

وہ نیم رضا مند سی ہوگئی۔۔۔

وہ مان چکا ہے۔۔۔۔ وہ سب پہلے ہی سے جانتا تھا۔۔ مگر چونکہ " سارے خاندان میں کارڈز بھجوا دئے گئے تھے جبھی وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔۔۔ مگر انکی شرط ہے کہ وہ رخصتی اج ہی لیں گے۔۔۔ "ٹھنڈہ ٹھاڑ لہجہ۔۔۔ بے لچک۔۔۔ اسکا دل اس وقت تڑپ رہا تھا نجانے کیوں۔۔۔۔

"رخصتی۔۔۔ ن۔۔ نہیں مومن۔۔ رخصتی۔۔ مطلب میں۔۔۔ نہیں۔۔۔ "وہ بوکھلا گئی۔۔ اتنے جلدی خود کو۔ نکاح کے لیے راضی کرنا مشکل تھا کجا کہ رخصتی۔۔۔

"جب نکاح ہو رہا ہے تو اس سے فرق نہیں پڑے گا۔۔ پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکے ہیں۔۔ لڑکے والے کب کے آئے ہوئے۔۔ جلدی تیار ہر کو آجاؤ۔۔ پلیز۔۔۔ "

وہ تو کہتے نکل گیا۔۔ جبکہ پری سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

✨✨

یہ بھی کم نہیں جینے کے واسطے
لیکن بیاں اپنی حمایت کبھی نا کی
اک آگ تھی کہ جس میں جلتے رہے عمر بھر
اک درد تھا کہ جس میں خیانت کبھی نا کی

ہم قسم اٹھاتے ہیں خولہ معراج کہ اگر آپ نے آج چپ چاپ " کاشان خان سے نکاح نا کیا تو ہم اس پوری بستی سے معراج نامی مردوں کو ختم کرنے میں دیر نہیں لگائیں گے . .اور ان سب مردوں میں اپکا وہ دو کوڑی کا شوہر بھی آپکی آنکھوں کے سامنے مر جائے گا.. .آگے فیصلہ اپکا اپنا ہے "اب کی بار وہ تمسخر اڑاتے لہجے میں کہتے اسے پیچھے کو جھٹک چکے تھے.. .وہ پیچھے صوفے پر

گری تھی .... آج اگر نکاح ہو جاتا تو انکا مقصد پورا ہو جاتا. اس کے بعد وہ اس معراج کا بھی پتا چلا کر اسکا کام بھی ختم کر سکتے تھے.. .ابھی تو صرف نکاح تھا.. .رخصتی کو تو کافی وقت تھا. .وہ چاہتے تھے کہ بس آج نکاح ہو جائے.. .رخصتی کے وقت وہ کچھ بھی کہہ کر ایک بار پھر نکاح کروا دیتے.. .مگر آج نکاح نا ہونا انکے لئے بہت سے خسارے کا باعث بن سکتا تھا ...

جہاں سب لوگوں کو سانپ سونگ گیا تھا وہیں سرخ عروسی لباس میں ملبوس دلہن بنی خولہ سناٹوں کے زد میں آگئی. .وہ اپنی بیس سالہ زندگی میں اتنا تو جان گئی تھی کہ اسکا باپ جو کہتا وہ کر دیکھتا تھا. ...

.جبکہ لائونچ میں قدم رکھنے سے پہلے ہی اسکے قدم رک گئے
مضبوط مردانہ ہاتھوں کو سختی سے میچتے اسنے لال ہوتی سیاہ..
.... .پرکشش آنکھوں سے بھی سختی سے بن کیا تھا

آپ ایسا نہیں۔۔"وہ جملہ پورا نہیں کر پائی تھی۔۔۔ آواز ہی " نا۔ نکل پائی۔۔ بالاج کو دیکھتے وہ ساکت ہوئی۔۔۔ نگاہ گھما کر وہاج کو دیکھا وہ سپاٹ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ پیچھے ہی صوفہ پر ڈھہ سی گئی۔۔ بے جان سی۔۔۔ دونوں بھائیوں کی نظر میں خود کے لیے بے یقینی دیکھتی وہ اور تکلیف میں مبتلا ہوئی تھی۔۔۔ گولڈن جالی دار دوپٹہ بالکل پیچھے کمر پر جھول رہا تھا۔۔۔ اوپر بس زرا سا جوڑے پر اٹکایا گیا تھا۔۔۔

رونے کے باعث اسکا چہرہ بالکل سرخ ہو گیا تھا۔۔

فورزیہ بیگم نے تاسف سے اسے دیکھا۔۔ انہیں کوئی بیر نہیں تھا خولہ سے۔۔۔ مگر ایک کسک تھی کہ اسکی وجہ سے انکا بیٹا تکلیف میں تھا۔۔ مگر وہ ایسا تو نہیں چاہتی تھی۔۔

پری نجانے کن کزنز کے ساتھ باہر تھی اسے اس ہنگامے کا کچھ نہیں پتا تھا۔۔ مومن بھی ایک طرف وائیٹ کاٹن کا کلف لگا سوٹ پہنے بھورے بال جیل۔ سے سیٹ کئے کافی خوبرو مگر سب ہی کی طرح سنجیدہ تھا۔۔ مگر باقیوں کی طرح اسکے چہرے پر بے یقینی نہیں تھی۔۔ وہ سب جانتا تھا۔۔۔

" یہ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔ باہر کاشان کے گھر والے نکاح کے لیے پہنچ ائے ہیں اور یہاں کیا ڈراما ہو رہا ہے۔۔ "باپ سے کچھ دوری پر کھڑے بالاج خان خولہ کو دیکھتے، بالکل سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

" تم۔۔ اپنی بہن کو سنجھاؤ۔۔۔۔ کسی بھی طرح کا ڈرامہ کئے بغیر باہر چلے نکاح کے لیے۔۔۔ میں زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔ "حیدر خان پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان کافی اونچی آواز میں بولے تھے۔۔۔

باہر کافی اونچی آواز میں میوزک لگا ہوا تھا۔۔ سو کسی کو کچھ نا پتا چلا۔۔۔۔۔

" لالا۔۔۔۔ وہ ایک دم اٹھتی بالاج کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

" لا۔ لا۔ میں۔۔ میں نکاح نہیں۔۔۔ نہیں کر سکتی۔۔ پلیز۔۔۔ میں۔۔۔ "اسکا بازو پکڑے وہ بچوں کے سے انداز میں بولی تھی۔۔۔ گلہ کچھ بیٹھ گیا تھا۔۔ بالاج سے اسے جہاں خوف آیا کہ نجانے وہ کیسا ریایکٹ کرے وہیں کچھ امید بھی تھی کہ وہ شاید اسے سمجھے۔۔۔

کس سے کیا ہے تم نے نکاح خولہ۔۔۔ تم یوں ہماری عزت "
برباد کرو گی۔۔ میں نے نہیں سوچا تھا۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتی
ہو۔۔ "وہ بے یقین۔۔۔ وہ انتہائی غصے میں تھا۔۔ سفید رنگت
انتہائی سرخ ہو رہی تھی۔۔ رگیں تنی ہوئی تھی۔۔ مجبور تھا۔۔ ورنہ
دل ایک پل کو کیا کہ اسکا دماغ ٹھکانے پر لگا دے۔۔۔ ہر چھوٹی
بری چیز کام ہر بات وہ اسے سمجھاتا تھا۔۔ ہر کام میں اسکی مدد
کرتا۔۔ بہن ہی نہیں تھی۔۔۔ وہ بیٹی بھی تھی اس کی۔۔۔ اور
وہ چاہ کر کے اسپر ہاتھ نا اٹھا پایا ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات وہ لہجہ
بھی سخت نا کر پایا۔۔۔ وہ اج بھی بچوں کی طرح اسے اپنی سائیڈ
پر کر کے اپنی بات منوانا چاہ رہی تھی۔۔۔

وہ۔۔ میں ایسا۔۔ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ میں بالکل بھی نہیں۔۔ "
چاہتی تھی لال۔۔ سر اسکے بازو پر رکھے وہ بے بسی سے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

سب ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ ہانیہ بیگم روتے ہوئے دیکھ رہی تھی اسے۔۔۔ نا بیٹی کو روتے دیکھے جا رہا تھا نا ہی شوہر بھی بے عزتی۔۔۔ خاندان کی بدنامی قابلِ قبول تھی۔۔۔

گرے کلف لگے شلوار سوٹ میں وہاج بھی سپاٹ چہرہ لیئے دیکھ رہا تھا سب۔۔ اسے سب سے زیادہ اس بار کا دکھ تھا کہ خولہ بے ہزار بار پوچھنے پر بھی اسے کچھ نہیں بتایا اور خود اتنا بڑا قدم اٹھایا۔۔۔

"خولہ وہ کون ہے جس سے تم نے نکاح کیا ہے اور کہاں ہے۔۔ "
ایک ایک لفظ چبا کر وہ بمشکل ضبط کیئے ہوئے تھا۔۔۔

وہ۔۔ اسنے لب کھولے تھے "

یہاں ہے ۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔۔۔ مجھے لگا میری بیوی مشکل میں "
ہوگی تو مجھے اسکے ساتھ ہونا چاہیے۔۔۔ بھاری گھمبیر آواز تھی جو
اس لاوئنج میں گھونجی تھی

سب نے چونک کر آواز کی سمت دروازے کو دیکھا۔۔۔ حیرت
سے۔۔ بے یقینی سے۔۔۔

ان میں ایک خولہ ہی تھی جو مسرت سے دیکھ رہی تھی اسے۔۔
آنکھوں میں دیپ جلے ہوئے تھے محبت کے۔۔۔

قبرستان کی سی خاموشی تھی۔۔۔ صرف خولہ کی سسکیوں کی
آوازیں آرہی تھی۔۔۔ باقی سب کو سانپ سونگھ گیا۔۔

خاص طور پر بالاج خان کو۔۔۔

خاض طور پر حیدر سلطان خان کو۔۔۔

خاص طور پر وہاج خان کو۔۔۔

خاص طور پرہانیہ بیگم کو۔۔۔

خاص طور پر مومن خان کو۔۔۔

خاص طور پر سب کو۔۔۔

سب سکتے میں تھے۔۔۔۔۔۔

꧁ꕥ꧂

شام۔ گہری ہوگئی تھی۔۔

کمرے میں نائیٹ لمپ کی زرد سی روشنی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔
ایسے میں وہ کنگ سائیز بیڈ پر چت لیٹی سو رہی تھی۔۔۔۔ سنہرے بال تکیے سے ہوتے ارد گرد پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ بے ترتیب سے۔۔

وہ ڈارک بلو ب سلک کی ٹنوں والی شرٹ کے ساتھ سیم کلرڈ ٹراؤزر جو کے اسکا نائیٹ سوٹ تھا۔ پہنے ہوئے تھی۔۔۔

دو دن مشکل ترین دن تھے۔۔۔ ہر وقت عجیب اے وسوسے رہتے۔۔ ڈر و خوف اسے اپنی لپیٹ میں لیئے ہوئے تھا۔۔۔

دفعتاً کمرے کا دروازہ "جو کہ لاک تھا "دھیرے سے کھلا اور بند ہوگیا۔۔وہ دو وجود تھے۔۔۔ سیاہ سائے کی مانند۔۔۔

وہ سیاہ ہیوولا سا بیڈ کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔۔ چہرے پر جہاں ہڈی ڈالی ہوئی تھی اب وہ پیچھے گردن کی جانب گردا دی۔۔ اس کے باوجود نیم۔ اندھیرے میں اسکا چہرہ واضح نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

جبکہ دوسرا سایہ اس کھڑکی کی جانب بڑھا جو بالکونی میں کھلتی تھی۔۔۔۔

وہ جو پہلے ہی ڈر ڈر کر کہیں سوئی تھی۔۔۔ کسی احساس کے تحت اسکی آنکھیں کھلی۔۔ اور ہم پھر کھلی ہی رہ گئی۔۔ خوف سے حیرت سے صدمے سے۔۔۔

وہ۔ اشرف کمال تھا۔۔۔ جو اسکی جانب بڑھ رہا تھا۔۔ انکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔۔۔

دلنشین کو لگا اسکا سانس سینے میں ہی اٹک جائے گا۔۔ وہ پہچان گئی تھی اس غلیظ شخص کو۔۔۔

وہ۔ ایک دم۔ اٹھی۔۔۔ اس سے پہلے وہ اسپر جھکتا۔۔ پل۔ میں اسے دھکہ دیتے وہ بیڈ سے اترتے بھاگی تھی۔۔ مگر جس جانب بھاگی وہاں دوسرا شیطان تھا۔۔۔

وہ ایک دم رک گئی۔۔ پورا وجود پسینے سے رو ہو گیا تھا۔۔۔ ٹانگوں پر کھڑا ہونا محال لگ رہا تھا۔ اسے یوں لگا وہ ابھی گر جائے گی۔۔۔

چیخنے کے لیے منہ کھولا۔۔ مگر ایک آواز نا نکل پائی۔۔۔۔۔

وہ دونوں خباثت سے مسکراتے اسکی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ کو۔۔۔۔ کون و۔۔۔ ہو۔۔۔ میں۔ مجھے۔۔"

جانے۔۔۔۔ بالاج۔۔۔ پلیز۔۔۔ لالا۔۔۔ سم ون۔۔۔ پلیز۔۔ ہلپ

پی۔۔۔ وہ بے ربط سے جملے بول رہی تھی۔۔۔ آنسوو اسکا چہرہ

پوری طرح تر۔ کر چکے تھے۔۔۔

بس خاموش رہو کچھ دیر کسی کو کچھ نہیں پتا چلے گا۔۔۔ "کمال "

اشرف مکرو لہجے میں کہتے اسکے قریب تر ہوتے جا رہا تھا۔۔۔

تمہارا یار بھی آج معروف ہے۔۔۔۔ ہسینہ۔۔۔ اج تمہاری چیخ و "

پکار اسکے کمرے میں دفن ہو جائے گی۔۔۔۔ "وہ عمران نیازی

تھا۔۔۔ جو دائیں جانب سے اسکی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ میں۔۔ ہٹو پلیز۔۔ کون۔۔۔ میں نے۔۔۔ میں " نے کچھ نہیں۔۔۔ کچھ نہیں کیا۔۔۔ پلیززز۔۔۔ "کمال اشرف کے اسکا بازو چھوتے ہی وہ تڑپی تھی۔۔۔

اسکی وحشت ناک گرفت میں مچلتی روتی تڑپی ہو شدید مزاحمت کررہی تھی۔۔۔ گلہ چیخنے کے باعث بیٹھ رہا تھا۔۔۔۔

خوف سے وہ مرنے کو تھی۔۔۔۔ اس وقت کو بولاج کو بھی پکار رہی تھی شدت سے۔۔۔۔

اشرف کمال نے اسکے بال سختی سے پکڑے اسے پیچھے ٹیبل کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

یوں کہ اسکا آدھا سر پیچھے ہو گیا۔۔ بال اتنی شدت سے پکڑے کہ اسے لگا وہ جڑ سے اکھڑ جائیں گے۔۔۔ درد کی شدید ٹیسیں اٹھی تھی پورے وجود میں۔۔۔۔

چھو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ پلیز۔۔۔ میں۔۔ میں مر جاؤں۔۔۔۔ " تمہیں۔۔ خدا کا۔۔۔ واسطہ۔۔۔ چھوڑو۔۔ "وہ ہنوز مزاحمت کررہی تھی۔۔۔۔ مگر دفعتاً اسکا اپنا ہاتھ پیچھے ٹیبل کو لگا۔۔۔۔

اور پھر اس نے دوسرا کچھ نا سوچا۔۔۔کانچ کا نفیس واس جو بوتل کی طرح تھا اچانک ہی اٹھاتے پوری شدت سے کمال اشرف کے سر پر ماری۔۔ اتنی شدت سے کے پل۔ میں اسے چھوڑتے وہ سر پکڑتے گرا تھا نیچے۔۔۔

دلنشین نے خون لگے ٹوٹے واس کو دیکھا۔۔ اور پھر خود کی جانب بڑھتے عمران نیازی کے ماتھے پر بھی پوری شدت سے دے مارا۔۔۔ وہ جو بے یقینی میں اس کا گلا دبانے بڑھا تھا اسکی جانب۔۔۔ مگر ماتھے کی جانب سر پر ٹاٹا واس لگتے لڑکھڑا گیا۔۔ اور پھر گھٹنوں کے بل کمال اشرف کے ساتھ ہی گرا۔۔۔ دونوں کے خب ***چہرے خون سے بھر گئے تھے۔۔ وہ تکلیف میں ہونے کے باوجود غلیظ گالیاں بکتے اٹھنے کی کوشش کررہے تھے1۔۔

دلنشین نے خوف سے اپنے خون آلود ہاتھ میں وہ بچا کچا ٹوٹا واس دیکھا۔۔۔ آنسو تو تر گال بگھو رہے تھے۔۔ اسکا پورا وجود سپینے میں تر کانپ رہا تھا۔۔۔ سنہرے بالوں کی لٹیں گیلے چہرے پر

چپک گئی تھی۔۔۔ وہ۔ جان گئی تھی اس ساؤنڈ پروف روم میں کوئی اس کی چیخ پکار نا سن۔ پاتا اور وہ یوں ہی برباد کر دی جاتی۔۔ اسے خود ہی خود کو بچانا تھا۔۔۔ یہ بھی سچ تھا کہ وہ خود سے تنگ تھی۔۔ مگر اسکی زات اتنی بے۔ مول تو نا تھی کہ وہ زلت کی موت ماری جاتی۔۔۔۔

بمشکل جون سے بچتے وہ دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔ مگر۔۔ کئی بار۔ کوشش کرنے کے بھی وہ نا کھلا۔۔۔ اسنے وحشت سے دروازہ بجایا۔۔ کون بند کرگیا تھا دروازہ۔۔۔وہ؛ بھی چلا رہی تھی۔۔۔ عمران نیازی کو جو مارا اس وار پر ٹوٹے واس کو شدت سے پکڑنے کے باعث اسکا اپنا پاتھ کافی بڑی طرح زخمی ہوگیا تھا۔۔۔اب بھی

ٹوٹا واس ہاتھ میں تھا۔۔۔ جس پر سے ہوتا خون ٹپ ٹپ نیچے
ماربل کے سفید فرش پر گر رہا تھا۔۔

خون ہی خون۔ نیرے خون کی بو۔۔۔۔ سسکیاں۔۔ رونا چلانا۔۔
دروازہ بجانا۔۔ اونچی اونچی غلیظ گالیاں۔۔۔ کمرے میں چھایا نیم
اندھیرا۔۔۔ عجب وحشت ناک منظر تھا۔۔ جان لبوں کو آتی
تھی۔۔

خوف سے پیچھے مڑ کر دیکھا عمران نیازی اب اٹھنے کو تھا۔۔۔

دفعتاً اسکی نظر بالکونی کے دروازے پر پڑی۔۔ وہ سلائیڈ ڈور تھا مگر
ابھی بند تھا۔۔۔

بنا وقت ضائع کیئے وہ اس تک بھاگی۔۔ مگر بیچ راستے میں ہی عمران نیازی اسکا بازو پکڑ چکا تھا۔۔۔

کت**ی**ا۔۔ تجھے کون۔ بچائے گا اب۔۔۔۔ دیکھنا تیرا۔۔" عاشق تیرا مرا منہ بھی دیکھنے کو تیار نا ہو گا۔۔ " وہ غصے سے دہارا تھا۔۔۔۔ ساتھ ہی دلنشین کے بال پکڑتے اسے گھسیٹا تھا۔۔۔۔

وہ۔ خود خون و خون ہورہا تھا مگر اسے نا چھوڑا۔۔۔ انا زندگی پر حاوی ہو گئی۔۔۔

اسکے نازک مزاحمت کرتے وجود کو۔ بیڈ پر پھینکا تھا۔۔ اور وہاں پھر ایک بار چیخیں گھونجی تھی۔۔۔۔

➰➰➰➰➰

ی۔۔۔ یہ کون ہے۔۔ "سب سے پہلے بالاج خان ہوش میں آیا" تھا۔۔۔ اپنے سامنے دلنشین کے بھائی کو دیکھتے اور موقع اسکی بات۔۔۔۔۔ اسکی دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا ایسا کچھ بھی۔۔

حیدر خان حیدر سے گنگ اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہے تھے۔۔ دماغ میں کہیں دور چھوٹا سا گرے آنکھوں والا بچا گھوم رہا تھا۔۔۔۔

ہانیہ بیگم سانس تک روک گئی کچھ پل۔۔۔ اس شخص کو دیکھ کر نجانے کون کون یاد آیا تھا۔۔ کیا کیا نا یاد آیا تھا۔۔۔ مگر وہ تھا کون۔۔۔۔ کیا وہ ان کا معراج ہی تھا۔۔۔

مومن نے پہلی بار دیکھا تھا اس شخص کو۔۔۔ جس کی جھولی میں بن مانگے اس کی چاہت ڈالی گئی تھی۔۔۔

اس نے بچپن زیادہ اپنے باپ کے گھر گزارا تھا سو اسے کوئی معراج کوئی دلنشین کوئی اجالا نہیں یاد تھے۔۔ ہاں مگر وہ جانتا تھا کہ بالاج لوگوں کے کزن تھے جن کو انکی خالہ لے کر نجانے کہاں چلی گئی تھی۔۔۔

فوزیہ بیگم اس سارے ہنگامے سے ڈری ہوئی تھی۔۔ باہر پورا خاندان جمع تھا۔۔ اب خولہ کے جانے کے تو کوئی چانس بچتے نہیں تھے۔۔۔

اور وہاج خان بھی حیرت سے اجالا کے بھائی کو یہاں دیکھ رہا تھا۔۔ ایک بار اجالا نے ہی سب کو دیکھائی تھی معراج کی فوٹو۔۔

اب وہ حیرت انگیز منظر کر دیکھ رہا تھا۔۔ پہلا جھٹکا کم۔ تھا کہ وہ بھی آگیا۔۔۔

آپ لوگ باہر جائیں ماں۔۔۔ لوگ باتیں کررہیں ہوں گے کسی " کو نا پا کے۔۔ "سرد ترین نگاہیں معراج پر ٹکائے وہ اتنی ہی سرد آواز میں بولا تھا۔۔۔ خولہ نے اب تک اسکا بازو پکڑا ہوا تھا۔۔ سسکیاں رک گئی مگر وہ اب بھی بے اواز ر رہی تھی۔۔۔ واٹر پروف میک اپ تھا سو اس پر کوئی فرق نا پڑا۔۔ بس چہرہ کچھ زیادہ ہی سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

جی۔۔۔ لیکن۔۔۔ بالاج۔۔ "بوکھلاتے ہوئے انہوں نے کچھ کہنا چاہا۔۔ نگاہیں اب تک معراج پر تھی۔۔۔ جو انہیں انکی چھوٹی بہن راحیلہ کی یاد شدت سے دلا رہا تھا۔۔۔

پلیز ماں۔۔ اور پھوپھو آپ بھی۔۔۔ "خولہ کو نرمی سے دور کرتے وہ صوفے پر بیٹھا چکا تھا۔۔ شدت ضبط سے رنگت لہو چھلک رہی تھی۔۔ اسکی سیاہ آنکھوں کی پتلیاں انتہائی گلابی ہوگئی۔۔۔۔ غصے کے باعث سانسیں بھاری ہوگئی تھی۔۔ ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑا موبائل کانچ کے ٹیبل پر رکھا۔۔۔

معراج تب تک کافی قریب پہنچ گیا تھا حیدر خان کے۔۔۔

اسکے پاس سے گزرتے ہانیہ بیگم نے ایک پل۔ رک کر ترسی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔ وہ جانتا تھا وہ اسے دیکھ رہی تھی ان پل کو بھی ان کو نا دیکھا۔۔۔

آنسوو گلے میں اتارتے وہ فوزیہ بیگم کے ساتھ باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔ البتہ وہاج اور مومن خان ادھر ہی تھے۔۔۔ وہ بھی معراج ہی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

سسر جی۔ کچھ یاد آرہا ہے یا بڑھتی عمر کے باعث یاداشت کمزور " ہوگئی ہے۔۔ "بالکل حیدر خان کے قریب پہنچتے کچھ انکے کان کے پاس جھکتے وہ سرسراتے لہجے میں سرگوشی نما سا بولا۔۔

" اور حیدر خان کی آنکھیں باہر نکلنے کو ہوگئ "حاتم خان کا بیٹا۔۔ انکے لب بڑبڑائے۔۔

معراج نے پیچھے ہوتے سینے پر ہاتھ رکھتے سر کو زرا سا خم دیا تھا۔۔۔ چہرے پر کمینی سی مسکراہٹ تھی جبکہ گرے انکھوں میں سرد مہری تھی۔۔ بلا کی۔۔۔

میری بہن کو ورغلا کر تم نے نکاح کیا۔۔۔ تم۔۔ تم۔ دو ٹکے " کے۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ "معراج کے بالکل سامنے اکر کھڑتے ہوتے اسکا گریباں شدت سے پکڑتے وہ غم و۔ غصے سے چلایا تھا۔۔۔

خولہ نے اٹھا چاہا مگر جبھی وہاج نے اسکے بازو شدت سے پکڑ کر واپس بیٹھایا تھا۔۔

وہ۔ معاملے کو سہی سے نہیں جان پا رہا تھا۔۔ مگر غصے سے رنگت انتہائی سرخ تھی۔۔۔ خولہ کے بازو اسنے کافی شدت سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔

اس سب میں مومن خان تھا جو تماشا دیکھ رہا تھا۔۔ اور حیدر خان وہ اب بھی۔ منہ کھولے معراج کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

جیسے تمہاری ہوئی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ سرد لہجے میں " بولا تھا۔۔۔

بالاج کو ایک جھٹکا تھا حیرت کا غم کا۔۔۔ تو کیا وہ دلنشین کے بارے میں۔۔۔

میرا گریباں پکڑنے کی "ہنوز اسکی انکھوں میں دیکھتے وہ اب کیا" طزیہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔ پہلی بات پر اسکے انکھوں میں تیرتی حیرانگی اسے کافی مزا دلا گئی۔۔ مگر وہ اتنے جلدی اب پر یہ ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ اور ساتھ ہی نرمی اے اسکا ہاتھ گریباں سے ہٹاتے انتہائی شدت سے دور جھٹکا تھا۔۔۔

میری بہن کو طلاق دو۔۔۔۔۔ وہ تم۔ جیسے دو ٹکے کے انسان کے" ساتھ کبھی نہیں جو سکتی۔۔۔ "ام ہاتھ جھٹکنے پر اسکا دماغ گھول

گیا۔۔ یہ جان کر اسکے دماغ بالکل شل ہورہا تھا کہ دلنشین کے بھائی کے نکاح میں اسکی بہن تھی۔۔۔

" ابھی طلاق تو نہیں ہوگی۔۔ ابھی رخصتی ہوگی۔۔ اور پھر۔۔۔ رخصتی کے بعد۔۔ آں۔۔۔ کیا ہوتا۔۔۔ ہاں رخصتی کے بعد میں اور۔۔۔۔۔۔۔ "

" اہے ے ے۔۔ "وہ چلایا تھا اسکی بات پر۔۔ اس سے پہلے اسکے منہ پر مکا مارتا۔۔۔

معراج نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ سے روکا تھا۔۔۔

اسکے بعد میں اور تمہاری بہن ہمارے نئے گھر شفٹ ہو جائیں گے۔۔۔ تم کہاں پہنچ گئے تھے سالے صاحب۔۔۔ "پہلی بات اونچی اور آخری بات سرگوشی نما سی اواز میں کی تھی۔۔۔

بالاج نے اسے دور جھٹکا۔۔۔ یوں کے وہ دو قدم پیچھے کھڑے ہوا تھا۔۔۔

مگر دونوں خون خوار نگاہوں سے ان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"میری بہن کو طلاق دو ابھی معراج خان۔۔۔ ابھی کہ ابھی۔۔۔ ورنہ اج میرے بندے تمہیں یہاں سے زندہ نہیں

جانے دیں گے۔۔ "بازو فولڈ کرتے وہ ہنوز اسے دیکھتے سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔

مجھے میری بیوی دو بالاج خان۔۔۔۔ اتنی غیرت نہیں ہے۔۔ " اتنے بے غیرت ہو گئے ہو کہ بہن کا نکاح کر نکاح کروانا چاہتے رہے ہو۔۔۔۔ مگر نہیں۔۔ میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں۔۔۔ اپنی بیوی کو کسی دوسرے کے ساتھ میں نہیں دیکھ سکتا۔۔ اسی لیئے۔۔۔ وہ ابھی ہی میرے ساتھ جائے گی۔۔۔ خولہ معراج خان ابھی ہی معراج خاتم خان کے ساتھ جائے گی۔۔۔۔ کوئی روک سکتا ہے تو روک کر بتائے۔۔۔ "باری باری سب کو دیکھتے وہ کولڈ لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

ایک بار پھر موت کی سی خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔ بالاج کی نگاہیں حیرت سے پھیل گئی تھی۔۔ کچھ یہی حالت وہاج کی بھی تھی۔۔ جبکہ اسکے ساتھ بیٹھی خولہ بھی ساکت ہوگئی۔۔۔۔ مومن جو آگے بڑھتے بالاج کو روکنا چاہ رہا تھا۔۔ رک گیا تھم گیا۔۔۔

حیدر خان ایک صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

مومن اور وہاج پل۔ میں ان تک پہنچے تھے۔۔

" بابا۔۔ "

..." ماموں۔۔ "

وہ دونوں فکرمندی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔

بالاج کا سکتا ٹوٹا اسنے چہرہ موڑ کر باپ اور پھر منہ پر ہاتھ رکھے سسکیوں میں روتی بہن کو دیکھا۔۔

اور پھر بنا کچھ بولے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ حیرت سے گنگ سا۔۔
اسنے دوبارہ معراج کو نا دیکھا۔ ۔۔

جبکہ معراج کینہ تور نگاہوں سے سب کو دیکھ رہا تھا۔ خاص کر بالاج خان کو۔۔۔

اس سے نگاہیں ہوتی خولہ پر گئی جو شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک پل۔ کو۔ نگاہیں جمی۔ گئی اسکے نازک دلفریب سراپے پر۔۔ مگر وہ۔ جلد ہی نگاہیں بدلتے۔۔ ادھر ہی صوفی پر بیٹھ گیا۔۔۔

اب سب بالکل خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ حیدر خان سنبھل گئے تھے۔۔۔

تم۔۔۔ کیسے ہو۔۔ اور بچیاں کیسی۔۔۔۔ کدھر تھے تم۔ سب۔۔۔ " میں نے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔۔۔ دلنشین۔۔ بچی کیسی۔۔۔ اور وہ۔۔۔ کیا نام۔۔ ہاں۔۔۔ وہ اجالا بیٹی کیسی۔۔ ہے۔۔۔ تم کب

سے جانتے تھے۔۔۔ "وہ بے ربط سے جملے بول۔ رہے تھے۔ ان سالوں بعد وہ ملا تو۔۔ سمجھ ہی۔ نا آیا کہ۔ کیا پوچھیں۔۔ کس کو پہلے پوچھیں۔۔ کیسے پوچھیں۔۔۔ آنکھیں نم ہوگئ۔۔۔

اجالا کے نام کر جو کوئی شک تھا وہ بھی دور ہوگیا۔۔ وہاج سانس روکے اب معراج کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ دلنشین کے زکر پر بالاج نے بری طرح پہلو بدلا۔۔۔۔

وہ کافی مشکل سے برداشت کررہاا تھا معراج کو۔۔۔ مگر اب سب کے جاننے کے بعد وہ اس پر چلا نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

" جی جانتا تھا آپ ہماری تاک میں تھے تبھی ہم۔ محتاط رہے۔۔ "

ماربل کے فرش کو تکتے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔ بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

بازوو کہنیوں تک فولڈ کیئے وہ دونوں ہاتھو کو آپس میں پوست کیئے ہوئے تھا۔۔۔

جبکہ بالاج ٹانگ پر ٹانگ جمائے ایک بازو صوفے پر پھیلائے سپاٹ سی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا رگیں ہنوز تنی ہوئی تھی۔۔۔ سیاہ بال کچھ ماتھے پر تھے ۔۔۔

حیدر خان کے ساتھ ساتھ سا تھ نے قدرے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ اسکے لہجے میں موجود سرد مہری سب نے محسوس کی تھی۔۔۔

حیدر جان نے کچھ کہنا چاہا جواباً۔۔۔ مگر پھر چپ ہو گئے۔۔ گردن موڑ کر بیٹی کو دیکھا جو چہرہ جھکائے نجانے کیا تلاش کر رہی تھی۔۔۔ جعلی دار دوپٹہ کمر سے ہوتے صوفے پر بکھرا ہوا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تم لے جا سکتے ہو خولہ کو ابھی۔۔۔۔۔ مگر کچھ " دنوں تک ریسپشن ہو گا تم دونوں کا۔۔ "جو کافی وقت خاموشی سے گزر گئے تب کچھ سوچتے ہوئے حیدر خان بولے تھے۔۔۔ ساتھ ہی کھڑے ہو گئے

اب سب نے حیرت سے حیدر خن کے دیکھا۔۔۔۔ ایک کے بعد ایک ۔۔۔ سب ہی کھڑے ہوگئے۔ تھے۔۔۔

بابا ایسے کیسے۔۔۔ "

یہ ہمارا حکم ہے۔۔۔ خولہ نکاح کر چکی ہے۔۔۔ اور شوہر اسکو لے" جانے آیا ہے۔۔۔ اسکو جانا چاہیے۔۔۔۔ "بالاج کی بات کاٹتے وہ کرخت لہجے میں بولے۔۔۔۔ "اور مومن خان۔۔۔ تم اپنی ماں کو لے کر ادھر آؤ۔۔۔اور وہاج۔۔۔ تم گلفام خان اور کاشان خان کو بلاؤ اندر۔۔ ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔ "اور ساتھ ہی مومن اور وہاج کو مخاطب کیا۔۔۔

چلو۔۔۔ تمہیں تمہاری فیملی کے سامنے۔۔۔ عزت سے لے کر "
جا رہا ہوں۔۔۔ "خولہ کے پاس آتے اپان ہاتھ اسکی طرف
بڑھاتے وہ۔ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

بالاج نے کافی احتجاج کیا۔۔۔ مگر خولہ اپنے ہاتھ اسکے مظبوط ہاتھ
پر رکھ چکی تھی۔۔۔۔

وہ لب بھیچ گیا۔۔۔ ضبط سے نفرت سے۔۔ غصے سے۔۔۔

حیدر خان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔ دل۔ ہی دل میں ہزاروں "
دعائیں دی۔۔

وہاج نے اسے سینے سے لگایا۔۔ مگر بولا کچھ بھی نہیں۔۔ وہ غصے میں ہونے کے ساتھ ہی شدید حیرت میں مبتلا تھا۔۔

اس سے پہلے وہ مومن کے پاس جاتی۔۔۔ معراج نے اسکے ہاتھ ہر گرفت سخت کی۔۔

اور وہ رک گئی۔۔۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسکا شکریہ ادا کیا۔۔

اور پھر وہ دونوں لاؤنج سے باہر نکل رہے تھے۔۔۔ معراج نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ ہوا تھا۔۔ جبکہ خولہ کا۔ جالی دار دوپٹہ کمر سے ہوتا پیچھے زمین کو چھو رہا تھا۔۔۔

باہر اکر وہ رکا۔۔۔ لان دوسری جانب تھا سو یہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

بنا کچھ کہے اپنی شال اتار کر اسکے کندھوں پر پھیلائی تھی۔۔۔ جبکہ خولہ نے چہرہ جھکایا رہا۔۔ وہ شدید خفا تھی اس سے۔۔۔ اسنے کیوں نہیں بتایا تھا پہلے۔۔۔

وہ رو اب بھی رہی تھی۔۔ مگر بے آواز۔۔۔۔ جبکہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے وہ آگے بڑھ گیا۔۔ ہاتھ ہنوز اسکے ہاتھ میں تھا۔۔۔

پیچھے اب وہ سب خاموشی سے بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔ سے الگ الگ کیفیت میں تھے۔۔۔

کوئی شدید غمگین۔۔ کوئی شدید حیرت زدہ۔۔ کوئی شدید غصے میں تو کوئی شدید خوشی میں۔۔

کچھ دیر بعد وہاں گلفام خان۔۔ فوزیہ بیگم۔۔ ہانیہ ۔۔ اور کاشان خان بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

ایک دوسرے کو روکتے ٹوکتے بیس کرتے وہ آخر میں چپ ہوگئے۔۔ سب مان گئے۔۔ اب صرف پری کو منانا باقی تھا۔۔۔

اس سے کچھ دور کانچ کے ٹیبل کے نیچے الٹا پڑا وہ موبائل بار بار بلنک کررہا تھا۔۔۔ آواز نہیں تھی مگر یوں لگتا رہا تھا کہ وہ چیخ رہا

تھا۔۔ بار بار۔۔ کئی بار۔۔ ہزار بار۔۔ مگر اس طرف کسی کا دھیان نہیں گیا۔۔۔

اسنے ایک بار پھر پوری شدت سے وہ ٹوٹا واس اسکے کندھے کے پاس مارا تھا۔۔ یوں کہ وہ کرااہتے ہوئے بکتا دور ہوا تھا۔
جبھی دلنشین پل کو دوری کیئے بنا جلدی سے اٹھی تھی ۔۔۔۔۔

بالکونی کی جانب بھاگتے دائیں پاؤں میں بڑا سا کانچ گھسا وہ لڑکھڑائی تھی مگر گری نہیں۔۔ کانچ کا دروازہ سلائیڈ کرتی وہ اندر

بھاگی۔۔۔ وہ دروازہ یوں تھا کہ اندر سے تو لاک۔ ہو سکتا تھا مگر باہر سے لاک نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔

کانچ کے گرل کو پکڑنے اسنے گہرے سانس لئے۔۔۔ پسنا پوری طرح اسے بھگو گیا تھا۔۔ آنسو ایک پل۔ کو نا رکے۔۔۔ اسکی گردن پر اسکے چہرے پر نشان تھے۔۔ ناخنوں کے۔۔ اسکے ہاتھ سے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔۔ ماتھے پر بھی چوٹ تھی۔۔ پاؤں اتنا زخمی تھا کہ اسنے وہ پاؤں اٹھایا ہوا تھا اور بائیں پاؤں پر کھڑی وہ چہرہ جھکائے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

دفعتاً اسنے نگاہ دور دہرا ہی اسے جو د بچانا تھا اپنے آپ کو۔۔ وہ کسی فرشتے کا انتظار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

لان میں وہ ساہ شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی پینٹ والے گارڈز ہاتھوں میں گن تھانے الرٹ سے کھڑے تھے۔۔۔ اور اگے ہی وہ سیاہ بالوں کو کالے کتے سرخ زبان نکالے لان میں گھوم رہے تھے۔۔۔

آفاق خدایا۔۔ اتنے سیکورٹی میں بھی ان کے گھر کوئی آگیا تھا۔۔۔

جبکہ اندر سے آوازیں اٹھتی اب قریب آگئی تھی۔۔۔

دلنشین نے خوف سے سفید پڑتے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ جہاں عمران نیازی کمال اشرف کو اٹھا چکا تھا۔۔۔

"سم۔۔۔ ون۔۔۔۔ پلیزز۔۔۔۔۔ ہیلپپپ۔۔۔ میں۔۔ میری مدد۔۔۔۔ کوئی۔۔۔ کمرے میں۔۔ہے۔۔پلیزز۔۔۔"

وہ خوف سے چیخی تھی ان گارڈز کو دیکھتی۔۔۔ اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ گارڈز ایک پل۔ اسے دیکھتے اور پھر سب ادھر ادھر بھاگے۔۔ سیاہ لباس میں ملبوس وہ گارڈز ہاتھوں میں گن تھامے اس شیش محل میں پھیل چکے تھے الرٹ سے۔۔۔۔

شور کے باعث ملازمین بھی اٹھتے بھاگے تھے۔۔۔ میری اور دانی بھاگتی ہوئی گارڈز کے پیچھے اس کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

کمرے میں ٹوٹی چیزوں خون کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا۔۔" اندر آتے سب کو سانس سونگھ گیا۔۔ اپنی شامت سب کو سامنے نظر ارہی تھی۔۔

میمممم۔۔۔ میمممم۔ آر۔ یو اوکے۔۔۔ اٹھیں۔۔ پلیز اوپر" ۔ اٹھیں۔۔۔ "مگر پھر سب سوچیں جھکتے وہ بالکونی میں بھاگے۔۔ وہیں وہ فرش پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔

میری نے اسے اٹھانا چاہا مگر اسکے پاؤں میں کافی چوٹ آئی وہ اپنا پاؤں نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔۔ وہ بس روئے جا رہی تھی۔۔۔

کچھ گارڈز نیچے بھاگ گئے تھے انہوں نے دور جاتی ایک گاڑی دیکھ لی۔۔۔ بابر بار بار بالاج کو کال کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ جواب نہیں دے رہا تھا۔۔۔

میری اور دانی جو کہ دلنشین کے ساتھ ہی ہوتی تھی زیادہ انہوں نے کچھ اور فی میل سرونٹس کے ساتھ مل کر اسے بیڈ پر بیٹھا دیا تھا۔۔۔۔

" کال کرو۔۔۔ ڈاکٹر شمیم کو کال کرو۔۔ انہیں جلدی بلاؤ۔۔۔ "

" میم کو پانی دو۔۔۔ "

" بالاج سر کو کال کی ہے۔۔۔ کوئی انہیں کال کرو۔۔۔

سب اپنی اپنی بول رہے تھے۔۔۔۔ کمرے میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی ۔۔۔

" ہے رک جاؤ۔ کوئی چیز مت اٹھاؤ۔۔ سر کو سب دیکھ لینے دینا۔۔۔۔ انہیں ایک ایک بات کو جواب چاہیئے ہو گا۔۔ سب تیار ہو جاؤ۔۔۔ "نجمہ کو سب چیزیں اٹھاتے دیکھ کر بابر نے اسے ٹوٹا تھا۔۔ ساتھ ہی ساتھ کو کال ملائے جا رہا تھا۔۔۔۔

دلنشین بیڈ پر چت لیٹی تھی۔۔۔ میری اسکے پاؤں اور ہاتھ سے نکلتے خون کو روکنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔ دانیہ اسے۔ پانی پلا رہی تھی۔۔۔۔

تم۔ سب باہر جاؤ۔۔ ڈاکٹر کو چیک اپ کرنے دو۔۔۔۔ خون بہت " بہہ گیا ہے "

آخری بات اسے کچھ یوں ہی۔ سنی تھی اسکے بعد وہ ہوش و حواس سے بے گانی ہوگئی۔۔

میں نے پٹی تو کر دی ہے۔۔ مگر انہیں ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا۔۔ ان کی طبیعت مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔۔ "کافی دیر بعد جب ڈاکٹر باہر آئی تو وہ فکرمندی سے بولی تھی۔۔ وہ بالاج کے دوست وقاس کی بیوی تھی۔۔ وقاص بھی وہیں تھا۔۔ وہ۔ بھی بالاج کو کال کررہا تھا۔۔ اسکا یہاں ہونا ضروری تھا۔۔ مگر وہ نہیں تھا۔۔۔

میری اور بابر نے ایک دوسرے کو۔ دیکھا۔۔ وہ بالاج سے بنا پوچھے تو کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے تھے۔۔۔۔

وہ دونوں ہی کافی عرصے سے بالاج کے لیے کام۔ کر رہے تھے۔۔۔ کافی قابل اعتبار تھے سو ۔ زیادہ کام۔ ان ہی پر ہوتے۔۔ مگر وہ کوئی فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں رکھتے تھے۔۔

بالاج سر سے رابطہ ہو جائے تو ہی۔۔ "بابر مؤدب سا بولا "

تھا۔۔۔

یا۔۔ شیور۔۔ مگر جلد ہی لے جانا۔۔ "ڈاکٹر شمیم مسکراتے " ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

عشق کو روگ مار دیتے ہیں، عقل کو سوگ مار دیتے ہیں
آدمی خود کو خود نہیں مارتا ، دوسرے لوگ مار دیتے ہیں

" آپ جائیں اندر۔۔۔ میں کھانے کے لیے کچھ لاتا ہوں۔۔۔ "
خولہ کو کمرہ دیکھاتے وہ نرم لہجے میں بولا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے گھر لے ایا تھا۔۔۔۔ راستے میں ان کے درمیان کوئی بھی بات نہیں ہوئی۔۔ وہ خفا تھی یا پھر شاک میں تھی۔۔۔۔
معراج نے بھی کچھ نا بولا۔۔۔۔

خولہ کا کچھ زیادہ ضروری سامان سکینہ نے انکی جیپ میں رکھوا دیا تھا۔۔ سو اسکی بھی فکر نہیں تھی۔۔۔

میں۔۔ یہاں اکیلے۔۔۔ "کمرے کو بغور دیکھتی وہ کچھ ڈری ہوئی" تھی۔۔۔۔ کمرہ بڑا نا تھا تو چھوٹا بھی نا تھا۔۔۔۔ مگر اس کے کمرے کا آدھا تھا۔۔۔ مگر اب وہ اکیلے ڈر رہی تھی۔۔۔ گہری رات ہورہی تھی۔۔

آپ جب تک فریش ہو جائیں گی میں آگیا ہوں گا۔۔۔۔ ڈرنے " کی ضرورت نہیں ہے یہاں کوئی نہیں آ سکتا ہے " ..ہنوز اسے دیکھتے وہ۔ مدھم لہجے میں بولا تھا۔۔

خولہ اب اندر کمرے میں آگئی تھی۔۔ مگر اسکا دل۔ شدت سے دھڑک رہا تھا سانسیں منتشر سی تھی۔۔۔ معراج کو وہ پا چکی

تھی۔۔ یہ بات ناقابلِ یقین تھی۔۔۔ اسکے باپ نے خود اسے رخصت کیا۔۔ یہ بات بھی ناقابل یقین تھی۔۔۔ معراج اسکا کزن ہے یہ بات بھی ناقابل یقین تھی۔۔ سب کچھ خواب سا تھا کہ جاگو تو غائب ہوتا۔۔۔ پھر وہی پریشانی ہوئی فکر ہوتی۔۔۔ مگر وہ خواب نہیں تھا۔۔۔۔

سب کیفیتوں میں سب سے اوپر خوشی کی کیفیت تھی۔۔۔ جس کو کوئی مول نہیں تھا۔۔ وہ بہت خوش تھی آج۔۔۔۔ معراج کے ساتھ رہنے سا سوچتی جہاں اس سے بڑی خوشی کوئی نہیں ہو سکتی تھی وہیں اسکا دل کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔ سب اتنا جلدی سے ہوا کہ وہ زہنی طور پر تیار ہی۔ نہیں ہوسکی۔۔۔۔ اوپر سے اکیلا۔۔

اسے پوچھنا تھا کہ دلنشین اور اجالا کہاں ہیں مگر اب تک تو پوچھ ہی نا سکی۔۔۔

دروازہ بنو ہونے کی آواز پر اسنے چونک کر دیکھا۔۔ شاید تو باہر والے دروازے کو بند کر چکا تھا۔۔۔

آف وائٹ معراج کی شال اتار کر اسنے ایک سائیڈ پر رکھی اور خود چھوٹے سے لاگیج سے سادہ سا آسمانی رنگ کا سوٹ لیتے واش روم میں چلی گئ تھی۔۔۔

اس کمرے میں جہاں مردانہ خوشبو چھائی رہتی تھی آج پہلی بار لیڈیز پرفیوم کی خوشبو کافی تیز پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ ایک طرف اسکے کپڑے پڑے تھے۔۔ وہ کمرہ اج مکمل ہوگیا تھا۔۔۔۔

لوگ کانٹوں سے بچ کر چلتے ہیں
ہم۔ نے پھولوں سے زخم کھائے ہیں
تم غیروں کی بات کرتے ہو
ہم نے اپنے بھی آزمائیں ہیں

ہر طرف گھما گھمی تھی۔۔۔ نکاح کا وقت تو سات بجے تھا مگر اب آٹھ بج چکے تھے۔۔ وہ لوگ جو کسی چٹ پٹی خبر کے منتظر تھے ان کے ارمان بھی آنسوؤں میں بہہ گئے جب دلہن سجی سنوری سی باہر آئی تھی۔۔۔

لاک کافی خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا۔۔ تازہ پھولوں کی مہک۔۔ فیری لائیٹس ۔۔۔ ایک طرف کافی زیادہ لوگ شوخ لباس میں ملبوس عورتیں۔۔ سجی سنوری لڑکیاں۔۔۔ اونچے اونچے قہقہے لگاتے ایک دوسرے کو آوازیں لگاتے لڑکے۔۔ اچھلتے کودتے بچے تھے تو دوسری طرف مہمانوں کے لیے کھانا تیار کیا جا رہا تھا۔۔ تازہ سجی کی خوشبو۔۔ نت نئے کھانوں کی خوشبو۔۔۔۔ سارہ منظر ہی کافی

خوبصورت تھا۔۔ ہر چیز مکمل لگ رہی تھی۔۔ کہیں کوئی کمی نا نظر آتی۔۔۔۔

ایسے میں بلیک تھری پیس میں ملبوس سیاہ بالوں کو جیل سے سیٹ کئے کاشان جان اپنی سحر انگیز پرسنیلٹی کے ساتھ سٹیج پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اسکے وجیہی چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔ جو دنیاداری تھی۔۔۔ اصل میں اسکا غصے سے حال برا تھا۔۔۔۔

جب "دلہن آگئی۔۔ دلہن آگئی "کا شور گھونجا تو مروت ہی۔ مگر وہ مسکراتا ہوا اس جانب مڑا۔۔۔۔جہاں۔۔

سفید گیر دار فراک جس کے گلے اور دامن پر گولڈن نفیس کام کیا ہوا تھا پہنے وہ سفید دوپٹے کو کمر سے گزار کر آگے دنوں بازوں پر پلو ڈالے چلی آرہی تھی۔۔۔ اسکا چہرہ پورا سرخ دوپٹے کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔۔ یوں کہ بس صرف سرخ لپ اسٹک سے سجے اسکے ہونٹ ہی نظر آرہے تھے اور بس تھوڑی۔۔۔ ہائی ہیل کی ٹک ٹک جب قریب پہنچ گئی تو کاشان کو مجبوراً اٹھانا پڑا تھا۔۔ چونکہ ابھی نکاح نہیں ہوا تھا سو؛ بھی تو ہاتھ پکڑ کر بیٹھانے اے رہا۔۔ جبھی بس کھڑا ہی ہوا۔۔۔

فوزیہ بیگم اور ہانیہ بیگم کی سنگت میں چلتی پری سٹیج پر پہنچی تھی۔۔۔ انہوں نے ہی اسے سٹیج پر بیٹھایا اسکے بعد کاشان بیٹھا

تھا۔۔۔ مومن اب کاشان سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔ فلیشن پر فلیشن ہو رہے تھے۔۔۔ ۔۔

کچھ ہی دیر بعد نکاح خواں کے ساتھ حیدر خان اور گلفام خان آئے۔۔۔ ساری جگہ خاموشی چھا گئی۔۔۔ اب بس نکاح خواں کی آواز تھی۔۔۔

آس پاس صرف گھر والے یا بہت قریبی ہی تھے سو زیادہ بات نا پھیلی کے دلہن بدل گئی ہے۔۔۔ آج نہیں تو کل پتا تو چلنا ہی تھا مگر وہ ابھی بتانے کے حق میں نہیں تھے۔۔۔

پلوشہ افضل خان ولد افضل گل خان آپکا نکاح کاشان گلفام خان" ولد گلفام خان کے ساتھ طہہ پایا ہے۔۔ کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے "مولوی صاحب کی آواز پر اسنے کئی آنسو واپس دھکیلے تھے۔۔ اس شخص کے نکاح میں دی جا رہی تھی جس کو شاید اسکا نام بھی ابھی ہی پتا چلا ہو گا۔۔۔

اس کے پاس آپشن تھا انکار کرنے کا۔۔۔ مومن نے منایا تھا زبردستی تو نا کی۔۔۔ وہ اگر صاف انکار کر دیتی تو زبردستی تو کوئی نا کرتا۔۔ مگر اس نے بدلہ لینا تھا خولہ سے ہر بات کا۔۔ وہ اس سے دو قدم آگے رہنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ پرفیکٹ رہنا چاہتی تھی ہمیشہ جو خولہ تھی۔۔۔۔

کیا ایک ایسے انسان کا ساتھ مجھے پرفیکٹ بنا سکتا ہے جیسے اس کے) شادی والے دن ٹھکرا دیا گیا ہو ( ۔۔۔۔ "قبول ہے "دل لرزا تھا

پلوشہ افضل خان ولد افصل گل خان آپکا نکاح کاشان گلفام خان" ولد گلفام خان کے ساتھ طےہ پایا ہے۔۔ کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے "مولوی صاحب ایک بار پھر بولے۔۔۔ سب ان دونوں ہی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

(کیا کبھی مجھے وہ رتبہ مل سکے گا جو خولہ کے لیے سوچا گیا تھا) ۔۔۔ "قبول ہے" ایک آنسو گال سے ہوتا گود میں رکھے ہاتھ پر گرا تھا۔۔۔۔

کاشان نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔ک

پلوشہ افضل خان ولد افضل گل خان آپکا نکاح کاشان گلفام خان"
ولد گلفام خان کے ساتھ طہہ پایا ہے۔۔ کیا آپکو یہ نکاح قبول
ہے "ایک آخری بار پوچھا گیا۔۔۔ آخری موقع دیا گیا۔۔

کیا میں یہ رشتہ کبھی دل سے نبھا پاؤں گی۔۔ کیا کبھی کبھی کاشان "
مجھے چاہ پائے گا۔۔ "۔۔۔ "قبول ہے "اسکی آواز روند گئی اور
پھر ایک کے بعد ایک۔۔؛ ور اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر ہوتا گیا۔۔

وہی سوال کاشان سے کئے گئے۔۔۔۔

کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے "مولوی صاحب پوچھ رہے تھے۔۔۔ "

)خدا کرے میں یہ۔ نکاح نبھا پاؤں۔۔ (۔۔ "قبول ہے "جلے دل کے ساتھ سوچا اور اسے۔ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

" کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے "

" )میں اس لڑکی سے شاید کبھی محبت نا کر پاؤں (۔۔ "قبول ہے

" کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے

مگر میں آگے بڑھنے کو کوشش کروں گا۔۔۔ مجھے خولہ سے کوئی )
محبت نہیں تھی۔۔ "۔۔ "قبول ہے "اور دونوں سے سب اختیار
لیتے انہیں ایک دوسرے کا کر دیا گیا۔۔

مبارک باد دینے کی آوازیں گھونجی۔۔ سب ایک دوسرے کے گلے
!مل رہے تھے دعائیں دے رہے تھے۔۔ مسکرا رہے تھے۔۔

ایسے میں صرف وہ دونوں ہی بے چین سے تھے جن کا نکاح ہوا
تھا۔۔۔

اررےے بچے ادھر آؤ۔۔ "ہانیہ بیگم کسی کو۔ آواز دیتی نیچے "
اتر گئی تھی۔۔ فوزیہ بیگم بار بار اسکے صدقے واری جا رہی
تھی۔۔۔۔

مومن ایک سائیڈ پر کھڑا تھا۔۔ جب اچانک ہی ویٹر کے ساتھ سے
ٹرے سلپ ہوئی اور اسکا سفید کرتا خراب کر گئی۔۔۔۔

ایک نظر اپنی سوٹ کو دیکھتے وہ لب بھینچ گیا۔۔ اور پھر وہ بنا کچھ
کہے اندر بڑھ گیا۔۔ ویٹر سوری کررہا تھا۔۔۔۔ مگر وہ جا چکا
تھا۔۔۔۔۔

اور دے مجھ کو دے اور ساقی

ہوش۔ رہتا ہے تھوڑا سا باقی

آج تلخی بھی ہے انتہا کی

آج وہ بھی پرائے ہوئے ہیں

ملٹی کلر کے فراک کے ساتھ ملٹی کلر خوبصورت سا دوپٹہ کندھوں پر پھیلائے وہ ہلکے پھلکے میک اپ میں۔۔ کلائیوں میں بھر بھر کر چوڑیاں ڈالے۔۔۔ آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ چاکلیٹ براؤن بالوں کی چٹیا بنائے ان میں موتیے کے پھولوں کی سجاوٹ کی ہوئی تھی۔۔۔

لب کاٹتی وہ نروس سی ادھر ادھر دیکھتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔

کمرے میں نیم اندھیرا سا تھا۔ وہ سیوئچ ڈھونڈتی آگے بڑھ رہی تھی جب اچانک ہی اس کے پیچھے خاصے زور سے دروازہ کھلا اور اتنی ہی شدت سے بند ہوا تھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی رد عمل کرتی۔۔ سامنے والا شاید کافی تیزی میں تھا جبھی نیم اندھیرے میں تیزی سے اسکی جانب بڑھا۔۔۔۔

وہ۔ خوف سے چینخ کر پیچھے ہوئی۔۔ اور ادھر مومن کے قدموں کو بریک لگی۔۔۔ اسنے کافی چونک کر سامنے دیکھا جہاں نیم اندھیرے میں وہ نسوانی سا۔ وجود کھڑا اسے تک رہا تھا۔۔۔

اسکا۔ دماغ پل میں گھوم گیا۔۔۔ اسکے کمرے میں اسکی غیر موجودگی میں کون آسکتا تھا

تم۔۔۔ تم چور۔۔ تم۔ میرے کمرے میں چوری کرنے آئی "
ہو۔۔۔ کون ہو تم ہاں۔۔ بولو کون ہو۔۔۔۔ "پل میں اس تک پہنچتے اسکا بازو سخت گرفت میں لیتے وہ کافی اونچی آواز میں بولا تھا۔۔ بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ غصے کی شدت سے چہرہ۔ سرخ انگار ہو گیا تھا۔۔۔

اسکی سخت گرفت میں کھڑی آمنہ نے نچلا لب دباتے بمشکل "
سسکی روکی تھی۔ خوف سے اسکا چہرہ بالکل سفید پڑ گیا تھا۔۔

کون ہو تم۔۔۔ زبان ہے منہ میں کہ نہیں۔۔ "اسے جھنجھوڑتے" وہ اور غصے میں بولا۔۔

چو۔۔۔ چور نہیں۔۔۔ ہوں۔۔ وہ۔۔۔۔ وہ۔۔ "نگاہیں اٹھا کر " اسنے کچھ کہنا چاہا مگر سامنے اس وجود کو دیکھ کر زبان تالو سے چپک گئی۔۔۔۔ دل مانون کانوں میں گھونج اٹھا تھا۔۔ وہ۔ یک ٹک اسے دیکھتی رہی۔۔ وہ اس شخص کو پہچان گئی تھی۔۔۔ وہی جو اس معصوم دل کے دل۔ کو۔ محبت کی لالچ دے گیا تھا۔۔۔

بیچ میں کچھ قدم کا فاصلہ بچ گیا تھا۔۔ وہ۔ لڑکی اس سے کچھ ہی چھوٹی تھی۔۔ اسکا سر مومن کی تھوڑی پر تھا۔۔ مگر وہ کافی دبلی پتلی تھی۔۔ رونے کے باعث کی کاجل سے لبریز نگاہیں سحر انگیز

سی ہوگئی۔۔۔۔ ناک سرخ سا۔۔۔ نچلا لب بھی اتنا سرخ تھا کہ

خون رنگ سا معلوم ہوتا۔۔۔

نیم اندھیرا تھا۔۔ اس میں وہ نازک وجود اسکی گرفت میں۔۔

دلفریب سی خوشبو۔۔ تنہائی۔۔ مومن کا۔ دل۔ ایک۔ پل کو دھڑکا

کافی شدت سے۔۔۔ وہ غصے میں تھا۔۔ شدید مگر اب ایک دم۔

سارا غصہ نجانے کہاں چلا گیا۔۔۔۔ سب پس منظر میں گھو گیا۔۔

اور وہ اس وجود میں۔۔۔ دھیرے سے اسے قریب کرتے مومن

نے ہاتھ کی پشت اسکے گال پر پھیری تھی۔۔ اسکی آنکھوں میں

خمار چھانے لگا۔۔۔

مگر وہ یک دم پیچھے ہوئے۔۔۔ حیرت سے غصے سے۔۔۔۔ صدمے سے۔۔ کسی نا۔ محرم کا۔ لمس۔۔ اسکی۔ قرب۔۔ تنہائی۔۔ اسکے کسی سنگین غلطی کا احساس دل گئی۔۔ اس نے دور ہونا چاہا۔۔۔ مگر تب تک دیر ہوگئی تھی۔۔۔۔ مومن کے؛ یک ہاتھ اسکی کمر سے گزارتے اسے مکمل اپنے حصار میں قید کر دیا۔۔۔۔۔

سکون کے لمحے جو میسر ہیں۔۔ انہوں سکون سے جی لو پیاری۔۔۔" اسکا دوسرا ہاتھ اب گال سے ہوتے اسکے سرخ لبوں کو چھو رہا " تھا بہت دھیرے سے۔۔۔ اسکا۔ لہجہ بوجھل پن سے کافی بھاری ہوگیا۔۔۔ اج کا پورا دن اتنا ٹف تھا کہ اب اسکا دماغ تھکن سے چور تھا۔۔۔ دل میں کوئی سوئی سی چب رہی تھی۔۔۔ غم و غصے میں مومن "نجانے کہاں گھو گیا تھا۔۔۔ اسے بس ایک ہی بات یاد"

تھی۔۔۔ اسکی۔ دسترس میں وہ خوبصورت وجود اسکے رحم و کرم پر تھا۔۔۔ کتنے نرم تھے نا اسکے گال۔۔۔ اور اسکے لب۔۔

دو۔۔ دور۔ ہوں۔۔ پلیزز۔۔۔ یہ۔ پلیزز۔۔۔ "؛ سکی بڑھتی " قریب پر مچلتی اسے دور ہونا چاہا۔۔۔ محبت ایک طرف عزت جان سے بھی پیاری تھی۔۔۔

دل پر تو اختیار نہیں تھا۔ مگر دماغ اسکے کنٹرول میں تھا۔۔۔
عزت پر تو سو محبتیں قربان تھی۔۔۔ یہ تو ایک جان تھی۔۔۔۔

مگر پھر اچانک اسکی۔ ساری مزاحمت تھم گئی وہ خود بھی تھم گئی۔۔ ساکت سی۔۔ دل تک دھڑکنے سے انکاری ہوا تھا۔۔

جب بہت اچانک ہی مومن نے جھکتے نرمی سے اسکے گال پر لب رکھ دیئے۔۔۔۔

وہ سانس تک روک گئی۔۔۔ چہرہ اناری رنگ ہوا تھا۔۔ مگر غصے و خوف سے پورا وجود کانپنے لگا تھا۔۔۔۔ وہ جتنا دور کررہی تھی۔۔ مومن اتنا قریب ہوگیا۔۔۔۔

گال سے لب اٹھاتے وہ کان تک لے کر گیا۔۔ یوں کہ اسکے لبوں نے اسکے گالوں پہ بھروسہ دیا تھا۔۔۔

مرد جتنا بھی پارسا کیوں نا ہو۔۔۔ آدھی رات کو تنہائی میں ایک"
خوبصورت لڑکی کو اپنے پرسنل روم میں دیکھ کر مومن سے شیطان
بن جاتا ہے۔۔ اس حالت میں اس وقت تہنا جب کسی مرد کے
کمرے میں جاؤ گی نا۔۔۔ "جھٹکے سے اسے دور کرتے اسے
دوسرے ہاتھ سیوئچ بورڈ پر مارتے سب بٹن جلا دیئے۔۔۔

وہ دور ہوئی تھی لڑکھراتے ہوئے۔۔۔ آنکھیں اب برسنے لگی
تھی۔۔۔ دائیاں گال۔ کانوں تک جیسے جل۔ رہا تھا۔۔۔

تو فرشتہ صفت مرد بھی شیطان بننے پر۔ مجبور ہو جائیں "
گے۔۔۔ صرف دوپٹہ کرنا ہی احتیاط نہیں ہوتی میڈم۔۔ چھوٹی

چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔۔ ورنہ پھر تم عورتیں سب ملبہ مردوں پر ڈال کر۔۔۔۔ وہ سلگتے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا

مگر وہ اس سے زیادہ نہیں سن پائی جبھی منہ پر ہاتھ رکھتے سسکیوں کو روکتے وہ باہر بھاگی تھی۔۔؛ سکا گیر دار فراک پھیلا سا لگا تھا جب وہ بھاگی۔۔ بالوں کی چٹیا کمر پر پھسل گئی تھی۔۔۔

اسکے جاتے ہی مومن نے منہ پر ہاتھ پھیرتے پاس رکھی کرسی کو لات ماری تھی۔۔

چہدہ سرخ انگار سا ہو دہا تھا۔۔۔ مگر اسکا دماغ کچھ پر سکون سا ہو گیا تھا۔۔۔ وہ نرم گرم سا لمس اسکے دل کو بھا گیا تھا۔ مگر وہ لڑکی نہیں۔۔۔۔

وہ خود بھی خود سے ڈرا اس لمحے جب اسکے گال کو چھوا۔۔ دل نے اکسایا سبھی حدیں پار کر دو۔۔۔ مگر دماغ نے تب اسکا ساتھ دیا۔ اسے۔ یاد۔ دلایا وہ۔ "مومن تھا "اتنا نہیں گر سکتا تھا۔ مگر پھر اسے اس لڑکی پر غصہ آیا۔ وہ را کو یوں آئی ہی کیوں اکیلی اندر۔۔۔۔ ہمیشہ دماغ کی جیت ہو۔۔۔ ایسا کہاں لکھا تھا۔۔۔۔

دل جیت کر اس کو ہمیشہ کے لیے پست گہرایوں میں گرا دیتا۔۔۔ اسکے مومن ہونے ہر ہنستا۔۔۔ مگر وہ سنبھل گیا۔۔۔ وہ۔ جانتا تھا۔۔۔ نفس ہمیشہ دل کو ورغلاتا ہے۔۔ دماغ والے نفس کے غلام نہیں ہوا کرتے۔۔۔۔

کل تھے آباد پہلو میں میرے
اب ہیں غیروں کی محفل میں ڈیرے
میری محفل میں کر کے اندھیرے
اپنی محفل سجائے ہوئے ہیں

کچھ دیر بعد وہ فریش سی کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔ جب وہ واپس ایا۔۔۔ وہ آتے ہی کچن کی جانب گیا تھا۔۔ خولہ بھی اٹھتی وہیں چلی گئی۔۔۔۔

فریش ہوگئی آپ۔۔ چلیں پھر میں بھی ہو لوں۔۔ تو کھانا کھاتے " ہیں۔۔ "شاپر کچن کے میز پر رکھتے وہ اسے دیکھتے مسکرایا تھا۔۔۔

وہ۔ آسمانی رنگ کی بٹنوں والی کھلی سی شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے۔۔ چھوٹے سیاہ بالوں کو کھلا چھوڑے اچھی لگ رہی تھی۔۔ چہرے پر اب میک اپ نہیں تھا۔۔ وہ سادی سی بھی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں چلا گیا۔۔ جب خولہ نے شاپر کھولے تھے۔۔ ایک میں کابلی پلاؤ اور بریانی تھی تو دوسرے میں کباب روٹی۔۔۔۔ اس نے سب کچھ باہر نکالا۔۔ وہ ان امیر زادوں میں شامل نہیں ہوتی تھی جو پانی کے لیے بھی ملزمہ کو آواز دیتے۔۔ اسے کافی کام کرنے آتے تھے۔۔۔

جب تک معراج واپس آیا وہ کھانا نکال کر لگا چکی تھی۔۔۔

تو آپ پھوہڑ نہیں ہیں۔۔ "کرسی پر بیٹھتے وہ ہلکے پھلکے انداز میں " بولا تھا۔۔ مدھم سا نرم اسکا مخصوص انداز۔۔ گرے ٹی شرٹ بلیک ٹراؤزر پہنے اسکے بھورے بال ماتھے پر گیلے سے بکھرے ہوئے تھے ۔۔ شاید وہ باتھ لے کر ایا تھا۔ نکھرا نکھرا سا۔۔

ادھی آستینوں والی شرٹ سے اسکے کسرتی بازو واضح ہو رہے تھے۔۔ بلاشہ وہ ایک خوبصورت مرد تھا۔۔۔

نہیں۔۔ "بمشکل اس سے نگاہیں ہٹائی تھی۔۔۔ "

" ہمم۔۔ "

باقی کا کھانا آرام سے کھایا گیا۔۔ برتن سمیٹنے کی ہمت نہیں تھی سو ادھر ہی رکھ دیئے اس نے۔۔ اب اتنی بھی اچھی نا تھی۔۔۔

آپ آرام سے بیڈ پر سو جائیں۔۔ میں صوفے پر یا دوسرے۔۔۔ "

"

وہ۔ کمرے میں آگئے جبھی معراج بولا تھا۔۔ وہ خود بھی اج بہت تھکا ہوا تھا۔۔ اور خولہ تو بس نیند سے گرنے والی نہیں۔۔

" نہیں۔۔۔ آپ بیشک۔۔۔ بیشک۔۔ ساتھ سو جانا۔۔۔ مجھے ورنہ ڈر لگے گا۔۔ "وہ بے وجہ ہی شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

" چلیں پھر تو اچھی بات ہے مجھے بھی۔ میرے بیڈ کے علاوہ نیند نہ سہی سے آتی۔۔ تنگ تو آپ بھی۔ ہونگیں۔۔ مگر۔۔ چلیں اب ریسٹ کریں۔۔ باقی کے سوال جواب صبح۔۔ "کان کو مسلتے نرمی سے کہا۔۔۔ اور خود باہر نکلا تھا۔۔۔۔ دروازے بند کرنے کی نیت سے۔۔۔

جب وہ واپس ایا وہ کمفرٹر سر تک کئے لیٹی ہوئی تھی۔۔ ایک کونے میں چھوٹی سی ہو کر۔۔۔

مدھم سی۔ مسکراہٹ اسکے وجیہہ چہرے پر پھیل گئی۔۔ وہ جانتا تھا خولہ کافی نروس تھی۔۔۔ ابھی اگر وہ باہر نا گیا ہوتا تو آرام سے لیٹتی بھی نا۔۔، وہ اسے سپیس دے رہا تھا تاکہ وہَ ایڈجسٹ ہو جائے۔۔۔۔

اسکے ساتھ ہی ایک سائیڈ پر اکر لیٹ گیا۔۔ اور آخری لمپ بھی آف کردیا۔۔ مگر اندھیرے میں بھی اسنے واضح محسوس کیا

تھا۔۔۔ خولہ کچھ قریب ہوئی تھی۔۔۔ شاید وہ نئ جگہ پر ڈر رہی تھی۔۔

اپنے ہاتھ سے خنجر چلا کے
کتنا معصوم چہرہ بنا کے
اپنے کندھوں پر اب۔ میرے قاتل
میری میت اٹھائے ہوئے ہیں

پری رخصت ہو کر اس نئے گھر میں آگئی تھی۔۔ جہاں کے لوگ انجان تھے۔۔ سب کچھ انجانا تھا۔۔۔ پروین بیگم نے شفقت سے

ہی اسے ٹریٹ کیا تھا۔۔ وہ کوئی ٹیپیکل خاتون نا تھی جو ہنگامہ بنا دیتی۔۔۔ گلفام خان نے بھی سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی۔۔۔

آنے سے پہلے وہ بہت روئی تھی۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ خود ہی خود کے ساتھ غلط کر گئی ہے۔۔ مگر اب جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔

اس۔ وقت وہ کاشان کے کمرے میں اسکے سیج سجائے بیٹھی تھی۔۔ کمرے کافی خوبصورت تھا مگر پھولوں میں ڈوبا ہوا نہیں تھا۔۔۔

بس سائیڈ ٹیبلز اور وال ممر کے سائیڈ شلفز پر۔ سرخ گلاب کی پتیاں پڑی تھی۔۔۔ ان کے درمیان میں ہی موم بتیاں جھل تھل رہی تھی۔۔۔

اب جب کافی دیر ہو گئی اسے یقین ہو گیا کہ اب کاشان کے علاوہ کوئی نہیں آسکتا۔ جبھی وہ اپنا فراک سنبھالتی اٹھی تھی۔۔۔ آرام دہ۔ سوٹ لیئے وہ واش روم میں چلی گئی۔۔ جب کافی دیر بعد وہ باہر نکلی تو سیاہ بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔۔ گلابی کھلی سی بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے وہ سونے کی فل تیاری میں تھی۔۔

بالوں کو۔ ہلکا سا ڈرائے کرتے اسنے انہیں کھلا ہی چھوڑا۔۔ ہاتھوں پاؤں اور منہ پر نائیٹ کریم لگاتے وہ۔ بیڈ پر اگئی۔۔۔ بیڈ پر پھولوں میں ڈوبا ہوا نہیں تھا۔۔ !سرخ خوبصورت بیڈ شیٹ تھی بس۔۔۔

ایک سائیڈ پر لیٹتی وہ۔ کمفرٹر سر تک اوڑھ گئی۔۔۔۔

جب کچھ دیر بعد کاشان کمرے میں آیا تو اسنے شکر ہی۔ کیا تھا کہ وہ سو گئی ہے۔۔ اس وقت وہ دنوں ہی آ کوڈ سی سچویشن میں تھے۔۔۔ نا بولنے کے لیے کچھ نا تھا سسنے کی ہمت۔۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے پر۔ مسلط کئے گئے تھے سو نارمل ہونے میں وقت تو۔ لگنا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر ڈراموں کے بالکل برعکس بیڈ پر اکر لیٹ گیا۔۔۔ اب جو بھی تھا جیسے بھی تھا وہ اسکی بیوی تھی۔۔ وہ

ڈراموں کی طرح بیڈ کو چھوڑے صوفے پر سونے کا شغل نہیں فرمانا چاہتا تھا۔۔۔

کاشان خان ایک پریکٹیکل سا بندہ تھا۔۔۔

مہ کشوں کو وفا سے کیا مطلب
ان بتوں کو خدا سے کیا مطلب
انکی معصوم نظروں نے ناصر
لوگ پاگل بنائے ہوئے ہیں

سورج نکل چکا تھا۔۔ ایسے میں وہ سیاہ پراڈو کراچی شہر کی پکی خوبصورت سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔۔۔

اسٹیرنگ ویل پر رکھے وہ۔ مردانہ مظبوط ہاتھ۔۔ ہاتھ سے ہوتی بازو کی طرف جاتی وہ نیلی رگیں تنی ہوئی تھی۔۔۔ اسٹیرنگ ویل پر اسکے ہاتھوں کی گرفت انتہائی سخت تھی۔۔

چاکلیٹ براؤن کلرڈ کلف لگے کاٹن کا سوٹ پہنے بازوو کو کہنیوں تک عادتاً فولڈ کیئے اس نے کندھوں پر ہلکی بھورے رنگ کی شال ڈالی ہوئی تھی۔۔۔

چہرے پر چھائی سرد مہری۔۔۔ بھینچے لب۔۔ اسکی سیاہ انکھوں کی پتلیاں گلابی ہورہی تھی۔۔ رنگت میں بھی سرخی مائل تھی۔۔۔۔ ضبط کی شدت تھی کہ غصے کی۔۔ اسکو لگ رہا تھا دماغ کی کوئی رگ پھٹ جائے گی۔۔۔

پوری رات ہنگاموں میں گزری آدھی رات کو وہ سویا تھا۔۔ موبائل کو کوئی ہوش نہیں تھا۔ ایک دو دو بار دل میں دلنشین ائی مگر پھر مصروفیت ہی اتنی تھی کہ بھول گیا۔۔

جبھی صبح صبح وہاج ایا تھا اس کے پاس۔۔ بابر کی کال لے کر۔۔۔

بس پھر سے اسکا یہی حال تھا۔۔ ایک۔ ملازمہ نے۔ آف موبائل اسے پکڑا دیا تھا۔۔۔

اور اب اسکا موبائل گاڑی میں ہی چارج ہورہا تھا۔۔ اس نے اپنے موبائل پر؛ بھی دیکھا تھا۔۔۔ نجانے کتنی کالز مختلف ملازموں کی بابر کی۔۔ وقاص کی۔۔۔ سب کی۔۔۔ اسے رہ رہ کر خود کر غصہ آرہا تھا۔۔۔ وہ۔ کیسے اتنا ریل ایکس ہوگیا تھا کہ ایک خبر نا لی۔۔

دل کی دھڑکن ایک کو کو معلوم پر نا آئی۔۔ نجانے وہ۔ کیسی ہوگی۔۔۔ بس یہی سوال وہ۔ خود سے کیئے جارہا تھا۔۔۔۔

بابر نے زیادہ کچھ نا بتایا تھا۔۔۔

گاڑی پورچ میں روکتے وہ کافی تیری سے باہر نکلا تھا۔۔ بنا کسی کو دیکھے وہ اوپر کی جانب بھاگا

دلنشین۔۔۔ دلنشین ...کمرے میں آتے وہ چلایا تھا۔۔"

پورے کمرے میں نیم اندھیرا سا چھایا ہوا تھا۔۔ ایسے میں اسنے جلدی سے لائٹ لگائی۔۔ ایک پل کو بالکل تھم سا گیا۔۔ سب رک گیا۔۔۔ وہ۔ بیڈ پر لیٹی تھی۔۔ چھت کو دیکھتی وہ پٹی میں جھکڑی ہوئی تھی۔۔ دو دنوں میں چہرہ بدل کر رہ گیا تھا۔۔۔

بالاج کی آواز سنتے جیسے اسکے مردہ ہوتے وجود میں سانسیں پھونکی گئی تھی۔۔۔ اسے لگا اب وہ محفوظ ہے۔۔۔ بیشک وہ جیسا بھی تھا مگر اس کا محافظ تھا۔۔۔ ہاں مگر اس سب کی وجہ بھی وہ خود تھا۔۔ مگر وہ ہی ایک ابھی اسے بچا بھی سکتا تھا۔۔

اسنے اٹھنا چاہا۔۔۔ سنہرے بال چہرے پر پھسلے تھے۔۔ ہونٹوں کے پاس اور ماتھے پر زخم تھے۔۔ اس نے اب بھی رات والا لباس پہن رکھا تھا۔۔ جس پر کئی جگہ خون لگا ہوا تھا۔۔۔ میری نے چینج کروانا چاہا مگر اسنے نہیں کرنے دیئے تھے گو کہ وہ کافی تنگ ہو گئی تھی خون آلود ڈریس میں خون کی بو سے۔۔۔ مگر۔۔

"تم۔۔۔ دلنشین یہ۔۔۔ یہ کیا حال بنا لیا۔۔۔ "پل۔ میں اس تک پہنچتے وہ صدمے سے بولا تھا۔۔

دلنشین نے پھر اٹھنا چاہا۔۔ اسکا چہرہ ایک بار پھر آنسوؤں سے تر ہو گیا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں۔۔ بہت ڈر گئی۔۔ تھی۔۔۔ با۔۔ بالاج۔۔۔ "وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔

بالاج نے تڑپ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔ اسکا۔ سر اپنے سینے پر رکھتے اسنے دلنشین کے بالوں میں انگلیاں پھیری تھی۔۔۔۔ وہ شدت سے رو رہی تھی اسکے سینے سے لگی۔۔ ایک پل کو اسے

بھول گیا کہ۔ زمہ دار وہ ہی تھا۔۔۔۔۔ اسے بس یاد تھا کہ اب وہ محفوظ تھی۔۔۔۔

بالاج نے ایک نظر پورے کمرے کو دیکھا اور پھر اپنی پناہوں میں موجود وجود کو۔۔ بے اختیار ہی اسکے بالوں پر بھروسہ دیتے اسنے اسے اور قریب کیا تھا۔۔۔ آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہوچکی تھی۔۔ کنپٹی کی۔ رگیں ابھری ہوئی۔۔۔ اسکا۔ بس نہیں چل رہا تھا۔۔ وہ ان لوگوں کو پاتال سے ڈھونڈ کر جینے نا دے۔۔ مرنے نا دے۔۔۔ ابھی تک کسی کو کچھ نہیں معلوم ہوا تھا کہ وہ کون تھے۔۔۔۔۔۔

" کس۔۔۔ کون تھا دلنشین۔۔۔ کون تھا وہ۔۔۔ دلنشین بتاؤ مجھے

نے کیا یہ سب۔۔ پلیز بولو۔۔۔ "اسکو اتنی بری حالت میں دیکھ کر

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں انتہا کی سرد مہری

تھی۔۔ اسکے مظبوط توانا بازووں کی نیلی رگیں واضح ہو رہی

تھی۔۔۔ اسکو لگ رہا تھا اسکے اپنے دماغ کی کوئی رگ پھٹ جائے

گی۔۔۔۔

" میں۔۔۔ میں سانس نہیں۔۔۔ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

بالاج۔۔۔ میں میں۔مرنے والی۔۔۔ میں بہت۔۔ روئی۔۔۔ میں

نے۔۔۔ آپکو بہت۔۔ بہت بلایا۔۔کسی۔۔ نے بھی ن۔۔ نہیں سنی

اواز میری۔۔۔ میں میں مرنے والی تھی۔۔ "اسکے سینے لگی وہ

ہچکیوں میں روتی بمشکل بول پا رہی تھی۔۔۔ اسکی سانسیں بری طرح اکھڑی ہوئی تھی۔۔

زندگی کی امید جب ختم ہوگئ تب وہ آیا تھا۔۔ اسے جب لگا وہ اب بس مر جائے گی۔۔ تب ہو آیا تھا۔۔ جب وہ سانسیں گن گن کر لے رہی تھی تب۔۔ وہ ایا تھا۔۔

تم ریسٹ کرو سنہری۔۔۔ میں۔۔۔ اسنے سینے سے ہٹاتے اسے " بیڈ پر لٹانا چاہا مگر وہ ایک۔ پل۔ نا ہلی۔۔ بلکہ اسکے گرد بازوؤں کا حصار اور سخت کر دیا تھا۔۔ وہ شدید خوف میں تھی۔۔۔ اسکا پورا وجود اب بھی کانپ رہا تھا اسکا وجود اب بھی پسنے سے تر تھا۔۔ پورا وجود خون آلود تھا۔۔۔

اٹھو۔۔ میرے ساتھ۔۔ دوسرے روم میں چلو۔ "اسے ساتھ " لگائے اٹھانا چاہا مگر پاؤں پر لگے زخم کے باعث کو سسکتی واپس بیٹھی تھی۔۔۔ اسنے ایک ہاتھ شدت سے پکڑا ہوا تھا بالاج تھا۔۔ اسے ڈر تھا کہ وہ کہیں دوبارہ نا چھوڑ جائے۔۔

بالاج نے بالکل سرد نگاہوں سے اسے۔ دیکھا۔۔ جسکا پور پور زخمی تھا۔۔۔ وہ خود تو جیسا بھی تھا۔۔۔ وہ کسی کا کہاں حق دیتا تھا کہ اسکا یہ حال کر دو۔۔۔ وہ تو سختی کرتے ہوئے بھی اس نازک وجود کا خیال رکھتا۔۔ کہاں اب وہ پہچانی نہیں جا پا رہی تھی۔۔ اسکا خون گھول رہا تھا۔۔ اسکا دماغ پھٹ رہا تھا اسے اتنی تکلیف میں

دیکھ کر۔۔ اور اگر اسے کچھ ہو جاتا۔۔۔ اگر وہ آتا مگر وہ نا بچ پائی ہوتے تو۔۔۔۔

اسکا سانس جیسے پل۔ کو رکا تھا۔۔ نہیں۔۔ وہ۔ آگ لگا دیتا سب کو۔۔۔ جو جو شامل تھا۔ جس نے بغاوت کی تھی۔۔ وہ۔ نسلیں برباد کر دیتا۔۔۔ وہ خود کو مار دیتا۔۔۔۔ ہاں وہ مار دیتا۔۔

اسکا ایک بازو پکڑ ہر اپنے کندھے پر رکھا اور کچھ جھکتے اسکے زخمی وجود کو بازووں پر اٹھایا۔۔۔ جھک کر اسکا چہرہ دیکھا۔۔ جو اسکے سینے پر سر رکھ چکی تھی۔۔ وہ شاید پوری طرح اپنے حواسوں میں نہیں تھی ورنہ یوں تو کبھی اسکے قریب نا ہوتی

تمھیں اتنی مشکل سے پایا دلنشین۔۔ کھونے کا سوال ہی پیدا "
نہیں ہوتا اب۔۔ تمھاری آنکھوں کے سامنے ہی وہ ان سب کے
ٹکڑے کروں گا میں انہیں بھی برباد کردوں گا۔۔ تمھیں چھونے
" والے وہ ہاتھ کتوں کو کھانے کو بھی نصیب نہیں ہوں گے۔۔
اسکے ماتھے نرمی سے لب رکھتے وہ جنونی لہجے میں بول رہا
تھا۔۔۔ مگر؛ بول سننے والی حواس کھو چکی تھی۔۔۔

وقت کے شکنجوں نے

خواہشوں کے پھولوں کو

نوچ نوچ کر توڑا ہے

کیا یہ ظلم تھوڑا ہے

پاؤں سے کمرے کے دروازے کو دھکیلتے وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ دلنشین کا سر اب ایک کندھے پر جھک گیا تھا۔۔ وہ۔ نیم۔ بہوش تھی۔۔۔۔

کمرے میں اکر اسے آرام سے بیڈ پر لٹایا۔۔۔ اور ایک نظر اسکے کپڑوں کو دیکھا جن پر کئی جگہ خون لگا ہوا تھا۔۔ سو وہ اس حالت میں اسے ہاسپٹل نہیں لے جا سکتا تھا۔

میری۔۔۔میری۔۔۔ "اسنے۔ میری کو۔ پکارا۔۔۔"

وہ جو۔ کمرے کے باہر ہی کھڑی تھی جلدی سے اندر داخل ہوئی۔۔۔

جی۔۔ سر۔۔۔ "وہ۔ مودب سا بولی۔۔۔ البتہ اسکے ساتھ ساتھ " سب کو اپنی شامت صاف نظر آرہی تھی۔۔۔

تمہیں میں نے اس کا۔ خیال رکھنے کا۔ کہا تھا۔۔ اور بہت شکریہ " تم نے بہت اچھا خیال رکھا میرے نا ہوتے ہوئے۔۔۔ "وہ سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

میری نے کچھ کہنا چاہا مگر کہہ ہی نا پائی۔۔۔

جا کر اس کے کپڑے لے کر آؤ۔۔ "حکم۔ صادر کرتے " وہ دلنشین کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

میری جلدی سے نکل گئی تھی کمرے سے۔۔۔۔

کیا حال بنا دیا تمہارا۔۔۔ "اسکا زخمی ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں " تھامتے وہ دھیمی آواز میں بول رہا تھا۔۔ سیاہ چمکدار آنکھوں میں وحشت سی تھی۔۔۔ البتہ ہاتھ نرمی سے پکڑا ہوا تھا۔۔ پکڑوں پر لگے خون سے وہ جان گیا تھا کہ اسکا کتنا خون ضائع ہو گیا تھا۔۔

تمہارا بہت شکریہ۔۔۔۔ جھک کر اسکے پٹی لگے ہاتھ کو چھوا " تھا۔۔

تم نے خود کو محفوظ رکھ کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے "

سنہری۔۔۔ بہت بڑا احسان۔۔۔ "اب کی بار سرخ کلائی پر لب رکھے۔۔۔ جس پر ناخنوں کے نشان تھے۔۔

تم اگر ان بل**ڈی راس**کلز *سے خود کو نا بچا پاتی تو۔۔۔"

اسکی سیاہ انکھوں میں جون اترا تھا۔۔۔ جھک کر اسکے پٹی میں چھپے ماتھے پر لب رکھے۔۔ "تم خود کو مجھ سے بھی نا بچا پاتی۔۔۔ میں سب کے بعد تمہیں بھی نا معاف کرتا۔۔۔ "

دائیں گال پر لب رکھے تھے۔۔۔ "تم بالاج خان کی بیوی ہو۔۔۔۔ تم میری ہو۔۔۔ تمہیں تو میں نے کبھی نہیں ۔۔۔۔ " تھوڑی پر موجود زخم پر لب رکھتے اس کی آنکھیں بوجھل ہونے لگی۔۔۔

اسی پل دلنشین نے آنکھیں کھولی۔۔۔ منظر واضح نہیں تھا۔۔ مگر اسنے خود پر جھکے بالاج کو دیکھا۔۔۔۔ جو اسکے چہرے کو نقوش کو چھوتے نجانے کیا کہہ رہا تھا۔۔۔

بالاج نے اس کی انکھیں کھلتی دیکھی اور دور ہو گیا۔۔۔ البتہ دیکھ ،اب بھی اسے ہی رہا تھا۔۔۔۔

" مجھے۔۔۔۔ مجھے۔۔ درد۔۔۔ ہو رہا ہے۔۔ پا۔۔۔ پاؤں۔۔۔ او۔۔ اور ہاتھ پر۔۔ "_وہ کافی کم آواز میں بولی مگر بالاج سن سکتا تھا۔۔۔۔

" تم۔ ۔۔ آگئی۔۔۔ یہ لو میری ۔۔۔ برداشت کرلو۔۔۔ بس۔۔ تھوڑا اور تھوڑی ہمت کرو۔۔ یہ۔ تمہاری ہلپ کروا دیتی ہے۔۔ تم چینج کرلو۔۔۔ پھر ہم۔ ہاسپٹل جاتے ہیں۔۔ ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔ چلو اٹھو شاباش۔۔۔ ہمت کرو۔۔۔۔ "بازو سے پکڑتے وہ اسے بیٹھا چکا تھا بیڈ پر۔۔

" جلدی کرنا۔۔۔ میں انتظار کررہا ہوں۔۔ اور تم۔ سب کو تو میں اکر دیکھتا ہوں۔۔۔ "میری کو دیکھتے کہتے وہ وارن کرنا نا بھولا تھا۔۔۔

میری نے دانی کے ساتھ مل کر کچھ مشکل سے ہی سہی مگر اسے چینج کروا دیا۔۔ بالوں کو جوڑے میں لپیٹتے وہ انہیں بھی باندھ گئی۔۔۔۔ چہرے پر پٹی ہونے کے باعث دھلوا نا پائی تھی۔۔۔

وہ ہلکے سبز رنگ کے شارٹ فراک کے ساتھ کیپری پہنے ہوئے تھی۔۔ سنہرے بالوں کی کچھ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی۔۔ پاؤں کے زخم کی وجہ سے وہ زیادہ نہیں کھڑی ہو پائی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آیا۔۔۔ کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔۔ اس سے نہیں دیکھا جا رہا تھا۔۔۔ سر جھٹکتے۔۔۔۔ کندھے سے بھورے رنگ کی شال اسکے کندھوں پر پھیلائی اور اسے بازووں میں اٹھائے نیچے کی جانب بڑھا۔۔ دلنشین نے کچھ نہیں کہا۔۔۔

اس سے زیادہ بولا نہیں جارہا تھا۔۔ درد اپنی جگہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ کافی کمزوری محسوس کررہی تھی۔۔۔ اوپر سے ابھی تک کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔۔۔ میری تو سوپ پلانا چاہا مگر اس نے نا پیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔۔

❤🧡💛💚💙💜🤎🖤🤍

اسے کہنا

میری سوچیں ہراساں ہیں

میرے جزبے پریشاں ہیں

پریشان ہے میرا دل بھی

اسے کہن

کہ پہلے سے کئی زیادہ

بڑھ کر

اسے اسکی ضرورت ہے

سورج کی روشنی کمرے میں آرہی تھی۔۔۔ اسنے کے کسمسکا کر کروٹ بدلی اور منہ بناتے چہرہ تکیئے میں چھپا دیا۔۔۔۔ یوں کے اسکے سیاہ چھوٹے بال ہی صرف نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔

جب تھوڑی دیر میں ہی اسکے نتھوں میں مردانہ پرفیوم کی خوشبو سوار ہوئی۔۔ وہ سوتے ہوئے بوکھلا گئی۔۔۔ خوشبو اتنی تیز اسے دلفریب تھی کہ سوئی جاگی کیفیت میں بھی مسکرا دی۔۔۔

نیند چکی تھی۔۔ جب آنکھوں کے سامنے کوئی منظر گھونے۔۔۔۔ اور نیند پل۔ میں بھاگی اس نے ایکے دم سیاہ آنکھیں کھولی ۔۔۔ اور وہ صدمے اور کچھ شرم سے کھلی رہ گئی۔۔۔

وہ۔ معراج کے سینے میں چہرہ چھپائے ہوئے تھی۔۔۔ اسکا کسرتی سینہ سورج کی کرنوں کو اس تک پہنچنے سے روک چکا تھا۔۔۔۔

کندھوں سے ہوتی نگاہیں اوپر گئی۔۔۔ گلے کی ہڈی دیکھ کر اسے بے ساختہ ہی پسینہ آیا۔۔۔ تھوڑی پھر ہلکی ہلکی داڑھی میں چھپے عنابی لب۔۔ جو سائیڈوں سے سیاہی مائل تھے۔۔ شاید وہ سگریٹ پیتا تھا۔۔۔ اسکا حلق تر ہوا۔۔۔۔ چہرہ مزید اٹھایا تو آنکھیں اور پھیل گئی۔۔۔۔۔

وہ گرے خوبصورت انکھوں میں دلچسپی لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ آنکھیں نیند سے بوجھل تھی۔۔۔

گڈ مارننگ مسز۔۔۔ "جھک کر اسکے ماتھے کو نرمی و عقیدت سے " چھوتے وہ اپنے مخصوص نرم لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اسکا پہلے سے سرخ چہرہ کچھ اور سرخ ہوگیا۔۔ مگر وہ دیکھ اسے ہی رہی تھی۔۔ گو کہ اسکے سامنے ہی اسے تارنا آسان نا تھا۔۔ مگر وہ دیکھے جا رہی تھی۔۔ اور سوچ رہی تھی۔۔

"کیا کوئی صبح اس صبح سے بھی زیادہ خوبصورت ہو سکتی ہے۔۔"

کیا کوئی احسان اس احسان سے بھی زیادہ خوبصورت ہو سکتا "

ہے۔۔"

کیا اسکے بازوؤں کے حصار سے زیادہ بھی کوئی محفوظ جگہ ہو سکتی "

ہے۔۔"

کیا اسکا نرمی سے ماتھے کو چھونا اسے اور عشق کرنے پر مجبور نہیں"

کر دے گا۔۔"

اس طرح دیکھیں گی تو پیار ہو جائے گا۔۔ "ایک بار پھر ہلکا سا " جھکتے اسکے گال کو چھوا۔۔۔ بازوؤں کا حصار اسکے گرد قائم تھا۔۔ وہ لڑکی روح کا سکون معلوم ہوتی تھی۔۔ جب سے دلنشین گئی تھی تب سے ایک رات وہ سکون سے سو نا پایا۔ مگر رات کو وہ کافی پرسکون سا ہو کر سویا تھا۔ یہ نہیں تھا کہ اسے دلنشین کی اب کوئی ٹینشن نہیں تھی۔۔ وہ اسی طرح تھی۔۔ مگر اب وہ پرسکون تھا۔۔

اچھی عورت مرد کو دماغی سکون عطا کرتی ہے اور محبوب مرد " عورت کو دلی سکون۔۔ "وہ دنوں بھی پر سکون تھے۔۔۔

وہ تو ہو گیا ہے۔۔ "وہ مدھم سا بولتی سر جھکا گئی۔۔۔۔ "

وہ ایک پل کو چپ ہو گیا۔۔ خولہ اظہار کرنے میں کنجوسی نہیں کرتی تھی۔۔۔

اچھا چلیں اٹھیں۔۔۔ ناشے کا کچھ کرتے ہیں۔۔۔ "اسکے بالوں" پر لب رکھتے وہ نرمی سے کہتے اسے بھی اٹھا چکا تھا۔۔۔

فریش فریش سا چہرہ۔۔ وہ کافی کھلی کھلی لگ رہی تھی۔۔۔ سیاہ آنکھوں کی چمک گہری تھی۔۔۔

مجھے ناشتہ بنانے آتا ہے۔۔۔ بس سامان بتا دیں تو۔۔۔ "اسے" بیڈ سا اٹھا دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

" یہ تو اور بھی اچھا ہے۔۔۔ مگر شادی کے اگے۔ دن ہی میں آپ سے کام نہیں کروانا چاہتا ہوں۔۔۔ مگر فکر نا کریں جلد ہی آپ ہی مجھے بنا کر کھلائیں گی۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولتا۔۔۔ واڈ روب سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔۔۔

خولہ مسلسل اسے دیکھ کر بہت کچھ سوچ رہی تھی۔۔ دلنشین اور اجالا کیوں نہیں ہیں ادھر یہ سوال اسے کافی تنگ کررہا تھا۔ اور بھی بہت سے سوال۔۔۔۔

🤍🖤🤎💜💙💚💛🧡🖤

آنکھوں میں سرخ آب کا مطلب

کیا تم جانتے ہو

ٹوٹے خواب کا مطلب

کمرے کا دروازہ مسلسل ناک ہوئے جا رہا تھا۔۔ مگر اندر موجود نفوس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

کاشان بیٹا۔۔۔ "اب کی بار مہریں بیگم تھی۔۔ اور دروازہ بھی " زور سے بجایا۔۔۔

اندر وہ دونوں ایک دم اٹھے تھے۔۔۔ نیند سے بوجھل انکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد بند دروازے کو دیکھا۔۔۔

جی ماں۔۔۔ "کاشان نے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔"

جبکہ پری ہنوز بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ ابھی سات ہی بجے تھے اور جھگا دیا۔۔۔ اسے کافی نیند آئی ہوئی تھی۔۔۔۔

مجھے پتا ہے رات کو دیر ہوگئی تھی۔۔۔۔ شادی کے دنوں میں " ہوتا ہے۔۔ مگر بچے آج گھر میں کافی مہمان ہیں۔۔ اور پھر پری " کے گھر والے بھی آتے ہوں گے۔۔ تو اٹھو تیار ہو جاؤ۔!۔

کاشان کا ماتھا چومتے وہ پری کے پاس آئی تھی۔۔۔ اسکا بھی ماتھا چوما۔۔ اور ہاتھ میں سے کنگن اتار کر پری کے کلائیوں میں پہنا دیئے۔۔۔۔

"یہ ہمارے خاندانی کنگن ہیں۔۔۔ میری ساس نے مجھے دیئے تھے۔۔۔ اور میں تمہیں دے رہی ہوں۔۔ مستقبل میں تم اپنے بڑے بیٹے کی بی بیگم کو دینا۔۔۔ "ایک بار پھر اسکا ماتھا چوما۔۔۔

جبکہ ان کی باتوں پر مسلسل پری پہلو بدل رہی تھی۔۔ جبکہ کاشان اب اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ جسکے بھورے لمبے بال پشت پر پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ شفاف خوبصورت سا چہرہ۔۔۔ بھوری انکھیں نیند سے بوجھل تھی۔۔۔

وہ چہرہ جھکائے کلائیوں میں پہلے کنگن کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

جب اچانک چونکی۔ وہ بلیک سلیو لیس ویسٹ پہنے ہوئے تھا۔۔ اسکے کسرتی مظبوط کندھے و بازو کافی نمایاں تھے۔۔ وجھی چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی۔۔۔ اس نے اچانک ہ اسکے پاس بیٹھتے اسکا نازک ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھ میں تھاما تھا۔۔۔

ایک پل کو وہ بوکھلا گئی۔۔ چہرہ اناری ہوا۔۔۔ دل بے وجہ ہی زوروں سے دھڑکا تھا۔۔

وہ۔ لمبا چوڑا مظبوط سا شخص اسکے بالکل پاس بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

"یہ آپ کی منہ دکھائی۔۔ اس کے باوجود بھی کہ آپ نے رات میں مجھے منہ نہیں دیکھایا۔۔۔ "اسکے دوسرے ہاتھ کی کلائی میں خوبصورت وائیٹ گولڈ سا نفیس سا بریسلٹ پہناتے وہ گلہ کر ہی

گیا۔۔ اس کے باوجود بھی کہ رات کو وہ بھی چاہ رہا تھا کہ وہ سوئی ہو۔۔۔

" آپ انتظار سے شدت کا رات کی کل جیسے ہیں رہیں ایسے تو کہہ برسوں سے کررہے تھے اور میں نے سب برباد کر دیا۔۔ "منہ بسور کر کہتی وہ مسلسل کلائی پر چمکتے بریسلٹ کو چھو رہی تھی۔۔ اسکی سفید کلائی پر وہ بچ رہا تھا۔۔۔

ایک پل کو دل میں آیا۔۔ وہ خولہ کا تھا اسکے لئے لیا ہو گا۔۔ مگر پھر سوچا کہ اگر اسکا ہوتا تو اسکو ہی۔ ملتا۔۔ وہ اسے ملا تھا مطلب اسکا ہی تھا۔۔!

اسکا قہقہہ لگایا تھا۔۔اور پھر سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔"یہ میں نے کئی مہینے پہلے لندن سے لیا تھا۔۔۔ بس ایسے ہی پسند آیا تھا۔۔ سوچا تھا اسے دوں گا جو میری ہم سفر بنے گی۔۔۔ "

اور جو کسک تھی دل میں وہ بھی ختم ہوگئ۔۔ اب وہ اسے پہلے سے زیادہ اچھا لگا۔۔ مگر دینے والا زرا اچھا نا لگا۔۔۔۔

" جانتا ہوں جب اچانک ہوا۔۔۔۔ تم مجھے قبول نہیں کر پا رہی اور میں تمہیں۔۔۔ پہلے سوچا تھا کہ تمہیں سکون سے نہیں رہنے دوں گا۔۔ تمہاری زندگی برباد کر دوں گا۔۔ مگر پھر سوچا کہ تمہیں کیوں دوں سزا۔۔ میں تو پہلے سے جانتا تھا۔۔۔ ہاں مجھے لگا تھا کہ وہ صرف اس لیے کہہ رہی ہو گی تا کہ میں انکار کردوں مگر کچھ

اندازا تو تھا۔۔ تمہیں تو وہ بھی نہیں تھا۔۔۔ سو زیادہ برا تمہارے ساتھ ہوا ہے۔۔ جیسے تم مجھ پر مسلط کیا گیا ہوں۔۔ ویسے ہی میں بھی تم پر مسلط کیا گیا ہوں۔۔ "وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

وہ قریب بیٹھے تھے۔۔ مگر دنوں میں بڑے فاصلے تھے۔۔ دونوں ہی سنجیدہ تھے اور سامنے رکھے شو پیس کو دیکھ رہے تھے۔۔،

"مگر ہم ایک دوسرے کو قبول کر سکتے ہیں۔۔۔ محبت صرف" ہوتی "نہیں ہے۔۔ محبت "کی "بھی جاتی ہے۔۔۔ کیا ہوا ہمیں محبت نہیں ہوئی۔۔ ہم۔ ایک دوسرے سے محبت کر تو سکتے ہیں۔۔۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہارے دل میں محبت پیدا کر پاؤں۔۔ اور تم بھی میرا ساتھ دینا۔۔۔ ہم زندگی خوبصورت بنا سکتے

ہیں۔۔۔ "وہ اسکی طرف مڑا۔۔ پری نے بھی اسے دیکھا۔۔۔ پہلے تو اس نے بھی سوچا تھا کہ اسے سکون سے نہیں جینے دے گی مگر اب جب ٹھنڈے دماغ سے سوچا تو سمجھ آیا کہ وہ خود ہی خود کی دشمن بنے گی۔۔۔ "میں بھی اپنا بیسٹ دوں گی۔۔ ہم واقعے ہی اچھی اور خوبصورت زندگی گزار سکتے ہیں۔۔ کیونکہ "میں "اپ کے ساتھ ہوں۔۔۔ "وہ۔ مسکراتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

اور حسین ترین بھی گزار سکتے ہیں مگر اس کے لیے تمہیں روز" سیلون جانا ہو گا۔۔ ویسے کل میں نے ایک ہی جھلک دیکھی تھی۔۔ "ساتھ ہی اسکے کلائی پر چمکتے بریسلیٹ کو دیکھا۔۔ جو "منہ دیکھائی میں دیا تھا۔۔۔ "اور تب تو تم کچھ بہتر لگ رہی تھی۔۔۔ یہ پالر

والی بھی نا۔۔ سیدھی جہنم میں جائیں گے۔۔۔ سہی چونا لگاتیں ہیں۔۔ "وہ افسوس سے سر ہلاتے ہوئے بولا

جبکہ پری کا منہ پورا ہی کھل گیا۔۔ کیا وہ اسکی بے عزتی کر رہا۔۔ اتنی عزت سے۔۔۔

🖤🧡💛💚💙💜🤎🖤🤍

عشق پوائیاں زنجیراں

کپڑے لیراں

حال فقریاں

ڈارک روم سے کرہانے کی آوازیں ارہی تھی مسلسل۔۔۔

سب گارڈز نیچے گرے کرا رہے تھے۔۔ کوئی بازو مسل رہا تھا تو کوئی۔ صفائیاں دے رہا تھا۔۔

جبکہ سامنے کنگ صوفے پر ٹانگ پر ڈانگ رکھے وہ سلگار سلگائے گہرے کش لے رہا تھا۔ سیاہ کلف لگے سوٹ میں سیاہ بال ماتھے پر بکھرے۔۔ اسکا چہرہ سنگین حد تک سرد تھا۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں وحشت ہی وحشت تھی۔۔۔

اسکے ساتھ ہی سینے پہ بازو باندھے سیاہ مخصوص لباس میں ملبوس بندے کھڑے کسی روبوٹ کی طرح۔۔۔ یقیناً انہوں نے ہی پیٹا تھا ان سب کو۔۔!

" جب دروازہ کھلا تھا تو دروازے پر اسکے خون آلود ہاتھوں کی چھاپ کیوں ہے۔۔ وہ یقیناً دروازہ بجاتی رہی ہو گی تبھی نشان پڑے۔۔۔۔ اور پھر جب تم پہنچے ۔۔۔ اسنے ایک گارڈز کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ "تب دروازہ کھلا تھا۔۔۔ اور تم۔۔۔ واچ مین کی طرف اشارہ کیا۔۔ "تمہیں اتنا نہیں پتا کون آرہا ہے کون جا رہا ہے۔۔ سو گارڈز میں بھی کوئی ف**ک**رر۔۔ آتا ہے اور میری بیوی تک پہنچ جاتا ہے۔۔ مگر کسی کو خبر ہی نہیں ہوتی۔۔۔ "

ایک اور کش لیا۔۔ اور دھواں ہوا کے سپرد دیا۔۔۔

وہ سب گارڈز وغیرہ تھے۔۔ وہ جانتا تھا کسی نے تو ان **کی۔ مدد
کی ہوگی۔۔ جبھی سب کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔۔

دلنشین کو ہاسپٹل لے کر جانے سے پہلے وہ اپنے ایک خاص آدمی
کو بول گیا تھا۔۔؛ بال تک وہ اپنے کچھ بندوں کے ساتھ مل کر
اچھی دھلائی کر چکا تھا ان سب کی۔۔ مگر کسی نے کچھ بھی نہیں
بتایا۔۔!

عورتوں کو وہ اب کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔۔ جبھی سب کو )سوائے
میری (کے فائر کر چکا تھا۔۔۔

لیکن سر دروازہ سچ میں تب کھلا۔۔۔۔ "اس گارڈز نے کچھ کہنا"

چاہا۔۔

کریم۔۔ مجھے معلوم کر کے دو وہ کون لوگ تھے۔۔۔ تمہارے"

پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔ اور ان سب کی اچھی خاطر تواضع کر

کے بیج کو۔۔ آج کے بعد ان میں سے کوئی یہاں نا نظر

آئے۔۔۔ نیو سٹاف کو لاؤ۔۔ "آخری گہرا کش لیتے اسنے سلگار کو

دور اچھالا۔۔ اور آنکھوں کر گاگلز لگاتے باہر کے کی جانب

بڑھا۔۔۔

پیچھے ایک بار پھر آوازیں آنے شروع ہوگئی تھی۔۔۔۔

♥🧡💛💚💙💜🤎🖤🤍

تِرا وجود کسی نُور سے بنا ہوا ہے

کہ خاک زادے یوں روشن جبیں نہیں ہوتے

تُو کن جہانوں سے اُترا ہے ماورائے سخن

زمین زاد تو اتنے حسیں نہیں ہوتے

ہاسپٹل کے روم میں بیڈ پر لیٹی وہ چھت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ بلڈ اسے لگا دیا تھا۔۔ جوس اور فروٹس بھی کھائے۔۔ درد تو تھا۔۔ مگر اب اتنی کمزوری محسوس نہیں ہورہی تھی۔۔۔ زیادہ نا سہی مگر چہرہ دوبارہ سے چمک گیا تھا۔۔ سنہرے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔ نجانے جوڑے سے بال کب نکلے۔۔۔۔۔

ہر آہٹ اسے خوف میں مبتلا کر دیتی۔۔ وہ اب تک خوفزدہ تھی۔۔ شدید۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی اواز پر اسنے چونک کر دیکھا۔۔۔۔

سامنے سے وہ آدہا تھا۔۔۔ اسی سیاہ لباس پر آف وائیٹ شال کی ہوئی تھی۔۔۔ اب موسم بدل رہا تھا۔۔ سو شال۔ ضروری ہوگئی۔۔۔

وہ ابھی پورے حواس میں تھی سو چہرہ موڑ گئی۔۔ ہاں مگر دل اسے دیکھ کر اب مطمئن ہوگیا تھا۔۔۔۔

تمہیں یاد دلاؤں۔۔ کچھ دیر پہلے تم مجھ سے دور نہیں ہو رہی"

تھی۔۔۔ "اسکا چہرہ موڑنا نوٹ کیا جبھی بولا تھا۔۔ ساتھ ہی اسکے

پاس ہی جگہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔ نگاہوں کا مرکز ہوئی تھی۔۔۔۔

میں اپنے حواسون میں ہوتے ہوئے کبھی آپ کے قریب نہیں "

آؤں گی۔۔ " اسکو دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔

آہاں۔۔ ایسا ہے کیا۔۔۔ اسنے اشتیاق ہوا اور پھر اسکے کان کے "

پاس جھکا۔۔ "میں تو تمہارے حواس میں ہوتے ہوئے ہی تمہارے

قریب آنا چاہوں گا۔۔۔ تمہیں اپنانا چاہوں گا۔۔ "مدھم دلفریب

انداز میں بولتے اسکا گال لبوں سے چھوا۔۔۔۔

دلنشین سٹلٹا گئی۔۔۔ وہ شخص کتنا بے باک تھا۔۔۔۔ چہرہ لال ہوا۔۔ شرم و حیا سے بعد میں پہلے غصے و غم سے ہوا تھا۔۔۔۔

بس ایک بار ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔ پھر ہم ہنی مون پر جاتے ہیں۔۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔ "اسکے دوسرے گال کو بھی نرمی سے چھوتے وہ گھمبیر آواز میں بولا تھا۔۔۔۔۔

دلنشین نے تڑپ کر چہرہ موڑا۔۔۔۔ وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔۔ کچھ پہلے ہی رونا آیا ہوا تھا کچھ وہ اب رلا رہا تھا۔۔۔

چہرہ موڑنے کی وجہ سے اسکی صراحی دار گردن سامنے ہوگئی۔۔۔۔

بس ایک بار بتا دو۔۔ کیا تم نے ان بندوں یا۔ بندے کا چہرہ " دیکھا تھا کیا۔۔۔ "اسکی گردن پر موجود زخم پہ انگھوٹا پھیرتے اسکا لہجہ پل میں سرد ہوا۔۔۔

دلنشین نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ ایک پل کو اسے بھی ڈر لگا۔۔ اسکے وجیہی چہرے پر بلا کی وحشت تھی۔۔

اور پھر وہ۔ نفی میں سر ہلا گئی۔۔ نجانے کیوں۔۔۔۔ شاید وہ چاہتی تھی وہ خود انہیں ڈھونڈے۔۔۔۔

" کوئی بات نہیں۔اب تم۔ محفوظ ہو ۔۔ اور فکر مت کرو۔۔۔

ان کو تو میں پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا۔۔۔۔ "اسکے گال سہلانے وہ۔ نرمی سے بولا۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں قطعاً کوئی نرمی نا تھی۔۔۔

" آپ کے ساتھ میں کبھی محفوظ نہیں رہ سکتی۔۔ "وہ تلخی سے بولی تھی۔۔ ہاں مگر وہ ابھی خود کو محفوظ ہی سمجھ رہی تھی۔۔۔

" آہاں۔۔ ایسا ہے کیا۔۔۔ وہ پھر مسکرایا۔۔ مگر سنو۔۔ اسکے کان کے پاس جھکا۔۔ "صبح کوئی میری پناہوں میں اکر پرسکون ہوگیا تھا۔۔اور اب بھی لوگ سکون میں نظر آرہیں ہیں۔۔۔ " اسکی

آنکھوں میں خفگی دیکھتا وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔ "نہیں۔۔ نہیں تمہیں کب کہا۔۔۔ تم تو مجھ سے خوفزدہ رہتی ہو نا۔۔۔ اور میرے ساتھ محفوظ بھی تو نہیں ہو۔۔۔ میں تو ایسے ہی بول رہا تھا۔۔۔ "وہ پل میں مکر گیا۔ ہر بار کی طرح۔۔

آپ نے بھی بہت شرافت دیکھا دی ہے۔۔ اچھے بن بن کر " تھک گئے ہوں گے نا۔۔ تو واپس اپنے اصل میں لوٹ آئیں۔۔۔ بلکہ مجھے اٹھا کر کسی سٹور میں بند کر دیں۔۔ یا یہ کم ہے۔۔۔ مجھے ایک بار پھر چوہوں کے پاس چھوڑ آئیں۔۔ اور خود۔۔۔۔ وہ بے زاریت سے کہتی رکی۔۔ اسے کرنا پڑا تھا۔۔ بالاج اسے ٹوک گیا تھا۔۔۔

اور میں خود کسی گل فرینڈ کے ساتھ کچھ دن چھٹیوں پر جلا "
جاؤں۔۔ ایسا ہے نا۔۔ میں بھی ایسا ہی سوچ رہا ہوں۔۔ تمہیں
چوہوں کے ساتھ چھوڑ جاؤں گا۔۔ دلنشین میری جان۔۔ تم۔ فکر
نا کرو۔ ان کے ساتھ تم محفوظ رہو گی۔۔۔ "سارا پلین تیار
کرتے وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

آپ مر کیوں نہیں جاتیں ہیں سائیں۔۔۔ "وہ غصے سے بولی "
تھی۔۔۔

ہاہاہا ہاہا۔۔۔ تم۔ مجھے سائیں بول کر سب منوانا چاہتی ہو۔۔ مگر "
سنو میں تمہیں مارے بنا نہیں مرنے والا۔۔۔ "اسکا پٹی لگا ہاتھ

اپنے گال پر رکھا تھا۔۔ وہ مسکراتی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

سونے دیں۔۔۔ "وہ زبردستی لیٹ گئی۔ بالاج نے ہاتھ چھوڑ "دیا تھا۔۔۔

وہ دوسری جانب کروٹ لیئے ہوئے۔۔!۔

" سنو۔ کوئی میرے جانے کے بعد ڈر تو نہیں جائے گا نا۔۔ " اسکے بازو کے زخم کو انگلی سے چھوتے وہ دوبارہ بولا تھا۔۔

دل کررہا تھا وہ۔ اس سے باتیں کرے۔۔ بیشک لڑے ہی سہی طنز ہی کرے۔۔ خفا ہی ہو۔۔ مگر بات تو کرے۔۔۔

مگر دلنشین نے کچھ نہیں کہا۔۔ وہ بس سانسوں کی آواز مدھم کیئے اسے سن رہی تھی۔۔ کہ وہ کیا کررہا ہے وہ اندازے لگا رہی تھی۔۔۔ اسے پتا تھا وہ چلا گیا تو وہ پھر ڈرے گی۔۔۔ اسے پتا تھا کہ بالاج کے ہوتے اسے کوئی نہیں کچھ کہہ سکتا تھا۔۔۔

بالاج نہیں گیا۔ کہیں۔۔ وہ ادھر ہی بیٹھا رہا۔۔۔ اور پھر اگلے کئ دن وہ اسکے ساتھ رہا تھا۔

♥🧡💛💚💙💜🤎🖤🤍

مریضِ عشق ہوں میں

کر دے دعا

مریضِ عشق ہوں میں

کردے دعا

ساون ختم ہوئے کافی وقت گزر گیا۔۔ اب سردیاں شروع ہو رہی تھی۔۔۔ صبح اور شام کو تو اچھی خاصی ہوجاتی۔۔۔ البتہ دن کے وقت سورج کی موجودگی میں کچھ کم۔ ہوتی۔۔۔

ایک ہفتہ گزر گیا۔۔۔ اب سارے تو نہیں مگر کافی زخم ٹھیک ہو گئے۔ وہ اگلے دن ہی واپس اگئی تھی ہاسپٹل سے۔۔ مگر کچھ زخم

گھرے تھے سو ٹائم لگا کچھ۔۔ اس ہفتے میں بالاج اسکے ساتھ رہا تھا۔۔۔ نا آفس گیا نا ہی گاؤں لوٹ کر۔۔۔

البتہ ابھی تک وہ سر کھپا رہا تھا کہ وہ کون لوگ تھے۔۔۔ دلنشین نے تو کہہ دیا تھا کہ وہ نہیں جانتی۔۔ چہرے نہیں دیکھے تھے۔۔ سو اسنے دوبارہ نا پوچھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ گھر سے کسی نے مدد کی تھی۔۔ ورنہ تو کوئی بھی نہیں آ سکتا تھا ادھر۔۔۔ جو بھی۔۔۔ مگر وہ ابھی تک نہیں پتا کر سکا تھا۔۔۔ پورا ہفتہ اسے سکون سے تو نا۔۔ مگر آرام سے رہنا دیا۔۔۔

خولہ اور معراج ادھر ہی گاؤں میں تھے ہفتے سے۔۔ حیدر صاحب نے ایک دو بار اس سے بات کرنی چاہی مگر وہ ٹال گیا۔۔ البتہ خولہ ایک دن صبح سے شام تک حیدر حویلی گئی۔۔ اور پھر رات کو واپس۔۔۔

معراج اسکا بہت خیال رکھتا تھا۔۔۔ اور وہ اسکی دیوانی بنتی گئی۔۔۔ وہ اس کے سونے کے بعد گھنٹوں اسے دیکھتی رہتی۔۔۔ اسے یقین نہیں آتا تھا کہ وہ مل گئے تھے۔۔۔۔

پری اور کاشان نارمل ہی تھے۔۔۔ ایک دوسرے کو وقت دیئے وہ ایک دوسرے کو سنجھنا چاہ رہے تھے۔۔ گو کہ پری کا دل اسکے لئے نہیں مان رہا تھا۔ مگر وہ کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مومن اور آمنہ کا پھر کبھی آمنا سامنا نا ہوا۔۔۔۔۔ مومن تو شاید بھول بھی چکا تھا۔۔ یا شاید اسے یاد ہی نہیں تھی وہ لڑکی۔۔ جس کی آنکھیں کاجل سے ہر پل۔ لبریز رہتی۔۔ اور اس لڑکی کو وہ ایک پل بھی نہیں بھولا۔۔۔ اب بھی گال کو چھوتی تو دل کانوں میں گھونجتا۔۔۔ اسکا لمس روح تک کو چھو گیا۔۔۔۔ وہ لری کی دوست ے ھی پری نے اسے بلایا تھا خولہ کے نکاح پر۔۔۔ خیر نکاح تو اسکا اپنا ہو گیا۔۔۔۔ مومن کے کمرے میں وہ جان کر نہیں گئی تھی۔۔۔ اسے ہانیہ بیگم نے پری کے کمرے میں بھیجا تھا۔۔ وہ پہلی بار حویلی آئی تھی سو غلط کمرے میں چلی گئی۔۔ اس سے پہلے بھی کئی بار پری نے بلایا مگر وہ آئی تھی۔۔۔ اور اس کے بعد بھی نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

یونی میں سب سمسٹر لی تیاری کر رہے تھے۔ پیپرز سر پر تھے۔۔۔
اجالا بھی پیپرز کی تیاریوں میں گم تھی۔۔ گو کہ دل۔ نا لگتا مگر وہ
لگا لیتی۔۔ ڈر گز اب بھی لیتی مگر کچھ کم۔۔۔ اس نے نا محسوس
طریقے سے ہی سہی مگر خجستہ لوگوں کو چھوڑ دیا۔۔ پورا نا چھوڑا
مگر زیادہ فری ٹائم لائیبریری میں گزار دیتی پہلے پہل تو انہوں نے
بہت بلایا اب وہ بھی رک گئی تھی۔۔۔

ہاں مگر وہاج سے وہ دوبارہ نا ملی۔۔ وہ آیا ہی نہیں۔۔۔ چیٹ
گروپ میں اس نے میسج دیکھا تھا اسکا۔۔ وہ کچھ دن نہیں آنا چاہ
رہا تھا۔۔ اس کے باوجود بھی وہ لان میں بٹھتی جہاں اکثر وہ
بیٹھتے وہ پھر لڑ کر اٹھ جاتے۔۔۔

،اپنے بارے میں سب جان جانے کے بعد اسے بس دلنشین سے ملنا تھا۔۔ اسے بہت دل کرتا۔۔ اور جب کوئی نا ہوتا تو چھپ کر رو لیتی۔۔۔ خولہ اور معراج کے نکاح کا اسے نہیں پتا تھا۔۔

سب معمول پر چل رہا تھا۔۔ کل اب خولہ اور معراج۔۔ پلوشہ اور کاشان کو ولیمہ تھا۔۔
معراج نے منع کرنا چاہا مگر خولہ چاہتی تھی سو وہ پہلی بات مان گیا حیدر خان کی۔۔

آجکل اسی کی تیاریاں چل رہی تھی۔۔۔ عجیب سا شور ہنگامہ چھایا ہوا تھا۔۔۔

💜💜💜💜💜💜

طلب ہے تو

تو ہے نشہ

غلام ہے

دل یہ تیرا

کھل کے زرا جی لوں تجھے

آجا میری سانسوں میں آ

تمہارے ساتھ سوئے گی میری۔۔ اور موبائل تم آن رکھو "
گی۔۔ میری پہلی بل کر پک کرو گی۔۔ باہر نہیں نکلو گی۔۔ نیچے

نہیں جاؤ گی۔۔۔ اور بس۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔ "وہ کوئی دسویں بار بولا تھا۔۔ کریم کلرڈ کلف لگے کو شلوار قمیض پہنے۔۔ کندھوں پر آف وائیٹ شال ڈالے وہ اسکے سامنے کھڑا تھا۔ سیاہ بال آج جیل سے سیٹ تھے۔۔ بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کرتے وہ بار بار اسے ایک ہی بار کہہ رہا تھا۔۔۔

میرے کان متاثر نہیں ہوئے ہیں بالاج سائیں۔۔۔ " اسکی طرف " دیکھتے وہ معصوم سا طنز کر گئی تھی۔۔۔ اب وہ تنگ ہو رہی تھی ایک ہی بات تو بار بار سن کے۔۔۔ منہ پر منہ منع نہیں کر سکتی تھی جبھی زیادہ طنز گھما پھرا کر کرتی۔۔۔

ہلکے گلابی رنگ کی ہائی نیک شرٹ کے ساتھ کھلا سا ٹراؤزر پہنے۔۔ سنہرے گھنگھریالے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔ پٹی وغیرہ اتر گئی مگر زخم کے نشان اب بھی باقی تھے۔۔۔ ہونٹوں سے نیچے دائیں جانب کا نشان کچھ گہرا تھا۔۔باقی اب وہ کافی حد تک ٹھیک ہو گئی تھی۔۔۔۔

بالاج نے آج گاؤں جانا تھا جبھی وہ بار بار بولے جارہا تھا۔۔۔ اب تو اسکے کمرے کے باہر اور بالکونی کی جانب کیمرے بھی لگوا دیئے تھے۔۔ سٹاف سارا چینج ہو گیا تھا۔۔ بس میری اور دانی ہی رہ گئی۔۔۔

واپس آ جاؤں پھر تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے میرے "
پاس۔۔۔ "اسکے پاس بیٹھتے اسنا دلنشین نے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی کو
چھوا۔۔۔۔ اس سے بات کرتے ہوئے وہ اسکے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی
کو چھوا بار بار لبوں سے۔۔۔ یہ اب اسکے معمول بن گیا تھا
وہ چڑتی تھی مگر فرق کسے پڑتا تھا۔۔۔۔

سرپرائز۔۔۔ کیا سرپرائز۔۔۔ کہیں آپ مجھے پھر سے آفس تو"
نہیں نا۔۔۔ "سوال کرتے اسنے خود ہی جواب بھی دیا۔۔۔ ایک
دل۔ چہرہ سفید پڑا۔۔ کمال اشرف کے ساتھ کنٹریکٹ سائن ہو گیا
تھا۔۔ سو وہ وہاں ہو سکتا تھا۔۔۔

ہنی مون"۔۔۔ تمہیں لے کر کہیں رو پوش ہو جانا ہے۔۔۔ چلو" گی نا۔۔۔ "دوسری ہتھیلی کو بھی چھوتے وہ بغور اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ البتہ سیاہ انکھوں میں شرارت تھی وہ جانتا تھا کہ وہ اس بات سے بہت چڑتی ہے۔۔۔

جس دن آپ مریں گے یا مجھے چھوڑ دیں گے میں دس نفل" پڑھوں گی۔۔۔ "اسنے اپنے ہاتھ چھڑوانے چاہے۔۔ وہ ایسے بولنا نہیں چاہتی تھی مگر وہ باتیں ہی ایسی کرتا۔۔۔۔

آہاں۔۔۔۔ایسا ہے کیا۔۔۔ مگر میں تمہیں پا کر روز دس نفل " پڑھتا ہوں۔۔۔۔ تم تو میرے حق میں اور لکھی جاتی ہو گی۔۔۔ سنا تھا جس کسی۔ نعمت کو پا کر شکر ادا کیا جائے خدا کا۔۔۔ خدا اور

نوازتا ہے۔۔۔" اسکی شہد رنگ آنکھوں کو دیکھتے وہ دلفریبی سے بولا تھا۔۔۔

آپ کو دیر نہیں ہو رہی کیا۔۔۔ آپکا بھائی انتظار۔۔۔۔۔ اسکے "باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔ جب اچانک ہی بالاج نے اسکے چہرے پر جھکتے اپنے تشنہ لب اسکی تھوڑی پر رکھ دئے۔۔ لبوں سے کچھ فاصلے پر۔۔۔

؛یک کو کو سب رک گیا تھا۔۔۔ سانسیں بھی زبان بھی۔۔۔ اسنے کچھ بولنا چاہا۔۔ اسے دور کرنا چاہا۔۔ مگر وہ سٹے جو بن گئی۔۔۔ شہد رنگ انکھیں حیرت سے اور بڑی ہوگئی۔۔۔ چہرے کا رنگ بدلتا سرخ ہوگیا تھا۔۔۔۔

آپکو ... تمیز .... نہیں ہے۔۔۔ "اسے دور ہوتے ہی وہ غصے سے" بولی تھی۔۔۔ وہ شخص اب اس پر اپنا حق جمانا شروع ہو گیا تھا

اس ہفتے میں ساتھ رہتے اس نے کچھ بہت بے باک کی عادتیں بنا لی تھی۔۔۔ بات کرتے ہوئے بار بار اسکی ہتھیلی چھونا۔۔ اچانک بہت اچانک اسکے گال کو چھو لینا۔۔۔

رات کو دیر تک اسکے ساتھ کھلے چاند تلے بالکونی میں بیٹھ کر کافی پینا اور ساتھ اسے بھی زبردستی پلانا۔۔ وہ عجیب تھا۔۔ یہ نہیں تھا کہ وہ اچھا بن گیا تھا۔۔ وہ؛ بار بھی اسے ڈانٹ دیتا۔۔۔ شاید وہ اسکے ساتھ ہوئے حادثے کی وجہ سے کچھ نرم ہو گیا تھا۔

تم ہو ہی اتنی پیاری دل کرتا ہے کہ تمہارا گلا دبا کر تمہارا قصہ ہی"
تمام کروں۔۔۔ "اسکے گالوں کو کھینچتے وہ عام سا بولا

جبکہ دلنشین کو منہ کھل گیا۔ جسے بالاج کے انگلیوں سے چھوتے
بند کیا تھا۔۔

ایک تو ہر بار پر تم منہ کھول لیتی۔۔ جانتی ہی نہیں ہو کہ "
" تمہارے یہ نیم وا یہ شرابی لب مجھے کتنا تنگ کرتے ہیں۔۔۔
اسکے چہرے کے پاس جھکے وہ بوجھل سا بولا۔۔۔ نگاہوں کو مرکز
اسکے لب تھے۔۔۔۔

وہ دنوں قریب تھے اتنے کے سانسوں کی تپش بخوبی محسوس کر سکتے تھے ایک دوسرے کی۔۔۔

دل نے چہرہ پیچھے کرنا چاہا۔۔۔

" مجھے بالکل یہ۔۔ جو مجھ پر حق۔۔ جمانا چاہ رہیں ہیں نہ آپ۔۔۔ سمجھ آرہا ہے۔۔۔ مگر میں ایسا نہیں کرنے دوں۔۔۔ گی کچھ بھی۔۔۔ دور ہٹ جائیں اب۔۔۔۔ میں نے ایک دن۔۔۔۔ اور پھر وہ چپ ہوگئی۔۔۔۔ بالاج نے اسکے سنہرے گھنگھریالے بالوں میں ہاتھ پھنساتے قدیب کیا۔۔۔

" روک تو تم مجھے ابھی بھی نہیں سکتی۔۔۔ مگر میں تمہیں وقت دیتا ہوں۔۔۔ خود کو سمجھا لو۔۔۔ میرے نکاح میں ہو۔۔ بیوی ہو میری

سمجھی۔۔۔۔ بالوں کو سختی سے اپنی گرفت میں لیتے چہرہ بالکل اپنے چہرے کے قریب کیا۔۔ بار بار اسکا دھتکارنا اسکی انا کہاں برداشت کرتی تھی۔۔۔

دلنشین نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اپنے بال چھڑوانے چاہے۔۔۔ گرفت سخت تھی اسے درد ہورہا تھا۔۔ وہ ایسا ہی تھا۔۔ ایک پل کو یوں لگتا کہ وہ شدید محبت کرتا ہے۔۔ اگلے ہی پل وہ شدید جنونی سا ہوجاتا۔۔۔اسے تکلیف دیتا۔۔ جیسے چاہتا۔۔۔۔

جاناں۔۔۔ کیوں کرتی ہو مجبور ہاں۔۔۔ کیوں ہر بات مجھے "
دہرانی پڑتی ہے۔۔ "بالوں پر گرفت کم کرتے اسکے آنسو چنتے وہ
اب دھیمی آواز میں بولا۔۔۔

دلنشین اب درد بھلائے اسے دیکھ رہی تھی صدمے سے۔۔ حیرت
سے۔۔ اسے سمجھ نہیں آتی کہ اسکا کون سا روپ اصل تھا۔

اپنا خیال رکھنا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسکا ہاتھ پکڑ کر "
لبوں سے لگایا اور دور ہوا تھا۔۔

وہ کچھ نہیں بولی۔۔ وہ بس اسے دیکھ رہی تھی۔۔ اسے بس اتنا ہی پتا تھا کہ کل اسکی بہن کا ولیمہ تھا۔۔کس سے اسے نہیں پتا تھا۔۔۔ہی بالاج نے اسے معراج سے جڑی کوئی بات بتائی۔۔

کل رات تک آجاؤں گا۔۔۔" کمرے سے نکلنے سے پہلے وہ " اونچی آواز میں بولا تھا۔۔۔

دلنشین نے سر پیچھے ٹکا دیا۔۔۔ آنکھیں پھر نم ہوگئی۔۔۔ چار پانچ مہینے ہو گئے تھے۔۔۔ وہ کسی اپنے سے نہیں ملی تھی۔۔۔

💜💜💜💜💜

طلب ہے تو

تو ہے نشہ

غلام ہے

دل۔ یہ تیرا

کھل کے زرا جی لوں تجھے

آجا میری سانسوں میں آ

ہلکے بھورے رنگ کی گھٹنوں تک آتی بند قمیض کے ساتھ ڈارک بلو جینز پہنے۔۔ گلے میں دوپٹے کو مفلر کی طرح ڈالے وہ لائیبریری میں کھڑی بک شیلف سے کوئی بک اٹھا رہی۔ تھی۔۔۔۔ سنہرے بالوں کی آج پھر ہائی پونی کی ہوئی تھی۔۔۔ ہلکے میک اپ میں وہ

خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ پاؤں میں موٹے سول والے سنیکر شوز پہنے ہوئے تھے۔۔ جن کے باعث قد کچھ بڑا لگتا۔۔۔۔

ہائی پونی کے باعث صراحی دار شفاف گردن واضح ہورہی تھی۔۔ جس میں لائیٹ سا پینڈٹ ڈالا ہوا تھا۔۔۔۔

بڑی بڑی شلفز تھی۔۔۔ جن کے پیچھے تھی وہ۔۔۔ کچھ سٹوڈنٹس بیٹھے پڑھ رہے تھے تو کچھ اس ہی کی طرح کھڑے تھے۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی بک کے ورق پلٹے اور پھر منہ بناتی اسے واپس رکھا۔۔ اسکا ہاتھ شلیف پر ہی تھا جب اسکے ہاتھ کے قریب ہی کسی نے ہاتھ رکھا۔مردانہ مظبوط ہاتھ۔۔۔

اجالا ایک دم ڈری وہ جو کوئی بھی تھا اسکے کافی قریب کھڑا تھا۔۔ اس سے پہلے وہ مڑتی۔۔ مقابل نے اسکے بالوں سے پونی کھینچ کر اتار دی۔۔۔ بال کسی ابشار کی مانند کمر پر بکھرتے چلے گئے۔۔ اور بالوں میں اٹھتی خوشبو میں اس شخص نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

جب کہ اجالا ایک پل کو سانس روک گئی۔۔۔ ہاتھ سے ہوتی نگاہیں اسکی کلائی پر گئی جہاں کئی بینڈز تھے۔۔۔ اور پھر چہرہ مموڑا۔۔۔ وہ بالکل اسکے قریب کھڑا دیکھ رہا تھا اسے۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں دلچسپی تھی۔۔۔ جبکہ اجالا کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔۔ ایک دم وہ پیچھے مڑی جلدی میں۔۔۔

جب اسکا سر وہاج کی تھوڑی سے ٹچ ہوا۔۔۔ وہ پیچھے ہوگئی۔۔۔

سو۔۔ سوری۔۔۔ غلطی سے ہوگیا۔۔ "کچھ قدم پیچھے ہوتے وہ" جلدی سے بولی۔۔ جبکہ چہرہ کچھ گلابی سا ہوگیا۔۔ ساری بے زاریت کہیں دور جا سوئی تھی۔۔۔

وہاج نے ہاتھ ہنوز رکھا ہوا تھا۔۔۔ وہ اب اسے دیکھ رہا تھا کافی غور سے۔۔، دماغ میں کہیں بچپن کی وہ روتی دھوتی سی اجالا گھونی۔۔۔ جس کو وہ اکثر روتے ہوئے ہی پاتا تھا۔۔ اب بھی وہ اتنی ہی ڈرپوک تھی۔۔۔۔

کس بات کی سوری۔۔۔ مجھے تو برا ہی نہیں لگا۔۔ "دو قدم " قریب ہوتے وہ۔ گھمبیر آواز میں بولا۔۔۔۔۔ شلیف کے پیچھے ہونے کے باعث وہ کسی کی نظر میں نہیں آرہے تھے۔۔۔

نہیں۔۔ وہ۔۔۔ تو۔۔۔ اسکو قریب ہوتا دیکھ کر وہ بوکھلا " گئی۔۔۔۔ "آپ نے تو نہیں نا۔۔ آنا تھا۔۔ پھر کیسے۔۔۔ " وہ بوکھلاتے ہوئے بولی تھی۔۔ ساتھ ہی دوسری جانب سے نکلنا چاہا مگر تب تک وہ وہاں بھی ہاتھ رکھ چکا تھا۔۔۔۔

آف وائٹ ہڈی کے ساتھ بلیک جینز۔۔ بالوں کو پونی میں باندھے۔۔۔ وہ خوبرو سا لگ رہا تھا۔۔ ہڈی پر ہی سامنے وہ بلیک

اور سلور سی چینز نظر آرہی تھی۔۔۔ جن کو وہ شاید کبھی نا اتارتا تھا۔۔۔

" کل پورا گھنٹہ سر عمار کے آفس میں کیا کرتی رہی ہو تمم۔ "
اسکے بالکل قریب ہوتے ہاتھ کی انگلیوں سے چہرے سے بال کان کرتے وہ کافی دھیمی آواز میں بولا تھا۔

گر جو کوئی شوقِ نظر ہوتا تو جان پاتا۔۔۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں کتنی سرد مہری تھی۔۔

جی۔۔۔ "اجالا کا صدمے سے منہ کھل گیا۔۔۔ اس نے زور سے " اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔ اسکی یہی فضول باتیں تو اسکا غصہ دلا دیتی تھی۔۔۔ عجیب سی باتیں۔۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔ "وہ اتنے ہی مدھم سلگتے لہجے میں بولا " تھا۔۔۔

اجالا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دور کیا وہ بنا دیری کئے وہ وہاں سے بھاگ گئی۔۔ اسے تماشا نہیں لگانا تھا اپنا۔۔۔

وہاجو بھیہ اسکے پیچھے نکلا تھا۔۔۔۔

تجھے میرے رب نے ملایا

میں نے تجھے اپنا بنایا

اب نا بچھڑنا ۔۔ خدایا

محبت روح کی ہے

لازم غزا۔۔۔

ہاتھ رکھ دے

تو دل پے زرا

میں تو اپنے بیٹے کی بھی شادی کروانا چاہ رہی ہوں۔۔ چھوٹی بہن " کی شادی ہوگئی۔۔ اب اس کی بھی ہو جانی چاہیئے۔۔۔ "فوزیہ بیگم مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔

جبکہ بلیک جینز وائٹ شرٹ میں ملبوس مومن خان کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوگئی تھی۔۔۔

بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے شرٹ کا بازووں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے وہ سب کے ساتھ ہی لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

حیدر خان۔۔ ہانیہ بیگم اور فوزیہ بیگم۔۔۔ جو کل کے فنکشن کے بارے میں باتیں کررہی تھی۔۔ جب اچانک ہی فوزیہ بیگم مومن کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

" ہاں ۔۔ ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔ رونق لگ جائے گی حویلی میں۔۔ ورنہ تو جب سے خولہ اور پری گئی ہیں۔۔ عجیب سی ویرانی چھائی ہوئی ہے۔۔۔ "ہانیہ بیگم افسردہ ہوگئی تھی۔۔ انہیں جہاں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ وہ انکا ہی بھانجا تھا۔۔۔ اسکی تو خوشی کو کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔ مگر پھر بھی انکی بیٹی تو انکے آنگن کو سونا کر ہی گئی نا۔۔۔

" ہاں میری نظر میں ایک بچی ہے تو مگر۔۔۔۔۔ "

ممانی جان۔۔۔ ماموں جان۔۔۔ اب ہم۔ لوگ اپنے گھر میں " شفٹ ہونا چاہتے تھے۔۔۔ پری کی بھی شادی ہوگئی ہے۔۔ اور اب " میں اس قابل تو ہوں ہی کہ اپنی ماں کا سہارا بن سکوں۔۔۔ صوفے سے کچھ آگے ہوتے وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

ایک پل کو خاموشی چھا گئی۔۔

مگر مومن یہاں کیا مسئلہ ہے۔۔ "کچھ لمحوں بعد حیدر خان" بولے۔۔۔ انہیں اپنی حویلی ویران ہوتی نظر آرہی تھی۔۔۔ ہانیہ بیگم کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

"مسئلہ تو کوئی نہیں ہے ہمیں ادھر ماموں۔۔ مگر اب میں اپنے گھر جانا چاہتا ہوں۔۔ یہ ولیمہ وغیرہ گزر جائے پھر ہم۔ شفٹ ہونا چاہ رہیں ہیں۔۔۔ آپ نے ہمیں تب سہارا دیا جب کوئی بھی نہیں تھا ہمارا۔۔۔ اپکا احساس کبھی نہیں اتار پاؤں گا۔۔ مگر آپ ہمیں دل سے اجازت دیں۔۔۔ پلیزز "اسکے وجھی چہرے پر ہنوز سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ میں تو چاہتا تھا تمہاری شادی بھی ادھر سے ہی۔۔۔ خیر۔۔ جیسے تم بہتر سمجھو۔۔ تم۔ ایک سمجھ دار انسان ہو۔۔۔ تمہیں روک نہیں سکتا ہوں۔۔البتہ تم مجھے ہمیشہ بیٹوں کی طرح رہو گے۔۔۔ کبھی کوئی پریشانی ہوئی تو یاد رکھنا میں

نے باپ بن کر بھی پالا ہے تمہیں۔۔۔ "حیدر خان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ھانیہ بیگم اور فوزیہ بیگم خاموش تھیں دونوں۔

"۔ بہت مہربانی ماموں۔۔۔۔ ہم۔ آتے جاتے رہیں گے۔۔۔" ریلیکس ہو کر بیٹھتے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔

ان۔ میں سے کوئی بھی کچھ نا بولا۔۔۔۔۔ سوگواریت چھا گئی تھی۔۔۔۔۔

💜💜💜💜

چاہا تجھے میں نے وفا سے

مانگا تجھے میں نے دعا سے

پایا تجھے میں نے تیری ادا سے

کرم حد سے زیادہ

مجھ پے تیرا

ہاتھ رکھ دے تو دل پے زرا

ہاتھ رکھ دے تو دل پے زرا

معراج۔۔۔ "اسکے پاس اکر بیٹھتے اسکا دھیان اپنی طرف کرنا چاہا "
تھا۔۔۔

وائٹ کلر کی شرٹ کے ساتھ فلیپر جینز پہننے چھوٹے سیاہ بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکا میک اپ کیا ہوا تھا۔۔ اسکا چہرہ کھلا کھلا سا رہنا۔۔۔ ایک سرور سا تھا۔۔ جو اسے اپنی لپیٹ میں لیئے ہوئے تھا۔۔۔ کسی خاص کو پا لینے کا مسرور۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔ کچھ چاہیئے تھا کیا۔۔ "لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر " اسے دیکھتے ہوئے وہ فلرمندی سے بولا تھا۔۔۔

آف وائٹ شلوار قمیض پہنے بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ اسکی گود میں رکھے تکیے پہ لیپ ٹاپ تھا جبکہ سائیڈ ٹیبل پر کافی کا کپ پڑا ہوا تھا۔۔ وہ آج کل کافی مصروف رہتا تھا۔۔

نجانے کیا کرتا رہتا۔۔ مگر اس کے آتے ہی اسکی طرف متوجہ ہو جاتا۔۔۔

" میں چاہتی ہوں کہ۔۔۔ ایک پل کو رکی۔۔۔ اسکو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ خولہ نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔ "آپ کی فیملی بھی کل آئے۔۔ مطلب اپکی بہنیں۔۔ مجھے بھی ان سے ملنا ہے۔۔۔ وہ میری بھی کزنز ہیں۔۔۔ پڑھائی تو ہوتی رہے گی نا۔۔ پلیزز۔۔۔ "اسکے ہاتھ کو دیکھتے وہ آس سے کہہ رہی تھی۔۔۔

معراج اسے زیادہ کچھ کہتا ہی نا ان دونوں کے بارے میں سوائے اس کے کہ وہ شہر میں تھیں۔۔۔

" وہ نہیں آسکتی ہیں خولہ۔۔۔ مگر میں اپکو جلد ہی ان۔۔"

سنجیدگی سے اسکے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کو دیکھتے اسنے کہنا چاہا تھا۔۔

معراج ۔۔۔ کل۔ ہمارا ولیمہ ہے۔۔ بار بار تو نہیں ہو گا نا۔۔۔ " پلیززز کل بلوا لیں۔۔ بیشک وہ جلدی چلی جائے پلیز نا۔۔ "خولہ نے پھر کوشش کی۔۔۔ وہ ان دونوں سے ملنا چاہتی تھی وہ کل کے دن کو مکمل خوبصورت بنانا چاہتی تھی۔۔

معراج نے دوسرے ہاتھ سے لیپ ٹاپ کو دو کیا۔۔ اور بازو کھول کر اسے اشارہ کیا۔۔۔

خولہ بیڈ پر آتی اسکے پاس بیٹھتے سر اسکے کندھے پر رکھ گئی تھی۔۔۔ جب معراج نے بازوں کا حصار اس کے گرد بندھا۔۔۔۔

" میں بار بار آپکو انکار نہیں کرنا چاہتا خولہ۔۔۔ مگر وہ نہیں آ پائیں گی۔۔۔ دلنشین تو آوٹ آف سٹی ہے۔۔ یونی کے ساتھ گئی ہے۔۔۔ اور اجالا کے پیپرز ہورہیں ہیں۔۔۔ و"کچھ جھوٹ سچ ملاتے اسنے بہلانا چاہا۔۔۔ ساتھ ہی اسکے بالوں پر لب رکھے۔۔۔

" ہمم۔۔۔ وہ اداس ہوگئی تھی۔۔۔ سر کندھے پر رکھتے آنکھیں موند گئی۔۔ اسکے سینے پہ سر رکھنا اسے بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔ اسے

روح تک سکون ملتا۔۔۔ مگر ابھی وہ کافی اداس تھی۔۔۔ "تو جمیلہ " خالہ اور اجالا بھی نہیں آئیں گی۔۔

معراج نے خاموشی سے اپنے پہلو میں موجود اس لڑکی کو دیکھا۔۔ جو اسکے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ چکی تھی۔۔۔۔۔

پھر ہاتھ سے اسکا چہرہ اوپر کیا۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ اجالا اور خالہ سے کہوں گا۔۔ "اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ ہار مان گیا تھا۔۔

سچی۔۔۔۔۔۔ مطلب کل۔۔۔ او مائے گاڈ۔۔۔۔۔ میں اجالا سے " ملوں گی۔۔۔۔ آففف کتنا مزا آئے گا نا۔۔۔ "اسکی سینے پہ تھوڑی رکھتے وہ چہکتے ہوئے بولی تھی اسکا دائیاں ہاتھ معراج کے سینے پہ

تھا جس پر اس نے تھوڑی رکھی ہوئی تھی اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں معراج کے چہرے کو چھو رہی تھی۔۔اسکے وجیہ نقوش کو۔۔خاص کر اسکے۔ہلکی ہلکی داڑھی کو۔۔۔۔جو اسے بہت پسند تھی۔ ۔۔ اب اسے جھجھک نا محسوس ہوتی معراج سے۔۔۔

"کل ہمارا ولیمہ ہے خولہ" .. اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے وہ گھمبیرتا ہوا۔۔۔ اسکی بھوری آنکھیں بوجھل ہوگئی۔۔۔

"ہاں نا۔۔۔۔ اور میں بہت خوش ہوں۔۔ میں تو کل کا انتظار کررہی ہوں۔۔ اور ابھی دن ہے۔۔ کل میں سب سے ملوں گی۔۔ خالہ سے اور۔۔۔۔

میں بھی انتظار کررہا ہوں کل کا۔۔۔ اسکے گال کو چھوتے وہ "
بوجھل سا بولا۔۔ وہ یہ نازک سا جائز وجود اسے بہت تنگ کیئے
ہوئے۔۔ اسکے پاس انتہائی پاس تھی وہ۔۔۔ بیوی تھی۔۔

اچھا آپ کیوں کر رہے ہیں انتظار۔۔ "مشکوک نگاہوں سے "
اسے دیکھتے بولی تھی۔۔۔

میں آپکو اپنے لیے سجا ہوا۔ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ پور پور۔۔۔ "
میرے میرے نام پر۔۔۔ میں آپکو اپنے نام کرنا چاہتا ہوں
مکمل۔۔اپکی روح کا ساتھی بننا چاہتا ہوں۔۔۔۔ "اسکے خوبصورت
چہرے کے نقوش کو بار بار چھوتے وہ بوجھل لہجے میں سرگوشی نما
سا بول رہا تھا

جبکہ خولہ کا چہرہ خون چھلکنے لگا۔۔ دل کانوں میں گھونج اٹھا تھا۔۔ اسنے چہرہوا اسکی گردن میں چھپا لیا۔۔۔ دل ہنوز شدت سے دھڑکے جا رہا تھا۔۔ کل کا سوچتے ابھی سے جان لبوں کو آرہی تھی۔۔۔۔۔

معراج نے مسکراتے ہوئے اسکے گرد حصار تنگ کیا۔۔ اور مسرت سے آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

💜💜💜💜💜

"تم سے پوچھ رہا ہوں۔۔۔ کیوں رہی اتنی دیر اسکے آفس
میں۔۔۔ "کچھ دور ہی اسنے اجالا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب
کیا۔۔ اور خود ایک خالی کلاس روم میں ہو گیا تھا۔۔۔

"چھوڑیں۔۔ چھوڑیں مجھے وہاج۔ "اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے
اسے دور کرتے ہوئے وہ شدت سے بولی تھی۔۔۔۔

"پہلے بتاؤ۔۔۔ تمہیں سمجھ نہیں آتی۔۔ وہ تمہیں کیسے دیکھتا ہے۔۔
ہاں۔۔۔ تم اس سے دور رہنے کے بجائے اس کے۔۔۔

اسے دروازے سے پن کرتے وہ سلگتے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"میں وہاج اکیلی نہیں تھی میرے ساتھ بیلا اور نمرہ بھی تھیں۔۔۔
" چہرہ پیچھے کرتے وہ ہارتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

وہاج کی سانسوں کی پتش اسکا چہرہ جھلسا رہی تھی۔۔۔ وہ اسکے اتنے قریب تھا۔۔ مردانہ پرفیوم کی خوشبو اسکے حواسوں پر چھا رہی تھی۔۔۔۔

"مگر وہ بندہ تم میں دلچسپی رکھتا ہے میڈم۔۔۔ تمہیں دیکھتا ہے۔۔
" سنہرے بالوں کی لٹیں کانوں کے پیچھے کرتے وہ کچھ بھاتی آواز میں بولا۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں حرارت آگئی تھی۔۔۔ وہ نازک سا وجود اسے اپیل کرتا تھا۔۔۔۔۔

تو۔۔ تو آپکو کیا ہاں۔۔ "اسکی انکھوں میں دیکھتے وہ بغور اسے "
دیکھتے ہوئے بولی۔۔ دل زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

مجھے بہت مسئلہ ہے۔۔ اب تو اور بھی زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔ "وہ "
اسے دیکھتے بہت دھیمی آواز میں بول رہا تھا۔۔ کسی طلسم کے زیر
اثر

مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ اپکو بھی نہیں ہونا چاہیے۔۔ اور "
یہ اپ دور کیوں نہیں رہ کر بات کرتیں۔۔۔ "اسکے کندھے پر
ہاتھ رکھتے اسے دور کرتا چاہا۔۔ البتہ دل اب اور شدت سے
دھڑک رہا تھا۔۔۔

دور کدھر۔۔۔ میں تو قریب آنا چاہتا ہوں۔۔۔ بہت قریب۔۔۔ "
روح تک قریب۔۔۔ "اسکے کان کے پاس جھکے وہ بوجھل لہجے میں
بولتا اسکے ہوش اڑا گیا تھا۔۔۔بولتے ہوئے لبوں نے اسکے کانوں
کے پاس جلد کو چھوا تھا۔۔۔ فسوں سا چھا گیا۔۔۔ معنی خیز سی
خاموشی تھی جو پھیل گئی۔۔۔

💜💜💜💜

بدن کو کاٹتا ہے دکھ ، ملال نوچتے ہیں

یہ درد بھیڑیے ہیں اور کھال نوچتے ہیں

مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ اپکو بھی نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ اور "یہ اپ دور کیوں نہیں رہ کر بات کرتیں۔۔۔ "اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دور کرتا چاہا۔۔۔ البتہ دل اب اور شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

دور کدھر۔۔۔۔ میں تو قریب آنا چاہتا ہوں۔۔۔ بہت قریب۔۔۔ "روح تک قریب۔۔۔ "اسکے کان کے پاس جھکے وہ بوجھل لہجے میں بولتا اسکے ہوش اڑا گیا تھا۔۔۔بولتے ہوئے لبوں نے اسکے کانوں کے پاس جلد کو چھوا تھا۔۔۔۔ فسوں سا چھا گیا۔۔۔۔ معنی خیز سی خاموشی تھی جو پھیل گئی۔۔۔۔

اسکا چہرہ ایک دم۔ سرخ پڑا۔۔ خوف سے۔۔ اس وقت وہ اکیلی تھی اسکے ساتھ۔۔ اوپر سے اسکی بے باکی۔۔۔

" د۔۔ دور۔۔۔ ہٹیں۔۔۔ "

وہاج مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا بہتر قریب تھے۔۔ اتنا کہ اس نازک وجود سے اٹھتی خوشبو اسکے حواسوں پر چھا رہی تھی۔۔۔ اسکا ڈرنا اسے محضوظ کرگیا۔ تھا۔۔

اور نا ہٹوں تو۔۔ "ایک قدم کا بھی فاصلہ مٹاتے وہ اور قریب " ہوگیا۔۔۔

"وہ ۔۔۔۔پلیز۔۔۔گی۔۔۔اب رو دوں۔۔۔میں۔۔میں۔۔۔میں۔۔

سچ میں رو دینے کو تھی۔۔ شہد رنگ خوبصورت آنکھوں میں نمی چھا گئی۔۔۔ وہ اور پیچھے ہونا چاہ رہی تھی مگر ہو نہیں پا رہی تھی۔۔ دل نے الگ اودھم مچایا ہوا تھا۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔ "چہرہ پیچھے جھٹکتے ہو ہنسا تھا۔۔ گلے کی ہڈی واضح ہوئی۔۔ وہ کچھ قدم پیچھے ہو گیا تھا ہنستا ہوا۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔ تم اتنا ڈرتی ہو۔۔۔ اور یہ دیکھو۔۔۔ رو بھی رہی ہو۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ بچپن میں تم بہت دوندو تھی۔۔۔ اور ڈرپوک بھی۔۔۔ "وہ اسکے سامنے سے نہیں ہٹا کے وہ جا پاتی

" اسنے آنسو صاف " ! ۔۔۔ تھی ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ کوئی روندو ۔۔۔ میں
کیئے ۔۔۔ چہرہ گلابی ہوگیا تھا ۔۔۔ جبکہ ہاتھ کانپ رہے تھے اسکی
قریب میں ۔۔۔ اسے جانا چاہا مگر اسکے ایک قدم اٹھانے پر وہ بھی
ایک قدم قریب ہو جاتا ۔۔۔

مگر مجھے تو لگتا ہے "وہ محضوظ ہورہا تھا "

" نا محسوس طریقے سے" ۔۔۔ ہاں ۔۔ آپ آخر چاہتے کیا ہیں
دوپٹہ سہی کیا ۔۔۔ پیشانی پر پسینہ آگیا تھا ۔۔۔ آگر کوئی انہیں
یوں ساتھ دیکھ لیتا تو ۔۔۔۔

تمھیں۔۔۔ "یک لفظی جواب دیتے اسنے اجالا کا ہاتھ پکڑ کر" قریب کیا۔۔۔ اور پھر الٹے ہاتھ پر بے ساختہ ہی ہونٹ ثبت کئے۔۔۔ وہ ساختہ سا عمل تھا۔۔۔ ۔۔

وہ جو اسکے قریب کرنے پر سنبھلی نہیں تھی اسکے پر تپش لمس پر پتھر کی ہو گئی۔۔ دل دھڑکنے سے انکاری ہوا تھا۔۔

کئی لمحوں بعد کسے کے چیخنے پر فسوں ٹوٹا۔۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا۔۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ وہ اکیلی ہی کھڑی تھی۔۔ شاید کلاس روم سے باہر کوئی لڑکے بھاگے تھے ایک دوسرے کے پیچھے۔۔۔۔۔۔۔

تم۔ نے فقط سنا ہو گا

ہم پر تو بیتی ہے

محبت خون جگر کا پیتی ہے

آسمان ہلکا گہرا پھر گہرا اور پھر سیاہ ہوتا گیا۔۔ سردی کچھ بڑھ گئی تھی۔۔

ایسے میں اس چھوٹے کے گھر کے کچے کچن میں وہ چٹائی ڈالے بیٹھے ہوئے تھے۔۔

ایک طرف چولہے میں لکڑیاں جل رہی تھی جس کی وجہ سے سردی زیادہ سرد نا ہو پائی ۔۔۔

بلقیس بیگم نے روٹی کی چنگیر اپنی بیٹیوں کے سامنے رکھی اور خود سالن پلیٹ میں نکالنے لگی تھی۔۔۔

فاریہ اور عمارہ تو اپنے سکول کی باتیں کررہی تھی جبکہ وہ گم سم سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ جامنی رنگ کا پٹھانوں کا روایتی فراک پہنے۔۔ چاکلیٹ براؤن لمبے بالوں کو جورے میں باندھے وہ گھٹنوں پر ہاتھ اور ہاتھوں پر سر ترچھا کر کے رکھے نجانے کن سوچوں میں گم تھی۔ اج بھی ان سبز و نیلی آنکھوں میں کاجل ڈالا ہوا تھا۔۔۔

ہونٹوں کے نیچے دو تل۔۔ اج وہ بھی اداس تھے۔۔۔۔

آمنہ میرا بچا۔۔۔ تو کیوں اداس ہے ہاں۔۔۔۔ "ماں نے پلیٹ " رکھتے ساتھ اسے بھی دیکھا۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔ بس ابا کی یاد آتی ہے۔۔ وہ ہوتا تو۔۔۔ تو شاید " ہم اچھی زندگی گزار رہے ہوتے۔۔۔۔ "وہ بے زاری سے بولی تھی۔۔۔۔

یہ بات قطعاََ نا تھی۔۔ اسے وہ شخص اب سکون ہی نا لینے دیتا۔۔۔۔ اسے لگتا۔۔ اسے ڈر لگتا کہ وہ محبت نا کر بیٹھے۔۔ وہ اسے اتنا سوچنے لگی تھی کہ اپنی زات گم۔ ہونے لگی تھی۔۔۔

جھلی۔۔۔ ایسا کون کہتا ہے۔۔۔ ہم۔ تو بیٹھ کر گھر روٹی کھا رہیں " ہیں۔۔ ان کا سوچ جو دو دو تین تین دن کچھ نہیں کھاتے۔۔۔ نا " شکری کر کے کیوں خدا کو خفا کرنا چاہتی ہے۔۔۔

انہیں غصہ آگیا۔۔ ساری زندگی انہیں صبر کرنا۔۔ شکر کرنا سیکھایا اب یہ تو نا سن سکتی تھی نا۔۔۔

اب منہ نا بنا لے۔۔۔ کل وہ کیا نام ہے تیری سہیلی کا۔۔۔ ہاں " " پلوشہ۔۔ پری۔۔ اسکا۔ ولیمہ ہے۔۔۔۔ تو تو بھی جائے گی نا۔۔۔ انہوں نے بات بدلی۔۔۔۔

منہ کو جاتا نوالہ رک گیا۔۔۔ انکھوں کے سامنے ایک بار پھر وہ شخص گھوم گیا۔۔۔ اسے نہیں پتا تھا کہ وہ کون تھا۔ مگر اسے اتنا پتا چل گیا تھا کہ وہ اسی حویلی میں رہتا تھا۔ تو یقیناً کل بھی ادھر ہی ہو گا۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی "اسنے کہنا چاہا۔ "جی اماں۔۔ اسنے " اصرار کیا ہے۔۔ میں جاؤں گی۔۔ "بولی کچھ اور تھی۔۔۔ نجانے کتنا سوچا تھا کہ اب وہاں نہیں جائے گی۔۔ مگر جب دیدار کا موقع ہاتھ آیا تو سچ باتیں پیچھے رہ گئی تھی۔۔۔

ہاں چل ٹھیک ہے۔۔۔۔ حویلی والوں کے ساتھ ہی "
جانا۔۔ہوٹل میں ہوگا۔۔ تو سب کے ساتھ ہی رہنا۔۔۔ رات دیر
نا کرنا آنے میں۔۔۔ تجھے پتا ہے کہ میں۔۔۔۔۔

وہ بولتی جا رہی تھی اب۔۔ اور امنہ وہ کل کا سوچ رہی تھی۔۔
دل کانوں میں اب سے ہی گھونجے لگا۔۔۔ دائیاں گال کانوں تک
جھلس اٹھا تھا۔۔ وہ پرانا لمس تازہ ہوگیا۔۔۔ یک دم سے فسوں سا
،چھا گیا۔۔۔ تلخی زائل ہوگئی۔۔ طلسم ہوشربا گیا تھا۔۔

✨✨✨✨

رات کی سیاہی کا ایک بار پھر زوال ہو گیا۔۔ اور سنہری کرنیں
سرشار سی شار سو پھیل گئی۔۔۔۔

انہیں کرنوں میں سے کچھ باغی کرنیں کھڑکی سے اندر آتی اس
وجود کے چہرے پر جمی۔۔۔ یوں کے وہ پکی نیند سے بیدار
ہو گئی۔۔۔۔ مگر پھر بھی کچھ نیند حاوی تھی۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے سیاہ چھوٹے بالوں کو گردن سے پیچھے کرتے
اسنے سیاہ چمکتی نگینوں سی آنکھوں سے اس شخص کو دیکھا۔۔ جو
اسکی زیست کا حاصل تھا۔۔۔

اسکے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر اسکی ہلکی داڑھی کو چھوا۔۔ دل میں گدگدی سی ہوئی۔۔

معراج۔۔۔۔ "اسنے دھیرے سے اسے پکارا تھا۔۔۔۔۔ ایک بازو " اسکے سینے پر پھیلا رکھا تھا جبکہ دوسرے کا ہاتھ اسکی داڑھی کو چھو رہا تھا۔۔۔۔

ان دنوں نے ہی ہلکے گرے رنگ کے شرٹ ٹراؤزر۔۔ جو کے )نائیٹ سوٹ کے طور پر استعمال ہوتے تھے پہن رکھے ہوئے۔۔۔ یہ بھی خولہ ہی کی فرمائش پر ہوا۔۔۔۔ اسنے کل شاپنگ کر جا کر ہر دوسری چیز کے ساتھ معراج کی بھی اپنے جیسے جینٹس میں لے گی۔۔۔۔ (سو اسے بھی مجبوراً یہ بچپنا کرنا پڑا تھا۔۔۔۔۔

دور سے دیکھتے پر چاندی کے مجسمے لگتے ۔۔۔ جن پر سنہری کرنیں پڑ رہی تھی۔۔

پہلے مجسمے کی پکار پر دوسرے چاندی کے مجسمے میں حرکت ہوئی۔۔ اور اسنے حصار تنگ کر دیا تھا۔ البتہ انکھیں نا کھولی۔۔۔

اج کے دب کیوں سو رہیں ہیں معراج۔۔۔ "پہلا چاندی کا" مجسمہ خفا ہوا تھا۔۔۔

کیونکہ آج کی رات نہیں سونا ہے۔۔ "دوسرے مجسمے نے خمار " کے گرد لپٹی سرگوشی سیکی تھی۔۔۔

فسوں بڑھتا جا رہا تھا۔۔ پہلا مجسمہ ایک پل کو بوکھلا گیا۔۔ کبھی کبھی وہ اتنا ہی بے باک ہو جاتا۔۔ تو کبھی معصوم سا بن جاتا۔۔۔ اسے سمجھ نا آتی۔۔ وہ اگر چاہے تو اسکے کون سے روپ کو پوجھے۔۔۔۔ گر جو گناہ نا ہوتا۔۔

کیا ہوا مسز۔۔۔ "خاموش کیوں ہوگئی۔ کیا آپ شرما رہی " ہیں۔۔ "اسنے گرے بوجھل نگاہوں کے اسکے دلکش سراپے کو دیکھا۔۔۔ یوں کہ پہلے چاندی کے مجسمے میں سرخیاں گھل گئی۔۔

"معراج آپ معصوم ہی اچھے لگتے ہیں۔۔۔ یوں مت ہوا کریں بے باک۔۔۔ "وہ نڑوٹھے پن سے بولتی اسکے ماتھے سے بال پیچھے کر رہی تھی۔۔۔۔

دنوں چاندی کے مجسموں میں قریب کے فسوں خیز سے لمحات تھے۔۔ پاکیزہ۔۔ دلفریب سے۔۔۔۔

"لیکن آپ ہی قریب رہی تو میں حد درجے بے باک ہونا چاہوں گا۔۔۔ "ہاتھ بڑھا کر اسکی شہہ رگ کو چھوا۔۔۔ گرے آنکھوں میں حرارت سی اتری تھی۔۔۔

" اچھا۔۔ ہوگئی دور۔۔۔۔ وہ سچ میں دور ہوگئی تھی۔۔۔۔ گھٹنوں تو دونوں بازو باندھتی وہ اسکی طرف مڑی۔۔ سیاہ بال کچھ چہرے پر آئے تھے۔۔۔

" آج آپکی بہن۔۔ اوپسس۔۔۔ اپنی کزن پلس نند سے۔ ملوں گی نا میں۔۔۔ "پہلے مجسمے سے اشتیاق سے پوچھا۔۔ سیاہ انکھوں میں چمک تھی۔۔۔۔۔

" مجھے تو آج آپ سے ملنے کی خوشی ہے۔۔۔ "دوسرے مجسمہ بھی بازوں کا تکیہ بنا کر سر کے نیچے رکھتا اسکی متوجہ تھا۔۔ نیند کی خمار کہیں دور ہوگئی تھی۔۔۔۔

مجھ سے تو آپ مل ہی چکیں ہیں۔۔۔ "اسنے سیاہ چھوٹے بالوں "
سے تنگ اکر انہیں جوڑے میں باندھا تھا۔۔۔

وہ گہری بے باک نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ سانسوں میں
بھاری پن شامل ہوا۔۔ گرے آنکھیں خمار سے گلابی ہوگئی تھی۔

جب اچانک ہی معراج نے بازووں کا تکیہ توڑتے اسکو بازو سے پکڑ
کر قریب کیا۔۔۔ اچانک ہی۔۔۔۔ وہ ایک دم سے اسکے قریب
ہوئی تھی۔۔۔۔ سانسیں منتشر ہوئی۔۔ اسکی انکھوں میں دیکھتے۔۔۔
وہ کھو رہی تھی۔۔۔۔ ایک بازو اسکے ہاتھ کی گرفت میں تھا تو
دوسرا اسکے کشادہ سینے پر رکھا ہوا تھا۔۔ سیاہ بال جوڑے سے نکلتے
چہرے پر پھیل گئے تھے۔۔۔

وہ جوڑا باندھ رہی تھی بڑے سلیقے سے
ہماری سانسیں کبھی رکتی تو کبھی چلتی تھی

صبر کا امتحان کیوں لیتی ہیں مسز۔۔۔ بندہ بشر ہوں۔۔۔۔ تنہائی " میں خوبصورت بیوی کو پا کر بہک جاؤں گا۔۔۔۔ "اسکے کان کی لو کو چھوتے وہ بے باک۔۔ مگر دلفریب سے لہجے میں بولا۔۔۔ بھاری گھمبیر سرگوشی۔۔۔

وہ جو حد درجے بولڈ لڑکی تھی۔۔۔ اسکا چہرہ شرم و حیا سے سرخ انگار ہوگیا۔۔ سینے میں دھڑکتا دل مانوں کانوں میں گھونج اٹھا تھا۔۔۔

پسِ منظر میں مدھم سا ساز بکھرا ہوا تھا۔۔ چاندنی کے مجسموں کے گرد رنگ برنگی تتلیاں مست سی ہوتی جھوم رہی تھی۔۔۔

آپ۔۔ آپ بگڑ رہیں ہیں۔۔ "اس مجسمے نے معصوم کا شکوہ " کیا۔۔ مگر دور نا ہوئی۔۔۔ جس کی وجہ وہ مظبوط بازو تھے جن کا حصار وہ اسکی کمر کے گرد باندھ گیا تھا۔۔۔

آپ مجھے بگاڑ رہی ہیں۔۔۔۔ "اسنے آنکھوں کے بعد اب " شدت سے اسکے گالوں کو لبوں سے چھوا۔۔۔۔ اس چاندنی کے مجسمے کے گال انتہائی نرم سے تھے۔۔۔۔

اسنے دوبارہ چھوا۔۔ پھر دوبارہ۔۔۔ وہ اتنے ہی نرم تھے۔۔۔ مگر بار بار چھونے کے باعث گلابی ہوتے گئے۔۔۔۔

اسکی بڑھتی بے باکیوں سے گھبراتے خولہ نے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ پل میں سٹی گم ہوئی۔۔۔ وہ اب تھوڑی سے نیچے گردن پر سلگتے لب رکھ چکا تھا۔۔۔

معراج۔۔ ہمیں اٹھنا ہے۔۔۔ میری۔۔۔

شیششششش۔۔۔ لبوں پر انگلی رکھتے وہ بوجھل سا بولا۔۔ نگاہوں کا " مرکز سے گلابی لب تھے۔۔۔

میں کچھ دیر بالکل سکون چاہتا ہوں۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔ اسنے " کروٹ بدلی اور اسے لٹا دیا۔۔ یہاں لیٹ جائیں میرے پاس۔۔۔ اگر جو اب اپکی آواز ائی تو میں سمجھو گا آپ مجھے چاہ رہی ہیں۔۔۔ "اسکے لیٹانے کے بعد خود بھی اسکے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔ اپنا سر اسکے پیٹ پر رکھے وہ آنکھیں موند گیا تھا۔۔

" خولہ سٹپٹا بھی نا پائی۔۔ اسکا سر دور کرنا چاہا۔۔ "معراج۔۔۔ اسنے تھک کر پکارا۔ مگر معراج نے جن نگاہوں سے اسے دیکھا وہ پل میں گھبرا گئی۔۔۔ چہرہ شرم و حیا سے سرخ انگار ہو گیا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ پہلا مجسمہ دوسرے مجسمے کے بھورے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔

وہ فسوں۔۔ وہ طلسم ہنوز قائم تھا۔۔ وہ تتلیاں۔ وہ دھیما ساز۔۔۔۔ وہ سب مل کر ان قیمتی لمحات میں چمکتے رنگ بھر رہے تھے۔۔۔ کئی رنگ۔۔ رنگین سا ہوگیا سب۔۔

✨✨✨✨

زندگی تجھ پر بہت غور کیا میں نے
تو فقط رنگ ہے رنگوں کے سوا کچھ نہیں

رنگ و بو کی محل لگی ہوئی تھی۔۔ کانوں کے چیڑتا میوزک۔۔۔۔ مختلف پھولوں کی خوشبو۔۔۔ اور چمکتے لباسوں میں ملبوس وہ ریاعا۔۔۔۔ کسی بادشاہ کی امد کا سا منظر تھا۔ اتنی ہی دلفریبی سے تیاریاں کی ہوئی تھی۔۔ ہر کوئی خوش نظر آرہا تھا۔۔۔
ہاتھوں میں ڈرنکس لیئے لڑکے ٹولیوں کی شکل میں کھڑے تھے۔۔چمکتے خوبصورت لباسوں میں ملبوس وہ لڑکیاں تیار ہوئی سچ مچ کی پریاں لگ رہی تھی ہنستی مسکراتی۔۔ جنہیں کسی دیو کا خوف نا ہو۔۔۔ آزادی سے۔ زندگی جیتی۔۔

مرد عورتیں بھی اج کے دن سب دوسرے کام بھلائے من سے تیار ہوئے تھے۔۔۔ اور اب ان لوگوں سے بھی مسکرا کر مل رہے تھے۔۔ جن سے پچھلے پورا سال سامنا نا ہوا۔۔

کچھ وہ رشتے دار بھی تھے جن کو صرف شادیوں پر بلایا جاتا۔۔ جو صرف ماتموں پر آتے۔ رسمی سے رشتے دار۔۔۔ مگر اس وقت کسی کے چہرے پر کوئی ٹیگ نہیں لگا تھا۔ سو سب کی ایک ہی عزت کی جا رہی تھی۔۔۔

دو سٹیج بنے ہوئے تھے مگر اس وقت دونوں ہی خالی تھے۔۔
دولہے تو موجود تھے مگر دلہنیں نجانے اور کتنا ستانا چاہتی تھی سب کو۔۔۔۔

ایک سائیڈ پر گرے ٹو پیس کے ساتھ وائیٹ شرٹ پہنے سیاہ بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے ہاتھوں میں ڈرنگ تھامے وہ مسکرا کر سامنے کھڑے کاشان سے کوئی بات کر رہا تھا۔۔

کاشان کے ہلکے نیلے رنگ کا تھری پیس پہنا ہوا تھا۔ بھورے بال سیٹ تھے خوبصورتی تھے۔۔۔

جبکہ ایک صوفے پر ہاتھ میں سلگار سلگائے وہاج بیٹھا بار بار دھواں ہوا کے سپرد کرتا۔۔۔

وہ اج خاصا بدلا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔

آف وائیٹ کاٹن کے سوٹ پہنے بازووں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

بال کافی چھوٹے ہوگئے تھے۔۔۔۔ جن کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔ نجانے اس نے کیوں کٹوا لیئے۔۔ مگر اب وہ زیادہ خوبرو لگتا۔۔۔ سیاہ چمکتی آنکھوں میں شدید بھرمی تھی۔۔ وہ کب سے دیکھ رہا تھا مگر معراج کی بہنیں نجانے کیوں نہیں آئی۔۔۔

وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اسکا کیا تاثر ہوگا۔۔ جب اسے پتا چلے گا۔۔ یا کیا اسے پتا چل گیا ہوگا۔۔۔ مگر وہ تھی کہ نظر ہی نہیں آرہی تھی۔۔

وائیٹ کلف لگے کڑک دار کوٹن کا سوٹ کے اوپر گرے سوٹ کوٹ پہنے بازووں کو کہنیوں کو جبراا کچھ اوپر تک فولڈ کئے۔۔

اسنے بھورے بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔ وجیہی چہرے پر مسکرائٹ تھی۔۔۔ جبکہ کوئی شوقِ نظر دیکھتا تو اسکے وجیہی چکرے پر حزن طاری تھا۔۔۔ وہ۔ اندرونی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔۔۔

جب اچانک اسکی نگاہ سامنے اٹھی۔۔

وائیٹ پاؤں کو چھوتا فراک ۔۔ جس کے نازو نیٹ کے تھے۔۔ اور گلے پر اور دامن پر نفیس سا سلور پھتروں کا کام کیا ہوا تھا پہنے۔۔ اسنے پاؤں میں ہائی ہیل پہنی ہوئی تھی۔۔۔ وہ جیسے جیسے قدمیں اٹھا

رہی تھی۔۔۔ ہیل کی آواز دلفریب سا ساز بنتی قریب ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

جاڑ جھٹ کے دوپٹے کو کمر سے گزار کر اگے پلوں کو بازو سے گزارا ہوا تھا۔۔۔۔

اسکے سنہرے لمبے بال بالکل اسٹریٹ سے کھلے تھے درمیان سے مانگ نکال کر دونوں سائیڈوں پر برابر کیئے ہوئے تھے۔۔ ہلکے میک اپ میں۔۔۔ میرون لپ اسٹک لگائے۔۔ وہ ایک ہاتھ میں موبائل پکڑے۔۔ حیرت اور کچھ نا سمجھی سے ادھر ادھر دیکھتے چلی آرہی تھی۔۔۔

وہ بہت کم تیار ہوتی تھی۔۔۔ اور جب ہوتی تو بہت خوبصورت لگتی۔۔۔۔ آج بھی وہ انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔ چہرے پر چھائی معصومیت اسے اور دلفریب بناتی۔۔ معراج نے بے ساختہ دل میں اسکی نظر اتاری تھی۔۔ وہ اپنی بہنوں کے اتنا خوبصورت اور معصوم ہونے سے ہی ڈرتا تھا۔۔۔۔

دفعتاً اجالا کی نظر معراج پر پڑی۔۔ چہرے پر کچھ سکون آیا تھا۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ اسکی جانب بڑھتی۔۔۔۔ ایک دم کی کافی فائرنگ ہوئی۔۔ شور سا اٹھا تھا۔۔ شاید دلہنیں آگئی تھی۔۔ وہ بھی رک کر اس سائیڈ دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

دفعتاً اسکے سامنے سے کچھ تیری سے کچھ لوگ گزرے۔۔۔ اسنے غور نہیں کیا۔۔۔

پھر لائٹ بجھ گئی اور سپاٹ لائیٹ کی روشنی میں وہ پری نما سی لڑکی سجھ دجھ پر قدم اٹھاتی آرہی تھی۔۔ بالکل کسی ریاست کی شہزادی کی طرح۔۔۔ مغرور اٹھی ہوئی گردن۔۔۔ سب فتح کر لینے کے بعد کی مسکراہٹ۔۔۔

جامنی رنگ کا گیر دار انتہائی نفیس فراک پہنے۔۔۔ سیاہ چھوٹے بالوں کو نیچے سے ہلکا سا کرل کیئے وہ تیز مگر کافی خوبصورت میک اپ کیئے ہوئے تھی۔ ہونٹ ڈیپ ریڈ لپ اسٹک سے سجے ہوئے

تھے ۔کسی بات پر مسکرائی تو اسکی سیاہ آنکھیں بھی مسکراتی ہوئی لگی تھی۔۔۔

اور ہا پھرَب رک گیا سانسیں بھی۔۔۔ سیاہ چمکتی ہوئی انکھیں۔۔۔ اسے لگا وہ سانس نا لے پائے گی۔۔۔ دھندلاتی نگاہوں سے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔۔۔۔

وہی چہرہ۔۔ وہی نقوش۔۔۔ مسکراہٹ بھی۔۔۔ وہی آنکھوں کی چمک۔۔ سب ملتا جار
رہا تھا اور وہ گرنے کو تھی۔۔۔

مگر حیرت کا شاید جھٹکا اسے تب لگا۔۔ جب سٹیج پر کھڑے معراج نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

اجالا نے صدمے سے اپنے بھائی کو دیکھا۔۔ بے یقینی سے گنگ۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا۔۔ اسکا بھائی سب جانتا تھا پھر اس لڑکی سے شادی۔۔۔۔ اس کا سر چکرا رہا تھا۔۔۔

وہ جمیلہ بیگم کے ساتھ آئی تھی انہوں نے سب اتنا ہی کہا کہ معراج نے آنے کو کہا تھا۔۔ مگر اب اس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔

اور پھر وہ سچ میں گرنے لگی تھی۔۔ جب بہت پاس کھڑے اس

وجود نے اسے سہارا دیا تھا

✨✨✨✨

خولہ کو دیکھتے ہی ایک پل کو اسے لگا سانسیں بند ہونے والی ہیں۔۔

وہ لگ ہی اتنی خوبصورت تھی۔۔ بالاج اور حیدر صاحب کی سنگت

میں مسکرا کر اسے قریب آتی وہ کوئی اپسرا تھی۔۔۔۔

اسکے قریب آتے ہی معراج نے اسکے لئے ہاتھ بڑھایا۔۔

کیا اس سے زیادہ خوبصورت دن ہو سکتا تھ کوئی۔۔۔ خوشی سے دھڑکن رک جانے کا۔ منظر تھا اس کے لیے۔۔۔۔۔۔۔ فلش پر فلش ہورہے تھے۔۔ جب اسنے مسکرا کر اس مظبعط ہاتھ پر اپنا نازک ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور لوگ ان کو۔۔۔ وہ دنوں ساتھ لگ ہی اتنے خوبصورت تھے۔۔ مکمل۔۔۔

وہ۔اسکو لیئے وہ سٹیج پر ایا۔۔ اسے بیٹھاتے ہی خود بھی بیٹھا تھا۔۔

تب تک بلڈ کلر کا نفیس برائیڈل فراک پہنے۔۔ بھورے بالوں کو جوڑے میں مقیم کیئے خوبصورت میک اپ کیئے بھی وہ مومن اور

وہاج۔۔۔ اور فوزیہ بیگم کی سنگت میں چلتی ہوئی قریب آئی تھی۔۔۔

اسے بھی کاشان نے مسکرا کر ریسیو کیا۔۔۔۔ بیک گراؤنڈ میں دھیما سا ساز بج رہا تھا۔۔

ان دونوں جوڑیاں سٹیج پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔ کافی رش لگ گیا تھا سٹیج کے پاس۔۔۔ ایسے میں معراج اب ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔۔ اسے اجالا کی ٹینشن ہوگئی۔۔۔۔

جبکہ کاشان اور۔ پری مسکرا کر لوگوں کی باتوں کو جواب دے رہے تھے۔۔۔ خولہ اپنی کسی دوست سے بات کررہی تھی۔۔۔۔

منظر کافی مکمل ہو گیا تھا۔۔۔ دھیما ساز اب ایک بار پھر لاؤڈ میوزک میں بدلتا جا رہا تھا۔۔۔

✨✨✨

ہےےے تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔ "اپنے ساتھ اپنے حصار میں " کھڑی لڑکی کو دیکھتے وہ پریشانی سے بولا تھا۔۔۔۔

ایک ہاتھ اسکی کمر پر رکھا ہوا تھا۔ جبکہ اجالا نے ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

وہ دھندھلاتی نگاہوں سے سٹیج کو دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ وہاج یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔

کیا کوئی اتنا بھی خوبصورت لگ سکتا تھا۔۔۔ کیا کوئی اتنا مکمل حسین ہو سکتا تھا۔۔۔۔ کیا اس سے زیادہ بھی یہاں کوئی دلکش لگ رہا تھا۔۔۔ چہرے پر چھائی معصومیت۔۔ کپکپاتے سرخ لب۔۔۔ پر نم شہد رنگ آنکھیں۔۔۔۔۔ خوشبو میں رچا بسا نازک وجود۔۔ اسکے بہت قریب تھا۔۔۔۔۔

اجالا نے کچھ چونک پر اس شخص کو دیکھا۔۔۔۔۔ اور اسے ایک اور شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔

" آپ۔۔۔۔۔ یہاں۔۔۔۔۔ "اس سے کچھ دور ہوتے وہ حیرانگی سے بولی۔۔۔ بال چھوٹے کرنے کے بعد بھی وہ اتنا ہی دلکش لگ رہا تھا۔۔۔ وہ ایک پل میں پہچان گئی تھی،۔۔۔

" ہاں۔۔ میں وہ۔۔۔ تم۔ تم یہاں کیا کررہی ہو۔۔۔ "اسنے بات گھما دی۔۔ اسے پتا چل گیا تھا کہ اجالا کو کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔ مگر اسکا اتنا شدید ردعمل اسے سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔

" وہ۔۔۔ پتا نہیں کیا کررہی ہوں۔۔۔ "اسنے ہاتھ کی پشت سے گال صاف کیا تھا۔۔ چہرہ کافی گلابی ہوگیا تھا۔۔ خاص کر اسکا چھوٹا سا ناک۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔ کافی خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ دل بے ایمان کر "
دینے کی حد تک۔۔۔ "اسکے کان کے پاس جھکتے وہ گھمبیر سی آواز
میں بولا۔۔۔۔

مگر اجالا نے دھیان نہیں دیا۔۔ وہ شاید زہنی طور پر ادھر تھی
ہی نہیں۔۔۔۔ اور پھر بنا اسے دیکھے۔۔ انگلیوں سے فراک
سمبھالتی وہ دور ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

لمبے سنہرے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ فراک پاؤں
سے اٹھانے کے باعث بلیک پینسل ہیل میں مقیم سفید پاؤں نظر
آنے لگے تھے۔۔۔ ہیل کی ٹک ٹک ایک بار پھر دھیما دلفریب
سا ساز بکھیرتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

وہ کافی دیر سینے پہ بازو باندھے اسے دیکھتا رہا۔۔ یہاں تک کے وہ لوگوں کی بھیڑ میں گم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

✨✨✨✨

" تم اتنا لیٹ کیوں آئی ہو یار۔۔۔ "

اسکو دیکھتے ہی پری نے شکوہ کیا جو ابھی آرہی تھی۔۔۔۔

آسمانی رنگ کا پاؤں تک آتا فراک پہنے۔۔ جن کے دامن پر سلور رنگ سے خوبصورت کام کیا ہوا تھا۔۔۔ اور نیٹ کے بازو ہاتھوں

تک آتے ہی ایک سٹائل سے۔۔۔ پاؤں میں جو بھی پہنا ہوا تھا وہ لمبے فراک تلے چھپ گیا۔۔۔ چاکلیٹ براؤن بالوں کو ہلکا سا کرل کیئے اسنے دونوں شانوں پر ڈالے ہوئے تھے ۔۔ بہت ہلکے میک اپ میں اسنے اج بھی سبر و نیلی آنکھوں میں بھر بھر کر کاجل ڈالا ہوا تھا۔۔

دوپٹہ کندھوں پر ڈالے وہ مسکرا کر اس سے مل رہی تھی۔۔۔
بلاشہ وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

بس تیار ہورہی تھی۔۔۔ تو پتا ہی نہیں چلا۔۔ جن کے ساتھ آنا " تھا وہ آ بھی گئے۔۔ اور میں رہ گئی۔۔ پھر دوسری گاڑی میں " آئی۔۔ دیکھو میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔

پری نے مسکرا کر دیکھا تھا اسے۔۔ وہ اسکی پہلی اور آخری دوست تھی جو امیر تو نہیں تھی مگر کافی اچھی تھی۔۔۔

" تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ ویسے تمہیں اکر اب سے پہلے میری تعریف کرنی چاہیے تھی۔۔ "پری نے جیسے کچھ یاد دلایا تھا۔۔۔

" تم بھی بہت اچھی۔۔۔ بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ اور کاشان بھائی کے ساتھ تو اور بھی اچھی۔۔ " اسنے دل کی تعریف کی تھی۔۔ ساتھ ہی نگاہیں اٹھا کر کاشان کو دیکھا۔۔۔ جو کسی سے بات کر رہا تھا مسکرا کر۔۔۔ اور پھر وہ دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔۔۔

ہلکے نیلے رنگ کے کاٹن کے سوٹ میں۔۔ بازووں کو کہنیوں تک " فولڈ کیئے وہ جھل کر سامنے ٹیبل کر کچھ رکھتے مسکرا کر کاشان سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔ یوں کہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

کچھ قدموں کی دوری پر کھڑا وہ شخص اس کی دھڑکنوں کو بری طرح منتشر کر گیا تھا۔۔

اسکا چہرہ گلابی پڑا تھا۔۔۔

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔ میرا بھائی ہے مومن۔۔۔ "پری " نے شرارت سے کہا تھا۔۔

جبکہ وہ بوکھلا گئی۔۔ دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کے مچل رہا تھا۔۔۔

اسی پل مومن نے بھی انہیں دیکھا۔۔۔ پری کو دیکھتے جہاں مسکرایا۔۔۔ ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر بہت کچھ یاد آیا۔۔۔ وہ قربت کے کچھ لمحیں وہ نیم اندھیرے میں تنہائی۔ وہ اسکا بہک جانا۔۔ اسکے گالوں کو چھونا۔۔۔۔ سب کسی فلم کی طرح سامنے گھوم رہا تھا۔۔۔۔ دل کی دھڑکن ایک پل کو منتشر ہوئی تھی۔۔۔

اور پھر وہ مسکرایا تھا اس لڑکی کا جھکا چہرہ دیکھ کر۔۔ وہ دیکھ سکتا تھا کہ اسکا چہرہ بالکل گلابی ہوگیا تھا۔۔۔ اور وہ گال آگ اگلنے لگے تھے۔۔۔۔

شاید اسے بھی وہ کچھ لمحیں یاد آئیں ہوں۔۔ جبھی اسے دیکھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

ساز ایک بار پھر دھیما سا ہوگیا ۔۔ فسوں بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ طلسم سا بکھر رہا تھا۔۔۔

..کیا کہا کسی حسین بدن پر تُو آمادہ نہیں ہوتا"

! جانے دے یار اتنا بھی کوئی سادہ نہیں ہوتا

..پگھل جاتی ہے قرب کی حدت سے پارسائی اکثر

🖤 وہ بھی بہک جاتا ہے جس کا ارادہ نہیں ہوتا

✨✨✨✨

دس پیرا میڈے مونڈھیاں تے

میڈے یار دِی چادر کد چڑھ سی؟

میں دھاگے بَنھ بَنھ تھک گئی ہاں

میکوں دَھاگیاں والا کَد لَبھ سی؟۔

افف آمنہ۔۔۔ کیا تم مومن میں انٹرسٹ لے رہی ہے۔۔۔ وہ"
" خولہ کو پسند کرتا ہے یار۔۔

اور آس پاس دھماکتے ہوتے سنے تھے آمنہ نے۔۔۔ سر کو جھکایا
ہوا تھا ایک دم اٹھایا۔۔۔ بے یقینی سے۔۔ دل۔ دکھ کر رہ گیا۔۔۔

میں۔۔ میں تو نہیں۔۔ وہ۔ تو۔۔۔ "بے ربط سے جملے بولتی وہ "
لب کاٹ کر رہے گئی۔۔ کئی آنسو گلے میں ہی اٹک کر رہ
گئے۔۔۔۔

کچھ لمحے اسے دیکھنے کے بعد مومن خان سٹیج سے اتر چکا تھا۔۔۔۔

اوروہ اس وجہی شخص کو دور ہوتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ ابھی تو خواب سجے بھی نہیں تھے۔۔ کہ تعبیر سامنے آگئی سامنے۔۔

□□□□□

باندھ رکھا ہے جو ذہن میں خیال
اس کی ترمیم کیوں نہیں کرتے
اور بے سبب الجھنوں میں رہتے ہو
مجھ کو تسلیم کیوں نہیں کرتے

...

اپنا فراک سنبھالتی وہ سائیڈ پر ایک صوفے پر اکر بیٹھی۔۔۔۔ پر نم آنکھیں بار بار سٹیج کی طرف اٹھ رہی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا، کہ آخر یہ سب تھا کیا۔۔ معراج اور وہ لڑکی ساتھ کیوں تھے اور اگر تھے تو باقی سبب ھی ادھر ہی ہوں گے۔۔۔

اسنے تڑپکر ادھر ادھر دیکھا۔۔ سنہرے بال کتابی چہرے کے اطراف میں پھلیے ہوئے کافی دلکش لگ رہے تھے۔۔۔

میں دور دور کر کوئی ان میں سے نظر نا آیا۔۔ خیر خواہ کو تو وہ پہچان گئی تھی مگر کسی دوسرے پر غور ہی نہیں کیا۔۔ ابھی غور

کرنے لگی تھی جب جمیلہ خالہ جو اپنی طرف آتا دیکھ کر خفگی سے چہرہ جھکا لیا۔۔۔

"اجالا۔۔۔ تمم۔۔ دیکھو تو بڑا ہے۔۔ کچھ سوچ کر ہی اس نے یہ قدم اٹھایا ہو گا نا۔۔ "وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ جان گئی تھی ان لوگوں کو۔۔

" اس طرح کوئی کرتا ہے خالہ۔۔۔ ایک زرا خبر نہیں لگنے دی انہوں نے ہمیں " وہ ہنوز خفا تھی۔۔ کچھ بے یقینی تھی۔۔ کچھ غم تھا۔۔ شہد رنگ نگینوں سی آنکھیں برس رہی تھی

دیکھو میں۔۔ اچھا وہ دیکھو۔ آگیا ہے معراج اب خود ہی۔ کلاس "
لو اسکی "انہوں نے کچھ کہنا چاہا مگر سامنے سے معراج کو آتا دیکھ
کر بات بدلی تھی۔۔۔

اجالا۔۔۔ تم۔۔۔ تم رو رہی ہو۔۔۔ اچھا سنو تو۔۔۔ ایک بار بات "
تو سن لو۔۔ "وہ اسکے پاس آکر صوفے پر بیٹھتے اسکا چہرہ اپنی
طرف کرنا چاہا۔۔

دلنشین نہیں ہے۔۔۔ اور آپ بھی بھول گئے ہیں مجھے۔۔۔ نکاح "
پر تو بلایا بھی نہیں اور اج ولیمہ "اسکی آنکھیں ایک بار پھر برسنے
" لگی "اور۔۔۔ خولہ سے۔۔ آپکو پتا ہے کہ تایا۔۔۔

"شیششش۔۔۔ مجھے پتا ہے گڑیا۔۔ دیکھو تمہیں یقین ہے نا مجھ

پر۔۔۔ میں کچھ غلط نہیں کررہا۔۔ رہی بات نکاح کی تو وہ سب ہوا

ہی اچانک۔۔ اور اگر ابھی بھی پہلے بتا دیتا تو تم نے رو رو کر بخار

چڑھا لینا تھا اج تک۔۔۔۔ اب دیکھو آنسو صاف کرو۔۔ اور سب

سے ملو۔۔ "

اسکے انسو صاف کرتے وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔ بھورے بال ہنوز

جیل سے سیٹ تھے۔۔۔۔

" میں کسی سے بھی نہیں۔۔۔۔

"میرے لیے بھی نہیں۔۔ "اسنے ماں سے پوچھا۔۔۔

اور۔ دلنشین۔۔۔ "اسے پھر سے رونا آیا۔ آج چھوٹی چھوٹی "

بات پر اسے رونا آرہا تھا۔۔

دلنشین کا کہہ دیا ہے کہ وہ آؤٹ آف سٹی ہے۔۔۔ اور تم نے "

بالاج سے کچھ اول فول نہیں کہنا وہ نہیں جانتا کہ ہم اسکے بارے

" میں جانتے ہیں۔۔ سہی ہے نا۔۔

اجالا نے فقط سر ہاں میں ہلایا تھا۔۔۔

شاباش۔۔ اب چلو میرے ساتھ۔۔ خولہ سے سہی سے ملنا۔۔۔ وہ "

" کچھ بھی نہیں جانتی دلنشین کا بھی نہیں۔۔ خالہ آپ بھی چلیں

اجالا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کرتے وہ کب سے خاموش بیٹھی جمیلہ بیگم سے بولا تھا۔۔۔۔

□□□

مجھے پہلے لگتا تھا ذاتی مسئلہ ہے۔
مَیں پھر سمجھا محبت کائناتی مسئلہ ہے۔

پرندے قید ہیں تم چہچہاہٹ چاہتے ہو۔
تمہیں تو اچھا خاصا نفسیاتی مسئلہ ہے۔

سٹیج پر اب فوزیہ بیگم ہانیہ بیگم وہاج بالاج مومن اور حیدر خان کے ساتھ وہاں اب بہت قریبی لوگ تھے۔۔۔۔ ۔۔

وہ سب ہی جمیلہ بیگم اور اجالا سے ملنے کو بے قرار تھے۔۔ وہ " قبل کر گیا تھا کہ اجالا کو لاتا ہے تب ہی سب اکھٹے تھے۔۔
دلنشین کا یہی بتایا تھا کہ وہ تھی ہی نہیں سو چاہنے کے باوجود بھی انہوں نے زیادہ اصرار نا کیا۔۔۔

وہاج۔۔ یہ۔ معراج کہاں گیا ہے دیکھو تو سہی۔۔ میں نے اسے " کہا تھا کہ تجھے بچیوں سے ملوائے۔۔ اب مل ہی نہیں۔۔۔۔۔
حیدر خان بولتے بولتے خاموش ہوگئے۔۔

باقی سب بھی خاموش ہو گئے اور سامنے سے معراج کو آتا دیکھ رہے تھے۔۔۔ سفید اور

کاٹن کی شلوار قمیض پر اب کچھ سلوٹیں پڑ گئی تھی۔۔ گرے سوٹ کوٹ کے بازو عادتاً اوپر کرنے کی کوشش کی ہوئی تھی۔۔ اسکے ایک ہاتھ میں سفید لانگ فراک والی خوبصورت و معصوم سی لڑکی چلی آرہی تھی جس کی ہیل کی ٹک ٹک ایک الگ ہی ساز پرو رہی تھی۔۔۔ سنہرے بال کچھ شانوں اور کمر پر کسی آبشار کی مانند بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ بری طرح لب کاٹتی کچھ گھبرائی ھوئی تھی۔۔ جبکہ دوسری طرف پلم نفیس سوٹ میں ملبوس جمیلہ بیگم تھی۔۔۔ وہ بھی سنجیدہ سی تھی معراج کی طرح۔۔۔

اسلام۔۔۔ وعلیکم۔۔۔۔ "ان کے قریب پہنچتے پر اجالا نے بمشکل "
کہا تھا۔۔۔ وہ حیدر خان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔ "ایک دم کھڑے ہوتے انھوں نے پر مسرت "
سے اسے سینے سے لگاتے سر تھپتھپاتے محبت سے کہا تھا۔۔۔

باقی سب بھی کھڑے ہوگئے۔۔ سوائے خولہ اور پری کے۔۔۔
کاشان بھی اٹھ گیا تھا۔۔

کیسی ہے میری بچی۔۔ "اسکا ماتھا چھوتے انھوں نے نرم مگر با "
رعب اواز میں کہا تھا۔۔ اس سب میں معراج خاموشی سے دونوں

بازو کمر کر باندھے کھڑا تھا۔۔ جبکہ جمیلہ بیگم ہانیہ بیگم نے مل رہی تھی۔۔۔

عجیب سا سماں بن گیا تھا۔۔ بکچھ بچھڑے برسوں بعد ملے تھے۔۔۔

وہ اب ہانیہ بیگم سے مل رہی تھی۔۔ دل تو کیا کہیں غائب ہو جائے۔۔ وہ وہ سلمانی ٹوپی کی مالک تھی ہی نہیں۔۔۔ وہ بادل نا خواستہ۔۔ وہ مل ہی رہی تھی سب سے۔۔

اس سے ملو یہ ہے تمہاری کزن خولہ۔۔۔ اور خولہ۔۔ یہ اجالا۔۔ "

ہانیہ بیگم اب اسے خولہ سے ملوا رہی تھی۔۔۔ "

خولہ نے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔

نہیں تم۔۔ بیٹھی رہی۔۔ "وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گئی صوفے "

پر۔۔۔

مجھے۔۔۔ مجھے یقین ہی نہیں۔ آرہا۔۔۔ اوو گاڈ۔۔۔ "جولہ نے "

لبوں پر ہاتھ رکھے تھے۔۔ وہ بے یقینی و جوشی سے اسے دیکھ رہی

تھی۔۔۔ اسے وہ معصوم سی خوبصورت سی لڑکی حد درجے پسند

آئی۔۔۔ مجبوری تھی ورنہ وہ کھڑی ہو کر اسے گاسے گلے لگاتی یا

خوشی سے چیخ پڑتی۔۔ اسکی زندگی ناقابلِ یقین حد تک خوبصورت

ہوتی جارہی تھی۔۔۔۔۔۔

باقی سب بھی اب انہیں دیکھ رہے تھے خوشی سے۔۔ دلنشین کی۔

کمی سب کو محسوس ہوئی۔۔۔ جس کا حیدر خان نے اظہار بھی

کیا۔۔۔

دوستوں کے ساتھ تو جاتے رہنا تھا۔ آج دلنشین کو بھی لے "
آتے۔۔۔ سب ساتھ بیٹھتے عرصے بعد "انہوں نے خفگی سے
معراج سے کہا۔۔ وہ صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔۔

جبکہ بالاج خان نے پہلو بدلا تھا۔۔ اسکے باپ کو نجانے کیوں بار بار
دلنشین یاد آتی تھی۔۔۔ معراج یک ٹک اس لڑکی کو دیکھے جا رہا
تھا نجانے کیوں۔۔۔

اجالا اب پری سے ملی۔۔۔ وہ بھی کافی اچھے سے ملی تھی۔۔ سٹیج پر
بیٹھے ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ خوش بھی نہیں ہو پا رہے تھے۔۔

اجالا ان سے بھی تو ملو۔۔۔ یہ تمہارا بڑا کزن ہے بالاج خان۔۔۔ "
ہانیہ بیگم نے بالاج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "

وہ جو خولہ کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی چونک کر مڑی۔۔

ا۔۔۔۔ اسلام۔۔۔ و۔ علیکم۔۔ "اسنے بمشکل مسکرا کر سلام "
کیا۔۔ آنکھیں برسنے کو بے تاب ہوئی تھی۔

وعلیکم السلام۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولا۔۔ جبکہ اسے بغور دیکھ رہا "
تھا۔۔ وہ دلنشین سے۔ کافی حد تک ملتی تھی۔۔۔

اور یہ وہاج خان۔۔ یہ بھی تمہارا کزن ہے۔۔ خولہ اور بالاج کا " بھائی۔۔۔ "انہوں نے اب وہاج کی طرف اشارہ کیا۔۔ وہ قدرے دور تھا۔۔ مگر ان کے پکارنے پر پاس اگیا۔۔

اور اج کا۔ دوسرا بڑا دھچکا لگا اسے۔۔ بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔۔ وہ جو اسنے باقی سب کو سلام کر لیا۔۔ وہاج لو وہ بھی نا کر سکی۔۔۔ لب کھلے پھر بند ہوگئے حیرت و دکھ سے۔۔۔ کیا وہ بھی اسکے ماں باپ کے قاتلوں کے گھر سے تھا۔۔ دل میں دور کہیں چھبا تھا شدت سے۔۔۔

اب کے آنکھیں نم ہوگئی۔۔ وہ ادھر ہی بیٹھی اسے دیکھتی گئی۔۔ دفعتاً اسے

احساس ہوا کہ سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ "وہ بہت کم آواز میں بول پائی تھی۔۔۔۔"

جبکہ وہ چہرہ کچھ جھکائے لب دبائے کھڑا تھا۔۔ اسکی حالت پر ایک پل کو دل کی کے قہقہہ لگا ہی دے۔۔ مگر بھی ضبط کر گیا۔۔۔۔
چھوٹے بال اس کے ساتھ اور اچھے لگ رہے تھے۔۔ وجہی چہرہ اج کچھ زیادہ ہی روشن تھا۔۔۔

پھر وہ مومن سے بھی ملی۔۔ مگر دل کہیں وہ بری طرح ڈسٹرب ہوچکی تھی بار بار وہاج کو دیکھتی وہ اب فرصت سے بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ آمنہ بھی اب اگئی تھی۔۔۔

بڑے اب پھر مہمانوں کی طرف لوٹ گئے تھے جہاں کھانا لگ چکا تھا۔۔۔

سٹیج پر بھی کھانا لگایا تھا۔۔ کھانا تو تھا کسی نے نہیں بس ہاتھ ہی لگایا۔۔ بالاج سب کو چھوڑتے مہمانوں کی جانب چلا گیا تھا۔۔۔

خولہ کب سے باتیں کیئے جارہی تھی اجالا سے اور وہ غائب دماغی سے سن کر جواب دیتی پھر وہاج کو دیکھنے لگتی۔۔۔ دلو دماغ مان ہی نہیں رہا تھا کہ اچانک سے اسکے کزن نکل آیا تھا ۔۔۔

"خولہ تمہیں پتا ہے کہ ماما اب چاہتی ہیں کہ مومن کی بھی شادی ہو جائے "پری نے ایک نظر آمنہ کو دیکھا اور پھر مسکرا کر خولہ سے بولی تھی۔۔۔

" ہیں۔۔ "اسے واقعتاً حیرت ہوئی۔۔۔ "اور مجھے بتایا بھی نہیں "۔۔ ایک ہی ہفتہ ہوا ہے میری شادی کو اور غیر کر دیا ہے مجھے وہ سچ میں خفا ہوئی تھی۔۔ سیاہ چھوٹے بال چہرے کے اطرف میں پھیلے شانوں کو چھو رہے تھے۔۔۔

آمنہ نے دوبارہ حیرت سے اسے دیکھا۔۔ دل بے اختیار ہی۔ مچلا تھا۔۔ وہ بار بار خود پر اسکی نگاہوں کی تپش محسوس کرتی تھی۔۔ وہ

سب کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہ رہی تھی مگر پری بے زبرستی بیٹھایا تھا۔۔

اوو کم ان پری۔۔ میری کوئی شادی نہیں ہورہی "وہ بری طرح " بور ہوا اس ٹاپک پر۔۔ خولہ کو دیکھ کر دل ایک کسک تو اٹھتی مگر اب وہ مان چکا تھا کہ وہ وہ مان گیا تھا کہ وہ کسی اور کا نصیب ہے۔۔ ایک طرف آمنہ کو دیکھتا۔۔ تو نجانے کیوں اس کے دیکھنے پر بری طرح نروس ہو جاتی۔۔۔ شاید اس رات کے بعد۔۔ مگر اسے مزا آرہا تھا، اب اسے تنگ کرنے سے۔۔۔

سنو تو۔۔۔ شادی ہو کس سے رہی ہے۔۔۔ ابھی فکس تو نہیں " ہوئی مگر ماما نے لڑکی دیکھ رکھی ہے "اسکی بات کو سرے سے نظر انداز کرتے وہ چہک کر بولی۔۔

پری نے ایک نظر مومن کو دیکھا پھر دوبارہ پری کو۔۔۔ وہ کسی کو بھی خاص نہیں جانتی تھی مگر نجانے کیوں سن رہی تھی۔۔ شاید خولہ کی وجہ سے۔۔۔

وہاج بھی اب انہیں سن رہا تھا دلچسپی سے۔۔۔ اج سارا کچھ خوبصورت ہوگیا تھا۔۔ نجانے کیوں۔۔۔۔

میری پیاری دوست آمنہ۔۔۔ ہیہیہی۔۔۔ شاک کیوں ہو گئے۔۔ "
سچی ماما نے مجھے خود بتایا تھا کل۔۔۔ "اسنے بس پر دھماکا کیا تھا۔۔۔

مومن کو کوفت زدہ ہوتا اٹھنے والا تھا ادھ ہی ٹک گیا۔۔۔

جبکہ آمنہ۔۔ اسکی دھڑکنیں تھم گئی کچھ پل کو۔۔۔ وہ بے یقینی سے پلوشہ کو دیکھ رہی تھی جس نے کچھ دیر پہلے تو کچھ اور کہا۔۔۔
جب وہ ان دیکھے خوابوں کی تعبیر دیکھ چکی تو تعبیر ہی بدل گئی تھی۔۔۔

اجالا اب امنہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ معصوم سی اچھی لگی تھی اسے۔۔۔ کچھ پل کو ہی سہی مگر دماغ کسی اور بات کی طرف گیا تھا۔۔۔

لیکن پھوپھو نے ایسی کوئی بات نہیں کی پلوشہ۔۔ "اس سب میں پہلی بار وہاج بولا تھا خاصی ناگواری سے۔۔۔ یوں بے وجہ اتنے لوگوں کے سامنے وہ کیسے کسی لڑکی کو ایک انجان مرد سے منسوب کرہی تھی۔۔۔

کیوں نہیں کی۔۔۔ مجھے رات میں ماما نے خود کہا تھا کہ وہ مومن" کے لیے آمنہ۔۔۔۔ اسکی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔۔

جب آمنہ اپنا فراک سمبھالتی خاموشی سے وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔

وہ بمشکل چلتی سٹیج سے اتری۔۔ ٹانگوں سے جان نکل رہی تھی۔۔۔

چہرہ بھاپ اڑا رہا تھا۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا کہ پری نے سچ کہا یا جھوٹ مگر اس کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

ہاں ٹھیک تھا کہ وہ مومن کو پسند کرتی تھی مگر اسکا مطلب یہ تو نا تھا کہ یوں بات کرے۔۔ ابھی رشتے کی بات چلی بھی نہیں۔۔۔ نجانے سب کیا سوچ رہیں گے اسکے بارے میں۔۔۔ بے اختیار اسے رونا آیا تھا۔۔۔

وہاں سب خاموش ہوگئے۔۔۔ وہاج نے سپاٹ نظروں سے پری کو دیکھا مگر اسے کچھ نہیں کہہ پایا۔ وہ ان کی بہن کی طرح تھی

اب شادی کے دن اسے ڈانٹ تو سکتا نہیں تھا۔۔ سو خاموش رہا تھا۔۔۔

اجالا لب دبا گئی دانتوں تلے۔۔۔۔ ۔

پری یار تم نے اسے خفا کر دیا ہے شاید "خولہ نے دور جاتی آمنہ" کو دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا۔۔

میں نے تو جنرل بات کی۔۔۔ مجھے کیا پتا۔۔۔۔ وہ اب نادم سا " کہہ رہی تھی۔۔۔

جبکہ خاموش بیٹھا مومن اسے نہیں سن رہا تھا۔۔۔ وہ کسی اور سوچ میں گم ہوگیا تھا۔۔۔ اگر ایسا ہو جاتا تو شاید اسے برا نا لگتا۔۔۔ اور پھر وجہی چہرہ موڑ کر دور جاتی آمنہ کو دیکھا۔۔ اسکے چہرے پر مسکراہٹ چھاگئی تھی۔۔

□□□□□

جس طرح ٹوٹ کے گرتی ہے زمین پہ بارش
اُس طرح خود کو تیری ذات پہ مرتے دیکھا

کھانا کھانے کے بعد معراج اور کاشان لوگ بھی سٹیج پر اگئے اب فوٹو سیشن ہورہا تھا۔۔۔ معراج خولہ۔۔ کاشان پری کے بعد اب فیملی فوٹو بنانے کو سب کھڑے ہوئے۔۔۔

کیا ہو جاتا جو دلنشین کو بھی لے آتے تو۔۔۔ "حیدر خان اب " دکھ سے بولے۔۔ ایک بار پھر وہ سب کو یاد آئی۔ جبکہ بالاج نے الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت کو کنپٹی پر مسلتے باپ کو دیکھا۔۔ اور پھر اجالا اور معراج کو۔۔۔

جنہوں نے اب کی بار بھی خاموشی پر اکتفا کیا۔۔۔

مومن وہاج اجالا اور بالاج پیچھے کھڑے تھے جبکہ حیدر خان دادی سائیڈ صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔ ہانیہ بیگم جمیلہ بیگم اور فوزیہ

بیگم دائیں جانب اور بائیں جانب بالاج وہاج اور اجالا کھڑے تھے۔۔۔۔۔

معراج تو قدرے نارمل ہی ایکٹ کررہا تھا مگر اجالا کو دیکھ کر ہی یوں لگتا کہ اسے زبردستی کھڑا کیا ہوا تھا ساتھ۔۔۔ بالاج پھر وہاج اور پھر اجالا تھے۔۔۔ وہ اسکی دائیں جانب تھی۔۔۔

کچھ فوٹو کے بعد بالاج تو ہاتھ اٹھاتا دور ہوگیا تھا۔۔۔

اجالا نے بھی جانا چاہا۔ جب اچانک ہی وہاج کے اسکی کمر کے پاس سے گزارتے اپنا ہاتھ صوفے کی پشت پر رکھا۔۔۔۔

بے ساختہ دو قدم اگے ہوتے وہ سانس تک روک گئی۔۔۔ اگر جو زرا سا پیچھے ہوتی تو اسکی کمر وہاج کے بازو کو چھوتی۔۔ انہیں کوئی نہیں دیکھ رہا تھا۔۔ سو ٹینشن کیسی۔۔۔۔

اجالا نے بے بسی سے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔۔بال دائیں جانب چہرے پر آئے۔۔۔ کچھ قدم پر کھڑا ہو شخص اسے ہی دیکھ رہا تھا دلچسپی سے مسکراتے ہوئے۔۔

جبھی فلش ہوا اور یہ لمحہ بھی باقی کئی لمحوں کے ساتھ محفوظ ہوگیا کیمرے میں۔۔۔

ہاتھ ہٹائیں وہاج۔۔۔ "وہ دانت پیس کر بولی۔۔۔ دکھ غصہ بے" یقینی ہنوز قائم تھی۔۔۔

مگر وہاج ایک دم سے بہت قریب آگیا۔۔۔۔

اجالا نے ایک دم ڈر کر سب کو دیکھا۔۔۔ اور پھر وہاج کو۔۔ کافی قریب اتنا اسکے کندھے سے کندھا مس کرتے آگے گزرتا چلا گیا تھا۔۔۔

اجالا کا اٹکا سانس بحال ہوا۔۔ شکر تھا کسی نے نوٹ نا کیا۔۔۔ مگر کیمرہ کئی فوٹوز لے چکا تھا۔۔

اجالا نے ایک بار پھر سب کو دیکھا۔۔ اب سب ہنس کر بات کر رہے تھے۔۔۔

کاشان پری کو کچھ کہہ رہا تھا۔۔

خولہ بالاج ہانیہ بیگم کسی بات کا جواب دے رہی تھی مسکرا کر۔۔۔۔

بالاج جمیلہ بیگم کی کوئی بات سن رہا تھا سنجیدگی سے دنوں ہاتھ کمر کر باندھے اس نے چہرے کو کچھ خم دیا ہوا تھا۔۔ سیاہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے بھی۔۔

حیدر خان اٹھ کر اب کسی سے مل رہے تھے۔۔ سب کتنا خوبصورت تھا۔۔ مگر اسے کچھ اچھا نہیں لگا۔۔۔ بار بار اپنے ماں باپ کے قاتلوں کو سامنے دیکھ کر وہ ان سے نفرت بھی نہیں کر

پا رہی تھی۔۔ وہ سب خون کے رشتے تھے۔۔۔ مگر اسے کوئی محبت کوئی عزت ما ملی اپنے دل میں ان میں سے کسی ایک کے لیے بھی۔۔ ہاں۔۔ بس ایک شخص کو چھوڑ کر۔۔۔۔

وہاج کو اپنے باپ کے قاتلوں کے گھر کا وارث جان کر۔۔ اپنی بہن کے مجرم کا بھائی جان کر بھی دل نفرت نا کر پایا۔۔ اب بھی اسکو دیکھتے ہی دل شدت سے دھڑک جاتا۔۔۔

وہ شدید ٹینس ہوگئی۔۔ کیا ہورہا تھا اور کیوں۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔ سر اب درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔۔ اسے ڈرگز کی شدت سے طلب ہوئی اس وقت۔۔ رونے کا شدت سے دل کیا تھا۔۔۔

وہ ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی بار بار پلکیں جھپکتے وہ دھندلاتے منظر کو دیکھتی گئی ۔۔

ان کے مجرم کیسے خوشی سے جی رہے تھے۔۔۔۔ اس سے برداشت نہیں ہو پا رہا تھا۔۔

□□□□

کیوں ہے مغرور ؟ تُو لاچار بھی ہو سکتا ہے
تیرے جیسے سے تجھے پیار بھی ہو سکتا ہے

پہلے دستور تھا قاتل، کوئی دشمن ہو گا
ہاں مگر اب تو کوئی یار بھی ہو سکتا ہے

کیا تم مجھ سے شادی کرنے کے لیے راضی ہو۔ "وہ وہ سرخ" گلاب کے پھولوں کی پتیوں کو چھو رہی تھی جب عقب سے اس کی آواز آئی دھڑکنیں منتشر ہوئی مگر وہ مڑی نہیں تھی۔عجیب سی شرمندگی محسوس ہوئی۔ اسے۔۔

ویسے کیا تمہیں ہماری وہ ملاقات یاد نہیں ہے جب تم میرے " کمرے میں مجھ سے ملنے آئی تھی۔ "اسکو نا مڑتے دیکھ کر وہ دوبارہ بولا۔ وجہی چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی جبکہ آنکھوں میں دلچسپی تھی اسکے لئے۔

کیا!!آپ کو۔ غلط فہمی ہوئی ہے میں آپ سے ملنے نہیں آئی تھی" میں تو پری کے کمرے میں جانا چاہ رہی تھی۔ "ایک دم مڑتے اسنے صفائی دی۔ مگر پھر چہرہ جھکا گئی اس کی چلاکی سمجھ میں آئی تو اسنے یہاں سے جانا چاہا تھا

" اچھا۔ اسکے بعد جو ہوا۔ مومن نے لب دانتوں تلے دبائے۔۔ " وہ بھی آپکو یاد ہوگا ویسے میں شریف آدمی ہوں۔وہ تو بس آپ متحرمہ ہیں ہی اتنی خوبصورت کہ۔ وہ دو قدم چل کر اسکے قریب آیا۔ "شریف آدمی بھی شریف نہیں رہتا۔ "اسکی آنکھوں میں جھانکتے وہ بوجھل سی آواز میں بولا تھا

جبکہ آمنہ کا چہرہ لال انگار ہو گیا ۔۔ دل کانوں میں گونجنے لگا تھا۔۔ گال پر اسلا دھکتا لمس یاد آتے ہی اسے ایک بار پھر مومن سے ڈر لگا۔ اوپر سے پری کی باتیں۔۔۔

روکو۔ "اس سے پہلے وہ بھاگتی۔۔ مومن نے اسکی کلائی پکڑتے " اسے روکا اور خود کے کچھ قریب کیا تھا۔مگر فاصلہ نا مٹایا سارا۔ وہ ادھر ادھر دیکھتی مزاحمت کرنا چاہ رہی تھی۔۔ اسکی سبز و نیلی آنکھوں میں خوف سا در آیا

پلیز۔ چھوڑ دیں۔ "وہ دھیرے سے بڑبڑائیاگے پیچھے کافی لوگ" تھے ایسے میں اگر کوئی دیکھ لیتا تو۔

تم کافی دلچسپ لڑکی ہو۔ مجھے وہ لمحے شدت سے یاد آتے "
ہیں۔ میں ان لمحوں کو دوبارہ جینا چاہتا ہوں"بغور اسکے گلابی
چہرے کو دیکھتے وہ بے باکی سے بولا تھا

دیکھیں کسی نے دیکھ لیا تو "

" میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے۔ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی "
دھیرے سے اسکے اسی گال کو ہاتھوں سے چھوتے وہ گھمبیر آواز
میں بولتے اسکا دل شدتوں سے دھڑکا گیا تھا۔ وہ یک ٹک اسے
دیکھ رہی تھی جبکہ وہ اسکے گلابی بھرے بھرے گالوں کو

مگر۔ آپ تو خولہ سے محبت کرتے۔ تھے نا۔ "اور پھر یکدم سارا" فسوں ٹوٹ کر بکھرتا چلا گیا۔۔ اسکو چھوڑتے مومن پیچھے ہو گیا تھا۔۔ اب وہ بے باک پن وہ شوخی کہیں نہیں تھی۔۔ امنہ کو شدت سے محسوس ہوا وہ غلط وقت پر بول گئی تھی۔

ہاں میں خولہ سے محبت کرتا ہوں۔ مگر مجھے تم بھی چاہیئے ہو" اب۔ "وہ سرد مہری سے بولتا اسکے خوابوں کو پروان چڑھتے سے پہلے ہی توڑ چکا تھا۔۔۔

میں متفق ہوں تیری تمام باتوں پر
بہرحال یوں دل توڑا نہیں کرتے
عشق ایک ہی شخص سے حلال ہے

ہر ایک سے تھوڑا تھوڑا نہیں کرتے

آپ۔۔۔ آپ خولہ سے۔۔۔۔۔ محبت کرتے ہیں۔۔۔ کیا سچ"
میں۔۔۔ "اسکی سبز و نیلی انکھیں نم ہو گئی۔۔۔۔

ابھی تم۔ نے ہی کہا۔۔۔ تم کرتا ہوں گا۔۔۔ مگر شادی تو نہیں "
ہوئی نا۔ شادی تم سے کروں گا۔۔۔ "دونوں ہاتھ سینے پر باندھے
وہ بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ کوئی محبت نہیں ہوئی تھی اسے
مگر سامنے موجود لڑکی اسے اچھی لگی۔۔ ورنہ تو اگلے پانچ چھ سال
شادی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

مجھے کوئی شادی نہیں کرنی ہے آپ سے۔۔ "دائیں ہاتھ کی پشت " سے اگل صاف کرتے وہ کچھ خفگی سے کہتی اس سے دور ہوگئی۔۔۔ جو کہ وہ جانتی تھی اگر جو اسے وہ شخص بھیک میں بھی دیا جائے تو وہ انکار نا کر پاتی۔۔۔ چاہ کر بھی نہیں۔۔۔

جبکہ وہ کافی دیر اسے دیکھتا رہا دور جاتا۔۔۔ چاکلیٹ براؤن بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ جبکہ آسمانی رنگ کا فراک کو بمشکل سمبھال رہی تھی۔۔۔

□□□□

"کوئی ایسا جادو ٹونہ کر"

"میرے عشق میں وہ دیوانہ ہو"

"یوں الٹ پلٹ کر گردش کی"

"میں شمع وہ پروانہ ہو"

"زرا دیکھ کے چال ستاروں کی"

"کوئی زائچہ کھینچ قلندر سا"

"کوئی ایسا جنتر منتر پڑھ"

"جو کردے بخت سکند سا"

رات گئے تک فنکشن جاری رہا تھا اور پھر سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔۔

اجالا اور جمیلہ بیگم ابھی کے لیے گاؤں والے گھر ہی آ گئے تھے۔۔۔ خولہ اپنے کمرے میں تھی۔۔ معراج باہر کچھ لوگوں سے مل رہا تھا۔۔۔

جمیلہ بیگم ابھی ابھی خولہ کے پاس سے اٹھ کر آئی تھی۔۔۔ کافی تھکن کی وجہ سے اب وہ کمرے )گیسٹ روم (میں چلی گئی۔۔۔ اجالا کو خیال ہی نہیں رہا ورنہ وہ انہیں اپنا ساتھ کمرے میں رہنے کا کہتی۔۔۔۔

اس کی حالت خود کافی خراب تھی۔۔۔ سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔ وہ کافی ضبط کیئے اپنے بیڈ کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ چینج کرنے کا خیال ہی نہیں رہا۔۔۔

سر کرسی کی پشت پر ٹکائے وہ بس خاموشی سے روئے جا رہی تھی۔۔ نجانے اسے رونا کس بات پر آرہا تھا۔۔ برسوں بعد اپنے ماں باپ کے قاتلوں کو دیکھ کر۔۔۔ یا وہاج کی وجہ سے۔۔ یا معراج کا خولہ سے شادی کی وجہ سے یا تو دلنشین کی وجہ سے۔۔ وہ کچھ نہیں جانتی تھی وہ بس روئے جا رہی تھی۔۔ بنا آواز کے۔۔۔

سنہرے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔ انسوؤں سے وہ کتابی چہرہ تر تھا۔۔ سر شدید درد کر رہا تھا۔۔ اعصاب کھینچے جا رہے تھے۔۔۔

اسے اس وقت ڈرگز کی اشد ضرورت محسوس ہورہی تھی۔۔۔

اتنی کہ اسے لگا کہ ڈرگز نا ملے تو وہ مر جائے گی۔۔

اسکا بیگ معراج کی جیپ میں تھا۔۔ اور وہ باہر کچھ دوستوں میں

بیٹھا تھا۔۔

اس بیگ میں بچے کچھ ڈرگز تھے جو وہ نجانے کیوں لے آئی

تھی۔۔۔

اور اب ایک ایک سیکنڈ صدیوں سا محسوس ہورہا تھا۔۔۔ دفعتاً

بھاری قدموں کی آواز اسے سنائی دی۔۔ معراج شاہد آرہا

تھا۔۔۔

پل میں اٹھتے اسنے چہرہ صاف کیا اور الماری کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

"کوئی چلہ ایسا کاٹ کہ پھر"
"کوئی اسکی کاٹ نہ کر پائے"
"کوئی ایسا دے تعویز مجھے"
"وہ مجھ پہ عاشق ہو جائے"

"کوئی فال نکال کرشمہ گر"
"میری راہ میں پھول گلاب آئیں"

"کوئی پانی پھونک کے دے ایسا"
"وہ پیئے تو میرے خواب آئیں"

کچھ رسموں کے بعد پری کو کمرے میں لے آئی تھی مہرین بیگم۔۔۔

عرسی لباس میں ملبوس خوبصورت میک اپ میں۔۔ بھورے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ اب ڈرسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی کلائیوں سے چوڑیاں اتار رہی تھی۔۔

دل کی دھڑکن کانوں میں گھونج رہی تھی۔۔ جبکہ چوڑیاں اتارتے ہاتھوں میں لرزش واضح تھی۔۔۔

اسکے چہرے پر گھبراہٹ واضح دیکھی جا سکتی تھی۔۔۔ وہ اج کافی نروس ہو رہی تھی۔۔ کاشان کی گہری نظروں کی تپش وہ خود پر محسوس کر سکتی تھی۔۔ پورے فنکشن میں وہ اسے تنگ کرتا رہا۔۔۔ اسکی گہری بولتی نگاہوں کے تقاضے وہ فالحال نہیں جھیل سکتی تھی۔۔ جبھی جلدی جلدی کے چکر میں اپنی کلائیاں سرخ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

خولہ کو دیکھ کر اج اسے کچھ خاص محسوس نا ہوا۔۔ ہاں وہ آج بھی اس سے کئی گناہ زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ مگر اج وہ جیلسی اسے نا محسوس ہوئی۔۔۔ پہلے تو اسکے گھر میں رہتی تھی۔۔۔ مگر اب وہ احساس کمتری کہیں ختم ہوگیا تھا یا کم ہوگیا۔۔۔ کہیں دل

میں اسے بھی افسوس ہوا کہ خولہ جیسی لڑکی کو معراج جیسے شخص کو نہیں چننا چاہیئے تھا۔۔ وہ اس سے اچھا پا سکتی تھی مگر نجانے کیوں خولہ اتنی اندھی ہوگئ تھی۔۔۔

اب وہ بھی جانتی تھی کہ معراج لوگ کون تھے۔۔ وہ اتنا گرا پرا نہیں تھا جتنا پری کو لگا۔۔۔۔

وہ کافی خوبرو سا شخص تھا۔ شاید کاشان سے بھی زیادہ۔۔ اور اب تو وہ سب جان گئے تھے کہ وہ حاتم خان کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔ اب تو کسی کو کوئی گلہ بھی نہیں تھا مگر حیدر خان کے لاکھ کہنے پر بھی معراج اس حویلی میں رہنے کو رضا مند نہیں تھا۔۔۔۔

اسکا کہنا تھا کہ جو سب اسکے باپ کو نہیں ملا وہ ان چیزوں میں سے کچھ نہیں لے گا۔۔۔ پھر فالحال تو حیدر خان بھی چپ ہو گئے تھے۔۔۔

میں ایک بار پھر یہ غلطی نہیں کرنے دوں گا تمہیں "اسکی" کلائیوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے وہ خفگی سے بولا تھا۔۔

پری کو اپنی سوچوں میں گم تھی اب دم۔ ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔ چہرہ ایک دم سفید پڑا تھا۔۔۔ نجانے وہ کب آگیا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔

کو۔۔ کون سی غلطی۔۔ کاشان میرے ہاتھ چھوڑیں۔۔ "وہ ایک" دم شدید نروس ہوئی۔۔۔ وہ اسکی چوڑیاں پر ہاتھ پھیرتے گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اسکے انتہائی قریب ڈرسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے اسنے دنوں ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھ میں پکڑے اسے خود کے قریب کیا تھا۔۔

" ایک بار پہلے بھی تم ہماری گولڈن نائیٹ سپائل کر چکی ہو۔۔ مگر اس بار ایسا کرنے کا سوچنا بھی نہیں "اسکو کچھ اور قریب کرتے وہ گھمبیر آواز میں سرگوشی نما سا بول رہا تھا۔۔۔

دونوں کے چہرے اتنے قریب تھے کہ منتشر سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر دنوں ہی محسوس کر سکتے تھے۔۔۔

"کا۔۔ کاشان۔۔۔ اپنے۔۔۔ اپنے مجھے ٹائم دیا۔۔۔۔ تھا۔۔۔ پلیززززز۔۔ "اسکے ہاتھ سے اپنی کلائیاں چھوڑوانے کی کوشش کرتے وہ حلق تر کرتے ہوئے بولی۔۔۔ دھڑکنیں تو منتشر ہوگئی۔

اب اسے سردی میں بھی پسینہ آرہا تھا۔۔

اس نے ایک پل کو بھی نگاہیں اٹھا کر کاشان کو نا دیکھا۔۔۔

"ہمم دیا تھا ٹائم۔۔۔۔ اسکے پاس جھکتے اسکے وجود سے اٹھتی خوشبو میں گہرا سانس لیا۔۔۔ ساتھ ہی اسکی کلائیاں ایک ہاتھ میں پکرتے اسکی کمر سے پن کرتے اسے اور قریب کر لیا۔۔۔۔ "مگر اب

میں وہ دیا وقت واپس لے رہا ہوں پری۔۔۔ مجھے تمہیں کو محسوس کرنا ہے اج۔۔۔ مجھے تمہیں روح کا ساتھی بنانا ہے پری۔۔۔

بوجھل گھمبیر آواز میں بولتے اسکے عنابی لب پری کی شفاف" گردن کر چھو رہے تھے۔۔۔ جس پسینے سے نم ہو رہی تھی۔۔۔ بھوری آنکھوں میں خمار کی سرخی گھل گئی۔۔۔۔ وہ نازک وجود بری طرح اسکے حواسوں کو گھائل کر رہا تھا۔۔ وہ اج سارے فاصلے " مٹانا چاہ رہا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کو اپنانا چاہ رہا تھا جو کچھ دنوں پہلے اسکی زندگی میں اچانک اگئی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ کاشان۔۔ نہیں۔۔۔۔ دیکھیں۔۔۔۔"

دیکھ ہی تو رہا تھا۔۔ اگر تم مزاحمت نا کرو تو اور اچھے سے بھی "
دیکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ "اسکی گردن پر جا بجا شدت سے چھوتے
وہ بے اختیار ہو رہا تھا۔۔۔ اسکی کمر پر گرفت سخت کیئے اسے
سنگین حد تک قریب کرتے وہ سارے فاصلے مٹا رہا تھا۔۔

پری نے۔ مزاحمت کرنی چاہی۔۔ اس کا دل خوف سے شدت سے
دھڑک رہا تھا۔۔ پسینے سے ہر عضو تر ہو تا گیا۔۔۔ شرم و حیا کے
باعث چہرہ خون چھلکنے لگا تھا۔۔ وہ بار بار کچھ بولتی مزاحمت
کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ کاشان کا ایک ہاتھ اسکے ایک ایک کر کے سارے زیورات اتار رہے تھے۔۔ اور وہ اسکے چہرے کے دلفریب نقوش کا چھوتا متعبر کررہا تھا۔۔۔ بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ ایک ہاتھ مظبوطی سے اسکی کمر کے گرد حصار بنائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔

پھر پری نے بھی مزاحمت ترک کر دی تھی۔۔۔ اور اسے نرمی سے بانہوں میں تھامے وہ بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

□□□

"کوئی ایسا کالا جادو کر"

"جو جگمگ کر دے میرے دن"

"وہ کہے مبارک جلدی آ"

"اب جیا نہ جائے تیرے بن"

"کوئی ایسی راہ پہ ڈال مجھے"

"جس راہ سے وہ دلدار ملے"

"کوئی تسبیح دم درود بتا"

"جسے پڑھوں تو میرا یار ملے"

جامنی رنگ کا عروسی فراک پہنے وہ اضطراب سی کیفیت میں انگلیوں کو مڑورتی بار بار کمرے کے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔ دل کی دھڑکنیں رقص کر رہی تھی۔۔ عجب سی سرشاری تھی۔۔ عجب سا سرور تھا جو رگ و پے پر چھا رہا تھا۔۔

آج اسنے ایک بھری دنیا کے سامنے معراج خان کو پا لیا تھا۔۔

ماں باپ بھی نا کھونے پڑے اور جدائی کا زہر بھی نا نصیب میں لکھا تھا۔۔۔

مگر اس سب کے باوجود وہ کافی گھبرائی ہوئی تھی۔۔ بار باد ہتھیلیاں نم ہوتی جنہیں وہ بیڈ شیٹ سے مسلتی خشک کرتی۔۔۔ سفید رنگت سرخ پڑی ہوئی تھی۔۔۔

چھوٹے سیاہ بال ہلکے سے کرل ہوئے کھلے تھے۔۔ لبوں پر لگی ڈیپ ریڈ لپ اسٹک۔۔۔ آنکھوں میں کاجل کسر پوری کررہا تھا۔۔۔

دفعتا دروازہ

کھلنے کی اواز آئی۔۔ تو شدت سے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ چہرہ

جھکا گئی تھی۔۔۔

معراج نے دروازہ بند کیا اور سامنے بیڈ پر بیٹھی اس جو بصورت

لڑکی کو دیکھا جو آج کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

گرے سوٹ کوٹ اتار کر اس نے کرسی کی پشت پر ٹکایا۔۔ اور

سفید کاٹن کی قمیض کے بازو فولڈ کرتے اسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔

بھورے بال جیل سے ہنوز سیٹ تھے۔۔۔ سفید قمیص کسرتی وجود

پر کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔

بازو کہنیوں تک فولڈ کرنے کے باعث مظبوط توانا بازو اب نمایاں ہورہے تھے۔۔۔ گرے انکھوں میں دلچسپی۔۔ عنابی لبوں کو باہم پوست کیئے وہ دلفریبی سے اسے دیکھتا اسکے عین سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

خولہ نے جھکا سر مزید جھکا لیا۔۔۔ گھنی پلکیں لزرنے لگی تھی۔۔۔

اتنی گھبرائی ھوئی۔۔۔ کیا یہتم خولہ ہی ہو۔۔۔ "سیدھا ہاتھ بڑھا کر تھوڑی پر جماتا چہرہ اوپر کرتے وہ شرارت سے بولا تھا۔۔۔ وہ گھبرائی گھبرائی ھوئی لڑکی اسکو بہت اپنی اپنی سی لگی اس وقت۔۔۔۔

"۔ م۔۔ مجھے ڈر۔۔ ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ "وہ روہانسی ہوئی۔۔۔"

معراج کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔ اور پھر اسکو خفگی سے خود کو دیکھتا پا کر وہ لب بھینچتے دونوں ہاتھ اٹھا گیا۔۔۔۔

ویسے۔۔۔۔ دفعتاً اسکے کان کے پاس قریب ہوا۔۔ "آج اپکو ڈرنا بھی چاہیئے خولہ۔۔۔ "معمول سے ہٹ کر کچھ بھاری اواز میں سرگوشی کی تھی۔۔ لبوں نے خولہ کے کانوں کو چھوا تو وہ تڑپی تھی۔۔

۔۔ آپ۔۔۔ آپ مجھے اور ڈرا رہیں ہیں۔۔۔ "اسکے مظبوط " کندھوں پر ہاتھ رکھتے وہ شکوہ کناں سا بولی۔۔۔ اواز میں لرزش واضح تھی اور دل۔۔۔ وہ تو سینے میں سر پیٹ رہا تھا۔۔۔

معراج اسکے کافی قریب تھا۔۔۔ مردانہ پرفیوم سی دلفریب سی خوشبو حواسوں پر بری طرح چھا رہی تھی۔۔ اوپر سے وہ محبوب تھا۔۔۔

کانوں کی لو کو لبوں سے چھوتے معراج نے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔ جو خطرناک حد تک لال ہو رہا تھا۔ گہری سانسیں لیتی وہ اسکے رحم و کرم پر تھی۔۔۔۔ اسکی نازک وجود سے اٹھتی خوشبو اسے کچھ انوکھا کرنے پر اکسا رہی تھی۔۔۔۔

ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد لپیٹتے اسنے خولہ کو کافی قریب کر لیا۔۔۔ اتنا کہ اسکی صراحی دار شفاف گردن بالکل اسکے سامنے تھی۔۔۔

جبکہ خولہ لب سختی سے کاٹے منتشر سانسوں کو سنبھال رہی تھی۔۔۔

معراج کی سانسوں کی تپش گردن پر محسوس کرتے اسکی پیشانی نم ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

اور پھر وہ سانس تک روک گئی جب معراج نے اسکی گردن کو لبوں سے چھوا۔۔ بہت نرمی سے۔۔۔ طلسم سا تھا جو چھاتا جا رہا تھا۔۔ معنی خیز خاموشی میں ان دونوں کی بھاری سانسوں کی اواز ہی۔ سنائی دے رہی تھی۔۔۔

کمر پر رینگتا ہاتھ جب فراک کی زپ میں الجھا تو اسکی بس ہوئی تھی۔۔۔

معراج۔۔۔۔ ن۔۔ نہیں۔۔ پلیز۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں مر۔۔ " جاؤں۔۔۔ گی۔۔۔ "بھاری سانسوں کے درمیان بمشکل بولتے اسنے معراج کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے ہوش دلانا چاہا تھا۔۔۔
سانسیں یوں یوگئ کہ وہ نا رکا تو بند ہو جائیں گی۔۔۔ تنفس بکھڑ رہا تھا۔۔۔۔

" آج میری پناہوں میں اکر آپکو نئ زندگی ملے گی مسز۔۔۔۔ " شہہ رگ پر انگھوٹا پھیرتے اسکی سیاہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ گھمبیر بھاری آواز میں بولتا اسکی جان لبوں کو لے آیا۔۔۔

معراج۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ پلیز۔۔۔ "اسکو خود پر۔"
مزید جھلتا دیکھ کر وہ تڑپ کر بولی۔۔۔

◻◻◻◻

"کوئی قابو کر بے قابو جن"

"کوئی سانپ نکال پٹاری سے"

"کوئی دھاگہ کھینچ پراندے کا"

"کوئی منکا اکشادھاری سے"

"کوئی ایسا بول سکھا دے ناں"

"وہ سمجھے خوش گفتار ہوں میں"

"کوئی ایسا عمل کرا مجھ سے"

"وہ جانے جاں نثار ہوں میں"

وہ حیدر حویلی میں اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑا۔۔ آسمان کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

ورزشی وجود پر چپکی بلیک شرٹ اسکے خوبصورتی سے تراشے سکس پیکس کو نمایاں کررہی تھی۔۔ چھوٹے سیاہ بال گیلے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ شاید وہ ابھی شاورھ لے کر نکلا تھا۔

ہلکی سی داڑھی اسکی وجاہت میں بھرپور اضافہ کرتی تھی۔۔ سیاہ آنکھوں کے سامنے آج کا پورا فنکشن گھوم رہا تھا ایک ایک منظر۔۔ خاص کر تو شہد رنگ آنکھیں۔۔

دفعتاً اسکی سیاہ آنکھوں کے سامنے ایک منظر پاز ہوگیا۔۔۔ ساکت تھا۔۔ اور وہ خود بھی

جب اجالا اکیلی کونے میں بیٹھی بار بار کنپٹی مسل رہی تھی۔۔۔ اور فنکشن کے اینڈ تک اسکی آنکھیں انتہائی لال ہو چکی تھی۔۔۔ وہ کافی تھکی ہوئی لگی۔۔۔

اب اسے پتا تھا کہ اسکی کیا حالت ہو گی۔۔۔ اسے اس وقت ڈرگز کی اشد ضرورت ہو گی۔۔۔ اور اگر ڈرگز نا ملے تو۔۔۔۔۔۔

اس سے زیادہ وہ نہیں سوچ سکا۔۔ اور کمرے میں آتے جلدی سے کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔ تقریباً بھاگتے ہوئے۔۔۔۔ اسکی رنگت سفید ہوتی گئی۔۔ رگیں تن سی گئی تھی۔۔۔۔۔

ہینڈ بیگ کو الٹا بیڈ کر کھولتی وہ مسلسل گہرے سانس لیتی سانسیں ہموار کر رہی تھی۔۔ جو بکھری جا رہی تھی۔۔۔۔

رونے کے باعث چہرہ گیلا ہوتا گیا۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح ایک ایک چیز کو دیکھتی اپنی مطلوبہ چیز ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔

سنہرے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے اور دوپٹہ بیڈ پر پڑا ہوا تھا۔۔۔ اسے اسوقت کسی کا ہوش نہیں تھا۔۔۔

پھر اسے اپنی مطلوبہ چیز مل بھی گئی۔۔ سفید چھوٹے پیکٹ میں موجود وہ سفید پاؤڈر۔۔۔

وحشت زدہ سی ہوتی اس نے جلدی سے وہ پیکٹ ہاتھ میں پکڑا۔۔ تب تک سانسیں اور منتشر ہوتی گئی۔۔ اور سر۔۔ اسے یوں محسوس ہورہا تھا کہ اس کے سر پر ہتھوڑے مارے جا رہے تھے۔۔۔۔ پورا وجود بے جان ہوتا لگ رہا تھا۔۔۔ سفید رنگت حد درجے پیلی پڑتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ویسے تو وہ اس عادت کو چھوڑنا چاہ رہی تھی مگر کبھی کبھی ڈرگز کی طلب اتنی ہوتی کہ اسے جان نکلتی محسوس ہوتی۔۔۔ اور اب تو یہ پیکٹ آخری بچا تھا اس کے پاس۔۔۔۔

اسنے ہاتھ میں پکڑے پیکٹ کو مظبوطی سے ہاتھ میں تھاما اور ہاتھ کمر پر چھپاتی۔۔۔ دروازے کی طرف دیکھا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ مگر وہ کیسا بھی رزک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔ جبھی۔۔ نازک پاؤں تو ہیل سے آزاد کرتے سائیڈ پر کیا۔۔۔ اور دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔ کمر پر رکھے ہاتھ کو مظبوطی سے بند کیا ہوا تھا۔۔ کھینچ کھینچ کر سانس لیتے وہ چھت کی جانب بڑھی۔۔۔۔

وہ موبائل کی لائیٹ آن کیئیے اس چھوٹے سے گھر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ معراج کا گھر تو وہ پہلے کئ بار دیکھ چکا تھا ان ہفتوں میں۔۔ سو اب وہ جلدی پہنچ ایا۔۔۔۔

بال سکھ چکے تھے مگر ہنوز ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔ سردی میں بھی اس کی آف بازوؤں والی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔ وہ اب پورے گھر کو دیکھتے اندر جانے کا سوچ رہا تھا۔

بل بجاتا تو اس وقت کہتا کیا۔۔۔۔ اور پھر پتا نہیں اجالا کیسی ہوتی۔۔ وہ بس ایک نظر دیکھ کر مطمئن ہونا چاہتا تھا۔۔ وہ بھی اس

وقت اسے گزرا تھا جب پریشانی میں ڈر گز لے کر بیٹھ جاتا اور زرا دھری پر جان لبوں کو اتی۔۔۔ سو اسے فکر ہو رہی تھی۔۔

اجالا کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو وہ یہی کرتا۔۔اسنے جیسے خود کو تسلی دی۔۔۔ اب ایک ہی رستہ تھا۔۔ دیوار پھلانگنے کا۔۔۔

سیڑھیوں سے اوپر چھڑتے وہ بار بار مارے خوف سے پیچھے مر کر دیکھتی۔۔۔ مگر پورا گھر خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔ ۔۔۔ چھت پر پہنچتے اس نے پیکٹ والا ہاتھ آگے کیا۔۔۔ اور جلدی سے وہ سفید پاؤڈر سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پہ ڈالا۔۔۔۔۔۔

اندر چھلانگ لگاتے ہی وہ مٹی کے صحن میں اترا۔۔ دونوں ہاتھ جھڑتے وہ اندر کی جانب بڑھا۔ سارا گھر اسنے دیکھا ہوا تھا۔ اجالا، اور دلنشین کے کمرے کا بھی پتا تھا۔ سو بنا دیری کیئے وہ اندر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

اجال نے ہتھیلی ناک کے پاس کی اور آنکھیں بند کرتے گہری سانس لی تھی۔۔۔

وہاج سیدھا کمرے میں ایا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ اجالا کا۔ دوپٹہ اور بیگ کی حالت دیکھ کر اسے اندازہ ہوگیا کہ اسکا اندازہ ٹھیک تھا۔۔۔

دوپٹہ ہاتھ میں ہی پکڑے اسنے واش روم دیکھا وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔۔۔ جلدی سے کمرے سے باہر نکلتے اس نے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔ وجہی چہرے کی وحشت طاری تھی۔۔۔ اچانک نظر چھت کے جانب گئی وہ چھت کی جانب بڑھا۔۔ تیزی سے مگر قدموں کی آواز نا پیدا ہونے دی۔۔۔۔

اجالا نے دوبارہ ہتھیلی اگے کرتے انہیل کرنا چاہا۔۔۔ جبھی اچانک کسی نے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف موڑتے دوسرے ہاتھ سے پوری شدت سے اسکے انسوون اے تر چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔

تھپڑ اتنا شدید تھا کہ اسکا چہرہ دوسری جانب ہوگیا۔۔ سنہرے بالوں نے چہرے کو ڈھانپ دیا تھا۔۔۔ دماغ بالکل سن ہوا مگر دل۔۔۔

وہ۔ ساکن ہو گیا تھا۔۔۔ رات کے اس پہر صرف معراج ہی آسکتا تھا اوپر۔۔۔ تو کیا وہ جان گیا تھا۔۔۔

وہاج نے خون چھلکتی نگاہوں سے اسکو دیکھا۔۔ ایک بازو اب تک اسکی گرفت میں تھا۔۔۔ اور پھر اسکے ہاتھ میں پکڑا پیکٹ تقریباً کھینچتے ہوئے اس سے لیا۔۔

تم۔۔۔ تمہیں میری کی گئی بکواس بالکل بھی سمجھ میں نہیں اتی " نا۔۔ "دوسرے بازو کو بھی جھکڑتے اسنے اجالا کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔ رگیں خطرناک حد تک تن گئی تھی۔۔ آواز میں بلا کی سرد مہری تھی۔۔۔

وہ جس کی سانسیں رک گئی تھی معراج کے بجائے وہاج کی اواز سنتے جیسے جسم میں دوبارہ جان ڈالی گئی تھی۔۔۔۔

وہ۔۔ وہاج۔۔۔ اسنے چہرہ اٹھا کر وہاج کو دیکھا۔۔۔ "میری مر جاؤں گی وہاج۔۔۔۔ پر۔۔۔ پلیزز۔۔۔۔ مجھے۔۔ مجھے دے دو۔۔۔۔ یہ۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ "اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی وہ بے بسی سے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔ وہاج کے ہاتھ میں پیکٹ کو دیکھتے وہ وحشت زدہ سی ہورہی تھی۔۔۔ وہ ہاتھ اسکے بازو پکڑے ہوئے تھا۔۔ وہ چھین لیتی اگر جو دونوں بازو نا پکڑتے ہوتے وہاج نے۔۔۔۔

میں۔۔ میں کیا۔۔ بکواس کر رہا ہوں۔۔ اجالا۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔ " نیچے جاؤ ۔۔۔ نیچے جاؤ اجالا۔۔ میرے ہاتھوں مر جاؤ گی تم اس وقت۔۔۔۔ "اسکو جھٹکے سے چھوڑتے وہاج نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر۔۔ اسکا بد نہیں چلا رہا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی کو دو اور لگا دے۔۔ جبھی پشت اسکی جانب کیئے وہ سختی سے بولا تھا۔۔ پیکٹ ہنوز اسکے ہاتھوں میں تھا۔۔۔

اجالا نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔۔ اسکی سانسیں بکھرتی جارہی تھی۔۔ سر کا درد برداشت سے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

جب کھڑا رہنا مشکل ہوا تو وہ دیوار کا سہارا لیتے وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔ سنہرے بالون کی کچھ اوارہ لٹیں بھیگے چہرے پر چپک

گئی۔۔۔ میک اب جو تھوڑا بہت کیا وہ واٹر پروف تھا۔۔ سو ایک زرا نا ہلا۔۔۔۔ البتہ لبوں پر لگی میروں لپ اسٹک کچھ پھیل گئی تھی۔۔۔

وہاج۔۔۔ وہاج۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ ابھی۔۔ دے دیں۔۔۔۔ م۔۔ میں" وعدہ۔۔ کرت کرتی ہوں۔۔۔ اب۔۔ کے۔۔

وہ جو سمجھ رہا تھا کہ وہ چلی گئی ہوگی کچھ لمحوں بعد اسکی بہت کم بے بس سی اواز سنتے چونک کر مڑا اور ساکت ہوا تھا اسے یوں دیکھ کر۔۔ دل کسی نے مٹھیوں میں جھکڑا تھا۔۔۔۔

"پل میں ہےےے۔ اجالا۔۔۔ سنو۔۔۔ ادھر مڑو۔۔" اس تک پہنچتے اسکا گال سہلاتے وہ بے قراری سے بولا تھا۔۔۔۔ آنکھوں میں اب سرد مہری کے بجائے بے چینی در آئی تھی۔۔۔

"وہاج۔۔۔ ایک۔۔۔ بار۔۔۔۔۔۔ بس۔۔۔ لاسٹ۔۔۔" اپنے گال پر رکھے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے وہ بمشکل بولی تھی۔۔۔

اسکی آنسوؤں سے بھری شہد رنگ انکھوں میں دیکھتے وہ کہیں کھو گیا۔۔ اپنے مظبوط ہاتھ پر اسکے نرم و نازک ہاتھ کا لمس اسکے سینے میں دھڑکتے دل کی سانسیں منتشر کرتا گیا۔۔

رات کی سیاہی۔۔ وہ خوبصورت وجود اسکی پناہوں میں گہری

سانسیں لیتا اسکی انکھوں میں خمار بڑھا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

□□□□

"کوئی قابو کر بے قابو جن"

"کوئی سانپ نکال پٹاری سے"

"کوئی دھاگہ کھینچ پراندے کا"

"کوئی منکا اکشادھاری سے"

"کوئی ایسا بول سکھا دے ناں"

"وہ سمجھے خوش گفتار ہوں میں"

"کوئی ایسا عمل کرا مجھ سے"

"وہ جانے جاں نثار ہوں میں"

تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔ میں تمہیں تکلیف دینے " کا سوچ بھی نہیں سکتا ہوں۔۔۔ "اسکی گردن کو دوبارہ چھوتے وہ گھمبیر آواز میں بوجھل سا بولا تھا۔۔۔

خولہ نے بری طرح لب کچلے تھے۔۔۔۔ سانسیں بھاری ہورہی تھی۔۔ مگر اب ڈر کم۔ ہوتا گیا۔۔۔ وہ اسے بہت نرمی سے چھو رہا تھا۔۔۔

کیا تمہیں کبھی پشتاوا نہیں ہو گا مجھے چننے کا۔۔ "اسکی ناک پر لب " رکھتے وہ مدھم سی اواز میں بولا تھا۔۔۔ "کیا تمہیں دکھ نہیں " ہو گا کہ تم اب ایک عام سے انسان کے ساتھ رہو گی۔۔۔

آپ کے لیے تو میں سب کچھ چھوڑ آئی ہوں معراج۔۔۔۔ مجھے" آپ کے علاوہ اب کچھ نہیں چاہیئے "کچھ جھجکتے اسکی داڑھی کے ہلکے بالوں کو انگلیوں سے چھوتے وہ مدھم سا بولی تھی۔۔۔

اتنا چاہو گی تو میں مغرور ہو جاؤں گا۔۔۔ "مخمور نگاہوں سے " اسکے خوبصورت نقوش کو انتہائی قریب سے دیکھتے وہ گھمبیر آواز میں سرگوشی نما سا بولا تھا۔۔ گہری آنکھیں اسکی قریب کے باعث خمار سے بوجھل ہو رہی تھی۔۔ وہ آج فرصت سے اسکے

چہرے کے ایک ایک نقوش کو چھو رہا تھا۔۔جو گلابی ہو رہا تھا حیا کے باعث۔۔۔۔

لرزتی گرتی پلکیں۔۔۔ گلابی ہوتے گال۔۔ کپکپاتے لب۔۔ خوشبو میں رچا بسا نازک سراپا جو اس وقت اسکے رحم و کرم پر تھا۔۔ اسکی سانسوں جتنے قریب۔۔ وہ وجود اسکی دیوانی بیوی کا تھا۔۔۔

مغرور ہو جائیں بیشک۔۔۔ مجھے ہر حال میں قبول ہونگے "
آپ۔۔۔ "بے تاب نگاہوں سے اسے دیکھتے وہ کافی مان سے بولی تھی۔۔۔ دل اسکے قریب ہونے کے باعث شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔ گال گلابی ہو رہے تھے۔۔۔

معراج کی سانسوں کی آگ کی سی تپش اسے اپنے کان کے پاس محسوس ہورہی تھی۔

بار بار ہتھیلیاں نم ہوتی۔۔

وہ جو اسکے کان کے پاس لب رکھنے کو تھا۔۔ کچھ پل کو تھم سا گیا۔۔۔ بالکل۔۔۔ شل۔۔ نجانے کیوں۔۔۔ دل نے کہا کہ رک جائے۔۔۔ مگر۔۔۔

چہرہ کچھ ترچھا کر اسے دیکھا۔۔ وہ معصوم سی لڑکی نجانے کیوں اس سے اتنا عشق کرتی تھی۔۔۔ کہ ساری عیش و عشرت چھوڑے اس کے ساتھ آگئی۔۔۔

مجھے تمہارا دل توڑ کر انتہائی دکھ ہو گا پیاری "اسکے دائیں گال پر " نرمی سے لب رکھتے وہ بہت ہلکی آواز میں بولا تھا۔۔ اسکی بانہوں میں موجود نازک وجود اس کے حواسوں پر چھا رہا تھا رفتہ رفتہ۔۔ ساری باتیں بھولتے وہ اس وقت بس اسے سوچنا چاہ رہا تھا۔۔

اور پھر اسنے خولہ اور قریب کر لیا تھا۔۔۔۔۔ کمرے میں فسوں سا چھا گیا۔۔ اج وہ دونوں چاندنی کے مجسمے ایک ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

"کوئی ڈھونڈھ کے وہ کستوری لا"

"اسے لگے میں چاند کے جیسا ہوں"

"جو مرضی میرے یار کی ہے"

"اسے لگے میں بالکل ویسا ہوں"

"کوئی ایسا اسم اعظم پڑھ"
"جو اشک بہادے سجدوں میں"
"اور جیسا تیرا دعوی ہے"
"محبوب ہو میرے قدموں میں"

"پر عامل رک، اک بات کہوں"
"یہ قدموں والی بات ہے کیا؟"
"محبوب تو کے سر آنکھوں پر"
"مجھ پتھر کی اوقات ہے کیا"

"اور عامل سن یہ کام بدل"

"یہ کام بہت نقصان کا ہے "

"سب دھاگے اس کے ہاتھ میں ہیں"

"جو مالک کل جہاں کا ہے"

دھڑکنیں ربط سے بے ربط ہوئی جاتی تھیں

ہوش سب بھول گئے دیکھ کے بہکے ایسے

جس طرح شاخ پہ کِھل اُٹھیں مہکتی کلیاں

آج وہ ہونٹ ذرا دیر کو مہکے ایسے

اُٹھ گیا تھوڑا حجابات سے پردہ یک دم

اک قیامت ہی اُٹھا دی ذرا ظاہر کر کے

اُس نے تھوڑا سا دبایا تھا ذرا ہونٹ کو بس

رکھ دیا ایک مسلمان کو کافر کر کے

" اٹھو اوپر اجالا ...ورنہ ایک بار پھر میرا ہاتھ اٹھ جائے گا۔۔۔ مجھے لگا تھا کہ تم۔ خود پر کنٹرول کرلو گی۔۔ مگر نہیں۔۔ تم اس دلدل سے نکلنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔ تم سمبھلنا ہی نہیں چاہتی ہو اجالا۔۔۔۔ "بمشکل نگاہوں کا رخ بدلتے وہ وہ اب اسکا ہاتھ تھامے اسے اٹھانا چاہ رہا تھا نیچے سے مگر وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی نہیں اٹھ رہی تھی۔۔۔۔

" ای۔۔۔ تھوڑا سا۔۔۔۔ میں۔۔ میرا سانس رک۔۔ رکا رہا ہے وہاج۔۔۔ میرا سانس۔۔ سچ میں۔۔۔۔ میرا سر پھٹ۔۔ جائے

گا۔۔۔ پلیززز۔۔ مجھے۔۔ نہیں مرنا۔۔۔۔۔ مجھے اس۔۔بار۔۔ دے۔ دیں۔۔۔۔ "اٹک اٹک کر بولتی وہ رو رہی تھی۔۔۔ آنسو ایک پل کو بھی نہیں رکے تھے۔۔۔

وہاج سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا اب۔۔۔ اسنے اجالا کا ایک ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔

پلیززز۔۔۔۔ پلیزز مجھے۔۔ دیں۔۔۔ "اسکو نا بولتا دیکھ کر وہ" دوبارہ بولی۔۔ ساتھ ہی دوسرا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔۔ چھت پر ایک پیلی روشنی والا بلب سیڑھیوں کی جانب لگا ہوا تھا۔۔ اس کی اور آسمان پر۔ چمکتے پورے چاند کی۔ روشنی میں وہ دنوں نمایاں ہورہے تھے۔۔۔

وہاج اسکا ہاتھ ہنوز تھامے اسکے پاس بیٹھا۔۔۔ اسکی جانب رخ کر کے۔۔ نہایت قریب۔۔۔۔

اور وہ پیکٹ اسکی جانب بڑھا دیا۔۔۔ جسے اس نے کھینچنے کے انداز میں لیا۔۔ شاید اسے خوف تھا کہ وہ واپس نا لے۔۔۔۔۔

وحشت زدہ سی ہو کر اس نے وہ پاؤڈر دوبارہ ہتھیلی پر ڈالا جو کچھ سفید فراک پر گرتے گم ہوا تھا۔۔۔

وہاج آنکھیں بند کیئے دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔ وہ نہیں دینا چاہتا تھا اسے۔۔ مگر اسکی حالت بگڑ رہی تھی۔۔۔ اس کا یہی خیال تھا کہ تھوڑی حالت خراب ہوگی وہ کنٹرول کر لے گی۔۔ مگر

یہاں اکر اسے دیکھ کر دماغ ہی گھول گیا جنھی بنا سوچے سمجھے ہاتھ اٹھا دیا۔۔۔ دوسری بار وہ اسے مار چکا تھا۔۔

تھپڑ یاد آتے ہی اسنے انکھیں کھولی اور اسکی جانب دیکھا۔۔ جو وہ پاؤڈر انحیل کررہی تھی۔۔۔۔سانسیں بحال ہورہی تھی اسکی۔۔ رنگت سہی ہونے لگی۔۔ نگاہیں اسکے گال پر گئی جو کافی سرخ ہوگیا تھا۔۔ تھپڑ کافی شدید تھا یا وہ زیادہ ہی نازک تھی۔۔ وہ اندازہ نا لگا پایا۔ مگر انگلیوں کا نشان رہ گیا تھا۔۔۔

بس۔۔۔؛ "جب وہ کچھ نارمل ہوئی تو وہاج نے ہاتھ بڑھا کر .." اسکی ہتھیلی الٹ دی تھی۔۔ وہ اسکو ایسے نہیں دیکھ پا رہا تھا۔!۔

اجالا نے روکنا چاہا مگر پھر خود ہی رک گئی۔۔۔ تنے اعصاب پرسکون ہورہے تھے۔۔۔ مگر نشہ حاوی ہورہا تھا۔۔۔ چکراتا سر اسنے وہاج کے کندھے پر رکھ دیا

اسکی پہلے سے خمارزدہ نگاہوں میں اور حرارت اتری۔۔ سانسیں بھاری ہوتی جارہی تھی۔۔۔ اس سے یہ قریب برداشت نہیں ہو پارہی تھی۔۔۔ نجانے کیوں سردی میں کھلی فضا میں بھی گھٹن کا احساس ہوا۔۔۔ اسے۔ لگا آج وہ نازک وجود اور سیاہ رات اس سے کوئی گناہ کروانا چاہ رہی تھی۔۔۔

چہرہ کچھ ترچھا کر کے اسکو دیکھا۔۔ جو چاند کو دیکھ رہی تھی اسکے سینے لگی۔۔ وہ خود پرسکون ہو رہی تھی مگر اسکا سکون غارت کررہی

تھی۔۔۔ اگر جو وہ ہوش و حواس میں ہوتی تو کبھی نا اسکے قریب ہوتی ۔۔۔ اور اب جان لیوا حد تک قریب تھی۔۔ اسکے وجود سے اٹھتی دلفریب سی خوشبو اسکو گہرے سانس لینے پر مجبور کیئے ہوئے تھی۔۔ اسکے بالوں کی خوشبو جب اسکے حواسوں پر چھانے لگی تو وہاج نے ڈر سے چہرہ اوپر آسمان کی جانب کر دیا تھا۔۔۔

چاند کی روشنی میں وہاج چھت پر دیوار کے ساتھ جبکہ اجالا اسکے کندھے پر سسر رکھے ہوئے تھی دونوں ہی چاند کو دیکھ رہے تھے۔۔ ایک کا وجود پرسکون ہوتا جارہا تھا۔ جبکہ دوسرا سانس گن کر لے رہا تھا۔۔

ایک۔ کا۔ وجود ڈرگز کے زیر اثر خماری میں ڈوبا ہوا تھا تو دوسرا رات کے اس پہر ایک دلکش سے مومی وجود کو بانہوں میں لیئے ہوش کھو رہا تھا۔۔۔

آپ۔۔۔ نے مجھے ایک۔۔ بار پھر تھپڑ مارا وہا۔ وہاج۔۔۔ " میں۔ آپ سے دوررر اس چاند پر چلی جاؤں۔۔۔۔ گی۔۔۔ "چاند کی جانب اشارہ کرتے وہ شکوہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔ آواز کافی مدھم اور بوجھل تھی۔۔۔ خاموشی میں اسکی مدھم بوجھل سی آواز گھونجی تو وہاج نے چہرہ جھکایا تھا۔۔۔

میرا بس چلے تو تمھیں چاند کے بجائے آسمان ہر بھجوا دوں۔۔۔۔"

اسکے چہرے سے اور گردن سے بال پیچھے کرتے وہ سنجیدگی سے " بولا۔۔۔البتہ سیاہ آنکھیں لال ہوتی جارہی تھی۔۔

دماغ نے کہا کہ وہ تو ہوش میں نہیں ہے تم دور ہو جاؤ۔۔ مگر دل نے کہا کہ دوبارہ ایسا موقع نہیں ملے گا۔۔ سو وہ اس سے دور نا ہوا تھا۔۔

آپ کو میں نہیں نا پسند۔۔۔۔ "چاند سے نگاہیں ہٹاتی وہ وہاج " کے وجیہی چہرے کو تکتے ہوئے بولی۔۔۔۔ اسکی سانسیں کی تپش وہاج کو اپنی گردن پہ واضح محسوس ہورہی تھی۔۔۔ اور اسکا سینے میں دھڑکتا دل مچل رہا تھا۔۔۔ اسکو سانسوں میں شامل ہونے

کو۔۔جھکایا کر ان نازک کپکپاتے لبوں کی نرمی کو نرمی سے چھو لینے کو۔۔۔ مگر لب بھیچے اسکو دیکھتا وہ ضبط کیئے ہوئے تھا ۔۔ سیاہ آنکھیں قربت کے خمار سے لال ہورہی تھی جن میں کچھ بے باکی بھی تھی۔۔۔

وہ اسکی بے باک نگاہوں کو نہیں سمجھ پا رہی تھی جو اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چھوتی حفظ کررہیں تھی۔۔۔

میں بھی تو تمہیں نہیں پسند۔۔ تم بھی تو مجھ سے نفرت کرتی " ہو۔۔۔ "اسکے گرد بازو پھیلاتے اسے کچھ پاس کیا اور خود دوبارہ ٹیک لگا لی تھی پیچھے دیوار کے ساتھ۔۔ البتہ نگاہوں کا مرکز وہی پری پیکر تھی۔۔۔ جو اگر ہوش میں ہوتی تو اس سے لڑ ہی

رہی ہوتی۔۔۔ دل نے چپکے سے دعا کی کہ یہ لمحے نا ختم ہوں۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔ اجالا نے چہرہ بالکل اسکی جانب موڑتے سر زور " سے نفی میں ہلایا۔۔؛ "میں۔۔ تو آپکو۔۔۔ نا پسند نہیں۔۔ کرتی۔۔۔ مجھے تو۔۔۔ آپ پسند ہیں۔۔ "دوسرا ہاتھ بڑھا کر اسکی داڑھی کے بالوں کو چھو کر مدھم لہجے میں کہتی وہ اسکی سانسیں روک چکی تھی۔۔۔

وہ جو ریلیکس سا بیٹھا ہوا تھا ایک دم۔ آگے ہوا۔۔۔۔ حیرت سے۔۔۔ دل اتنے زور سے دھڑکا کہ ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔ تمہیں میں۔۔۔ پسند ہوں۔۔۔ "ایک ایک لفظ ٹھہر"

کر بولتے اسنے اجالا کے چہرے کے دیکھا۔۔۔ انتہائی قریب سے۔۔ ایک ایک لفظ بولنے پر دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی۔۔۔۔ اب اسکا جواب سننے کو کان کے ساتھ ہر عنصو بے تاب سا تھا۔۔۔

"ہاں نا۔۔۔ آپ کو نہیں پتا۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ بس۔ تب برے۔۔۔ لگتے۔۔ جب مجھے ما۔۔ مارتے ہیں۔۔۔ ورنہ تو۔۔۔ مجھے آپ پسند ہیں۔۔ "سر کو ہاں میں ہلاتے وہ معصومیت سے بولی تھی۔۔ الٹے ہاتھ کی پشت سے گال صاف کرتے اسنے دوبارہ سر اسکے کندھے پر رکھنا چاہا۔۔۔۔ مگر وہ کندھوں سے تھامتے اسے روک چکا تھا۔۔۔ اسنے گہرے سانس لیتے خود کو نارمل کرنا چاہا تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ ڈرگز کے زیر اثر وہ سچ بول رہی تھی۔۔ یہ ہوش میں ہوتے وہ کبھی ایسا سچ زبان پر نا لاتی۔۔۔

وہ بس اسے دیکھے جا رہا تھا کسی خواب کی سی کیفیت میں۔۔۔ ایک پل کو تو اسے لگا پوری دنیا رک گئی ہے۔۔ ایک پل کو اسے لگا اسکی سانسیں بھی رک گئی ہیں۔۔ ایک پل کو اسے لگا وہ اس لمحے کو۔۔ اس بات کو آخری سانس تک یاد رکھے گا۔۔۔ آج تک اسے یہی لگتا تھا کہ وہ اس سے نفرت کرتی ہوگی یا شدید نا پسند۔۔ مگر پسند۔۔۔ نہیں۔۔۔

" میں۔۔۔ آپ۔۔۔ سے۔ محبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کر۔۔۔ تی۔۔۔ ہ۔۔۔۔ "جھومتے سر کے ساتھ اسکے سینے پر سر رکھتے وہ نیم بہوشی کے درمیان بولتی اب کی بار اسکی سانسیں سچ مچ روک چکی تھی ۔۔۔ وہ سانسیں روکے آنکھیں بند کرگیا۔۔۔ گلے میں گلٹی

سی ابھر کر مدھم ہوئی۔۔۔ آس پاس جیسے فسوں چھاتا جا رہا تھا۔۔۔ اسنے عنابی لبوں کو سختی سے بھینچا ہوا تھا۔۔۔

کئی لمحے گزر گئے۔۔ کسی طلسم کے زیر اثر۔۔ وہاج نے سانسوں تک کو دھیما کیا ہوا تھا۔۔ اسے لگا ابھی کسی کانچ کی مانند سارا خواب اسکی آنکھوں کے سامنے بکھرتا چلا جائے گا۔۔ اسے لگا۔۔ وہ آنکھیں کھولے گا تو کچھ بھی نہیں بچے گا۔۔۔

دھیرے سے آنکھیں کھولتے اسنے چہرہ جھکاتے اجالا کو دیکھا۔۔ چاند کی روشنی میں جسکا شفاف معصوم چہرہ دھمک رہا تھا۔۔۔ آنسوؤں سے گیلے گال۔۔ دائیں گال پر موجود اسکے مارے گئے تھپڑ کا نشان۔۔۔ گلابی بھرے بھرے ہونٹ۔۔ لمبی خم دار پلکیں

چھوٹی سی ناک جو رونے کی وجہ سے لال ہو چکی تھی۔۔۔ اور پھر وہاج خان کب سے کیا ضبط کھوتے اسکے اسی گال پر اپنے سلگتے لب رکھتا آنکھیں بند کرتا گیا تھا۔۔۔

ایک بار پھر روئے زمین پر گزرتا قدم تھم گیا۔۔۔۔ اسکے گال اتنے نرم تھے کہ وہ لب رکھے رہا۔۔۔ سیاہ انکھوں میں حرارت خطرناک حد تک بڑھ گئی۔۔ دل سینے میں سر پٹینے لگا۔۔ سب بے اختیار سا ہوا تھا۔۔ مگر اب وہ دور نہیں ہونا چاہ رہا تھا۔۔ دماغ نے لعنت بھیجی۔۔۔ روکنا چاہا مگر وہ دل کی سنے ہوئے تھا۔۔۔

اچانک ہی اسکی پناہوں میں وجود میں حرکت ہوئی جس کے باعث وہ پل میں دور ہوا۔۔

اجالا کسمسکا رہی تھی۔۔۔ بے خود سا اسے دیکھتے وہ دوبارہ جھکا اور اتنے ہی نرمی سے دوسرے گال کو بھی چھوا۔۔۔۔ اتنے نرم نرم سے گال اسکا دل بے ایمان کررہے تھے۔۔۔

خمار زدہ نگاہوں سے اسے اپنی پناہوں میں دیکھا جو سونے کے باوجود تنگ ہورہی تھی۔۔ اسکی شفاف پشانی پر بار بار بل پڑتے۔۔۔ الٹے سیدھے منہ بناتے وہ کوئی سہی پوزیشن چاہ رہی تھی سکون سے سونے کو۔۔ ۔۔

نا چاہنے کے باوجود وہاج نے اسکا سر کندھے پر سہی سے رکھا اور کچھ جھکتے اسکے دلکش وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھاتے وہ اٹھا تھا۔۔۔ اس فولادی۔۔ ورزشی وجود کے آگے اجالا بہت ہلکی سی

تھی۔۔۔ اسکی کمر پر رکھا تھا لزرا تھا شاید۔۔۔ اگر جو وہ اٹھی ہوئی ہوتی تو۔۔۔ یا اگر اسے سب یاد آ جاتا تو۔۔۔

نگاہوں کا مرکز ہوئی تھی مگر وہ اب نیچے کی جانب بڑھا۔۔۔۔ گھر میں ہنوز خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

نیچے آتے وہ ان کے کمرے میں گیا اور نرمی سے اسے بیڈ کر لیٹایا تھا۔۔۔ سنہرے بال اسکے چہرے وہ گردن پر پھیلتے گئے۔۔۔۔ انہیں پیچھے کرتے وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

پھر ایک بار انگلیوں کے پوروں سے اسکے نرم گال کو کچھ شدت سے چھوا۔۔ نجانے کیوں اسے وہ بھرے بھرے گلابی گال بہت نرم لگے۔۔

دوسرا ہاتھ بے ساختہ اپنے گال پر گیا۔۔۔ جہاں کچھ دیر سے اجالا نے چھوا تھا۔۔ مگر اسکے گال کو اتنے نرم نہیں تھے اوپر سے داڑھی کی چبن۔۔۔ پھر دوبارہ اجالا کے گالوں کو دیکھتے اسے اپنے گال برے لگے تھے۔۔۔

دل تو نہیں چاہا مگر پھر اسکے اوپر کمفرٹر سیٹ کرتے وہ دور ہوتا گیا تھا۔۔۔ الٹے قدم۔۔ اس کو ہی دیکھتے۔۔۔۔ اسے وقت پر غصہ آیا جو آج نجانے کیوں بہت جلدی گزر رہا تھا۔۔۔

کمرے کے دروازے کو بند کرتے اسنے ایک آخری بار دیکھا تھا اور پھر نکلتا چلا گیا۔۔۔

باہر اکر ویسے ہی دیوار پھیلانگی اور دوسری جانب اتر گیا۔۔۔۔

گاؤں میں سب ہی گھر ایسے تھے۔۔ چھوٹی دیواروں والے۔۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ گاؤں میں کوئی ایسے کسی کے گھر نا گھستا اگر جو کوئی ایسا کرتا مل جاتا تو اسکی سخت سزا دی جاتی۔۔۔۔

معراج کے بھی وہم و گماں میں نہیں ہو سکتا تھا کہ اسکا چچا زاد کتنے آرام سے ہو کر جا بھی چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

������

اے عشق ادھر آ تجھے عشق سیکھاؤ

دربار میں بٹھا کے تجھے بیعت کراؤں

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ کیا تم مجھ سے شادی کرو "
" گی۔۔

کانوں میں ایک ہی جملہ بار بار گھونج رہا تھا۔ سبز و نیلی آنکھوں میں آج شام والے سارے منظر گھوم رہے تھے۔۔۔ اسکا ننھا سا دل ایک پل کو بھی اپنی معمول کی رفتا پر نا دھڑکا تھا۔۔۔۔

سچ ہی کہہ رہی ہوں۔۔ ماما نے کہا کہ وہ مومن کے لیے امنہ کو "

" مانگنا چاہتی ہیں۔۔

"کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔"

" ...میں ان لمحات کو بھر جینا چاہتا ہوں "

"کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔"

" تم بہت دلچسپ لڑکی ہو۔۔۔ میں تمہیں اپنانا چاہتا ہوں۔۔۔ "

کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔ "۔۔۔"

جب سر پھٹنے کو ہوا تو وہ گھبرا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔ چاکلیٹ براؤن لمبے بال کمر و کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ جن لٹوں نے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔۔

بری طرح لب کچلتے امنہ نے گہرے سانس لیئے۔۔ جب سے آئی تھی۔۔ یہ باتیں پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔ دل ہر آہٹ ہر چونک جاتا۔۔۔

بار بار شام کی بابت سوچتی وہ خواب بننے لگی تھی۔۔۔ مومن خان کو پا لینے کے۔۔ مگر دل میں ایک ڈر تھا کہ سب کھو نا جانے۔۔ سب بکھر نا جائے۔۔۔ مگر وہ خواب دیکھنا چاہ رہی تھی۔۔۔

مگر ایک جملہ "ہاں مجھے خولہ پسند ہے۔۔ مگر مجھے تم بھی چاہیئے ہو اب۔۔ "یہ جملہ اسکے دل کو تکلیف پہنچا رہا تھا سو وہ اس جملے کو نظرانداز کر رہی تھی بار بار۔۔

تھک جاتے ہیں لوگ اکثر تیری عین پر آکر
عین شین سے آگے تیرے قل میں سماؤ

دوسری جانب وہ بیڈ پر چت لیٹے لب بھیچے ہوئے تھا۔۔ دل میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ بالکل۔۔ قبرستان کی سی۔۔۔۔۔

یہ سوچ اسکی سانسیں اکھیڑ رہی تھی کہ آج اسکی من پسند لڑکی کسی اور کی پناہوں میں ہوگی۔۔۔

اسے خولہ سے کوئی شدید محبت نہیں تھی۔۔ مگر اس نے ہمیشہ اسے چاہا۔۔ اسکے ساتھ جینے کے "خواب "وہ نجانے کتنے سالوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ دل میں کبھی یہ خیال آیا ہی نہیں کہ وہ اسے کھو سکتا ہے۔۔۔ اب جب اچانک سے اتنے برسوں کے خواب ٹوٹے تو چبن دل کو ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ مطمئن تھا خولہ کے لیے مگر وہ اب بھی کبھی اس کے لیے دعا نہیں کر پایا۔۔ جب سے اس نے جانا تھا کہ وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے تب اسے تکلیف ہوئی تھی شدید تکلیف۔۔ یہ وہ وقت تھا جب اس نے اپنے کئی سالوں کے خوابوں کی تعبیر دیکھنا چاہی تھی۔۔ اور جب تعبیر دیکھی تو دل دہل گیا تھا۔۔۔

مگر کتنا بھی ظرف ہونے کے باوجود وہ کبھی بھی خولہ کے حق میں معراج کو لر کر کوئی دعا نہ کر سکا۔۔۔ دل دونوں کا نام جوڑتے دیکھ کر تکلیف محسوس کرتا تھا کجا کہ معراج کے حق میں اسے کبھی دعا دیتا۔۔۔ شاید کبھی بھی نہیں۔۔۔ شاید۔۔

وہ شادی کے لیے رضا مند نہیں تھا مگر جب پتا چلا کہ وہ لڑکی امنہ ہو سکتی تھی تو وہ خاموش ہو گیا۔ نجانے کیوں۔۔۔ بس مان گیا۔۔ اسے دونوں میں سے کسی سے بھی محبت نہیں تھی۔۔۔

سب کے سامنے تو وہ نارمل رہا مگر دل دکھتا رہا۔۔۔

ایک وہ لڑکی تھی جو شاید اسکا مستقل بن جاتی۔۔۔ دوسری کو جو شاید اسکا ماضی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

ایک نجانے کہاں تھی جبکہ دوسری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب اسنے بھوری انکھیں کھولی تو وہ لال ہوتی نم نم تھی۔۔۔ مگر انسو نا بہے۔۔ بھورے بال لیٹنے کے باعث پیچھے کو ہوئے تھے وجہی چہرے پر حزن طاری تھا۔۔ ویسا حزن جو رونے کی چاہ میں چہرے پر در آتا ہے۔۔ جب دل رونے کو چاہے مگر رو نا پائے۔۔۔

امنہ اب دوبارہ سر تکیے پر رکھتی چت لیٹی اس شخص کے خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔ انکھوں میں موجود کاجل اسکی پٹھانی آنکھوں کو اور خوبصورت بنا رہا تھا۔۔ خوبصورت معصوم چہرے پر شرمگین سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

تو جھوم اٹھے دیکھ کر دیوانگی میری
آ وجد کے عالم میں تجھے رقص دکھاؤ

...

دونوں ہی ایک دوسرے سے بہت دور الگ الگ کیفیت میں۔۔۔ ایک ہی طرح چپ لیٹے رات کٹ جانے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ جہاں یہ رات کئی لوگوں کے لیے ایک خوشکن رات تھی وہیں کچھ لوگ جاگتی آنکھوں سے رات کے کٹنے کے منتظر تھے۔۔۔

������

جے تو وکیا عشق بازار وی نیئں
جے تو چڑھیا اتے دار وی نیئں

ایڈھا سستا سودا پیار وی نیئں
ایڈھا سوکھا لبھدا یار وی نیئں

کٹنی تو تھی ہی سو کٹ گئی وہ سلگتی رات۔۔۔۔۔۔ اب ہر سو سورج کا بسیرا تھا۔۔۔۔ مگر نہیں۔۔ صرف سورج نہیں۔۔۔ آج آسمان پر بادل بھی چھائے ہوئے تھے۔۔۔ ہلکی ہلکی ہوا۔۔۔

کبھی دھوپ ہوتی تو کبھی لگتا کہ ابھی شدت سے بارش ہو جانی ہے۔۔۔ آسمان الگ سماں بنا رہا تھا۔۔۔ قدرت والا بھی کتنا نرالا تھا۔۔۔ ایسے ایسے منظر دیکھنے کو دیکھتا کہ الگا دیکھتا ہی رہ جاتا۔۔۔۔۔

اب بھی پل پل بدلتا آسمان سب کو مہوب سا کئے ہوئے تھا۔۔۔۔ پری نے ٹھنڈ کے باعث کمفرٹر اوپر گردن تک کیا اور دوبارہ انکھیں بند کر گئی۔۔۔۔

مگر دفعتاً اسنے آنکھیں کھولی۔۔۔ دل کافی شدت سے دھڑکا گزری رات کا سوچ کر۔۔ پل میں چہرہ بھاپ اڑانے لگا۔۔۔۔۔ اس سے

پہلے وہ کبوتر کی طرح انکھیں بند کرتے کمفرٹر میں چھپتی جب۔۔۔۔۔

اگر سردی لگ رہی ہے تو دوبارہ۔۔۔۔۔۔ "کہنی کے بل سر" رکھے وہ اس کے چہرے کے پاس جھکتے بوجھل لہجے میں کہتا جملہ ادھورا چھوڑ گیا تھا۔۔۔

پری نے نگاہیں اٹھا کر اسے خفگی سے دیکھا۔۔ جو عنابی لبوں کو پوست کئے بھوری انکھوں میں شرارت لیئے اسے بے باک نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس سے ہوتی اسکی نگاہیں اسکے خوبصورتی سے تراشے گئے سکس پیکس پر گئی تو وہ شدت سے دھڑکتے دل کے ساتھ نگاہوں کا رخ بدل گئی تھی۔۔۔

اسکو شرٹ لیس اپنے اتنے قریب دیکھ کر جسم کا سارا خون چہرے پر آگیا تھا۔۔ نازک لبوں تو دانتوں تلے دبائے وہ اس سے بچنے کا کچھ سوچ رہی تھی۔۔

بیگم  پوری رات تو میں ایسے ہی تھا۔۔تب تو نظریں نا "
پھیری۔۔۔ "وہ بمشکل ہنسی روکتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی خوشگوار سی۔۔ بے باک سی۔۔۔

بنا اسے دیکھے پری نے اٹھانا چاہا مگر۔۔۔۔۔ مگر وہ ایک دم واپس لیٹ گئی گردن کے پاس کمفرٹر کو سختی سے تھامے۔۔۔ اب تو اسے خفگی سے دیکھنے کی بھی ہمت نہیں بچی تھی۔۔۔ اسکا دل کانوں میں سر پٹینے لگا تھا۔۔ اسے رونا آیا تھا جب کمرے میں کاشان کا زندگی سے بھرپور قہقہہ گھونجا تھا۔۔۔۔

" تمہیں یوں۔۔ اپنے سامنے اپنی محبت سے بکھرا بکھرا سا دیکھ کر۔۔۔ وہ مدھم سے بے باک لہجے میں کہتے بالکل اسکے کان کے پاس جھکا۔۔ "مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے لڑکی۔۔۔ تمہیں یوں دیکھ کر میں اپنا دل تم پر ہار بیٹھا ہوں۔۔۔؛ "بوجھل لہجے میں بولتے اسکے عنابی لبوں نے پری نے چہرے کے دلفریب نقوش کو چھوا تھا۔۔ نرمی سی عقیدت سے۔۔۔۔

پری نے سختی سے انکھیں بند کی ہوئی تھی اتنی ہی سختی سے کمفرٹر کو بھی پکڑا ہوا تھا۔۔۔ لزرتی پلکیں۔۔ کپکپاتے لب۔۔۔ لال ہوتے گال۔۔۔ وہ کافی اپنی اپنی سی لگی اسے۔۔۔۔

پری کی جان تب نکلی جب اپنی گردن پر رکھے اپنے ہاتھ پر کاشان کا مظبوط ہاتھ محسوس ہوا۔۔۔ وہ اسکے ہاتھ سے کمفرٹر لے رہا تھا۔۔۔

کاشان۔۔۔۔"پری نے گھبرا کر پکارا۔۔۔۔۔"

ہاہاہاہا ہاہاہاہا ہاہاہاہا۔۔۔ "ہنوز اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے وہ پیچھے کی "

جانب تکیے پہ سر رکھتے دلفریبی سے ہنستا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

ایسا بھی کیا ہے بیگم کہ تم چھوڑ ہی نہیں رہی "دوبارہ اسکے پاس "

ہوتے وہ راز داری سے بولا۔۔۔۔ وہ پری کی حالت سے محظوظ

ہو رہا تھا۔۔۔

کاشان۔۔۔۔ "وہ رو دینے کو ہوئی۔۔۔"

اچھا اچھا۔۔۔۔ بس۔۔۔۔۔ وہ سچ میں ہیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔ مگر "

سنو۔۔۔ کیا ایک۔۔۔۔۔

" کاشان۔۔۔"

" اچھا اچھا۔۔۔ جا رہا ہوں میں فریش ہونے۔۔۔۔ تم تب تک محفوظ ہو سو اتنی سختی سے نا پکڑو اسے۔۔۔ ہاہا۔۔۔۔ " وہ ایک میچور۔۔ ایک سنجیدہ سے انسان سے مختلف سا لگا تھا۔۔۔۔

اسکو واش روم میں جاتا دیکھ کر پری نے بے ساختہ لبوں پر ہاتھ رکھتے گہری سانس لی۔۔۔۔ دل کی دھڑکنیں منتشر سی ہو رہی تھی۔۔۔۔

" مجھے تم سے محبت ہوگئی ہے لڑکی۔۔ تمہیں یوں دیکھ کر میں اپنا دل ہار بیٹھا ہوں۔۔۔ "کانوں میں بھاری بوجھل آواز گھونجی تو چہرے پر دلفریب سی مسکراہٹ چھاگئی تھی۔۔۔۔۔

������

دکھتے سر کے ساتھ اسنے انکھیں کھولی۔۔ کمرے میں روشنی آرہی تھی اور باہر سے اوازیں بھی۔۔ اسنے اٹھانا چاہا مگر سر شدت سے دکھ رہا تھا۔۔ رات والے فراک میں ملبوس بکھرے سنہرے بال۔۔۔

" میں۔۔۔۔ میں تو۔۔۔ چھت۔ "اس نے یاد کرنا چاہا۔۔۔ "

وہاج۔۔۔۔ "آنکھوں کے سامنے کچھ منظر دھندلے سے دیکھے تو

اسکے دل بے ساختہ بڑبڑائے۔۔۔۔

آنکھوں میں شدید حیرت اتری رات کو تو اسکی حالت نہیں تھی کہ

سوچ سکتی مگر اب اسے حیرت ہوئی کہ وہ رات کو کیسے اور کیوں

آیا تھا۔۔ گیا کب۔۔ کیسے۔۔ اسے نیچے کون لایا۔۔۔ کچھ بھی یاد

نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

ہمت کر کے اٹھتی وہ الماری سے کچھ گرم کپڑے نکالتی واش روم

کی جانب بڑھ رہی سر اب بھی اتنی ہی شدت سے دکھ رہا تھا مگر

وہ شاور لینا چاہتی تھی۔۔۔۔ ۔۔۔

������

مجھ کو خطرہ غمِ دوراں سے نہیں ہے لیکن
قتل کر دیں نہ کہیں تیری جلالی آنکھیں
سارے عالم کو تہِ تیغ کئے جاتی ہیں
چاند سے چہرے پہ رکھی ہوئی کالی آنکھیں

اٹھ جاؤ اب۔۔۔ ورنہ میں نے پھر دن تک نہیں اٹھنے دیبا ہے " زرا بھی۔۔۔۔ "چوتھی بار اسکو پکارتے معراج نے اسکی سیاہ انکھوں کو لبوں سے چھوا۔۔ وجھی چہرے پر سکون سا طاری

تھا۔۔۔ گہرے آنکھیں جن میں وحشت ہوتی۔ اب پر سکون سی تھی۔۔۔۔ گزری رات ساری تھکن اتارتی چلی گئی تھی۔۔۔

اسنے اپنے قریب بکھری بکھری اسکے محبت سے نکھری اس لڑکی کو دیکھا ۔۔

آپ اٹھ جائیں نا۔۔۔ میں بھی اٹھتی ہوں۔۔۔ "چہرہ تکیے میں " چھپاتے وہ مدھم سا بولی۔۔۔ اسکا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا رات کے بارے میں یاد آتے ہی جبھی اب اسکا سامنا نہیں کر پارہی تھی۔۔۔ شرم و حیا کے باعث پلکیں لزر رہی تھی۔۔۔ گال گلابی ہوتے گئے۔۔۔ سیاہ چھوٹے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

مگر میں اپنی قریب کے رنگ تمہارے چہرے پر دیکھنا چاہتا"

ہوں "اسکا چہرہ اپنی جانب کرتے ہو۔ گھمبیر سا بولا۔۔ بھورے

بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ بلیک سلیو لیس بنین سے اسکے

مظبوط توانا بازو جھک رہے تھے۔۔۔

خولہ نے آنکھیں نہیں کھولی تھی لب چکلتے اسنے گہری سانس

لی۔۔۔۔

کیا کوئی حسرت رہ گئی ہے۔۔ "انگھوٹے سے اسکے لبوں کو "

دانتوں سے آزاد کرتے وہ گھمبیر سا بولا۔ تھا۔۔۔

خولہ نے پل میں انکھیں کھولی چہرے پر جھکے معراج کے وجہی

چہرے کو دیکھتے اسکا دل شدت سے دھڑکا۔۔۔ مردانہ پرفیوم کی

خوشبو حواس سلیب کررہی تھی۔۔۔ وہ چہرہ اسکے کسرتی وجود میں

چھپا گئی تھی۔۔۔

چلو۔۔۔ اب تو میری ہی ہو۔۔۔۔ ایسی حسین راتیں تو آتی رہیں "

گی نا۔۔ "اسکے گرد حصار قائم کرتے وہ بے باکی سے گویا ہوا۔۔

گرے انکھوں میں شرارت سی تھی۔۔۔ جبکہ خولہ خود میں سمیٹ

گئی۔۔۔۔ دل سرشار سا تھا۔۔۔

کیا گرزی رات سے بھی حسین کوئی رات ہو سکتی تھی۔۔

کیا اتنی دلنشین صبح کبھی پھر طلوع ہو پائے گی۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ وہ آج مکمل ہو گئی تھی۔۔۔ اس شخص کو پا لیا جس کی زات سے وہ پاگوں کی طرح عشق کرتی تھی۔۔۔

چاندنی کے دونوں خوبصورت مجسمے ایک دوسرے کی پناہوں میں کافی دلکش لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

������

سب کھو کھلی ہیں تمہاری باتیں

نہ مجھ پہ لفظوں کے جال پھینکو

دل ہر کسی پہ جو آ رہا ہے

تو میری مانو 'نکال ' پھینکو

صبح باسی ہوگئی اور دن کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔۔ اس شیش محل پر بھی سورج اور بادلوں کی برسات جاری تھی۔۔۔ کچھ لمحے ہلکی بارش ہوتی تو کبھی سورج جیت جاتا۔۔۔۔۔۔

ایسے میں وہ شیش محل ہر حال میں چمک رہا تھا۔۔۔ بارش ہوتی تو بھی ۔۔ اور سورج کی کرنیں بھی اسکی چمک کو نا لوٹ سکی۔۔۔۔۔

بلیک پراڈو اکر پورچ میں رکی تو گارڈ نے پل میں دروازہ کھولا۔۔ جبھی بلیک چمکتے شوز میں موجود اسکے پاؤں پھر دوسرا پاؤں بھی باہر نکلا۔۔۔۔

وائٹ کلف کلے شلوار قمیض میں۔۔ کندھوں پر آف وائٹ شال لیئے۔۔ وہ کسرتی مظبوط۔۔ چورا۔۔۔ خوبرو سا شخص باہر نکلا تھا۔۔۔ سیاہ بال جیل سے سیٹ کیئے اسکے وجہی چہرے پر سنجیدگی طاری تھی۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی کی چابی اسی گارڈ کو دیتے وہ مظبوط شاہانہ قدم اٹھاتے اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

اندر اکر صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھتے اس نے ایک بے تاب نگاہ چاروں طرف گھمائی تھی۔۔۔ مگر نا مراد سی لوٹ آئی۔۔۔

آفٹر نون سر۔۔۔ "جبھی اسکے سامنے بابر حاضر ہوا۔۔۔ لمبا" چوڑا سا مرد۔۔ بلیک پینٹ پر بلیک شرٹ) گارز کا مخصوص لباس پہنے وہ دنوں ہاتھ سینے پر باندھے اسکے سامنے تھا۔۔ (

بابر۔۔۔۔ کیا مجھے میرے سوال پوچھنے پڑے گے۔۔۔۔۔ "وہ" اتنی سرد آواز میں بولا کہ بابر جیسا بندہ بھی ڈر گیا تھا۔۔ اسکا مالک بالکل بھی رحم نہیں کرتا تھا۔۔ یہ بات یہاں موجود سب جانتے تھے۔۔۔۔

سر۔۔۔ وہ۔۔۔ نہیں پتا چل سکا کچھ۔۔۔۔"

بکواس نہیں۔۔۔۔ "شہادت کی انگلی اٹھا کر اسنے تنبہی "
کی۔۔۔ سیاہ انکھوں میں وحشی پن سا در آیا۔۔ "بکواس نہیں
بابر۔۔۔ یہ سب نہیں سننا مجھے۔۔۔ مجھے یہ جاننا ہے کہ کس نے
ہمت کی۔ میری بیوی کو حراس کرنے۔۔ کی۔۔۔ مجھے جاننا ہے کہ
اتنی ہائی سیکورٹی میں کوئی کیسے اندر آیا۔۔ مجھے سب جاننا ہے۔۔۔
وہ سرد اواز میں غرایا تھا۔۔۔ "

میں پوری کوشش۔۔۔"

مجھے دو دن تک اگر اس کوشش کا نتیجہ نا ملا تو تم میرا وحشی "
روپ دیکھو گے بابر۔۔۔ "صوفے سے اٹھتے بابر کے کندھے پر ہاتھ
رکھتے وہ سپاٹ سا بولتا آگے بڑھا تھا۔۔۔

سر۔۔۔ وہ۔۔۔۔ ان سب کا۔۔۔۔ "

" دو دن وہیں بند رکھو۔۔۔۔۔ اتنا ٹاچر کرو کہ نا تو مریں نا سکون ملے۔۔۔۔ ان سب کی لاپرواہی میری بیوی کو موت کے منہ میں دھیکیل چکی تھی۔۔۔۔ "سپاٹ لہجے میں کہتے وہ اوپر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

??????

،اب حیات سی کشش ھے حُسنِ ماہ جَبِیںؔ
ہَم اپنی عُمر بڑھانا چاہتے ھے آپکے ھُو کر

وہ کمرے میں آیا تو دلنشین کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔۔ بیڈ پر بیٹھ کر شوز اتارے اور انہیں شوز اسٹیڈ میں رکھتے پاؤں میں سلیپر پہنے وہ فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ واش روم کا دروازہ کھلا۔۔۔ گرے کھلی شرٹ کو اسکے مظبوط چورے سینے پر چپک گئی تھی پہنے وہ۔ باہر نکلا۔۔۔ سیاہ بال گیلے ہو رہے تھے۔۔۔

بالوں کو ٹاول سے صاف کرتے وہ ٹاول واپس رکھتے باہر کی جانب بڑھا۔ مگر پھر ایک پل کو رک گیا۔۔۔ بالکونی میں گلابی آنچل اسکی توجہ کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

وہ گہری سانس لیتے بالکونی میں آیا پہلے سے گھولتا دماغ اور بڑھا تھا۔۔۔ گلابی فراک میں ملبوس۔۔ سنہرے گھنگریالے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ گلاسوال جواسکے پیٹاؤن تک ہی آتی تھی۔۔ اسکے گرد بازو رکھے چہرہ آسمان کی طرف کیئے کھڑی تھی۔۔۔

منظر اتنا خوبصورت تھا کہ اسکی سانسیں منتشر کر گیا مگر یہ بدلتے موسم کی بارش میں اسکا کھڑا ہونا دماغ بھی خراب کر گیا تھا۔۔!

"یہاں کیوں کھڑی ہے۔۔۔ سردی لگ جائے تو۔۔۔ "اسکے بالکل پاس پشت پر کھڑے ہوتے سرگوشی نما سا بولا تھا۔۔۔ اسکے

بالوں سے اٹھتی مہک اسکے شریر جزبات کو بھڑکا رہی تھی۔۔۔ سارا غصہ ختم ہو گیا۔۔

دلنشین ایک دم چونکی تھی۔۔۔۔ چہرہ ہلکا سا موڑ کر اسے دیکھا وہ اسکے بالکل قریب کھڑا مخمور نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں جزبات کا ٹھاٹھے مارا سمندر سا تھا۔۔۔ وہ گھبرا کر چہرہ موڑ گئی تھی۔۔۔۔

میں اندر تنگ ہو رہی تھی۔۔۔۔ تو۔۔ تب ہی۔۔۔۔ "سامنے " دیکھتے وہ سرسری سا بولی۔۔ البتہ اسکی نگاہوں سے ڈر لگا تھا۔۔۔ اوپر سے وہ اتنے قریب کھڑا تھا کہ اسکے جسم کی حرارت کو محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر اندر جانا چاہا۔۔ "

ن۔۔ نہیں جانا ابھی۔۔۔ روکیں۔۔ نہیں جانا۔۔۔ اسکے زبردستی"
لے کر جانے پر وہ چڑی تھی۔۔۔

بالاج اسے لیئے بالکونی میں ہی رکھے لکڑی کے خوبصورت جولے پر
آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔ ہلکی ہلکی بارش دونوں پر پڑ رہی تھی۔۔۔
کراچی کی اتنی بارش حبس ہی ختم کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔ سردی تو
یہاں دسمبر جنوری میں ہی ہوتی۔۔۔۔

اسکو پاس بیٹھاتے وہ اب بے باک نگاہوں سے اسے سر تا پیر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ گلابی فراک اس پر بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔ سفید نازک پاؤں سفید دو پٹی چپل میں نظر میں بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔۔ سنہرے بال پشت و گردن پر پھیلے ہوئے تھے۔۔ کچھ نے چہرہ ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔۔

مجھے یاد کیا۔۔ "اسکے بالوں کو گردن سے پیچھے کرتے ہوئے" پوچھا تھا۔۔ بال کچھ گیلے گیلے تھے۔۔۔

نہیں۔۔۔ "اسنے سر نفی میں ہلایا وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔۔ بار" بار کچھ کہنے کی کوشش کرتی پھر لب کاٹتی چپ ہو جاتی۔۔۔۔

میں نے بہت یاد کیا۔۔۔ وہ اسکے کان کے پاس جھکتے بوجھل سا "

بولا۔۔۔

دلنشین نے چہرہ اسکی جانب کیا۔۔۔ اور بہت بے ساختہ ایک دم

اسکا مظبوط ہاتھ اپنے دونوں نازک ہاتھوں میں تھامتی اسکی سانسیں

روک گئی تھی۔۔۔

وہ سانس روکے یک ٹک اسے دیکھ رہا۔۔ آج شاید پہلی بار ااے

خود چھوا تھا۔۔۔۔ اسکی سیاہ انکھوں میں حرارت اتری۔۔

سانسیں بھاری ہو گئی تھی۔۔۔

آپ نے۔۔۔ جانے سے پہلے کہا تھا کہ۔۔ آپ مجھے سرپرائز "

دیں گے۔۔۔ کیوں نہیں دے رہے اب۔۔۔ "اسکی حالے سے

یکسر انجان وہ اسکو دیکھتے ہوئے بولک۔۔ دو دن اسے اسکا انتظار کیا تھا کہ کب آئے گا۔۔۔ اب جب آیا تو وہ جلدی سے بول گئی۔۔۔

دوں گا نا۔۔۔ "ایک دم۔ اسکی کمر میں بازو پھیلاتے اسے اپنے " انتہائی قریب کرتے بوجھل سا بولا۔۔۔۔

دلنشین ایک دم سٹپٹا سی گئی دور ہونا چاہا مگر وہ اور قریب کر گیا۔۔۔ اتنا کہ دلنشین کی صاف شفاف گردن اسکے بالکل سامنے تھی۔۔۔ بال آگے کو ہوگئے۔۔ وہ اس دلفریب منظر میں بہکتا جا رہا تھا۔۔۔۔

بالاج۔۔ دور۔۔۔۔ پلیز ز۔۔۔۔ بالاج۔۔ مجھے نیچے "
اتاریں۔۔۔۔۔ "اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ اسے اٹھائے
کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔ اس دوران اسکے عنابی لب اسکی گردن کو
چھو رہے تھے۔۔۔۔ اسکی جان لبوں کو آرہی تھی۔۔ اسکے حصار
میں مچلتے اس نے دور ہونا چاہا۔۔۔

مگر وہ کمرے میں لاکر اسے بیڈ پر لیٹا چکا تھا۔۔۔ یہی نہیں وہ
خود بھی لیٹتا دلنشین کو خود کو اوپر لیٹا گیا۔۔۔۔

وہ مچل رہی تھی مگر بالاج نے کوئی اثر نا لیا۔۔ وہ اس کی کمر کے
گرد حصار سخت کرگیا۔۔۔ سیاہ آنکھیں خمار کے باعث گلابی ہوتی
جارہی تھی۔۔۔

" سرپرائز دوں گا۔۔۔ مگر پہلے مجھے تو مل۔ جاؤ تم۔۔۔ "

دوسرے ہاتھ سے اسکی گردن سے ابل دور کرتے وہ خمار زدہ سی سرگوشی کرتا اسکی جان لبوں پہ لے آیا۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ چاۓ کچھ بھی۔۔۔ پلیزز۔۔۔ "وہ شدید" مزاحمت کررہی تھی

مجھے آج اپنے آپ کو سونپ دو۔۔۔۔ "اسکے گال پر لب رکھتے" وہ بوجھل سا بولا تھا۔۔

نہیں۔۔ وہ مچل رہی تھی۔۔۔۔ پورا وجود پسینے سے تر ہوتا " گیا۔۔۔ بالاج کی گہری بے باک نگاہوں کے تقاضے وہ نہیں پورے کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اسکی شہد رنگ آنکھیں نم ہوتی جارہی تھی۔۔۔ تنفس بری طرح بگڑتا جا رہا تھا۔۔۔

بالاج نے اسے یوں ہی لیئے کروٹ بدلی اور اسکے اوپر چھاتا اسکی شفاف گردن پر لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔

خمار اتنا چھا رہا تھا کہ اسے دلنشین کے سسکنے کی بھی آواز نا آئی۔۔۔۔۔۔

تمہیں تمہارے گھر والوں سے ملواؤں گا۔۔۔ اجالا سے۔۔۔ مگر" اس سے پہلے تم۔ میرے دل میں موجود یہ خوف ختم کر۔ دو کہ تم مجھ سے جدا بھی ہو سکتی ہو۔۔۔میری ہو جاؤ۔۔ہر طرح سے۔۔۔میرے دل سے یہ ڈر ختم کردو دلنشین۔۔۔مجھے اپنا آپ سونپ دو۔۔۔۔مجھے متعبر کردو۔۔۔۔مجھے مکمل کردو۔۔میرے ساتھ ایک نئ زندگی کی شروعات کرو۔۔۔سنہری۔۔۔میری زندگی کو ونگوں سے بھر دو۔۔۔ "جابجا اسکے خوبصورت نقوش کو بے قراری سے چوھتے وہ گھمبیر زو معئنی سا۔ بولتا اسکا مزاحمت کرتا وجود ساکت کر گیا تھا۔۔۔

میں بالکل بھی نہیں کہہ رہا کہ آج ہی ہوجاؤ میری "اسکے " چہرے کو دیکھتے وہ۔ مدھم سرگوشی نما سا بولا۔۔۔

وہ جو ساکت سی تھی ایک دم ہوش میں آئی۔۔۔۔۔ "دور۔۔
ہوں۔۔۔ "وہ ایک دم۔ گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

میں بس اتنا کہہ رہا ہوں کہ جب تک مکمل میری نہیں ہو جاتی "
" تب تک تم اپنے گھر میں سے کسی سے بھی نہیں ملو گی۔۔۔۔
اسکی بات کو نظرانداز کرتے وہ ہنوز ااِی کہنے میں بولا تھا۔۔۔

با۔۔۔۔ لاج۔۔۔ اپ جھوٹ۔۔ بول رہے ہیں۔۔۔ دور ہٹ "
جائیں پلیز۔۔۔۔ "وہ۔ کسی صورت اب اس پر یقین نہیں کرنا
چاہتی تھی۔۔۔ دل کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔ بالاج کی اتنی سی
قریب اس سے برداشت نہیں ہو پارہی تھی۔۔۔۔۔

تم یقین نا کرو مگر یہی سچ ہے۔۔۔۔ ایک موقع ہے تمہارے " پاس۔۔۔ مجھے آج خود کو سونپ دو کل تمہیں اجالا سے ملوانے لے کر جاؤں گا۔۔۔ " وہ اس اسکے گالوں کو چھو رہا تھا۔۔۔ خمار کے باعث سیاہ انکھوں میں سرخی گھلی ہوئی تھی۔ دل کی دھڑکنیں الگ منتشر تھی۔۔ اس نازک وجود سے اٹھتی مہک اسکے اعصابوں پر چھا رہی تھی۔۔۔

ایک بار۔۔ پھر مجھے پانے کے لیے۔۔۔ "

تمہیں پانے کے لیے جھوٹ کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں" ہے۔۔۔ تم۔ میں اتنی ہمت نہیں ہے جاناں۔۔۔۔ تم مجھے خود سے ایک انچ دور نہیں کر سکتی جب تک میں نا چاہوں۔۔۔ ان

پانچ مہینوں میں اگر تمہارے قریب نہیں آیا۔۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ تم نے مجھے روکا ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ میں نے پہلے ایک بار زبردستی کی تمہاری ساتھ۔۔۔ اس معاملے میں نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ وہ مدھم بوجھل لہجے میں اسکے کان کے پاس جھکا بول رہا تھا۔۔۔ "میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اپنا آپ سونپ دو۔۔۔۔ آج نہیں تو کل۔۔۔ تمہیں بالاج کا ہی ہونا ہے ہر صورت۔۔۔۔۔۔ تمہیں بنایا ہی میرے لیے ہے۔۔"

نہیں۔۔۔۔ اسکا تنفس بگڑتا جارہا تھا۔۔۔۔۔ دل نہیں چاہ رہا تھا" اس پر یقین کرے۔۔۔ اوپر سے اسکے ہاتھوں کے بے باک لمس اسکو بے جان کیے جا رہے تھے۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تم جب بھی مطمئن ہو۔۔۔۔ مگر سنو۔۔۔۔ تمہیں" ہونا ہی میرا ہے۔۔ آج یا کل۔۔۔۔ "وہ اسکے کانوں لیلو کو چھوتا پیچھے کو ہوا۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے ہی دلنشین اسکے کندھے کی پکڑ چکی تھی۔۔۔۔

بالاج نے چونک کر مخمور نگاہوں سے دیکھا۔۔۔ خوشگوار حیرت سے۔۔۔ مگر اسکی حالت دیکھ کر خوش نہیں ہو پایا۔۔۔

کچھ وقت لے لو سنہری۔۔۔۔۔ سب ادھر ہی ہیں "اپنے کندھے" پر رکھے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے اسے لبوں سے لگاتے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔

دلنشین نے منتشر سانسوں کے ساتھ آنکھیں کھولی۔۔۔ "اور اگر اجالا سے کل نا ملوایا تو۔۔۔ "وہ اپنی ہی بات کہتے شدت سے لب دانتوں تلے دبا گئی تھی۔۔

وہ گاؤں میں ہے اجکل۔۔۔ کل نا ملوا پایا تو پرسوں ضرور ملواں گا "باری باری اسکے گالوں کو چھوتے وہ بھاری آواز میں بولا تھا۔۔۔

دلنشین نے اسکے کلر لو پچھلی طرف سے سختی سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔ اگر یا کل اسے بالاج ہی کا ہونا تھا تو کل ہی کیوں نہ مل لیتی اجالا سے۔۔ ویسے بھی پانچ مہینے ہونے کو تھے کہ وہ کسی اپنے سے

نہیں ملی تھی۔۔ اب ایک مدھم سی امید ملی تو وہ اسے گنوانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اسکی گردن کو لبوں سے چھوتا وہ بہت نرمی سے اسے خود میں سمیٹتا جا رہا تھا۔۔۔۔

💜💜💜

اجالا اور خولہ چھوٹے سے صحن میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ جمیلہ بیگم اندر کھانا بنا رہی تھی۔۔۔۔ اور معراج کچھ دیر پہلے ہی کہیں گیا تھا۔۔ کہاں۔۔ وہ اس نے نہیں بتایا تھا۔۔۔

ان دونوں نے تو ساتھ کھانا بنوانا چاہا مگر جمیلہ بیگم نے منع کر دیا۔۔
تو وہ چائے لیے باہر آگئی تھی۔۔۔

گلابی لانگ شرٹ کے ساتھ کھلا ٹراؤزر پہنے شانوں کے گرد معراج کی بلیک شال ڈالے وہ سامنے درخت کو دیکھتی اجالا سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔ چھوٹے سیاہ بال کھلے تھے۔۔ جو ہوا کے باعث بار بار چہرے پر آرہے تھے۔۔۔

جبکہ اجالا وائٹ گرم ہائی نیک شرٹ کے ساتھ کھلا ٹراؤزر پہنے سنہرے بالوں کا جوڑا بنائے ہاتھوں میں گرم چائے کا کپ لیے اسے سن رہی تھی۔۔۔۔

رات کی نسبت وہ کافی فریش لگ رہی تھی۔۔۔۔

سب جاننے کے بعد دل نے تو چاہا کہ وہ بھی وہاج اور خولہ سے نفرت کرے۔۔۔ مگر کر نہیں پائی۔۔۔۔جمیلہ بیگم نے ہی اسے کہا تھا کہ جو ہوا تب وہ سب بچے تھے اور کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔اور یہ بات وہ بھی جانتی تھی۔۔۔مگر اس کے باوجود وہ خولہ کے ساتھ ایک کزن کی طرح بات نہیں کر پارہی تھی۔۔۔جبکہ خولہ اس کے ساتھ بہت خوش تھی۔۔۔اور وہ یہ سوش کر ابھی بھی اداس ہورہی تھی کہ کل اجالا اور جمیلہ بیگم چلی جاتی۔۔۔

دو تین دنوں میں اجالا کے پیپرز سے اسی وجہ سے جانا ضروری تھا۔۔۔

خولہ کو اسنے دلنشین کی فوٹوز بھی دیکھائی۔۔۔ خولہ نے کال پر بات کرنی چاہی مگر انہوں نے ٹال دیا۔۔۔۔۔تو خولہ بھی چپ ہو گئی۔۔۔۔

لالا نے کہا تھا کہ وہ بھی شہر شفٹ ہوں گے۔۔۔ "اجالا اسے " کہہ رہی تھی۔۔۔۔

پھر ہم سب ساتھ رہیں گے۔۔ اوو گاڈ۔۔۔ کتنا مزا آئے گا " نا۔۔۔ کیا ہوا بچپن میں ہم نے ایک ساتھ مستیاں نہیں کی۔۔۔۔ " اب ہم بہت انجوائے کریں گے۔۔

اجالا اسے دیکھتی رہی۔۔۔ وہ سیاہ چھوٹے بالوں والی بہت مخلص لگی تھی اسے۔۔ کچھ شوخی سی۔۔ کچھ معصوم سی۔۔۔

تم لالہ کو بہت چاہتی ہو کیا۔۔۔ "کپ واپس رکھتے وہ ایک دم " سے بولی۔۔۔

ایک نند سمجھ کر نہیں بتاؤں گی۔۔ ایک پیاری دوست اور کزن " ہونے کے ناطے سنو۔۔۔ مجھے معراج سے عشق ہے۔۔۔
شدید۔۔۔ "کچھ شرمیگین تو کچھ بے باکی سی بولی تھی۔۔۔ اسکی سیاہ انکھوں میں چمک تھی۔۔۔۔

اور اگر کبھی تمہیں لالہ سے دور ہونا پڑے یا۔۔۔"

اسنے محسوس کیا ان سیاہ آنکھوں کی چمک پل میں ختم ہو گئی۔۔ اور وہ خاموشی سے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔ وہ دونوں ایک دم سے خاموش ہو گئی۔۔ جہاں خولہ کو سانسیں رکتی محسوس ہوئی وہیں اجالا کو اسکے لئے ڈر لگا تھا۔۔۔ نجانے کیوں۔۔۔۔

💜💜💜

ڈیرے میں موجود اس کمرے میں قبرستان کی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ اس کے باوجود بھی کہ وہاں دو نفوس تھے۔۔۔۔

ایک صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے سفید سوٹ میں ملبوس حیدر خان اپنے سامنے بیٹھے اس خوبرو شخص کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

وہ گرے کلف لگے سوٹ میں بازووں کو عادتاً کہنیوں تک فولڈ کیئے سلگار سلگائے نجانے اس میں کیا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

" یہ حویلی تم تینوں کی بھی ہے۔۔۔ اس کو چھوڑ کر اس گھر میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ "وہ روعب دار آواز میں بولے تھے۔۔۔

" جو چیز میرے باپ کو نصیب نہیں ہوئی وہ ہماری کیسے ہو سکتی ہے۔۔ ویسے بھی اب اپ کی بیٹی میرے ساتھ ہے تو آپ ایسا چاہ

سکتے ہیں۔۔۔ "منہ سے دھواں ہوا کے سپرد کرتے وہ سپاٹ لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔

حیدر خان نے حیرت سے دیکھا اسے۔۔۔ ایک تو پہلے ہی باپ کی عمر وہ بھی سسر کے سامنے سگریٹ پیتے وہ نہیں رک رہا تھا کہ اوپر سے باتیں۔۔

تمہارا باپ سب کچھ خود چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔ اور میں نے برسوں " ڈھونڈا میں تینوں کو۔۔ اگر مجھے پہلے ہی مل جاتے تو۔۔۔

تو ہم۔ اس وقت نا مل رہے ہوتے۔۔۔ وہ تمسخر اڑاتے لہجے میں " بولتا بجھتے سلگار کو پاؤں تلے روندتے اب سیدھا ہو ہر بیٹھا۔۔ کچھ

آگے کو ہوتے وہ اب انکی انکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔ "اور کیا کرتا باپ میرا۔۔۔ جس شخص کے تینوں بچوں پر بار بار قاتلانہ حملے ہوں۔۔۔ وہ زمین بچائے یا بچے۔۔۔ "

وہ سب اتفاق تھا برخوردار۔۔۔ "وہ بے بسی سے بولے۔۔۔ "

دادا سائیں کے جائیداد بانٹنے کے بعد ایسے کئی اتفاق ہوئے اور ان ہی اتفاق کی نزر میرا باپ اور میری ماں ہو گئے تھے "اسکی بھوری آنکھیں شدید سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

تمہارے ماں باپ قتل نہیں ہوئے معراج۔۔۔ وہ ایک حادثہ تھا۔۔۔۔۔ "

"میں نہیں مانتا حادثہ اسے سسر جی۔۔ ایک گاؤں کا ماننا ہے کہ میرے ماں باپ کو قتل کیا گیا تھا۔۔ "وہ انکا دل دھلا گیا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔ مجھ پر شک۔۔۔۔ تم لوگوں کی باتوں پر یقین کر رہے ہو۔۔۔ "انکے چہرے پر خوف تھا۔۔۔ ویسے سسر جی کہتا تو انہیں کچھ نا ہوتا مگر اس وقت وہ انہیں داماد لگا۔۔۔

"میں اپنے باپ کے قاتلوں کو برباد کر دوں گا۔۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو۔۔۔۔ "وہ پیچھے، ٹیک لگاتے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

"تم۔ نے میری بیٹی سے اس وجہ۔ "

"آپ کی بیٹی نے شادی کی مجھ سے۔۔ میں نے اس سے نہیں کی شادی۔۔۔ "اسکا لہجہ سرد مہری لیے ہوئے تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ بہت معصوم ہے معراج۔۔۔ میں نے اس کی آنکھوں میں تمہارے لئے محبت دیکھی ہے۔۔ تمہارے مسلے میرے ساتھ ہیں میری بیٹی کو نہیں۔۔۔

"چلتا ہوں۔۔ امید ہے اس بارے میں خولہ کو ابھی کچھ نہیں پتا چلے گا۔۔ جب وقت ہوا میں بتا دوں گا۔۔۔۔ اور فیصلہ بھی کردوں گا۔۔ "وہ ایک دم انہیں روکتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ وجیہ چہرہ حد درجے سرخ ہوگیا تھا۔۔۔

وہ تو چلا گیا مگر حیدر خان کا دل۔۔ "فیصلے "پر ہی رک گیا تھا۔۔

💜💜💜💜

رات کا نجانے کونے سا پہر تھا جب اسکی آنکھ کھلی۔۔ کمرے میں بالکل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر اسکی پناہوں میں اب بھی وہ نازک وجود تھا۔۔ جس کا سر بالاج کے سینے پہ رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

اندھیرے میں ہی اس نے دلنشین کے بالوں کی لبوں سے چھوا

تھا۔۔۔

اج سے پہلے کبھی اتنا پر سکون نہیں ہو پایا تھا۔۔۔۔ رگ و پے

میں ایک سرور سا چھایا ہوا تھا۔۔۔

دلنشین کے گرد حصار تنگ کیا۔۔ ایک بار پھر سیاہ انکھوں میں

سرخی گھل گئی تھی۔۔ خمار کی سی۔۔ بے باک سی۔۔۔

وہ شاید گہری نیند میں تھی سو اسے نا پتا چلا۔۔۔۔۔

مگر اچانک ہی وہ چونکا۔۔۔ !کمرے میں اتنا اندھیرا تھا۔۔۔ مطلب رات ہو گئی تھی۔۔

اسکے وجیہی چہرے پر وحشت سی چھا گئی ۔ ۔۔۔

دلنشین کو نرمی سے خود سے دور کرتے اسکا سر تکیے پر رکھا اور واپس پلٹتے سائیڈ لمپ روشن کیا۔۔۔۔ پل میں پورا اندھیرے کا زور ختم ہوا تھا۔۔۔

وال کلاک پر نظر گئی جو گیارہ بج کر بیس منٹ دیکھا رہی تھی۔۔!۔۔

واپس مڑ کر دلنشین کو دیکھا تو دل کی دھڑکنیں پل میں بکھری تھی۔۔۔ اسکو دیکھ کر۔۔

ہاتھ بڑھا کر کمفرٹر سیٹ کیا تھا اس پر۔۔ اس دوران وہ یکٹک بوجھل نگاہوں سے اسکی سرخ ہوتی گردن اور گالوں کو دیکھ رہا۔۔۔ اپنے رنگ میں رنگی وہ لڑکی اسکے جزبات دوبارہ بھڑکا گئی۔۔۔۔

ابھی اس کے چہرے پر جھکتا ہی کہ وہ ایک دم نیند سے بوجھل شہد رنگ انکھیں کھول گئی تھی۔۔۔

وہ ادھر ہی رک گیا۔۔ اسکے چہرے کے انتہائی قریب۔۔۔۔ بوجھل بے باک نگاہوں سے اسے دیکھتے اس نے دوسرے ہاتھ سے اسکے چہرے وہ گردن پر بکھرے اسکے بالوں کو پیچھے کیا۔۔۔۔۔۔

" مجھے خوش امدید۔۔میری زندگی کو مکمل کرنے کے لیے۔۔۔۔ اتنے حسین لمحات دینے کے لیے شکریہ۔۔۔۔ مجھے قبول کرنے کا بھی شکریہ۔۔۔۔۔سچ میں دوبارہ دل بے ایمان کررہی ہو۔۔۔۔۔۔

" اسکے شدید گلابی ہوتے گالوں پر شدت سے لب رکھتے وہ بے باکی سے بولا تھا۔۔ سیاہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ بلیک سلیو لیس ویسٹ پہلے جو سے اسکے مظبوط بازو اور خوبصورتی سے تراشے گئے سکس پیکس بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

شدت سے دھڑکتے دل کو ڈبتی وہ بیڈ شیٹ کو مٹھیوں سے سختی سے بھینچ گئی۔۔۔۔۔

گزرے لمحات یاد ائے تو چہرہ خون چھلکنے لگا تھا۔۔ اسکا محبت نرمی سے چھونا۔۔۔اسکا دل شدت سے دھڑکا رہی تھی۔۔۔۔ اوپر سے اس کی بے باک گہری نگاہیں اور باتیں۔۔۔

سو جاؤ تم اب۔۔۔ اب سے میں جب نا ہوں تو نیند پوری کرلیا" کرنا۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔ "شہہ رگ کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتے وہ زو معنی سے بول رہا تھا۔۔۔

دلنشین نے آنکھیں نہیں کھولی۔۔۔ اسکا تنفس بکھر رہا تھا۔۔ چہرہ خطرناک حد تک سرخ تھا۔۔۔۔

" مجھے جانا نا ہوتا تو ہم کچھ لمحے اور بیتا سکتے تھے۔۔۔ مگر۔۔۔۔ خیر۔۔۔ تمہیں میرے ابھی جانے سے کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا۔۔۔۔ "لرزتی پلکوں کو باری باری چھوتے وہ گھمبیر آواز میں بولا۔۔۔

"نہیں۔۔ "اس نے ایک پل سے بھی پہلے جواب دیا تھا۔۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔۔ دیر ہو رہی ہے مجھے جاناں۔۔۔۔ "اسکے چہرے پر جھکتے ایک دم بہت دھیرے سے لبوں کو چھوا اور دور ہوتا

گیا۔۔۔۔ بیڈ سے اترتے اس پر دوبارہ کمفرٹر سیٹ کیا اور پردے گرا دیے تھے۔۔۔۔۔۔

میں کھانا بھجواتا جاؤں گا۔۔۔ نیچے جانے کی ضرورت نہیں ہے " ابھی۔۔۔ "موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے وہ سرسری سا بول رہا تھا۔۔۔

جبکہ دلنشین اب چھت پر جلتے کرسٹل کے نفیس فانوس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ نجانے دل کیسا محسوس کر رہا تھا۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔

اسے بالاج کا ساتھ برا نہیں لگا تھا۔۔۔ وہ جان گئی تھی کہ وہ اسے کبھی نا چھوڑتا۔۔۔ پھر وہ اسکا شوہر تھا۔۔۔۔

خوش نا سہی وہ مطمئن تھی۔۔۔۔

کلک کی آواز پر اس نے چونک کر دیکھا وہ تیار ہو کر آ بھی گیا تھا۔۔۔

بلیک شرٹ بلیک پینٹ۔۔۔ وہ اب شرٹ پر ہڈ نما شرٹ جو اگے سے شاید زیپ سے بند بھی ہوتی تھی ۔۔ پہن رہا تھا۔۔ سیاہ بال گیلے سے ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔ وہ کافی اجلت میں تھا۔۔۔۔

گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ اب موبائل فون پینٹ کی جیب میں اڑیستے اسکی طرف مڑا تھا۔ ۔۔ اسکے دیکھتے ہی دلنشین نگاہیں پھیر گئی۔۔۔ مگر اسے محسوس ہورہا تھا کہ وہ اسکے ہی پاس آرہا تھا،۔۔۔۔

جاتا ہوں۔۔۔ "جھک کر ماتھے پر لب رکھے۔۔۔ "آج " تمہارے لئے شاید قاتل بھی بن جاؤں۔۔۔ "آخری بات اسنے دل میں کہی اور پھر لمبے لمبے ڈانگ بھرتا باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

دلنشین نے نجانے کیوں مگر دل میں الگ سا احساس محسوس
کیا۔۔۔ جب اسنے عقیدت سے اسکی پیشانی چھوئی تھی۔۔۔ مگر
پھر نظر انداز کر گئی تھی۔۔۔

💜💜💜💜

وہ عجلت میں سیڑھیاں اتارتے آیا۔۔ چہرے اب بالکل سرد
تھا۔۔ سیاہ انکھیں سرخ تھی مگر خمار سے نہیں بلکہ وحشت
سے۔۔۔۔

مارننگ سر۔۔۔ "سامنے ہی اپنے مخصوص سیاہ پینٹ شرٹ میں "
ملبوس وہ لمبا چوڑا سا بابر کھڑا تھا۔۔ اسنے دیکھتے ہی وش کیا۔۔۔

بالاج نے سر کو ہلکا سا خم کرتے جواب دیا۔۔۔ "کام کا کیا بنا۔۔

"

ان دونوں کے چہرے ماسک سے چھپے ہوئے تھے۔۔۔

سر وہ اندر ہے۔۔۔ "اس نے ڈارک روم کی طرف اشارہ" کیا۔۔۔

بالاج بنا کچھ کہے اس روم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اندر سی نسوانی سسکیوں کی اواز آئی تو بالاج کے پہلے سے ماتھے پر موجود بلوں میں اضافہ ہوا۔۔۔۔۔

لائٹ ان ہوئی تو سامنے ہی ٹاچر چیئر پر وہ کوئی لڑکی بندھی ہوئی تھی۔۔

بابر تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بدلے میں عورتوں کو نہیں لانا چاہتا میں "اسکا لہجہ سنگین حد تک سرد ہوا۔ کن پٹی کی رگیں ابھر گئی تھی۔۔۔

وہ لڑکی بار بار خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتے وحشت زدہ نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

بابر ٹھیک کہتا تھا۔۔ غصہ میں وہ اپا کھو دیتا تھا۔۔ غصے میں وہ وحشی بن جاتا تھا۔۔۔ اب بھی اسے خیر نہیں لگی خود کی۔۔۔

" سر یہ ہے وہ لڑکی ہے جس نے میم کی ساری معلومات نکلوائی تھی۔۔۔ اور یہ کمال اشرف کی سیکٹری ہے۔۔۔ مگر ابھی مان نہیں رہی۔۔۔ "وہ جلدی سے بولا تھا۔۔۔۔

" باکس دو۔۔۔ "اسنے سپاٹ لہجے میں حکم دیا۔۔۔۔ بابر پہلے تو گڑبرا گیا تھا پھر جلدی سے وہ کرسٹل کلر کا باکس اسے تھما گیا۔۔۔۔

بالاج نے باکس کھولا۔۔ اور ایک رینگتا ہوا سرخ رنگ کا سانپ نما کیڑا ایک لوہے کے اسٹینڈ سے پکڑا اور اسے لڑکی کے کندھے پر رکھ دیا۔۔۔

وہ لڑکی رینگنے کیڑے کو خود پر محسوس کرتی چیخ چیخ کر پاگل ہورہی تھی۔۔ چہرہ پورا پسینہ سے نم ہوگیا۔۔ اسکی سانسیں اکھڑنے لگی۔۔۔

" ہ۔۔ ہٹاؤ۔۔۔ ہٹاؤ۔۔۔۔ بتا۔۔ بتاتی۔۔۔ وہ چیختی ہوئی بے ربط سے جملے بول رہی تھی۔۔۔۔

"با۔۔۔ بالاج۔۔۔ میرا سانس بند ہو۔۔۔ جائے گا۔۔۔۔۔۔ "

یہاں۔۔۔ کچھ۔۔ ہے۔۔۔ بالاج یہاں سے نکالیں۔۔۔۔۔ بالاج

" نکالیں۔۔ دروازہ کھولیں۔۔۔۔ یہ۔۔۔ کاٹ لے۔۔۔ گا۔۔۔

"بتاؤ۔۔۔۔ میری بیوی کی ساری انفارمیشن کس کو دی۔۔۔ "دوسرا

رینگتا کیڑا ابھی اس پر ڈالتے وہ سرد مہری سے بولا تھا۔۔۔۔

" وہ۔۔۔۔ سر۔۔۔۔ کمال۔۔ پاشا۔۔۔۔۔ ان کو۔۔۔۔ پلیززز یہ

" کاٹ لے گا۔۔۔ ہٹائیں سر۔۔۔ پلیز۔۔۔

وہ ایک بار پھر چیخی ہاتھ باندھے ہونے کے باعث وہ زیادہ مزاحمت

بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ سانسیں تھم جانا رہ گیا تھا۔۔۔

بالاج پلیزز میں اپکی پر بات مانوں گی۔۔ پلیزز۔۔ مجھے نکالیں۔۔"
" دروازہ کھولیں۔۔۔ سوری بالاجج۔۔۔۔

بالاج نے انکھیں زور سے میچ کر کھولی۔۔۔۔ وہ نجانے کیوں کچھ پرانی اوازیں سن رہا تھا۔۔ بابر نے کچھ ترس سے دیکھا اس لڑکی کو۔۔۔

سب وہ ساری انفارمیشن دے چکی تب بالاج نے وہ کیڑے ہاتھ سے پکڑ کر اسکی گردن سے ہٹاتے انہیں واپس ڈال دیا۔۔ اسکا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔۔

بابر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے الرٹ سا کھڑا تھا۔۔۔۔

جبکہ وہ لڑکی بمشکل گردن پیچھے کیئے سانسیں لے رہی تھی۔۔ بال پسینے کی وجہ سے چہرے و گردن پہ چپک گئے تشرٹ تک گیلی ہوگئی۔۔ موت کو اتنے قریب سے دیکھتے وہ آدھ موئی ہوگئی تھی۔۔۔

صبح تک کمال اشرف یہاں ہونا چاہیے بابر۔۔۔ "بابر کو باکس " پکڑاتے وہ تحکم لہجے میں کہتے باہر کی طرف نکلا۔۔۔۔

سر۔۔۔ اسکا کیا۔۔ "بابر نے لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ "

لڑکی ہے۔۔ تن یہاں سے زندہ نکال دو۔۔۔ "وہ پھر وہ نکلتا " چلا گیا تھا۔۔

کافی دیر لگی اسے سانسیں سمیٹنے میں۔۔۔

"میں۔۔۔ یہی کہ۔۔۔۔ تھی۔۔۔ غلطی۔۔۔ کیا۔۔۔ میری۔ نے اپنے باس کا۔۔۔ حکم مانا۔۔۔۔۔۔ "اس جلاد کو جاتے دیکھ کر وہ بابر سے بولی۔۔۔ بے بسی سے۔۔

"تمہاری یہ غلطی ہے کہ تم جانتی تھی کہ تمہارا باس ***کیا کر سکتا ہے اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔۔ مگر تم نے پھر بھی اسے سب بتایا۔۔۔ تم لڑکی ہو۔۔ تب ابھی تک سانس لے رہی ہو۔۔۔ ورنہ سر کا تمہیں پتا نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ زندہ میں رہنے دیتے نا ہی مردوں میں۔۔۔۔۔ اب اٹھو۔۔ اس سے پہلے و تمہیں شو**ٹ

کردیں۔۔۔ "بابر بھی سرد لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔ ابھی تو اور بہت کام کرنے تھے۔۔۔۔۔ وقت کم تھا۔۔

اور کام زیادہ۔۔۔ سو وہ زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جبھی اس کے منہ پر ٹیپ لگا گیا تھا۔۔۔۔۔ و۔

💛💛💛

مومن بچے۔۔۔۔ "فوزیہ بیگم نے اسے پکارا۔۔"

وہ جو بلیک ٹو پیس کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے۔۔ موبائل پر کچھ ٹائپ کرتا نیچے آرہا تھا انکی جانب مڑا۔۔

کہیں جارہے ہو کیا۔۔۔ "وہ اسکو تیار دیکھ کر بولی۔۔ "

جی اماں۔۔ کام سے شہر جا رہا ہوں۔۔۔۔ "وہ بھاری گھمبیر اواز"
میں بولا تھا۔۔

اچھا۔۔۔۔ میں چاہ رہی تھی کہ آج ہم اس بچی کے گھر چلے "
جائیں۔۔۔ "وہ بغور اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

کس لڑکی کے گھر۔۔ "وہ چونکا۔۔۔۔"

تم بھول گئے کیا۔۔۔ میں نے آمنہ کا زکر کیا بھی تھا۔۔ ارے " وہی پری بھی دوست۔۔۔ اتنی اچھی اور معصوم بچی ہے۔۔۔ پھر تمہارے ساتھ بہت اچھی بھی لگے گی۔۔۔ "

اسکا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔ "جیسے اپکی مرضی۔۔۔ "کسی کی سبز و نیلی آنکھیں آنکھوں کے سامنے گھومی تو وہ یہی بول پایا تھا۔۔۔۔۔ بھوری انکھوں کی چمک بڑھ گئی۔۔ نجانے کیوں۔۔۔۔

خدا میرے بچے کو بہت خوش رکھے گا۔۔۔ پھر وہ بچی ہے ہی " اتنی اچھی کہ تم بھی پسند کرنے لگو گے۔۔ اسے۔۔۔ "انہوں نے اسکا ماتھا چھوا تھا محبت سے۔۔۔

جبکہ وہ کسی اور منظر میں گھوا تھا۔۔ وہ لمس اب تک زندہ لگتا تھا اسے۔۔۔

♥♥♥

وہ بیوی ہے میری۔۔۔ جس کو تو نے۔۔۔۔ "ایک اور وار کیا " تھا اسکی پیٹھ پر بالاج نے۔۔ ربر کے رسی نما پائپ سے۔۔۔

کمال اشرف کو ٹاچر ٹیبل پر الٹا لیٹایا ہوا تھا اس وقت۔۔ ہاتھ پاؤں باندھے۔۔ وہ اس وقت صرف ٹراؤزر پہنے ہوئے تھا۔۔۔۔ پیٹھ پر اتنی لگ چکی تھی کہ اب خون رسنے لگا تھا۔۔ وہ چیخ رہا تھا چلا رہا تھا۔۔ مگر بالاج نہیں رکا۔۔۔۔

بار بار دلنشین کی وہ حالت یاد آتی تو دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا۔۔۔

وہ خود بلیک پینٹ کے اوپر بلیک سلیو لیس ویسٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔ بازو گردن چہرہ۔۔۔ وہ خود بھی پسینے سے تر ہو گیا اسے مار مار کر۔۔۔ وجہی چہرہ غصے کے باعث لال ہو رہا تھا۔۔۔

کمال اشرف عمران نیازی کا بھی بتا چکا تھا۔۔ بلکہ، یہ بھی کہ اس لڑکی نے پہلے ہی اسے مار دیا تھا۔۔ تو سو کیا وہ عمران نیازی نے اس لڑکی کے ساتھ کیا۔۔۔۔

بس تب سے وہ مارے جارہا تھا۔۔ یہ سوچ جان نکال رہی تھی کہ اگر دلنشین اس رات خود کو ان دو ہٹے کٹے مردوں سے نا بچا پاتی تو۔۔۔۔۔

سر۔۔۔ سر بس۔۔۔ اب مر جائے گا۔۔۔ "بابر نے اسے ٹوکا "اب۔۔۔ اتنا وحشی روپ میں شاید پہلی بار وہ بالاج کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس پر ایک جنون سورا تھا۔۔۔

" یہ مرے گا ہی۔۔۔ اس جیسوں کو جینے کا حق ہے ہی نہیں۔۔۔ اس نے ایک بار پھر اسے مارا وہ وہ پائپ دور پھینکتے گہرے سانس" لیتے سانسیں ہموار کرنی چاہی۔۔۔

غصہ تھا کہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر پھر اچانک ہی تھما۔۔۔ شاید باہر کوئی تھا۔۔۔ اس کمرے سے باہر آوازیں نہیں جاتی مگر باہر کی اندر آتی تھی۔۔۔

اور وہ جانتا تھا کہ باہر کون تھا۔۔۔۔۔

اس کو کرسی پر بیٹھاؤ۔۔۔ "بابر کو حکم دیتے وہ دروازے کی " جانب بڑھا۔۔۔ پسینے سے بال تک گیلے ہو گئے تھے۔۔

دروازہ کھولا تو وہ ہی تھی سامنے۔۔۔ سوئی جاگی سی کیفیت میں وہ اوپر جا رہی تھی۔۔۔۔

جب آہٹ پر نگاہ بالاج کی جانب گئی تھی تو اسے اس روم کے دروازے میں اتنا وحشی روپ لیے کھڑا دیکھ کر وہ کانپ گئی۔۔۔

رکو۔۔ "اس سے پہلے وہ باگتی وہ سرد آواز میں بولتا اسے اور " ڈرا گیا۔۔

" نہیں۔۔ کیا۔۔ میں نے کچھ بھی۔۔۔ وعدہ کچھ نہیں کیا۔۔ " وہ ادھر ہی کھڑی ممنائی۔۔ مگر پھر جیسے ہی نگاہ اس سے پیچھے گئی تو تھم گئی وہ ایک نظر میں پہچان گئی اس شخص کو۔۔ سانسیں ایک بار پھر بکھرتی گئی۔۔۔

جب کہا کہ رکو تو سمجھ میں نہیں آتا کچھ۔۔۔ "اسکی کلائی پکڑ کر" اسے بھاگنے سے روکتے اسنے خود کے قریب کیا تھا۔۔۔۔ اور اندر لے کر بڑھا۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں مجھے نہیں جانا۔۔ مجھے چھوڑیں۔۔۔ بالاج مجھے" چھوڑیں۔۔۔۔ "اپنی کلائی پر موجود اسکے ہاتھ کی سخت گرفت کو ہٹانے کی کوشش کرتے وہ چلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

سامنے کا منظر دیکھ کر اسکی سانسیں منتشر رہی تھی ۔۔۔ شفاف چہرے پر نمی آگئی۔۔ وہ رو دینے کو تھی مگر بالاج نے اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔ اسکی مزاحمت کی پروا کیئے بغیر وہ اسے اندر لاتے

چھوڑا تھا جھٹکے سے۔۔۔ وہ گرتے گرتے بچی اور پھر وہاں سے بھاگنا چاہا۔۔ مگر بالاج نے بازو سے پکڑ کر دوبارہ روک دیا تھا۔۔۔

یہی تھا نا وہ۔۔ کمی**نہ۔۔۔ بولو یہی تھا نا۔۔۔ "وحشت زدہ " نگاہوں سے سامنے کرسی پر باندھے اس شخص کو دیکھتے ہوئے سرد ترین لہجے میں کہا تھا

۔۔ مجھ۔۔ مجھے نہیں پتا۔۔۔ جا۔۔ نا ہے پلیزز "کرسی پر باندھے" وجود کی جانب پشت کیئے وہ بالاج کی گرفت سے خود کو چھڑوانا چاہ رہی تھی۔۔۔۔ ایک بار سے پھر وہی سیاہ رات یاد ائی تو سارے زخم تازہ ہوتے رسنے لگے تھے۔۔۔ سسکیوں میں روتی وہ اس شخص کو دیکھنے سے گریز کررہی تھی۔۔ جس کی حالت دیکھنے لائق بھی

نہیں تھی۔۔ وہ سانسیں بھی گن گن کر لے رہا تھا۔۔۔ ڈارک روم میں وحشت چھائی تھی۔۔ یہ وہی کمرہ تھا جہاں ایک بار بالاج نے اسے بند کیا تھا۔۔ اب اس کے لیے کسی کو بند کیا۔۔۔

"اسکو تم اپنے ہاتھوں سے ختم کرو گی سنہری۔۔۔۔ یا پھر میں تمہارا بھی یہی حشر کروں۔۔۔۔ دو منٹ کا وقت ہے سوچ لو۔۔۔ "اسکی انکھوں میں دیکھتے وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا بازو پر گرفت اور سخت کردی۔۔ وہی سب یاد ارہا تھا جو اس نے اس صبح دیکھا۔۔۔۔

"نہ۔۔۔ نہیں۔۔ میں نہیں۔۔۔ مجھے جانا ہے۔۔۔ لالہ کے پاس جانا ہے مجھے۔۔۔ یہاں نہیں۔۔۔ "جو دل میں ایک احساس پیدا ہونے لگا وہ اپنی موت آپ ہی مر بھی گیا بالاج کا یہ روپ دیکھ کر

دلنشین۔۔ تم اس شخص کو ختم کرو گی یا میں تمہیں کروں۔۔۔" مجھے گزری حسین شب کے بعد تمہیں مار دینے کا بہت افسوس ہو گا مگر یقین کرو میں کر گزروں گا۔۔ "ایک ایک لفظ چبا کر بولتے وہ اسکی جان ہلکان کر گیا تھا۔۔۔

نہیں۔۔ "وہ سر نفی میں ہلا رہی تھی۔۔ دماغ سن ہوتا جا رہا " تھا۔ وہ بالکل بالاج کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔

بالاج نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ شاید اسے ترس آ ہی گیا۔۔ جبھی پینٹ کے پاکٹ سے پس**تول نکالتے اٹھایا تھا۔۔۔

اور دلنشین کو لگا وہ اسکو مار رہا تھا۔۔۔۔۔ جبھی وہ ہوش کھوتی سر اسکے کندھے پر گرا گئی۔۔۔

مگر بہوش ہونے سے پہلے اسنے کانوں کو چیڑتی گو*لی کی آواز اور کسی کی چیخ سنا تھی۔۔!۔۔

گو**لی اسکے دماغ کے بیچ میں لگی وہ اگلی سانس نہیں لے پایا تھا۔ کرسی سمیت وہ پیچھے کی جانب گرا تھا۔۔۔ خون ہی خون۔۔۔۔

بابر بھی شل ہوگیا۔۔۔ آج سے پہلے بالاج قا*تل نہیں تھا۔۔۔ اب وہ بھی ہوگیا۔۔۔

کچھ دیر میں دوسرا ک*تا بھی ادھر ہونا چاہیے۔۔۔ اور وہ "
مو**ت تک زندہ رہے گا ادھر ہی۔۔ "دلنشین کو بازوں میں
اٹھاتے وہ بابر سے بولا۔۔۔

اندر تک خود بھی ہل گیا تھا پہلی بار ق**تل کر کے۔۔

بابر سر بھی نہیں ہلا سکا تھا۔۔

🖤💛

نہ بولوں میں تو کلیجہ پھونکے جو بول دوں تو زباں جلے ھے

سلگ نہ جاوے اگر سنے وہ جو بات میری زباں تلے ھے

اسکو اٹھا کر اوپر اپنے کمرے میں لایا۔ اوع آرام سے بیڈ پر لیٹایا تھا۔ اس دوران اسکا چہرہ حد درجے سرد تھا۔۔۔۔ سیاہ انکھیں خون رنگ ہورہی تھی۔۔۔

بلیک بنیان میں اسکے مظبوط بازو و کشادہ سینہ واضح ہورہا تھا۔۔۔۔

دلنشین کو بیڈ پر لیٹاتے اس پر کمفرٹر سیٹ کیا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ ڈر سے بہوش ہوئ تھی۔۔۔ اور جلد ہی ہوش میں آجاتی۔۔۔ اس وقت اسے اب سے زیادہ غصہ تھا ہی دلنشین پر۔۔۔۔

اسکو چھوڑے سگار سلگائے وہ لبوں سے لگاتے بالکونی میں اگیا۔۔ مسلسل گہرے کش لیتے وہ دھواں ہوا کے سپرد کرتے۔۔۔ غصہ کم کرنے کی کوشش میں تھا۔۔

وہ خود بھی شدید صرمے میں تھا۔۔۔۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ کمال اشرف کو مار کر پیچھتا رہا تھا۔۔ مگر وہ قتل کرنے کے بعد والی کیفیت میں تھا۔۔۔

سیاہ انکھوں کے سامنے سارے منظر گھومنے لگے ایک ایک کر کر۔۔۔۔

وہ آٹھ سال کا تھا شاہد جب حاتم خان اپنی فیملی کے ساتھ حویلی آ گئے تھے۔۔

بچوں کی طرح وہ بھی نئے دوست پا کر خوش ہوا۔۔۔ معراج کے ساتھ کچھ بنتی تھی۔۔۔ اجالا چھوٹی تھی جبکہ دلنشین۔۔۔۔

اسے وہ گھنگھریالے بالوں والی لڑکی بہت پسند تھی مگر دلنشین اس سے نہیں کھیلتی۔۔ وہ خود میں رہنے والی لڑکی تھی۔۔۔ قدرتی منظر اسے بہت بہاتے تھے۔۔۔ پھول اسے بہت پسند تھے۔۔۔ وہ جہاں بھی دیکھتی انہیں توڑ کر اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ کوشش کرتا تھا پھر خود ہی رہ گیا۔۔

پھر کچھ عرصے بعد اا دن وہ بہت خوش تھا۔۔ سفید شلوار قمیض پہنے وہ اس سفید فراک پہنے گھنگریالے بالوں والی بچی کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔

پوری حیدر حویلی میں روشنیاں کی ہوئی تھی کافی لوگ تھے۔۔۔
ایسے میں اس نو سال کے بچے کو یہی پتا تھا کہ دلنشین اب سب سے زیادہ اس کی ہوگی تھی۔۔۔
یہ بھی کہ اب وہ اس کے ساتھ رہے گی۔۔ وہ بہت خوش تھا۔۔۔۔۔

گھنگھریالے بالوں والی بھی خوش تھی مگر وہ ابھی شادی نکاح کا مطلب یا کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔ وہ سب خوش تھی۔۔ سب کو خوش دیکھ کر۔۔۔۔

خولہ اور اجالا نے ابھی ابھی چلنا شروع کیا تھا مگر پھر بھی وہ اٹھائی ہی ہوئی تھی کسی نا کسی نے۔۔۔

معراج اور وہاج الگ بیٹھے سامنے مٹھائی بھی بھری پلیٹ رکھے کھائے جا رہے تھے۔۔ ان دونوں ہی کو میٹھا بہت پسند تھا۔۔۔

ادھر آؤ تمہیں مٹھائی کھلاتی ہوں۔۔۔ "گھنگھریالے بالوں والی" نے ہاتھ میں گلاب جامن پکڑے اس کے منہ کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

بالاج مسکرایا تھا۔۔۔ جبھی دلنشین کو کچھ دور بیٹھے معراج نے کچھ کہا۔۔۔

تووہ دوسرا ہاتھ منہ پر رکھے ہنسی تھی۔۔۔

اسی وقت کسی کیمرہ مین نے ان کی فوٹو لی

وہ فوٹو جو اس نے تیرہ سال سمبھال کرر کھی۔۔۔۔

اس کے کچھ دنوں بعد دادا کاانتقال ہوا پھر سب بدلتا گیا۔۔۔ نجانے کیوں۔۔۔

اب حویلی میں پہلے والا ماحول نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔۔ دلنشین اور معراج اجالا یہ بھی بیمار رہنے لگے۔۔ روز کسی نا کسی کو لگ جاتی یا پھر کچھ اور ہو جاتا۔۔۔۔ پھر ایک دن یہ بھی ختم ہو گیا۔۔۔۔

صبح کو اتوار تھا وہ بھی لیٹ اٹھا۔۔ تب اسے وہاج سے پتا چلا تھا کہ دلنشین کو ہمیشہ کے لیے چلے گئے۔۔۔۔۔۔ وہ دس سال کا بچا کچھ نہیں بول سکا۔۔۔ کچھ عرصے پہلے تو اسے پتا یا تھا کہ وہ اب اس کی تھی تو کدھر چلی گئی۔۔ وہ بہت ہرٹ ہوا۔۔۔

تب ہی ایک دن فوٹوز دیکھتے اس نے البم میں سے ایک فوٹو نکال لی۔۔۔

خولہ چھوٹی تھی وہ جلد ہی سب بھول گئی۔۔۔ وہاج بھی اگے بڑھ گیا۔۔۔

رک صرف بالاج گیا۔۔۔۔ یہ بات اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی کہ دلنشین اسکی تھی تو کوئی کیسے لے گیا۔!

وقت گزرتا جا رہا تھا۔۔۔ اس نے سنا تھا کہ اسکا باپ ان لوگوں کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔ پھر ایک دن خبر ملی کہ حاتم خان اور راحیلہ بیگم کی گاڑی کی بریکس فیل ہوئی جس کی وجہ سے وہ مر گئے۔۔۔ وہ دن صدمے میں، گزرا۔۔۔ تب حیدر سلطان نے اور کوشش کی کہ بچے مل جائیں مگر کوئی نہیں ملا۔۔۔۔۔

وہ بیس سال کا تھا جب اس نے پہلی بار کسی گاؤں کے بندے سے سنا کہ حاتم خان کو حیدر خان نے مروایا تھا۔۔ زمین کی وجہ سے۔۔، اسے یقین نہیں آیا۔۔ مگر وہ حیدر خان نے اب پہلے ہی طرح رویہ نا رکھتا۔۔۔۔ کہیں شک تھا مگر یقین نہیں۔۔ وہ یقین کرنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

وہ اب خود بھی دلنشین لوگوں کو نئ شہروں میں ڈھونڈ چکا تھا۔۔۔ ان کے نام ہر یونیورسٹی کالجز میں دیکھ چکا۔۔ مگر کچھ نہیں ملا۔۔۔ حیدر خان کی طرح اس کے بعد وہم وگمان میں نہیں تھا کہ وہ اس گاؤں میں ہو سکتے تھے۔۔!

کچھ سال گزر گئے ان ہی چکروں میں۔۔۔۔ وہ اتنا سمجھ گیا تھا کہا سلی خالہ ان بچوں کو خود چھپا رہی تھی۔۔ ورنہ ایسا کیسا ہو سکتا تھا کہ وہ کہیں ملیں ہی نہیں۔۔

پھر وہ دن آیا جب اس نے تیرہ سال بعد دیکھا تھا اس گھنگھریالے بالوں والی کو۔۔۔

وہ حویلی سے نکلا تھا ساتھ والے باغ میں جانے کے لیے ابھی وہ نہیں پہنچا تھا۔

نیلے آنچل والی کو باغ میں جاتے دیکھا۔۔۔

وہ باغ اس نے خود بنوایا تھا۔۔ وہاں خولہ بھی نا جاتی۔۔۔ اس لڑکی کو اپنے باغ میں جاتا دیکھ کر اسک دماغ گھوم گیا۔۔ جبھی وہ اندر آیا۔۔۔۔

سامنے موجود لڑکی اسکے باغ میں سے پھول توڑ رہی تھی۔۔ وہ کچھ جھکی ہوئی تھی اسکے سنہرے گھنگھریالے بال ایک طرف سے ہوتے اگے کو ہوئے تھے۔۔ ایک پل کو سب تھم گیا۔۔۔ مگر وہ اپنے خیال کی نفی کرتا آگے بڑھا جبھی وہ پیچھے مڑی تھی۔۔۔۔

اور پھر کچھ پل وہ ہل ہی نہیں سکا۔۔۔ یکٹک دیکھتا گیا اسے۔۔۔ اگر تو وہ اسکی تصویر پاس نہیں رکھنا نا ہی اسے دیکھتا تو شاید وہ نہ پہچان پاتا۔۔۔ مگر اس نے اس تصویر کا اتنا دیکھا تھا کہ ایک ایک

نقوش وہ حفظ کر چکا تھا۔۔اسے محبت نہیں تھی کوئی حالانکہ وہ حسن پرست تھا۔۔۔۔ حالانکہ وہ بلا کی حسین تھی۔۔۔

اس کے باوجود وہ بس دماغ میں ہی رہتی کبھی دل میں محسوس ہی نہیں ہوئی۔۔

یا پھر وہ انا کی مارا کبھی یہ اعتراف نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔ بس اسکے دماغ میں یہی تھا کہ وہ اس کی تھی۔۔ اس کو ملنے تھی

مگر پھر بھی اس نے اپنے آدمی سے کہہ کر اس لڑکی کا سارا پتا کروایا۔۔

اسے شدید حیرت ہوئی۔۔ وہ پچھلے کچھ سالوں سے یہاں ان کے ہی گاؤں میں تھے۔۔ اور یہ بھی کہ آج سے پہلے اس نے کبھی دیکھا ہی نہیں اسے۔۔۔ اسے یہ بھی پتا چلا تھا کہ وہ گاؤں میں مٹر گشت کرنا اپنا فرض سمجھتی تھی۔۔۔ اسے شاید حیرت ہوئی۔۔۔

مگر پھر اس نے فیصلہ کر لیا۔۔۔ اب وہ بڑی ہو گئی تھی۔۔ وہ چاہتا تھا اب وہ واپس آ جائے اور حیدر خان کو سب بتانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ وہ اسے عزت سے ہی اپنانا چاہتا تھا۔۔ تیرہ سال بہت تھے۔۔۔۔

اگلی صبح وہ ڈیرے پر گیا تھا حیدر خان سے بات کرنے۔۔۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ اس وقت کو گلفام خان سے بات کر رہے

تھے۔۔۔۔ زمینوں کی۔۔ ان دو لڑکیوں کی جن کے نام زمین تھی۔۔۔ تب وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ انکے بندے کسی کو ان تینوں کے بارے میں پتا چلا کہ کچھ اور وہ شام تک آئے گا۔۔ تب تک صبر کرے۔۔۔۔ وہ کچھ بھی کر کے ان سے زمین لکھونا چاہتے تھے۔۔۔ اسے زمین کی کوئی فکر نہیں تھی۔۔ اسے اپنی بیوی کی فکر تھی۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی نقصان پہنچے۔۔۔

وہ ان لڑکیوں۔۔۔ زیادہ نام بھی دلنشین کا لیا تھا۔۔۔ وہ ان تک پہنچنے والے تھے ۔۔

اسے خود ہی شام سے پہلے کچھ کرنا تھا۔۔۔۔ اتنے عرصے بعد وہ ملی وہ اسے یوں نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔۔۔

جبھی اس شام کو وہ اسے اپنے ساتھ زبردستی لے آیا۔۔ پیچھے کیا ہونا تھا۔۔ اسکی بلا سے۔۔۔۔۔

دلنشین کو نکاح کا نہیں پتا تھا۔۔۔ اور وہ خود بھی بچپن میں ہوئے نکاح کی بدولت اسے پاس نہیں رکھنا چاہتا تھا سو دوبارہ نکاح کیا۔۔ تب اس نے یہی کہا تھا کہ وہ نکاح کے بعد اسے لے جائے گا کب۔۔۔ یہ تو اس نے نہیں کہا۔۔۔

شروع شروع میں اسکا رونا دھونا اسکا دماغ خراب کردیتا۔۔۔ وہ اسے ڈرا کر رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ اور پھر صرف اس لیے وہ اس پر سختی کرتا کہ وہ وہاں سے جانے کا نا سوچے۔۔۔ وہ اجالا کے بارے میں یہی جانتا تھا کہ وہ اسی شہر میں تھی۔۔۔

اسکو ڈرانے کے لیے ہی اس نے یہ کہا کہ وہ اسے لے آئے گا اگر وہ کہیں گئی۔۔ اسکا یہ فائدہ ہوا کہ وہ جانے جانے کی رٹ لگانا چھوڑ گئی تھی۔۔۔

آن لائن اسکا ایڈیشن بھی کروایا جو وہ کچھ عرصے بعد چھوڑ چکی تھی۔۔۔

اور بھی ساری بکواس وہ اسے ڈرانے کے لیے کرتا۔۔ وہ اسے آفس بھی اس لیے لے کر جانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ موو کر سکے۔۔۔ وہ دنیا میں چل سکے۔۔۔ پھر پیچھے وہ اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔ کپڑے بدلنے کا کہا مگر وہ اسکا سارا سامان خود لایا۔۔ کوئی بھی غلط یا بولڈ ڈریس وہ نہیں لایا تھا۔۔۔

میٹنگ روم میں کیا ہوا اسے آج ہی پتا چلا تھا وہ کمال اشرف کی سیکٹری نے بتایا۔۔۔ تب اسکا بس نہیں چلا وہ دنیا کو آگ لگا دے۔۔۔۔ وہ اپنی بیوی کو وہاں سے بچا کر لایا۔ مگر یہاں نہیں بچا سکا۔۔۔۔ یہ سوچ سوچ کر اسکی نسیں پھٹنے لگتی کہ کسی نے اسکی بیوی کو چھونا چاہا۔۔۔۔ وہ چاہ جو اس نے شوہر ہوتے نا کی تھی۔۔۔ تب وہ پاگل ہوگیا۔۔۔۔ یہ اس نے کیسے ضبط کیا۔۔۔۔ یہ وہی جانتا تھا ورنہ تو وہ وہاں ہی دلنشین کو بھی مارنا چاہتا تھا جسے سب پتا تھا مگر اس کے پوچھنے کے باوجود بھی کچھ نہیں بتایا۔۔

پھر وہ اس دن ہی گاؤں گیا۔۔۔ جس دن خولہ کا نکاح تھا۔۔۔۔

مگر وہاں معراج کو خولہ کے شوہر کے روپ میں دیکھ کر جہاں اسے

شدید غصہ آیا وہیں وہ ڈر بھی گیا تھا۔۔۔

معراج کو خولہ کے شوہر کے روپ میں دیکھنے سے پہلے اسکا یہی

ارادہ تھا کہ وہ دلنشین کو واپس لے جانے گا۔۔۔۔۔ہ اب خود بھی

چاہتا تھا کہ دلنشین کو واپس لے جانے مگر پھر اب وہ نہیں لے کر

جا سکتا تھا۔۔۔ اسکی بہن کو شوہر تھا وہ شخص جس کی بہن کو وہ لے

گیا۔۔۔۔ بیشک وہ اسکی بیوی تھی مگر اس کا طریقہ غلط تھا سو وہ

چپ ہو گیا۔۔ معراج کے ولیمے پر سب کی طرح اس سے بھی

دلنشین کی کمی محسوس ہوئی۔۔۔

پہلے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اسکے اداس ہونے سے۔۔ اسکے رونے سے۔۔۔ وہ خود رلائے تو سب ٹھیک تھا۔۔ اس کی گواہ وہ رات تھی جب وہ بہت بے اختیار ہوتے دلنشین کے قریب ہوگیا تھا۔۔۔ یہ و وقت تھا جب انکے نکاح کو دو مہینے ہو گئے۔۔۔ اب اسے دلنشین اچھی لگنے لگی مگر وہ نا مانتا۔۔۔ اس رات کو کافی تھکا ہوا تھا۔۔۔ دلنشین کو اپنے پاس محسوس کر کے سارے جزبات جاگ گئے۔۔ مگر دلنشین نے بہت بری طرح اسکا جھٹک دیا۔۔۔ اسکی انا پر وار کیا تھا۔۔۔ جبھی وہ بنا اسکے رونے بلکنے کی پرواہ کیے اسے اسی ڈارک روم میں بند کر چکا تھا۔۔ یہی نہیں وہ کیڑے بھی کھول دیے مگر کافی دور رکھے۔۔۔۔

وہ رات دلنشین نے رو کر اور اس نے جاگ کر گزاری لاؤنج میں بیٹھے وہ سگریٹ پیئے اس بند دروازے کو دیکھتے۔۔۔ اپنی انا کی

تسکین کرتا تھا۔۔ وہ بات الگ تھی کہ وہ خود شاید تنگ ہو رہا تھا۔۔ کافی دیر بعد اسے نکالا۔۔۔ وہ تین چار دن بخار میں تپتی رہی تھی۔۔۔۔

یہ سب کر کہ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے خود سے شدید بدزن کر رہا تھا مگر۔۔ وہ پھر کی کرتا۔۔۔

وہ اجالا سے اسے ملوا دینا چاہتا تھا تاکہ وہ کچھ تو خوش ہو جائے۔۔۔ وہ الگ بات تھی کہ وہ یہاں بھی دونوں کو دھمکانا چاہتا تھا۔۔۔

مگر اب وہ اسے اس طرح تنگ نہیں کر پاتا۔۔ نا ہی اتنی سختی نا غصہ۔۔۔ اب اسے وہ روتی بالکل اچھی نہیں لگتی تھی۔۔ ۔ اب

شاید وہ دماغ کے ساتھ دل میں بھی بستی جا رہی تھی۔۔۔۔ کل رات کے بعد تو وہ اسے اپنی اپنی لگنے لگی۔۔

اسکے وجود کی خوشبو۔۔۔ اسکا نرم گل بدن۔۔۔ اسکے لمس۔۔۔ وہ اسکی روح میں چھا گئی تھی۔۔۔۔

مگر اس انا زادے نے کبھی بھی گھٹنے نا ٹیکنے کا ارادہ کر لیا تھا۔۔

چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ وہ کبھی اعتراف نہیں کرے گا۔۔ اس نے سوچ لیا تھا۔۔۔۔

اپنی انا کے باعث وہ یہ اعتراف کبھی نہیں کرے گا اسے یقین تھا۔۔۔

مگر وہ بہت جلد غلط ہونے والا تھا

💜💜💜

لگے تو پھر یوں کہ روگ لاگے نہ سانس آوے نہ سانس جاوے
یہ عشق ہے نامراد ایسا کہ جان لیوے تبھی ٹلے ہے

کچھ گرنے کی آواز پر وہ چونکا۔۔ نجانے کتنے سگریٹ ختم کر چکا تھا۔۔ شام بھی ہو رہی تھی اب۔۔۔

آخری کش لیتے اسنے دھواں ہوا کے سپرد کیا اور اندر بڑھا۔ جہاں سے آواز آئی تھی۔۔۔

چھوڑیں۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔ پلیز۔۔ با لاج۔۔ سائیں۔۔۔۔"

" چھوڑیں۔۔

وہ جاگ رہی تھی اور شدید ڈر کے باعث ہاتھ پاؤں بھی ہلا رہی تھی۔۔۔ اسکا چہرہ نم تھا پسینے سے۔۔۔

اسکے پاس جاتے وہ ادھر ہی بیڈ پر بیٹھا اور اسکو دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ میں لیے اور دوسرا ہاتھ اسکے سنہرے گھنگھریالے بالوں میں پھیرا۔۔۔۔

"۔۔ چھوڑیں۔۔۔ پلیز"

چپ ہو جاؤ۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ اب چپ ہو۔۔۔ "اسکا" لہجہ سرد ہو گیا تھا۔۔

دلنشین نے ایک دل آنکھیں کھولی شہد رنگ آنکھیں سیاہ آنکھوں سے ٹکائی تو سب دوبارہ یاد ایا۔۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں وحشت دیکھ کر پورے بدن میں سنسناہٹ پھیل گئ تھی۔۔۔

"با۔۔ بالج۔۔۔ میں۔۔ نے کچھ۔۔ نہیں۔۔۔ کیا۔۔۔ پلیزز۔۔۔۔ پلیزز۔۔ سو۔۔ سوری۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ وہ تو۔۔۔ مجھے یاد نہیں۔۔۔۔ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ سوری۔۔۔ مجھے یاد نہیں۔۔ رہا تھا۔۔ بتانا۔۔۔۔ "وہ شدید خوف کے زیر اثر بول رہی تھی۔۔۔ اسے لگا اب اسکی باری ہے۔۔۔ اپنے ہاتھ چھڑوانے چاہے مگر وہ گرفت انتہائی سخت کر گیا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ تمہاری کہاں ہوئی غلطی۔۔۔۔ تم تو سب بھول جاتی ہو "
نا۔۔۔ خیر ہے۔ ایک رات ادھر ہی گزارنا دوبارہ۔۔۔ اور بھول
جانا۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔۔ "اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں
پھنسانے وہ ہاتھ بیڈ سے پن کر گیا تھا۔۔ سیاہ آنکھیں وحشت زدہ
سی تھی۔۔۔۔

" نہ نہیں۔۔۔۔۔پلیز ز۔۔ نہیں جاؤں گی ادھر "۔۔دلنشین نے
اٹھانا چاہا مگر اسکی تھوڑی سے ماتھے ٹکرایا وہ دوبارہ لیٹ گئی۔۔
ہراساں نگاہوں سے اسے تکتی وہ دل ہی دل میں کلمہ پڑھ رہی
تھی۔۔۔ اسے جب یاد آیا کہ وہ مار چکا تھا اس شخص کو۔۔۔

" آپ۔۔۔ نے۔۔۔اسکا قتل۔۔۔ "

شیششش "وہ اسکے لبوں کو ایک دم چھوتا گھمبیر سا بولا تھا بولا تھا"

غصہ خود ہی ختم ہونے لگا۔۔۔ "کسی کو قتل نہیں کیا۔۔۔۔ وہ زندہ ہے۔۔۔ میں صرف ڈرا رہا تھا۔۔۔ مرا نہیں ہے وہ۔۔۔ "وہ چھپانا نہیں چاہتا تھا مگر وہ چھپا گیا۔۔ شاید وہ نہیں چاہ رہا تھا کہ اسے نفرت کی ایک اور وجہ دے۔۔۔۔

"میں نے۔ آپ نے۔۔۔ اسے بہت مارا۔۔۔۔ جھوٹ۔۔۔۔ جھ۔۔۔ ۔۔ دیکھا۔۔۔۔ "وہ نہیں مان رہی تھی۔۔ مگر دل میں مان گی کہ وہ کم از کم قاتل نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

دل چاہ رہا ہے میرا کہ تمہارا بھی وہی حشر کروں۔۔۔۔ مگر نہیں " کر پارہا "اسکی نم پلکوں کو چھوتے وہ شاید بے بسی سے بولا۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔ "نجانے کیوں مگر وہ پوچھ چکی تھی۔۔۔ !خود کے" چہرے کے بہت قریب اسکا وجہی چہرہ دیکھتے وہ اسکے جواب کی منتظر تھی۔۔۔۔۔

💜💜💜

ہماری حالت پہ کتنا رووے ھے آسماں بھی ۔۔۔تو دیکھ لیجو
کہ سرخ ہو جاویں اسکی آنکھیں بھی جیسے جیسے یہ دن ڈھلے ھے

شاید تم سے محبت ہوتی جا رہی ہے مجھے۔۔۔ اب چاہ کر بھی "
تمہیں اتنی بڑی غلطی کی سزا نہیں دے پا رہا ہوں۔۔۔۔ "وہ
ابھی ہی غلط ثابت ہو گیا۔۔

اسکے گلابی ہوتے گالوں کو انگلیوں کی پوروں سے چھوتے وہ گھمبیر
بوجھل لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔ اسے اب دلنشین سے ڈر لگنے
لگا۔۔ وہ جو پہلے دماغ پر حاوی تھی۔۔ اب دل میں بھی آتی جا
رہی تھی۔۔۔ اور وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

تو۔۔ اگر آپ مجھ سے۔۔ مجھ سے محبت کرتے ہی نہیں تھے "
تو۔۔ کیوں مجھے اپنے۔۔ ساتھ رکھا۔۔۔ کیوں مجھے سب سے دور
کر دیا۔۔۔ "اسکا نرم ہوتا لہجہ دیکھ کر وہ پوچھ بیٹھی۔۔ ورنہ کچھ

دیر پہلے تو وہ اس کی بھی سانسیں روک دینا چاہتا تھا۔۔ عجیب شخص تھا پل میں روپ بدلتا تھا وہ۔۔۔

کیوں کہ۔۔۔۔ بالاج نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔ اسکی اپنی " آنکھیں سرخ ہورہی تھی خمار کے باعث۔۔ "کیونکہ تمہیں بنایا ہی میرے لیے گیا تھا۔۔ کیونکہ میں نے تمہیں پورے تیرہ سال ڈھونڈا۔۔ کیونکہ تم میری بیوی تھی۔۔۔ تم میرے بچپن کی بیوی تھی۔۔۔۔ "وہ اسکے سر پر دھماکے کر رہا تھا۔۔

۔ اسکی پناہوں میں موجود دلنشین شل ہوگئی۔۔ اسے اب محسوس ہی نہیں ہورہے تھے بالاج کے ہونٹوں کے بے باک لمس۔۔۔ وہ

اسکے چہرے کو چھو رہا تھا۔۔ وہ انتہائی قریب آگیا تھا ایک بار پھر۔۔ مگر دلنشین کہیں اور ہی تھی۔۔

" ایک۔۔۔ ایک اور جھوٹ نا۔۔۔ پھر جھوٹ۔۔ ہاں۔۔۔ بولیں جھوٹ ہے نا۔۔ "سیاہ انکھوں میں دکھتی سچائی اسکا دل زوروں سے دھڑکا رہی تھی۔۔۔۔۔ بالاج کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پیچھے کرنا چاہا۔۔۔ مگر وہ ان ہی ہاتھوں کو تھام گیا تھا۔۔۔

" تمہیں شاید یاد نا ہوں اپنے تایا۔۔۔ حیدر سلطان۔۔۔ میں ان ہی کا بیٹا ہوں۔۔۔ بالاج حیدر خان۔۔۔ یاد آئی وہ شام جب تم میرے نام کی گئی تھی۔۔۔ "اسکے ہاتھوں کو لبوں سے لگاتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ سانسیں اس پری پیکر کو

پناہوں میں لے کر منتشر تھی۔۔۔ بے باک گہری نگاہیں اسکے پور پور کو چھوتی حفظ کر رہی تھی۔۔۔

اسکے سنہرے بال گردن سے پیچھے کرتے اس نے دلنشین کی شہہ رگ کو نرمی سے چھوا۔۔۔ مگر پھر وہ نرمی ایک دم سختی میں بدل گئی جب۔۔۔۔

" آپ ان حیدر سلطان کی بات کر رہے ہیں نا جس نے میرے ماں باپ کو مار دیا۔۔ جس نے مجھے اور میرے بھائی اور اجالا کو مارنا چاہا۔۔ صرف اور صرف جائیداد کی خاطر۔۔۔ "اسکا ہاتھ پڑے جھٹکتے وہ ناگواری و غصے سے بولی تھی۔۔۔ دماغ آج ہوئے ان دھماکوں پر زلزلوں کی زد میں تھا۔۔۔۔

ہاں بالکل اسی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ اور شاید تم بھول گئی " میرا ہاتھ جھٹکنے کی سزا میں تمہیں کیسی دے سکتا ہوں۔۔ "اسکے گالوں کو شدت سے چھوتا وہ سرد ترین لہجے میں بولا۔۔ ایک پل لگا تھا اسے روپ بدلنے میں۔۔

آپ خود بھی قاتل۔۔ آپ کے بابا بھی قا۔۔۔۔۔۔ "

وہ اس سے زیادہ نہیں بول پائی تھی۔۔۔ وہ اسے چپ کرواگیا تھا۔۔ کئی لمحے معنی خیز خاموشی کے نزر ہوئے۔۔ اور پھر وہ اس سے دور ہوا۔۔۔

قاتل بنا نہیں ہوں۔۔۔ مگر اگر اسی طرح تمہاری زبان چلتی " رہی تو بن جاؤں گا۔۔ " اسکے سرخ ہوتے نم لبوں کو سختی سے انگھوٹے سے رب کرتے وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔

" وہ تکلیف سے سسکی تھی۔۔۔ " مجھے نفرت ہے آپ سے۔۔۔ وہ رو دی تھی۔۔۔

اور بالاج۔۔۔ ایک پل کو تھم گیا۔ ۔۔۔ اسنے دلنشین چہرے کو دیکھتا وہ پھر جھکا تھا اسکے کان کے پاس۔۔۔ " مجھے بھی نفرت ہے تم سے۔۔۔ خوش فہمی نا پالنا۔۔ صرف اپنا حق لینے کے لیے پیار کے میٹھے بول بول دیتا ہوں۔۔۔ "وہ زہر خند لہجے میں بولا۔۔۔ البتہ دل نے منع ضرور کیا تھا

سبکی کے احساس سے چہرہ سرخ ہوا۔۔ وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ کل رات کیا گیا فیصلہ آج انتہائی برا لگا۔۔۔

بالاج نے بخوبی اسکی آنکھوں میں تکلیف اترتی دیکھی۔۔ مگر وہ نہیں رکا۔۔ "جھوٹے میٹھے بولوں کا اتنا میٹھا پھل "دوبارہ جھکتے اسکی تھوڑی۔۔ گال اور لبوں کو نرمی سے چھوتے وہ اسی لہجے میں بدلتا اسکو دیکھنے بے باکی سے ونک کرتے وہ اٹھ گیا تھا اسکے پاس سے۔۔۔

اسکی جانب پشت ہوتے ہی سیاہ انکھوں میں تکلیف سی ابھری۔۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے پسند نہیں کرتی۔۔۔ مگر اج اسکے منہ نے نفرت کا اظہار سنتے اسے شدید تکلیف ہوئی۔۔ اور وہ اسے پھر تکلیف زہ باتیں بول گیا تھا۔۔۔۔

دلنشین چہرہ تکیے میں چھپاتی دوبارہ رو پڑی۔۔۔۔

معراج نے اسے بتایا ہوا تھا کہ انکے باپ کو اس کے بھائی نے مار دیا تھا۔۔

وہ جھوٹی تھی سو بھول گئی کہ کیا نام تھے سب کے نا ہی معراج نے بتایا یہ بھی نہیں بتایا کہ وہ اسی گاؤں میں رہتے تھے۔۔ وہ بس یہی کہتا تھا کہ وہ بچانا چاہتا ہے ان دونوں کو سبسے۔۔۔

اب سب جان پر حد درجے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔ آج پھر سب یاد آرہے تھے۔۔۔ بالاج کی باتیں۔۔۔ اسے خود سے گھن محسوس ہوئی۔۔ وہ کیوں اس شخص کو اپنا آپ سونپ چکی تھی۔۔ جس کی نظر میں اسکا وجود کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔۔ جو صرف اپنا مطلب نکالنا جانتا تھا۔۔۔ جو ہر بار اسے نئے سرے سے تکلیف دیتا تھا۔۔۔۔

اب تو اسے نا پسند کرنے کی ایک اور وجہ مل گئی۔۔۔۔۔۔ وہ اسکے ماں باپ کے قاتل کی اولاد تھا۔۔۔

💜💜💜

ایک تو خواب لئے پھرتے ہو گلیوں گلیوں
اُس پہ تکرار بھی کرتے ہو خریدار کے ساتھ

ہم کو اس عہد میں تعمیر کا سودا ہے جہاں
لوگ معمار کو چُن دیتے ہیں دیوار کے ساتھ

گلابی گرم شرٹ کے ساتھ گرم ٹراؤزر پہنے اجالا بیڈ پر اپنی بکس پھیلائے کل کے پیپر کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔

دو دن پہلے ہوئے سارے معاملات کا کوئی اثرات نہیں تھے اس کے چہرے پر۔۔۔

سنہرے بال پونی میں بند تھے اگر جو وہاج یہاں ہوتا تو ضرور اس کی پونی کھول دیتا۔۔۔

اس رات کے بعد نا تو اس نے ڈرگز لیئے )کیونکہ اس کے پاس اب تھے ہی نہیں (نا ہی وہاج سے کوئی آمنا سامنا ہوا نا ہی بات۔۔۔۔

مگر وہ اس بارے میں اس سے ضرور بات کرنے کا سوچی بیٹھی تھی۔۔۔

باقی کے بھی سارے معاملے کے بارے میں وہ اس وقت نہیں سوچنا چاہتی۔۔ جتنا سوچتی اتنا سر پھٹتا تھا۔۔۔ سو اس نے سب معراج پر چھوڑ دیا۔۔۔

💜💜💜

شام کا وقت تھا اس چھوٹے سے گھر میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

اندر آتش دان جل رہا تھا جس کے گرد کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔۔۔

ایک پر گلابی نفیس سوٹ پہنے کندھوں پر شال ڈالے ہانیہ بیگم پر وقار سی بیٹھی تھی ان کے ساتھ ہی آف وائٹ سوٹ پہنے گرم شام کندھے پر سلیقے سے رکھے فوزیہ بیگم بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

ایک جانب گل اور نایاب کھڑی اشتیاق سے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ خاص کر اس سرخ سوٹ والی کو۔۔۔

پری نے سرخ پاؤں کو چھوتا فراک پہنا تھا۔۔ ساتھ کندھوں پر آف وائٹ شال پھیلائے وہ اگ کے پاس ہوئی بیٹھی ہاتھوں کو مسل ری تھی۔۔۔۔۔

بال کھلے تھے مگر پیچھے سے شال کے نیچے تھے۔۔۔۔ آگے چہرے پر کئی لٹیں جھول رہی تھی۔۔ مناسب میک اپ میں وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

ابھی زیادہ سردیاں تو نہیں ہوئی تھی مگر کچھ دیر پہلے ہوئی بارش کے باعث کچھ زیادہ ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔

پروین بیگم بوکھلائی ہوئی تھی۔۔ ادھر ادھر گھومتی اب چیز سیٹ کر رہی تھی۔۔ کھانے کے لیے پری چائے کے ساتھ کچھ بنا رہی تھی۔۔۔

گلابی عام سی شلوار قمیض میں دوپٹہ کو کمر پر باندھے وہ جلدی جلدی ہاتھ چلا رہی تھی۔۔۔ اتنی ہی تیزی سے دل دھڑک رہا تھا۔۔ چہرے کا رنگ گلابی ہوا تھا۔۔ اسے پتا تھا وہ کیوں آ سکتے تھے۔۔۔ جبھی خوشی حیرت کے باعث حالت خراب ہو رہی تھی۔۔۔۔

آنے سے پہلے اطلاع کر دی ہوتی تو آپ کو پریشانی نا اٹھانی۔۔ "
میں پہلے ہی سب۔۔۔۔

ارے نہیں ۔۔۔ آپ ایسے نا کہیں۔۔۔ سب زیادہ تکلف نا کریں "
فوزیہ بیگم کے نرمی سے کہا۔۔۔ "

آپ سردار لوگ ہیں۔۔ آپ ہی کا گھر ہے۔۔ مگر کیا میں آپ "
نے یوں اچانک آنے کی وجہ پوچھ سکتی ہوں۔۔۔ "وہ جھجکتے ہوئے
بولی۔ ان کو سمجھ نہیں آرہا تھا، کہ وہ لوگ کیوں آگئے تھے۔

ضرور بتائیں گے۔۔۔ مگر پہلے اپنی بیٹی کو تو بلائیں آمنہ کو وہ نظر "
نہیں آرہی۔۔۔ "فوزیہ بیگم مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا وہ خود ہی ٹرے لے کر آگئی تھی۔۔۔ شدید گھبرائی ہوئی۔۔۔

رسمی سلام دعا کے بعد چائے کا دور چلا۔۔۔ تب ہی فوزیہ بیگم بولی' تھی۔۔۔

پروین۔۔۔۔ ہم آپ کے پاس ایک خاص مقصد کے لیے آئیں " ہیں۔۔۔

پروین بیگم نے کپ چھوڑ دیا۔۔۔ آمنہ جو پری کی کوئی بات سن رہی تھی۔۔ چہرہ جھکا گئی۔۔۔ جبکہ پری شریر سا مسکرا رہی تھی۔۔۔

"ہم آپ کی بیٹی آمنہ کے لیے اپنے بیٹے مومن کا۔ رشتہ لے کر آئیں ہیں" ۔۔۔

ایک پل کو سب تھم گیا۔۔۔ آمنہ کے دل کی دھڑکن۔۔ پروین بیگم خود ساکت ہوگئی۔۔ انہیں یقین نا آیا کہ انکی بیٹی اتنی خوش قسمت بھی ہو سکتی ہے۔۔

" آپ جیسے چاہیں تسلی کروا لیں۔۔۔ میرا بیٹا اس قابل ہے کہ
اپکی بیٹی جیسی لڑکی کو پا سکے۔۔۔۔ "وہ اور بھی بول رہی
تھی۔۔۔

" اگر آپ کی طرف سے ہاں ہو تو۔۔۔ ہم اگلے سال تک آپکی
بیٹی کو اپنی۔ بیٹی بنانا چاہیں گے۔۔۔ "

پروین بیگم خاموشی سے سن رہی تھی

تجھے مل کے لگا ہے یہ
تجھے ڈھونڈ رہا تھا میں

تجھے مل کے لگا ہے یہ

تجھے ڈھونڈ رہا تھا

تجھ میں کچھ ایسی صبح سا

جس کی خاطر میں تھا جگا سا

آ تو میرے خواب سجا جا رے۔۔۔

محبت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا مگر سنو۔۔۔ مجھ سے نفرت نا "کرو پلیزز۔۔ "اسکی مزاحمت کی پروا کیئے بغیر وہ ہنور اسکو تھامے بول رہا تھا۔۔۔

مگر وہ نہیں سے رہی تھی۔۔۔ وہ اسکی گرف سے نکلنے کی کوشش کررہی تھی۔۔ "نفرت کرتی ہوں۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ "وہ ایک بار پھر اسکو قریب دیکھ کر شدید بوکھلا گئی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں تمہیں خود سے نفرت کرنے دوں گا ہی "
نہیں۔۔۔۔ "اسکو گالوں کو انتہائی شدت سے چھوتے وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

بالاج۔۔۔ دور ہو جائیں۔۔۔ "وہ رو دینے کو تھی مگر پچھلے کئی " روز کی طرح وہ آج بھیہ اس سے قریب کر گیا تھا۔۔۔

دل۔ رویا الہی

تو آجا میرے ماہی

میرے ماہی میرے ماہی

تو آجا میرے ماہی

دل۔ رویا الہی

تو آجا میرے ماہی

وہ اجالا کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی جب وہ وہاں ایا۔۔۔

اجالا باہر ڈرائیور آپکا ویٹ کررہا ہے۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولا" تھا۔۔ اجالا خفگی سے اسے دیکھتی دلنشین سے ملتی اٹھ گئی تھی۔۔

تھوڑی دیر ہوئی تھی وہ ائ تھی۔۔۔ کی ہو جاتا جو۔۔۔ "

" ایک دن صرف گھر میں ہوتا ہوں۔۔اور صبح سے وہ تمہارے ساتھ بیٹھی ہوئی۔۔ کیا میں اسکا یہاں آنا بند کردوں۔۔۔ " اسکے بازو سے سختی سے پکڑتے وہ غصے سے کہہ رہا تھا۔۔ "پورا پورا دن فارغ ہوتی ہو اب میرے ساتھ آفس بھی نہیں جاتی۔۔ پھر بھی سب کا تب ہی یاد آتے ہیں جب میں گھر میں ہوں۔۔ "

" مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی ہوتی۔۔۔ پھر کیوں اپکو وقت دوں۔ " چہرے جھکائے وہ مدھم سا بولی۔۔۔۔ ابھی رات میں ہی اس کی شدید لڑائی ہوئی تھی اور وہ شدید غصے میں تھا سو وہ ابھی اسے نہیں لڑ سکی تھی۔۔۔۔

میں سب ٹھیک کرنا چاہتا ہوں سنہری۔۔۔۔ تم مجھ سے ٹھیک " ہونے کی کوشش کرو۔۔ میں سب ٹھیک کرن کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔ پلیزز "اسکے ماتھے کا لبوں سے چھوتے وہ بے بسی سے بولا تھا۔۔۔ پچھلے کئی دنوں سے وہ اب تنگ ہوتا جا رہا تھا اس کی طرف سے لاپرواہی دیکھ کر۔۔۔

مجھے لالا سے ملوا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی بات پوری نہیں ہونے دی " تھی۔۔ وہ آنسوؤں ضبط کر گئی۔۔۔ وہ اس بھی وہی چاہتا تھا جو اسکی مرضی ہوتی۔۔۔

تو ہی ہے میرے دل کی تمنا
تیری ہی یادیں ہر لمحہ

دے مجھے دے اپنا آنچل

دھوپ میں جلتا میں ہر دم

دروازہ کھولیں۔۔۔۔۔ پلیززززز۔۔۔۔ کھولیں۔۔۔۔۔۔ "وہ بند" دروازے کو بجاتی اب تھک چکی تھی مگر دروازہ نہیں کھلا۔۔۔ کھک اندھیرے کمرے میں عجیب سے کیڑوں کی اور نجانے کیسی کیسی آوازیں آرہی تھی۔۔۔ جو اسکی سانس روکے ہوئے تھی۔۔۔۔

پسینے سے تر ہوتے وجود کے ساتھ وہ فرش پر بیٹھی بار بار دروازہ بجا رہی تھی۔۔ آنسو سکھ رہے تھے۔۔۔۔ سانسیں خوف سکے باعث مدھم ہورہی تھی۔۔۔۔

آج اس نے ایک بار پھر بالاج کو جھڑکا تھا۔۔ اسکی انا پرست وار کیا تھا نتیجتاً وہ آج پھر اس سرد ترین رات میں اس اندھیر نگری میں بند تھی۔۔

کھولیں سو۔سوری۔ بالاج۔۔ سائیں۔۔۔ پلیزز۔ سوری۔۔ "اسکے " آواز کے ساتھ ساتھ اب آواز بھی بیٹھ رہی تھی۔

دروازے کی دوسری جانب اسکی کے انداز میں فرش پر بیٹھے وہ سر دروازے پر ٹکائے سرد ہوتی سیاہ آنکھیں فانوس پر جمائے۔۔ سینے میں دھڑکا دل تڑپ رہا تھا مگر وہ نہیں اٹھا۔

بات یہ نہیں تھی کہ وہ جھٹکتی تھی اسکی زات کو۔۔۔ بات یہ تھی کہ وہ اب کھل کر نفرت کا اظہار کرتی جو اس سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔ اسکا دل کٹ جاتا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے کتنا ناپسند کرتی تھی مگر سن نہیں پاتا۔

جب آواز کم ہونے لگی تو اس نے اٹھ کر۔ دروازہ کھولا۔

وہ ایک دم پیچھے ہوہی ہنور فرش پر بیٹھے وہ اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔ شکوہ کناں درد بھری نگاہوں سے۔ جب وہ ستمگر اسکے پاس بیٹھا تھا ایک پاؤں پر وزن ڈالے وہ دوسرا پاؤں فولڈ کئے۔ اور اسکا آنسوؤں سے تر ہوتا جبڑا دبوچا تھا۔۔

میں۔ میں مر جاتی تو۔ "اسکی نم آواز میں کرب تھا۔ بالاج ایک " پل کو تھم گیا۔ وہ کچھ بوتا مگر وہ شدید ڈر۔۔ و تھکن کے باعث سر اسکے کندھے پر گرا گئی۔ اتنی ہمت نہیں تھی کہ اپنا بوجھ خود سمبھال پاتی

میں ایک دن یوں اسی اندھیرے میں مر جاؤں گی "وہ ڈر سے" اب رو بھی نہیں پا رہی تھی

میں تمہیں نہیں مرنے دوں گا "اسنے جھک کر اسے اٹھایا تھا۔ "

آپ مجھے جیتے۔۔ جی مارنا چاہتے ہیں۔ "اسکا تکلیف میں ڈوبا دل " دیکھ لیتا تو شاید وہ بھی مر جاتا

تم مجھے مکمل دل و دماغ سے نہیں ملو گی۔۔ تو مار دوں گا یوں " ہی۔ "سینے میں دھڑکتا دل خود شدید تکلیف میں تھا۔ مگر اسے دل کی تکلیف منظور تھی مگر انا پر وہ سب وار سکتا تھا۔۔ اور وہ اپنی محبت وار رہا تھا۔۔

تجھ میں ہے کچھ ایسی گھٹا سا
جس کے لیے ہوں میں پیاسا سا
آ تو میری پیاس بجا جا ررےے۔

وہ ہاتھوں میں ریڈ پیکٹ والا باکس تھامے اندر داخل ہوا اسکو آوازیں دیتے ہوئے۔۔۔ مگر وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔

اسکو ڈھونڈتے جب وہ ڈرسنگ روم میں داخل ہوا ایک تو سانسیں تھمی تھی۔۔۔ وہ جب سے انجان فرش پر گری ہوئی تھی۔۔۔

ووہ شدید بوکھلاتے اسے پکارتے اسے اٹھا رہا تھا مگر وہ ہوش میں نہیں تھی۔۔ اسپر چادر ڈالتے اسے اٹھائے وہ تیزی سے نیچے کی جانب بھاگ رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہاسپٹل میں تھے۔۔۔ دلنشین تو اندر تھی اور وہ منہ پر ہاتھ کی مٹھی بنائے رکھے بار بار بند دروازے کو دیکھتا۔۔۔ بے چینی ہی بے چینی تھی۔۔۔ صبح تو وہ اسے سہی چھوڑ کر گیا تھا۔۔ مگر اب۔۔۔

تب ہی ڈاکٹر باہر آئی تھی مسکراتے ہوئے۔۔۔

مبارک ہو مسٹر بالاج۔۔۔ آپ فادر کے رتبے پر فائز ہونے " والے ہیں۔۔ "وہ بول رہی تھی۔۔۔ بالاج کی سانسیں تھم گئی۔۔۔ وہ حیرت و بے یقینی سے ان ڈاکٹر کو دیکھتا گیا اور پھر اچانک اندر کی جانب تیزی سے بڑھا ۔

دروازہ کھلتے ہی نگاہ اس پر گئی۔۔۔دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے وہ اسکے قریب ہوتے اسکا ہاتھ تھام گیا۔۔۔۔

خوشی تھی کہ آنکھیں برس رہی تھی۔۔۔ کئی برسوں بعد شاید وہ رو رہا تھا۔۔

بے خود سا ہوتا بار بار اسکے ماتھے و ہاتھوں کو چھوتے وہ عجیب سے کیفیت میں تھا۔۔۔

دلنشین نے آنکھیں کھولی تو خود کے ماتھے کو چھوتے اس شخص کو دیکھا۔۔ جسکی سیاہ آنکھیں برس رہی تھی۔۔۔۔ اسے شدید حیرت ہوئی۔۔۔

کیا ہوا بالاج۔۔۔ اور میں یہاں۔۔۔۔ آپ رو۔۔ کیوں رہیں " ہیں۔۔ "مگر وہ اسے نہیں سن رہا تھا۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔۔ بہت شکریہ۔۔۔۔ میں کیا۔۔ کہوں۔۔۔۔ سم سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔ بہت شکریہ تمہارا۔۔۔ "اسکے ہاتھوں کو لبوں سے لگائے وہ خوشی کے باعث بے ربط سے جملے بول رہا تھا۔۔ اسکی آنکھیں ہنوز نم ہو رہی تھی بار بار۔۔۔ جنہیں اس نے ایک دو بار آستین سے صاف کیا تھا۔۔

کس۔۔ بات کا۔۔۔"دلنشین اپنا نہیں سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔"

"مجھے دنیا کا سب سے خوبصورت تحفہ دینے کے لیے شکریہ۔۔۔۔ مجھے اولاد جیسی نعمت دینے کے لیے شکریہ۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا کہ کیسے۔۔۔ بہت شکریہ۔۔۔۔ مجھے اولاد دینے کے لیے

شکریہ۔ "ماتھے گالوں لبوں ہاتھوں کو بار بار چھوتے وہ عقیدت سے کہہ رہا تھا۔۔۔

آج اس نے اعتراف کر لیا۔۔۔ "مجھے شدید محبت یو گئی ہے تم سے۔۔ مجھے تمہاری خواہش اور ہوگئی ہے ۔۔۔۔شکریہ "وہ کہہ رہا تھا اور دلنشین وہ ساکت ہوگئی تھی۔۔ حیرت بے یقینی۔۔ کیا نا تھا اسکی آنکھوں میں۔۔

ہے مجھے ہے تیرا بنا
ہے تجھے ہے میرا بنا
ہے گھڑی تیری جند میں آہٹ
تو۔ ملے مل جائے راحت

جڑ کے بھی تو مجھ سے جدا سا

مل کے بھی تو کیوں ہے خفا سا۔

آ تو۔ میری بانہوں میں آجا رے۔۔

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب وہ بیٹھی رو رہی تھی چہرہ گھٹنوں میں چھپائے۔۔۔ ایک نظر ساتھ سوئے بالاج کو سوتا دیکھتی پھر دوبارہ رونے لگتی۔۔۔

آخر وہ جو کچھ دیر پہلے ہی اسکو مشکل سے سلانے کے بعد سویا تھا دوبارہ اٹھ گیا تھا۔۔۔

" کیا ہوا دلنشین۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ درد ہورہا ہے کیا۔۔۔ بولو۔۔
اسکو روتا دیکھ کر وہ بوکھلا گیا تھا ایک دم سے۔۔۔۔"

ہنور اسی طرح روتے اسنے سر نفی میں ہلایا۔۔۔۔ یہ اسکا اب روز کا معمول بن گیا تھا اور روز ہی بالاج اسکو روتا دیکھ کر بوکھلا جاتا تھا۔۔۔

" کیا ہوا پھر ہاں۔۔۔ کچھ چاہیئے ہے کیا۔۔۔ "اسکے گالوں سے آنسو صاف کرتے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔ سیاہ آنکھیں شدید نیند کے باعث سرخ ہورہی تھی جنہیں وہ بمشکل کھلا رکھے ہوئے تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ مجھے بہت۔۔۔۔ بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔ اور۔۔۔۔ کچھ مرچوں والا کھانا ہے۔۔۔ "ہچکیوں کے درمیان بولتے وہ نادم سی سر جھکا گئی۔۔۔

بالاج نے ماتھا مسلا تھا۔۔۔۔ نیند تھی کہ آنکھیں کھولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ مگر۔۔

"اچھا چلو آؤ دیکھتے ہیں کچھ۔۔۔ "بیڈ سے اٹھتے ہاتھ اسکی طرف بڑھاتے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔۔

وہ اسکو سوپ پلا رہا تھا جو وہ نہیں پی رہی تھی۔۔۔۔ وہ دونوں شدید بحث کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ اسکو لیے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔۔ ہاتھ مظبوطی سے تھامے وہ ساتھ ساتھ کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔

وہ آدھی رات کو پول کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔۔ دلنشین تو پول کے پانی میں پاؤں ڈالے پانی اگے پیچھے کررہی تھی۔۔۔

جبکہ کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھا بالاج اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔ وہ دن کو آفس میں ہوتا تھا جب دلنشین نیند پوری کر لیتی۔۔ اور پھر رات کو وہ خود تو نا سوتی تو مجبوراً بالاج کو بھی جاگنا پڑتا تھا اسکے ساتھ۔۔۔

وہ سیڑھیاں چڑھتی لڑکھڑائی تھی جب اچانک بالاج نے تھاما۔۔ وہ پل تھا کہ اس

سانسوں کا رکنا انہوں نے مسوس کیا تھا۔۔

وہ اس غصے و خوف سے ڈانٹ رہا تھا اسے اور دلنشین چپ چاپ تھی۔۔اب ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ وہ چپ ہو جاتی

۔۔

آدھی رات کے وقت وہ بالکونی میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ دلنشین کچھ بولے جا رہی تھی۔۔۔ بالاج اسے سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اب تو اس کی بھی عادت ہوتی جا رہی تھی رات کو بھی جاگنے کی۔۔۔۔۔۔

وہ بالاج کے سامنے بیٹھی اسکے چہرے پر پینٹ کر رہی تھی۔۔اور وہ یکٹک اسکے ہنستے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا انتہائی قریب سے۔۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی کسی بات پر بالاج اسے چپ کروا رہا تھا۔۔ کبھی غصے سے تو کبھی نرمی سے۔۔۔۔

گزرتے وقت کے ساتھ وہ بہت چڑچڑی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

💜💜💜

یاریاں۔۔۔۔ یاریاں وے۔۔ یاریاں۔۔۔۔۔

اجالا وہاج خجستہ گیتی اور کبیر چاروں پیزہ ہاٹ میں بیٹھے کسی بات پر قہقہے لگاتے ہنس رہے تھے۔۔۔ آج وہ کئی دنوں بعد ملے تھے۔۔ پیپرز ختم ہوئے مہینہ ہوگیا تھا۔۔۔

"بیس سال بعد ہم ہاتھوں میں سٹیک پکڑ چکے ہوں گے جب۔۔۔ تب بھی ایک دوسرے سے ملیں گے۔۔۔ "خجستہ کہہ رہی تھی۔

ان کے قہقہے دور دور تک سنائی دے رہے تھے۔۔۔ مگر کسی کو" فرق نہیں پڑا۔۔ اجالا بھی آج نارمل تھی ان کے ساتھ۔۔۔ وہ سب بھی خوش تھے۔۔۔

دل میرا ہے نا سمجھ کتنا

بے صبر یہ بیوقوف بڑا

چاہتا ہے یہ کتنا تجھے

خود مگر نہیں جان سکا

سردی کی شدید صبح تھی یہ۔۔۔ جب گرے لانگ کوٹ میں ملبوس اجالا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ادھر و ادھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

سب خود میں گم تھے ایک وہ ہے اکیلی تھی مگر پھر اچانک وہ کہیں سے نمودار ہو گیا۔۔

" بڑی خوش لگ رہی تھی اندر ان لڑکوں سے باتیں کرتے وقت "
اس نے آنے ساتھ طنز کیا تھا۔۔۔گہری نگاہوں سے اسکے گلابی
ہوتے گالوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے بعد اجالا نے کبھی اظہار نہیں کیا محبت کا۔۔ اس کے بعد
وہاج کبھی نہیں جان پایا کہ وہ اس لڑکی سے محبت کرتا بھی تھا کہ
نہیں۔۔

اجالا نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ "کبھی سکون سے بات نہ
کرنا۔۔ بس لڑائی لڑائی اور لڑائی۔۔۔ "وہ شدید خفگی سے کہہ
رہی تھی۔۔۔

وہ تو جانتی ہی نہیں تھی کہ جو راز وہ خود سے چھپائے بیٹھی تھی وہ سامنے کھڑا خوبرو سا شخص جانتا تھا۔۔۔۔۔

تم سدھر جاؤ مجھے بھی سکون آجائے "اسکے دھوپ م چمکتے " سنہرے بالوں کو تکتے وہ گھمبیر سا بولا تھا۔۔۔

میرے سدھرنے نے سدھرنے سے آپکو کوئی خاص مسئلہ ہے" کیا۔۔ " کمر پر ہاتھ رکھتے وہ لڑاکا انداز میں بولی تھی۔۔ مگر پھر ایک دم ساکن ہوئی۔۔ جب اچانک ہی وہاج نے بازو سے تھامتے اسے ایک دم سے اپنے قریب کھینچا تھا۔۔۔

ہاں مجھے بہت مسئلہ ہے تمہارے ہر غلط کام سے "بولتے ہوئے"
اسکے عنابی لبوں نے اسکے دم گالوں کی چھوا تو دونوں نے
دلکی دھڑکنیں منتشر ہوئی۔۔۔

اجالا نے چہرہ اٹھا کر اپنے انتہائی قریب اس وجھی چہرے کو دیکھا
تھا۔۔۔ دھوپ میں دونوں چہرے روشن دلکش لگ رہے تھے۔۔۔۔

اس درد دل کی سفارش

اب کردے کوئی یہاں

کہ مل جائے سے وہ بارش

جو بھگا دے پوری طرح

یونی کے گراؤنڈ میں برستی بارش میں اب وہ سردل پن نہیں رہا تھا۔ ایسے میں وہ سرمئی فراک و سنہرے بالوں والی بازو پھیلاتے آسمان کی طرف دیکھتی خجستہ کی کسی بات پر ہنس رہی تھی۔۔۔

کافی سٹوڈنٹس اس کے ساتھ تھے مگر وہ سیاہ آنکھیں ایک اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ کبیر وہ وہاج ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔۔ بارش میں بھگے۔۔۔۔

مجھے لگتا تجھے اس لڑکی سے خاص قسم کی محبت ہو گئی "بارش کی" گرتی بوندوں میں اس نے کبیر کو کہتے سنا تھا۔ مگر بولا کچھ نہیں۔۔۔ مگر دھڑکنیں منتشر ضرور ہوئی تھی۔۔۔

گیتی نے ہاتھ سے پکڑ کر اسے گھمایا تھا۔۔ سنہرے گیلے بال بکھیرتے چہرے پر ائی وہ زور سے ہنسی۔۔۔

اور ایک سے بال پیچھے کرتے دفعتاً اسکی نگاہ سیاہ آنکھوں والے شخص پر گئی۔۔۔

برستی بارش میں بھگے وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

یاریاں وے۔۔۔ یاریاں۔۔۔

اجالا تم نہ لے یہ۔۔ پلیزز۔۔۔ "گیتی نے اسکے ہاتھ میں پکڑے " اس سفید پاؤڈر کو دیکھتے اسے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت وہ معصوم لڑکی بے بس سی لگ رہی تھی۔۔۔

میں۔۔ کم۔ کرتی جارہی ہوں۔۔۔ مگر چھوڑا نہیں جارہا۔۔۔۔ "

سنہرے بالوں والی نے جھکتے اس پاؤڈر کو انحیل کیا تھا۔۔ جبھی "

اس روم کا دروازہ کھلا تھا۔۔

اور آندھی طوفان بنا وہ شخص اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اس کے پیچھے ہی خجستہ اور کبیر بھی تھے۔۔۔ اجالا ایک دم سے

بوکھلا گئی۔۔ اسکی شہد رنگ آنکھیں لال ہورہی تھی شدید۔۔۔

وجا۔۔ وہاج۔۔۔۔ ۔۔ میں۔۔۔۔ "اس نے کوئی صفائی دینی "

چاہی مگر ایک دم اسکے پاس پہنچتے اسکا جبڑا دبوچا تھا۔۔۔

سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔ بکواس کرتا ہوں میں۔۔۔۔ کون سی زبان " سمجھ میں آتی ہے ہاں۔۔۔ "وہاج دھاڑا اسکا بس نہیں چل رہا تھا اسکا خوبصورت منہ لال کر دے۔۔

ہے بڈی۔۔ چھوڑ اس کو۔۔ یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔۔ لڑکی ہے " وہ۔۔۔ "کبیر نے وہاج کو پیچھے کرنا چاہا تھا۔۔۔

وہاج۔۔۔ چھوڑو وہ ڈر گئی ہے۔۔۔۔ "گیتی نے بھی چلائی " تھی۔۔۔ جب وہاج نے خون خوار نگاہوں سے اسے دیکھتے جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا۔۔۔ گیتی اور خجستہ نے اجالا کو سنبھالا جو ہچکیوں میں روئے جا رہی تھی۔۔۔۔ کبیر نے وہاج کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔

اپنی اس دوست کو اپنے لفظوں میں سمجھا دینا اگلی بار یہ مرے " گی میرے ہاتھوں "وہ وحشت زدہ سا بولا تھا۔۔۔ کنپٹی کی رگیں تن گئی تھی۔۔۔۔

تو جو ملا

تو زندگی ہے بدلی

میں پورا نیا ہو گیا

ہے بے اثر دنیا کی باتیں بڑی

اب تیری سنو میں سدا

جھوٹ بولتی ہے یہ وہاج۔۔۔ اس نے آج مجھے خود بتایا تھا کہ" یہ کسی سے پیار کرتی ہے "خجستہ اسے پیچھے کو دھکا دیتی خفگی سے بولی تھی۔۔

اس سے پہلے وہ گرتی وہاج نے اسے پکڑا تھا۔۔۔۔

میں نے ایسا کچھ۔۔۔ نہیں کہا۔۔ "ایک دم سے سمبھلتی وہ" وہاج کی گہری نگاہوں کو تکتی جلدی سے بولی تھی۔۔۔۔ خجست

خجستہ کو بتا کر ہی غلط کیا تھا۔۔ سد شکر تھا کہ وہاج کا نہیں بتایا۔۔

میں اپ سے محبت کرتی ہ۔۔۔ "وہ گہری نگاہوں سے اسے تک" رہا تھا جس کا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا تھا۔۔۔۔ کانوں میں سال پہلے بولا گیا بول گھونج رہا تھا۔۔۔ وہ ہونٹوں کو دانتوں تلے دبائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو اب بس کو بتا رہی تھی کہ اس نے نہیں کہا ایسا۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔ ڈر کیوں گئی ہو یارر۔۔ تم نے ایسا کچھ نہیں " کہا۔۔۔ "اسکا بازو پکڑتے اپنی طرف موڑتے وہ دلکشی سے بولا تھا۔۔۔ اسکی حالت سے وہ محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

دیکھا نا۔۔۔۔ میں نے نہیں کہا۔۔۔ ایسا۔۔۔ مجھے کسی سے " نہیں ہے محبت۔۔۔ " اسکو مانتا دیکھ کر وہ سنہرے بالوں والی

ایک دم معصومیت سے چہکتے ہوئے بولی تھی۔۔ البتہ آخری جملہ اس نے خود کو یاد دلانے کے لیے کہا تھا۔۔

سیاہ آنکھوں والا یکٹک اسکے معصوم چمکتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ملنے کو تجھ سے بہانے میں کروں

تو مسکرائے وجہ میں بنوں

روز بیتانا ساتھ میں تیرے

سارا دن میرا

اس درد دل کی سفارش

اب کردے کوئی یہاں

کہ مل جائے سے وہ بارش

جو بھگا دے پوری طرح

"آپ پھر اگئے ہمارے گھر " اسکو دوبارہ اپنے گھر دیکھ کر وہ ناک سکیرتے ہوئے بولی۔۔ جو ہر دوسرے دن بنا کسی وجہ سے ہی ان کے گھر آجاتا تھا۔۔۔

" یہاں میں اپنی بہن کے لیے آتا ہوں۔۔ تمہیں اگر کوئی خوش فہمی ہے تو دور کردو۔۔۔ "چائے کا کپ لبوں سے لگاتے وہ بغور اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔

سچ تو یہی تھا وہ اس کے لیے آتا تھا۔۔ مگر یہ بات وہ خود سے بھی نا کرتا تھا۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ کبھی اس سے محبت نا ہو

جائے۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ اس کی عادت کسی اسیب کی طرح نا چمٹ جائے۔۔۔ وہ خود کے جزبات سے ڈرتا تھا۔۔۔

مجھے کیا۔۔ اجالا نے کندھے اچکائے۔۔۔ اس سے پہلے وہ " اندر جاتی وہ اسے روک چکا تھا۔۔

اب تم کدھر جا رہی ہو۔۔۔ بیٹھ جاؤ نا۔۔ "وہ اسکو جاتا دیکھ کر" ایک دم سے بے چین ہوا تھا

"ابھی آپ نے کہا کہ اپ اپنی بہن سے ملنے آتے ہیں " خجستہ کو بتا کر ہی غلط کیا تھا۔۔ سد شکر تھا کہ وہاج کا نہیں بتایا۔۔۔ وہ اسی انتظار میں تھی شاید۔۔

ہاں تو اب وہ لوگ نہیں ہیں گھر تو تم بیٹھ جاؤ "۔۔ ایک پل کو " نگاہیں نہیں ہٹائی تھی اس سے۔۔

وہ دونوں بیٹھے اب چائے پی رہے تھے۔۔۔ دونوں ہی اپنی دلی کیفیات سے بچنا چاہ رہے تھے۔۔ اجالا جانتی تھی کہ کچھ عرصہ وہ اگر اسکی نگاہوں سے اوجھل ہوا تو سب ویران ہو جائے گا۔۔ اسکا دل اسکی محبت میں ڈوبا تھا۔۔ دماغ کو شدید عادت لگ گئی تھی۔۔۔

وہاج نہیں جانتا تھا۔۔ یا شاید جاننا چاہتا تھا کہ وہ لڑکی اس کے لیے کیا تھی۔۔۔ وہ دونوں اب بھی کسی بات پر ہنس رہے تھے۔۔۔ 💙💙💙

دن رات اکھیاں تو

بس تو۔دسدا ہیے

تو نا دکھے تو

جی نہیں لگدا میرا

دل دی جگہ تو ہی

پل پل دھڑکتا ہے

پل کہ بھی یارا ہونا جدا

خولہ اور معراج اس وقت کچن میں تھے۔۔ ایپرن باندھے وہ دونوں اس وقت کچھ بنا رہے تھے۔۔۔

اس کے چھوٹے بال اب بھی اتنے ہی چھوٹے تھے۔۔ شاید اس نے دوبارہ کٹوا دیئے تھے۔۔۔۔

ان کو شہر شفٹ ہوئے دو مہینے ہوگئے تھے۔۔۔ خولہ تو بہت خوش تھی۔۔۔ اب وہ دلنشین کا نہیں پوچھتی تھی۔۔ معراج نے اس بارے میں بات کرنے سے ہی منع کردیا تھا۔ اسکا کہنا تھا کہ وقت آنے پر بتا دے گا سو اس نے دوبارہ نہیں پوچھا تھا۔۔۔

معراج آپ نہیں کرسکتے ہیں چھوڑیں بھی۔۔۔۔ "اسکے ہاتھ " سے چھڑی لیتے وہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

میں بہت اچھا کھانا بنا سکتا ہوں۔۔۔۔ تم دور ادھر جا کر "
بیٹھو۔۔۔ بار بار مجھے ڈیسٹرب کررہی ہو۔۔۔ "کٹنگ بورڈ پر مختلف
سبزیاں کاٹتے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔ مگر خولہ اب اسے خفگی سے
دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میں۔۔۔ میں آپ کو اب ڈیسٹرب بھی کرنے لگی ہوں نا "چھری"
اسکے ہاتھ سے لیتے وہ شہادت کی انگلی سے اسکا وجیہی چہرے اپنی
طرف موڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

اسکی بے باکی پر اسکی بھوری آنکھوں میں سرخی پھیلی تھی۔۔۔ایک
دم اسکی کمر پر ہاتھ رکھتے اسے ادھر ہی شلیو سے پن کرتے۔۔۔
لب شدت سے اسکے گلابی رخساروں پر رکھے تھے۔۔۔

خولہ ایک دم گڑبڑا گئی تھی۔۔ چہرہ سرخ ہوتا گیا تھا۔۔۔

یوں پاس پاس اکر جب دور رہتی ہو نا تو میں بہت ڈیسٹرب ہوتا " ہوں۔۔۔ دل چاہتا ہے سب چھوڑ کر تم میں مگن ہو جاؤں۔۔۔ دوسرے گال کو بھی چھوتے وہ گھمبیر سی آواز میں سرگوشی نما " سا کہہ رہا تھا۔۔۔

آس پاس سب مدھم ہوتا جارہا تھا۔۔۔ آج پھر کھانا پورا بننے سے پہلے ہی رہ گیا تھا۔۔۔

اک بار تیری ہوں۔۔ ہر بار تیری ہوں
اگلے جنم چاہے میں سو دفعہ

گرے لانگ کوٹ میں ملبوس وہ چھوٹے بالوں والی لڑکی ہاسپٹل سے باہر نکل رہی تھی۔۔۔ لب دانتوں تلے دبائے وہ بار بار ہاتھ میں پکڑی ریپوٹس کو دیکھ رہی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ معراج کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ رنگت انتہائی سرخ ہورہی تھی۔۔۔

اور معراج وہ کچھ پل ساکت ہوگیا تھا۔۔۔۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔

اور جب یقین ایا تو اسنے ایک دم سے اجالا کو اٹھاتے گول گول گھمایا تھا۔۔۔۔ وہ زور سے ہنس رہی تھی اور معراج اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آج شاید وہ بہت خوش تھا۔۔۔۔ اسے سب مل گیا۔۔ مگر پھر ہنستے ہوئے ایک دم تھم سا گیا۔۔۔ مسکراہٹ غائب ہوگئ تھی۔۔۔

دنیا ساری چھڈ کے چلییا

تیریاں رہاواں تیری گلیاں

تیرے صدقے سب میں واریا

جس دن سے تو سانوں ملیا

میں تیرے پچھے پچھے ٹریا

تیرے صدقے سب میں واریا

،گاؤں کی کچی سڑک پر وہ دنوں سفید لباس میں ملبوس اگے پیچھے چل رہے تھے۔۔۔

خولہ میرے ساتھ چلو اگے۔۔۔ "اس نے کوئی دسویں بار بولا " تھا۔۔۔ مگر وہ سفید ہیل میں مقیم پاؤں اسکے قدموں کے نشان پر رکھتی ہنستی ہوئی اگے بڑھ رہی تھی۔۔

اسکے ساتھ چلنے کے بجائے اس سے دو قدم کے فاصلے پر اسکے قدموں کے نشانوں پر چلنا اسکا محبوب ترین مشغلہ تھا۔۔۔ معراج جہاں جہاں پاؤں رکھتا وہ بھی ادھر ہی رکھتی تھی۔۔۔۔

جب اچانک معراج رک کر اسکی طرف مڑا۔۔ وجہی چہرہ آج کافی سنجیدہ تھا۔۔۔

"کیوں نہیں سنتی۔۔۔ میرے ساتھ چلو۔۔۔ ساتھ مطلب ساتھ۔۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔"

"مجھے آپ کے رکھے قدموں پر چلنا اچھا لگتا ہے "چہرہ جھکائے وہ دھیرے سے بولی۔۔ شریر سی مسکراہٹ چہرے پر چھائی ہوئی تھی۔۔۔

اور جب یہ قدموں کے نشان کھو گئے تو کیسے آگے بڑھو "
گی۔۔۔ "اسکے دل کو تکلیف ہوتی تھی۔۔۔ وہ بہت معصوم تھی
جس کے ساتھ اسکا رشتہ فقط ایک فریب تھا۔۔۔

میں رک جاؤں گی۔۔۔ مجھے اب آپ کے بغیر جینا آتا ہی "
نہیں۔۔ کبھی ایسا ہوا تو میں ختم ہو جاؤں گی۔۔۔ "وہ خود بھی
اداس ہوگئی۔۔۔۔

تم میرے قدموں کے نشان پر قدم رکھ کر نہیں چلو گی اب"
سے۔۔۔ ساتھ چلو۔۔۔"اسکو بازو سے پکڑتے اپنے پاپر کرتے وہ
دوبارہ چلنے لگا تھا۔۔۔

آپ کے بغیر کبھی چلنا پڑے گا ہی نہیں تو۔۔۔ "وہ مان سے " بولی تھی۔۔ اور وہ غلط تھی۔۔

مجھ سے ہزاروں ہیں تجھ سا نہیں کوئی

میں تو ستارا تو ہے چن میرا

مینوں خدا تیری اکھاں وچ دسدا اے

کیوے کراں تیرا میں شکریہ

جس دی نہیں راتاں ہے او سورا تو

بدلے کدے وی نا موسم تیرا

اپنی گود میں رکھے اسکے سر میں انگلیاں چلاتی وہ کافی پریشان لگ رہی تھی۔۔۔

" آپکو بخار ہے معراج۔۔۔ ڈاکٹر کے پاس چلیں نا پلیززززز۔۔۔ "

وہ اسے تکلیف میں دیکھ کر خود رو دینے کو تھی۔۔۔۔

ہمم ۔۔ نہیں۔۔ بس سر درد ہے تم تھوڑی دیر دباؤ گی تو سکون مل جائے گا۔۔۔ "مخمور نگاہوں سے اسے تکتا وہ بخار کے باعث کافی دھیرے بولا تھا۔۔ رنگت سرخ ہورہی تھی اس وقت۔۔ مگر اسکا نرم آنچل اسے سکون دے رہا تھا۔۔۔۔

تو کون کہتا ہے روز روز دیر سے گھر آئیں۔۔۔ نا دن میں آرام کرتے ہیں نا ہی رات میں سہی سے سکون سے سوتے ہیں۔۔۔۔۔ اب میں اکیلی کیا کروں۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ "وہ اب

باقاعدہ رونے لگ گئی تھی۔۔۔ آجکل خود کی طبیعت خراب رہتی تھی اوپر سے معراج کو بخار۔۔۔۔۔

"ہے ریلیکس۔۔۔۔ اب تم کیوں رہ رہی ہو۔۔ تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔ ویسے جتنا تم روتی ہے میری بیٹی سہی تنگ ہوتی ہوگی۔۔۔ "ایک دم اٹھ کر اسکے مقابل بیٹھتے وہ اسکے آنسو صاف کرتے کہہ رہا تھا۔۔۔

"اسکے آپ کی بیٹی کوئی تنگ نہیں ہوتی ہے۔۔۔ مجھے پتا ہے" ماتھے پر ایک بار پھر ہاتھ رکھتے وہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

معراج نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھتے اسکا سر تکیے پر رکھتے چہرہ اسکی گردن میں چھپاتے گہرا بوجھل سانس لیا تھا۔۔۔

معراج۔۔۔ آپ بیمار۔۔۔۔"

میرا سکون تم ہو۔۔۔ تھوڑی دیر خاموشی سے مجھے محسوس " کرنے دو۔۔۔ میں ٹھیک ہو جاؤں۔۔۔ بس تھکن ہے۔۔ "وہ ہنوز اسکی گردن پر چہرے چھپائے لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔ خولہ اب اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی۔۔۔۔ جبکہ اسکے ہاتھوں کے بے باک لمس اسکی جان لبوں پر لائے ہوئے تھے۔۔

خوشیاں تیری میں غم رکھیا

مر جارا میں جے تو رسیا

تیرے صدقے میں سب واریا۔

۔ وہ شدید برہمی سے اسے کچھ کہہ رہا تھا۔۔ جبکہ وہ آنسو روکے چہرہ جھکائے سن رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میں کہہ کہہ کر تھک گیا ہوں کہ مت جایا کرو اوپر۔۔۔ نہیں" ہوتا ہوں ہر وقت تمہارے ساتھ۔۔۔ کہیں گر گئی۔۔۔ کچھ ہو گیا تو۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ کیوں سنو۔۔۔۔ بور ہوتی ہو نا۔۔۔ تو ٹھیک ہے کل ہی تمہیں ڈیلیوری تک حویلی چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ ایک دوسرے چپ ہوگیا۔۔ جب وہ اچانک اسکے سینے سے لگتے اب سسکیوں میں رونے لگی تھی۔۔۔ سختی سے دنوں بازو اسکے گرد باندھے وہ شدید رو رہی تھی۔۔۔

مجھے۔۔ نیچے گھٹن محسوس ہورہی۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔ تب۔۔۔ تب " گئی۔۔۔ پلیز۔۔۔ خفا تو مت ہوں۔۔۔ مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔ "

اچھا بس۔۔۔۔ معراج نے اسکے بالوں پر لب رکھتے اسکے گرد " حصار بنایا تھا۔۔۔ "تم لاپرواہی کرتی ہو خولہ۔۔ تمہیں یا بچے کو کچھ ہو جائے تو۔۔۔ اس لیے کہتا ہوں۔۔۔ ورنہ کب کسی بات سے

منع کیا ہے۔۔۔ تنگ ہو تو لان میں چلی جاؤ نا۔۔۔ چھت پر جانا لازمی تو نہیں ہے نا۔۔ "وہ نرمی سے سمجھا رہا تھا اب۔

خولہ ہنوز اسکے گرد بازو باندھے چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔ "آپ تو مجھ سے پیار نہیں کرتے ہیں تبھی میرے بغیر رہ سکتے ہیں مگر میں نہیں نا رہ سکتی ہوں "اسکے کندھے پر تھوڑی رکھے وہ ہنوز نم لہجے میں بولی تھی۔۔۔

تم رہ نہیں سکتی ہو۔۔ اور میں رہنا نہیں چاہتا ہوں تمہارے بنا " دوسرے چاندی کے مجسمے نے اسکے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا " تھا۔۔۔

رشتے سارے ناطے چھڈیا

سب ہیں لارے تو ہی سچیا

تیرے صدقے سب میں واریا۔

👑👑👑

مومن اور آمنہ کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھی۔۔۔ جہاں آمنہ بہت خوش تھی وہیں مومن کافی معروف ہوگیا تھا۔۔۔

اپنی ساری حویلی کو دوبارہ بنوا رہا تھا۔۔۔۔ ایسے میں کسی دوسری سوچ کی جانب دماغ جاتا ہی نا۔۔۔

البتہ وہ مطمئن تھا شادی سے۔۔۔۔۔ مگر دل میں جو کسک تھی وہ بھی اسی طرح تھی۔۔۔۔

اسکی پہلی چاہت۔۔ گر جو دنیا کا سب بھی اسے مل جاتا وہ شاید وہ کسک کبھی ختم نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

کم از کم اتنے سال تو ضرور لگتے جتنے سالوں میں اس نے خواب بنے تھے۔۔۔

خوابوں کا چکنا چور ہونا ہر کسی کی طرح وہ بھی نہیں بھلا پاتا۔۔۔۔

کبھی جو معراج اور خولہ کو ساتھ دیکھ لیتا تو دیکھا نہیں جاتا تھا۔۔۔۔۔

کبھی جو آمنہ کو دیکھتا تو دھڑکنیں منتشر ہوتی چلی جاتی۔۔۔۔

زندگی خوبصورت تو لگتی آمنہ کو دیکھ کر وہیں خولہ کو دیکھتے اپنا خسارہ یاد آتا۔۔۔

ان کی دوستی اب بھی تھی مگر نہیں تھی۔۔۔۔ پہلے کی طرح کب کچھ رہا تھا۔۔۔ وہ کبھی کبھی حیران ہوتا۔۔ زندگی کیسی اتنی زیادہ بدل گئی تھی۔۔۔۔ مگر بس بدل گئی تھی۔

اسے یاد تھا وہ دن جس دن اس نے سنا تھا کہ خولہ ماں بننے والی۔۔۔۔ برا نہیں لگا۔۔ مگر نجنانے کیوں اچھا بھی نہیں لگا۔۔۔ بس دل کو لگا۔۔۔۔۔

وہ رات بھی اتنی ہی گھٹن سی تھی جیسی انکے ولیمے والی تھی۔۔۔

👑👑👑

شادی کے سال بعد بھی جب خدا نے کوئی اولاد نہیں دی تو پری اب شدید چڑچڑی ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

خاندان میں ہوتی کسی کی تقریب میں جب کوئی پوچھتا تو اسے نجانے کیوں شرمندگی ہوتی۔۔۔۔ ابھی سال ہی ہوا تھا۔ مگر پھر بھی۔۔۔۔

خولہ کے جب دیکھتی تو اپنی یہ کمی اور شدت سے محسوس ہوتی تھی۔۔۔

کاشان اسے سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا کہ ابھی شادی کو وقت ہی کتنا ہوا ہے مگر وہ سنتی ہی کب تھی۔۔۔۔

آخر کار تھک کر کاشان مان ہی گیا تھا۔۔۔۔

ان دونوں نے ایک بچی گود لی تھی۔۔ ایک سال کی وہ بچی اب ان دونوں کی بہت لاڈلی بن گئی۔۔۔ ایسا نہیں تھا کہ پری نا امید تھی۔۔۔ وہ خود بھی جانتی تھی کہ ابھی وقت ہی کتنا ہوا تھا شادی کو۔ مگر بس اسے بچا چائے تھا۔۔۔

مہرین بیگم اور گلفام خان کو بھی اس بچی سوہا سے کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر وہ باتوں باتوں میں کہہ چکی تھی کہ انہیں وارث چاہیئے۔ تھا۔۔۔۔

کبھی کبھی وہ پریشان ہوتا تھی مگر پھر سوہا میں مگن ہو جاتی۔۔۔۔۔۔ وقت یوں ہی گزراتا چلا گیا۔۔۔۔ اور پتا ہی نہیں چلا ان کی شادی کو ایک سال پانچ مہینے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

👑👑👑

.....ڈیڑھ سال بعد

" ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ میں کسی صورت نہیں مان سکتا ہوں۔۔۔ "وہ ایک دم کھڑے ہوتے چلایا تھا۔۔۔ رگیں تن سی گئی تھی۔۔۔۔۔

سفید کاٹن کی شلوار قمیض پہنے وہ حیدر خان کے سامنے کھڑا تھا۔۔ سفید رنگت سرخ ہورہی تھی۔۔۔ کنپٹی کی رگیں صاف نظر آرہی تھی۔۔۔۔

وہ پہلے ہی میرے وہاج لی امانت۔۔۔ "

" وہ میری بہن ہے۔۔۔ وہ کسی کی امانت نہیں ہے۔۔۔ میں اسکی شادی کسی صورت کی وہاج سے نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ "وہ کسی صورت نہیں مان رہا تھا۔۔۔ گرے، آنکھوں کی سرخی میں ایک پل کی بھی کمی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

" تمہارے پاس وجہ کیا ہے جو تم اپنے باپ دادا کی خواہش کا بھی احترام نہیں کرو گے۔۔۔ "وہ بھی شدید غصے میں تھے۔۔۔۔

یہ وجہ ہی بہت ہے کہ وہ میرے باپ کے قا**تل کا بیٹا "
" ہے۔۔۔ اور میں کسی صورت اسے اپنی بہن نہیں دوں گا۔۔۔

پچھلے ڈیڑھ سال سے تم کوئی بھی تبوت نہیں ڈھونڈ پائے ہو۔۔"
میری بیٹی کے بارے میں کہتے ہو کہ اسے بھی چھوڑ دو گے۔۔۔
" تم کتنے لوگوں کو برباد کرو گے اس ایک شک کے پیچھے۔۔۔
اب کہ وہ شدید بے بسی سے بولے تھے۔۔۔

میں نے اس سے شادی کی ہی اس وجہ سے تھی کہ اسکے باپ کو"
اسکے زریعے تڑپاؤ گا۔۔ مگر میں یہ نہیں کر سکا۔۔ میں چاہ کر
بھی اپنا نہیں گر سکا۔۔۔ مگر اس سے رشتے کی نیت ایک فریب
تھی۔۔۔۔ جو اب میں ختم کر دینا چاہتا ہوں۔۔ میں ساری

زندگی اس دھوکے میں نہیں رہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ رہی بات ثبوتوں کی تو کوئی بھی شاطر انسان ان کو ختم کر سکتا ہے۔۔۔

" میری بچی نہیں رہ سکے گی تمہارے بنا۔۔۔ پھر وہ اب تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔ "وہ اب وہاج اجالا کو بھلائے خولہ کے لیے پریشان ہونے لگے تھے۔۔۔۔

" اور میں اس دھوکے کے ساتھ نہیں جی پاؤں گا۔۔۔ میں اسے سمجھاؤں گا۔۔۔ وہ سمجھ جائے گی۔۔۔ بچہ بیشک وہ رکھ لے۔۔۔ کوئی خنجر تھا یا چھری جو سینے میں گھونپی تھی اسنے۔۔ اپنے ہی " لفظوں سے۔۔۔۔

جو بچہ ابھی آیا بھی نہیں اسکے بارے میں تم کیسے ایسی"
بات۔۔۔۔۔ وہ چپ ہوگئے۔۔۔۔ باہر کچھ گرنے کی آواز آئی
تھی۔۔۔

معراج نے اگے بڑھ کر دیکھا مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔

میں بہت جلد اس بات کا بھی فیصلہ کرلوں گا۔۔ مگر اجالا اور "
وہاج کی بات دوبارہ کبھی نا کرنا۔۔۔۔ میری ایک بہن بہت زلیل
ہوچکی اب۔۔ اب دوسری کو نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ "وہ
سپاٹ لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔ تکلیف کے باعث آنکھیں سرخ
ہورہی تھی۔۔۔ جو خواب ابھی جیئے ہی نہیں تھے وہ پہلے ہی
ٹوٹتے لگ رہے تھے۔۔۔

اور اگر بعد میں تمہیں پتا چلے کہ تمہارے ماں باپ حادثی"
مو**مر**ے تھے تب۔۔۔ "انہوں نے افسوس سے کہا۔۔۔۔

وہ اب چپ ہوگیا تھا۔۔۔۔ یہ وہ بات تھی جس کے بارے میں
وہ نہیں سوچنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس کمرے سے دور ہوتے اس وجود نے ہاتھ میں پکڑے پیپرز پھاڑ
کر دور اچھال دیئے تھے۔۔ جو بکھرتے چلے گئے تھے

👑👑👑

" دلنشین اب تم مجھے مجبور کررہی ہوں کہ تم پر میں غصہ کروں "

چمچ کو پلیٹ میں پٹخ کر رکھتے وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

گرے کوٹ پینٹ میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے وہ فل تیار تھا آفس جانے کو۔۔۔ سیاہ آنکھیں کئی راتوں سے پوری نیند نا لینے کے باعث لال ہورہی تھی۔۔۔ وجیہ چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

تو جب دل ہی نہیں کررہا تو کیسے کھا لوں۔۔۔ الٹی کردوں "

کیا۔۔۔ "گلابی شرٹ میں ملبوس۔۔۔ اسکے سنہرے گھنگریالے

بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ چہرے کے زاویے بھ بگڑے ہوئے تھے۔۔۔۔ گول مٹول سی وہ کافی بے زار ہورہی تھی ۔۔۔۔

" نا رات میں کیا کروں۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ ادھر ہی بیٹھ جاؤں۔۔۔۔ میں کچھ کھایا سہی سے نا ہی اب۔۔۔۔ ایسے کیسے چلے گا۔۔۔۔۔ میرا بے بی کمزور ہو گا اس طرح تو۔۔۔ "گہری نگاہوں سے اسے بھرے بھرے وجود کو تکتا وہ ہنوز سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

" کوئی بے بی نہیں ہے آپکا۔۔۔ میرا ہے۔۔۔ اور بس اسی کی پرواہ ہے نا میں تو جاؤں مر جاؤں۔۔۔۔ "وہ شدید خفگی سے بولی تھی۔۔۔ اسکی حالت کے پیش نظر وہ اب نا زیادہ ڈانٹا تھا نا ہی زیادہ سختی کرتا جبھی وہ اب اس سے سارے بدلے پورے کرنے

کو لگی ہوئی تھی۔۔۔ اسکا ساتویں مہینہ چل رہا تھا۔۔ اور ان ساتھ مہینوں میں بالاج بس پاگل ہونے کو تھا۔۔۔

" ہاں تم میکے سے لے کر ائی ہو نا۔۔۔۔ مجھے بس میرا یہ بچہ دے دو سہی سلامت۔۔۔ آئیندہ توبہ میری جو کبھی دوبارہ سوچوں بھی۔۔۔ "بے بسی سے کہتے وہ اٹھ چکا تھا اب بیڈ سے۔۔۔

" جا کر میں بتا رہی ہوں۔۔۔ میں نے کچھ بھی نہیں کھانا ہے۔۔۔ بتائیں زرا مجھے کہیں اب "وہ اسے چڑا رہی تھی۔۔۔

" اچھا۔۔۔ وہ ایک دم سے اسکے انتہائی پاس بیٹھا۔۔۔ اور اسکے ہاتھوں کو تھام چکا تھا۔۔۔ "تو تم چاہت ہو کہ میں تمہارے پاس

بیٹھا رہوں۔۔ "جھک کر گالوں کو ہلکا سا چھوتے وہ بے باکی سے بولا تھا۔۔ یکدم سے آنکھوں میں خمار کی سرخی گھل تھی۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں کہ جا کر آپ نیچے بیٹھ جائیں۔۔۔ اور سوچتے رہیں کہ میں نے کھانا نہیں کھایا۔۔۔ اور یہ بھی کہ میرا بے بی بھی بھوکا ہے۔۔۔ "اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے دور کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دوبارہ پکڑتے بیڈ سے پن کرتے اسکے کان کی لو کو چھوتے بولا تھا۔۔۔ "تم چاہتی ہو کہ میں تمہارے بارے میں سوچوں بس۔۔۔ "کان پر کب رکھتے وہ گھمبیر بوجھل سی آواز میں بولا تھا۔۔۔

اسکی زرا سی قریب تھکن اتار دیتی تھی۔۔۔ اسکے ماتھے کو چھونے کا احساس ہر احساس پر بھاری تھا۔۔۔ اسکے چہرے کا گلابی پن ہر رنگ میں ممتاز تھا۔۔۔ اسکی مدھم چلتی سانسیں کی پتش۔۔۔ ٹھنڈی پھوار کی سی تھی۔۔۔ اسکی آواز روح تک کو پرسکون کر جاتی تھی۔۔۔ اسکے وجود سے اٹھتی خوشبو کسی دلفریب عطر کی سی تھی۔۔۔۔۔

اافففف۔۔۔ اچھا چلیں جائیں۔۔۔ وہ جھنجھلا گئی اسکی بےباکیوں " سے۔۔۔ خوبصورت چہرے میں سرخی گھل گئی تھی۔۔۔ تنفس اسکی قریب پر بکھر رہا تھا۔۔۔

کھانا کھا لو۔۔۔ شام میں اجالا سے ملوانے لے کر جاؤں گا۔۔ "
گاوں کو شدت سے چھوتے وہ مخمور نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے "
بولا۔۔۔ سیدھی سیدھی لالچ دی تھی اسے۔۔۔

جیسے پچھلی بار لے کر گئے نا۔۔ جھوٹے۔۔۔۔ "اسنے کچھ روز "
پہلے کی تانہ دیا۔۔ جب اجالا کو انا تھا مگر وہ نہیں آ پائی تب سے
وہ بھی بالاج کے متھے لگا ہوا تھا۔۔۔

میرے مرنے تک مجھے طانوں سے مارتی رہنا۔۔۔ اس نے شکوہ "
کیا۔۔۔ "مگر اگر تم نہیں کھانا چاہتی ہو تو ٹھیک۔۔۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔ اسنے ٹرے جلدی سے اٹھانی "
چاہی۔۔ آگے ہونے کے باعث وہ بالاج کے کافی قریب
ہوگئی۔۔ اسنے آنکھیں بند کر کے اسکے وجود سے اٹھتی خوشبو میں
گہرا سانس لیا تھا۔۔۔ جب تک وہ پیچھے بھی ہوگئی۔۔

اب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔ "فروٹ چاٹ کھاتے اس "
نے بالاج کو دیکھا جو اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں تو نہیں دیکھ رہا۔۔۔ "اسکے ہلتے لبوں کو دیکھتے وہ بوجھل"
سا بولا۔۔ گلے میں گلٹی سی ابھر کر مدھم ہوئی۔۔۔۔ عجیب سی
بے چینی ہوئی۔ ٹائی ڈھیلی کرتے۔ اسنے وائٹ شرٹ کے اوپری
بٹن کھول دیئے تھے۔۔ مگر دیکھ اب بھی اسے ہی رہا تھا۔ جس

کو پتا ہی نہیں تھا کہ اسکے ہلتے گلابی لب۔۔ کتنی بری طرح اسے ڈیسٹرب کر دیتے تھے۔۔ شروع سے ہی۔۔۔۔

بالاج ادھر دیکھتے، ہیں کہ نہیں۔۔۔ "وہ اب سب چھوڑتے تنگ" ہوتے بولی تھی۔۔ ایک کو اس شخص کی نگاہیں اتنی بے باک تھی کہ وہ بری طرح نروس ہو جاتی۔۔۔

تم مجھے اب حد سے زیادہ تنگ کرنے لگی ہو سنہری۔۔۔ تم " جانتی ہی نہیں کہ میں کتنا بے تاب ہوں ایک بار پھر۔۔ وہ اسکے " کانوں کے پاس جھکا "تمہاری زات میں گم ہو جانے کے لیے۔۔۔ کانوں سے ہوتے اسکے لب ہونٹوں کے پاس آئے۔۔ اس سے پہلے وہ انہیں چھوتا۔۔ دلنشین نے ایکدم اسکے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے

سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ ہی شدید گھبرا جاتی گو کہ اسکے ہر لمس میں انتہائی نرمی ہوتی عقیدت ہوتی۔۔ تب بھی جب وہ شدید غصے میں ہوتا ۔۔ وہ کبھی اس پر یوں نا سختی دیکھتا مگر وہ ڈر جاتی۔۔۔

کھانا ختم کرو۔۔ اور شام میں تیار رہنا۔۔۔ "ہونٹوں پر رکھے " اسکے ہاتھ اور پھر ماتھے کو چھوتا وہ اٹھ گیا تھا۔۔ ڈھیلی ٹائی کو سیٹ کرتے اسنے گہرا بوجھل سانس لیا تھا۔۔ سیاہ آنکھیں خمار کے باعث سرخی لیئے ہوئے تھی۔۔

چہرے جھکائے وہ باؤل پر گرفت سخت کرتے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میرے بے بی کا بھی خیال رکھنا اور۔۔۔۔ اپنا بھی۔۔۔ "اسکے' جھکے سر پر لب رکھتے وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

اب دلنشین نے چہرہ پل میں اٹھایا۔۔۔ "کوئی بے بی نہیں ہے اپکا۔۔۔ یہ میرا اکیلے کا ہے۔۔۔ "یہ وہ بات تھی جو کہنے کا موقع وہ کبھی نا چھوڑتی۔۔۔

وہ کھل کر ہنسا تھا۔۔۔۔ "چلو کبھی تو مان جاؤ گی کہ میرا بھی برابر کا ہے "دلکشی سے کہتے اسکا گال تھپتھپاتے وہ دور ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ دوبارہ کھانا کھانے لگی۔۔۔ ساتھ ساتھ اونچا اونچا کچھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔۔۔۔۔

کمرے سے نکلتے ہی اسکے چہرے پر سختی چھا گئی تھی۔۔۔ مظبوط قدم اٹھاتے وہ نیچے اترا۔۔۔ تبھی سامنے سے بابر آیا تھا۔۔۔۔ اپنے مخصوص بلیک شرٹ پینٹ میں بازو سینے پر باندھے وہ مودب سا کھڑا تھا۔۔۔۔

کھانا نہیں کھا رہا ہے سر۔۔۔ روز کی بک بک۔۔۔ "وہ کچھ بے " زاری سے بولا۔۔۔

بالاج نے مڑ کر ایک نظر بند کمرے کو دیکھا اور پھر اسکو اشارہ کرتے ڈارک روم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

دروازہ لفٹ کے دروازے کی طرح کھلا تھا۔۔۔ اندر لائٹ جلی ہوئی تھی۔۔۔

ان دونوں کے اندر جاتے ہی دروازہ بن ہوگیا اور بالاج درمیان میں رکھی ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔ جیب سے سگریٹ کی ڈبی نکالتے اسنے سگریٹ لبوں سے لگاتے لائیٹر سے سگریٹ جلایا تھا۔۔۔۔۔۔

سامنے کھڑا شخص چلا رہا تھا۔۔ بلیک بنین کے ساتھ اسکے وجود پر ایک ٹراؤزر ہی تھا بس۔۔۔ بڑھی ہوئی شیو اور بال۔۔۔۔ وہ وحشی سا لگ رہا تھا۔۔۔!

"تجھے میں نہیں چھوڑوں گا بالاج۔۔۔۔۔ تیری میں نسلیں برباد کر دوں۔۔۔۔ "وہ آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر پاؤں میں ڈلی زنجیر ایسا نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔۔

سگریٹ کا دھواں ہوا کے سپرد کرتے اس نے ترس بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔ عنابی لبوں پر مسکراہٹ جبکہ سیاہ آنکھیں وحشت سے بھرپور تھی۔۔۔

"میری تو نسل چلی ہی نہیں ابھی تک نیازی صاحب۔۔۔ اور تم نسل چلاتے کے لیے بچے ہی نہیں۔۔ چھی چھی چھی۔۔۔۔ افسوس ہوتا ہے۔۔۔ مگر کیا کروں۔۔۔ میرا دل برا کم**ینہ ہے۔۔۔ اسے کسی کا درد محسوس ہوتا ہی نہیں۔۔۔ ورنہ شاید تم ابھی تک اس قید میں نا ہوتے۔۔۔ "

" ایک بار۔۔۔ صرف ایک بار موقع مل جانے دو۔۔۔ اس لڑکی کی وہ حالت کروں گا کہ ایک دنیا دیکھے گی۔۔۔ "وہ نفرت سے پھنکارا تھا۔۔۔

" میں نہیں چاہتا کہ ایک اور گندے خون سے خون کے ہاتھ رنگوں۔۔۔ ورنہ تم بھی مر چکے ہوتے۔۔۔ ویسے وہ درد موت

میں کہاں ہے وہ زندگی میں ہے۔۔۔۔ موت تو آزادی ہے۔۔۔۔ زندگی اصل سزا ہوتی ہے۔۔۔ اور تم یہاں سے اب کندھوں پر ہی نکل سکتے ہو۔۔۔ قدموں پر تو کبھی نہیں۔۔۔۔۔ "آخری کش لیتے اسنے اگے ہو کر دھول اسکے منہ پر پھونکا تھا۔۔۔ اور اسکو بے بسی سے تڑپتے دیکھ کر چہرہ پیچھے کرتے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔ وحشت زدہ سا۔۔۔۔

عمران نیازی ڈیڑھ سال سے اسکی قید میں تھا۔۔۔ وہ شاید اسے کسی سے مروا ہی دیتا مگر جب جب وہ دلنشین کے وجود پر زخم دیکھتا تو غصے سے پاگل ہونے لگتا۔۔۔ وہ نشان کئی مہینے اسکی گردن اور بازوؤں پر رہے تھے۔۔۔۔ انہیں جب جب دیکھتا تب تب وہ نیچے اکر عمران نیازی کا حال دیکھ کر دل کو سکون دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

کھانا رکھ دو۔۔۔ بھوک نہیں برداشت ہوتی کتو**ں سے۔۔۔ "

بابر سے کہتے وہ بابر نکلا تھا۔۔۔۔۔ عمران نیازی اب بھی چیخ چلا"

رہا تھا مگر وہ نظر انداز کرتے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

میں نے کئی دنوں سے شاپنگ کررہی ہوں۔۔ مگر کچھ بھی اچھا "

نہیں لگ رہا۔۔ سمجھ ہی نہیں اتا کہ فیئر ویل میں آخر کیا پہنا

جائے۔۔۔ "خجستہ پریشانی سے بولی تھی۔۔۔

کچھ دنوں بعد فیئر ویل تھا جس کی تیاریاں کر رہے تھے سب۔۔

ایسے میں سب لڑکیوں کی طرح وہ بھی اسی بات پر پریشان تھی۔۔۔

یہ کون سی بڑی بات ہے۔۔۔ کچھ بھی پہن لینا۔۔۔ "اجالا" نے نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ سارے فری ٹائم میں ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

وائٹ شارٹ فراک کے ساتھ کھلا ٹراؤزر پہنے اسنے سنہرے بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔۔ دوپٹہ گلے میں تھا۔۔ اسکے چہرے پر معصوم سی مسکراہٹ تھی۔۔

کچھ فاصلے پر بیٹھے بلیک ہڈی کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے وہاج نے اسے دیکھا۔۔۔ وہ بالکل بھی دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں تھی۔۔۔ شودی۔۔۔ وہ منفرد تھی۔۔ سب سے۔۔۔۔ معصوم۔۔۔۔ شفاف۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔ کیا تم شاپنگ نہیں کرو گی۔۔ تو یار ہفتے کو کیا" پہن کر آؤ گی۔۔۔ "گیتی بھی حیران ہوئی۔۔ وہ ان لڑکیوں میں سے تھی جنہوں ہزاروں کپڑے ہونے کے باوجود بھی کمی لگتی تھی۔۔۔۔

تم نے کبھی مجھے کپڑوں کے بغیر دیکھا ہے کیا۔۔۔ پہنتی تو "
ہوں۔۔ ان ہی میں سے کوئی پہن لوں گی۔۔ "اسنے ناک
سکیڑتے ہوئے کہا۔۔۔ مگر پھر اپنی بات ہی سوچتی پل میں سرخ
پڑی تھی۔۔۔۔

گیتی اور خجستہ ہنسی۔۔ وہاج نے پہلو بدلا تھا۔ جانے کیوں مگر دل
شدت سے دھڑکا تھا۔۔ بے باک سا ہوتے۔۔۔ وہ نگاہوں کا
مرکز بدل گیا تھا۔۔۔۔

اب ایسا بھی نہیں کہا۔۔۔۔ مگر کچھ تیاری تو کرنی چاہیے "
نا۔۔۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم۔ سب سے اچھے

لگیں۔۔۔ بلکہ ایسا کرتے ہیں کہ آج شام سب چلتے ہیں شاپنگ پر۔۔۔ کوئی اچھے سے آؤٹ فٹس دیکھتے ہیں "

" نہیں۔۔ میں تو آج نہیں جا سکتی ہوں۔۔۔ آج شام کو تو مجھے اپنی بہن سے ملنے جانا ہے۔۔۔ "وہ کتابیں بیگ میں رکھتے بے دھیانی میں بول گئی تھی۔۔۔

وہاج ایک جھٹکے سے آگے ہوا۔۔ "کیا۔۔۔ دلنشین واپس آگئی ہے۔۔ کب آئی اور تم نے کدھر ملنے جانا ہے۔۔ خولہ کو پتا ہے وہ واپس اگئی۔ میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔۔ اتنا عرصہ ہوگیا مگر اپنی کزن سے نہیں ملا۔۔ پتا نہیں کون سی حور پری ہے جو چھپائی

ہوئی ہے "اسکے کندھے پر ہاتھ لکھتے اسکو اپنی طرف موڑتے وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔ "اجالا نے بے اختیار سر نفی میں ہلایا۔۔ وہ ایک" دم سے بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ رنگ تک فقط ہو گیا تھا۔۔۔۔

خجستہ لوگوں کو جب پتا چلا کہ وہ دونوں کزنز تھے وہ بہت زیادہ حیران ہوئے تھے۔۔

کیا نہیں۔۔۔ "پیچھے گھاس پر دنوں ہاتھ رکھ کر بیٹھے وہاج نے " مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میں تو ایسے ہی کہہ رہی تھی۔۔۔۔ دلنشین تو نہیں آئی "

ہے۔۔۔ میں لائبریری میں جارہی ہوں۔۔۔ آتی ہوں "وہ ایک

دی سے بیگ اٹھاتے کھڑی ہو گئ تھی۔۔۔

وہاج نے دیکھا کہ اسکے ہاتھ تک کانپ رہے تھے۔۔۔

اتنا ڈر کیوں گئ ہے یہ۔۔۔ "کب سے خاموش بیٹھے کبیر نے کچھ "

حیرت سے کہا پوچھا تھا۔۔۔

چلو یار ہم بھی چلتے ہیں لائبریری کے بعد کینٹین چلتے ہیں "خجستہ "

بھی بیگ اٹھاتے کھڑی ہوئی۔۔ وہ بھی کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ قدم چلے کے رک گئے۔۔۔ سب سے پہلے وہاج رکا تھا۔۔۔ اسکی رگیں تن گئی تھی جو زین کا مظبوط ہاتھ اجالا، کی نازک کمر کو پکڑے تک رہی تھی۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔ "زین نے مخمور نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے کہا" جو جلدی میں اس سے ٹکرا گئی، تھی۔۔۔

اہاں۔۔ جی۔۔۔ سو۔۔ سوری۔ "وہ ایک دم سے پیچھے ہوئی " تھی۔۔۔ اور پھر بھاگتے ہوئے وہاں سے گئی تھی۔۔۔۔

زین نے مر کے اسے دیکھا۔۔۔ اسے یہ معصوم سی لڑکی بہت پسند تھی۔۔۔۔۔

مڑ کر وہ اسے دیکھ رہا تھا وہ وہاج اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے ہر وہ شخص زہر لگتا جس کی آنکھوں میں وہ اجالا کے لیے پسندیدگی دیکھ لیتا تھا۔۔ اور زین۔۔۔ اس سے تو اسے شدید چڑ تھی۔۔۔

سا**لہ پٹے لگا میرے ہاتھوں ایک دم۔۔۔ "اسنے دانت پیسے" تھے۔۔۔

ابے چل اسکا بعد میں دیکھ لینا۔۔۔ "کبیر اسے لیئے بڑھا" تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو گھر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ وہ لوگ کل ہی گاؤں آئے تھے اور آج انہیں واپس جانا تھا۔۔۔۔ خولہ کی طبیعت کسی بھی وقت خراب ہو سکتی تھی ایسے میں وہ زیادہ گاؤں نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔۔ اب انہیں نکلنا تھا مگر خولہ کہیں نہیں تھی۔۔۔۔

کمرے میں آیا تو اسے شدید حیرت ہوئی تھی۔۔۔ وہ منہ تک کمبل کیئے سو رہی تھی۔۔۔۔۔

خولہ۔۔۔ "اسکے پاس آتے کمبل منہ سے ہٹایا تو حیرت کا شدید " جھٹکا لگا تھا اسے۔۔۔

"خولہ۔۔۔ خولہ۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔ درد ہو رہا ہے کیا۔۔۔۔ افففو بولو بھی۔۔۔۔۔ کیا ہوا اٹھو۔۔۔۔۔" وہ گھبرا ہی گیا تھا مگر خولہ اب بھی بنا آواز کے روئے جا رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہاں۔۔۔" اسکا چہرہ اپنی جانب کرتے وہ پریشانی سے بولا تھا۔۔۔۔

"کچھ۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔" ہچکیوں کے درمیان روتے وہ بمشکل بولی تھی۔۔۔۔ چہرہ رونے کے باعث گلابی ہو گیا تھا۔۔۔۔

" اچھا اٹھو۔۔ مجھے تمہاری طبیعت سہی نہیں لگ رہی ہے۔۔۔ واپس جانا ہے "اسکو زبردستی اٹھا کر بیٹھایا تھا۔۔ وہ سچ میں پریشان ہو گیا تھا اسکے رونے سے۔۔۔

" تم یہیں بیٹھو میں کمرے لاک کر دوں۔۔۔ اسکے اوپر اپنی شال اتار کر پھیلاتے وہ اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

وہ اسکو تکلیف میں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اور تکلیف دینا بھی چاہ رہا تھا۔۔۔

دوسرے سارے کمرے لاک کرتے وہ دوبارہ اسکے پاس آیا اور اسے لیے باہر نکلا۔۔ گاڑی میں بیٹھاتے اسے۔۔ گھر لاک کرتے وہ خود بھی اکر گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔

اسکے لاکھ پوچھنے پر بھی خولہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔ وہ چہرہ شیشے کی جانب کیئے رو رہی تھی فقط۔۔۔۔۔

معراج لب سختی سے بیھچے ڈرائنگ کررہا تھا۔۔ ایک نظر اس پر بھی ڈالتا جو ہنوز بے آواز رو رہی تھی۔۔۔

بلیک ہڈی پہلے وہ صوفہ پر بیٹھا چائے پی رہا تھا۔۔۔ ایک بار پھر بے چینی سے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔۔

خالہ وہ۔۔۔ اجالا نظر نہیں آ رہی ہے۔۔۔۔ کہیں گئی ہے " کیا۔۔۔ " آخر اس نے پوچھ ہی لیا تھا۔۔

اجالا۔۔۔ وہ تو دوستوں کے ساتھ گئی ہے۔۔۔ کہہ رہی تھی " کہ دوستوں کے ساتھ شاپنگ کر جانا ہے۔۔ کوئی فیئر ویل ہے نا۔۔ اسی کے لیے کچھ لینا تھا۔۔ میں تو ساتھ جانا چاہتی تھی مگر وہ دوستوں کے ساتھ چلی گئی۔۔۔ "جمیلہ بیگم نے سر سری سا کہا۔۔۔

جبکہ وہاج میں چائے کا گھونٹ بمشکل اتارا تھا حلق میں۔۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔ پھر آؤں گا۔۔ "چائے کا کپ رکھتے وہ " ایک دم سے کھڑا ہوگیا تھا۔۔۔۔

جمیلہ بیگم نے روکنا چاہا مگر وہ دوبارہ آنے کا کہتا باہر نکلا تھا۔۔۔

باہر آتے گاڑی کے پاس کھڑے ہوتے اسنے موبائل نکالا اور کبیر کا نمبر ملایا تھا۔۔

ہاں۔۔ کبیر۔۔ کدھر ہے۔۔ "ہاتھوں میں ہاتھ پھیرتے اس " نے بے چینی سے پوچھا تھا۔۔۔

بتایا تو یونی میں کہ شاپنگ پر جانا تھا۔۔۔ "دوسری جانب سے "
کبیر کی مصروف سی آواز آئی۔۔۔

وہاج نے ابھی سکھ کا سانس لیا ہی تھا کہ اسے دھچکا لگا۔۔۔ "مگر تم
"نے اور اجالا نے تو منع کر دیا۔۔۔ تو ہم۔ تینوں آ گئے

کیا مطلب۔۔۔ اجالا تم لوگوں کے ساتھ نہیں ہے۔۔ "اسے"
حیرت کے ساتھ شدید غصہ بھی آیا تھا۔۔۔

نہیں تو۔۔۔ وہ تو۔۔۔ "اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہاج "
نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

"یہ پاگل لڑکی کن کاموں میں پڑ گئی ہے۔۔۔۔" وہ خود سے بڑبڑایا۔۔ اسے یاد آیا کہ اجالا پہلے بھی کئی بار گھر نہیں ہوتی تھی جب وہ آتا تو۔۔ تب بھی جمیلہ بیگم یہی کہتی کہ وہ دوستوں کے ساتھ گئی ہے۔۔۔ اب اسے سمجھ آرہی تھی کہ اجالا کہیں اور جاتی تھی۔۔۔

"کہیں کسی غلط کام میں تو۔۔ مگر نہیں۔۔۔ وہ تو دلنشین کا۔۔۔ اففف۔۔۔ اس لڑکی کا بھی اب پتا کروانا پڑے گا۔۔۔۔" وہ شدید تیش میں گاڑی میں بیٹھے گاڑی آگے بڑھا گیا تھا۔۔۔۔

اور وہ جاننا چاہتا تھا کہ دلنشین ہے کدھر۔ اور اجالا کدھر جاتی ہے۔۔۔ اور بھی بہت سی۔ باتیں تھی جن کے بارے میں وہ جاننا چاہتا تھا اب۔۔۔۔

گاڑی جیسے ہی اس چھوٹے مگر خوبصورت گھر کے پورچ میں اکر رکی۔۔ خولہ بنا کچھ کہے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اسٹیرنگ پر ہاتھ سختی سے رکھے وہ اسکو جاتا دیکھ رہا تھا۔۔ اس پورے عرصے میں اس نے کبھی ایسے اگنور نہ کیا۔۔۔ کبھی جو خفا

ہو جاتی تو بھی بات تو کرتی۔۔۔ مگر نجانے اسے اب کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔

گاڑی سے نکلتے گاڑی لاک کرتے وہ بھی اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔

❤❤❤

شام گہری ہوگئی تھی ایسے میں اس فائیو اسٹار ہوٹل میں رش ہوتا جارہا تھا۔۔۔

کیب آکر رکی تو جلدی سے باہر نکلتے اجالا نے کیب والے کو پیسے دیئے اور خود ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

ریڈ لانگ شرٹ کے ساتھ سفید چوری دار پہنے اسنے سنہرے سٹریٹ بالوں کی ہائی پونی کی ہوئی تھی۔۔۔۔ شاف شفاف گردن دوپٹے کے باعث کچھ چھپ گئی جو اسنے گلے میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔۔

اور پھر جلدی جلدی اندر کی جانب بڑھی۔۔۔ اسے زیادہ مشکل نہیں ہوئی اسے وہ سامنے پی نظر آگئے تھے۔۔۔۔

جہاں دلنشین کو دیکھ کر خوشی ہوئی وہیں بالاج کو دیکھ کر ناگوار سا احساس تھا جو اسے محسوس ہوا۔۔۔۔

بالاج نے اسی شرط پر ان دونوں کو ملوایا تھا کہ یہ بات کسی کو بھی

نا پتا چلے اگر ایسا ہوا تو وہ دلنشین کو کہیں اور لے جائے

گا۔۔۔۔۔۔ اور پھر اجالا نے کسی کو بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔۔ البتہ

وہ کافی خوش ہوگئی تھی دلنشین سے مل کر۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔ "کرسی کھینچ کر بیٹھتے وہ مسکراتے ہوئے "

بولی۔۔۔۔ معصوم سی مسکراہٹ۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ان دونوں نے ایک ساتھ ہی کہا "

تھا۔۔۔۔وائٹ لاگ فراک میں۔۔ سنہرے گھنگھریالے بالوں کو

ربن سے پیچھے کیئے ہلکے میک اپ میں وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔

اجالا کو دیکھتے وہ کافی خوش بھی ہوگئی تھی۔۔۔۔

جبکہ اسکے ساتھ بیٹھے سفید بٹنوں والی شرٹ جس کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیئے تھے وہ ہاتھوں میں گاڑی کی چابی ہلاتے سنجیدگی سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

۔۔ کیسی ہو۔۔۔ تمہیں پتا ہے۔۔ اتنی مشکل سے یہاں لے کر آئیں ہیں یہ۔۔۔ "دلنشین نے اسکے کان کے پاس جھکتے قدرے کم آواز میں کہا۔۔۔ و
مگر وہ سن چک تھا۔۔۔۔ گھوری سے نوازتے وہ اٹھ گیا تھا چیئر سے۔۔۔

یہ رکھو۔۔ جو آڈر کرنا ہے کرو۔۔۔ میں باہر گاڑی میں " ہوں۔۔۔۔۔ اور کوئی چلاکی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

مجھے ایک ایک موو کی خبر ہو گی۔۔۔ والٹ دلنشین کے سامنے رکھتے سنجیدگی سے کہتے وہ ایک پل کو رکا۔۔ "زیادہ گند کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ بلکہ میں خود ہی دیکھ لیتا ہوں۔۔ تم سے کیا بعید "ویٹر کو بلا کر اب وہ اجالا اور اسکے لئے آڈر کر رہا تھا۔۔۔

تب تک وہ دونوں منہ بنائے خاموش بیٹھی رہی تھی۔۔۔ جب تک ویٹر نے اکر سب سرو نہیں کیا۔۔ تب تک وہ وہیں تھا۔۔ اس کے بعد باہر چلا گیا تھا۔۔

دل۔۔۔ یہ تمہیں ڈانٹتے تو۔ نہیں ہیں نا۔۔ "کئی بار پہلا بھی" پوچھا سوال ایک بار پھر پوچھا تھا۔۔۔

"کبھی کبھی۔۔۔۔" وہ سرسری سا بولی تھی۔۔۔۔۔۔

"میں نے اس بار ایک پکا پلان بنا لیا ہے۔۔۔۔۔" کئی دوسری باتوں کے بعد اجالا نے چہک کر کہا۔۔۔

"ہمیشہ یہی کہتی ہو۔۔۔" وہ افسردہ ہوگئی تھی۔۔۔

"بس ایک بار تمہارا بے بی ہو جائے۔۔۔ پھر دیکھنا میں کیا کرتی ہوں۔۔۔۔" وہ ہنوز چہک رہی تھی۔۔۔

اور بتاؤ کیا سوچا ہے اس بار"۔۔۔ جوس کا گلاس لبوں کو لگاتے وہ" بے زار سی بولی۔۔۔

اجالا نے ادھر ادھر دیکھا جب بالاج کہیں نظر نہیں آیا تو جلدی جلدی اسے سارا پلان بتانے لگی۔۔۔۔

جو بالاج کو پتا چلا نا دیکھنا پھر۔۔۔۔۔۔ "وہ کچھ خوش ہوئی مگر ڈر " بھی تھا بالاج کی دھمکی کا۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ جب تک بالاج کو پتا چلے گا۔۔۔۔ تب " تک کوئی فائدہ نہیں ہو گا انہیں۔۔۔ بس اب تم ٹینشن نا لو۔۔۔ دو " سال گزر گئے بس اب دو مہینے گزار لو۔۔۔

افففف یہ دو مہینے۔۔۔۔ "اسنے کھانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ "

❤❤❤

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب شدید تکلیف کے باعث اسکی آنکھ کھلی۔۔۔ پورے وجود سے جان نکلی جارہی تھی۔۔۔

اسنے معراج کو پکارنا چاہا مگر لبوں سے آواز ہہ نہیں نکل پارہی تھی۔۔۔

کبھی اسنے دائیاں ہاتھ معراج کے ہاتھ پر رکھا۔۔۔ اسکی سیاہ آنکھیں تکلیف کے باعث برسنے لگی تھی۔۔۔

" خولہ۔۔۔ خولہ۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔ "وہ ایک دم۔ اٹھا تھا۔۔ پریشانی سے اسکا گال تھپتھپایا۔۔ وہ رو رہی تھی شدت سے۔۔

" اوکے۔۔ اوکے۔۔ رو۔ مت۔۔۔ "اسنے جلدی سے اٹھ کر بنین کے اوپر شرٹ پہنی اور خولہ کو سہارا دے کر اٹھاتے اس پر شال ڈالی۔۔۔ ہاتھ کانپ رہے تھے خود کے۔۔۔ ابھی تو ڈیٹ نہیں آئی تھی۔۔۔ ایسے میں خولہ کی طبیعت خراب ہونا۔۔۔۔

اسے گاڑی تک لانے تک وہ دو تین نمبر ملا چکا تھا۔۔۔۔ خولہ ہنوز تکلیف سے روئے جارہی تھی۔۔ سیاہ چھوٹے بال بکھرے سے ہوئے تھے۔۔۔ تکلیف کے باعث چہرہ لال ہوچکا تھا۔۔۔

خولہ۔۔ رو مت۔۔۔۔ ہم جا رہے ہیں ہاسپٹل۔۔۔ بس پہنچنے " والے ہیں۔۔۔ تم رو۔ مت۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ میں ساتھ ہوں نا۔۔۔ "وہ ساتھ ساتھ اسے بھی تسلی دے رہا تھا۔۔۔۔۔

♥♥♥

وہ سب ہاسپٹل کے کوریڈور میں کھڑے بیٹھے تھے پریشانی سے۔۔۔۔ خولہ کو کب سے اندر لے کر گئے گئے ہوئے تھے۔۔ اب تک کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔

جمیلہ بیگم تسبیح پڑھ رہی تھی بینچ پر بیٹھی۔۔۔ بلیک ٹی شرٹ ٹراوزر میں بکھرے بال۔۔ لال ہوتی آنکھیں بالاج کافی فکرمند سا لگ رہا تھا۔۔۔

دوسری جانب بلیک بنیان نما شرٹ کے ساتھ بلیک ہی پینٹ پہنے وہاج بھی جمائی روکے کھڑا تھا۔ سلیو لیس ہونے کے باعث مظبوط بازو صاف نظر آرہے تھے۔۔۔ اور وہ ہلکی سی شرٹ اسکے سکس پیکس چھپانے کے لیے بھی ناکافی تھی۔۔۔ چھوٹی بالوں کو بار بار

پیچھے کرتے وہ ایک مشکوک نگاہ اجالا پر بھی ڈال لیتا۔۔۔۔ جسے معراج سے بھی زیادہ ٹینشن تھی۔۔۔

ہلکے نیلے رنگ کی بٹنوں والی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے اسنے اوپر شال لی ہوئی تھی۔۔۔ بال جوڑے میں بند تھے۔۔ یقیناً وہ بھی سوئی ہوئی اٹھ کر آئی تھی۔۔۔

لالا نہیں رکھا نا خیال اسکا۔۔۔ تبھی ہوا ہے۔۔۔۔ ورنہ کیوں " ہوتی اچانک طبیعت خراب۔۔۔ آپکو اپنے کاموں سے نہیں نا فرصت تبھی۔۔۔ "وہ کب سے معراج کو سنائے جا رہی تھی۔۔ تو کبھی جا کر بند دروازے سے جھکانے کی کوشش کرتی۔۔

کہا بھی تھا کہ مجھے وہاں آنے دیں۔۔ میں رکھ لوں گی خیال۔۔"

" مگر نہیں۔۔۔

اپنا تو پہلے رکھ لو۔۔۔ مجھے تو ڈر ہے کبھی کہیں خود کو کہیں رکھ "

کر بھول ہی نا جاؤ۔۔۔ "وہاج نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

بالاج اور معراج کو سخت پریشان تھے کبھی دھیان نہیں دیا۔۔۔

اجالا ابھی اس سے لڑنے کے جاتی ہی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

اور ڈاکٹر اور ایک نرس باہر آئے تھے مسکراتے ہوئے۔۔۔۔

بالاج اجالا تو اس تک پہنچے جلدی سے مگر معراج تھم سا گیا تھا

اس ڈاکٹر کے ہاتھ میں دو ننھے وجود کو دیکھ کر۔۔۔۔

اٹھا لیں۔۔۔ آپ ہی کے ہیں۔۔۔ "اسکے پاس سے گزرتے وہاج "

نے کہا تو وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔

مبارک ہو مسٹر معراج۔۔۔۔ آپکے ٹیونز بے بی ہوئے ہیں۔۔۔۔ "

ڈاکٹر نے ایک بے بی کو بالاج کو دیتے ہوئے معراج سے کہا "

تھا۔۔۔ جو اب بھی بے یقین سا تھا۔۔۔

میرے بچے۔۔۔ "دفعتاً ان تک پہنچتے اسنے ڈاکٹر سے اس"

دوسرے وجود کو لیا تو ایک پل کو دینا رک گئی تھی۔۔۔۔ سب

رک گیا۔۔۔ وہ ننھا سا وجود۔۔۔ پورا منہ کھولے رو رہا تھا۔۔۔ آنکھیں بند کئے۔۔۔۔

میری بیٹی۔۔۔۔ "اسکا ماتھا چومتے اسکی آنکھیں نم ہوگئی۔۔۔"

ڈاکٹر میری وائف۔۔۔ "

ڈاکٹر میری بہن۔۔۔۔۔ "

آپ لوگ پریشان نا ہوں۔۔۔ وہ بھی ٹھیک ہیں۔۔۔ تھوڑی دیر " تک انہیں واڈ میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔۔

معراج نے ایک نظر بالاج کو دیکھا اور پھر دوسرا بچا بھی اٹھا لیا تھا اس سے۔۔۔

میرا بیٹا۔۔۔ "اس معصوم نظر آتے بچے کو دیکھتے وہ دھیرے" سے بولا تھا۔۔۔

بالاج دونوں بازو کمر پر باندھے ان بچوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ دل میں ایک انوکھا سا احساس پیدا ہوا۔۔۔ اپنے بچے کا سوچتے اسکا دل شدت سے دھڑکا تھا۔۔۔

یہ تو بہت چھوٹے ہیں لالا۔۔۔ میں کیسے اٹھاؤں۔۔۔ اور یہ " کیوں رو رہی ہے۔۔۔۔ اس کو درد ہو رہا ہے۔۔۔ اس کو شاید

بھوک لگی ہے۔۔۔ افف اسکے گال کتنے نرم ہیں۔۔۔۔ اور یہ
" کیوں خاموش ہے۔۔۔۔۔

وہ بار بار ان دونوں کے گالوں کو چھوتے بنا رکے بولے جارہی تھی۔۔ جہاں اسے بچی کا گلا پھاڑ کر رونا سمجھ نہیں آرہا تھا، وہیں بچے کی خاموشی بھی نا قابلِ قبول لگ رہی تھی۔۔۔۔ خوشی سے چہرہ دھمک رہا تھا۔۔

بار بار نا ہاتھ لگاؤں۔۔۔ جیمز ہوتے ہیں۔۔۔۔ "وہاج نے "
اسکا ہاتھ پیچھے کیا تھا

ان کو پکڑو۔۔ میں مٹھائی وغیرہ لاتا ہوں۔۔۔ "اسنے بچے اجالا کو" پکڑانے چاہے۔۔۔

نہیں۔۔ یہ گر جائیں گے۔۔۔ "وہ ایک دم پیچھے ہوئی تھی۔۔ "

میں لے آتا ہوں سب۔۔"

نہیں وہاج مجھے دو اور بھی کام ہیں۔۔۔۔ تم ان کو۔ پکڑو " وہ " ایک ایک کر کے نرمی سے دونوں اسے پکڑا گیا تھا۔۔ ۔۔

بالاج کی طرف ایک نظر نہیں دیکھا۔۔۔ اسکا خون گھول جاتا تھا۔۔ اسے بس انتظار، تھا وہ کب خود دلنشین کو سامنے لاتا تھا۔۔۔

"یہ تو خولہ پر گئی ہے۔۔ دیکھو۔۔۔ مگر آنکھوں کا کلر گرے

ہے۔۔۔۔ کتنے خوبصورت ہیں۔۔ ماشاءاللہ۔۔۔۔۔ "معراج کے

جاتے ہی بالاج نے اگے بڑھتے وہاج سے وہ چھوٹی بچی لیتے ہوئے

کہا تھا۔۔ جو اب رونا بند کرچکی تھی مگر چھوٹا سا ہونٹ بار بار باہر

کو آرہا تھا۔۔۔۔

" اسے نجانے کیوں مگر یہ دنوں حد سے زیادہ پسند آئے تھے۔۔۔

وہاج اور اجالا کر بھی۔۔۔ خاندان کے پہلے بچے تھے شاید

تب۔۔۔ اتنے برسوں بعد کوئی بچہ انکے خاندان کا حصہ بنا

تھا۔۔۔

ہاں نا۔۔۔ افففف اللہ۔۔۔۔ مگر یہ دوسرا کیوں خاموش " ہے۔۔۔ کہیں یہ سو تو نہیں رہا نا۔۔۔ "اجالا سب سے زیادہ خوش تھی۔۔!۔۔

ابھی کچھ بڑے بچے بھی ہیں جنہیں بڑا ہونے کی انتہائی ضرورت" ہے" وہ کہہ تو اجالا کو رہا تھا مگر دیکھ اپنے بازوں میں بچے کو رہا تھا۔۔۔۔۔ جس سے دو۔ منٹ آنکھیں کھولی تھی پھر بند کر لی۔۔۔ وہ معصوم سا لگتا تھا جبکہ بچی کوئی سہی ناک میں دم کر دینے والی۔۔۔

ہاں اور ان بڑے بچوں کو ابھی تک بچے پکڑا نہیں آیا۔ سہی سے " پکڑیں وہاج "اسنے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

بالاج ان دونوں کو نظر انداز کیئے بچی کو دیکھ رہا تھا مسکراتے ہوئے۔۔۔۔۔۔

ان کے نام میں رکھوں گی۔۔۔ افف اووو خولہ سے تو۔ مل" لیں۔۔۔ "اسنے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

❤❤❤

وہاں سے باہر نکلتے وہ ایک دم رکا تھا۔۔۔ چہرہ آسمان کی جانب کیئے وہ کئی پل خاموشی سے خاموشی سیاہ آسمان کی دیکھتا رہا۔۔۔۔ نا کوئی روشنی۔۔ نا کوئی چاند۔۔۔ بس سیاہی۔۔۔۔۔ مگر اسکی

زندگی۔۔۔۔ ہاں وہ کتنی روشن ہوگئی تھی۔۔۔ وہ اسے تب پتا چلا جب اس نے ان دو ننھے فرشتوں کو چھوا تھا۔۔۔۔

اتنا خوبصورت احساس۔۔۔ اتنا خوبصورت۔۔۔۔۔۔ روح تک سرشار ہوگئی۔۔۔ گرتن میں سریا سا فٹ ہوا۔۔۔ غرور کرنا نہیں ٹھیک۔۔۔ مگر آج۔۔ اس وقت۔۔۔ معراج خان کو خود کی زات۔۔۔ خود کے نصیب پر غرور سا ہوا تھا۔۔۔۔

آسمان کی جانب دیکھتے نجانے کب۔۔ مگر چہرہ آنسوؤں سے تر ہوگیا تھا۔۔۔۔۔

مظبوط قدم اٹھاتے وہ پہلے پریئنگ ایریا میں گیا۔۔۔۔ حالت ایسی تھی کہ اسے خیال ہی نہیں رہا کہ اسے پہلے وضو بھی کرن تھا۔۔۔۔

وہ ویسے ہی مصلے پر سر جھکائے۔۔۔شایر وہ رو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔خدا کا شکر کیسے کرنا چائے اسے نہیں تھا پتا۔۔مگر اسے اس وقت اتنا پتا تھا کہ اسکا روم روم سجدہ کررہا تھا خدا کو۔۔۔اسکے پورا وجود شکر ادا کرنے کی کوشش میں تھا خدا تھا۔۔۔

خدایا۔۔۔ "اسنے سر اوپر اٹھایا مگر دونوں ہاتھ مصلے پر ہی رکھے ہوئے چہرہ اٹھایا مگر جھکا ہوا تھا۔۔۔ "تیرا لاکھ لاکھ۔۔ شکر ہے۔۔۔ مجھے اتنا نواز دیا۔۔۔ تیرا شکر ہے۔۔۔ میری بیوی کو

صحت دے۔۔۔۔ میرے بچوں کا نصیب اچھا لکھ دے خدایا۔۔
مجھے توفیق دینا میں ایک اچھا باپ ثابت ہو پاؤں۔۔۔۔ میرے
بچوں کو میرے حق میں بہتر کردے۔۔۔ میری بچی کا نصیب
شفاف لکھ دے۔۔۔ خدایا مجھ پر کرم کردے۔۔۔۔۔ "وہ بہت
دھیرے دھیرے بول رہا تھا۔۔۔ آنکھیں برس رہی تھی
اسکی۔۔۔۔۔

میں اسکو طلاق دے دوں گا جلد ہی۔۔۔ اور وہ بچے اپنے پاس "
" رکھ سکتی ہے۔۔
شاید کسی نے کچھ کہا تھا۔۔۔۔وہ چونک کر مڑا۔ مگر وہاں کوئی نہیں
تھا۔۔۔۔

میں اسکو طلاق دے دوں گا جلد ہی۔۔۔ اور وہ بچے کو اپنے "
" پاس رکھ سکتی ہے

سلگتی زہر کی سی سرگوشی دوبارہ دہرائی۔۔۔ اور وہ وحشت زدہ سا ہوتا آٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔ ادھر ادھر دیکھا مگر نہیں۔۔۔ غور کی تو آواز مانوس لگی۔۔۔ دوبارہ غور کیا تو اپنی لگی۔۔۔ اور دل کو پھر شدت سے لگی۔۔۔۔

اسنے سر نفی میں ہلاتے گیلے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔ گھٹن محسوس ہوئی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ وہ۔۔ میرے بچے ہیں۔۔۔ کسی کے نہیں۔۔۔ "

ہاں۔۔۔ وہ کہیں نہیں جا۔۔ سکتے ہیں۔۔۔ میں نہیں چھوڑ سکتا

خولہ کو۔۔۔ "وہ خود سے کہہ رہا تھا۔۔۔ جب اس سلگتی

سرگوشی نے پیچھا نا چھوڑا تو وہ جلدی سے باہر نکل گیا تھا وہاں سے

بھی۔۔۔۔۔

♥♥♥

اجالا زرا اپنا موبائل دینا۔۔ "وہ تھکن کے باعث دھیرے قدم"

اٹھاتی کینٹین کی جانب جا رہی تھی جب نجانے کہاں سے اچانک

آتے وہاج نے اسکا رستہ روکتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکے نمایاں ہوتے سکس پیکس۔۔۔ مظبوط باڈی دیکھتے وہ گڑبڑا سی گئی تھی۔۔۔

" کیوں۔۔۔ میرا موبائل کیوں۔۔۔۔ اس میں کیا ہے آپکا۔۔۔ " شرٹ کے اگے بٹنے موبائل کو ہاتھ میں پکڑتے وہ سنبھل کر قدرے مشکوک انداز میں بولی۔۔۔

فون کرنا ہے ایک۔۔ "اسکی نگاہ بھٹکتی ہوئی اسکی کچھ نمایاں ہوتی " شفاف گردن پہ گئی تو گلے میں گلٹی ابھر کر مدھم ہوئی تھی۔۔۔

مگر وہ جلد ہی نگاہوں کا زاویہ بدل گیا تھا۔۔۔

آپکا اپنا موبائل کرھر ہے " اسکا انداز ہنوز وہی تھا۔۔ "

ہے۔۔۔ اسنے ایک دم اسے پکڑتے کچھ پاس کیا۔ مگر "
سارافاصلہ نہ مٹایا "اتنا زیادہ بولتی ہو زبان دکھتی نہیں ہے
کیا۔۔۔ "اسکی نگاہ لبوں پر گئی تو اسکے ساتھ ساتھ اجالا بھی گھبرا
گئی تھی۔۔۔

ایک دم سے اسے پیچھے کرتے اسنے موبائل اسکے ہاتھ میں پکڑایا
اور خود کینٹن کی جانب بھاگی جلدی سے۔۔۔ دھڑکنیں اتنی شدت
سے منتشر ہوئی کہ بکھرتی ہی چلی گئی۔۔۔ وہ شخص حد درجے
بے باک تھا۔۔۔ ابھی تو اسے پتا بھی نہیں تھا کہ وہ اسکے گالوں

کو چھو کر محسوس بھی کر چکا تھا۔۔۔ وہ تو اسکا ہاتھ پکڑ لیتا تو وہ گھبرا جاتی تھی۔۔۔ اوپر سے اسکی بے باک گہری نگاہیں۔۔

وہاج نے چھوٹے سیاہ بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔ دل کی دھڑکنیں اپنی منتشر ہوتی چلی جاتی تھی اس لڑکی کو چھوتے ہی۔۔۔ حقیقی دنیا سے نکلتے وہ ایک طلسمانی دنیا میں چلا جاتا۔۔ اسکو چھوتے ہی۔۔۔۔ اسکی خوشبو قریب سونگھتے ہی۔۔ اسکی شہد رنگ آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ہی دنیا مانوں رک جاتی۔۔۔۔

جب وہ بالکل دور چلی گئی تب وہاج نے جلدی سے اسکے موبائل کے اندر ایک ٹریسر فٹ کیا۔ اسکا کنیکشن اپنے موبائل سے کرتے اسنے بے وجہ ہی موبائل کو دیکھا۔۔۔۔

اب دیکھتا ہوں زرا آج کل تم کن کاموں میں پڑی ہوئی "

ہو۔۔۔ پاگل لڑکی۔۔۔ "وال پر اسکی ہنستی فوٹو کو دیکھتے اسنے

دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

♥♥♥

مٹھائی وغیرہ لے کر وہ واپس آیا تب تک خولہ کہ پرائیوٹ روم

میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔ وہ سیدھا وہیں گیا۔۔۔

بچہ سو رہا تھا جبکہ چھوٹی بچی اب بھی بالاج کے پاس تھی۔۔ اور وہ

خولہ کے پاس بیٹھا کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔

خولہ کو دیکھا تو دل کو سکون ملا۔۔۔۔۔۔ خولہ نے بھی اسے دیکھا۔۔ ایک پل کو چہرہ سرخ ہوا۔۔ مگر وہ جلد ہی چہرہ جھکا چکی تھی۔۔ "بابا سائیں لوگ نکل گئے ہیں۔۔ شاید کچھ دیر میں آجائے وہاج نے اسے دیکھتے ہی کہا۔۔۔ "

جمیلہ بیگم بچے کو دیکھتی کچھ پڑھ کر اسپر پھونک رہی تھی۔۔۔۔

دونوں بچوں کے کان میں بالاج نے آزان دی تھی۔۔۔ سب نے کہا بھی کہ معراج کا انتظار کرلو مگر اس نے پہلے کب کسی کی سنی۔۔۔۔

اچھا چلو اب سب باہر نکلو۔۔۔ معراج کب سے ملنا چاہ رہا ہے " اپنی بیوی سے۔۔ "جب کافی دیر تک سب باتیں کرتے رہے تو آخر کار وہاج نے تپ کر کہا تھا۔۔

ایک پل کو شرمندہ سی خاموشی چھاگئی اور پھر ایک ایک کر کے سب نکل گئے۔۔ بالاج نے بھی بچی کو خولہ کے پاس لیٹیا اور خولہ کے سر ہر ہاتھ رکھتے۔۔۔ مصنوعی سی مسکراہٹ معراج کی جانب اچھالتے باہر نکلا تھا۔۔۔

جبکہ وہ مسکرایا بھی نہیں۔۔۔ ایک زرا بھی نہیں۔۔۔

شکریہ ۔۔ "اسکے پاس بیٹھتے اسکے ہاتھوں کو لبوں سے لگاتے کہا " تھا۔۔

خولہ نے ہاتھ واپس لینا چاہا مگر اس نے نہیں چھوڑا تھا۔ وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔ مخمور نگاہوں سے۔۔ بے چین نگاہوں سے۔۔۔

کیا بات ہے خولہ کیوں اداس ہو۔۔۔ کل شام سے تم کافی خفا" خفا لگ رہی ہو۔۔ میں نے کچھ کیا ہے کیا۔ ہاں۔۔۔۔ چپ "کیوں ہو یار۔۔۔

اسکے سیاہ بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے وہ نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔

بہتے آنسوں میں روانی آئی تھی۔۔۔ اور وہ چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔

درد ہو رہا ہے۔۔ کوئی مسئلہ ہے۔۔۔ کچھ تو بتاؤ۔۔۔۔ مجھے " پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔ مجھے تم واپس ویسی ہی چاہیئے ہو۔۔۔ اسکے ماتھے اور پھر گالوں کو جھک کر چھوتے وہ گھمبیر آواز میں" کہہ رہا تھا۔۔۔

قریب تر ہونے کے باعث خولہ اسکی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر پارہی تھی۔۔۔ اسکی دہکتی قربت۔۔۔۔ اسکی چھونا۔۔ اسکا نرم لہجہ۔ مانوں دھڑکنیں مچل پڑی تھی۔۔۔

بکھری سانسوں کے ساتھ اسنے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔

مجھے اتنے پیارے بچے دینے کے لیے پھر سے شکریہ "اسکے لبوں " کو دھیرے سے چھو کر پیچھے ہوتے وہ بوجھل سا بولا۔۔۔

دھڑکنیں مچلتی بکھرتی چلی گئی اسکی قریب میں۔۔ چہرہ شدید گلابی ہوا تھا۔۔ دونوں اس قدر قریب تھے کہ معراج کا ناک اسکے گال کو چھو رہا تھا

پل۔ میں نگاہوں کا تصادم ہوا تو جہاں ایک کی نگاہوں میں جزبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔۔ وہیں دوسری سیاہ آنکھوں میں تکلیف تھی۔۔ شکوہ تھا۔

کچھ تو بولو۔۔۔ "معمول سے ہٹ کر بھاری گھمبیر"
سرگوشی۔۔۔۔ لبوں کو حرکت کرتے اسکو گالوں کو چھوتے معتبر کیا تھا۔

ایک طلسماتی فسوں تھا جو قائم ہوتا گیا۔۔۔۔ چاندنی کے مجسمے قریب تر ہونے کے باوجود کچھ فاصلے پر لگے۔۔۔ مگر فسوں قائم رہا۔ ان دیکھا طلسم ہوشربا ہوگیا۔۔۔۔ دھڑکنیں دھیمی ہوتی گئی تھی۔۔

" آپ نے کبھی نہیں کہا کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ " چہرہ کچھ جھکائے وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔

وہ ایک کو خاموش ہوگیا بالکل " کیا یہ دو بچے ہماری محبت کی نشانی نہیں ہیں "پھر قدرے جھک کر وہ گھمبیر سا بولا۔۔۔ نگاہوں سے بچی کی جانب اشارہ کیا جو بالکل انکے سامنے سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

چہرہ گلابی ہوا مگر سنجیدگی ہنوز برقرار رہی۔۔۔۔ اس نے ایک کو ہی دیکھا تھا اسکی سیاہ آنکھوں میں۔۔۔ اور وہاں رچی ویرانی و حزن ایکپل کو معراج کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔

خولہ میں۔۔۔۔ اس نے کچھ کہنا چاہا مگر۔۔۔۔ ایک دم۔"
دروازے کھلنے اور افراتفری کی آواز سنتے وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

ہانیہ بیگم اور حیدر خان اندر داخل ہوئے ان کے پیچھے ہی ملازم تھے ہاتھوں میں بکے اور مٹھائی جوس فروٹس لیئے۔۔۔ ایک افراتفری پھیل گئی تھی۔۔۔

ہانیہ بیگم اب خولہ سے مل رہی تھی۔۔۔ حیدر خان نے آگے
بڑھتے معراج کو گلے لگایا تھا۔۔۔ انکا پہلے سے ہی چوڑا سینہ اور چوڑا
ہوگیا۔۔۔ گردن میں سریا فٹ ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔ بے شک وہ انکا
نواسی نواسی تھے۔۔۔ مگر معراج کی وجہ سے انکے خاندان کے پہلے
بچے تھے۔۔۔۔۔

بیماری کے باعث دادی تو آ ہی نہیں سکی تھی۔۔ پری اور کاشان
بھی ابھی تک نہیں آئے تھے۔۔۔۔

معراج نے کچھ نہیں کہا۔۔ سنجیدگی سے وہ سب سے۔ ملتا رہا
تھا۔۔۔

اجالا وہاج اور بالاج بھی اندر آگئے جمیلہ بیگم ہانیہ بیگم اب مل کر بچوں کے بارے میں بات کیئے جا رہی تھی۔۔۔۔

آخر میں گرے شلوار قمیض میں۔۔ بازووں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے بکھرے بال ماتھے پہ تھے۔۔۔ چہرہ پر حزن طاری کیے وہ وجیہ سا شخص اندر آیا۔۔۔ بھوری آنکھیں شدید لال تھی۔۔ شاید وہ رونا چاہتا تھا۔۔ یا ضبط کیئے ہوئے تھا۔۔۔

آگے بڑھتے معراج کا گلے لگاتے جب مبارک باد دی تو۔۔۔"۔۔ مبا۔۔ مبارک ہو۔۔۔ "اسکے لفظ کچھ ٹوٹے تھے۔۔۔۔۔۔

خولہ کو مسکرا کر دیکھتے اسنے بچی کے گال کو شہادت کی انگلی سے چھوا اور پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے سب سے بات کر رہا تھا۔۔ دنیا داری۔۔۔

ہانیہ بیگم کو سامنے پاتے خولہ اب کچھ بہتر لگ رہی تھی۔۔۔۔ مگر مسکرا اب بھی جبراا رہی تھی۔۔۔ بجانے کیا غم تھا جو اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا۔۔

ان کے نام میں رکھوں گی لالا۔۔۔ "سب کو پاتے پی اجالا نے " ایک بار پھر کہا تھا۔۔۔

" رکھ لینا بچے۔۔ تم رکھ لینا۔۔۔ "حیدر خان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے محبت سے کہا۔۔۔۔

" اسکا نامیں۔ تو میں نے سوچ لیا ہے۔۔۔۔ وہاج نے خود اٹھائے بچے کو دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا کہ سب سن لیں۔۔۔۔

سب اسکی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔ اجالا نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

اسکا نام ہو گا یامان۔۔۔ "

اسکا نام ہو گا سالک۔۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔۔۔ سب اب نئے تماشے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔

اسکا نام یامان ہی ہو گا۔۔۔۔ "

نہیں۔ اسکا نام سالک ہو گا۔۔۔ اور وہ اسنے ضدی لہجے میں کہتے" بچی کی طرف بھی اشارہ کیا۔۔۔ "اسکا نام حیات ہو گا۔۔۔

" بسس

جن کے بچے تھے وہ دونوں ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے ان دونوں کو۔۔۔ ان سے تو کوئی کچھ پوچھ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

" اچھا بسس۔۔۔ حیدر خان نے دونوں کو چپ کروایا تھا۔۔۔۔"

آج سے اس بچے کا نام۔۔۔ یامان سالک جبکہ بچی کا نام سحر حیات خان ہو گا۔۔ کیوں معراج۔۔خولہ کوئی اعتراض ہے تو بتا دو۔۔۔ انہوں نے بات ہی ختم کرتے ان دونوں سے بھی پوچھ ہی لیا" تھا۔۔۔

دونوں نے ہی سر نفی میں ہلایا۔۔۔ ایک کا بھائی تھا دوسرے کی بہن۔۔۔ سو خاموش ہی رہے۔۔ جبکہ ان دونوں نے پہلے نام سوچے ہوئے تھے۔۔۔ بس اب رہ ہی گئے۔۔۔

اجالا اور وہاج بھی چپ ہو گئے تھے۔۔ باقی سب اب دوبارہ باتوں میں لگ گئے تھے۔۔۔۔

ہمیں سو بار ترکِ مے کشی منظور ہے لیکن
نظر اُس کی اگر میخانہ بن جائے تو کیا کیجیے

وہ تھکا ہورا گیارہ بجے کے قریب گھر واپس آیا۔۔۔ شرٹ بالکل کہنیوں تک فولڈ کی ہوئی تھی۔۔ تھکن کے باعث چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔۔۔۔

اندر اندر دیکھا تو وہ کہیں نظر نہیں آئی۔۔۔ سیدھا اوپر کمرے میں آیا تو وہاں کا حشر ہی بگڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

دونوں واڈروپ کھولے وہ سارے کپڑے باہر نکالے جا رہی تھی۔۔۔

لیمن کلرڈ چھوٹی کھلی سی بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ کھلا سا ٹراؤزر پہنے۔۔ سنہرے بال بکھرے ہوئے تھے کمر پر۔۔۔ اسکا چہرہ دوسری جانب تھا۔۔۔

نجانے وہ کیا ڈھونڈ رہی تھی جو مل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

ایک تو شدید تھکن اوپر سے کمرے کا حال دیکھ کر کچھ پل صدمے میں، چلا گیا تھا۔۔ وہ تو تھوڑا ریسٹ کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر یہاں دیکھ کر تو لگ رہا تھا کہ رات سے بھی زیادہ خجل ہونا تھا ابھی۔۔۔

دلنشین۔۔۔ "اسنے ادھر ہی کھڑے کھڑے پکارا تھا۔۔۔ "
ادھر ہی دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا۔۔ بازوؤں کو سینے پر باندھے۔۔۔

جی۔۔۔ وہ ایک دم پیچھے مڑی۔۔۔ سنہرے بال ہلتے بڑے " خوبصورت لگے تھے۔۔۔ وہ سچ میں حسن زادی تھی مگر نصیب کی ماری تھی۔۔ "اوو آپ اگئے۔۔۔ رات کو میں اتنا تنگ ہوئی۔۔ " وہ مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔ یہ بھی سچ تھا کہ رات کو وہ سچ میں تنگ ہوئی تھی۔۔ ورنہ تو پچھلے کچھ مہینوں سے اسے ہر رات کو اٹھانا اور کوئی فضول سی فرمائش کر کے نیند خراب کرنا ۔۔۔ اسے بہت مزا آتا تھا۔۔۔

ہاں مجھے  تنگ جو نہیں کیا خود تو تنگ ہونا ہی تھا "وہ زیر لب " بڑبڑایا۔۔ "کپڑے نکال دو مجھے۔۔۔ فریش ہو لوں۔۔۔  "فولڈ بازووں کو کھولتے اندر آتے وہ سرسری سا بولا تھا۔۔ البتہ دل کچھ پرسکون سا ہوا تھا اسے دیکھ کر۔۔۔ یہ بھی جان کر کے رات کو اسنے اسے مس کیا بیشک جس بھی وجہ سے مگر اسکے بارے میں سوچا تو۔۔ یہ تو چاہا کہ وہ ہوتا یہاں۔۔۔ اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔ مگر کافی نہیں تھاور صرفرف یہ ہی۔۔۔

یہ لیں۔۔۔  "بنا کوئی بحث کیئے وہ اسکی شرٹ اور ٹراوزر پکڑا" گئی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا کہ وہ بحث کرے گا۔۔ غصہ کرے گا جو اس نے اس وقت اسکے واڈروب کا حشر کیا ہوا تھا مگر اسنے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

بولا نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا اور پھر کپڑے لیتے فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

❤❤❤❤

زلفوں کو ہَوا میں لہرانا .
ہنس ہنس کر تمھارا بَل کھانا
انداز ہیں سب دل لینے کے
ہم جان گئے اِن باتوں کو

وہ جب تک واپس آیا تب تک وہ سب کچھ واپس بھی ڈال چکی تھی۔۔۔ مگر اسے ابھی نہیں پتا تھا کہ جیسے ہی وہ واڈروب کھولتا سارے کپڑوں نے قدم بوسی کرنی تھی۔۔۔

کیا ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ " روم ریفریجریٹر سے پانی کی بوتل نکال" کر گلاس میں پانی ڈالتے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ اب کوئی ڈریس لیئے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی آگے پیچھے سے۔۔۔

میں کوئی اچھا سا ڈریس دیکھ رہی تھی۔۔۔ مگر سب ہی خراب " ہیں "وہ مایوس لگی۔۔

خراب ہیں۔۔۔ اسے حیرت ہوئی۔۔ اسکے قریب آتے اسکے " ہاتھ سے میرون رنگ کا ڈریس لیتے اسے دیکھا۔۔ "خراب کیسے ہوگیا۔۔ بلکہ اتنا اچھا لگے گا تمہارے ساتھ۔۔۔ یہ سب ڈیپ کلرز تم پر بہت سوٹ کرتے ہیں "اسکا لہجہ تھوڑا سا بدلا۔۔ اسکو دیکھ کر بولتے ہوئے۔۔ سیاہ آنکھوں میں حرارت ابھری تھی کچھ۔۔

فٹنگ میں پرابلم ہورہی ہے۔۔ "اسکے ہاتھ سے لیتے وہ منہ " بسورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ کیوں۔۔۔ "اسکے چہرے سے کچھ آوارہ لٹیں کان کے پیچھے کرتے وہ کچھ بے باکی سے بولتے پب دانتوں تلے دبا گیا تھا۔۔

کیونکہ۔۔۔ کچھ بولتے ہوئے رکی۔۔۔ رنگت انتہائی سرخ ہوئی " اوپر سے اس شخص کی بے باک نگاہیں

ہمم بولو۔۔۔ "اسکا مظبوط ہاتھ سرکتا اب گالوں کو نرمی سے" چھو رہا تھا۔۔ آواز میں بھاری پن۔۔ خمار آلود ہو گیا تھا لہجہ۔۔۔

فضول نا بولیں۔۔ وہ ایک دم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ "

ہمم "بمشکل ضبط کرتے اسنے ہنکار بھرا۔۔ "آجاؤ۔۔ کچھ دیر" ریسٹ کرلو۔۔۔ " اسکا ہاتھ تھامتے اسکو بیڈ کی جانب لے کر جانا چاہا۔۔

افففھو۔۔ و۔۔۔میں ابھی اٹھی ہوں۔۔ چھوڑیں بھی۔۔ " نہیں سونا مجھے،۔۔ بالاجج۔۔ "مگر وہ ان سنی کرتے اسے لے آیا۔۔

" لیٹ جاؤ آرام سے اب اگر کوئی آواز آئی تو گلہ نا کرنا۔۔۔ " وہ سختی سے کہتے اپنی جانب آیا۔۔ اور چت لیٹ گیا۔۔۔

کیوں۔۔ کیوں۔۔ مجھے جب نیند۔۔۔ افففف۔۔۔ "

مگر وہ اسے زبردستی لٹا چکا تھا اور اپنا اایک ہاتھ اسپر رکھے اسکا گھورا تھا۔۔۔

اب اگر آواز آئی تمہاری۔۔۔ تو گلہ نا کرنا۔۔ "اسنے دوبارہ " کہا تھا۔۔۔

مجھ سے ہاتھ ہٹائیں۔۔۔ اہہہہ۔۔ جنگلی۔۔۔"

جب وہ چپ نہیں ہوئی بالاج نے اسپر جھکتے کچھ گردن پر سختی " سے دانت گھاڑ دئے۔۔ وہ سسک کر رہے گئی تھی۔۔ جبکہ

بالاج کی نگاہوں سے اسکو چھوتے ہی سختی آگئی تھی۔۔۔۔ خمار کی سی۔۔۔

" تم سے دل بھرتا ہی نہیں۔۔۔ ہر بار۔۔ ہر بار سے زیادہ دلنشین لگتی ہو۔۔۔ ہر بار ہر بار سے زیادہ طلب ہوتی جاتی ہے۔۔۔ تمہیں چھوتے ہی میں ایک طلسمانی دنیا میں پہنچ جاتا ہوں۔۔۔ ایک ایسی دنیا جہاں صرف تم صرف میں اور صرف ہماری بے باک سی۔۔ دلفریب سی قربت۔۔۔ تم۔ میں ہماری محبت۔۔۔۔ "وہ اسکے چہرے کے نقوش کو چھوتے بوجھل سا بولتا اسکا دل۔ شدت سے دھڑکا چکا تھا۔۔۔۔

اسکے انتہائی قریب۔۔ کہ سانسوں کی تپش سے دلنشین کو اپنا چہرہ و گردن جھلستی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

ہماری۔۔۔ کوئی محبت ن۔۔ نہیں ہے۔۔۔ "اسنے جلدی سے " ساری باتوں میں سے اپنی مرضی کی بات اٹھاتے ہوئے کہا۔۔ ۔دل کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔۔ بالاج کا صرف چہرہ اسکے چہرے کے قریب تھا۔۔۔ ورنہ وہ دونوں لیٹے کچھ فاصلے پر ہی تھے۔۔۔

میری تو ہے نا۔۔۔ "گھمبیر سا بولتے اسکے یاقوتی لبوں کو چھونا چاہا " مگر وہ ایک دم چہرہ موڑ گئی۔۔ چہرہ موڑنے کے باعث اسکے لب۔۔ دلنشین کے گالوں سے ہوتے کانوں کو چھو چکے تھے۔۔۔ آنکھیں بند کرتے اسنے اس دلفریب خوشبو کو کسی نشے کی مانند انحیل کیا۔۔۔

مجھے۔۔۔ نیند۔۔۔۔ آرہی ہے۔۔۔۔ "وہ گھبراتے ہوئے بولی "

تھی۔۔۔ بالاج نے اسکے بھانپ اڑاتے دلکش چہرے کو دیکھا۔۔۔

شہد رنگ نگاہوں سے ہوتی نگاہیں سرخ لبوں پر گئی تو گلے میں گلٹی

سی ابھری۔۔

آنکھیں شدید سرخ ہوئی۔۔۔۔ ساری تھکن جیسے اڑ چکی تھی۔۔ دل

کیا ایک بار پھر اسکے انتہائی قریب ہوتے اسکے احساس کو چھو لے

مگر۔۔۔

تمہیں ہمیشہ اسی وقت نیند آتی ہے۔۔ "بمشکل ضبط کرتے وہ "

پیچھے ہوتے اسکا سر آپنے کندھے پر رکھتے آنکھیں موند گیا۔

تھا۔۔۔ لہجے میں شکوہ تھا۔۔۔ اپنی کیفیت ایسی تھی کہ وہ گھبرا

جاتا تھا اب اپنے ہی شدت بھرے جزباتوں سے۔۔۔۔ یہ دلنشین

سی دلنشین۔۔ رگوں میں اترتی جا رہی تھی۔۔۔ زندگی کی۔

مانند۔۔۔ یا کسی ز*ہریلے ز*ہر کی مانند۔۔۔

اسنے کچھ نہیں کہا۔۔ یاقوتی لبوں کو سختی سے باہم پوست کیئے وہ آنکھیں بھی سختی سے بند کیئے ہوئے۔۔۔ دل کے جزباتوں میں کچھ انوکھا سا محسوس ہوا۔۔۔ مگر صرف کچھ پل کے لیے۔۔۔ پھر سب یاد آیا تو پھر کچھ یاد نہیں آیا۔۔

❤❤❤

چاندنی کارگر نہیں ہوتی

تیرگی مختصر نہیں ہوتی

اُن کی زلفیں اگر بکھر جائیں

دن یوں ہی گزرتے جا رہے تھے۔۔۔ خولہ کو گھر آئے کئی ہفتے بیت گئے۔۔۔ یامان اور سحر اب دو مہینوں کے ہوگئے۔۔۔ گول مول سے وہ بچے ہر کسی کی انتہائی پسند تھے۔۔۔ یامان کی آنکھوں کو کلر ڈارک گرے تھا۔۔۔ گرے اور بلیک کا امتیاز سا۔۔۔ جبکہ سحر حیات کی آنکھیں پوری کی پوری معراج پر گئی تھی۔۔۔

جتنا یامان معصوم لگتا سحر اتنی ہی شرارتی سی لگتی تھی۔۔۔ بالاج کو تو دونوں بچوں سے الگ سا لگاؤ تھا۔۔۔ وہ تقریباً ہر دوسرے دن ان سے ملنے جاتا۔۔ اجالا کا تو بس نہیں چلتا انہیں اپنے ساتھ رکھ لے۔۔ وہاج کو بھی دونوں بہت پسند تھے۔۔۔

بچوں کو حقیقہ معراج سکے بہت کہنے پر بھی گھر میں نہیں کیا۔۔
نجانے کیوں۔۔۔

مگر اسنے ایکسی مدرسے میں کھانایک وغیرہ بھیج دیا تھا۔۔ دعا بھی
کروالی تھی۔۔۔

خولہ اب بھی ویسے ہی تھی۔۔۔ بس دونوں بچوں میں ہی معروف
رہتی۔۔۔

آج صبح ہی معراج خولہ اور اجالا کے ساتھ گاؤں کے لیے نکلا
تھا۔۔۔ وہ ان دونوں گاؤں بہت جاتا تھا۔۔۔۔

خولہ کے پاس اجالا اور جمیلہ بیگم اجاتے تھے جب وہاج کیلی ہوتیتھے۔۔ باقی سب بھی آئے رہتے۔۔۔ اسکا دل بہل جاتا تھا۔۔۔

♥♥♥

بے درد حَسینوں کی خاطر
کیوں ہوتے ہو بدنام فنا
سفاک ستمگر کیا سمجھیں
ہم دل والوں کی باتوں کو

وہ کوریڈور میں کھڑا تھا۔۔۔ آج دلنشین کی ڈیلیوری ڈیٹ تھی۔۔۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی وہاں آئے تھے۔۔۔ دلنشین کی طبیعت بگڑی تو نا تھی۔۔۔ وہ ٹھیک تھی ۔۔ پورے نو مہینے بالاج نے اسکو ہتھیلی کا جالا بنائے رکھا۔۔ مگر اسکو پھر بھی ڈر تھا۔۔۔

پہلے سوچا کہ۔ اجالا۔ کو بتا دے۔۔ مگر پھر اسے بھی نہیں بتایا اسوقت اسے بس کی ضرورت محسوس ہوئی مگر اس نے نظر انداز کردیا۔۔۔ اندر موجود دونوں وجود اسکے جینے کے لیے لازم سے تھے۔۔۔ دلنشین کے بغیر وہ نہیں جی سکتا تھا۔۔۔ بچے کے بغیر وہ نہیں جینا چاہتا تھا۔۔۔ دونوں ہی لازم۔ تھے جینے کو۔۔۔

کچھ گھنٹے مزید انتظار کے بعد بالآخر ڈاکٹر باہر آ ہی گئی۔۔۔ اسکے ساتھ ایک نرس تھی۔۔۔ اور ڈاکٹر نے گود میں گلابی کمبل نما چادر میں لپٹا ایک ننھا سا وجود بھی تھا۔۔۔

مبارک ہو مسٹر بالاج۔۔۔ آپکی بیٹی ہوئی ہے۔۔۔ ماشاءاللہ کافی " صحت مند ۔ ے اور مدر بھی بالکل ٹھیک ہیں۔۔ "پیشہ ورانہ انداز میں کہتے اسنے بچی کو بالاج کو دینا تھا تو۔۔۔۔

اسے لگا کہ اسکے ہاتھ کانپ رہے ہیں کچھ۔۔ اسے لگا سب خواب کا سا ہے۔۔

"میری بیٹی۔۔ اسکے گال کو چھوتے وہ انتہائی دھیرے سے بولا۔۔
پہلا احساس۔۔ پہلی اولاد کا۔۔ سانسیں رک رک کر جیسے آرہی
تھی۔۔۔

" میری وائف۔۔ وہ کیوں نہیں ہوش میں۔۔ وہ ٹھیک تو ہے نا۔۔
مگر پھر ایک دم اسے دلنشین کو احساس ہوا تو بے قراری سے بولا"
تھا۔۔

" جی وہ ٹھیک ہیں۔۔ کچھ دیر تک ہوش بھی آجائے گا۔واڈ میں
شفٹ کردیں گے۔۔آپ مل لینا۔۔ "وہ نرمی سے کہتی اگے بڑھ
گئیتھی۔۔۔

بالاج ادھر ہی کھڑا اس بچی کو دیکھتا رہا جو ہلکی بھوری سی آنکھیں کھولے ٹکر ٹکر اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اور بالاج کو لگا اس لمحے پر کوئی لمحہ بھاری نہیں ہو سکتا۔۔ اسے لگا وہ یہ لمحہ مرتے دم تک یاد رکھ سکتا ہے۔۔ اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔ جنہیں اسنے آستین سے صاف کرتے بچی کو سینے سے لگاتے آنکھیں موندتے سر کچھ اوپر کی جانب اٹھایا۔۔ تو لبوں دھیرے سے ہلے تھے۔۔۔

" الحمدللہ "

❤❤❤

اب تو راہِ محبت میں ہم آپکا

میں پہلے بھی منع کر چکا ہوں۔۔۔ اجالا کو بار بار وہاج کے ساتھ "
نا جوڑیں۔۔۔۔ "وہ ناگوری سے بولا تھا۔۔۔

تم مجھے منع نہیں کرسکتے۔۔ یہ تمہارے باپ کے ساتھ ساتھ "
بچوں کی بھی خواہش ہے۔۔ تم کون ہوتے ہو انکی زندگی کا اتنا بڑا
فیصلہ کرنے والے۔۔۔ "سارا لحاظ بلائے طاق رکھتے وہ بھی اسی
کے لہجے میں بولے۔۔۔

بڑا بھائی ہوں میں اجالا کا۔۔ اسکے باپ کی جگہ۔۔۔ اور کون سے " بچے نے ایسی خواہش کی۔۔۔ "اسکو وجھی چہرہ سرخ ہورہا تھا ضبط سے۔۔۔

ان کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے پسندیدگی دیکھی ہے " " میں نے۔۔۔ تم ایک بار اپنی بہن سے تو پوچھ لو۔۔۔

" میری بہن ایسا نہیں کرسکتی "

کیا نہیں کر سکتی۔۔۔ کسی کو۔۔ پسند۔۔ ہاں۔۔۔ اسکو یہ حق دین" نے دیا ہے۔۔۔ ویسے بھی بچیاں خاندان میں رہیں تو پریشانی کم ہوتی ہے۔۔۔ اجالا اپنے ہی گھر آئے گی ۔دلنشین کو جلد

لاؤ۔۔جہاں بھی پڑھائی کے لیے بیجھا ہوا ہے۔۔وہ میرے بچے کی بیوی ۔۔ بھی تم اور خولہ بھی۔۔۔۔

" اور اس سے آگے وہ نہیں سن سکا تھا ایک دم کھڑا ہو گیا۔۔ شام تک میں جواب دیتا ہوں "نجانے یہ الفاظ کیسے ادا ہوئے مگر ہوگئے۔۔ اور وہ باہر نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

حیدر خان خاموشی سے اسے جاتا دیکھتے رہے۔۔۔ وہ چاہتے تھے کہ مومن اور آمنہ کی شادی کے ساتھ ہی وہاج اور اجالا کی بھی شادی ہو جائے۔۔۔ وہ دوبارہ سے اپنے رشتوں کو جوڑنا چاہتے تھے۔۔ جو کہ تھوڑا مشکل سا لگتا تھا۔۔۔

♥♥♥

دل سے دل کا تقاضا ہے حیراں

باز آئے ہم اِس دل لگی سے

دل ہی کمبخت اپنا نہیں ہے

اب کسی کا بھروسہ نہیں ہے

وہ گھر میں داخل ہوا۔۔ یہ انکا گاؤں والا گھر تھا۔۔۔

بچوں کے رونے کی آواز سنتے پہلے کمرے میں آگیا جہاں خولہ بچے کو فیڈ کروانے بیٹھی تھی۔۔ اسکو اچانک دیکھ کر ایک دم بوکھلا گئی تھی۔۔۔۔

وہ باہر نکل گیا تو خولہ نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

کچن میں سے آتی آواز سنتے وہ کچن میں آیا۔۔ جہاں وہ کھڑی کچھ بنا رہی تھی۔۔ سنہرے بال جوڑے میں بند تھے۔۔۔

اسکے پاس جاتے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کیا تو وہ ایک دم سے ڈر گئی تھی۔۔۔

لالا۔۔۔ اسے حیرت ہوئی۔۔۔ اور اسکے چہرے پر چھائی سنجیدگی "سے ڈر بھی لگا۔۔۔

میں جو پوچھو۔۔ سچ سچ جواب دینا۔۔۔ "لہجہ بھی اتنا ہی سنجیدہ" تھا۔۔۔

وہ اور ڈر گئی۔۔ وہ تو ہمیشہ ان سب سے نرمی سے بات کرتا۔۔ اب اتنی سنگین سنجیدگی۔۔۔۔ وہ ڈر گئی۔۔۔ اسکا لگا وہ جان گیا تھا کہ وہ ڈر گز لیتی ہے۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا۔۔۔ مگر انکھیں آنسوؤں سے بھر گئی۔۔ آواز گلے میں ہی اٹک گئی۔۔۔

" وہاج تمہارے ساتھ ہوتا ہے "

جی" ..۔۔"

" کیا۔۔۔ ایک پل۔ کو رکا۔۔ دل میں خوف بھی جاگا کہ وہ ہاں نا کہہ دے۔۔۔ "تم۔۔ تم۔ دونوں ایک دوسرے کو۔۔ مطلب۔۔

" تم۔ دونوں چاہتے ہو ایک دوسرے کو۔۔۔

" جی۔۔۔ اسے حیرت ہوئی۔۔ دل شدت سے دھڑکا۔۔۔ آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر دیکھا اسے۔۔۔

" معراج نے اسکا بازو چھوڑ کر ہاتھ پکڑا تھا۔۔ یوں کے اسے بولنے کی ہمت دینی چاہی۔۔۔۔

" تم میری بہن ہو اجالا۔۔ چھوٹی بہن۔۔میری بیٹی جیسی ہو۔میں ہر گز بھی تم۔ سے یہ حق نہیں لوں گا۔۔ اگر تم۔ دون۔۔۔

نہیں۔۔ نہ نہیں لال۔۔ میں۔۔۔ اسنے شرمندگی سے چہرہ جھکایا"

تھا۔۔۔ میں۔۔ پس۔۔ پسند کرتی ہوں۔۔۔ مگر۔۔ اسنے چہرہ اٹھاتے

گال کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔۔۔ مگر وہاج کو کچھ نہیں

پتا۔۔ وہ نہیں کرتے مجھے پسند۔۔۔ میں تو۔۔۔ مجھے نہیں۔۔ نہیں

پتا کہ کب۔۔۔ مگر میں نے کبھی ایسی کوئی بات نہیں کی کبھی۔۔

میرا یقین۔۔

اچھا بس۔۔ اسنے اسکا سر سینے سے لگایا۔۔ دل کو تکلیف ہوئی۔۔ "

وہ اس خاندان میں اپنی دونوں بہنوں میں سے کسی کو نہیں دینا

چاہتا تھا۔۔ ایک کو تو پہلے کھو چکا تھا اب اجالا۔۔۔ سختی سے

آنکھیں بند کر کے کھولی تھی۔۔

اجالا رو رہی تھی بجانے کیوں۔۔۔۔

" تو اس میں رونے وامی بات نہیں ہے۔۔ تم پسند کرتی ہو۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔ یہ تمہاری زندگی ہے۔۔ تمہیں جینا ہے۔۔۔ وہاج اچھا لڑکا ہے۔۔ آنکھوں کی سرخی میں اضافہ ہوا۔۔ کنپٹی کی رگیں تن گئی۔۔"تم خوش رہو گی ۔۔ "

یہ۔۔ یہ کیا کہہ رہے لالا۔۔۔ "اسے حیرت ہوئی۔۔۔ "

" انہوں نے تمہارے رشتے کی بات کی ہے۔۔۔ وہاج کے لیے۔۔ بالوں میں عقیدت سے لب رکھتے وہ اسنے نرمی سے کہا۔۔۔ "

ایک پل کو سب رک گیا۔۔ اسے لگا کہ سانسیں بھی رکی تھی کچھ پل کو۔۔ کچھ بولنے کے لیے لب کھولے تو کھل نا پائے۔۔۔ چہرہ جھک گیا۔۔۔ شرم و حیا کے باعث وہ نا کچھ پوچھ سکی نا ہی اور کچھ بتا سکی۔۔۔

"میں تمہاری طرف سے ہاں کر دوں۔۔۔ "اسنے آخری دفعہ پوچھا تھا۔۔۔

"جو بھی آپکو ٹھیک لگے۔۔۔۔ "آواز اتنی کم تھی کہ اگر معراج کا دھیان اسکی جانب نا ہوتا تو وہ شاہد ہی سن پاتا۔۔۔

وہ بس خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔ دل سے اسکی دلی خوشیوں کی دعا کی تھی۔۔۔ اس سے زیادہ اسکے بس میں کچھ نا تھا۔۔۔

" آہہہ کاش یہ کانچ سی نازک گڑیاں کبھی پرانی نا ہوتی۔۔"

♥♥♥

ہر کسی کو نوازو نہ دیدار سے

ہر کوئی قابلِ حُسن ہوتا نہیں

جا بجا یوں نہ بجلی گرایا کرو

ورنہ جلوؤں پہ الزام آ جائے گا

کافی دیر بعد جب اسے ہوش آیا تو اسنے سب سے پہلے اپنے پیٹ کو چھوا۔۔ اور پھر اپنے پہلو میں دیکھا۔۔ وہاں بھی کسی کو نا پر کر دھڑکنیں دھیمی پڑی۔۔۔

میں۔۔ میرا ب بچہ۔۔۔ "بمشکل اٹھ کر بیٹھتے اس نے ادھر ادھر" دیکھا۔۔ جب کہیں نظر نہیں آیا تو وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

میرا۔۔ بچہ۔۔۔ بالاج۔۔۔ "جب بالاج کو بھی نا پایا تو اسے اور " ڈر لگا۔۔۔

وہ اسے کبھی کبھی کہہ دیتا تھا کہ بچہ وہ رکھ کر اسے گاؤں بھیج دے گا۔۔ جب وہ زیادہ جانے کا کہتی۔۔ مگر پھر تو اسنے جانے کا

کہنا چھوڑ دیا تھا۔۔ پھر۔۔ کیوں۔۔۔ اسکا دل بیٹھ رہا تھا۔۔ سنہرے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

درد کی پرواہ کیئے بنا وہ اٹھی۔۔ تھکن و درد کے باعث چکر آیا مگر وہ اٹھ گئی۔ تھی۔۔۔ خوف سے رنگت زرد پڑ رہی تھی۔۔۔

جبھی وہ اندر داخل ہوا۔۔۔ اسکو روتے ہوئے اٹھتا دیکھ کر شدید غصہ آیا۔۔۔ جو درد کی پرواہ کیئے بنا اٹھ گئی۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔ دلنشین۔۔۔ واپس بیٹھو۔۔۔ "وہ شدید سنجیدگی " سے بولا۔۔۔ مگر دلنشین ایک دم۔ سے اسے دیکھتے اسکی جانب بڑھی۔۔۔

" اسکو آپ ۔۔۔میرا بچا ۔۔ یہ ۔۔۔ مجھے دیں ۔۔ بچہ ۔۔ میرا
نہیں ۔۔ لے کر جائیں گے ۔۔ دیں مجھے ۔۔۔ "وہ شدید پینک ہونے
لگی ۔۔۔ بالاج کو ایک پل کو حیرت ہوئی اسنے تو ویسے ہی اٹھایا ہوا
تھا ۔۔ وہ تو بھول گیا تھا کہ اسنے کبھی اسکو تنگ کرنے کے لیے بچا
لینے کی بات بھی کی ۔۔۔

"نہیں دیتا ۔۔ جاؤ لیٹو ۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولا تھا مگر اسکا ننھا سا دل
کسی نے مٹھی میں جھکڑا تھا ۔۔۔

سائیں آپکو خدا کا واسطہ ہے. .مجھے میرا بچہ دے دیں. .م..میں
یہاں سے چلی جاؤں گی. .میں کبھی بھی واپس نہیں آؤں گی

م..مجھے میرا بچہ دے دیں ..... ہسپتال کے سفید لباس میں ملبوس..
دلنشیں بار بار آگے ہوتے اس سے اپنے بچے کو لینے کی کوشش
کرتے روتے ہوئے بول رہی تھی ...

جبکہ بالاج خان نے آف گلابی کمبل میں لپٹے بچے کو کچھ اور دور کیا
تھا اس سے ..

یہ میری اولاد ہے. .یہ وہیں رہے گی جہاں بالاج خان رہے گا"
تم اسکی تمنا مت کرو . تمھیں جانا ہے نا واپس تو ".وہ اپنی بھاری..
گھمبیر آواز میں سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔ تو تم چلی جاؤ اسکو میں
سمبھال سکتا ہوں۔۔۔دل کو کمینی سی خوشی ہوئی اسے تنگ کر
کے۔۔۔مگر غصہ بھی تھا کہ اسنے ایسا سوچا ہی کیوں۔۔۔

"ن.. نہیں... .میرا .بچا... .ایسا. .نہیں... .نہیں ". .وہ بے ربط سے جملے بول رہی تھی . .۔ "مجھے۔۔ کہیں نہیں جانا۔۔ مجھے میرا بچا دے دیں۔۔ مجھے دیں۔۔۔ کیوں نہیں سن رہے۔۔۔ یہ میرا بچا ہے۔۔۔ میں اب تو کہتی بھی نہیں جانے کا۔۔"

نجانے اس کی غلطی تھی کیا تو سزاؤں پر سزا ملے جا رہی تھی۔۔ پہلے گھر سے دور ہونا پھر بالاج کا وحشی پن۔۔۔۔ پھر بچا۔۔۔ اسکا کچھ بہتر ہونا۔۔۔ اجالا کا۔ ملنا۔۔۔ پھر اب دوبارہ۔۔۔ اسے لگا اب بالاج دوبارہ ویسا ہی سفاک ہو جائے گا۔۔۔

چلو ایک شرط پر تمہیں یہ بچہ مل سکتا ہے" کچھ گھنٹوں کے بچے " کو سینے سے لگائے روتی دلنشیں کو دیکھتے وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔۔۔ دل کو برا لگا کہ وہ تکلیف میں ہے مگر۔۔ وہی دل کم**نہ بھی تو تھا۔۔۔

م مجھے منظور ہے. .ہ..ہر شخص. .شرط ". .پل میں الٹے ہاتھ سے " اپنے گلابی بھرے بھرے گالوں سے آنسو صاف کرتی بے تابی سے بولی تھی. .اسکے سنہرے لمبے بال بکھرے سے اطراف میں پھیلے ہوئے تھے. ..

اگر تم میرے تین تک گننے سے پہلے بتا دو کہ یہ .اسنے کمبل " "میں لپٹے وجود کی طرف اشارہ کیا.. .یہ بے بی گرل ہے یا بوائے

وہ اسکی شہد رنگ خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا.

اشتیاق سے۔۔۔ ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے اسکا بازو پکڑ کر.

واپس زبردستی بیٹھایا تھا۔۔۔

وہ ایک پل کو ڈر گئی.. .وہ ابھی ہی اٹھی تھی... .تب ہی بالاج خان

اسکے سامنے اسکے بچے کو لیے آیا۔ تھاس۔۔وہ نہیں جانتی تھی.

کہ وہ لڑکی تھی یا لڑکا ... .وہ جو بھی تھا وہ سوئس ہوا تھا ورنہ وہ..

رونے کی آواز سے ہی شاید پہچان پاتی

ایک"... اسنے گنتی شروع کی.. .بچہ ت اسے دینا ہی تھا.. .وہ "

.. .بے عادتاً اسے تنگ کررہا تھا

میرا.. .بیٹ. .بیٹ....اسے سمجھ نہیں نہیں آیا. .وہ گھبرا گئ"
تھی. .اٹھانا چاہا مگر بالاج نے نا اٹھنے دیا۔۔ وہ جانتا تھا کہ اس
وقت اسکی حالت ایسی نہیں تھی کہ کھڑی ہو کر اس سے
لڑے۔۔۔

... .دو "اسنے دو قدم پیچھے لیے مقصد صاف اسے ڈرانا تھا "

.... .پلیز. .سائیں.. .پلیز "وہ ایک بار پھر رو دی "

"تی....."

" میری بیٹی..... .پلیز. .مجھے اسے دے دیں "وہ ایک دم بولی ...

اسے لگا تھا جیسے بیٹی ہو....اب وہ آس سے بالاج خان کو دیکھ رہی تھی ......

" نہیں "... .وہ سپاٹ لہجے میں بولا. .حالانکہ دلنشیں نے سچ کہا تھا..... .مگر وہ اتنی جلدی مان نہیں سکتا تھا ....

" م..مجھے ،.مجھے پتا ہے. .یہ میری بیٹی ہے ...پلیز مجھے دیں اسے.. .میں چلی جاؤں گی ".. .وہ اب آگے کو ہوتے باقاعدہ... چھیننے لگی تھی بچی کو ..اب بچی بھی اٹھتی رونے کا شغل فرمانے لگی تھی ....

بالاج نے سیاہ پرکشش آنکھیں اسکے حسین چہرے پر ٹکا دی تھی.

اور بے ساختہ ہی بچی اسکو پکڑا دی. ...

دلنشیں نے پل میں بچی کو پکڑتے اسے اپنے سینے میں بھینچا تھا.

اسکی سانسیں بحال ہوئی تھی جبکہ بچی اب شدت سے پکڑنے کے..

باعث اور رونے لگی تھی. ....

"تیار ہو جاو اب گھر جانا ہے اور شام میں گاوں کے لیے نکلنا

ہے "دو قدم قریب ہوتے پہلے اسکے گلابی آنسوؤں سے تر بھرے

بھرے گالوں پر لب رکھتے پھر بچی کے سر پر لب رکھتے ہوئے

بھاری سرد آواز میں بولتے وہ اس سے دور ہوتا ہاسپٹل روم سے

باہر نکالا تھا. ..

وہ ساکن سی ہوئی۔۔ وہ تو واپس گاؤں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔ اسے اجالا نے بتایا تھا کہ معراج یہی شہر میں شفٹ ہو گیا ہے۔۔ وہ تو بس اسکے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اب اچانک سے اسکا گاؤں جانے کا کہنہ اسے گھبرا گیا تھا۔۔۔ وہ کیسے سامنا کرتی سب کا۔۔۔ لوگ کیا کہتے۔۔۔ وہ تو آج بھی وہی گاؤں میں گھومتی ایک عام سی لڑکی تھی۔۔ جبکہ بالاج انکے سردار کا بیٹا تھا۔۔ اسکے ساتھ اسکی بیوی اور بچے کی ماں بن کر جانا۔۔ کتنی بدنامی ہوتی۔۔ نجانے کیوں یہ سب اس سنگدل کو نظر نہیں آرہا تھا،۔۔

مگر اسنے فیصلہ کر لیا تھا۔۔ وہ بالاج کے ساتھ گاؤں نہیں جائے گی۔۔۔ اور معراج ہی کے پاس جائے گی۔۔ اسکے بعد کبھی نا تو بالاج کے پاس آئے گی۔۔ نا ہی گاؤں واپس جائے گی۔۔۔

جب گود میں اس شخص کی اولد کو دیکھا تو وہ بے بسی سے رو دی۔۔۔ جہاں بھی جاتی۔۔ سارے رستے اس تک ہی جاتے تھے۔۔۔ بیٹی کو وہ چھوڑ نہیں سکتی تھی۔۔ تھی بھی اسکے نکاح میں۔۔۔ ایسے میں دستبرداری ناممکن سی بات تھی۔۔۔

❤❤❤

عجب ان آنکھوں نے خواب دیکھے

خزاں میں کھلتے گلاب دیکھے

زباں سے کیسے بیاں کروں میں

اس آنکھ نے جو عذاب دیکھے

تو تم اسکو بتا دو کہ تم قاتل نہیں ہو اسکے ماں باپ کے۔۔۔ وہ "
سب واقع ہی اتفاق ہوا تھا۔۔۔اور یہ مجھے میری زمین نا دینے کے
سارے بہانے بھی ختم کرو۔۔۔ "گلفام خان نے اب کہ چڑ کر کہا
تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ اندر داخل ہوتے معراج خان کے قدم رک گئے۔۔۔ وہ پل
میں جان گیا تھا کہ اسکے ہی باپ کی بات ہورہی تھی۔۔

کیا بتاؤ۔۔۔ انور اور بھی کئی پرانے ملازموں نے۔۔ جو حاتم کے "
وفا دار تھے۔۔ اسے بتایا ہے کہ میں نے دھ*مکی دی تھی اسکے
باپ کو مارن*ے کی۔۔۔۔ ہاں۔۔ سب جاننے کے بعد مجھے غصہ

تھا کہ زمین کا بٹوارا سہی سے کیوں نہیں ہوا۔۔ مگر وہ صرف غصہ تھا۔۔ نفرت نہیں تھی جو میں اپنے ہی بھائی کو ق*تل کروا دیتا۔۔۔ "وہ دکھ سے کہہ رہے تھے۔۔۔

اس شخص کی رگیں تنتی گئی۔۔ رنگت انتہائی سرخ ہوتی جا رہی تھی۔۔ مٹھیاں سختی سے بھینچی ہوئی تھی۔۔۔

"زمین کیسے دوں۔۔۔ وہ ساری زمین ہے ہی اسکی بہنوں کے نام۔۔۔ میں پہلے چاہتا تھا کہ وہ مل جائے اور معراج کی رضامندی سے ہی تبادلہ ہو زمین کا۔۔۔ مگر اس سے پہلے میں اسکو ڈھونڈتا وہ ہمیں ڈھونڈ چکا تھا۔۔ اسکے بعد اب جب کہ وہ مجھے اپنے ماں باپ کا قا*تل سمجھتا ہے تو میں ایسے میں کیسے اس سے زمین کی بات

" کر لوں۔۔۔ اور کیا پری کے زریعے تمہیں کم زمین ملی۔۔۔۔۔

انکی روعب دار آواز میں اب غصہ در آیا تھا۔۔۔ عجیب سی بے چینی تھی۔۔ ایک۔ طرف نازو پلی بیٹی تھی۔۔ تو دوسری طرف ان ہی کے خاندان کا بیٹا۔۔۔

دونوں ہی ایک سے پیارے تھے۔۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ خولہ کے ساتھ کوئی ناانصافی ہو۔۔۔ یا معراج کے دل میں اسکے لئے نفرت ہو۔۔۔ وہ جو طلاق کی بات کرتا تھا۔ انکو شدید ازیت ہوتی۔۔۔بیشک انکی بیٹی کو طلاق کے بعد بھی اچھا رشتہ مل جاتا۔۔۔ مگر جو دل کا۔ رشتہ وہ اس سے بنا چکی تھی۔۔ اسکا حل کہاں سے لاتے۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتا کچھ بھی حیدر خان۔۔۔۔ تم قا*تل نہیں "
ہو۔۔ اس بات کا اسے یقین دلاؤ۔۔ اور جو میں نے تمہارے
نام زمینیں کی۔۔ اسکے بدلے مجھے وہ زمین دو جس کی بات ہوئی
تھی۔۔ "گلفام خان کا لہجہ کچھ سخت ہوا تھا۔۔۔

جو تم نے میرے نام کی زمین۔۔ میں وہ تمہیں دینے کو تیار"
ہوں۔۔ مگر اب اس عمر میں مجھے زمین کے بجائے اپنا خاندان
عزیز ہے۔۔۔ کل ہی وکیل سے بات کر کے پیپرز بنواتا ہوں
میں۔۔ "انھوں نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو۔۔ وہاں تم حویلی بنوانا چاہتے ہو۔۔۔ وہ اتنی "
قیمتی زمین ہے۔۔ تمہارا خواب ہے تم کیسے۔۔۔

میں کہہ چکا ہوں مجھے میرے بچے زیادہ۔۔۔۔۔ "

انکے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔ جب سامنے آتے معراج خان کو دیکھا۔۔۔

گرے سوٹ میں ملبوس۔۔۔ وہ انکے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

میں۔۔۔ گلے میں گلٹی سی ابھری۔۔۔۔ میں وہاج کے رشتہ" اجالا کے لیے ماننے آیا۔۔ ہوں۔۔۔ مجھے کوئی۔۔۔ اعتراض نہیں۔۔۔ اگر وہاج کو نا ہو تو۔۔۔ "اسنے ٹھہر ٹھہر کر بمشکل بات پوری کی تھی۔۔۔

مگر تم نے۔۔۔۔ انہوں نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ ویسے ہی پلٹ" گیا۔۔۔۔

جہاں ہوئی اک خوشی میسر
وہیں مقدر خراب دیکھے
اندھیر نگری کے شہر میں عصر
بجھے ہوئے آفتاب دیکھے

" تم۔ وٹہ سٹہ اس لیے کررہے ہو تاکہ اسکو اسکی بہن کے زریعے خولہ کا پابند کیا جائے۔۔۔ "گلفام خان نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ معراج اسے نہیں چھوڑے گا۔۔ مگر یہ ڈر بھی " ہے کہ اسے چھوڑ نا دے۔۔۔۔۔ میری بچی بچوں کو سمیت رل جائے گی۔۔۔ اور وہاج اور اجالا الگ معاملہ ہے۔۔۔۔ وہ اپنی زندگی گزاریں گے۔۔۔ معراج نے خولہ کو چھوڑ بھی دیا تو اجالا کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔۔۔ "

آوازیں دور ہوتی جا رہی تھی۔۔ یا وہ دور ہوتا جا رہا تھا آوازوں سے۔۔۔

قدم لڑکھڑا رہے تھے۔۔ نہیں بھی لڑکھڑا رہے تھے۔۔۔۔ گرے آنکھوں کے سامنے۔۔ بار بار نجانے کیوں اندھیرا چھاتا جا رہا تھا۔۔۔۔

یہ اتفاق ہی تھا کہ اسنے حیدر خان کی باتیں سن لی۔۔۔۔ اور وہ یہ بھی جنتا تھا کہ گلفام خان انکا کافی پرانی اور جگری دوست تھا۔۔ ایسا دوست جو ہر اچھے برے میں ساتھ ہوتا۔۔ ایسے شخص سے تو وہ جھوٹ بول نہیں سکتے تھے۔۔ اور وہ کیسے مان لیتا کہ جس نفرت میں اسنے بچپن سے لڑکپن اور لڑکپن سے جوانی گزاری وہ جھوٹ تھا۔۔۔

وہ کیسے مان لیتا کہ اسنے بے بنیاد کسی سے اتنی نفرت کہ۔۔ اتنی کہ اسکی بیٹی کو بھی برباد کرنا چاہا۔۔ یہ بھی سچ تھا کہ وہ چاہ کر بھی کبھی خولہ سے سختی سے پیش نا آسکا۔۔۔ اسکو لگتا کہ وہ اب اسکی

عزت تھی۔۔۔ تو اس پر ہاتھ اٹھا کر یا کیسے بھی تکلیف دے کر وہ اپنی عزت کو بے عزت کرنا چاہ رہا تھا۔۔

مگر نکاح تو یہی سوچ کر کیا تھا کہ اسے بھی لے کر دور ہا جائے گا۔۔ کسی اپنے سے نہیں ملنے دے گا۔۔

وہ اتنا غلط کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔

اس نے ہر طرح سے پتا کروایا تھا۔ نورا اور سکینہ۔۔ اسکے ساتھ ساتھ اور بھی کئ پرانے ملازم جنہوں نے یہی کہا کہ لڑائی میں کئ بار حیدر خان اپنے بھائی کو مار دینے کی دھمکی دیتا تھا۔۔۔ سلطان خان کی مو*ت کے بعد اسکا رویہ حاتم کے بچوں سے بھی برا ہو گیا

تھا۔۔۔۔ اور پھر بچوں پر حملے۔۔ اور پھر اچانک ہی ان دونوں ہی

موت۔۔۔۔ اتنے سارے اتفاق ایک ساتھ۔۔۔۔ وہ کیسے کرتا

یقین۔۔۔ اوپر سے بالاج کا دلنشین کو لے جانا۔۔۔۔۔

وہ کتنا پاگل ہوا تھا دلنشین کے لیے۔۔ مگر کبھی ہوش میں آیا تو

سب سے پہلا شک ہی ان پر گیا۔۔۔ حیدر خان کے پاس سے تو

نہیں۔۔ مگر اسکے کسی بندے نے بتایا تھا کہ دلنشین بالاج کے پاس

ہی تھے۔۔ تب اسنے کیسے ضبط کیا یہ تو وہی جانتا تھا۔۔۔۔

پھر اکثر وہ بالاج کے گھر کی طرف جاتا۔۔ اسنے کئی بار ان دونوں

کو دیکھا۔۔۔۔

اسکی ہر وقت چہکنے والی بہن۔۔۔ کیسے کسی پھول کی مانند مرجھا گئی تھی۔۔ ایسے پھول کی طرح جسے توڑ لیا گیا ہو۔۔ نوچ لیا گیا ہو۔۔۔ مسکراتے ہوئے تو اسنے پھر کبھی دلنشین کو نا دیکھا تھا۔۔۔۔

اسکی پھولوں کی سی نازک بہن۔۔ پھول توڑتے توڑتے خود بھی کسی پھول کی طرح ٹوٹ گئی۔۔۔ جس سے سختی سے بات نا کی کبھی اس خوبصورت بہن کا اتنا بدصورت نصیب دیکھنا کتنا مشکل تھا۔۔ یہ تو وہی جانتا تھا۔۔۔ کبھی دل کرتا کے لے جائے اسے وہاں سے۔۔۔ مگر پھر یاد آتا کہ وہ اسکے نکاح میں تھی۔۔ وہ واپس لے جاتا۔۔ اور اگر پھر کہیں چھپا دیتا تو وہ کیسے رہتا یہ جانے بغیر کے وہ تھی کدھر کس حالت میں ہے۔۔۔۔

ایسے میں کبھی کبھی اسکا دل بھی چاہتا کہ بالاج کو بھی وہی تکلیف دے جو وہ سہتا تھا۔۔ مگر خولہ کو دیکھ کر کبھی اونچی آواز میں بات بھی نہیں کر پایا۔۔۔ وہ اتنی محبت کرتی تھی جتنی شاید وہ خود سے بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔

اسکی اتنی پاک۔۔ معصوم محبت دیکھ کر وہ ہار جاتا۔۔ اور پھر کیسے دیتا اسکو تکلیف۔۔ جب وہ جانتا تھا کہ اسکا تو کوئی قصور نہیں تھا۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کل کو کوئی بھی اسکی بیٹی کو دے تکلیف۔۔۔۔

وہ اسے اچھی لگتی تھی۔۔ اسکا ساتھ اسکی باتیں۔۔ سب بہت اچھا لگتا۔۔۔ شدید تکلیف و ازیت کے وقت ایک اسی کی زات تھی جو

اسے پر سکون کر دیتی۔۔۔ اسکی محبت تھی جو کچھ پل کو ہی سہی مگر ہر نفرت بھلا دیتی۔۔۔ وہ اسے ہرگز بھی طلاق نہیں دینا چاہتا تھا۔۔ مگر پھر سوچتا کہ اس نے تو نبھاہ کا سوچ کر رشتہ بنایا ہی نہیں۔۔۔ اسنے تو ایک بدلے کے لیے اس معصوم کو استعمال کرنا چاہا۔۔ تو دل۔ کٹ جاتا۔۔۔۔۔

وہ اس فریب کے ساتھ اور نہیں جی سکتا تھا۔۔ دل پر بھاری بوجھ تھا۔۔۔ شدید بوجھ۔۔۔ جو اب نہیں اٹھایا جاتا۔۔ وہ چاہتا تھا کہ سب بتا دے خولہ کو۔۔۔ اگے جو اسکا فیصلہ ہوتا۔۔۔۔

کسی پتھر سے ٹکر ہوتے لڑکھڑایا تو ہوش میں آیا۔۔۔ نجانے کب سے آنکھیں نم ہوئے جا رہی تھی۔۔۔۔

اسنے آستین سے بھیگی آنکھیں صاف کی۔۔ جو بار بار نم ہوتی۔۔ منظر دھندلا کئے جا رہی تھی۔۔۔۔

دل تھا کہ جیسے کوئی آڑی سے کاٹ رہا تھا۔۔۔ وہ بھی رونا چاہتا تھا۔۔ بچوں کی طرح۔۔۔ مگر کوئی کندھا میسر نہیں تھا۔۔۔ وہ اسکی ازیتوں کو قرار تھی۔۔ وہ بھی آجکل روٹھ چکی تھی۔۔۔

کوئی نہیں تھا جو اسکا غم سن پاتا۔۔۔۔ جس کو وہ بتا پاتا کہ اسکی زیست کا سب حاصل لا حاصل ہوگیا۔۔۔ بے ریت کی مانند بکھرتا چلا گیا۔۔۔ کس کو۔ بتاتا کہ وہ سخت شرمندہ تھا۔۔ خود کی زات سے بھی۔۔۔۔۔

ایک مظبوط ایک مرد ہونے کے باوجود آج معراج خان رونا چاہ رہا تھا۔۔ کسی صحرا میں جا کر۔۔۔ تنہا۔۔ چیخ کر۔۔۔ یہ صرف اج کا غبار نہیں تھا۔۔۔ دو سالوں سے پورے وجود میں وحشت سی طاری تھی۔۔۔۔۔ جس سے وہ آزادی چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ گھر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔ جہاں ایک اور تکلیف اسکی منتظر تھی۔۔۔ جہاں ایک اور راز کھلنا تھا۔۔۔۔

❤❤❤

وہ گھر میں داخل ہوا تو خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ اجالا کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ یا تو وہ سو رہی تھی۔۔ یا پھر وہ کسی کے گھر گئی تھی۔۔۔

مگر اس نے اس وقت صرف خولہ سے ہی بات کرنی تھی۔۔۔

کمرے میں آیا تو وہ وہیں تھی۔۔۔ آسمانہ رنگ کی شلوار قمیض پہنے۔۔ اسکے سیاہ چھوٹے بال کھلے تھے۔۔ مگر اگے سے کیچر لگا کر پیچھے کو کیا ہوا تھا۔۔
میک اپ سے پاک چہرہ۔۔ بہت کم ہی وہ میک اپ کے بغیر ہوتی۔۔ زیادہ تر وہ ہلکا ہلکا سا تیار رہتی۔۔۔ بیشک گھر میں ہی

ہوتی۔۔۔ اسے سجنے سنورنے کی بہت شوق تھا۔۔۔ مگر کچھ دنوں سے وہ ان سب چیزوں سے بھی دور ہوگئی تھی۔۔۔

آہٹ پر وہ بوکھلاتی ہوئے مڑی۔۔۔۔ چہرے کا رنگ فقط ہوا تھا۔۔ اسکے ہاتھ میں کچھ تھا مگر معراج نے تب غور نے کیا۔۔۔۔۔

وہ بھی ساکت ہوگئی اس کو دیکھ کر۔۔۔ دل کسی نے مٹھی میں جھکڑتے جیسے مسلنا چاہا۔۔۔۔

انتہائی سرخ ہوتی رنگت و گرے آنکھیں۔۔۔ عنابی لبوں کو سختی سے باہم پوست کئے بال گھنے بھورے بال ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ گرے شرٹ کے بازووں کو کہنیوں تک

فولڈ کیا ہوا تھا۔۔۔ وہ کافی تھکا تھکا سا لگا۔۔۔ اسکی سرخ ہوتی آنکھیں۔۔۔ انکا عجیب سی تکلیف تھی۔۔ کرب سی۔۔۔ یوں لگتا کہ یا تو وہ بہت رو چکا تھا۔۔ یا بہت رونا چاہتا تھا۔۔۔۔

خولہ کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔

کیوں خفا رہنے لگی ہو۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ اسکے پاس آنے لگا " تھا۔۔ لہجے میں تکلیف کے ساتھ ساتھ غصہ بھی در آیا تھا۔۔۔۔ اتنی توجہ دے کر اچانک سے بے خبر ہو جانا۔۔ اسے شدید تکلیف دیتا۔۔ "بس اتنی سی محبت تھی نہ تمہاری بھی۔۔ بس یہی چند سال۔۔۔ بھر گیا دل۔۔۔ یا رکو۔۔۔ تم۔۔ پچھتا رہی ہو نا۔۔۔ اپنا سب چھوڑ کر۔۔ مجھے اپنا کر پچھتا رہی ہو نا۔۔۔ جو لازوال سی محبت تھی تمہاری۔۔۔ وہ بھی جھوٹ تھا نا۔۔۔ اب مجھے خود کی

زات کا عادی بنا کر خود دستبردار ہونا چاہ رہی ہو نا سب سے۔۔۔

ہاں نا۔۔۔ یہی چاہ رہی ہو نا۔۔ "وہ شدید تلخ ہو رہا تھا۔۔ یہ بھی نہیں جان پا رہا تھا کہ اسکے لفظ کتنے تکلیف دہ تھے اس نازک دل لڑکی کے لیے۔۔ وہ اسکے قریب آگیا تھا۔۔ اسکی سیاہ نم آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

نم آنکھوں سے وہ اسے کچھ پل دیکھتی رہی۔۔۔ دل پر ایک اور وار کیا تھا اس بے خبر نے۔۔ یاقوتی لبوں کو سختی سے بھینچے اسنے سسکی روکنی چاہی۔۔ مگر سیاہ آنکھیں برس پڑی تھی۔۔۔

ایک دم سے سب یاد آیا۔۔

ڈاکٹر کے پاس وہ گئی تھی مگر اس دن ڈاکٹر نے کچھ اور ٹیسٹ کروانے کا بھی کہا۔۔۔ انہیں کچھ شک تھا۔۔ اس دن وہ بتانے گئی تھی معراج کا۔۔۔ وہ لوگ تن گاؤں میں تھے۔۔۔اسے ڈر تھا کہ کچھ غلط نا ہو۔۔ مگر وہ معراج کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔۔گھر میں بتانا بھول گئی۔۔ ٹیسٹ والے سارے پیپرز اسکے پاس تھے۔۔ وہ اس کو بلانے گئی مگر پھر رک گئی۔۔۔ کمرے میں داخل ہونے سے پہلے ہی معراج کی اونچی آواز اسکے قدم روک چکی۔۔۔۔۔

میں خولہ کو طلاق دے دوں گا۔۔۔ اور بچہ وہ رکھ سکتی ہے۔۔۔" وہ اور بھی کچھ کہہ رہا تھا مگر وہ کب سن پائی۔۔۔ وجود سے جان " نکلنا کیا ہوتا ہے۔۔ اسنے تب جانا تھا۔۔۔۔ !سانسیں رک گئی۔۔۔۔ اسنے اس لمحے سانسوں کا رکنا محسوس کیا تھا۔۔۔۔

گہرے سانس لیتے اسنے سر پیچھے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔ پل نہیں لگا تھا کہ چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا۔۔ تو یہ تھا صلہ اسکی شدید محبت کا۔۔۔۔

وہ جو موت سے اس لیے ڈر رہی تھی کہ اس شخص سے جدا ہو جائے گی۔۔ وہ اسے اس زندگی میں چھوڑنے کا سوچ بیٹھا تھا۔۔ کیا اسکا دل نہیں کانپا۔۔ یہ ترس۔۔۔ ترس بھی نہیں آیا۔۔۔ وہ جو اسکے ہر لمحے کو زندگی سمجھ کر جی رہی تھی۔۔۔ وہ تو فقط فریب تھا۔۔۔ جھوٹ۔۔۔۔ وہ سانس نہیں لے پارہی تھی۔۔ کھلی فضا میں گھٹن ہورہی تھی۔۔۔۔ اسنے دیوار کا سہارا لینا چاہا چلنے کے لیے۔۔۔ تبھی ساتھ رکھے ایک اسٹینڈ کے مٹی کا واس گرا تھا۔۔

اور چکنا چور ہوتا بکھرتا چلا گیا۔۔۔ بالکل اسکی زات کی طرح۔۔۔۔

کسی کے آجانے کے ڈر سے وہ وہیں پیچھے چھپ گئی۔۔۔ سانسیں تکلیف روک کر منہ پر ہاتھ رکھے سسکیاں روکتے۔۔۔۔

جب اسے لگا کہ کوئی نہیں ہے۔۔ تو وہ وہاں سے گئی۔۔۔ جاتے ہوئے وہ سارے پیپرز پھاڑ چکی تھی۔۔۔۔۔ اسے اب کچھ نہیں چاہئے تھا۔۔۔ جب وہ ہی اسکا نہیں تھا تو کیسی زندگی۔۔۔۔

باہر کھڑے ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا مگر اسنے نہیں دیکھا۔۔۔ وہ بے آواز مگر شدت سے روتے آگے بڑھتے جا رہی

تھی۔۔۔ کریم کلرڈ لانگ فراک میں ملبوسے وہ لڑکی جو کبھی اس شخص کے قدموں کے نشان پر قدم رکھتے چلتی تھی۔۔۔ اب ان ہی رستوں پہ اکیلی تنہا چل رہی تھی۔۔۔۔ روتے ہوئے۔۔۔۔ بمشکل چل رہی تھی۔۔۔ بار بار منظر دھندلا ہوتا مگر اس نےایک بار بھی چہرہ نا صاف کیا۔۔۔ سیاہ چھوٹے بال ہوا کے باعث اڑ رہے تھے۔۔۔۔۔

اس کے بعد سب مرتا گیا اندر۔۔ اسنے معراج سے بات کرنا بہت کم کر دی۔۔۔ وہ جب بھی اس سے بات کرتا تو اسے ڈر لگتا۔۔ اسے لگتا وہ ابھی کہہ دے گا کہ وہ اسے چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔ اگر جو وہ خود اسکے سامنے کھڑے ہو کر کہہ دیتا تو۔۔۔ تو۔۔ کیا ہوتا۔۔ اس میں ہمت نہیں تھی اس شخص کے منہ سے سننے کی۔۔

مگر سحر اور یامان کے بعد اسنے اپنا پورا چیک اپ بھی کروایا۔۔

بچوں کے لیے وہ جینا چاہتی تھی۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکے بچے ماں کے بغیر پلیں۔۔۔

کل ہی رپورٹس ملی۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا ۔۔۔ اس لڑکی کو جیسے زندگی کا ہر پل جینا تھا۔۔ اسے سچ مچ بلڈ کینسر تھا۔۔ پچھلے کچھ دنوں سے ویسے بھی اسکی طبیعت کافی خراب رہتی۔۔ معراج کے ساتھ ساتھ سب نے کہا۔۔ مگر ہو۔۔۔ بچوں کی وجہ سے نیند پوری نہیں ہوتی۔۔ کہہ کر ٹال دیتی تھی۔۔۔۔

"بولو۔۔ ہاں۔۔۔ مجھے کیوں عادی کیا پھر خود کا۔۔ اگر یہی سب۔۔۔

"حیرت ہے۔۔ اسکے آنسوؤں سے تر ہوتا گال صاف کرتے سچ میں حیرت سے کہا۔ وہ جو چاہ رہی تھی کہ خاموش رہے اسکے لگائے الزام کب ہوتے برداشت۔۔ "مجھے تو طلاق دینے کا سوچا ہوا ہے نا آپ نے۔۔ تو یہ۔۔ یہ سب میرے پر الزام لگا رہے۔۔ بلکہ آپکو عادت ہو جائے گی نا۔۔۔ میرے اور بچوں کے بغیر رہنے کی۔۔"

وہ ساکت ہوگیا۔۔ پورا۔ شل سا۔۔ "تمہ۔۔۔ تمہیں کس نے۔۔۔۔

جس دن کہہ رہے تھے بابا سائیں کو۔۔۔ میں سن چکی تھی۔۔ "
اسکی آواز بیٹھ گئی تھی۔۔۔"

معراج ہنسا۔۔۔ شدید تکلیف سے۔۔ اسکی گرے آنکھیں ہنور
اتنی ہی سرخ تھی۔۔۔

بولیں۔۔ کیوں کیا۔۔ کیوں کیا ایسا۔۔ م میں نے کیا بگاڑا "
تھا۔۔ "وہ تکلیف سے بولی۔۔۔ آنکھیں ایک پل کو نا رکی تھی
برسنے سے۔۔۔

سننا چاہتی ہو۔۔۔ "اسکی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے وہ سرد مہری " سے بولا۔۔۔۔ پہلی بار اس سے بات کرتے ہوئے لہجہ سرد ہوا ۔۔۔۔۔ وہ بس اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

دونوں شدید تکلیف میں تھے۔۔۔ خولہ تو آنسوؤں کے زریعے غبار نکال رہی تھی معراج وہ بھی نا کر سکا۔۔۔

" تمہاری۔۔ محبت نہیں تھی مجھے تم سے۔۔ بالکل بھی نہیں تھی۔۔ تمہاری چاہت، تمہاری خواہش بھی نہیں تھی۔مجھے بس بدلا لینا تھا تمہارے خاندان سے۔۔ تمہیں میں نے صرف استعمال کیا۔۔ "وہ بول نہیں رہا تھا زہر اگل رہا تھا۔۔ وہ زہر اسکی کی سانسیں ادھیڑ رہا تھا۔۔۔

اب کہ وہ شل ہوئی۔ بدلہ۔۔۔ کون سا بدلہ۔۔ اسکی زات۔۔ اتنی بے مول تھی کہ اسے استعمال کیا جائے۔۔۔ کسی بدلے کے لیے۔۔!

"جو۔۔ جو۔ تھا۔۔ وہ۔ سب فریب تھا۔۔ دھو۔۔ دھوکہ تھا۔۔۔۔ سب سیراب تھا۔۔۔ اور میں۔۔۔۔ میں نے سیراب کے پیچھے خود کو برباد کر دیا۔۔ میں۔۔ اففف خدایا۔۔ وہ پیچھے ہی صوفے پر گر سی گئی۔۔۔ بار بار سارا منظر دھندلا ہو رہا تھا۔۔

" میں یہ۔۔ یہ۔ سب۔۔ "اسنے اسکی حالت کی طرف اشارہ کیا۔۔ " جو گھرے سانس لے رہی تھی۔۔۔ آنسو چہرہ بگھو رہے تھے۔۔ نہیں چاہتا تھا۔۔ تم۔ اچھی۔۔۔۔۔۔ تم اچھی لڑکی ہو۔۔ میں تمہیں

طلاق دے دوں گا جب بھی تم کہو گی۔۔ تمہیں بہت اچھا ہمسفر مل جائے گا۔۔۔ "لہجہ جتنا نرم ہوا الفاظ۔۔ یہ جملے اتنے ہی زہریلے تھے۔۔ اسکی روح چھلنی کررہے تھے۔۔ بولتے ہوئے اسکا اپنا دل شدت سے دکھا تھا۔۔

طلاق لفظ پر اسکی سیاہ آنکھیں سچ مچ سیاہ پڑ گئی۔۔ بالکل ویران۔۔۔ وہ اپنے سامنے کھڑے اس خوبرو شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔ جس کو پانے کے لیے اسنے کیا کیا نا کیا اور اب جب کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا تو وہ منزلیں جدا کررہا تھا۔۔۔

وہ اسکو "اچھی لڑکی "کہہ کر اسی کے لیے "طلاق "لفظ استعمال کررہا تھا۔۔

وہ دو بچوں کی ماں اور طلاق یافتہ ہو کر کس کس کو بتاتی وہ اچھی لڑکی تھی۔۔

طل۔۔۔ طلاق۔۔ دیں گے مجھے۔۔ ہمارے بچے ابھی ایک سال" کے بھی نہیں ہوئے۔ "ہنور ادھر ہی بیٹھے وہ زخمی لہجے میں بولی۔۔۔

تم اگر چاہو۔۔۔۔"

میں طلاق چاہ سکتی ہوں۔۔ "اسکی بات کاٹتے اسنے پھر سوال کیا" تھا

" تو پھر تم کیا چاہتی ہو۔۔ "

وہ اٹھی جگہ سے۔۔ الٹے ہاتھ کی پشت سے گال صاف کرتے وہ عین اسکے سامنے اکر کھڑی ہوئی۔۔

نہیں کرتے ہیں نا محبت مجھ سے۔۔۔ میں چاہتی ہوں۔۔۔ اپکو " مجھ سے محبت ہو جائے۔۔۔ شدید۔۔ اتنی جتنی میں نے آپ سے کی۔۔۔ اور پھر آپ بھی خالی ہاتھ رہ جائے۔۔ جیسے مجھے کر دیا۔۔۔۔ میرا دل کرتا ہے کہ میں۔۔ میں آپکے پناہوں میں بہت جلد دم توڑ دوں۔۔۔۔ آپ حسرت سے میری قبر کی مٹی کو " دیکھا کریں۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے۔۔ نہیں جینا۔۔۔ ہوں۔۔۔۔ اس پل وہ اپنے چھوٹے بچوں کو بھول گئی۔۔ اسکو صرف

اتنا یاد تھا کہ جسے اسنے شدت سے چاہا وہ اسے چھوڑنے کا سوچ بیٹھا تھا۔۔۔

سانسیں ایک بکھری وہ بالکل شل سا۔۔ بالکل ساکت ہوا۔ اسنے ای دم کچھ گھبراتے ہوئے اسے خود سے دور کیا تھا۔ اسکی باتیں اسکا لہجہ اس بےدرد شخص کا دل کاٹ گیا۔

"۔۔یہ کیا ہے۔ یہ درست۔ تو دماغ ہاں۔ تھی بکواس۔ کیا۔ یہ۔ یہ۔ برہمی سے بولا جب خولہ نے ہاتھ میں پکڑی ایک سرخ رنگ کی فائل اسکی طرف بڑھائی۔

ناسمجھگی سے اسے دیکھتے کچھ حیرت و خوف سے فائل کھولی جو کسی ہاسپٹل کی تھی۔۔۔ کوئی رپورٹس تھی۔۔۔۔

اور پھر بے یقینی خوف سے وہ فائل ہاتھ سے چھوٹی تھی۔ سب رنگ بے رنگ ہونے لگے۔ یہ۔ایسا تو اسنے کچھ نہیں چاہا تھا۔۔ یہ کیا ہوگیا۔

اور پھر میں چاہتی ہوں کہ آپکو سرخ رنگ سے نفرت ہو جائے۔ " مدھم سی آواز کانوں میں گھونجی تو اسنے ہوش میں آتے آواز کی " سمت دیکھا

جہاں وہ سنک میں جھکی خو*ن کی الٹی کر رہی تھی۔ نیرہ خ*ون۔

سرخ خ*ون۔

پھر وہ اسکی طرف مڑی۔۔ ہونٹ اور تھوڑی پر سرخ خون لگا ہوا

تھا۔

دونوں چاندی کے مجسمے مانو آج ٹوٹ کر بکھرے تھے۔۔۔ کبھی نا

جڑنے کے لیے۔۔۔

اور پھر۔۔ شاید۔ اسے پہلی بار سرخ رنگ سے وحشت محسوس

ہوئی۔ وہ اسکی طرف جانے کے بجائے باہر کی طرف نکل گیا۔۔

دور کہیں چھوٹے بچوں کی رونے کی آواز مسلسل آرہی تھی۔

بلھے شاہ اساں جوگی ھوئے

ساڈے سپاں نال یارانے

ساڈے انگ انگ وچ زھراں چڑھیاں

ساڈا درد کوئی نہ جانے

کچھ ضروری فارمیلیٹیز پوری کرنے کے بعد جب وہ دوبارہ آیا تو وہ سر تکیہ پر رکھے چت لیٹی ہوئی آنکھیں بند تھی۔۔۔۔۔۔ اسکے آنے کا شاید نہیں پتا چلا جبھی ویسے ہی لیٹی رہی تھی۔۔۔۔

سنہرے بال 👀 بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ چہرہ شاید رونے کے باعث گلابی ہورہا تھا۔۔ آنکھیں بھی سوجھی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ بنا آواز کے قدم اٹھاتے اس کے پاس پہنچا اور اسکے قریب ہی بیٹھ گیا۔۔۔کل شام والی گرے بٹنوں والی شرٹ جو اسکے چورے وجود پر چپکی ہوئی تبی۔۔جس سے اسکے سکس پیکس واضح ہوتے دلکش لگ رہے تھے۔۔بازووں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے۔۔۔۔۔وہ بھی تھکا تھکا سا لگ رہا تھا۔۔۔مگر کافی خوش تھا وہ۔۔۔دوسری جانب کمبل میں لپٹی بچی بھی سو رہی تھی۔۔ جس کے ننھے وجود پر دلنشین نے اپنا ایک ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

اسنے ہوتے نگاہ دوبارہ دلنشین پر آئی تو تھم گئی۔۔ بنا پلکیں جھپکے وہ اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

سیاہ آنکھوں سے سرخی بھرتی گئی۔۔۔ جبھی اسنے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اسکے چہرے کو نقوش کو چھوا۔۔ پلکیں۔۔ ناک۔۔ گال۔۔ اور آخر میں گلابی لبوں کو۔۔ اتنے دھیرے سے کہ وہ نہیں اٹھی۔۔ شاید وہ سو چکی تھی۔۔۔ ورنہ تو اٹھ چکی ہوتی۔۔۔

کبھی کبھی دل کرتا ہے تمہیں بس دیکھے جاؤں۔۔۔ بس تمہیں ہی۔۔۔ مگر جانتا ہوں۔۔ نا تو یہ دل بھرے گا نا ہی آنکھیں سیراب ہو سکتی ہیں۔۔۔ تمہیں دیکھنے۔۔ چاہنے۔۔۔کے لیے مجھے صدیاں درکار ہیں۔۔۔۔ "وہ بوجھل گھمبیر لہجے میں سرگوشی نما سا بول رہا تھا۔۔۔ انگھوٹا اسکے لبوں پر رک گیا تھا۔۔

دوسرے ہاتھ اٹھا کر اسنے اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولے تھے۔۔۔ عجیب سی گھٹن محسوس ہونے لگی۔۔۔ گلے میں گلٹی سی ابھر کر مدھم ہوئے۔۔۔۔

عجیب کے احساس کے تحت دلنشین نے آنکھیں کھولی۔۔۔ اسکو اتنے قریب اور اسکا ہاتھ لبوں پہ محسوس کر کے وہ گھبرا گئی۔۔۔ جبھی ایک دم سے سیدھی ہوئی۔۔ بالاج نے ہاتھ اٹھا لیا تھا۔۔۔۔

سو کیوں گئی تھی۔۔۔ "وہ بے وجہ ہی بولا۔۔ "

آنکھ لگ گئی۔۔۔۔ "بچی کو دیکھتے وہ سرسری سا بولی تھی۔۔ چہرہ " گلابی ہوا تھا۔۔۔

میں نے کہا تھا کہ گاؤں جا۔۔۔ "

مجھے نہیں جانا گاؤں۔۔۔ "اسنے ایکدم سے بات کاٹی۔۔۔ "

بالاج کو حیرت ہوئی۔۔ "نہیں جانا۔۔ مگر پہلے تو بہت جانا تھا۔۔
" اب لے کر جا رہا ہوں تو نہیں جانا۔۔

مجھے بس اجالا اور لالا کے پاس چھوڑ آئیں۔۔۔ "اسنے جلدی "
سے کہا۔۔۔ مگر آواز دونوں کی کم تھی۔۔۔

چھوڑ آئیں۔۔۔ "بالاج نے آبرو اچکائے۔۔۔ "چھوڑ کیوں " آؤں۔۔۔ میرے ساتھ ہی رہو گی جدھر ہم بھی رہو گی۔۔۔ اور معراج کے پاس کیوں۔۔۔۔ تمہاری اب شادی ہو چکی ہے۔۔۔ اور تمہیں اپنے شوہر کے پاس رہنا چاہیئے۔۔۔۔ "وہ نرم مگر سنجیدہ لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔ نگاہوں کا مرکز ہوئی تھی۔۔ جو کچھ ہی فاصلے پر بیٹھی تھی۔۔۔

" ...مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ "

اچھا۔۔۔ اسنے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔۔۔ "ٹھیک ہے ۔۔ " میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔۔۔ میری بیٹی میرے ساتھ رہے گی۔۔۔ تم پھر دیکھ کو۔۔۔ اگر اسکے بغیر۔۔۔۔۔

" مجھ سے لے کر تو بتائیں۔۔ اسنے ایک دم سے بچی کو قریب کیا۔۔ اب جب بچی اسکے پاس تھی تو وہ کیوں ڈرے۔۔۔ یہ میری بیٹی ہے۔۔۔۔ ایسے ہی ساتھ رہے گی۔۔۔

" مگر لے تو میں سکتا ہوں۔۔۔۔۔ تم مجھے نہیں روک سکتی ہو۔۔۔ میں لینا ہی نہیں چاہتا ہوں۔۔ معراج کے پاس میں نہیں لے کر جاؤں گا۔۔۔ گاؤں جانا ہے تو ٹھیک ہے۔۔ ادھر حویلی میں رہنا۔۔۔ کچھ عرصہ۔۔۔ پھر ہم واپس آ جائیں گے۔۔۔۔ "وہ اب کے سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اسکے جانے کی بات۔۔ ساتھ نا رہنے کی بات اسے بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔ زرا بھی نہیں۔۔۔۔۔

نہیں جانا گاؤں۔۔ تو نہیں جانا۔۔۔ آپ بھی جائیں یہاں "
سے۔۔۔۔ گاؤں۔۔۔ کیا کہوں گی جا کر۔۔۔ ہاں۔۔۔ یہ کہ دو
سال پہلے میں اچانک غائب ہوگیی اوراب دوبارہ آگئی ہوں۔۔۔ وہ
بھی ایک بچے کو لے کر۔۔۔۔ یہ کہوں۔۔۔ اور کتنا بے عزت۔۔۔
وہ ایک دم غصے و بد تمیزی سے بولنے لگی مگر وہ ایک دم غصہ سے
اسکا بازو پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا کچھ۔۔۔۔ سرخ ہوتی آنکھیں۔۔
کنپٹی کی رگیں تن گئی۔۔ اس سب میں بچی بھی اٹھ گئی اور اب
رونے لگی تھی۔۔۔۔

دلنشین نے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔۔ "بہت بے عزت کر دیا میں
نے تمہیں۔۔ ہاں۔۔۔۔ بیوی تھی تم میری۔۔ کوئی غیر نہیں تھی

جو تمہیں لانے کے بعد لوگوں کی فضول باتوں کا جواب دیتا پھیروں۔۔۔ اپنے اس چھوٹے سے دماغ کو خود ہی سیٹ کر لو تو اچھا ہے۔۔۔ میں کروں۔۔ اس حالت میں نہیں ہو تم۔۔۔ سمجھی۔۔۔ جب میری بیٹی کے بغیر جانا ہوا معراج کے پاس تو بتا دینا بھیجوا دوں گا۔۔۔ حویلی جانا ہوا تو بھی بتا دینا۔۔۔۔ مگر میری بچی میرے ساتھ ہی رہے گی۔۔۔ "جھٹکے سے اسکے بازو دوبارہ چھوڑتے وہ دوبارہ سے وہی پرانا بالاج لگا۔۔ سفاک۔۔ سنگدل۔۔۔۔

بچی کو اٹھا کر گلے سے لگاتے وہ رو رہی تھی اب۔۔۔ شدید رو رہی تھی۔۔ ا👀ر بچی اس سے بھی اونچی آواز میں رو رہی تھی۔۔۔۔

سرخ انگار ہوتی نگاہوں سے وہ کچھ لمحے دیکھتا رہا اسے۔۔۔ لب شدت سے بھینچے۔۔ سب کہتا کہ اب کوئی سختی نہیں کرے گا تبھی کچھ نا کچھ ایسا ہو جاتا کہ وہ دوبارہ وہی کرتا۔۔۔

چہرہ جھکا کر گہرے سانس لیتے خود پر کنٹرول کیا اور پھر دوبارہ اسے دیکھا۔۔ وہ اب ہچکیوں میں رو رہی تھی۔۔۔ بچی اب چپ ہو کر اسے دیکھ رہی تھی روتا ہوا۔۔ خود بھی بار بار نچہ لب باہر کو نکالتی رونے کی پکی تیاری میں تھی دوبارہ۔۔

اچھا بسس۔۔۔ کچھ نہیں کہہ رہا ہوں۔۔ رونا بند کرو "

اب۔۔۔ پہلے ہی ٹھیک نہیں ہو۔۔ "اسکے چہرے سے بال پیچھے

کرتے وہ کچھ نرم لہجے میں بولا تو دلنشین نے اسکا ہاتھ جھڑکا تھا۔۔۔۔

مج۔۔ مجھے اجالا سے ملنا ہے۔۔ اسے بلا کر دیں۔۔۔ " بنا اسے دیکھے وہ ہنوز روتے ہوئے بولی تھی۔ ۔۔۔

کچھ لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر آگے ہوتے اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔ دلنشین نے چہرہ موڑنا چاہا مگر وہ لب رکھ چکا تھا۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔ مت دلایا کرو نا غصہ۔۔۔۔ "انگلیوں کے پوروں " سے گال صاف کرتے وہ دھیرے سے بولا تھا۔۔ جبکہ دلنشین بنا

کچھ کہے بچی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو رو کر۔ چپ ہو کر۔۔ اب

آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔۔

بالاج نے دوبارہ جھک کر اب بچے کے ماتھے پر لب رکھے

تھے۔۔۔

گندے پیچھے ہٹیں۔۔ یہ ابھی چھوٹی ہے۔۔ بیمار ہو جائے گی۔۔"

سب بھلائے۔۔ دلنشین نے ایک دم اسے بچی سے دور کیا "

تھا۔۔

اور بے ساختہ ہی بچی کے ماتھے کو چھوا خود۔۔۔۔۔

بالاج اسے گھورے جا رہا تھا۔۔۔۔ اسے منع کر رہی تھی اور خود۔۔۔۔

ہاں میری وجہ سے ہوگی بیمار۔۔۔ تمہاری وجہ سے تو شفا ملے گی " نا۔۔۔ "کچھ مطمئن تو ہوا کہ اب وہ چپ ہوگئی تھی۔۔۔۔

تو۔۔ تو اور کیا۔۔۔۔ میری بیٹی ہے۔۔۔۔ میری وجہ سے " نہیں ہوگی بیمار "اسنے بچی کو دوبارہ ساتھ لیٹا لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بالاج حیرت سے اسے دیکھتا رہا گیا تھا

❤❤❤

کافی دیر باہر کھڑا رہا حیرت سے۔۔ بے یقینی سے۔۔۔ اتنی تو اسکی گناہ نہیں تھا جو اتنی زیادہ سزا ملے جاتی۔۔۔ اسنے جب بھی طلاو دینے کا کہا کبھی خود دینی تو نہیں چاہئے تھی۔۔۔۔

گرے رنگ آنکھیں کرب سے بھرپور تھی۔۔۔ رگیں تنی ہوئی۔۔ سرخ ہوتی رنگت۔۔۔ بکھرے باال۔ وہ کھلے آسمان تلے اتنی دیر کھڑا رہا کہ اب شام سے رات ہونے کو تھی۔۔۔

جبھی دروازہ کھلا اور گرے شلوار قمیض میں ملبوس اجالا اندر داخل ہوی تھی۔۔ معراج کو وہاں کھڑا دیکھ کر اسکی طرف آئی۔۔ اسکے آنے سے پہلے وہ آستین سے چہرہ صاف کر چکا تھا

لالا کیا ہوا۔۔ یہ آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہورہی ہیں۔۔۔ "

اورآپ ادھر کیا کرر ہے ہیں۔۔ "اسے سچ میں حیرت ہوئی۔۔۔

آ ہاں۔۔۔ نہیں۔۔ کچھ نہیں۔۔ تم جاؤ اندر۔۔ اس وقت نہیں" کھڑا ہونا چاہیے باہر۔۔ جاو۔۔۔ شاباش۔۔۔۔۔۔ "آواز کے بھاری پن پر بمشکل کنٹرول کرتے وہ نرمی سے بولا۔۔۔

وہ نہیں جانا چاہیے رہی تھی۔۔ مگر اسکے بار بار کہنے پر چلی گئی۔۔۔۔۔

مزید کچھ دیر ادھر ہی رہا۔۔ آخر جب اجالا نے کھانے کے لیے بلایا تو تب وہ اندر آیا۔۔۔

نگاہوں نے اسے ڈھونڈنا چاہا تھا مگر وہ نہیں ملی۔۔

خولہ سے محمیں نے پوچھا ہے۔۔ مگر وہ کہہ رہی کہ بھوک نہیں ہے۔۔ لالا کافی دنوں سے وہ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔ انہیں ایک بار ڈاکٹر۔۔۔

اس سے زیادہ وہ نہیں سن پایا تھا۔۔ جبھی مجبوراً اسے ٹوک دیا۔۔
"اجالا۔۔ بچے مجھے، اسکے لئے کھانا ڈال دو۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

اجالا نے پہلے تو منہ بنایا۔۔ مگر پھر سمجھتے ہوئے کھانا ڈال دیا۔۔ ایک کے بجائے اسنے دو لوگوں کا ڈالا۔۔ اسنے دیکھا تھا کہ معراج نے بھی سہی سے نہیں کھایا۔۔۔

چلو اب تم بھی کھانا کھا کر اپنے کمرے میں چلی جانا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ "اسکے سر پر ہاتھ رکھتے وہ محبت سے کہتے ٹرے اٹھا کر کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

اور اجالا اپنے کمرے میں اگئی۔۔ کل اسے دلنشین سے ملنے جانا تھا۔ اسے دن میں بالاج کی کال آئی تھی۔۔۔۔ وہ بہت زیادہ خوش تھی دلنشین کے لیے۔۔ اب تو اسکا دماغ میں ایک اور پلین بھی

چل رہا تھا جبھی وہ دن جلدی گزرنے کے انتظار میں تھی۔۔ بس کچھ دن۔۔۔ پھر وہ دلنشین کے ساتھ ہوتی۔۔ سب ساتھ ہوتے۔۔۔۔

♥♥♥

کمرے میں آیا تو کمرے کی لائٹ آف تھی۔۔ اور کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ لائٹ لگائی تو پہلی نگاہ بچوں کے کاٹ پر گئی۔۔ انہیں پرسکون سے سوتا دیکھ کر اسے بھی کچھ سکون ملا۔۔ اور پھر نگاہ اس لڑکی کی تلاش میں گھامئ جو نجانے کہاں تھی۔۔۔ مگر پھر ایک جانب جاتی نگاہیں ساکت ہوئی۔۔۔

وہ دل والے نیلے لباس میں ملبوس۔۔۔ بکھرے چھوٹے سیاہ بال۔۔۔ ۔۔ ایک جانب کھڑکی کے پاس نیچے فرش پر بیٹھی۔۔ گھٹنوں کے گرد بازو پھیلائے ان پر چہرہ چھپائے ہوئے تھی۔۔۔ اسکا دل کٹ کر رہ گیا۔۔۔

ٹرے سائیڈ پر رکھتے وہ اسکے پاس آیا۔۔ کئی پل اسے ویسے ہی دیکھتا رہا۔ جب اسنے چہرہ اٹھا کر نہیں دیکھا تو وہ بھی اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

خولہ۔۔۔۔ اٹھو۔۔۔ کھانا کھا لو۔۔۔ پلیزز۔۔ کھانا تو کھاؤ۔۔ ہم " بات کرتے ہیں نا۔۔۔ اٹھو۔۔ "ایک پاؤں پر وزن ڈال کر اسکے پاس بیٹھتے اس نے اسکا چہرے سے سیاہ بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے

نرمی سے کہا تھا۔۔ چھوٹے سیاہ بال اسکے چہرے پر گیلے ہوتے چپکے ہوئے تھے۔۔۔

میں۔۔۔ مجھے۔۔ نہیں مرنا۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے زندہ رہنا " ہے۔۔ معراج۔۔۔ میرے۔۔۔ میرے بچے۔۔ وہ۔ کیسے۔۔ میں۔۔۔ نہیں۔۔ مجھے۔۔ نہیں نا مرنا۔۔ "اسکو پاس پاتے ہی اسے دیکھتے چہرہ اٹھاتے وہ سسکیوں کے درمیان روتے بمشکل بول پا رہی تھی۔۔ بے ربط سے جملے۔۔۔ معراج کا دل دکھا رہے تھے۔۔۔ اسنے خولہ کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں پکڑا اور اسکے آنسوؤں صاف کیئے۔۔۔

تمہیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں ہو گا خولہ۔۔۔ میں ہوں نا تمہارے"
ساتھ۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔

اسکے باقی کے الفاظ لبوں

میں ہی رہ گئے جب خولہ نے اسکا ہاتھ جھڑکا شدت سے۔۔۔ اور
اٹھ گئی تھی اسکے پاس تھے۔۔۔

کچھ لمحوں میں سب ہوا
کچھ لمحوں کے لیے وہ شل ہوا۔۔۔

پہلی بار۔۔۔ پہلی بار ایسا کیا تھا خو کہ نے۔۔۔ وہ تو کبھی ایسی نہیں تی۔۔۔۔

خولہ۔۔۔ "اسنے نے یقینی سے پکارا تھا۔۔ اسے۔۔۔ اسکو ہی " دیکھتے۔۔۔ زخمی نگاہوں سے۔۔۔۔۔ وہ وحشتوں کا قرار تھی۔۔۔ جو اس تکلیف بھری دنیا میں سکون کا زریعہ تھی اسکی جانب سے ایسا رویہ نہیں ہورہا تھا برداشت۔۔۔

سمجھتے کیا ہیں۔۔۔ کبھی طلاق کی۔۔۔ باتیں۔۔۔ تو کبھی پھر۔۔۔ پھر " پاس آکر تکلیف دینا چاہتے ہیں۔۔۔ مجھے کس بات کی سزا مل رہی ہے۔۔۔ معراج۔۔۔ میری غلطی کیا ہے۔۔۔۔ م مجھے استعمال۔۔۔ تو کرلیا نا۔۔۔ اب۔۔۔ اب۔۔۔ میں کہاں جاؤں۔۔۔ کیا کروں۔۔۔ کیسے

رہوں۔۔ "وہ رونے کے درمیان اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔۔۔ مگر آواز اتنی زیادہ نہیں تھی کہ سوئے بچے جاگ جاتے۔۔۔۔

معراج اسکی جانب مڑا کھڑا ہوا تھا۔۔ اسکے الفاظ کسی چابک کی مانند روح کو لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

میں۔۔ میں جینا چاہتی تھی۔۔۔۔ میں بہت۔۔ سا جینا۔۔ چاہتی۔۔" تھی اپکے۔۔ ساتھ۔۔۔ م۔۔ مگر نہیں۔۔۔۔ آپ تو مجھے۔۔ چھوڑنا چاہتے۔۔۔ تھے۔۔ شروع سے ہی۔۔۔۔ میں کوئی۔۔ حیثیت۔۔۔ ہی نہیں۔۔ رکھت۔۔۔۔۔۔۔

اسکے باقی کے الفاظ لبوں سے ادا نہیں ہو پائے جب معراج نے بازو سے پکڑ کر اسے قریب تر کرتے سینے سے لگایا تھا۔۔ دنوں بازو

اسکی کمر پر باندھے وہ مکمل طور پر اسے اپنے حصار میں قید کر چکا تھا۔۔ بہت اچانک سے۔۔ بہت قریب کر گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔سب اتنا جلدی ہوا کہ اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔وہ کب اسکے طلسمانی حصار میں قید ہوگئی ۔۔۔مگر پھر ہوش میں آتے ہی شدید مزاحمت کرنے لگی تھی۔۔۔۔ اسکے کندھے پر مکے مارتے اب وہ شدت سے رونے لگی تھی۔۔ دور ہونا چاہ رہی تھی۔۔۔۔ مگر معراج سختی سے اسے سینے سے لگائے۔۔۔ چہرہ جھکاتے اسکی گردن کے پاس رکھتے آنکھیں موند گیا۔۔۔

خولہ کا مزاحمت کرتا وجود تھم سا گیا تھا۔۔۔ ہچکیاں رکنے لگی۔۔ سانسیں بھاری ہونے لگی تھی۔۔۔ایک ہاتھ جو اسکو مار رہا تھا وہ فضا

میں ہی ساکت ہوا تھا۔۔جب ۔ اسکو اپنی گردن پل میں گیلی ہوتی محسوس ہوئی تو سانسیں پل بھر کو تھم گئی۔۔۔۔

وہ رو رہا تھا۔۔ مگر زرا آواز نہیں آرہی تھی۔۔۔ اسنے اتنی شدت سے اسے پکڑا ہوا تھا کہ اسے درد محسوس ہوا تھا۔۔ مگر نہیں۔۔ یہ درد کچھ نہیں تھا۔۔ جو اس وقت دل کو محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

میں۔۔۔ میں بہت۔۔۔ بہت چاہتا ہوں۔۔۔ تمہیں۔۔۔ "
بہت۔۔۔۔ بہت اہمیت رکھتی ہو تم میری زندگی میں۔۔۔۔ تم۔۔۔ میری آخری خواہش ہو۔۔۔۔ آخری چاہت ہو۔۔۔ تم۔۔۔ ضروری ہو مجھے۔۔۔۔جینے کے لیے خولہ۔۔۔۔۔ تم۔۔۔ تم۔۔ دور ہوگی تو مجھ سے نہیں۔۔۔ جیا جائے گا۔۔۔ کب۔۔ کیسے۔۔ مگر تم میرا

سب بن گئی۔۔ مجھے تب احساس ہوا۔۔ جب مجھے لگا تم مجھے چھوڑ جاؤ گی۔۔۔ میں کچھ نہیں تمہارے بغیر۔۔۔۔۔ "وہ بول رہا تھا۔۔ رک رک کر۔۔۔ ٹھہر ٹھہر کر۔۔۔ ہنور اسے سینے میں سختی سے بھینچے۔۔۔ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے وہ بہت کم۔ مگر بھاری آواز میں بولے جا رہا تھا۔۔۔

یہاں خولہ کو سب رکتا محسوس ہوا۔۔۔ پہلی بار اسے اظہار کیا۔۔۔ پہلی بار وہ رویا۔۔ پہلی بار اسکی گرفت میں سختی تھی۔۔۔۔ وہ کچھ بول ہی نہیں پائی۔۔ مگر بولنا چاہا تھا کچھ۔۔۔۔

" تم پاس ہوتی ہو تو مجھے سکون رہتا ہے۔۔۔۔ تم ساتھ ہوتی ہو تو سب غم بھول جاتا ہوں۔۔۔۔ تم جینے کی وجہ لگنے لگی ہو۔۔۔۔ تم

مجھے اپنی لگتی ہو۔۔ صرف اپنی۔۔تم وہ واحد وجود ہو جس پر سب سے پہلے۔۔سب سے زیادہ میرا حق ہے۔۔۔۔ تمہاری توجہ۔۔ تمہاری محبت کا اتنا عادی ہو گیا ہوں کہ اب تمہاری یہ بے رخی میرا دل چیڑتی ہے خولہ۔۔۔ مجھ سے نہیں ہوتا نا برداشت۔۔۔۔ "چہرہ گردن سے اٹھایا اور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ مگر گرفت اسکے گرد جوں کی توں ہی رہی۔۔ خولہ کو اسکے بولتے لب بار بار اپنی پشانی چھونے محسوس ہوئے۔۔ اسنے آنکھیں نہیں کھولی۔۔۔ وہ اس شخص کو روتا نہیں دیکھ سکت تھی۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

معاف کردو یار۔۔۔۔ میں نے صرف چاہا تھا۔۔ مگر تمہیں دیکھ " کر مجھ سے تم پر سختی نہیں کرنے ہوتی تھی۔۔۔ میں نے کبھی تمہیں جھڑکا بھی نہیں۔۔۔ تمہارا خیال رکھا۔۔۔ تمہاری ہر

ضرورت پوری کی۔۔ تمہیں خوش رکھنا چاہا۔۔۔ کبھی بھی بدلے یا غصے۔۔ یا نفرت میں تم سے کوئی بات نہیں کی۔۔۔ تمہیں نہیں لایا اس سب میں۔۔۔۔ پہلے میری سوچ تھی کہ میں بھی وہی سب تمہارے ساتھ کروں گا جو بالاج نے کیا دلنشین کے ساتھ۔۔ جو تمہارے باپ نے کیا۔۔۔ میرا خیال تھا۔۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔۔ مجھے تم میری عزت لگتی تھی۔۔ مجھے تم معصوم لگی۔۔۔۔ میں نے اپنی سوچ۔۔ اپنے سب ارادے بدل دیئے۔۔ "اسکا آنسوؤں سے تر ہوتا چہرہ ہاتھوں میں تھامے وہ گھمبیر ۔۔ مگر کم آواز میں بولے جا رہا تھا۔۔۔

جبھی خولہ نے آنکھیں کھولی۔۔۔ کئی آنسوؤں گالوں پر بکھرے۔۔۔ اسنے معراج کو دیکھا۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔ اسکا چہرہ صاف

تھا۔۔ کوئی آنسوؤں نہیں تھا۔۔۔۔ مگر وہ تو آنسو بہا بھی چکا

تھا۔۔ وہ انہیں چھپا بھی چکا تھا۔۔ اسکو اب بھی اپنی گردن اور

اسکے پاس سے شرٹ گیلی لگی۔۔۔ وہ رویا ضرور تھا۔۔ اسکی

باتیں۔۔ وہ۔ روح پھونک رہی تھی وجود میں یا نکالنا چاہ رہی

تھی۔۔ دلنشین والی بات پر اسے شدید حیرت بھی ہوئی۔۔

دلنشین اور بالاج کا کیا کنیکشن۔۔ مگر چپ ہی رہی۔۔۔

کئی لمحے وہ ایک دوسرے کو خاموشی سے دیکھتے رہے۔۔ مگر معراج

کی ہی ہوش آیا تھا۔۔ جھک کر شدت سے اسک پیشانی کو چھوا۔۔

گالوں پر لب رکھتے۔۔ آنکھیں بند کی تھی۔۔ "اس وحشت

زدہ۔۔ دنیا میں۔۔ سکون کا لمحہ فقط تم ہو۔۔۔ "دھیرے سے

بولتے اسکو دیکھا۔۔ وہ اب بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی نم آنکھوں سے۔۔۔

کھانا کھاؤ اب۔۔۔ کل ہم واپس جا رہے ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے" نا۔۔ اور میں تمہارا علاج کرواں گا۔۔۔ دیکھنا تمہیں کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔ ہم ساتھ رہیں گے۔۔۔ میں تم۔۔ اور ہمارے بچے۔۔۔" اسکا ہاتھ تھام کر بیڈ پر بیٹھاتے وہ نرمی سے کہہ رہا تھا

منہ کھولو۔۔۔ "ٹرے پاس رکھتے نوالہ بنا کر اسکی جانب کیا۔۔۔" پہلے اس نے نہیں کھولا مگر پھر کھول لیا تھا۔۔۔

ایک نوالہ اسنے کھانے کے بعد اب وہ خود کھا رہی تھی خاموشی سے۔۔۔۔۔

اور معراج اسے شروع سے لے کر آخر تک سب بتا رہا تھا۔۔۔۔ جو سب سچ تھا مگر ناقابل یقین سا سچ۔۔۔۔ مگر وہ سن رہی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

اگلے کچھ دن ایسے ہی گزر گئے۔۔۔ اجالا دلنشین سے ملی تھی۔۔ اور وہ بچی۔۔۔۔ وہ بہت خوش تھی دلنشین کے لیے۔۔۔ پھو پھو

بننے کی خوشی ایک طرف۔۔ خالہ بن کر وہ ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔۔۔۔

اج وہ سب حیدر حویلی میں آئے ہوئے تھے۔۔۔سوہا اور پری بھی آئے ہوئے تھے۔۔۔بالاج اور دلنشین کے علاوہ سب وہاں ہی تھے۔۔۔۔

لاؤنج میں اس وقت کافی لوگوں کے ہونے کے باوجود گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ قبرستان کی سی خاموشی۔۔۔۔۔۔

ایک بس ڈیڑھ سالہ دو پونیوں والی سوہا تھی جو بار بار کسی نا کسی کو چھیڑتی اور خود ہی زور سے ہنس دیتی۔۔۔۔ باقی

سب خاموش تھے۔۔۔

سب ہی ساکت تھے۔۔ شل تھے۔۔۔ خو اور معراج جانتے تھے سب۔۔۔ مگر اس وقت وہ بھی شل سے ہوئے تھے۔۔۔ حیرت سے۔۔۔۔

ایک وہاج تھا جو سرد نگاہوں سے اجالا کو دیک رہا تھا جو اس جا کر خاموش ہوئی تھی کہیں جا کر۔۔۔۔

اسکا ہاتھ ابھی پینٹ کی پاکٹ کے جانب گیا تھا کہ وہد وبارہ بول اٹھی۔۔

بڑے بابا۔۔۔ آپ پلیز وہاج سے انکا موبائل بھی لے لیں۔۔۔ "
وہ ابھی بالاج لالہ کو کال کر کے بتا دیں گے اور بالاج وہاں سے
بھی نا چھپا دے دلنشین کو۔۔۔ "کن اکھیوں سے وہاج کو دیکھتے
ہوئے بولی تھی حیدر خان سے۔۔۔

آج جب سب اکھٹے ہوئے تو اس نے سب کو بالاج کے کارنامے
کے بارے میں بتا دیا۔۔ یہ بھی کہ وہ ملتی رہی تھی دلنشین
سے۔۔۔ایک ایک بات سب ان سب کو بتا دیا۔۔۔ بس ایک بچی
کے بارے میں نہیں بتایا تھا اور سب بتا چکی تھی۔۔۔ بس ایک بچی
کے بارے میں نہیں بتایا۔۔۔

وہ یہ کام پہلے ہی کرنا چاہتی تھی مگر وہ جانتی تھی کہ بچے کی پیدائش کے وقت باپ کا ہونا لازمی ہوگا۔۔ اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ ایک بار پھر بالاج کو موقع ملے اسکے پاس جانے کا۔۔۔ وہ تو چاہتی تھی کہ بس اب وہ ان کے ساتھ ہی رہے۔۔۔ اور بالاج۔۔۔ وہ اب کیا کرتا۔۔ اسے فکر نہیں تھی۔۔ کیوں وہ سب کو بتا چکی تھی۔۔۔

دادی جان۔۔ ہانیہ بیگم اور حیدر خان کا تو غصے سے برا حال تھا۔۔ انہیں یقین نہیں آرہا تھا کہ بالاج ایسا بھی کر سکتا ہے۔۔۔ خولہ اور معراج کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اجالا دلنشین سے ملتی رہی۔۔۔ مومن پری اور فوزیہ بیگم حیران پریشان سی دیکھ رہی تھی سب کو۔۔۔۔

وہاج نے خونخوار نگاہوں سے اس چھوٹے پیکٹ کو دیکھا۔۔۔۔ اوہ سچ میں بتانا چاہ رہا تھا بالاج کو کے خیر منائے مگر نہیں۔۔۔ اسے تو بھول بھی گیا تھا کہ وہ بالاج کے نکاح میں گیا تھا۔۔ یا پھر شاید اسے یاد نہیں تھا۔۔۔ وہ یاد کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ جب بالاج نے خود کبھی بات نہیں کی دوبارہ تو وہ کیا کرتا۔۔۔ ابھی سب باتیں سن کر اسے بھی یقین نہیں آیا مگر اجالا ثبوت کے طور کر کئی فوٹوز دیکھا چکی تھی سب کو۔۔۔۔

وہاج۔۔۔۔۔۔ "حیدر خان نے پکارا۔۔ انتہائی ضبط سے۔۔۔ "

میں کوئی کال نہیں۔۔۔۔ "

وہاج موبائل اپنی ماں کے حوالے کرو۔۔۔۔ "سرد ع سپاٹ"
لہجہ۔۔۔ چارو نہ چار وہ موبائل ہانیہ بیگم کو پکڑا چکا تھا۔۔

مومن۔۔ جا کر ڈرائیور سے کہو۔۔ ہہم۔ ابھی جا رہے ہیں "
" شہر۔۔ اور خبردار کم جو کسی نے اس کو بتانے کی کوشش کی
سرد آواز میں کہتے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

مومن نے سوہا کو اٹھا کر پری کی گود میں بیٹھایا اور خود باہر کی
جانب بڑھا۔۔۔ خولہ الگ پریشان تھی۔۔ معراج۔۔ اسکا دل شدت
سے دھڑک رہا تھا کہ آج دلنشین انکو مل جاتی۔۔ ہانیہ بیگم اور

فوزیہ بیگم جانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔ سب ایک ایک کر کے اٹھ گئے۔۔۔ بس وہی چار رہ گئے۔۔۔۔

وہاج اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔۔۔ جو اب کافی پرسکون سی ہوئی انکی باتوں کا جواب دے رہی تھی۔۔۔

بس ایک بار مل جاؤ تم مجھے زرا اکیلی "اسنے دل میں سوچا اسکا" مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کرہی۔۔ بیشک بالاجو نے غلط۔ کیا۔۔۔ مگر اس پر یقین کر کے ملنے دیا اور اسی نے۔۔۔۔۔

❤❤❤

اپنے سرمئی رنگ کے گیر دار فراک کو سنبھالتی وہ ایک ہاتھ میں کچھ کپڑے پکڑے اوپر آرہی تھی۔۔ سنہرے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ اور چہرہ خوشی سے دھمک رہا تھا۔۔۔ سیڑھیوں سے اوپر آتے وہ ابھی خولہ کے کمرے کی جانب بڑھی ہی کہ اچانک ہی وہاج نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کمرے میں لاتے دروازہ بند کر دیا۔۔۔

بہت۔۔ بہت اچانک سے۔۔ کہ سنبھل ہی نہیں سکی۔۔ وہ سنجھ ہی نہیں سکی۔۔۔ اور جب سنجھی تو ایک دم سے ڈر گئی۔۔۔ وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا۔۔۔ اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

" یہ کیا بد تمیزی ہے وہاج۔۔۔ دروازہ کیوں بند کیا۔۔۔ اور یہ۔۔۔۔ کیوں مجھے اندر لائے۔۔ "پل میں سنبھلتے اب وہ اسکو دیکھتے ہوئے بولی۔۔ اور ساتھ ہی دروازے کی جانب جانا چاہا مگر وہ سامنے آگیا۔۔۔ وائٹ شرٹ بلو پینٹ۔۔ بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے۔۔ بال جیل سے سیٹ۔۔۔ ورزشی لمبا چورا وجود۔۔۔۔

اسے ڈر لگا۔۔

" نیچے کیا کر کے آئی ہو۔۔ ہاں۔۔۔ وہ بد تمیزی نہیں ہے کیا۔۔۔ "وہ چبا چبا کر بولی۔۔ وجہی چہرہ سپاٹ تھا۔۔ رگیں تنی ہوئی واضح ہو رہی تھی۔۔۔۔

اور وہ جو آپکا بھائی۔۔ دو سال سے کرتا رہا۔۔ وہ کیا۔۔۔ اسکا " کوئی حساب نہیں ہے کیا۔۔۔ اب پتا چلے گا جب سب کے سامنے۔۔۔

اچھا بس۔۔۔۔ وہ ٹوک چکا تھا اسے۔۔ ہاتھ اٹھا کر۔۔۔ "بیوی " تھی اسکی۔۔ جو مرضی اسکی۔۔۔ تم نے اچھا نہیں کیا یہ۔۔ اور مجھے کیوں کھسیٹا ہاں۔۔۔ میں کون سا اسے بتانے والا تھا۔۔۔ "دو قدم اگے ہوتے وہ سلگتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اسکو پاس آتا دیکھ کر وہ ایک دم گھبرائی۔ جلدی سے باہر نکلنا چاہا مگر وہ بازو تھامتے اسے اپنے کچھ قریب کر گیا تھا۔۔۔

اسکا دل ایک دم زور سے گھونجا۔۔ سانسیں منتشر ہوئی۔۔۔ اسنے مزاحمت کرنی چاہی تھی۔۔۔

" یہ تم نے اچھا نہیں کیا اجالا بی بی۔۔ "اسکے چہرے کے پاس جھکے وہ بولا۔۔ اتنا پاس آجانے کے باعث بولتے ہوئے اسکا اپنا لہجہ بدلا۔۔ کچھ گھمبیر سا ہوا۔۔ بے باک نگاہیں اسکے چہرے کا طواف کررہی تھی۔۔

" میں نے کچھ۔۔ غلط۔۔ نہیں کیا۔۔۔۔۔ آپ دور ہٹیں۔۔ ورنہ۔۔۔

ورنہ۔۔۔ اسکی بات کاٹتے اسنے پوچھا۔۔۔ ہاتھ اٹھا کر اسکو گال "
کو نرمی سے چھوا وہ تڑپ گئی تھی۔۔

اب آپ حد سے بڑھ رہیں ہیں وہاج۔۔۔۔۔ "وہ رو دینے کو "
ہوئی۔۔۔ کندھے پر ہاتھ رکھتے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔۔

حد سے بھی بڑھوں۔۔۔ مگر ابھی نہیں۔۔۔۔ اسنے ہاتھ پیچھے کر "
لیا۔۔۔

اورر پھراس کے کان کے پاس جھکا۔۔ اتنا کے اسکے لبوں نے اجالا
کے کان کو چھو لیا۔۔۔

سنا ہے تمہیں میرا نام کیا جا رہا ہے۔۔۔ اور تمہیں کوئی "
" اعتراض بھی نہیں ہے۔۔۔ کیا سچ میں۔۔ ایسا کوئی سچ ہے۔۔۔
گھمبیر بوجھل لہجہ۔۔۔ اجالا کر۔

اسکی سانسوں کی تپش سے کان کے پاس گردن جھلستیہ ہوئی
محسوس ہوئی۔۔ داڑھی کی چھبن گالوں پر ہورہی تھی۔۔۔

پوری قوت لگا کر اسے دور کرتے وہ دروازے کی طرف
بھاگی۔۔۔۔ مگر تھوڑا آگے جا کر رک گئی۔۔ وہاج نے اسکا دوپٹہ
پکڑا ہوا تھا۔۔۔

میرے نام خود کو کرنے سے پہلے سوچ لینا ایک بار"

دوبارہ۔۔۔میری ملکیت میں آئی ہر چیز۔۔۔ ہر انسان کو میری جنونی

طبیعت۔۔۔ میری شدت پسندی سہی ہوتی ہے۔۔۔۔ "وہ چل کر

اسکے پاس آیا۔۔ دوپٹہ اب بھی پکڑا ہوا تھا۔۔۔ "میں سایہ

برداشت نہیں کر سکتا اپنی چیز پر کسی دوسرے کا بے بی۔۔۔ تم

میری ہوئی تو بس میری۔۔۔ سمجھی نا۔۔۔ "اسکا سرخ پرتا چہرہ

دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔گلے میں کانٹے سے ابھرے اسکے چہرے

کو دیکھ کر۔۔ گلابی لب۔۔۔ بھرے بھرے گال۔۔۔۔ اسکا دل

شدت سے دھڑکا گئے۔۔

جی۔۔۔۔ "وہ جلدی سے بولی۔۔۔ وہاج نے اسکا دوپٹہ چھوڑ " دیا۔۔۔ اور وہ سیکنڈ سے پہلے نکلی تھی باہر۔۔ وہ کئی پل کھڑا دیکھتا رہا۔۔۔۔

♥♥♥

دلنشین۔۔۔۔۔ سنہری۔۔۔۔۔ کدھر ہو۔۔۔ "وہ پکارتے ہوئے" اندر آیا تو۔۔

بیڈ پر بیٹھی دلنشین کے ہاتھ سے بے بی پاؤڈر کی باٹل گری تھی۔۔ وہ ایکدم شدید گھبرا گئی۔۔۔ سفیر فراک میں ملبوس۔۔ سنہرے

گھنگریالے بالوں کو ایک جانب سے پن لگا کر پیچھے کیا ہوا تھا جبکہ باقی سارے کھلے تھے۔۔۔ ہلکا میک اپ۔۔۔ وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ ہمیشہ کی طرح۔۔۔

بالاج نے اسے اور پھر اپنی بیٹی کو دیکھا۔۔۔۔ جس نے صرف نیپی پہنی ہوئی تھی۔۔۔ اسے شدید غصہ آیا۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔ اتنی اتنی دیر اسے کھلا چھوڑو گی ہاں۔۔۔ بیمار " کروانا ہے کیا۔۔۔ کمبل دو وہ مجھے۔۔۔ "اس کے پاس آتے وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔ ساتھ ہی بے بی کمفرٹر مانگا۔۔ جو دلنشین نے بوکھلاتے ہوئے پکڑا دیا۔۔۔

جب دیکھو تم اس کے کپڑے بدلوا رہی ہوتی ہو یا کبھی کمبل " چینج۔۔ دلنشین یہ ابھی بہت زیادہ چھوٹی ہے۔۔۔ اسکو زرا سی بھی سردی لگ گئی تو بیمار ہو جائے گی۔۔۔ "اسکو کمبل میں لپیٹتے وہ اب نرمی سے بولا تھا۔۔

تو۔۔ کس نے کہا تھا ابھی بچوں کا۔۔ میں کیسے سنبھالوں۔۔۔ " مجھے سمجھ ہی نہیں آتی۔۔۔ "نگاہیں چڑاتے وہ اب بے بی کے کپڑے اٹھا رہی تھی۔۔ بالاج نے غور سے اسے دیکھا۔۔۔

یہ تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو۔۔۔ "بچی کو کاٹ میں لیٹاتے " وہ اب اسکی طرف مڑا جو سچ میں گھبرائی ھوئی تھی۔۔

کاٹ میں ڈال دیا اسے۔۔۔ کپڑے پہنے ہی نہیں۔۔۔۔ ایسے " نہیں ہوگی بیمار۔۔ ہٹیں۔۔۔ جائیں باہر۔۔۔۔ "اسکی بات کو نظرانداز کرتے وہ بنا اسے دیکھے بول رہی تھی۔۔۔۔

کاٹ کی جانب آتے بچی کو واپس اٹھا چاہا مگر بالاج نے پہلے ہی بازو سے پکڑتے قریب کیا تھا۔۔۔

یقیناً۔۔۔ آپ جناب نے کوئی کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔۔ " ہاں نا۔ "شہادت کی انگلی سے بال کان کے پیچھے کرتے وہ نرم ممگر سلگتے لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔ دوسرا ہاتھ اسکی کمر پر رکھے اسے دور ہونے سے روک چکا تھا۔۔۔۔

دلنشین نے لب تر کیئے۔۔۔ دل زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ رنگت سفید ہوتی جارہی تھی صاف۔۔۔

م۔۔ میں نے تو۔۔ کچھ نہیں کیا۔۔۔ "سر جھکائے وہ دھیرے" سے بولی۔۔۔ ایک بار بھی اسکو نہیں دیکھا۔۔۔

دلنشین۔۔۔۔ خود بتا دو گی تو کچھ بھی نہیں کہوں گا۔۔ کچھ بھی" نہیں۔۔۔ جو بھی کیا ہو۔۔۔۔ مگر اگر نہیں بتایا تو معافی نہیں ملے گی۔۔ "اسکے ہاتھ اب سرکتا ہوا۔۔۔ لبوں کے پاس آگیا تھا۔۔۔۔

نہیں کیا میں نے۔۔ کچھ بھی۔۔۔ میں تو کب کی۔۔۔ ادھر ہی" ہوں۔۔۔ "وہ سابقہ لہجے و پوزیشن میں بولی۔۔۔ نا اسے دیکھا نا لہجہ بدلا۔۔۔۔

اسکی تھوڑی کو انگلی سے اوپر کرتے اسکو دیکھا۔۔۔۔ دلنشین نے بھی اسے دیکھا تھا اس پل۔۔۔ دونوں چہرے اتنے قریب تھے کہ ایک دوسرے کی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر پارہے تھے۔۔۔ اوپر سے قریب۔۔۔ وجود سے اٹھی دلفریب مہک۔۔۔ فسوں سا طاری ہوا۔۔۔ بالاج نے بے ساختہ ہی کمر پر گرفت سخت کرتے اسے اور قریب کیا۔۔۔۔ سیاہ نگاہیں جہاں شدید بوجھل ہونے لگی وہیں شہد رنگ آنکھوں میں کچھ خوف ہنوز قائم تھا۔۔۔۔

ایک دم کھینچنے کے باعث وہ اسکے انتہائی قریب ہوگئی۔۔ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ اب اسکی بلو کاٹن کی قمیض کے بٹنوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بالاج نے جھک کر اسکے گال پر لب رکھے۔۔۔ اس پل نگاہیں اسکے آنکھوں پر ہی تھی۔۔۔ دلنشین کا چہرہ شدید سرخ ہوا۔۔۔ وہ لبوں کو باہم پوست کر گئی سختی سی۔۔ تنفس بگڑنے لگا۔۔۔ پیشانی و گردن نم ہوئے۔۔۔

ہنوز اسے دیکھتے دوسرے گال پر اب کے شدت سے لب رکھے۔۔۔ وہ آنکھیں بند کر گئی۔۔۔ پاؤں تھوڑے اٹھائے ،ہوئے تھے جبھی اس تک پہنچ رہی تھی۔۔

تم نے کیا ہے سنہری۔۔۔ جو اتنا خوف ہے کہ میری نا " قابلبرداشت قریب بھی تمہیں قبول ہے۔۔۔ ہمم۔۔ "اسکے نم لبوں کو انگھوٹے سے چھوتے وہ اسکو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ اسے حیرت ہوئی۔۔۔ وہ تو دو منٹ اسکے قریب ہو جانے پر شدید مزاحمت کرتی۔۔ ابھی اسی خاموشی کچھ ہضم نہیں ہورہی تھی۔۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ تو۔۔ میں۔۔۔ نہیں۔۔۔ "اس سے کچھ بن نہیں" پایا۔۔۔ اب دور ہونا چاہا تھا۔۔۔ اپنی غلطی کا احساس ہوا مگر اس سے پہلے بالاج جان چکا تھا!۔۔

اب میرے دل کو بہکا کر کہاں دور ہو رہی ہو۔۔ ہاں۔۔۔۔ وہ تو " میں دیکھ لوں گا کہ کیا کیا ہے تم نے۔۔۔ اور پھر سزا کے لیے تیار رہنا۔۔۔۔۔ "کمر پر گرفت سخت کرتے وہ گھمبیر آواز میں کہہ رہا تھا۔۔

مزاحمت کرتی وہ بار بار نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے شدید انتظار تھا۔۔۔۔ کچھ لمحے بیت جانے کا۔۔۔

" مجھے تمہارے ہونٹ بہت پسند ہے۔۔۔۔ جنہیں تم مجھ سے دور رکھتی ہو۔۔۔ " انتہائی بے باک و بوجھل لہجہ۔۔۔۔ گہری بے باک نگاہیں۔۔۔۔۔ ساتھ ہی جھک کر نرمی سے اسکے ہونٹوں کو چھونا چاہا تھا۔۔ مگر وہ دوبارہ چہرہ موڑ گئی۔۔۔

" تم میں صرف تمہارا گریز ہے جس سے مجھے نفرت ہے۔۔۔۔۔۔ " گالوں پر اپنا گال مس کرتے وہ سابقہ لہجے میں بولا۔۔۔۔ آج کافی دنوں بعد اسکا دل شدت سے طلب کررہا تھا اسکی۔۔۔۔ دل کررہا تھا اسکی زات میں گم ہو جائے۔۔۔ دل کر رہا تھا آج اسکے ساتھ بہت سا وقت بیتائے اسے سنے۔۔ اسے سنائے۔۔۔ اپنی بیٹی کے بارے میں بات کررے بس بہت سی باتیں کرے۔۔۔۔

آپکو مجھ سے بھی نفرت ہی ہے۔۔۔۔ "مزاحمت ترک کرتے "
وہ اب اسی طرح کھڑی ہوگئی۔۔۔ پاؤں واپس سہی سے ٹکا دیئے
زمین پر۔۔ اب کچھ چھوٹی لگی اس سے۔۔۔

آہاں۔۔۔ ایسا ہے کیا۔۔۔ تو پھر اگر مجھے تم سے محبت ہو جائے"
تو۔۔ "شہ رگ کو چھوتے وہ دلفریبی سے بولا۔۔۔

تو آپ پھر بھی ایسے ہی رہیں گے۔۔۔ اور اب مجھے نہیں رہنا "
آپ کے ساتھ۔۔۔ میں چلی جاؤں گی یہاں سے۔۔۔ "اسے
محسوس ہوا کمر پر اور شہ رگ پر بھی گرفت سخت ہوئی تھی۔۔
پھر کرتے رہنا محبت۔۔۔ میں تو واپس نہیں آؤں گی یہاں۔۔۔۔"
وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی مگر جان پا رہی تھی کہ اسکی سیاہ "

آنکھوں میں اس وقت شدید وحشت چھا گئی۔ تھی۔۔۔ "اپنی بیٹی "کو بھی لے جاؤں گی۔۔۔ پھر سمجھ میں آئے گی آپکی۔۔۔۔

مگر اسنے اپنی بات پوری کی۔۔۔

ہممم۔۔۔ اتنا کچھ سوچ بیٹھی ہو۔۔، مجھے خبر ہی نہیں ہونے " دی۔۔۔۔ "آواز نرم۔۔۔ اور سرد ترین لہجہ۔۔۔ انتہائی سخت گرفت۔۔۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں وحشت تھی۔۔۔۔ کنپٹی کی رگیں تنی ہوئی واضح لورہی تھی۔۔۔ "مجھ سے دور جانا چاہ رہی ہو نا۔۔ مگر میرا دل تو تمہیں چاہ رہا ہے۔۔۔ "ہاتھوں کے بے باک لمس پر اسنے دور ہونا چاہا تھا۔۔ اوپر سے اسکی سرد آواز۔۔

اسے ڈر لگا بہت ڈر۔۔۔۔۔

میں تو سوچ رہا ہوں۔۔۔۔ آج شام۔۔۔ صرف تمہارے "

نام۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ کیسا ہے۔۔۔ تم میں۔۔۔۔ تنہائی۔۔۔ ہمم۔۔۔

سوچ رہا ہوں کہ کہ دور جانے کی باتیں تمہارے زہن سے نہیں

نکل رہی ہیں تو۔۔۔ تو اس وجہ سے کہ تم نے میرا وحشی پن دیکھا

ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ تم نے میرا جتنا سفاک روپ دیکھا ہے۔۔۔ وہ

کچھ نہیں ہے سنہری۔۔۔۔ تم بس آج رہو میرے پاس۔۔۔ بلکہ

تمہیں رہنا پڑے گا۔۔۔ تا کہ میں حسنِ جاناں کو کچھ الگ اندر

میں خراجِ تو بخشوں۔۔ ہاں۔۔۔۔ "سرد جنونی لہجہ۔۔۔

دلنشین کا وجود پسینے میں تر ہوا۔۔۔ اسے بالاج سے ڈر لگا۔۔ شدید

ڈر۔۔۔ آج سے پہلے اسکی نگاہوں میں اتنی وحشت کبھی نا تھی۔۔ نا

گرفت میں سختی۔۔۔

وہ قریب ہوتے جا رہا تھا۔۔ دلنشین مزاحمت کر رہی تھی۔۔
آج اسکے گرفت میں نرمی ہرگز بھی نہیں تھی

۔

" جب تک تمہارے بلائے تمہارے سگے یہاں پہنچیں گے۔۔ تب تک تم جانے کے قابل نہیں رہو گی۔۔ تم پر میں خود کی زات کو یوں نمایاں کروں گا کہ تم چاہ کر بھی نہیں جا پاؤ گی مجھ سے دور۔۔۔ میں نے تو آج کی شام بہت خوبصورت انداز میں جینی چاہی تھی تمہارے ساتھ۔۔۔ تمہاری پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے میں تمہیں آج معتبر کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اپنی بیٹی اور تمہارے ساتھ یہ شام گزارنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر چلو۔ میرا دل۔۔۔ اب اسی پر

خوش ہے۔۔۔ "اسکے چہرے کو نقوش کو بے رحمی سے چھوتے وہ سرد آواز میں کہہ رہا تھا۔۔۔

نہیں بالاج۔۔ بالاج۔۔۔ میں۔۔ نے کچھ نہیں۔۔۔ نہیں کیا" کچھ۔۔۔ بالاج۔۔۔ پلیزز۔۔۔۔ "وہ رو رہی تھی شدت سے۔۔۔ کیا ہوتا جو چپ رہتی۔۔۔ جب جانتی بھی تھی کہ وہ کیسا انسان تھا۔

نہیں جاناں۔ مجھے بتانے دو نا کہ کس کی ہو تم۔۔۔ "گردن سے" لب سرکنے لگے تو دلنشین نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے دور کرنا چاہا۔۔۔

مجھے خود سے نفرت کرنے پر مجبور نا کریں۔۔۔۔ اگر آج مجھے"

نہیں چھوڑا تو میرے پاس اپکو دینے کو صرف نفرت ہو گی۔۔۔

بالاج۔۔۔ "اسنے مزاحمت ترک کرتے بے بسی سے کہا۔۔۔ تو وہ

رک گیا تھا۔۔۔۔۔ گردن پر دیئے زخم پر لب رکھے نرمی

سے۔۔۔ آنکھوں سے وحشت جاتی رہی اور نرمی آگئی۔۔۔

چہرہ اٹھا کر اسکو دیکھا۔۔۔ "کیوں بلایا ہے یہاں سب کو۔۔۔

ہاں۔۔۔ منع نہیں کیا تھا کیا میں نے۔۔۔ " چہرے سے آنسو

صاف کرتے وہ سرد لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

دلنشین نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔ "وہ۔۔۔ آپ۔۔۔ معراج

لالا کہ۔۔۔ پاس۔۔۔ نہیں جانے۔۔ دے رہے۔۔۔ تھے۔۔۔

تبھی ۔۔ اجالا کو۔۔۔ میں نے۔۔ کہا کہ۔۔۔ سب کو۔۔ بتا دو۔۔۔

تا۔۔ کہ۔۔ مجھے یہاں سے لے۔۔ جائیں۔۔۔ "اسنے ڈرتے ہوئے

بات پوری کی چہرہ جھکا ہوا تھا۔۔۔ بالاج خاموشی سے اسے دیکھ رہا

تھا۔۔۔

میں نے یہ کہا تھا کہ تم مجھے چھوڑ کر وہاں نہیں جا سکتی ہو۔۔۔ "

تمہیں اگر ملنے جانا تھا تو بتا دیتی۔۔۔ یہ تو اچھا نہیں کیا نا تم

نے۔۔۔ اب سب یہاں آپ جائیں گے۔۔۔۔ اور میں ایسا نہیں

" چاہتا۔۔۔

دلنشین نے اسے دیکھا۔۔ نرم مگر سرد آواز میں کہہ رہا تھا۔۔ چہرہ

بالکل سنجیدہ تھا۔۔۔۔

مگر۔۔ مجھے۔۔۔ تو۔۔۔ جانا ہے۔۔۔۔ "وہ کہنے سے باز نہیں" آئی۔۔۔

کب تک جانا ہے۔۔۔ "وہ اسے دو تین لگانا چاہ رہا تھا مگر کمر پر" گرفت تک نرم کر گیا۔۔۔۔ دل اب ویسا نہیں رہا تھا۔۔۔۔ اب اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔ ورنہ اسنے جو کیا۔۔۔۔ اسکی سزا تو نجانے وہ کی دے دیتا۔۔۔۔۔ وہ سب خود سہی کرنا چاہتا تھا مگر وہ پہلے ہی بتا چکی تھی سب کو۔۔۔ اب کس کس کو کیا کیا بتاتا۔۔۔۔ اسے شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔ اور ایک ڈر بھی تھا۔۔ دل میں کہیں۔۔۔

ہمیشہ کے۔۔۔۔۔۔ "

بالاج نے جھک کر بہت اچانک اسکے لبوں کو چھوا۔۔۔ اور پھر شہادت کی انگلی رکھتے اسے باز رکھا تھا آگے بولنے سے۔۔۔

دونوں کا دل۔۔ ایک پل کے دلفریب لمس پر شدت سے دھڑکا۔۔۔ دھڑکنیں منتشر ہوئی۔۔ بالاج کی نگاہوں میں سرخی در آئی تھی۔۔۔۔ وہ اب انہی لبوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ جنہیں وہ سختی سے بھینچ چکی تھی۔۔۔

" ایسا سوچنا بھی نا۔۔۔۔ میں اپنی کوئی چیز نہیں چھوڑتا ہوں۔۔۔ پھر بیوی اور بچی۔۔۔ تم یہ سوچ نکال دو خود ہی دماغ سے جاناں۔۔۔۔ ورنہ میں سب کر سکتا ہوں۔۔۔ اور مجھے پتا ہے کہ

تم میرا وحشی ہونا نہیں سہہ سکتی ہممم۔۔۔ اتنا دور لے جاؤں گا کہ ان ہواؤں کو بھی ترس جاؤ گی۔۔۔ "ماتھے پر شدت سے چھوتے اسنے سپاٹ لہجے میں کہا تو دلنشین نے شکوہ نکاں نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

آپکو۔۔۔ مجھ پر ترس نہیں آئے گا۔۔۔ "اسے صدمہ پہنچا" تھا۔ اور ڈر بھی لگا۔۔ وہ تو یہی سوچے ہوئے تھی۔۔۔

تمہارے معاملے میں کچھ نرم ہورہا ہوں۔۔۔ یہ ہرگز بھی نہیں " سمجھنا کہ میں بدل رہا ہوں۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔ یاد رکھنا میں نے ہمیشہ ایسا ہی رہنا ہے۔۔۔ اگر تم میرے ساتھ رہنے کا سوچ لو۔ دل سے۔۔ دماغ سے۔۔۔ بس مجھے چاہو تو۔۔ میں یہ دنیا تمہارے

لیے جنت بنا دوں گا۔۔۔ میں تم۔۔ ہماری بیٹی۔۔۔ بہت اچھی اور خوبصورت زندگی گزاریں۔۔۔ حسنِ جاناں۔۔ سی حسین۔۔۔ ہمم۔۔۔ مگر اگر تم مجھے چھوڑنا چاہو گی تو مجھے مجھ سے بھی برا پاؤ گی۔۔۔ سمجھ رہی ہو نا۔۔۔ "اب کہ لہجہ کچھ بدلا تھا۔۔۔

حسرت لیئے ہوئے۔۔۔ خواب پروتے ہوئے۔۔۔ وہ بھی تو چاہتا تھا ایک پرسکون زندگی۔۔۔ جہاں وہ اور دلنشین ہوں۔۔۔ جہاں انکی اولاد ہو۔۔ جہاں خوشیاں ہوں۔۔۔ جہاں کوئی لڑائی جھگڑے نا ہوں۔۔۔ وہ بھی تو چاہتا تھا کہ وہ چاہا جائے۔۔۔ کبھی کہا نہیں۔۔ کیوں اس انا کے مارے کے لیے اپنے جزبات کسی کے سامنے کھول کر رکھنے مشکل کام تھا۔۔ بہت مشکل۔۔۔ اس کے دل میں ڈر تھا۔۔۔ ٹھکرائے جانے کا ڈر۔۔۔۔ اگر وہ سب بول

دیتا۔ اسکے بعد بھی اگر وہ نا مانتی اسے دل سے ماننے کے لیے تو۔۔۔

مگر وہ تو میری بیٹی ہے نا۔۔۔ "اور سارا فسوں پل میں ٹوٹا۔ "
اس موقع پر اب یہ بات کہنی۔۔۔ اسے شدید تیش آیا۔۔۔

تو پھر میری کدھر ہے ہاں۔۔۔ "وہ چبا چبا کر بولا۔۔۔۔۔: "

آپکی کا آپکو پتا ہو گا۔۔۔ "اسنے بے فکری سے کہتے دور ہونا چاہا "تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ وہ تمہاری ہے نا۔۔ "اسنے چہرہ ہاتھوں کے پیالوں "
میں تھاما۔۔۔۔
دلنشین نے ایک پل سے بھی پہلے سر ہاں میں ہلایا تھا۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔ مجھے بھی ایک بیٹی چاہیئے۔۔۔۔ اسی "
جیسی۔۔۔ ہمم ٹھیک ہے نا۔۔۔ ہم آج ہی اپنا۔۔۔۔ مطلب میرا
بے بی پلین کرتے ہیں۔۔۔ "گہرے بے باک لہجے میں کہتے اسکے
چہرہ پر جھکنا چاہا۔۔۔ تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ وہ تو ہے نا آپکی۔"تھوڑی سی آپکی بھی"
ہے۔۔۔ "گھبرا کر کہتے وہ اس سے دور ہوئی تھی۔۔ چہرہ شدید

سرخ ہوا۔۔۔ دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی۔۔۔ اافففف۔ بے باک شخص

اب کہو تم کے میری بیٹی نہیں ہے "وہ محظوظ ہوا ابھی تو پل ہی " ہوئے تھے کہ اچانک کمرہ ناک ہوا۔۔۔ اسنے مڑ کر سپاٹ چہرے سے دیکھا۔۔ جب تک وہ کمرے میں ہوتا تب تک کسی کو کمرے میں آنے اجازت نہیں تھی مگر۔۔۔

سر۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ اپکی فیملی۔۔۔۔ آپکے گھر والے ائیں ہیں " سر۔۔۔ "میری نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

دلنشین نے جلدی سے جانا چاہا۔۔۔ مگر وہ اسکی کلائی اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔ میری کو اشارہ کرتے جانے کا کہا اور دلنشین کی جانب مڑا۔۔۔

تم کہیں نہیں جاؤ گی۔۔ سنہری۔۔۔۔ نہیں جاؤ گی۔۔۔ گئ تو مجھ " سے بچ کر بتانا پھر۔۔۔۔ "وہ سپاٹ لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

دلنشین نہیں سن رہی تھی۔۔ وہ اسکی گرفت میں سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔ سب کچھ فاصلے پر تھے۔۔۔ اس سے اور صبر کرنا نا ممکن ہورہا تھا۔۔۔۔

وہ جانا چاہ رہی تھی۔۔۔ اسے نہیں محسوس ہوا کہ وہ بار بار اسکے چہرے کے نقوش کو چھو رہا تھا۔۔۔۔ دیوانوں کی طرح۔۔۔ مگر وہ نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے بس جانا تھا۔۔ اپنی بیٹی کو لے کر۔۔۔

نیچے سے حیدر خان اونچی آواز میں اسے پکار رہے تھے۔۔ جب اسے کئی قدموں کی چاپ کافی قریب سنائی دی تب وہ دور ہوا دلنشین سے۔۔۔ اور وہ اب بچی کو اٹھا رہی تھی۔۔ جب دروازہ بنا ناک ہوئے کھلا۔۔۔۔

دلنشین۔۔۔ میری بچی۔۔۔۔۔۔۔ "جمیلہ بیگم نے تڑپ کر" کہتے اسکے پاس آتے اسے شدت سے بھینچا تھا خود میں۔۔ اور

دلنشین۔۔۔ وہ رو دی تھی۔۔ آج دو سال تین مہینے بعد انہیں دیکھ کر۔۔ انہیں محسوس کر کے۔۔ وہ تڑپ گئی تھی ان مہربان لمس کو محسوس کرنے کے لیے۔۔۔ بچی کو اسنے اٹھایا ہوا تھا۔۔۔ ہانیہ بیگم نے ایک نظر اس خوبصورت لڑکی کو دیکھا اور پھر بالاج کو۔۔۔ جو بنا انہیں دیکھے اب نیچے کی جا رہا تھا۔۔ جہاں حیدر خان اسے پکار رہے تھے۔۔۔۔

اسکی توقع کے عین مطابق پورا خاندان آیا ہوا تھا۔۔۔۔ اسے شدید کوفت ہوئی۔۔۔ اور معراج کو دیکھ کر تو شدید غصہ آیا۔۔۔ جو خود خون خوار نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ جیسے بس نا چل رہا ہو۔۔ اکر منہ توڑ دے۔۔ اب تو یہ ڈر بھی نہیں تھا کہ وہ اسے

دور کر سکتا ہے۔۔۔ مگر نجانے حیدر خان کیا کہہ کر لائے تھے کہ وہ خاموش تھا۔۔۔۔۔

اجالا کو دیکھا۔۔ شکوہ کناں نگاہوں سے۔۔ جس نے حیات کو اٹھایا ہوا تھا۔۔ اس کے دیکھتے ہی چہرہ جھکا گئ۔۔۔ خولہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ بے یقینی سے۔۔ دکھ سے۔۔۔ مومن۔۔ اسے اور پری کو دادی زبردستی لے آئی انکا کہنا تھا کہ سب دیکھیں بالاج کے کارنامے کو۔۔۔ پری سوہا کو ٹکانے کی کوشش میں تھی جو۔ اسکے پاس سے اٹھنا چاہ رہی تھی۔۔ مومن بے زار سا بیٹھا ہوا تھا۔۔

وہاج کو اسنے دیکھا۔۔ غصے سے۔۔ جواباً وہ بے چارگی سے کندھے اچکا گیا۔۔۔ ابھی اسے موبائل مل گیا تھا۔۔۔ مگر کیا فائدہ۔۔۔

دادی شدید دکھ سے اپنے بڑے پوتے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ فوزیہ بیگم آئی ہی نہیں۔۔۔

" یہ۔۔۔ یہ تربیت کی گئ تھی تمہاری۔۔ جو تم۔ دوسروں کو بیٹیوں کو گھر سے اٹھا کر لے جاؤ۔۔۔ ہاں۔۔ بولو برخوردار۔۔۔۔ حیدر خاننے کوئی چوتھی بار کہا تھا۔۔۔ "تم اپنے ہی خاندان کی " لڑکیوں کو اٹھا کر لاؤ۔۔۔ شرم بیچ کھائی ہے کیا۔۔۔ "انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے کھڑے اپنے بیٹے کا منہ لال کردیں۔۔۔۔

کون سے خاندان کی کون سی بیٹی۔۔ "دونوں بازو سینے پر باندھ " کر کھڑے اسنے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اب تم۔ یہ کہنے کی کوشش بھی نا کرنا کہتم نہیں جانتے تھے۔۔۔ " معراج نے چبا چبا کر کہا تھا رنگت انتہائی سرخ پڑ رہی تھی۔۔۔ " رگیں تنی ہوئی تھی۔۔ وہ بار بار اوپر بھی دیکھ رہا تھا۔۔ کیوں نہیں آرہی تھی وہ۔۔۔۔ اجالا نے جانا چاہا مگر خولہ نے اسے اپنے پاس بیٹھا لیا تھا۔۔۔ اسے خود کوڈر لگ رہا تھا۔۔۔

بالکل۔۔۔ میں بالکل جانتا تھا کہ جس کو میں اپنے ساتھ لا رہا " ہوں۔۔ وہ لڑکی میرے نکاح میں ہے۔۔ میری بیوی ہے۔۔۔ اس

سے زیادہ مجھے اور کیا وجہ چاہیئے ہو سکتی تھی۔۔۔ "وہی سرد و سپاٹ لہجہ۔۔۔۔۔

تیری۔۔۔۔۔۔ اسکی جانب بڑھتے ابھی اسکا گریباں پکڑتا کے" اسے آواز آئی سیڑھیوں سے اس نیچے آے کی۔۔۔ اور اسکے ساتھ سب ہی کی نگاہ اس طرف گئی۔۔۔۔۔۔۔

خولہ اور مومن وہاج پری۔۔۔ چاروں اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ کچھ حیرت ہے سے۔۔۔ اجالا مسکرا رہی تھی۔۔۔ معراج کا دل تھما۔۔ اپنی بہن کو سہی سلامت دو سال بعد دیکھ کر اسکی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔ دادی بمشکل کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ حیدر خان بھی کھڑے ہوگئے تھے۔۔۔

اسکو بھاڑ میں جھونکتے وہ دلنشین کی جانب بڑھا اور اسے سینے سے لگایا۔۔۔ وہ بھی سب کو دیکھ کر اب خوشی سے رونے لگی تھی۔۔۔ معراج کے سینے لگی وہ شدت سے رو رہی تھی۔۔۔۔ اتنے عرصے بعد۔۔ وہ ملا۔۔ باپ سا بھائی۔۔۔ وہ جیسے ساری تکلیفیں بھول گئی۔۔۔

لالا۔۔۔ میں نے۔۔ بہت۔۔ یاد کیا۔۔۔ "چہرہ کچھ اوپر اٹھائے " وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

بس اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ ہاں۔۔۔ میں لے جاؤں گا " تمہیں۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔ رو رہی۔۔۔۔ بس اب سب ٹھیک

ہو گا۔۔ ہم پھر سے ساتھ رہیں گے۔۔۔ "اسکے چہرے سے آنسو صاف کرتے وہ محبت سے بول رہا تھا۔۔۔ دل کو گہرا سکون ملا۔۔ اسے سہی سلامت دیکھ کر۔۔۔

ہمیں بھی ملنے دو۔۔۔ ہماری پونی سے۔۔۔۔ "دادی سٹیک کے " سہارے چلتے اسکے پاس آتے ہوئے بولی۔۔۔۔

دلنشین نے معراج کو دیکھا۔۔۔۔ اسے نہیں ملنا تھا۔۔ مگر پھر۔۔ انکے گلے بھی ملی۔۔۔۔

حیدر خان نے آگے بڑھتے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔ پری اور خولہ سب سے اینڈ میں ملی۔۔۔ وہاج اور مومن نے سر کو ہلاتے بس سلام کیا تھا۔۔۔

وہ سب سے مل۔ رہی تھی۔۔۔ اس سب میں کسی کی نگاہ جمیلہ بیگم نے اٹھائی بچی کی جانب نہیں گئی۔۔ گئی بھی تو سب نظر انداز کر گئے تھے۔۔۔

بہت خوب بیٹے۔۔۔ بہت خوب۔۔۔۔۔ "ہانیہ بیگم نے کب " سے خاموش کھڑے بالاج کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بس۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں اس کو اب یہاں سے لے کر "
جاؤں گا۔۔۔ یہ اب زرا ادھر۔۔۔۔۔ اور اس شخص۔۔۔۔ اسنے
بالاج کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔ "اس شخص کے ساتھ نہیں رہے
گی۔۔۔ "اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلائے وہ دو ٹوک لہجے میں
بولا تھا۔۔۔۔

بالاج ہنسا۔۔ طنزیہ۔۔۔۔ "بیوی ہے میری ۔۔۔۔ میری اجازت
کے بغیر ایک قدم نہیں اٹھائے گی یہ۔۔۔۔ "بنا باپ دادی کی کی
گھوریوں کی پرواہ کیئے۔۔۔۔۔ وہ سرد لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ مجھے کوئی روک کر بتائے۔۔۔ یہ ابھی ہی جائے گی "

میرے ساتھ۔۔۔ سمجھا تو۔۔۔۔۔ "اجالا۔۔۔ خولہ۔۔"۔۔۔

اسنے اجالا خولہ کو دیکھا۔۔ "ہم لوگ ابھی نکل۔۔۔

کدھر نکل رہے ہیں۔ ہاں۔۔ میری بیوی یہاں سے نہیں جائے "

گی۔۔۔ "اسنے آگے بڑھ کر دلنشین کو اپنی پاس کرنا چاہا مگر وہ اور

دور ہو گئی۔۔۔۔۔

تم یہاں سے نہیں جا سکتی۔۔۔ تم نے یہاں سے جانے کی "

کوشش کی تو۔۔۔ "تو کیا۔۔۔ تو کمی**نہ۔۔۔ میرے سامنے

کھڑے ہو کر میری بہن کو دھمکیاں دے رلا ہے۔۔۔"دلنشین کو

چھوڑتے اسنے تیش میں آگے بڑھتے اسکے گریباں سے پکڑ کر غراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

" اسکی بہن سے پہلے بیوی ہے میری اور میرے حکم۔۔۔۔ تیری بات بیچ میں رہ گئی۔۔ جب بہت اچانک ہی معراج نے پوری شدت سے مکہ اسکے منہ کر مارا۔۔۔ اتنی شدت سے کہ وہ ایک قدم پیچھے ہوا بے ساختہ۔۔۔۔

" تو دے گا دھمکی۔۔۔ ہاں۔۔ دوسرا مکہ بھی پوری شدت سے مارا تھا۔۔ "تو جب چاہے گا جو چاہے گا کرے گا۔۔۔ بہت غرور ہے تجھے۔۔۔ ہاں۔۔۔ "تیسرا مکہ۔۔۔۔ اور پھر اسے پیچھے وہ دھکہ دیا تھا۔۔۔

اجالا پری خولہ منہ پر ہاتھ رکھے خوف سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ مومن اور وہاج نے اٹھ کر روکنا چاہا مگر حیدر خان نے منع کر دیا۔۔۔۔ ہانیہ بیگم کا دل دھلا تھا۔۔ دادی بھی چپ تھی۔۔۔۔ معراج سہی تھا اپنی جگہ۔۔۔۔

دلنشین نے سسکیوں کو گلا گھونٹتے بچی کو جلدی سے جمیلہ بیگم سے لیا اور سینے میں بھینچا۔۔ سختی سے۔۔۔۔

" تو میری بہن کا شوہر۔۔ اسکا محافظ ہے۔۔۔ اس لیے تجھے چھوڑ دیا۔۔ ورنہ گریباں تک آتے ہاتھ سہی واپس نہیں جاتے۔۔۔

انگھوٹے کی مدد سے لبوں کے پاس سے خون صاف کرتے وہ سرد

لہجے میں بولا۔۔۔ اندر ایک وحشت بھرپا ہوگئی۔۔ اتنے لوگوں میں۔۔ اتنی بے عزتی۔۔۔۔۔۔ اسکا دماغ گھولنے لگا تھا۔۔۔

معراج نے خون چھلکتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ایک بار پھر اسکا گریباں پکڑا۔۔۔

وہ دونوں مد مقابل کھڑے سرد سپاٹ نگاہوں سے۔۔۔ سرخ ہوتے چہرے۔۔ تنی ہوئی رگیں۔۔۔۔۔ بگڑا تنفس لیئے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

اب کی بات بار بھی کسی نے معراج کو نہیں روکا۔۔ خولہ نے چاہا کہ روکے مگر لب بھینچ گئی۔۔ دلنشین کا دل سوکھے پتے کی مانند

پھڑ پھڑا رہا تھا۔۔۔ بچی پر گرفت سخت ہوتی گئی تھی۔۔ اسے اب ڈر لگ رہا تھا بالاج سے۔۔ اگر وہ اسکے ہتھے چڑھ جاتی تو اسنے تو نہیں چھوڑنا تھا اب کی بار اسے۔۔۔

سالے تو اس قابل بھی نہیں کہ تجھے میں اپنی بہن کا محافظ کہہ سکوں۔۔۔ "چبتا ہوا تیر لہجہ۔۔۔ بالاج کی نگاہیں ساکت ہوئی۔۔ دلنشین کی دھڑکنیں منتشر۔۔۔ وہ بات معراج نے تو کسی اور انداز میں کہی مگر وہ دونوں ساکت ضرور ہوئے۔۔۔

بالاج نے جھٹکے سے اسے دور کیا اور مکہ بنا کر اسکو مارنا چاہا۔۔ مگر رک گیا پھر۔۔۔

لا لہ۔۔۔ نہیں۔۔ پلیز ز۔۔۔۔ "خولہ کی آواز۔۔ وہ پل میں "
بالاج کے سامنے آئی اتنی جلدی کہ اسے لگ سکتی تھی۔۔۔۔۔ مگر
وہ پھر بھی آئی تھی۔۔۔ بالاج کا ہاتھ اٹھا ہی رہ گیا۔۔۔

خولہ۔۔۔ تم۔ جاؤ۔۔۔۔ تم ہٹو۔۔۔۔ "معراج نے سپاٹ لہجے "
میں کہا۔۔ اسے ایک آنکھ نا بھا خولہ کا آنا۔۔۔ وہ مردوں کی لڑائی
ان ہی تک رکھنا چاہتا تھا اب۔۔۔

پلیز ز۔۔۔ "اسکی بات نظر انداز کرتے خولہ نے بالاج کا ہاتھ "
نیچے کیا تھا۔۔ شدت ضبط سے وہ چہرے پر ہاتھ پھیر کر رہ
گیا۔۔۔۔

بالاج خان تم ابھی اسی وقت میری بہن کو آزاد کرو گے اس نام "
نہاد رشتے سے۔۔ یوں کسی کو قید کر کے۔۔۔ رشتے نہیں بنتے۔۔۔
خولہ کو ہاتھ سے سائیڈ پر کرتے وہ سنجیدگی سے بولا تھا اب۔۔۔ "

سب نے حیرت سے معراج کو دیکھا۔۔ اتنی جلدی۔۔ اتنا بڑا فیصلہ
کوئی بھی نہیں کرنا چاہتا تاھ۔۔۔

معراج ہم بیٹھ کر بات۔۔۔۔ حیدر خان نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔ "

بالاج کی نگاہ دلنشین پر پڑی۔۔ اور پھر وہ دلفریبی سے مسکرایا
تھا۔۔۔۔ "تمہاری بہن اکیلی نہیں ہے سالے صاحب۔۔۔۔۔

" میری بیٹی کی ماں ہے--- اسکے پاس میری بیٹی ہے----

دلفریبی سے کہتا وہ سب کو شاک کر گیا تھا---

♥♥

بالاج کی نگاہ دلنشین پر پڑی-- اور پھر وہ دلفریبی سے مسکرایا تھا--- "تمہاری بہن اکیلی نہیں ہے سالے صاحب----

" میری بیٹی کی ماں ہے--- اسکے پاس میری بیٹی ہے---

دلفریبی سے کہتا وہ سب کو شاک کر گیا تھا---

معراج جھٹکے سے مڑا۔۔ ور دلنشین کو دیکھا۔۔۔ صرف اس نے
ہی نہیں۔۔ سب دلنشین کو دیکھ رہے تھے حیرت سے۔۔ جو چہرہ
جھکا گئی تھی۔۔۔

تو۔۔۔۔ تو نے۔۔۔ معراج سے کچھ پل تو کچھ بولا ہی نہیں"
گیا۔۔۔ چہرے پر ہاتھ پھیرتے اسنے خود کو نارمل کرنا چاہا
تھا۔۔۔ یوں لگ رہا تھا کہ کوئی نس پھٹ جائے گی۔۔۔ مگر
نہیں۔۔ اسے ہمیشہ کی طرح سہنا تھا۔۔۔۔۔
ہائے اتنی چھوٹی بچی۔۔۔ تجھے شرم نہیں آئی ہاں۔۔ بول۔۔۔ "
دادی کا بھی صدمے سے برا حال تھا۔۔ دلنشین بڑی تھی خولہ سے
مگر یوں اچانک ایسی خبر۔۔۔ کوئی بھی ہضم نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

کیا چھوٹی ہے بائیس کی تو ہونے والی ہے۔۔۔ وہ ڈھائی سے "
بولا۔۔ مگر معراج کو دیکھتے مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔۔ نجانے
کیوں۔۔۔۔

حیدر خان نے دلنشین سے بچی کو لینا چاہا مگر اس نے نہیں دیا۔۔
اس وقت کو کیوں دیتی بالاج سے جڑے کسی بھی شخص کو۔۔۔۔

تو نے خود کو۔۔۔۔۔ خود۔۔ کو فورس کیا۔۔ اس پر۔۔۔۔ "اسکو "
دیکھتے وہ کچھ کم مگر سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔ آواز کم تھی۔۔ بس
بالاج ہی سن پایا۔۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔ اب بیوی کو کیا فورس کرنا۔۔۔ "دلنشین کو ایک نظر دیکھتے وہ بے باکی سے بولا۔۔۔

"تو گ*ھٹیا۔۔۔ تیرا جیسے گھٹیا مرد میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔ "وہ ضبط سے بولا تھا۔۔۔۔

"تو ادھر کیا دیکھ رہا ہے ہاں۔۔۔ مجھے دیکھ نا۔۔۔ کہیں کوئی حسرت نا رہ جائے۔۔۔ "وہ باز نہیں آیا۔۔۔

"یہ تو بہت پیاری ہے۔۔۔ اس کا نام کیا ہے۔۔۔ "خولہ نے بچی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ایکدم سے وہ بہت خوش ہوگئی۔۔ بھائی کی بیٹی کو دیکھ کر۔۔۔

"ہالے ھور۔۔۔ "وہ بمشکل بولی تھی۔۔ نگاہیں معراج اور بالاج پر جمی ہوی تھی۔۔۔

"نام بھی بہت پیارا۔۔۔ ایک میری بیٹی ہے جو دو منٹ چپ نہیں ہو سکتی۔۔ اور یہ کتنی معصوم ہے نا۔۔۔ "خولہ اسکا دل بہلانا چاہ رہی تھی مگر نہیں۔۔ وہ اتنے ہی ڈر سے اب بھی کھڑی تھی۔۔۔۔

"بس۔۔۔ بہت ہو گیا ڈراما۔۔۔۔ "جب ان دونوں کی سرد جنگ ختم نہیں ہوئی تو بالآخر حیدر خان کو بولنا پڑا تھا۔۔۔۔

ہانیہ بیگم تاسف سے بڑے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہاج ببل چباتے ڈانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا ہوا تھا۔۔ مظبوط بازو صوفے کی پشت پر پھیلائے۔۔۔ وہ یوں لگ رہا تھا کہ وہ کوئی لیکچر دیکھ رہا ہوں۔۔۔

اسکے کچھ فاصلے پر ہی اجالا بیٹھی ہوئی تھی۔۔ بے چین سی۔۔۔ سنہرے بالوں کی لٹیں بار بار کان کے پیچھے کرتی۔۔ کبھی ایک کو دیکھتی تو کبھی دوسرے کو۔۔۔۔ اس نے یہ ہاتھا پائی تو نہیں چاہی تھی۔۔ یہ تو کچھ اور ہی کام ہوگیا۔۔۔۔

خود پر نگاہوں ہی تپش محسوس کرتے اسنے چہرہ کچھ ترچھا کر کے دیکھا۔۔۔

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ اجالا نے دیکھتے ہی آنکھ ماری تو وہ ایک دم بوکھلاتے ہوئے دوسری طرف مڑی تھی۔۔۔ دل شدت سے دھڑکا۔۔۔۔۔

" سلی گرل "وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔ اب اسکا ڈرنا۔۔۔ اسے محسوس ہورہا تھا جبھی۔۔۔ کیا ہو جاتا جو اس کو ہی بتا دیتی۔۔۔ صرف اس کے کے۔۔۔ وہ بالاج کو بتا دیتا اور بالاج پہلے ہی کچھ کر لیتا۔۔۔۔ بس یہی۔۔۔۔

"دلنشین۔۔۔۔ جو چاہتی ہے۔۔ وہی ہو گا۔۔ تم دونوں کے چاہنے سے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ "انہوں نے سپاٹ لہجے میں کہا تو بالاج

نے جاننے کے باوجود کے وہ کیا کہے گی۔۔ اسے امید سے دیکھا۔۔۔ مگر دلنشین نے اسے نہیں دیکھا۔۔۔

بتاؤ۔۔۔ تم بالاج کے ساتھ رہنا چاہتی ہو۔۔۔ "دادی سے " سوال کیا تو۔۔۔۔

وائٹ شرٹ میں ملبوس مومن جو بے زار بیٹھا تھا وہ بھی چونکا۔۔ باقی سب تو پہلے ہی چونکے ہوئے تھے۔۔۔ سوہا اب ادھر ہی صوفے پر سو چکی تھی سروہاج کی ٹانگ پر رکھے۔۔۔ چھوٹی سی ہو کر۔۔۔

ہالے ھور جاگی ہوئی تھی مگر خاموش تھی اور سحر وہ بھی اب خاموش تھی خولہ کے پاس۔۔۔۔

دلنشین نے معراج کو دیکھا۔۔۔۔ جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ پھر باقی باقی سب کو دیکھا سوائے بالاج کے۔۔۔۔۔

بتاؤ۔۔ تم بالاج سے الگ ہونا چاہتی ہو۔۔۔ "اب کی بار ہانیہ بیگم نے پوچھا نرمی سے۔۔۔ "

دلنشین نے کچھ حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔۔ سوال بدلتا جا رہا تھا۔۔ یا اسے لگ رہا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ میں۔۔۔۔ "اسنے کچھ کہنا چاہا۔۔۔ "

کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے سوچ لینا۔۔۔ میں علیحدگی نہیں " " چاہتا اگر ایسا زبردستی ہوا تو میری بیٹی میرے پاس رہے گی۔۔۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔ البتہ دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔ اسکا جواب سننے کے لیے۔۔۔

ایسا تو وہ ہرگز بھی نا ہونے دیتا۔۔ بیشک کچھ بھی ہو جاتا۔۔ دلنشین کو چھوڑنا اب تو ناممکن تھا۔۔ تب بھی ناممکن تھا جب کوئی محبت نہیں تھی۔۔۔ اب تو وہ لڑکی اسکی چاہت بن چکی تھی۔۔۔ اب تو کوئی رستہ نہیں تھا دستبرداری کا۔۔۔ مگر وہ اسکا جواب سننا چاہتا تھا۔۔

سب ہی سانس روکے اسکے جواب کے منتظر تھے۔۔۔

مجھے۔۔۔ معراج لالا کے ساتھ۔۔۔۔ جانا ہے۔۔۔ "چہرہ جھکا کر "
کہتے اسنے لب بھینچے۔۔۔۔

بالاج نے مٹھیاں بھینچی۔۔ سختی سے۔۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں وحشی
پن سا در آیا۔۔۔۔

بچے۔۔ تم نے سوچ لیا ہے۔۔۔ تم علیحد گی چاہتی ہو۔۔۔۔ "دادی "
سے مایوسی سے کہا تو دلنشین نے تڑپ کر دیکھا انہیں۔۔۔

اجالا کو اب پچھتاوا ہوا۔۔۔ حالات اتنے سنگین ہو جائیں گے اسے
نہیں پتا تھا۔۔۔ خولہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔ وہاج اور مومن

خاموش نگاہوں سے سب دیکھ رہے تھے۔۔ پری سوچ رہی تھی کہ وہ یہاں کیوں تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ علیحدگی نہیں۔۔۔ "اسنے جلدی سے کہا۔۔۔ معراج " کے ماتھے پر جہاں بل پڑے۔۔۔ بالاج بنا پلک جھپکنے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ جو ڈر تھا اسکے دل میں۔۔ وہ سچ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ وہ اس سے دور جانا چاہ رہی تھی۔۔ جسیے بھی۔۔۔ جا تو رہی تھی۔۔۔

تو۔۔۔ "حیدر صاحب کو سمجھ نہیں آئی۔۔۔ "

مجھے۔۔۔۔ طلاق نہیں چاہیئے۔۔۔۔ ) "بالاج نے گہرا ضبط بھرا "
سانس خارج کیا۔۔ وہ لڑکی کیوں اپنے نام کے ساتھ ایسے لفظ جوڑ
رہی تھی۔۔۔ " (مجھے بس۔۔۔ ابھی جانا۔۔۔ ہے۔۔۔۔ اور اپنی
بیٹی کو بھی۔۔۔ لے کر۔۔ جانا ہے۔۔۔ "اسنے ساتھ ہی

راہی نگاہیں اٹھا کر دیکھا بالاج کو۔۔۔۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا
تھا۔۔کچھ حسین پل دنوں کی نگاہوں کے سامنے سے ساتھ ساتھ
گزرے تھے۔۔ تو وہ نگاہوں کو زاویہ بدل گئی۔۔۔

کئی لمحے خاموشی چھائی رہی۔۔۔ کوئی کچھ نہیں بولا۔۔ معراج بولنا
چاہتا تھا مگر خاموش رہا۔۔ اگر وہ اکیلی ہوتی تو کچھ کر پاتا مگر وہ
شخص اب دلنشین کی بیٹی کا باپ تھا۔۔۔۔ وہ کیا کرتا۔۔ بچی کو ماں

یا باپ سے دور تو کر نہیں سکتا تھا۔۔ جبھی لبوں کو سختی سے بھینچے کھڑا رہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ جیسی تمہاری مرضی۔۔۔۔ "حیدر خان نے نرم" لہجے میں کہا تھا۔۔ تو وہ کچھ خوش ہوگئی۔۔کچھ عرصہ تو وہ بالکل سکون سے رہنا چاہتی تھی۔۔۔ بالاج سے بالکل دور۔۔۔

میں نہیں جانے دوں گا اسے۔۔۔ "بالاج نے اونچی آواز میں " کہتے۔۔ اس تک پہنچا۔۔ اور اچانک ہی اسکا بازو سختی سے پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔

وہ چینخی تھی ایک دم۔ سے۔۔۔۔ معراج آگے بڑھا۔۔ مگر اس سے پہلے ہی۔۔۔

" چٹاخ۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔ اور چٹاخ۔۔۔۔۔ "

اور ایک بار پھر سکون چھا گیا موت سا۔۔۔ خولہ اور اجالا بھی کھڑے ہو گئے۔۔۔ سب کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ وہاج نے دانت پیس کر اجالا کو دیکھا۔۔ جو منہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔ سسکیوں کا گلا گھونٹ رہی تھی۔۔۔

" یہ تھی میری تربیت۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ تمہارا یہ رویہ ہمارے سامنے ہے۔۔ تو پیچھے کیا کرتے رہے ہو گے تم اس بچی کے ساتھ ہاں۔۔۔ بولو۔۔۔۔ شرم آرہی ہے تمہیں اپنا بچا کہتے

ہوئے۔۔۔ "ہانیہ بیگم نے دلنشین کو اپنی جانب کرتے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ نم آواز۔۔۔

چہرہ کچھ ترچھا سا ہوا تھا۔۔ سیاہ بال ماتھے پر بکھر گئے۔۔۔ الٹا ہاتھ گال پر رکھتے اسنے ہلکا سا چھوا۔۔۔ بے یقینی سے۔۔ پھر ماں کو دیکھا۔۔ سیاہ آنکھیں تکلیف سے لال ہوگئی تھپڑ کی تکلیف نہیں تھی۔۔ دل کو ہوئی تکلیف۔۔۔

کچھ بولنے کے لیے لب کھولے مگر بول نہیں سکا۔۔۔ پہلی بار یوں اسکی ماں نے ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔۔ ابھی تک وہ مقابل کو بھی دو چار لگا چکا ہوتا۔۔ یا اچھی

سنا چکا ہوتا مگر۔۔۔ ماں۔۔۔۔ اسے کیا کہتا۔۔۔۔ وہ پہلی اور شاید آخری عورت تھی جس کو سب معاف تھا۔۔۔ اسکا خو*ن بھی معاف تھا۔۔۔ جس کے سامنے وہ کچھ نہیں بول پاتا۔۔۔ ۔۔۔ ورنہ تو وہ بالاج خان تھا اپنے باپ کا بھی زرا سا سخت لہجہ برداشت نا کر سکتا۔۔۔ مگر ماں۔۔۔۔

اسنے ضبط سے۔۔۔ شدت سے آنکھیں بھینچ کر کھولی۔۔۔۔۔ اتنے لوگوں میں اتنی بے عزتی۔۔۔ افففففف۔۔۔۔۔ عنابی لبوں کے پاس سے خون اب رسنے لگا تھا۔۔۔ ہانیہ بیگم کو کچھ ہوا مگر ظاہر نہ کیا۔۔۔۔۔

بہو تم اب جوان اولاد پر ہاتھ اٹھاؤ گی۔۔۔ "دادی سے صد نے " سے کہا۔۔

یہ بچہ ہے ہی اسی قابل۔۔۔ اس نے میرا سر شرم سے جھکا دیا " ہے۔۔ "وہ دکھ سے بولی تھی۔۔۔ دلنشین معراج کے سینے لگی اب ہچکیوں میں رو رہی تھی۔۔ من تشاء بھی اب رونے لگی تھی۔۔

ماں۔۔۔ "اسنے پکارانا چاہا۔۔۔ "

اگر اسے یہاں روکنے کی کوشش کی۔۔ یا اسکی مرضی کے بغیر" اس سے ملنے کی کوشش کی تو بالاج میں سمجھوں گی میرا ایک ہی بیٹا ہے۔۔۔ "انہوں نے سنگدلی سے کہا۔!۔۔۔

بالاج نے شکوہ کناں نگاہوں سے انہیں دیکھا۔۔ ہاتھ اب گال سے سرک چکا تھا۔۔۔ سیاہ آنکھیں کرب آلود ہوگئی تھی۔۔۔ آج دل کو لگی تھی۔۔۔

اور پھر ساتھ پڑے کانچ کی ٹیبل کو پوری شدت سے لات ماری اور بنا کسی کو دیکھے اپنے گھر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

❤❤❤

وہ سب اب خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ میری نظریں نے چائے اور باقی لوازات لگائے۔۔ مگر کسی نے ہاتھ تک نا لگایا۔۔۔

گھر میں شادیاں شروع ہیں۔۔۔ اور تم شہر ہی رہنا چاہتے ہو۔۔۔ " جبکہ تم جانتے ہو کہ ہم۔ چاہتے ہیں کہ اجالا کی شادی بھی حویلی میں ہی ہو۔۔ یہ ہماری پوتی ہے۔۔۔ اور پھر مومن کی بھی شادی ہے۔۔ ہزار کام ہیں۔۔۔۔ تم مان کیوں نہیں لیتے۔۔۔ "دادی نے اب غصے سے کہا تھا۔۔۔

دل شدت سے دھڑکا۔۔ اور وہ سرخ ہوتا چہرہ جھکا گئی۔۔۔ وہاج نے نچلے لب کو کونا دانتوں تلے دبا کر دیکھا اسے۔۔۔۔ اور دلفریبی

سے مسکرایا تھا۔۔۔ اسکا کیا گیا اظہار ابھی تک نہیں بھولا۔۔۔ وہ نرم گرم سا لمس۔۔ وہ نازک وجود کو بانہوں میں اٹھانا۔۔۔ وہ کچھ بھی تو نہیں بھولا تھا۔۔۔ اور اجالا۔۔۔ اسے تو کچھ بھی نہیں یاد تھا۔۔۔

معراج نے گہرا سرد سانس ہوا کے سپرد کیا۔۔ اور خولہ اور دلنشین۔۔ پھر اجالا کو دیکھا۔۔۔ منتشاہ کو اس نے اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

مجھے یہاں بہت کام ہوتے ہیں۔۔۔ پھر میں اب گھر لینا چاہ رہا ہوں۔۔۔ اب ادھر ہی شفٹ ہو جائے گے۔۔۔ گاؤں میں رہنے کا سوال ہی نہیں بنتا۔۔۔ رہی بات شادی کی تو۔۔۔ حلق تک کڑوا

ہوا تھا۔۔ "ابھی ڈیٹ بھی فکس نہیں ہوئی۔۔ ایسے ہی اجالا کا وہاں رہنا مناسب نہیں۔۔ اور دلنشین کچھ عرصہ بس سے دور رہنا چاہتی ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ اب کوئی بھس نہیں بچتی۔۔۔ " غیر مرئی نقطے پر غور کرتے وہ سپاٹ سا کہہ رہا تھا۔۔۔ ابھی تک خولہ کی بیماری کا نہیں بتایا تھا کسی کو۔۔۔ مگر وہ جلد بتانا چاہتا تھا۔۔ ابھی فرسٹ سٹیج تھی۔۔۔ ٹھیک بھی ہو سکتی تھی۔۔ اور علاج میں دیری ہرگز بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ روز روز شہر آنا بچوں کو لے کر۔۔۔ اس سے اچھا تھا شہر میں ہی رہ لے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ مگر ڈیٹ فکس ہونے کے بعد تم بچیوں کو لے کر گاؤں آجاؤ گے۔۔۔ "حیدر خان مان گئے تھے۔۔۔

بالکل۔۔۔ اور اپنے بیٹے کو بھی یاد دلاتے رہنا۔۔ دلنشین کی "
مرضی کے بغیر اس سے بات تک نہیں کرے۔۔۔۔ دو سال بہت
زلیل کر لیا۔۔۔ اب کچھ عرصہ اسے سکون لینے دے۔۔۔۔ بچی
چھوٹی۔ ہے۔۔۔ بالاج کے پاس رہنے کا سوال ہی نہیں بنتا۔۔۔۔
اور اگر وہ نہیں مانتا تو۔۔۔۔۔ ایک پل کو رکا۔۔ دلنشین کو
دیکھا۔۔۔ جو چہرہ جھکائے بیٹھی ہوئی تھی خولہ کے پاس۔۔۔۔
اسکا بڑا بھائی ہونے کے ناطے میں کوئی بھی فیصلہ کر سکتا "
" ہوں۔۔۔ "سب نے اسے صدمے سے دیکھا تھا۔۔۔۔
دلنشین۔۔ اجالا۔۔۔ بچے اٹھو۔۔۔۔ خولہ۔۔۔ "اس نے تینوں کو
دیکھتے ہوئے کہا۔۔ اور خود بھی کھڑا ہوگیا۔۔۔ سفید کاٹن کے
سوٹ پر سلوٹیں پڑ گئی۔۔ بازو کہنیوں تک فولڈ کیئے۔۔۔ بھورے
بال بکھرے ہوئے تھے۔۔ وجیہ چہرہ بالکل سنجیدہ تھا۔۔۔

خولہ تم اگر ہمارے ساتھ۔۔۔۔ ہانیہ بیگم نے مایوسی سے " کہا۔۔ انکا گھر سونا ہو گیا تھا۔۔۔ اور کافی عرصے سے وہ بھی تو رہنے نہیں آئی۔۔۔

معراج نے اسے نہیں دیکھا۔۔ وہ چاہتا تھا وہ خود کرے فیصلہ۔۔۔ وہ بچی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ گول گول کالی آنکھوں والی۔۔۔ جب ہنستی ہو دائیں گال پر گہرا ڈمپل پڑتا۔۔۔ چھوٹی سی ناک۔۔۔ سرخ ہوتا چہرہ یوں لگتا کہ وہ بخار کے باعث لال ہے۔۔ مگر اسے بخار نہیں تھا۔۔ اسکا چہرہ ہی کچھ سرخ رہتا۔۔ اب بھی معراج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اب کا دن نجانے کس کس

کو دیکھ کر وہ کافی پریشان سی ہوگئی تھی۔۔۔ بار بار منہ بناتی۔۔۔ مگر سحر کی طرح زیادہ نا روتی۔۔۔

میں کچھ دنوں بعد آؤں گی ماما۔۔۔ "اسنے شرمندگی سے کہا۔ " اب دلنشین آئی تھی اسے چھوڑ کر وہ میکے تو نہیں جا سکتی تھی۔۔۔ وہ بھی کھڑی ہوگئی۔۔۔ پھر سے کچھ نکھری نکھری سے رہتی۔۔۔ گلابی ٹاپ کے ساتھ بل باٹم جینز پہنے۔۔۔ چھوٹے سیاہ بال کھلے تھے۔۔ ہلکا میک اپ۔۔۔ مگر رنگت کچھ پیلی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ آنکھیں بھی سرخ ہوتی۔۔۔ سب نے پوچھنا چاہا مگر وہ ٹال گئی۔۔۔

اجالا اور دلنشین۔۔ اور پھر سب کھڑے ہوتے گئے۔۔ ہانیہ بیگم نے ایک نظر اوپر کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔۔۔ مگر انکا

لاڈلا نظر نہیں آیا۔۔۔ شاید وہ کچھ زیادہ ی ری ایکٹ کر گئی۔۔ انہیں افسوس ہوا تھا۔۔۔

دلنشین۔۔۔ تم نے بچی کا یا۔۔ انکی بات ادھوری رہ گئی۔۔ جب " بابر سیڑھیوں سے نیچے آتا دیکھائی دیا۔۔ ایک بڑا سا سوٹ کیس اٹھائے۔۔۔

میں نے کہا بھی تھا کہ۔۔۔۔ "معراج نے ایک کاٹ دار نگاہ " اس پر ڈالی اور دلنشین کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گیا تھا۔۔۔

آپ باہر لے آئیں سامان۔۔۔ "دادی نے بابر سے کہا تو وہ سر " ہلاتے سامان باہر لے گیا۔۔۔۔ باقی سب بھی باہر کی جانب بڑھے

تھے۔۔۔ بالاج نہیں آیا۔۔ کسی سے بھی ملنے۔۔۔ ہانیہ بیگم اور۔۔۔۔ دلنشین۔۔۔ شاید اسے بھی انتظار تھا۔۔۔ شاہد۔۔۔۔ مگر وہ نہیں آیا۔۔۔۔۔

♥♥♥

جی بھر کے نہ کی تھیں باتیں
پل بھر میں وہ ہم سے روٹھے
رخصت کر کے رو پڑے ان کو
صبر کے بندھن سارے ٹوٹے

سلار لبوں سے لگائے۔۔ کھڑکی میں کھڑے وہ ان سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ سب کو۔۔۔۔ شاید نہیں۔۔۔۔ وہ ایک ہی وجود کو دیکھ رہا

تھا۔۔۔ ایک پل کو پلک نا جھپکائی۔۔۔۔ یک ٹک۔۔۔۔ سگار کا گہرا دھواں جب فضا میں چھوڑتا تو ایک پل کو سب دھندلا ہوتا مگر وہ تب بھی اسے دیکھ رہا ہوتا۔۔۔۔

من تشاء کو اٹھائے۔۔۔ سفید لانگ فراک۔۔۔۔ جس کا نیٹ کا " دوپٹہ بار بار نیچے چھوتا۔۔۔ وہ لڑکھائی بھی مگر اسے نا ٹھیک کیا۔۔۔ سنہرے گھنگھریالے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ ڈوبتے سورج کی شعائیں انکو چھو رہی تھی۔۔۔ وہ ہنس کر رہے وہاج کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی۔۔۔۔

اتنا خوش اس نے پہلے تو کبھی نہیں دیکھا۔۔ جتنی وہ آج تھی۔۔۔۔

سب گاڑی میں بیٹھ رہے تھے۔۔ وہ ابھی تک نہیں بیٹھی۔۔۔۔

)معراج کی گاڑی کی جانب بڑھتے دوپٹہ پاؤں کے نیچے آیا۔۔۔

بالاج کا دل شدت سے دھڑکا۔۔ دل کیا جا کر دماغ سیدھا کر

دے۔۔ تو اتنی لاپرواہی کررہی ہے اب سے ہی۔۔ وہ بھی تب

" جب چھوٹی بچی کو بھی اٹھا رکھا ہے۔۔۔

" اووو۔۔۔۔ ابھی گر جاتی۔۔۔ اس دوپٹے کو۔۔۔ دکو۔۔ یوں کر

لو۔۔۔ ہاں۔۔ اب ٹھیک ہے۔۔۔ "پاس کھڑے مومن نے

ایک دم اسے سہارا دیا۔۔۔ ایک بہن ہی کی طرح مگر۔۔۔۔ بالاج

سے نہیں دیکھا جا رہا تھا۔۔۔ مومن نے اسکا بازو پکڑا تھا۔۔ پھر

دوپٹے کو کندھے پر کیا دوسری جانب سے۔۔۔ اور مسکرا کر بولا

تھا۔۔ اسے آواز نہیں آئی۔۔ مگر دونوں کی مسکراہٹ دماغ گھول رہی تھی۔۔۔۔

ساتھ رکھے ایش ٹرے میں سلگار مسلا۔۔ دوسرا ہاتھ ساتھ دیوار پر اتنی شدت سے رکھا ہوا تھا کہ نیلی رگیں تنی ہوئی واضح ہو رہی تھی۔۔۔ سرخ ہوتی سیاہ آنکھیں۔۔۔۔ شدت سے بھینچے لب۔۔۔

جب سب بیٹھ گئے تب اسنے بیٹھنا چاہا۔۔ بچی اندر اجالا کو پکڑائی۔۔ ہاتھ گاڑی کے کھلے دروازے پر رکھا۔۔۔۔

بالاج کا دل شدت سے دھڑکنے لگا۔۔۔ دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ وہ ایک بار مڑ کر دیکھ لے۔۔۔ صرف ایک بار۔۔۔۔ وہ سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

دلنشین لب کاٹتے کھڑی رہی۔۔ اپنی پشت پر اسکی نگاہیں محسوس ہورہی تھی۔۔۔ دل چاہ رہا تھا کہ مڑ کر دیکھ لے۔۔۔ نجانے کیوں۔۔۔ مگر ایک بار۔۔۔۔

بالاج ہنور سانسیں روکے ہوئے تھا۔۔۔ امید سے اسکی پشت کو دیکھتا۔۔۔ اتنا برا تو نہیں تھا کہ وہ پل میں اسے فراموش کر دیتی۔۔۔

مگر پھر۔ ۔۔۔

دلنشین نے مڑ کر نہیں دیکھا۔۔ اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔ چاہنے کے باوجود نہیں دیکھا۔۔ گاڑی کا دروازہ بند ہوا۔۔ اور اسنے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

اور بالاج۔۔۔ وہ اب خاموش نگاہوں سے ان گاڑی کو دیکھ رہا تھا جو اب باہر نکل رہی تھی۔۔۔

ایک دو۔۔۔ تین۔۔۔ اور چار۔۔۔ ساری گاڑیاں نکل گئ۔ پھر پانچ منٹ گزرے اور پورا کمرہ تہس نہس ہوچکا تھا۔۔ ایک ایک چیز۔۔ قیمتی واس۔۔ ڈرسنگ ٹیبل کر پڑی مہنگی ترین پرفیوم۔۔۔

رنگ برنگی۔۔ نیچے اور پھر ٹوٹتے پی پورا کمرہ خوشبووں سے مہک اٹھا تھا۔۔۔ مگر اسکا غصہ۔۔ وہ کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

ڈرسنگ ہے سامنے دونوں یاتھ رکھتے وہ جھکا۔ اور چہرہ شیشے میں دیکھا۔۔ سرخ انگار ہوتا۔۔ وحشت زدہ سا چہرہ۔۔۔ لال انگار آنکھیں۔۔ گہرے سانس لیتے وہ اس پل ہوش میں نہیں لگا۔۔۔ اس سے یہ برداشت ہی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کچھ بھی نہیں تھا اس کے لیے۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔ ورنہ ایک پل کو دیکھ لیتی۔۔۔ اس سے برداشت نہیں ہو پا رہا تھا کہ اب وہ سب کو میسر ہوتی مگر اسے نہیں۔۔۔۔ اس سے برداشت نہیں ہو رہا رہا تھا مومن کا اسے چھونا۔۔۔ وہاج کا اس سے بات کرنا۔۔۔ اسے برداشت یہ بھی

نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کیوں گئی معراج کے ساتھ۔۔اسکی بات نہیں مانی۔۔۔۔

سگار کا پیکٹ اٹھاتے اس میں سے سلگار نکالتے لبوں کے درمیان دیکھا۔۔۔ لائیٹر اٹھا کے جلایا۔۔ شعلہ سا۔ نکلا اور لبوں کے درمیان رکھا سلگار سلگنے لگا۔۔۔ اور وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔ ایک بازو صوفے پر پھیلائے۔۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے گہرے کش لیتے۔۔۔۔ ٹانگ پر رکھی ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی۔۔۔

جبکہ کچھ دیر بعد غصے کی شدت کم ہوئی تو اسے محسوس ہوا کہ دل بھی سلگ رہا تھا۔۔۔۔۔ دکھ رہا تھا۔۔ شدت سے۔۔۔۔۔ کچھ چبھ رہا تھا۔۔۔۔

اسکا سارا ضرورت سا سامان اسنے میری سے خود پیک کروایا۔۔

کیونکہ معراج کہہ چکا تھا کہ اسے کچھ نہیں چاہیئے۔۔۔ یہ بات بھی دل کو دکھا رہی تھی۔۔۔

کیا وہ اتنا جلدی بھول گئی۔۔۔ ابھی نکلی بھی نہیں اور بھول گئی۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ اجالا اور معراج سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔ وہ خوبصورت لڑکی محبت کے لیے بنی تھی وہ صرف محبت کرنا جانتی تھی۔۔۔۔

مگر کیا اسے اس کی کوئی بھی بات اچھی نہیں لگی کبھی۔۔۔ وہ پورے نو مہینے سہی سے سو نہیں پایا۔۔ صرف اسکے لئے۔۔۔

آدھی رات کو جب سب سو رہے ہوتے وہ کچن میں اسکو پاس بیٹھائے کچھ بنا رہا ہوتا۔۔۔

رات کے آخری پہر جب آنکھیں کھلی رکھنی مشکل ہوتی تب وہ اسکا سر کندھے پر رکھے کھلے آسمان تلے بیٹھا اسکی بچوں والی باتیں سن رہا ہوتا۔۔

اسکا اتنا خیال رکھا۔۔ اسکے لئے بدلتا رہا۔۔۔ وہ جانتا تھا جو اسنے دلنشین کو تکلیف دی وہ بہت زیادہ تھی اس لڑکی کے لیے۔۔ مگر وہ تھا ہی ویسا۔۔خود غرض اور سنگدل سا۔۔۔ اب اچانک تو وہ بدل نہیں سکتا تھا۔۔ مگر بدل رہا تو تھا۔۔ اسے تکلیف دے کر خوش تو نہیں رہا کبھی۔۔ اسے اپنی انا عزیز تھی۔۔ مگر وہ لڑکی بھی تو سانسوں کی سی تھی۔۔۔۔

کیا اسے کچھ یاد نہیں آیا۔۔۔ وہ شدید غصے میں بھی اسے نرمی سے چھوتا۔۔ تب سے جب اسنے دلنشین کے وجود پر زخم دیکھے تھے۔۔۔ تب سے اسکا دل نہیں مانتا کہ اسے اور زخم ملے۔۔۔۔۔ اسے وہ خوبصورت لڑکی بالکل شفاف ہی چاہیئے تھی۔۔۔۔۔

اسے یہ بھی نہیں یاد رہا تھا دو سال وہ اسکے ساتھ رہا۔۔ اسکے ساتھ سونے کی عادت۔۔ اسے دیکھنے کی عادت۔۔۔ اسے چھونے کی عادت۔۔ اسے تنگ کرنے کی عادت۔۔۔۔ اسے اسکے بغیر کتنا تنگ کرے گی۔۔۔۔

اسے نہیں رہا یاد کہ پورا مہینہ وہ ہالے ھور کو دیکھے بغیر نہیں سویا۔۔۔

کیا اسے یاد نہیں آئے گی۔۔۔۔

جب انگلیوں پر جلن محسوس ہوئی تو وہ چونکا۔۔۔ سلگار اب ختم ہورہا تھا۔۔ اسکی تپش جھلسا رہی تھی۔۔۔

اور وہ کئی لمحے دیکھتا رہا اس ختم ہوتے سلگار کو۔۔۔ سیاہ آنکھوں کے عین سامنے کیئے۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔ کانوں میں ایک آواز گھونجی۔۔۔۔ جو جلتی پر تیل کا
کام کر گئی۔۔۔

سالے تجھے تو میں اپنی بہن کا محافظ بھی نہیں کہہ سکتا۔۔ تو ہے "
" ہی نہیں اس قابل۔۔۔۔

اور پھر دل۔ میں اٹھتے درد کو ہمیشہ کہ طرح نظر انداز کرتے وہ
اٹھا تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤

🖤 اس نے کہا الوداع ، ہم نے کہا شکریہ

..اس نے کہا جاؤں میں؟ ہم نے کہا تخلیہ

دلنشین۔۔ خولہ۔۔۔ اجالا۔۔ جمیلہ بیگم معراج سب اس وقتایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ معراج سب کو یہاں ہی ہے آیا۔۔۔

وہ آج بہت زیادہ خوش تھا۔۔۔۔۔۔ آج سب ساتھ تھے وہ۔۔۔
دلنشین بول بول کر تھک جاتی پھر کوئی کہانی سنانے لگتی۔۔۔
ہالے کو معراج نے اور سحر کو جملہ بیگم نے اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

خولہ کو بار بار یمان کی بھی پریشانی کھائے جا رہی تھی جو گاؤں میں ہی تھا۔۔ مگر یہ تسلی بھی تھی کہ وہ سب کے پاس رہ جاتا۔۔ مگر ابھی چھوٹا تھا۔۔ سو اسے پریشانی تھی۔۔۔

حیدر خان نے کہا تھا کہ وہ وہاج کے ساتھ آج ہی اسے بھیج دیں گے۔۔ وہاج نے تو آنا ہی تھا۔۔ سو وہ آجاتا مگر پھر بھی اسے پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے تو بالاج لالا سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔ افففف۔۔۔ اتنے غصے " والے۔۔ دلنشین انہوں نے کبھی تمہیں مارا تو نہیں۔۔۔ "اجالا کھانے کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔

سب نے دلنشین کو دیکھا۔۔۔ اور دلنشین۔۔ اسکی آنکھوں کے سامنے سارے منظر گھومے۔۔ "مارا تو کبھی نہیں۔۔۔ مگر مرنے کے لیے دو بار چھوڑ دیا تھا۔۔ "وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولی۔۔ پہلی بات ہی صرف۔۔ دوسری بات دل میں ہی کہی۔۔۔

لاکھ اختلاف سہی۔۔۔ مگر وہ بالاج کا۔۔ اور کچھ خود کو بھرم رکھنا چاہتی تھی۔۔۔ نا ہی اسنے یہ بتایا کہ بالاج نے اسے دو بار ڈارک روم میں بند رکھا۔۔ نا ہی یہ کمال اشرف والی کوئی بات بتائی۔۔۔ اور بہت سے شکائیتیں لگاتی رہی۔۔۔۔ معراج بس دانت پیس کر رہ جاتا۔۔۔ دل تو تھا کہ دو مکے اور لگا ہی آتا مگر چاہ ہی سکا۔۔۔

خولہ مسکرائی۔۔۔ اسے یقین تھا اسکا بھائی ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا دلنشین پر۔۔۔

" اب تو تمہاری بچی کا باپ بھی ہے دل بچے۔۔۔۔ تمہیں ہی قربانی دینی ہوگی۔۔۔ دوسری صورت میں بالاج کو نئ بیوی اور بچے۔۔۔ تمہیں بھی نیا شوہر اور بچے مل سکتے ہیں۔۔ مگر یہ بچی رل جائے گی۔۔۔ ماں باپ نا ہوں تو صبر آجاتا ہے۔۔۔ بچے سنبھل بھی جاتے ہیں۔۔ مگر جن بچوں کے ماں باپ علیحدگی اختیار کر کر چکے ہوں۔۔ وہ بچے بری طرح رلتے ہیں۔۔ نا باپ کی پوری توجہ پا سکتے ہیں۔۔ نا ہی ماں کا پیار۔۔۔ اور اسکی چاہت انہیں اندر سے توڑتی ہے۔۔۔ "جمیلہ بیگم اسے سمجھا رہی تھی۔۔ وہ چہرہ کچھ جھکائے

اپنی بچی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو سو رہی تھی۔۔ معراج کے

پاس۔۔

بالاج تم پر سختی کرتا رہا۔۔۔ کیونکہ تب تم اکیلی تھی۔۔ مگر "
اب ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔۔ وہ تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا
" ہے۔۔۔ تم اس بارے میں آرام سے سوچنا۔۔۔

سنجیدگی سی چھاگئی ماحول پر۔۔۔۔ معراج نے سب سنا۔۔ سب
ٹھیک تھا۔۔ وہ اتفاق کرتا تھا سب باتوں سے مگر۔۔۔ بالاج اس
کے لیے قابل برداشت نہیں تھا۔۔۔

خولہ کو اپنا آپ اضافی سا لگا۔۔۔ وہ پلیٹ پر جھکی ہوئی تھی۔۔ سر میں شدید درد بھی ہو رہا تھا اب۔۔۔ چہرہ سرخ ہونے لگا۔۔۔

اچھا یہ بات اب پھر کبھی ہو گی۔۔ ابھی کھانا کھائیں۔۔۔ رات ہو رہی ہے۔۔۔ "ایک نظر خولہ کو دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

اسے تکلیف ہو رہی تھی خولہ کو تکلیف میں دیکھ کر۔۔۔ دل جتنا پہلے خوش تھا اب پھر اداس ہو گیا۔۔۔۔

♥♥♥

بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک ہی سلیو لیس بنیان پہنے ۔۔۔ جس سے
اسکے مظبوط سفید بازو جھک رہے تھے۔۔۔۔ پسینے کے باعث بنیان
چوڑے۔۔ کشادہ وجود پر چپکی ہوئی تھی۔۔۔ پورا وجود ہی پسینے سے
تر تھا۔۔۔ سیاہ بال بکھرے ہوئے گیلے۔۔۔ ماتھے پہ تھے۔۔۔۔

سفید رنگت سرخ ہورہی تھی شدید۔۔۔۔۔ بنا کچھ پرواہ کیئے وہ
اب مارے جا رہا تھا اس شخص کو۔۔۔۔ پنچنگ گلوس پہنے۔۔۔۔ وہ
سارا غصہ اس پر اتار رہا تھا۔۔۔

عمران نیازی مرنے کے قریب ہوگیا تھا۔۔۔ مگر بالاج نے نہیں
چھوڑا اسے۔۔۔

" تو محافظ کہلانے کے لائق نہیں۔۔"

" تو محافظ کہلانے کے لائق نہیں۔۔"

" تو محافظ کہلانے کے لائق نہیں۔۔"

" تو محافظ کہلانے کے لائق نہیں۔۔"

" تو محافظ کہلانے کے لائق نہیں۔۔"

" تو محافظ کہلانے کے لائق نہیں۔۔"

آخری مکہ پوری شدت سے اسکے خون رستے گال پر مارا۔۔ اور ہاتھ سے پنچنگ گلوس اتارتے پیچھے مڑا۔۔۔۔

عمران نیازی تو خیر۔۔ بابر کو بھی اس سے ڈر لگا۔۔ اسکا اتنا شدید وحشی پور کبھی نہیں دیکھا تھا کسی نے۔۔۔ جب پہلی بار عمران

نیازی اور کمال اشرف ملے تب بھی نہیں۔۔۔ مگر آج۔۔۔
نجانے اسے کیا ہوا تھا۔۔

گن دے مجھے۔۔۔ "سرد و سپاٹ لہجہ۔۔۔ اس وقت وہ بھول گیا"
تھا کہ پہلے قتل کا گلٹ ابھی تک تھا دل میں۔۔۔

" سر۔۔۔ وہ۔۔۔"

پس*ٹل دے۔۔۔ "وہ اتنی قوت سے چلایا کہ بابر سٹپٹا"
گیا۔۔۔۔۔ اسکے سر پر خون سوار تھا۔۔۔ وہ اپنی بیوی ہی حفاظت
نہیں کس سکا۔۔ آج یہ بات اسے دوبارہ یاد دلائی گئی۔۔۔ وہ بات
جو کبھی وہ بھولتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

"معاف۔۔۔ معاف کردو۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ معاف۔۔۔

آئندہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے معاف۔۔۔ "عمران نیازی بمشکل کچھ
بولنا چاہ رہا تھا۔۔۔ مگر زخموں کے باعث بول نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"سر۔۔۔ سر۔۔ اسکے بچے ۔۔۔ہیں دو۔۔۔۔ وہ انتظار میں
ہونگے۔۔۔۔ "بابر نے اب بھی گن نہیں دی۔۔۔ نا کچھ۔۔۔۔

"تو۔۔۔ اسکے بچوں کو ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے میں نے۔۔۔ یہ کمی**نہ
آج نہیں بچے گا۔۔۔۔ "ڈارک روم تھا۔۔۔ ادھر سب ہوتا تھا۔۔۔
وہ خود ہی کچھ ڈھونڈنے لگا۔۔ اوپر جا کر گن لاتا۔۔ اتنا صبر نہیں
ہو رہا تھا۔۔۔

" سر۔۔۔ اپکی بھی۔۔۔ بیٹی ہے۔۔۔۔ "

اور اسکے ہاتھ تھمے۔۔۔ قدم رکے۔۔ سانسیں بکھری۔۔۔ اسنے مڑ کر دیکھا بابر کو۔۔۔ ایسی نگاہوں سے کے بابر کو لگا اب اسکی باری ہے۔۔۔

میری بیٹی۔۔۔۔ اسکا کہا۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ اسکے سامنے آیا۔۔ " سرد مہری لیئے ہوئے لہجہ۔

سر۔۔۔ بچے۔۔ تو بچے ہوتے ہیں۔۔۔۔ "بابر نہیں چاہتا تھا کہ وہ" دوبارہ قت**ل کرے۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا جبھی روکنا چاہا۔۔۔

تمہیں تمہاری ۔۔۔ بچی ۔۔۔ بچی ۔۔ کا ۔ واسطہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ "

مجھے ۔۔۔ جانے دو ۔۔۔ "بالاج کچھ سخت کہنا چاہتا تھا ۔۔ کچھ کرنا چاہتا تھا ۔۔ مگر نہیں ۔۔ رک گیا ۔۔۔ بچی کا واسطہ ۔۔۔ اسکی بچی کا ۔۔۔۔ وہ ہل نہیں پا رہا تھا اب ۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ڈارک روم سے نکل رہا تھا ۔۔ اور بابر عمران نیازی کو کھول رہا تھا اب ۔۔۔

♥♥♥

بابا۔۔۔ بابا۔۔۔۔۔۔۔ "دو چھوٹے بچے بھاگتے ہوئے آئے تھے "
اسکے پاس۔۔ جیسے ہی وہ اندر آیا۔۔۔ وجود پر کئی نشان تھے۔۔ مگر
کچھ علاج کے باعث۔۔ ٹھیک ہوگیا۔۔۔۔۔ مہینہ ہوگیا تھا بالاج
کی قید سے آزاد ہوئے۔۔۔

دو سال۔۔ ایک مہینے بعد بچوں کو دیکھا تو آنکھیں بھر آئیں۔۔۔ وہ
بالاج کو جان گیا تھا جبھی اسکے خلاف کچھ بھی بولنے کا ارادہ ترک
کر دیا۔۔۔

امبر بیگم نے انہیں سہارا دے کر بیٹھایا تھا صوفے پر۔۔۔ اور
خود پانی کا گلاس دینے لگی انہیں۔۔۔۔

" بابا۔۔ ہم۔ نے آپکو بہت مس کیا۔۔۔ آپ کدھر تھے۔۔۔۔ "
چھ سالہ بچہ بے تابی سے بولا۔۔۔۔ دو سال باپ کو تصویروں میں
دیکھ کر تھک گیا تھا۔۔۔

بس اب آگیا ہوں۔۔۔ اب کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔ "عمران"
نیازی نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

یہ سب آپ کے ساتھ کس نے کیا بابا۔۔۔۔ "دس سال کے "
بچے کو انکے زخموں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ سنجیدہ
لہجہ۔۔۔۔ ۔۔

عمران نیازی نے اپنے بڑے بیٹے کو دیکھا اور۔۔۔۔۔۔

❤❤❤

حیدر حویلی میں شادی کی تیاریاں اب زور و شور سے چل رہی تھی۔۔۔ اس مہینے کے آخر میں مومن آمنہ اور وہاج اجالا کی شادی طہہ ہوچکی تھی۔۔۔۔

بالاج کو دلنشین کا ولیمہ بھی ان دونوں کے ولیمے کے ساتھ رکھا تھا۔۔ دلنشین نے بہت اعتراض کیا مگر سب کا کہنا تھا کہ خاندان والوں کو پتا ہونا چاہیے۔۔۔ جبھی وہ مان گئی۔۔۔

بالاج کی یاد آتی کبھی کبھی۔۔۔ مگر وہ انکاری تھی۔۔۔ وہ نہیں ماننا چاہتی تھی ایسا کچھ بھی۔۔۔۔ پھر اسے اب تو بالاج سے اور ڈر لگتا۔۔۔ وہ اب تو نہیں چھوڑتا اسے۔۔ اگر ایک بار مل۔ جاتی تو۔۔۔ اسی وجہ سے وہ اب تک حویلی بھی نہیں گئی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب بالاج اس کا دل اب کہیں نہیں لگتا۔۔۔ کئی بار کہا دل نے کہ مل آئے بات کر لے۔۔ مگر وہ نہیں گیا۔۔ اسے اپنی وہ تزلیل بھولتی ہی نہیں۔۔۔ کوئی اتنا اہم ہوکر اپنا بے پروا۔۔۔۔

ہالے کو دیکھنے کے لیے تڑپ گیا۔۔ مگر کچھ نہیں بولا۔۔۔۔ خولہ سے مل لیتا کبھی۔۔ اسکے بچوں کو دیکھتا تو دل میں کسک اٹھتی۔۔۔۔ دل اور زخمی ہوتا۔۔

آجکل وہ بھی حویلی میں آگیا تھا ۔۔۔ اپنے ولیمے کا بھی اسے پتا تھا۔۔ اور اسے شدت سے انتظار تھا اس دن کا۔۔ کچھ حساب تھے۔۔ جو بے باک کرنے تھے اسے۔۔۔ اتنی جلدی تو اتنا اچھا نہیں بن سکتا تھا۔۔۔

اسے انتظار تھا کبھی وہ دوبارہ اسکے سامنے آئے گی کب وہ اسے دوبارہ سے پا سکے گا۔۔ کب وہ اسے بتا سکے گا کہ اس نے کتنی بری غلطی کی۔۔ اس سے دور جا کر۔۔۔۔۔

❤❤❤

گرے شلوار قمیض میں ملبوس۔۔۔ بازووں کو فولڈ کرتے وہ سیڑھیوں سے نیچے آرہا تھا جلدی میں۔۔۔ بھورے بال جیل سے سیٹ تھے۔۔ کشادہ چوڑے وجود پر قمیض کی فٹنگ اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ وجہی سے نقوش سنجیدہ سے تھے۔۔۔۔

مومن۔۔۔۔۔۔ "فوزیہ بیگم نے اسے دیکھتے ہی پکارا۔۔۔ اجکل" وہ نظر ہی کہاں آتا۔۔ ہر وقت کام کام اور کام۔۔۔۔۔
بس۔۔۔۔۔۔ کسی دوسرے کام کی خبر تھی ہی نہیں جیسے اسے۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ ماں۔۔۔۔ کام تھا کوئی۔۔۔ "سنجیدہ مگر نرم لہجہ تھا۔۔۔"

بچے کدھر ہوتے ہو۔۔۔۔ تمہاری شادی ہے کچھ دنوں میں اور"
تم۔۔۔ تمہیں کوئی خبر ہی نہیں ہے۔۔۔ "انہوں نے شکوہ کیا
تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ وہ۔۔۔ بس۔۔ کم ہیں کچھ۔۔ میں چاہتا ہوں کہ شادی "
سے پہلے حویلی کے آخری کام بھی ختم ہو جائے۔۔۔ میں چاہتا
ہوں کہ شادی کے بعد ہم وہاں شفٹ ہو جائیں۔۔۔ "وہ ہنوز
سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ تمہیں۔۔۔ تمہیں آمنہ سے تو کوئی مسئلہ۔۔۔ مطلب"
ٹھیک ہے نا سب۔تم خوش ہونا۔۔ "اسکی زیادہ دلچسپی نا محسوس کر
کے انہیں ڈر تھا کچھ۔۔۔

خوش۔۔۔ ہمم۔۔۔ میں مطمئن ہوں۔۔۔ "نگاہوں کے "

سامنے وہ معصوم سی سبز و نیلی آنکھوں والی لڑکی گھومی تو دل دھڑکا

تھا۔۔ وہ بھولی تو نہیں تھی اسے کبھی۔۔ اب وہ اسے سوچنے لگ

تھا۔۔۔ اب وہ خولہ کو نہیں سوچتا۔۔ مگر اب وہ خواب نہیں بنتا

تھا۔۔۔۔ بس اسے آمنہ اچھی لگی۔۔ اس سے زیادہ شاید کچھ

نہیں۔۔ اگر کچھ تھا بھی تو اب وہ تب تک اسے سچ نہیں ماننا چاہتا

تھا جب تک وہ اسے نواز نا دی جاتی۔۔۔۔

ایک بار خوابوں کو دیکھ لیا ٹوٹتے اب ایسا کچھ نہیں سہنا چاہتا

تھا۔۔۔

خدا نصیب اچھا کرے میرے بچے کا۔۔ "انہوں نے اسکا ماتھا" چومتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ کچھ اور باتیں کرنے کے بعد مومن باہر نکل گیا۔۔ اور وہ دوبارہ کاموں میں مصروف ہو گئی۔

❤❤❤

زیادہ ہواؤں میں نہیں اڑنے لگی ہو تم ہاں۔۔۔۔ "وہاج نے " اسکو گھورتے ہوئے کہا۔ جو کچھ پسند ہی نہیں کر رہی تھی۔۔ وہ سب شادی کی شاپنگ پر آئے ہوئے تھے۔۔۔ مگر اجالا کب سے کچھ پسند ہی نہیں کر رہی تھی۔۔۔

اب دلنشین اور خولہ تھک کر اسے وہاج کے پاس چھوڑ کر اگے بڑھ گئی تھی۔۔ اجالا کے چکر میں تو بس ہو جانی تھی شاپنگ۔۔۔

ہلکے پرپل کلر کے شارٹ فراک کے ساتھ وائٹ کیپری پہنے۔۔ وائٹ شفون کا دوپٹہ گلے میں ڈالا ہوا تھا۔۔ سنہرے بال کھلے تھے۔۔ میک اب سے پاک۔۔ صاف شفاف معصوم چہرہ۔۔ مگر معراج کو اس وقت بالکل بھی معصوم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

وائٹ بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے۔۔ شرٹ کے اوپری بٹن کھلے ہونے کے باعث چورا کشادہ سینہ کچھ واضح ہو رہا تھا۔۔ ورزشی دلکش وجود ۔۔ وہ اچھا لگ رہا تھا۔۔

ادھر آؤ۔۔۔ میں بتاتا ہوں کہ کیا لو۔۔۔۔ "بازو کلائی سے" تھامتے اسے اپنے ساتھ لیئے وہ ایک شاپ میں آیا۔۔۔ اجالا نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ وہ اسکو دیکھتی رہی کچھ پل۔۔۔۔۔ بولی کچھ نہیں۔۔۔۔

وہ اب ایک ایک سوٹ دیکھتے ریجیکٹ کر رہا تھا۔۔۔۔ کچھ دیر بعد اسکی نگاہ ایک سوٹ پر پڑی تو آنکھوں میں دلچسپی جاگی۔۔۔۔

وہ والا دیکھائیں۔۔۔ "اسنے ایک سوٹ کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔" تو سیل مین نے جامنی رنگ کا لانگ برائیڈل فراک اسکو دیکھایا۔۔ اسپر انتہائی نفیس اور خوبصورت کام ہوا تھا۔۔۔۔

پچھلا گلا کچھ گہرا تھا اور ڈور سے بند ہوتا۔۔۔ بھاری اور خوبصورت۔۔ اسے بہت اچھا لگا۔۔۔ مڑ کر اجالا کو دیکھا۔۔۔

یہ ٹرائے کر کے آؤ۔۔۔ "اسنے دوسرا حکم دیا۔۔ اور ڈریس " اسکا تھمایا۔۔۔

مگر۔۔۔ اچھا رکیں۔۔۔ " وہ خود تھکی ہوئی تھی جبھی آرام " سے مان گئی۔۔ اور ڈریس لے کر چینجنگ روم میں گئی۔۔ وہاج بھی ادھر ہی آگیا تھا۔۔۔ جب کافی دیر گزر گئی تو وہاج کو اب " کوفت ہونے لگی۔۔۔ " اجالا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ ہاں۔۔۔ دروازہ ہلکا سا ناک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اندر اجالا اس ڈوری کو بند کرنے کی کوشش کرتے اب تھک گئی تھی۔۔۔ اب ایسے تو جا نہیں سکتی تھی باہر۔۔۔

" اجالا۔۔۔ اسنے دوبارہ پکارا۔۔۔ میں اندر آجاؤں گا اب۔۔۔"

اسے غصہ آنے لگا۔۔۔۔ اس سائیڈ زیادہ لوگ نہیں تھے۔۔۔ جو تھے وہ اپنے میں مصروف تھے۔۔۔

اندر نہیں۔۔۔۔۔ نہیں آنا۔۔۔ جائیں۔۔۔۔ "اسنے کچھ کہنا تھا" جب وہ اندر آگیا۔۔۔ اجالا نے لاک کیا نہیں تھا۔۔۔۔

وہاج نے کچھ کہنے کو لب کھولے مگر اسے دیکھتے ہی بس بھول گیا۔۔۔۔

جامنی رنگ ۔۔ بھاری جوڑا اسکے نازک سراہے پر غضب ڈھا رہا تھا۔۔۔۔ سنہرے بکھرے بال۔۔۔ ایک ہاتھ سے پیچھلے گلے کی ڈوری کو تھامے۔۔ وہ اب ڈر کر پیچھے ہوگئی۔۔۔۔ اور دیوار کے ساتھ لگ گئی۔۔۔

" اندر۔۔۔ اندر کیوں آئے۔ ہاں۔۔۔۔۔ تمیز نہیں ہے۔۔۔ یہ لڑکیوں کو چینجنگ روم ہے۔۔۔ جائیں۔۔۔ وہاج۔۔۔۔ "

مگر وہ نہیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کے قریب آنے لگا۔۔۔۔

اجالا نے وہاں سے بھاگنا چاہا مگر نہیں۔۔۔ وہ تب تک پہنچ آیا تھا۔۔ ایک ہاتھ دیوار پر رکھے وہ مخمور نگاہوں سے اسے دیکھتا جا رہا تھا۔۔۔

وہاج۔۔۔۔ "اسنے دور کرنا چاہا۔۔ "

ہممم۔۔۔ "بھاری بوجھل لہجہ۔۔۔ گہری بے باک " نگاہیں۔۔۔

اجالا کو پسینہ آنے لگا۔۔۔ تنفس بگڑا۔۔۔

تم اپنی دلکش لگ رہی ہو کہ دل بے ایمان ہورہا ہے۔۔۔ "وہ"
اس سے دور مگر کافی قریب تھا۔۔ سانسوں کی تپش اجالا کو اپنے
چہرے پر محسوس ہورہی تھی۔۔۔۔

مگر دنوں کے وجود میں ایک فاصلہ تھا جسے اسنے نا سمیٹا۔۔۔۔۔
بے خودی میں بھی ایک فاصلہ رہنے دیا۔۔۔۔۔

وہاج جا۔۔۔۔ جانا ہے۔۔۔ آپ پلیزز۔۔۔ دور ہوں۔۔۔۔ "وہ"
شدید گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔ ایسی ایسی اور اتنی قریب اس نے پہلے
کبھی نا سہی۔۔ اوپر سے بیک ڈور بھی کھلی تھی۔۔۔۔۔

وہاج نے دیوار سے ہاتھ اٹھاتے اسکی نازک کمر پر رکھا۔۔ اور اسے اپنے قریب کیا۔۔ یوں کہ نا وہ اس سے ملی۔۔۔ نا ہی دیوار کے ساتھ پن ہو سکی۔۔۔

اتنی قربت پر وہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔ جان تب نکلتی ہوئی محسوس ہوئی جب اسکی ہاتھوں کے پر تپش لمس کمر پر محسوس ہوا۔۔ اوپر کندھوں کے پاس۔۔۔

تڑپ کر دور ہونا چاہا۔۔ وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہاج کچھ اور نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ اتنے قریب چہرے۔۔۔ اسکا دل کیا۔۔ ایک بار پھر ان نرم گالوں کو چھوئے۔۔۔۔ مگر صرف چاہ سکا۔۔ دل کیا کہ اسکی وجود سے اٹھتی خوشبو میں سانس لے۔۔ اسنے لی

تھی۔۔۔ اسکے بالوں کے پاس چہرہ کرتے آنکھیں موندتے اسنے نش*ے کی طرح انحیل کی۔۔۔

سب نش*ہ چھوڑ دوں۔۔۔ گر ایک تم چھونے کو میسر ہو " جائے۔۔۔۔ "وہی بے باک بوجھل لہجہ۔۔۔ڈور کو بند کرتے۔۔۔ ہاتھ کمر پر باندھے اور اسے دیکھا ۔۔۔ بے باک مخمور نگاہوں سے۔۔۔۔

وہ اسکی قریب پر سمبھلی نہیں تھی کہ یہ بے باک زبان۔۔۔۔ اسکا چہرہ بھانپ اڑانے لگا تھا۔۔۔

" میں۔۔۔ اب رو۔۔۔ دوں۔۔۔ گی۔۔۔ اور معراج۔۔۔۔ لالہ کو بھی بتاؤں۔۔۔ "کمر پر باندھے اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر انہیں دور ہٹانا چاہا۔۔ اور خود جھک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

کچھ لمحے یوں ہی اسے دیکھنے کے بعد اسے چھوڑ دیا۔۔ اجالا ایک دم دور ہوئی تھی۔۔۔۔

" کیسی لگ رہی ہو۔۔۔۔ یہ تب بتاؤں گا۔۔ جب مجھے نواز سی جاؤ گی بیوقوف لڑکی ۔۔۔ "گال کو شہادت کی انگلی سے چھو کر وہ بے باکی سے کہتے دور ہوا۔۔۔ "چینج کر لو۔۔۔۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ "اور پھر وہ باہر نکل گیا تھا۔۔۔

اجالا بے گہرا سانس لیتے بکھری سانسیں ہموار کرنی چاہی تھی۔۔۔۔۔۔

♥♥♥

حیدر حویلی میں آج عجب گھما گھمی تھی۔۔ ہر کوئی ادھر ادھر گھومتا نظر آرہا تھا۔۔۔۔ فیری لائیٹس سے روشن حویلی۔۔۔ ڈھولک میوزک۔۔۔۔ عجب سا منظر تھا۔۔۔۔

میں اب اسے ماروں گی۔۔۔ "خولہ نے اب چڑ کر کہا تھا۔۔۔ "

پانچ ماہ کی سحر نے الگ دماغ کی دہی کی رہتی۔۔۔ اب بھی اونچا اونچا روئے جا رہی تھی۔۔۔

جبکہ اسکے ساتھ کا۔۔ یمان خاموشی سے لیٹا ہوا تھا۔۔۔

خولہ نے نیلے رنگ کی لانگ قمیض کے ساتھ چوری دار پاجامہ پہنا ہوا تھا۔۔ سیاہ چھوٹے بال۔۔۔ ہمیشہ کی طرح کھلے تھے۔۔۔ ہلکے میک اپ کے ساتھ ڈیپ ریڈ لپ اسٹک لگائے وہ سحر کو چینج کروانے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔

تم مجھے دے دو اسے۔۔۔ ویسے بھی ہالے تیار بھی ہوگئی ہے۔۔۔"
اسے میں کر دیتی ہوں تیار۔۔۔ "اورنج کلر کے لانگ فراک کے ساتھ سلور ہائی ہیل پہنے۔۔۔ سنہرے گھنگھریالے بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔۔ ہلکے پھلکے میک اپ میں خوبصورت چہرہ اور روشن

لگ رہا تھا۔۔۔ کلائیوں میں چوڑیاں بھر بھر کر ڈالی ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ لوگ دو دن پہلے ہی آئے تھے۔۔۔ اور آج مومن آمنہ۔۔ وہاج اور اجالا کی مہندی تھی۔۔۔۔۔ اس دوران اسنے ایک بار بھی بالاج کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

خولہ کی بیماری کا اب سب کو پتا تھا۔۔۔ کچھ پل کو کوئی بولنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ مگر پھر جب معراج نے یقین دلایا کہ ہو جائے گا علاج تو کچھ امید ملی۔۔۔

تب سے خولہ کا علاج ہورہا تھا۔۔ ایسے میں سب اسکا بہت خیال رکھتے۔۔۔

شادی سادگی سے کرنی چاہی مگر خولہ نے نہیں کرنی دی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکی وجہ سے اس کا خاص دن خراب ہو۔۔۔

اچھا۔۔۔۔ چلو دیکھو تم اسے۔۔۔ بلکہ یہ لو اسکے کپڑے۔۔۔" لے جاؤ اپنے روم میں۔۔۔ میں یمان کو لے کر جاتی ہوں نیچے۔۔۔۔ اجالا بھی آنے والی ہو گی۔۔۔ "اسنے سحر کے ساتھ پکڑنے بھی اسے پکڑوائے۔۔ اور خود بیٹھ گئی تھی۔۔۔ دلنشین نے افسوس سے اسے دیکھا۔۔ ان کی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔ معراج اسے سب بتا بھی چکا تھا۔۔۔ اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا خولہ سے۔۔۔ اسے تو وہ اچھی لگتی۔۔۔ شفاف سی۔۔۔

اجالا کے ساتھ پڑی گئی تھی۔۔۔ خولہ کی طبیعت نہیں تھی ٹھیک۔۔ اور دلنشین تو زیادہ باہر جاتی ہی نہیں۔۔ وہ بالاج سے بچ رہی تھی۔۔ جتنا ہو سکتا تھا۔۔ پھر بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔۔۔

بچی کو لیئے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

♥♥♥♥

یہ۔۔ یہ ہیل مت پہنو۔ خولہ۔۔ "وہ ابھی ہی کمرے میں " آیا تھا اور اسے بلیک پینسل ہیل پہنتے دیکھ کر کہا۔۔۔

وائٹ کاٹن کی شلوار قمیض۔۔۔ کے اوپر کریم کلرڈ کوٹ۔۔۔

بھورے بال جیل سے سیٹ تھا۔۔۔ وہ کافی اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

خولہ نے ایک نظر اسے۔۔ اور پھر ہاتھ میں موجود ہیل دیکھا۔۔

مگر کیوں۔۔۔۔ "اسے حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ ہائی ہیلز کی"

دیوانی لڑکی تھی۔۔۔۔۔ ب بھی وہی پہننا چاہ رہی تھی۔۔۔

تم کچھ اور دیکھو کو۔۔۔۔ کچھ فلیٹ۔۔۔ یہ مت پہنو۔۔۔۔۔ "وہ"

اب اسکے پاس آگیا تھا۔۔۔۔ عین اسکے سامنے کھڑے وہ اسے

مخمور نگاہوں سے تک رہا تھا۔۔۔ اسے

جسکا خوبصورت سراپا اب سب کچھ لگتا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔ "وہ افسردہ ہوگئی۔۔ جب اسے ہی نہیں لگتی ہیل اچھی تو کیا کرتی پہن کر۔۔۔ وہ اٹھی تھی۔۔۔ اور اب دوسرا کچھ دیکھنا چاہ رہی تھی۔۔۔

جب معراج کے کلائی سے تھامتے اسے اپنے پاس کیا۔ اور دوسرا ہاتھ اسکی کمر پر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

خوکہ سٹپٹائی۔۔ مگر دور نا ہوئی۔۔۔ چہرہ کچھ گلابی سا ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اسکی قمیض کے بٹن کو دیکھ رہی تھی۔۔ اور معراج اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

دونوں کے دل کی دھڑکن بکھری ہوئی تھی۔۔۔ قریب کے باعث خمار چھلکنے لگا اسکی گرے آنکھوں سے۔۔ کمر پر گرفت تنگ کرتے اسے اور قریب کیا۔۔۔ خولہ نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے اب دور کرنا چاہا تھا۔۔ دل اب کانوں میں گھونجے لگا تھا۔۔۔ معراج کی سانسوں کی پتش۔۔۔ مردانہ پرفیوم کی خوشبو انتہائی قریب سے آتی۔۔۔ فسوں میں قید کرتی جا رہی تھی۔۔۔۔ وہ شخص ساحر تھا۔۔۔۔ اسکے سحر سے نکلنا مشکل ترین کام تھا خولہ کے لیے۔۔۔

ہمیں دیر ہو رہی ۔۔۔۔ ہے۔۔۔ "اسنے التجا کی ...دل اسے" پاس پا کر کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔۔۔ شدت سے۔۔۔ چہرہ گلابی ہورہا تھا۔۔۔

انکے ایک تغافل سے ٹوٹتے ہیں دل کتنے
انکی ایک توجہ سے کتنے زخم بھرتے ہیں۔۔

مجھے ڈر ہے کہ ہمیں دیر نا ہو جائے۔۔۔ "انگلیوں کے پوروں " سے گال کو چھوتے وہ بہت کم آواز میں بولا تھا۔۔۔

خولہ نے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔۔ موت تھی ہی تکلیف دہ مگر یہ خیال جانلیو تھا کہ وہ جدا ہو جاتے۔۔۔

مجھے ڈر ہے تمہاری آہ مجھے نا لگ جائے۔۔۔ میں خالی ہاتھ نا رہ " جاؤں۔۔

انگھوٹے سے ریڈ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں کو چھوا تو دل میں انکی طلب جاگی تھی۔۔۔

" میں۔۔۔ سوری۔۔۔ مجھے۔۔ پتا نہیں کیا ہو گیا تھا۔۔۔ میں اپنے۔۔ حواس میں ہی نہیں تھی۔۔۔۔ پلیززز۔۔ ایسا تو مت کہیں۔۔۔ "ہاتھ بڑھا کر اسکے گال پر رکھا۔۔۔ ہلکی ہلکی داڑھی کی چبھن ہوئی محسوس۔۔۔۔ پلکیں لرزنے لگی تھی۔۔۔۔

" میں نے ایک طویل ازیتوں کے بعد تمہیں پایا ہے۔۔۔۔ سکون پایا ہے۔۔۔۔ بس پایا ہے۔۔۔ اب کھونے کی ہمت نہیں مجھ میں۔۔۔۔۔ میں بھی اب جینا چاہتا ہوں۔۔ تمہارے ساتھ۔۔۔۔ "

ہنوز انگھوٹا لبوں کو چھو رہا تھا۔۔ اور وہ انہیں دیکھ رہا تھا بے باک نگاہوں سے۔۔۔

معراج۔۔۔۔ "وہ اب اسکی بے باک نگاہوں کی تاب نہیں لا پا رہی تھی۔۔۔ اوپر سے اسکے ہاتھوں کے باک باک لمس۔۔۔ اسکی باتیں الگ دل کی دھڑکنیں منتشر کرنے کی وجہ بنی ہوئی تھی۔۔۔

" آج رات ہم کہیں باہر چلیں۔۔۔ میں کچھ وقت تمہیں ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔۔ تم چاہتی تھی نا کہ پورے چاند کی شب۔۔ تم میرے ساتھ تنہا چلو۔۔۔ ہممم۔۔۔ جھک کر لبوں کو نرمی سے چھوا تھا۔۔۔ خمار کے باعث آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔ اسکی کمر پر

رکھا ہاتھ۔۔۔ وہ اب گرفت تنگ کر رہا تھا۔۔ "میں تمہاری خواہش پوری کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ چلو گی نا میرے ساتھ۔۔۔۔ "

خولہ کے لیے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ چہرہ بھانپ اڑا رہا تھا۔۔ گردن و پشانی نم ہو رہی تھی۔۔۔۔ لرزتی پلکیں۔۔۔ بگڑا تنفس۔۔۔ اسکی باتیں دل پر لگے زخم دھو رہی تھی۔۔ مگر وہ جانتی تھی۔۔ وہ نشان کبھی نہیں مٹ پاتے۔۔۔ جو ان زخموں کے تھے۔۔۔

"بتاؤ۔۔۔۔ "جھک کر گال کو چھوا۔۔ نرمی سے۔۔۔۔ مخمور۔۔۔ بے باک نگاہیں اسکے چہرے سے ہٹ نہیں رہی تھی۔۔۔

معراج میں۔۔۔۔ "اسنے کچھ کہنا چاہا جبھی کوئی اندر داخل ہوا "
تھا۔۔

ماا مااااا۔۔۔ با۔۔ بابا۔۔۔ "وہ بمشکل دیواروں کا سہارا لے کر "
چلتی آندر آرہی تھی ماما بابا پکارتی۔۔۔۔۔۔ "ا
معراج نے ایک نظر اسے دیکھتے پھر دروازے کی جانب دیکھا۔۔
جہاں دروازہ کا سہارا لے کر کھڑی سوہا متلاشی نگاہوں سے پورے
کمرے میں پری کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔

کیا۔۔۔ ہوا سوہا۔۔۔ اکیلی کیوں گھوم رہی ہو۔۔۔ "خود کو نارمل "
کرتی وہ سوہا کی جانب بڑھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔ جو بے بی پنک

فیری فراک میں دو پونیاں کیئے کھڑی اب رونے کی تیاری میں تھی۔۔۔

ماما۔۔۔ بابا۔۔۔ نہیں ہیں۔۔۔ "اسنے منہ بسورتے ہوئے کہا" تھا۔۔ ساتھ ہی رونے لگی۔۔۔ وہ بول سہی لیتی تھی اتنا کہ دوسرا سمجھ لیتا تھا۔۔۔

خولہ نے اسے اٹھا لیا اور اسکے گال پر لب رکھے تھے۔۔۔۔ "ماما بھی آجائیں گی۔۔۔ آپ بیٹھو۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ "اسکے معراج کو نہیں دیکھا جو۔۔۔ اسے ہی دیکھ رہا تھا شکوہ کناں نگاہوں سے۔۔۔

میں رات کو تمہارا انتظار کروں گا۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔ "

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہنوز اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو " اب سوہا کو ساتھ بیڈ پر بیٹھا چکی تھی۔۔۔۔ یمان اب بھی بیڈ پر ہی لیٹا ٹکر ٹکر سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ سوہا اب یمان کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔ وہ خوش ہوگئی۔۔۔ معراج کا سخت موڈ آف ہوا تھا۔۔۔ سوہا اسے بھی سحر ہی کی طرح عزیز تھی مگر اس وقت وہ کسی کی مداخلت نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔۔

معراج۔۔۔ یہ دنوں رات کو جاگتے ہیں۔۔۔۔ میں ان کو نہیں " چھوڑ سکتی ہوں اکیلی۔۔۔۔ "اسے بے بسی سے کہا تھا۔۔۔ یہ سچ بھی تھا۔۔۔ وہ کس کے پاس چھوڑ سکتی انہیں۔۔۔

معراج نے خاموش نگاہوں سے اسے کئی پل دیکھا پھر سر ہاں میں ہلا دیا۔۔۔۔ مگر وہ خوش نہیں تھا۔۔۔

❤❤❤

اپنے اورینج کلرڈ گھیر دار لانگ کو سمبھالتی وہ سیڑھیوں سے نیچے اترتے محتاط نگاہوں سے ساری جگہ دیکھ بھی رہی تھی۔۔۔
گھنگھریالے بالوں کو ایک جانب سے پیچھے کیئے دوسری جانب سے اگے کیئے ہوئی تھی۔۔۔

میک اپ ہلکا تھا۔۔ وہ کافی دلکش لگ رہی۔۔ سحر کو اٹھایا ہوا تھا اور پہلی بھی ہائی ہیل تھی۔۔ جبھی وہ آرام سے اتر رہی تھی۔۔۔

ہالے ھور وہاج کے پاس تھی۔۔۔ اسے ٹینشن تھی اسکی مگر مطمئن بھی تھی۔۔۔۔

دلنشین آپی۔۔۔۔ آپ تو بہت اچھی لگ رہی ہیں۔۔۔۔ "بیلا " نے اسکو دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ دلنشین بس مسکرا کر رہ گئی وہ اتنے لوگوں کو جانتی ہی نہیں تھی،۔۔۔ سو زیادہ بات نا کر پاتی۔۔۔۔

بیلا مجھے دیکھ دو کہ ہالے کدھر ہے۔۔۔ "اب کہ اسنے " فکرمندی سے کہا تھا۔۔ مگر بیلا کچھ کہتی جبھی باہر سے شور اٹھا تھاا۔۔۔ شاید اجالا اور آمنہ آگئی تھی۔۔۔۔

وہ بھی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ ہائی ہیل کی ٹک ٹک دلفریب سا ساز بکھرتی جا رہی تھی۔۔۔

سارا انتظام لان میں کیا گای تھا۔۔ اجالا اور امنہ دونوں ہی کی مہدی ایک ساتھ لان میں ہونی تھی۔۔۔

باہر آئی تو الگ ہی طوفان بدتمیزی مچا ہوا تھا۔۔ ڈھول کی آواز کانوں کو پھاڑ رہی تھی۔۔۔ اتنا شور۔۔ اتنے لوگ۔۔۔ وہ ایک پل کو گھبرا کر رہ گئی تھی۔۔۔

مگر پھر آگے بڑھی۔۔۔ خولہ اسے سامنے ہی نظر آگئی جبھی وہ جلدی سے اسکی جانب گئی۔۔۔

" اجالا تو آگئی ہے۔۔۔ چلو تم جاؤ اسے رسیو کرو۔۔۔ اسے مجھے

دو۔۔۔۔ "خولہ نے اسے سحر کو لیا۔۔۔

" یار خولہ۔۔۔ تمہارا وہ بھائی کدھر ہے۔۔۔ "لب کاٹتے ادھر

ادھر دیکھتے اسنے پریشانی سے کہا۔۔۔

" دلنشین۔۔۔ کہیں تم میرے بھائی کو یاد تو نہیں کر رہی۔۔۔۔

خولہ نے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ چھوٹے"

بال کھلے اچھے لگ رہے تھے۔۔۔

" اففففف۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے یار۔۔۔ کہیں میں انہیں مل گئی تو

میری تو خیر نہیں "اسنے منہ بسورا

ہاہاہا۔۔ تو کس نے کہا کہ پنگا لو۔۔ بالاج لالا تو کسی کو معاف" نہیں کرتے۔۔ ہاہاہا۔۔ خیر مناؤ۔۔ "سحر کے گال چومتے وہ سے چھیڑتے ہوئے بولی۔۔ ہنستے ہوئے۔۔ اسکی سیاہ پر کشش آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔

دلنشین نے ایک خاموش نگاہ اس پر ڈالی۔۔ کوئی اس سجی سنوری ہنستی مسکراتی لڑکی کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ کتنی تکلیف میں تھی۔۔

اب تم مجھے ڈرا رہی ہو۔۔۔ "اسنے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا " تھا۔۔

ہاہاہاا۔۔ اچھا جاؤ۔۔۔ میں ضرور جاتی مگر اتنا لوگوں کے شور" اور بھیڑ میں نہیں جا پاؤں گی۔۔۔ "وہ افسردہ ہوگئ کچھ۔۔۔

اچھا۔۔ اب تم منہ نا بنانا۔۔۔ میں جاتی ہوں۔۔۔ "فراک " سمبھالتے وہ اگے بڑھی اور ایک پل کو رکی اجالا کو دیکھ کر۔۔۔۔

یلو شرٹ کے ساتھ ملٹی کلرڈ بھاری کامدار لہنگا۔۔۔۔ سنہرے بالوں کی چٹیا بنا کر ایک کندھے پر ڈالی ہوئی تھی۔۔۔میک اپ بہت تیز نہیں تھا مگر بہت اچھا پگ رہا تھا۔۔وہ معصوم مسکراہٹ چہرے پر سجائے چہرہ جھکائے آرہی تھی۔۔۔۔ کلائیاں چوڑیوں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔ دوپٹہ سر سے ہوتا پیچھے کمر۔۔ اور پھر آگے بازو پر

ڈالا ہوا تھ ایک پلو۔۔۔ ایک جانب پینک لانگ فراک میں ملبوس مسکراتے ہوئے پری تھی۔۔ جبکہ دوسری جانب گرین لہنگے میں نجستہ۔۔ گیتی بھی ان کے ساتھ ہی تھی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اجالا کے پاس آئی اور اسکے گلے ملی تھی۔۔۔ سب آگے پیچھے ہی تھے۔۔۔

آمنہ نے ملٹی کلرڈ لہنگے کے اوپر پہنک کامدار چولی پہن رکھی تھی۔۔۔ بالوں کو کھلا چھوڑے ۔۔ ہلا میک اپ۔۔ چوڑیاں اور گھبجڑے پہنے۔۔۔ وہ پری اور فوزیہ بیگم کی ہمراہی میں چلی آرہی تھی۔۔۔

اچھا چلو اب۔۔۔ ادھر ہی کیوں رک گئے۔۔۔ "ہانیہ بیگم نے "
کہا تو دلنشین اسے دور ہوئی اور اب اسکے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔
وائٹ شلوار سوٹ میں بالوں کو جیل سے سیٹ کئے وہ سٹیج پر کھڑا
ہوا ان لوگوں کو آتا دیکھ کر۔۔۔ آمنہ کو دیکھتے ایک پل کو
دھڑکنیں منتشر ہوئی مگر پھر سنبھل کر سائیڈ پر ہوا۔۔۔

آمنہ نے اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔ مگر دل کانوں میں گھونج رہا
تھا۔۔ اسکو بیٹھا دیا گیا تب۔۔۔ مومن اسکے ساتھ بیٹھا۔۔۔ دنوں
ساتھ سچ میں انتہائی خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔

حیدر خان چاہتے تھے کہ مہندی کی رسم ساتھ ہوں۔۔ جبھی وہ
لوگ کل ہی ادھر آئے تھے۔۔۔۔

وہاج پتا نہیں کدھر تھا۔۔۔ اسے سٹیج پر بیٹھایا گیا۔۔ وہ آج خوش ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ڈری بھی ہوئی تھی۔۔۔ بار بار ہتھیلیاں نم ہوتی۔۔۔ بار بار لب کاٹتے وہ سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ دل الگ لے پر دھڑک رہا تھا۔۔۔ ابھی تک تو وہاج کا سامنا نہیں ہوا تھا جبھی یہ حال تھا۔۔۔ ابھی وہ آجاتا تو۔۔۔

معراج نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے نم نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ اسکی بہن نجانے کب اتنی بڑی ہوگئی کہ پرائی ہوگئی۔۔۔۔ خولہ بھی ان کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔۔۔

تبھی وہاں وہاج آیا۔۔ وائٹ شلوار قمیض ۔۔ بازووں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے آیا۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔

" وہاج کب سے انتظار کر رہے تھے۔۔۔ کدھر رہ گئے تھے۔۔۔ رسم شروع کرنی ہے۔۔ "ہانیہ بیگم نے خفگی سے کہا۔۔۔ جبھی اسکی نگاہ سٹیج پر گئی۔۔ اور کچھ پل سب رک گیا تھا۔۔۔ اسکے نام پر پور پور سجی وہ معصوم سی لڑکی چہرہ جھکائے بیٹھی ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔۔۔۔

" وہاج۔۔۔ "ہانیہ بیگم نے دوبارہ پکارا تووہ کچھ خجل سا ہوتے سٹیج پر گیا تھا۔۔۔ اور اسکے پاس بیٹھا۔۔۔

اجالا کو لگا۔۔ سانسیں رک گئی تھی کچھ پل۔۔۔۔ اسنے چہرہ اور جھکا لیا تھا۔۔ اسکے پاس بیٹھنے سے اسکے وجود سے آی خوشبو اسکے حواسوں پر چھا رہی تھی۔۔۔۔

***

مومن نے مسکرا کر ساتھ بیٹھی آمنہ کو دیکھا۔۔۔۔ مخمور بے باک نگاہوں سے۔۔ اور پھر نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔۔۔

اسکے نگاہوں کو ہاٹتے ہی آمنہ نے اسے دیکھا تھا۔۔ وہ خوبرو سا شخص۔۔ اسکا ہونے جا رہا تھا۔۔۔ یقین کرنا مشکل تھا۔۔ مگر یہ حقیقت ہی تھی۔۔۔۔ اسنے ان دنوں کو لے کر اتنے خواب دیکھے

کے اب گمان ہونے لگا تھا کہ یہ سب بھی ایک خواب ہی نا ہوتا۔۔۔

آج تم دیکھ لو مجھے۔۔۔ جیسے چاہو۔۔۔ کل میرا دن ہو گا۔۔ میں" جیسے چاہوں گا دیکھو گا تمہیں۔۔۔ "ہلکا سا اسکے کان کے پاس جھکتے بے باک سرگوشی کی تو وہ پاؤں تک لال پڑی تھی۔۔۔۔

***

اتنی دیر سے خاموش بیٹھی ہو۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے کہ لمبی سی " زبان کہیں بھول آئی ہو۔۔۔ "وہاج سے جب کافی دیر تک اسکی خاموشی برداشت نہیں ہوئی جبھی بولا تھا۔۔۔ مخمور نگاہیں اسکے

وجود پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔ باری باری سب آتے ہلدی کی رسم کر رہے تھے۔۔۔

اسکے گالوں پر ہلدی لگی ہوئی تھی۔۔۔ اور پلکیں لرز رہی تھی۔۔ وہ حد درجے نروس ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے غصہ نا دلاؤ۔۔۔ بولو کچھ۔۔۔ "وہ زچ ہوا اب اسکی" خاموشی سے۔۔۔ جہاں اسکا نازک سراپا دھڑکنیں منتشر کیئے ہوئے تھا۔۔ وہی اسکی اتنا نروس ہونا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

مجھے۔۔۔ ڈر لگتا رہا ہے۔۔۔ وہاج۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔ اتنے لوگ۔۔۔ " سب مجھے کیوں دیکھ۔۔ رہے ہیں۔۔۔ "سب کو دیکھتے وہ کافی کم آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

تم لگ ہی اتنی حسین رہی ہو کہ سب تمہیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔ " اسکو گہری نگاہوں سے تکتے کہتے اسکا لہجہ کچھ بدلا تھا۔۔۔ سیاہ " آنکھوں میں خمار کی سرخی اتری۔۔ وہ لڑکی اس کی ہونے والی تھی۔۔۔۔

اب آپ۔۔۔ بھی ایسی باتیں کریں۔۔۔۔ تا کہ میں رو " دوں۔۔۔ "اسنے آنسو مشکل سے روکے ہوئے تھے۔۔۔۔

دلنشین آمنہ کو ہلدی لگا رہی تھی۔۔۔ جمیلہ بیگم۔۔ ہانیہ بیگم۔۔ فوزیہ بیگم۔۔ سب معروف تھے۔۔۔

میرے صرف دیکھنے سے رو گی۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔ پھر کل ہو گا۔۔" معنی خیز بے باک لہجہ۔۔۔ "

اجالا اور گھبرا گئی۔۔ اسنے کسی کو پکارانا چاہا۔۔ مگر گیتی اور خجستہ آہی گئی خود ہی اسکے پاس۔۔۔۔۔

***

مومن۔۔۔ اپکی ہونے والی بیوی تو بڑی ہے۔۔۔۔ "اسکے گال پر " ہلدی لگاتے وہ شرارت امیز لہجے میں بولی۔۔۔۔

آمنہ نے چہرہ جھکا لیا۔۔۔ مومن کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

پالر سے واپس آنے والی ہر لڑکی ہی پیاری لگتی ہے۔۔۔ صبح دیکھنا " آپ۔۔۔ ڈر جانا ہے۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔ وہ قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔۔

کوئی بغور دیکھ رہا تھا اسے۔۔۔۔ ضبط سے مٹھیاں بھینچے۔۔۔۔

ہاں جلنے والوں کے پاس یہی ایک بہانہ ہوتا ہے۔۔۔۔ "اسنے " آمنہ کو منہ بسورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔۔ دل ان دنوں کے لیے خوش تھا۔۔۔۔

اب گھر والوں سب سے اسکی اچھی دوستی ہوتی جا رہی تھی۔۔ اب پھر وہی ہنستی مسکراتی۔۔۔ زندگی جینے وامی لڑکی لگتی تھی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔ آپ لڑکیوں کا پلس پوائنٹ۔۔۔۔ اسنے کندھے " اچکائے۔۔۔ساتھ ساتھ آمنہ کو بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہالے کے بھی لے دو۔۔۔ یہ محترمہ میرے ساتھ ساتھ اسکو بھی " دیکھ کر وقت گزار لیں۔۔۔۔ "اسنے آمنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ جو اسے دیکھ رہی تھی۔۔ اسکے کہتے ہی ایک دم سے چہرہ جھکا لیا۔۔۔ دل کانوں میں گھونجے و

لگا۔۔۔۔

مسکراہٹ پل میں چہرے سے جدا ہوئی۔۔ وہ ایک دم واپس مڑی۔۔ جلدی اترتے اور ہیل کے باعث پاؤں لڑکھڑا مگر وہ سمبھلتی ہوئی ۔۔ وہاج سے وہاج کی طرف آئی۔۔۔ وہ کبیر کی کسی بات پر بہس کررہا تھا۔۔۔

وہاج۔۔۔ وہاج۔۔۔ ہالے کو کس کو دے آئے ہیں۔۔ وہ تو کسی " کے پاس نہیں دیکھی میں نے۔۔۔ "اسے اب شدید ڈر لگا۔۔۔

باقی سب نے بھی وہاج کو دیکھا۔۔۔ وہ بے فکری اے کندھے اچکا گیا۔۔۔ "میری کوئی غلطی نہیں ہے اسکے باپ نے لے لیا مجھ " سے اسکو۔۔۔

دلنشین نے صدمے و ڈر سے اسکو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔ "بالاج کو دے آئے۔۔۔ اب میں کہاں سے لاؤں اسکو۔۔۔ "اسنے چاروں طرف دیکھا۔۔۔ وہ نجانے کہاں تھا۔۔۔۔

" میں نہیں دے کر آیا آپکے شوہر نے بندو*ق کی نوک پر مجھ سے اپنی بیٹی لی۔۔۔۔ کہہ رہا تھا کہ اگر نا دی تو شادی سے پہلے ہی میری نا ہوئی بیوی کو بیوہ کر دے گا۔۔۔۔ میں نے تو دے دی پھر اسے۔۔۔ "اسنے سارا الزام بالاج کے سر پر ڈالا۔۔ جیسے وہ ایک بار کہنے پر ہی خوشی دے آیا تھا۔۔مگر ابھی وہ جانتا تھا کہ دلنشین نے رونا شروع کر دینا تھا پھر اس ہی کی واٹ لگتی حیدر خان سے۔۔

اب اگر۔۔۔ اگر میری بیٹی۔۔ کو انہوں نے لے۔۔ کر جانا "
چاہا۔۔ نا تو۔۔ دیکھنا۔۔ میں کیسے پٹواتی ہوں۔۔۔ آپ دونوں کو پھر
سے۔۔۔ "گال سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

وہاج نے کچھ کہنا چاہا پھر خاموش ہو گیا۔۔۔۔ اجالا سب بھلائے
اب غصے سے وہاج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ خولہ سحر کو اٹھائے
خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ معراج نجانے کہاں چلا گیا تھا۔۔

وہ ویسے ہی روتے مڑی تھی جبھی اچانک زور دار ٹکر ہوئی کسی
سے۔۔۔ اس سے پہلے گرتی کہ بالاج نے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنی
جانب کھینچا۔۔۔ وہ پل میں اسکے سینے سے لگی۔۔۔۔۔

ایک پل کو تو سمجھ ہی نہیں آیا کچھ۔۔۔۔ کچھ ہوش آتے ہی اسنے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو۔۔۔۔ تو دل بند ہونے لگا تھا ایک پل کو۔۔۔ وہی سیاہ آنکھیں۔۔۔ جنہیں دو سال دیکھ کر وہ حفظ کر چکی تھی۔۔۔ وہی سنجیدہ وجیہہ چہرہ۔۔۔ وہی

وہی سختی سے بھینچے عنابی لب۔۔۔ اسکی سانسیں رکنے لگی۔۔۔ کچھ حالت ڈر سے خراب ہونے لگی تو کچھ دل میں دھڑکنیں منتشر ہو گئی تھی۔۔۔۔ یہ لمس۔۔۔ یہ خوشبو بہت اپنی اپنی سی لگی۔۔۔ جس کی وہ عادی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب بالاج خان کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی۔۔۔

اتنے عرصے بعد اتنا پاس دیکھ کر۔۔۔ اسے چھو کر۔۔۔ اسکے وجود

سے آتی دلفریب مہک حواسوں پر بری طرح چھا رہی تھی۔۔۔ مگر

پھر ہوش میں آتے اسنے ایک دم سے اسے خود سے دور کرتے

چھوڑا تھا۔۔۔۔

ایک بازو میں ہالے کو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔ سپاٹ نگاہوں سے سب

کو دیکھا جو معنی خیز سا ہنس رہے تھے۔۔۔۔

دلنشین چہرہ جھکاتی بار بار بال کان کے پیچھے کرنے لگی۔۔ دھڑکنیں

ابھی تک سمبھلی نہیں تھی۔۔۔

سرکس میں کوئی تماشہ دیکھ رہے ہو کیا۔۔۔ "سب کو ہنوز ہنستے " دیکھ کر اسنے دانت پیس کر کہا۔۔۔ تو سب خاموش ہو گئے۔۔۔

دلنشین کو تو سمجھ آگئی کہ وہ شدید غصے میں تھا۔۔۔۔

اور محترمہ۔۔۔ وہ دلنشین کی جانب مڑا۔۔۔ دلنشین بے چہرہ اٹھا " کر دیکھا۔۔۔ نگاہوں کا تصادم ہوا تو۔۔۔ پھر سے وہی فسوں چھانے لگا۔۔ مگر کچھ ہی پل۔۔۔۔ " اگر نہیں سنبھال سکتی ہو میری اولاد تو بتا دو مجھے۔۔۔۔ دو گھنٹوں سے ساری دنیا سے ہنس کر بات کرنا یاد ہے بس میری بچی نہیں یاد۔۔۔ وہ سرد ترین آواز میں بول رہا تھا۔۔۔ بڑوں میں سے وہاں کوئی تھا نہیں۔۔۔۔ دلنشین چہرے جھکائے اب رونے والی تھی۔۔۔

جانے دے بالاج۔۔ کب سے اسے ٹینشن ہے بچی۔۔۔ "

بالاج نے اسے ایسے دیکھا کہ وہاج لب بھینچے چپ ہو گیا۔۔۔۔ دلنشین اسے اپنی بہنوں ہی کی طرح عزیز ہو گئی تھی اب۔۔۔ اسے روتا دیکھ کر اسے رہا نہیں گیا۔۔۔

وہ دلنشین کے پاس ہوا۔۔۔ انتہائی پاس۔۔۔۔ "پکڑو۔۔۔۔ دوبارہ یہ کسی دوسرے کے پاس نظر آئی مجھے تو پھر نظر نہیں آئے گی تمہیں "بچی اسکو پکڑاتے وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔ اسکا رونا نہیں لگا اچھا۔۔ مگر وہ بالاج تھا۔۔۔ وہ یہ ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اور ہاں۔۔۔۔ بچی کو پکڑاتے ہی کچھ اور ہوا قریب۔۔۔۔ دلنشین "

نے۔ نم شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا تھا اسے۔۔ اسے لگا وہ ان آنکھوں میں ڈوب جائے گا۔۔۔ "دوبارہ کسی بھی مرد سے ہنس کر بات نا کرتی نظر آؤ۔۔۔۔ تمہارے ساتھ ساتھ اسے بھی غائب کر دوں گا۔۔۔ سمجھی ہو نا۔۔۔ بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔ اسکو چھوتے ہی لہجہ خمار آلود سا ہوا۔۔۔۔ "اور۔۔۔۔ تمہارے پاس۔۔۔۔ تم اور میری بیٹی۔۔ میری امانت ہیں۔۔۔۔ خیانت نہیں کرنا۔۔۔ یہ جو بار بار گرتی پھر رہی ہو نا۔۔۔ اس سے اچھا ہے کہ جا کر اندر آرام کرو۔۔۔۔ ویسے بھی۔۔۔۔ کل تمہیں میری بانہوں میں آنا ہے نا دوبارہ۔۔۔۔ "اسکا لہجہ و نگاہیں اتنی بے باک ہوئی کہ دلنشین ایک دم دور ہوئی تھی اس سے،۔۔۔۔ معافی ناممکن ہے جاناں۔۔۔۔ بس ایک دن۔۔ تمہیں معلوم ہو " جائے گا کہ تم نے کیا کیا۔۔۔۔ ہممم" محظوظ ہوتے اسکو دیکھتے وہ

اب کہ دلفریب انداز میں بولا۔۔۔ اور ایک سپاٹ نگاہ سب پر ڈالتے سٹیج سے اترتا چلا گیا۔۔

" ہائے۔۔۔ دلنشین۔۔۔ یہ تو کھلا کھلم رومانس نہیں ہے۔۔۔ " پری نے اسکو چھیڑنا چاہا تھا۔۔۔ سب ہنسے۔۔ مگر وہ نہیں ہنس سکی۔۔۔ ہالے کو دیکھا۔۔ تو اس سے بھی بالاج کی خوشبو آرہی تھی۔۔۔ دل بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔ اتنا کہ ابھی نکل آئے گا باہر۔۔۔۔

لڑکیوں۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ "فوزیہ بیگم نے آتے ہی پوچھا۔ "

ماسیاں اور بھی لوگ اب آرہے تھے مہندی کی رسم کرنے۔۔۔

اور یہاں سے کا جمگھٹا بنا ہوا تھا۔۔

"ماما۔۔ میرا خیال ہے کہ رخصتی آج ہی کر دیتے ہیں دونوں کی اور کل ولیمہ۔۔ کسی سے انتظار نہیں ہورہا ہے۔۔ "انکو کندھوں سے تھام کر وہ شرارت امیز لہجے میں بولی تو دلنشین نے اسے خفگی سے دیکھا تھا۔۔ یہاں ڈر سے جان نکلنے کو تھی۔۔ اور ان سب کو مزاق سوجھا تھا۔۔

"چل ہٹ ہی پڑے۔۔ رخصتی وقت پر ہی ہوگی۔۔۔ "فوزیہ بیگم نے مصنوعی غصے سے کہا تو پری نے۔ منہ پیچھے ہوگئی تھی۔۔۔۔

مسز۔۔۔ کیا بات ہے بڑا چہکا جا رہا ہے ہاں۔۔۔ "جبھی ادھر "

کاشان آیا تھا۔۔۔

آف وائٹ شلوار قمیض پہنے۔۔ وہ وجیہی سا لگ رہا تھا۔۔۔ نگاہوں کی مرکز ہوئی تھی۔۔۔۔ جو آج دل کی دھڑکنیں منتشر کئے ہوئے تھی۔۔۔۔

" پری نے اسے بھی اگنور کر دیا۔۔ جب وہ اسکے پاس ہوا تھا۔۔۔ ہاں بیگم۔۔۔ کرلو ابھی جتنا کرنا ہے اگنور۔۔۔ ایک بار کمرے میں آو۔۔۔ پھر بتاتا ہوں۔۔۔ "وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔ اور سوہا کو نیچے اتارا تھا۔۔۔۔ وہ نیچے اترتے ہی اجالا کے پاس چلی گئی۔۔۔۔ ان دونوں کی بھی اچھی خاصی دوستی ہوگئی تھی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد مہندی کی رسم ختم ہوئی مگر پھر بچہ پارٹی نے ایک اودھم مچایا تھا۔۔۔ اونچا میوزک۔۔۔۔ اور ڈھول کی تھاپ پر سارے میل کزنز بھنگڑا ڈال رہے تھے۔۔۔۔

جتنی آزادی سہی مگر ان کے خاندان میں کسی بھی فنکشن میں عورتیں ڈانس نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔ یہ بہت سختی سے منع تھا۔۔۔۔

سو سب عورتیں اور لڑکیاں انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ دلنشین بھی ایک کرسی پر بیٹھی ہنس کر سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے بعد سے ہالے کو کسی کو دیکھنے کے لیے بھی نا دیا تھا۔۔۔۔۔

اجالا اور آمنہ کی تو بس ہونے والی تھی۔۔۔ ایک ہی پوزیشن میں۔۔ اتنے بھاری لباس پہنے وہ شدید تھک گئی تھی۔۔۔۔

سنے تو سہی۔۔۔ ان کو۔۔ بعد میں۔۔ دیکھ لینا۔۔۔ "بالآخر تھک " کر اجالا نے وہاج کو دیکھتے کہا جو سب کو دیکھ رہا تھا۔۔ لاکھ کہنے پر بھی وہ نہیں اٹھا کزنز کے ساتھ۔۔۔

وہاج چونک کر مڑا۔۔۔ "کیا ہوا۔۔۔۔ "فکرمندی سے کہا۔۔۔ اسکا چہرہ سچمیں اترا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔

" میں بہت زیادہ تھک گئی ہوں۔۔۔ یہ سب کب ختم ہو گا۔۔ "

اسنے بے زاری سے کہا تھا۔۔

وہاج کئی لمحے دیکھتا رہا اسے۔۔ اسکا دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ جائے پاس سے۔۔ یا چینج کرے۔۔ وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا۔۔ بہت سا۔۔۔ مگر۔۔۔ "اچھا رکو۔۔۔ میں ماما سے بات کرتا ہوں۔۔ سچ میں بہت رات ہوگئی ہے۔۔ "نرمی سے کہتے وہ اٹھ کر وہاں سے گیا۔۔۔

شدید تھکن کے باوجود بھی آمنہ یک ٹک اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو سب کزنز کے ساتھ بھنگڑا ڈال رہا تھا۔۔ ہنس رہا تھا۔۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ مومن بھی اسے دیکھتا۔۔۔۔ تب وہ

ادھر ادھر دیکھنے لگتی۔۔۔۔ اتنا حسین خواب۔۔ یقین ہی نہیں آتا۔۔۔۔ وہ حد درجے خوش تھی۔۔۔۔

کل کو وہ شخص اسکو مل جاتا ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔یہ احساس ہی کتنا دلفریب تھا۔۔۔

ابھی کچھ دیر ہی گزری کہ ہانیہ بیگم اور فوزیہ بیگم وہاں اگئی۔۔۔۔

پری۔۔۔ خولہ۔۔۔۔ بچے ان کو اب اندر لے جاؤ۔۔۔۔۔ بہت " تھک گئی۔۔ اور بس اب یہ سب ختم کرو۔۔۔۔۔ کل کا دن بھی " بہت مشقت لے گا۔۔۔۔ تھوڑا سب ریسٹ کرو۔۔۔ اب۔۔۔۔ ہانیہ بیگم نے ان دونوں سے کہا تو دنوں نے سر ہلایا۔۔۔

اجالا اور آمنہ نے تو سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

!کچھ دیر میں وہ دنوں انہیں اندر لے گئے تھے۔۔۔

آمنہ نے بھی ادھر ہی رہنا تھا اب۔۔۔ اس لیے اجالا اور آمنہ اجالا ہی کے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

اور پری اپنے کمرے میں۔۔۔ سوہا نجانے کب سو چکی تھی۔۔۔۔

اسکو بیڈ پر لیٹاتے خود بھی چینج کرنے چلی گئی۔۔۔۔

دلنشین۔۔۔ جاؤ بچے۔۔ کیوں بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔ " معراج نے"
اسکو باہر بیٹھا دیکھ کر حیرت سے کہا جو نجانے کن سوچوں میں گم
تھی۔۔۔

لالا میں بالاج کے پاس نہیں جاؤں گی کل۔۔۔ "معراج کو دیکھتے"
ہی وہ کھڑی ہوتی جلدی سے بولی۔۔۔ ہالے اسنے اٹھائی ہوئی
تھی۔۔۔ اور یمان کو معراج نے۔۔۔

کیوں۔۔ کچھ کہا ہے کیا اس نے۔۔۔ بتاؤ ابھی سیدھا کرتا ہوں"
اس کو ایک بار کی سمجھ نہیں۔ ۔۔

نہیں۔۔ دلنشین نے جلدی میں نفی میں سر ہلاتے کہا۔۔ وہ اب "
دوبارہ پہلے جیسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ "انہوں نے تو کچھ نہیں

کہا۔۔۔ مگر بس۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔ ولیمے کے بعد میں آپکے ساتھ جلدی سے واپس چلی جاؤں گی۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔ "وہ ساتھ ساتھ ادھر ادھر بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ سنہرے بالوں کو کچھ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی۔۔۔

معراج کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔ اپنی بہن کے لیے ایسی زندگی تو کبھی بھی نہیں چاہی تھی اسنے۔۔۔۔ "
ہممم۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تب تک تم نہیں جانا چاہتی مت جاؤ۔۔۔ مطمئن ہوں کر کچھ وقت لو۔۔۔ اور آرام سے سوچو۔۔۔ میں ہر فیصلے میں تمہارے ساتھ ہونگا۔۔۔ "معراج نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے نرمی سے کہا تو دلنشین مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

اب جاؤ اندر۔۔۔۔ صبح جلدی جاگنا ہو گا۔۔۔۔ ٹھیک ہے "

" نا۔۔۔

جی۔۔۔ سہی ہے۔۔۔ "وہ مسکراتے ہوئے اب اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ معراج کئی لمحے خاموشی سے وہیں کھڑا رہا۔۔۔ دلنشین کے لیے دکھ ہوتا۔۔۔ مگر وہ بس دعا ہی کر سکتا تھا۔۔۔ اگر بچی کا مسئلہ نہ ہوتا تو وہ دلنشین کو ہر قیمت پر بالاج سے الگ کر دیتا مگر اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ بچی خوار ہو جائے زمانے میں۔۔۔ جبھی وہ اب چاہتا تھا کہ دلنشین اور بالاج کی طلاق بالکل نا ہو۔۔۔

❤❤❤

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب اسے  چہرے پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا تو شہد رنگ آنکھیں ایک دم کھلی تھی۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ چیخ مارتی بالاج نے اسکے لبوں پہ مظبوط ہاتھ رکھتے کچھ بھی بولنے سے روک دیا۔۔۔

سیاہ رات۔۔۔

نیم اندھیرا۔۔۔

تنہائی۔۔۔

بانہوں میں موجود پسندیدہ وجود۔۔۔۔۔

بالاج اسے دیکھتا رہا۔۔۔ جس کے سنہرے بال تکیے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ نم نگاہوں سے اسے تکتے۔۔۔ اسکا تنفس بگڑ رہا تھا۔۔۔۔

"شور مچانے کی کوشش بھی نا کرنا سنہری۔۔۔۔ ورنہ ابھی ہی اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔ "کان کے پاس جھکتے سرسراتے لہجے میں سرگوشی نما سا کہا تو دلنشین نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ خوف سے دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی۔۔۔ وہ اسکے پاس۔۔۔ انتہائی پاس بیٹھا۔۔ اسکے اوپر سے ایک بازو گزرا کر بیڈ کر رکھا ہوا تھا۔۔ جبکہ دوسرا لبوں پہ تھا۔۔۔۔

اسکے وجود سے اٹھتی خوشبو۔۔۔ دلنشین کا دل بند ہو رہا تھا۔۔۔

سانسوں کی آگ کی سی تپش۔۔ گردن جھلسا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسنے بیڈ شیٹ کو سختی سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

دل تو چاہ رہا ہے کہ آج ہی سارا غصہ تمہارے اس نازک "
سراپے پر اتار دوں۔۔ "گردن کو شدت سے چھوتے وہ بوجھل سا
بولا۔۔۔۔۔

دلنشین کو ارد گرد خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی۔۔۔

ہم سے جو بھی یہ حرکت ہوئی ہے
محبت محبت۔۔ محبت ہوئی ہے

بالاجحج۔۔۔ "کندھے پر ہاتھ رکھتے دور کرنا چاہا۔۔۔ "

بالاج نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھتا۔۔ انتہائی قریب سے۔۔۔۔ مخمور نگاہیں۔۔۔ بے تاب۔۔ پیاسی نگاہیں۔۔۔۔ آنکھوں۔۔۔ ناک۔۔۔ روئی سے گالوں سے ہوتی نگاہ لبوں پہ گئی تو گلے میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئی۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے شرٹ کے اوپری بٹن کھولے۔۔۔ عجیب گھٹن تھی۔۔۔ سانسیں بکھر رہی تھی۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں بلا کا خمار تھا۔۔۔ جتنا غصہ۔۔۔ تھا۔۔ ابھی سب بھول رہا تھا۔۔۔ اتنے دنوں بعد اسے پاس پا کر وہ اور کچھ یاد بھی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ ایسا بھی نہیں تھا کہ وہ سب بھول گیا تھا۔۔۔ اسے سزا دینے کا تو پورا پلین تھا۔۔ مگر آج کا نہیں۔۔۔

جانتی ہو اس وقت میرا دل کیا کر رہا ہے۔۔۔ "لبوں کو فوکس " میں رکھے بے باک سرگوشی کی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ مجھے۔۔ نہیں جاننا۔۔ کیوں۔ آئے۔۔۔ ہاں۔۔۔ " جائیں۔۔۔۔ "اسنے جلدی سے سر نفی میں ہلاتے کہا۔۔ بس رو دینے کی تیاری تھی۔۔۔ ساتھ ہی لبوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا

نگاہوں سے سارا خمار اڑن چھو ہوا۔۔۔ اسنے تپش میں اسے دیکھا۔۔ اور پھر اپنے ایک ہاتھ میں اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑتے اسکے سر کے اوپر تکیے پر پن کیا۔۔ وحشیانہ پن۔ سے۔۔۔

"چھو۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔۔ مجھے درد۔۔۔۔"

"کہا تھا نا کہ مجھے نفرت ہے تمہارے اس گریز سے۔۔۔۔ تو پھر کیوں۔۔۔۔۔۔" دوسرے ہاتھ میں اسکا جبڑا دبوچ کر چہرہ اپنی طرف کرتے۔۔ سرد لہجے میں کہتے۔۔۔ شدت سے لبوں کو چھوا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں سب کو۔۔۔ بتاؤں۔۔۔ گی۔۔۔۔ دو۔۔۔ دور ہوں۔۔۔۔۔۔" وہ اب رو رہی تھی۔۔۔ ساتھ ہی شدید مزاحمت کررہی تھی۔۔۔۔ وجود پسینے سے تر ہوگیا۔۔ اسکو وحشیانہ روپ میں آتا دیکھ کر۔۔۔۔۔ ۔۔

" میں اگر روح تک کو چھو گیا۔۔۔۔ تو پھر بھی بتاؤ گی کیا۔۔۔ "

اب کہ نرمی سے گالوں پر لب رکھتے اسکی دیکھتے ہوئے انتہائی بے باکی سے کہا۔۔۔

پل میں چہرہ گلابی ہوا۔۔۔۔ ساتھ ہی اور مزاحمت کی۔۔ جبھی بالاج نے اسکے ہاتھ چھوڑ دیئے۔۔ اور خود بھی کچھ دور ہوا تھا۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔ آئیں ہیں۔۔ "ایک دم اٹھ کر بیٹھتی گالوں سے " آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

دل نہیں بہل رہا۔۔۔ تھا۔۔۔۔ تو تمہارے پاس آگیا۔۔۔ مگر تم "
بھی نخرے دیکھا رہی ہو۔۔۔۔ "وہ بے رحمی سے بولا تھا۔۔۔۔

دلنشین نے صدمے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔ "میں اپکے
دل بہلانے کا سامان نہیں ہوں"۔۔۔ وہ بیڈ سے بھی اٹھ گئ
تھی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ بالاج نے سگریٹ کا پیکٹ نکالتے لبوں کے درمیان "
سگریٹ رکھتے لائیٹر سے اسے جلایا۔۔۔ اور اسے دیکھا۔۔۔ انتہائی
بے باک نگاہوں سے جو۔۔۔۔ پرپل نائیٹ ڈریس میں۔۔ اسکے
سامنے تھی۔۔۔۔ "مگر میرا دل بہل جاتا ہے تمہاری قریب

میں۔۔۔۔ "دل نے لعنت بھیجی۔۔۔ مگر وہ نا چپ ہوا۔۔ جانتا تھا کہ اسکے الفاظ اسے تکلیف دیں گے مگر پھر بھی۔۔۔۔

میرے کمرے میں۔۔۔ میری بیٹی کے پاس۔۔۔ آکر یہ فضول " کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آپکو بہت طلب ہو رہی ہے تو جائیں۔۔۔ یہاں سے۔۔۔۔۔ "دل شدت سے زخمی ہوا تھا۔۔۔ مگر اب ایسے جملے سن لیتی۔۔۔ مگر اس کو سگریٹ پیتا دیکھ کر وہ نفرت سے بولی تھی۔۔۔۔ ہالے ھور کاٹ میں سو رہی تھی۔۔۔

بالاج نے خاموشی سے سگریٹ پاؤں تلے روند دیا۔۔۔ اور بیڈ سے اٹھ کر اسکے پاس آیا۔۔۔۔۔

آخر تم کیوں رہی اس خوش فہمی میں کہ میں تمہیں چھوڑ سکتا "

ہوں۔۔ یا تمہارا مجھے چھوڑنا میں بھول سکتا ہوں۔۔۔ ہاں۔۔۔ مجھ

سے دور ہو کر۔۔۔ میری بیٹی کو بھی دور رکھ کر تم نے مجھے تکلیف

دینی چاہی نا۔۔۔۔ اب میں بھی وہی کروں گا جس سے تمہیں ہو گی

تکلیف۔۔۔ میں نے بدلنا چاہا مگر نہیں۔۔۔۔ مجھے بدلنا ہی نہیں

چاہئے تھا۔۔۔ میرا نرم رویہ تمہیں باغی کر گیا ہے۔۔۔۔ اب تم

" دوبارہ سے مجھے اسی روپ میں پاؤ گی۔۔۔ دلنشین۔۔

اسکے بالکل پاس آتے اسکے چہرے پر جھکتے وہ سفاکی سے بولا تھا۔۔

ملتے لبوں نے اسکے گالوں کو چھوا تھا۔۔۔

دلنشین نے اب کچھ نہیں بولا۔۔ وہ بس اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

شکوہ کناں نگاہوں سے۔۔۔۔۔ آنسوؤں سے چہرہ بھیگ چکا

تھا۔۔۔ لب سختی سے بھینچے وہ سسکیوں کا گلا گھونٹ رہی
تھی۔۔۔۔

بس کل کا۔۔۔ دن۔۔۔۔ پھر۔۔۔۔ تم۔۔۔۔ پھر میری۔۔۔۔۔ "
مگر اس بار زرا توقع نا کرنا کہ میں رحم کر سکتا ہوں۔۔۔۔ نہیں
جاناں۔۔۔۔۔ اب نہیں۔۔۔۔ اور میرے پاس نا آنے کی غلطی
بھی نا کرنا۔۔۔۔۔ مجھے جتنا غصہ دلا چکی ہو۔۔۔۔ اسی کا خمیازہ
بھگت لو تو کافی ہے۔۔ اس سے زیادہ نہیں سہہ سکو گی۔۔۔
سنہری۔۔۔۔۔ "لب نرمی سے اسکے چہرے کے ہر ہر نقوش کو چھو
رہے تھے۔۔۔۔۔ لمس میں جتنی نرمی تھی۔۔۔ لہجہ اتنا ہی سنگین
تھا۔۔۔

وہ پھر بھی کچھ نہیں بولی۔۔ بس بے آواز رو رہی تھی۔۔۔

بالاج کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا خاموشی سے۔۔۔ پھر ماتھے پر لب۔۔۔ رکھتے۔۔۔ ایک آخری نگاہ اس پر ڈالتے۔۔۔ الٹے قدم دور ہوتا گیا۔۔۔

دلنشین ادھر ہی بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ روتے ہوئے۔۔۔

❤❤❤

اگلی صبح شروع ہی ہنگامے سے ہوئی۔۔ رات کافی دیر سے سونے کے باوجود سب ہی صبح اٹھ چکے تھے۔۔۔

نکاح شام میں تھا۔۔۔ اور پھر رخصتی۔۔۔۔ آمنہ لوگ صبح صبح ہی واپس جا چکے تھے۔۔۔حیدر خان نے پھر منع نہیں کیا۔۔۔ وہ اپنی بچی اپنے گھر سے رخصت کرنا چاہتی تھی۔۔ سو۔۔۔ پھر اور کسی نے بھی کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔ اجالا۔۔۔۔ تم کب سے سو رہی ہو۔۔۔۔ "پری نے " اب کھینچ کر اسکے اوپر سے کمبل اتارا تو اجالا نے چہرہ تکیے میں چھپا لیا۔۔۔ نیند سے برا حال تھا۔۔۔۔۔ وہ سونا چاہ رہی تھی۔۔

سونے دو یار پری۔۔۔ نام تو پری ہے مگر تم اس وقت چڑیل لگ رہی ہو مجھے۔۔ جاؤ۔۔۔ "اسنے ویسے ہی لیٹے لیٹے کہا تو پری نے اسے گھورا۔۔۔

اور پھر سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ کو دیکھا تو مسکراتے ہوئے اسکے پاس جاتے۔۔ جگ اٹھایا۔۔ اور پھر بنا لحاظ کیئے پورا جگ اسپر گرا چکی تھی۔

"ایک۔ مااااا۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا کیا۔۔۔۔۔ تم پاگل۔۔۔" ایک دم بوکھلا کر اٹھتے وہ چیخی تھی۔۔۔ بال چہرہ اور کچھ شرٹ گیلی ہوچکی تھی۔۔۔ اسکے بال گیلے چہرے پر چپک گئے تھے۔۔۔

پری تن تک دروازے تک بھاگ گئی۔۔۔ "کیا۔ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔ اٹھو۔۔۔ ناشتے پر سب ویٹ۔۔۔۔۔ اسکو آتا دیکھ کر وہ بات ادھوری چھوڑتے ہی باگ چکی تھی۔۔۔

جبکہ اجالا نے دروازے میں کھڑے ہو کر اسکو دیکھتے دانت پیسے تھے۔۔۔ نیند سے اب بھی برا حال تھا۔۔۔۔

نگاہ ادھر ادھر گھمائی تو ایک شخص پر ٹھہر گئی۔۔ گرے ٹی شرٹ میں ملبوس۔۔ گیلے بال بکھرے سے ماتھے پہ گرے ہوئے تھے۔۔۔ وہ ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے۔۔۔ مومن سے بات کررہا تھا۔۔۔۔

" کچھ پل وہ اسے دیکھتی رہی خاموشی سے۔۔۔ اسکی "خاموش محبت اسے مل چکی تھی۔۔۔ یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔ محبت بعد میں آتی۔۔ وہ اس شخص کی شدید عادی ہوگئی۔۔ اسے دیکھنے کی۔۔اس سے بات کرنے کی۔۔ لڑنے کی۔۔۔ بس عادی ہوگئی۔۔ اب وہ کہیں نا ہوتا تو دل نہیں لگتا تھا۔۔۔ پھر معصوم دل کو وہ اچھا لگنے لگا۔۔۔۔ بنا کسی وجہ کے۔۔ بس اچھا لگتا تھا۔۔۔

خود پر نگاہوں کی تپش محسوس کر کے وہاج نے اوپر دیکھا۔۔ سیڑھیوں سے بالکل، اوپر پہلے کمرے کے دروازے میں کھڑی۔۔۔ بنا دوپٹے کے گیلا ہوتا وجود۔۔۔ دل مچل کر رہ گیا۔۔ اور غصہ بھی شدید آیا۔۔۔ وہاں سب کزنز تھے۔۔

اجالا، نے جیسے ہی اسے خود کو دیکھتا دیکھا تو ایک دم سے پیچھے ہوئی۔۔۔ اور دروازہ بند کرتے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔۔ وہ ابھی سے نروس ہورہی تھی۔۔ بعد یا سوچ کر۔۔۔

سلی گرل۔۔۔۔ "وہاج نے دروازے کو بند ہوتا دیکھ کر دانت " پیس پر بڑبڑایا تھا۔ دل کی دھڑکنیں ایک ہرگز بھی نارمل نہیں تھی۔۔۔۔ نجانے کیوں مگر وقت گزر ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

💜💜💜

وائٹ پاؤں کو چھوتا فراک۔۔ جس کے دامن پر سلور کام ہوا تھا۔۔ پہنے۔۔ گھنگھریالے بالوں کی چٹیا بنائے وہ بنا میک اپ کے

ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔۔۔ آنکھیں سرخ ہوتی سوجھی ہوئی تھی۔۔۔ وہ رات کو سو نہیں پائی۔۔۔۔ ایک تو کل کا ڈر اور پھر اس ظالم شخص کی باتوں سے ہوتی تکلیف۔۔۔۔

وہ پوری رات وقفے وقفے سے روتی رہی۔۔ جیسے ہی صبح ہوئی۔۔۔ ہالے کو تیار کر کے خود تیار ہوتی نیچے آگئی تھی۔۔۔۔

لاؤنج کے دروازے تک پہنچی۔۔ باہر نکلنے کے لیے تو وہ سامنے ہی سے آرہا تھا۔۔۔ گرے ٹریک سوٹ میں۔۔۔ سیاہ بکھرے بال۔۔۔ سرخ ہوتی رنگت۔۔۔ بازو کہنیوں تک فولڈ کیئے۔۔ وہ پانی کی بوتل لبوں کو لگائے آرہا تھا، اندر۔۔

کہ اسے دیکھ کر رک گیا۔۔۔ وہ بھی رک گئی۔۔۔۔ دونوں آمنے سامنے کھڑے۔۔۔ ایک دوسرے کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ غیر ارادی طور پر۔۔۔۔

اسکی سرخ سوجھی ہوئی آنکھیں دیکھ کر وہ جان گیا تھا کہ وہ روتی رہی تھی۔۔ دل میں کچھ چبھا۔۔۔۔شدت سے۔۔ اس کا دل کیا کہ ان سحر انگیز نگاہوں کو چھو کر ازالہ کر دے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔۔ وہ کیوں کرتا ایسا۔۔۔۔ اسے زیادہ انا پیاری تھی۔۔۔

دلنشین نے ایک شکوہ کناں نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔ آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئی اسکی باتیں سوچ کر۔۔۔۔ اور پھر وہ اسکے پاس سے گزرتے باہر کی جانب گئی۔۔۔

پاس سے گزرتے۔۔ اسکے وجود کی خوشبو کو اسنے گہرا سانس لے کر روح میں اتارا چاہا تھا۔۔۔آنکھیں بند کر کے۔۔۔۔ اور پھر ہلکا سا مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ وہ آگے لان میں جا رہی تھی۔۔۔ جہاں خولہ واک کررہی تھی۔۔۔ وہ خاموشی سے اندر آگیا۔۔ مگر دل بار بار ان آنکھیں کی نمی یاد دلا رہا تھا۔۔۔۔ جو وہ نہیں یاد کرنا چاہتا تھا۔۔۔

💜💜

ویسے دن با دن تم کافی ہاٹ نہیں ہوتی جا رہی۔۔۔۔ "اسکو " جانچتی نگاہوں سے تکتے کاشان نے بے باکی سے کہا۔۔۔ جو ریڈ

نائٹ سوٹ میں بالوں کا جوڑا بنائے اب سوہا کے کپڑے نکال رہی تھی۔۔۔ کاشان کی بات سنتے ہی ایک دم پیچھے مڑی تو اسکے سینے سے ٹکرا گئی۔۔۔۔

وہ اسکے بالکل پاس کھڑا تھا۔۔۔ پری اسکی طرف مڑی۔۔۔ وہ اسکے اور قریب ہوا۔۔۔۔ پری پھر پیچھے ہوئی دیوار سے پن ہوتے وہ اب اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو ہلکے نیلے رنگ کی کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔ مظبوط توانا وجود۔۔۔ وہ اسکے سامنے چھوٹی سی لگتی۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔ کب آئے۔۔۔ "اسنے دور ہونا چاہا مگر وہ دیوار پر ہاتھ" رکھے سب راستے بند کر گیا۔۔۔

بس ابھی ہی آیا۔۔ تمہارا قا*تل روپ دیکھ کر بہکنے لگا "

ہوں۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔ کچھ وقت نا بیتا لیں ساتھ۔۔۔ " ماتھے

سے انگلی ٹریس کرتے لبوں تک اور پھر گردن تک لاتے بوجھل سا

بولا تو۔۔۔ پری نے اسکے گستاخ ہاتھ کو تھام لیا تھا۔۔۔ رنگت

سرخ ہوئی۔۔ دھڑکنیں بھی منتشر ہوئی۔۔۔

ہر وقت نا شروع نا ہو جایا کریں۔۔۔۔ ہٹیں اب۔۔۔ "اسنے "

بمشکل اسے دور ہٹایا تھا۔۔۔۔ اور جلدی سے اسکی پہنچ سے دور

ہوگئی۔۔۔

میں خود دور ہونے دیتا ہوں۔۔۔ خوش نا ہو زیادہ۔۔۔ "کاشان" نے اسے گھورا۔۔ جو آجکل اسے کچھ زیادہ ہی اگنور کرنے لگی تھی۔۔۔۔

" سوہا تو دیکھیں۔۔ آگئے ہیں تو۔۔۔ اٹھ کر رونے نا لگے۔۔۔ " اسکی بات تو نظر انداز کرتی وہ سوہا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔ اور خود ڈرسنگ روم میں بھاگ گئی۔۔۔

بس یہ شادی ختم ہونے دو۔۔۔ تمہیں بھی دیکھ لوں گا۔۔۔ "وہ " کچھ اونچی آواز میں بڑبڑایا تھا۔۔۔ زندگی خوبصورت ہوگئی تھی ہر لحاظ سے۔۔۔ وہ مطمئن تھا۔۔۔۔ خولہ کو لے کر جو کچھ دن خواب دیکھے۔۔۔ وہ اب شاید بھول بھی چکا تھا۔۔۔۔ شاید

💜💜💜

معراج۔۔۔۔۔ اسکو پکڑیں۔۔۔۔ یہ مجھ سے نہیں سنبھالی جاتی "
ہے۔۔۔ "سحر کو اسنے معراج کو پکڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ لوگ اب نکاح کے لیے تیار ہو گئے تھے۔۔۔۔

وائٹ کلرڈ گیر دار لانگ فراک۔۔ جس کے بازو نیٹ کے تھے۔۔
اور گلے سے نیچے پیٹ تک کچھ سلور موتیوں کا نفیس کام کیا ہوا
تھا۔۔۔

ہلکا میک اپ۔۔۔ میرون لپ اسٹک لگائے۔۔ اسنے چھوٹے سیاہ بالوں کو نیچے سے بہت ہلکا سا کرل کیا ہوا تھا۔۔۔ اور درمیان سے مانگ نکلے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔۔ وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

معراج نے بھی وائٹ کلر کا کاٹن کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔ بھورے بال آج جیل سے سیٹ کیئے۔۔ مظبوط کلائی میں نفیس گھڑی پہنے۔۔۔ وہ اب سحر کو چپ کروا رہا تھا۔۔۔

" یہ تو اجالا پر چلی گئی ہے۔۔۔ ہر وقت بس رونا اور رونا ہی۔۔۔ "

وہ اب زچ ہو کر بولا تھا۔۔۔ سحر چپ کم ہی ہوتی۔۔۔۔ جبکہ یمان اور ہالے کم ہی روتے تھے۔۔۔

میں تو یمان کو لے کر جا رہی ہوں۔۔ اس کو سنبھالنے " رہیں۔۔۔۔ "وہ ہنستے ہوئے اب یمان کے چھوٹے سے سر پر کیپ پہنا رہی تھی۔۔۔ جگہ ڈارک گرے آنکھوں والا یمان خولہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

معراج نے کچھ پل اسے دیکھا۔۔ وہ دل دھڑکا دینے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ سیاہ چھوٹے بال بار بار چہرے پر آرہے تھے۔۔ جنہیں اب وہ پیچھے بھی نہیں کررہی تھی۔۔۔۔

اسکی سیاہ آنکھوں میں خوبصورت سی چمک تھی۔۔۔

خولہ نے مڑ کر اسے دیکھا تو۔۔ کندھے اچکائے۔۔۔ معراج نے نفی میں سر ہلایا تو وہ اسکے پاس اگئی۔۔۔

کیا ہوا۔۔ پریشان کیوں لگ رہیں ہیں۔۔۔ "اسکی مسکراہٹ " غائب ہوگئی تھی۔۔ وہ اب فکرمندی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ ایسا بالکل بھی نہیں تھا کہ وہ سب بھول گئی۔۔ وہ لفظوں کی مار۔۔ اسے سب یاد تھا۔۔۔ دل شدید دکھتا بھی۔۔۔ کبھی کبھی وہ باتیں یاد آتی تو وہ چھپ کر رو لیتی۔۔۔۔

مگر اسے لگتا تھا کہ جو کچھ وقت بچا تھا وہ اچھے سے گزار لے۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا تھا وہ بالکل ٹھیک ہو سکتی ہے۔۔۔ مگر پھر بھی دل میں بہت ڈر تھا۔۔۔

وہ ان لمحوں کو ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ ابھی بھی وہ بے تاب نگاہوں سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو اسکی دنیا تھا۔۔

نہیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔ وہ جبراا مسکرایا۔۔۔۔ اور پھر سحر " کا سر کندھے پر رکھتے اسکے پاس ہوا اور جھک کر ماتھے پہ لب رکھے ۔۔۔۔

دونوں آنکھوں موند گئے۔۔۔۔ دھڑکنیں منتشر ہوئی۔۔۔۔ رنگت سرخ ہوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

ماتھے سے لب ہٹا نے گالوں کو چھوا۔۔ خولہ نے ہنوز آنکھیں بند کی ہوئی تھی۔۔ جبکہ معراج اب اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔ "لرزتی پلکوں کو چھوا تو خولہ نے آنکھیں کھول لی۔۔۔

"آپ تو ہر وقت اچھے لگتے ہیں۔۔۔ " وہ مدھم سے لہجے میں بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

"جب ایسے بولتی ہو نا۔۔۔ وہ دل میں ہلچل مچ جاتی ہے۔۔۔۔ دل چاہتا ہے تمہیں پاس رکھ لوں۔۔۔ بہت پاس۔۔۔ کہیں نا

جانے دوں۔۔۔ "گھمبیر بوجھل سا لہجہ۔۔۔ گہری بے باک نگاہوں سے اسکت تکتے وہ لبوں کا کونا دانتوں تلے دیا گیا۔۔

خولہ بوکھلا کر اس سے دور ہوئی تھی۔۔ دل جیسے سینے میں سر پٹنے لگا تھا۔۔۔ وہ اب جلدی سے یمان کی طرف متوجہ ہوگئی تھی۔۔۔

معراج کچھ پل ادھر ہی کھڑا مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا پھر مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

نکاح کی رسم گاؤں میں نہیں تھی۔۔ کچھ وہاج کے دوست۔۔ تو کچھ بالاج کے بزنس سرکل کے۔۔۔ انہی کی وجہ سے ہال میں تھا۔۔۔

سب گاڑیاں باہر تیار کھڑی تھی۔۔۔ خولہ آج بھی پارلر نہیں گئی۔۔ حالانکہ کے اسے بہت شوق تھا۔۔۔ مگر جا نہیں سکی۔۔۔

آمنہ اور اجالا کے ساتھ آج پری اور دلنشین گئی۔۔ پری نے خوشی سے گئی۔۔ دلنشین کو دادی نے زبردستی بھیج دیا تھا۔۔۔

اب دن کا وقت بھی گزر رہا تھا۔۔ اور شام میں نکاح تھا۔۔ کافی لوگ چلے گئے۔۔ اب کچھ رہتے تھے۔۔۔۔ جن میں خولہ معراج۔۔۔ کاشان بالاج۔۔۔۔ اور کچھ اور لوگ تھے۔۔۔۔

معراج باہر آیا تو سامنے ہی وہ کھڑا تھا۔۔۔ بلیک ٹو پیس کے نیچے وائٹ ہٹنوں والی شرٹ پہنے۔۔۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے وہ موبائل پر معروف تھا۔۔۔

معراج کو اسے دیکھتے ہی حلق تک کڑوا ہوا تھا۔۔۔۔

بالاج نے سرسری سا چاروں طرف دیکھا۔۔۔ معراج کو دیکھتے ہی اسکا موڈ بھی خراب ہی ہوا تھا۔۔

دونوں الگ سمت دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔

بالاج ابھی ہی تیار ہو کر آیا تھا۔۔ صبح سے سارے معملات سنبھالتے اب کچھ وقت ملا تھا۔۔۔ تو دوبارہ دلنشین کو ڈھونڈنا چاہا مگر وہ ہوتی تو نا۔۔۔ ان کا رشتہ تھا ہی ایسے موڑ پر کے وہ کسی سے پوچھ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

ایک پل وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا مگر۔۔۔۔۔

جبھی اسکی نگاہ معراج سے دور۔۔ باہر کی طرف جلدی میں آتی ہانیہ بیگم پر گئی تو جبڑے بھینچ گیا۔۔۔ ایک تو اس وجہ سے کہ وہ اب تک بھولا نہیں تھا جو انہوں نے سب کے سامنے اسے مارا۔۔۔ اس

دن کے بعد سرسری سی بات کت علاوہ کوئی بات نہیں کی ان سے بھی۔ لاکھ چاہنے کے باوجود انہوں نے بھی خفگی نا ختم کی۔۔۔ انکو یقین نا ہوتا کہ انکا بیٹا بھی ایسا کچھ کر سکتا تھا۔۔۔۔

دوسرا یہ کہ انہوں نے ہالے کو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔ اور وہ پورا گلا پھاڑ کر روئے جا رہی تھی۔۔ ویسے سے زیادہ نا روتی مگر شاید اب کافی دیر سے دلنشین کو نا دیکھ کر وہ بھی تنگ ہوگئی تھی جبھی۔۔۔

وہ موبائل جیب میں ڈالتے انکی جانب بڑھا تھا۔۔۔ "اسکو مجھے دے دیں۔۔۔ "اسنے خاصی نرم آواز میں کہا۔۔۔ یہ لہجہ صرف ماں کے لیے تھا۔۔۔

ہانیہ بیگم نے دو پل اپنے خوبرو سے۔۔۔ لاڈلے بیٹے کو دیکھا۔۔ دل کیا اسنا ماتھا چوم لیں۔۔ مگر۔۔۔ "دلنشین ملے تو اسے دے دینا۔۔۔ تنگ ہو رہی ہے اب یہ۔ "انہوں نے ہالے کو اسے پکڑا دیا۔۔۔

اسنے پوچھنا چاہا کہ کدھر ہے مگر انا آڑے آگئ تو فقط سر ہلا کر ہالے کو لئے اگے بڑھ گیا۔۔۔

بابا کی شہزادی ہے۔۔۔ ہممم۔۔۔۔ "اسنے ہالے کے آنسو " ٹیشو سے صاف کرتے محبت سے کہا۔۔۔۔

سیاہ انکھیں اور بڑی کیئے وہ اب بالاج کو دیکھ رہی تھی خاموشی سے۔۔ مگر کچھ کچھ دیر بعد نچلا لب باہر نکالتی ادھر ادھر بھی دیکھتی۔۔۔ گلابی گول چہرہ پورا گیلا ہو رہا تھا آنسوؤں سے۔۔۔ وہ دلنشین ہی کی طرح تھی زیادہ۔۔ بس آنکھوں کا کلر بالاج جیسا تھا۔۔

بس مل جائے آپکی ماما۔۔۔ دنوں مل کر سیدھا کریں گے۔۔۔ "
" ویسے بھی میں نے بہت سے سبق سیکھانے ہیں آپکی ماما کو۔۔
اسنے گالوں پر نرمی سے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ساتھ ہی ادھر ادھر دیکھا۔۔ وہ گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔ دروازہ کھلا تھا۔۔ وہ بار بار دیکھتا مگر وہ نہیں تھی۔۔۔۔ اب اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔ یقیناً وہ ہالے کو چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔۔

جب سب گاڑیوں میں بیٹھ گئے

تو ایک ایک کر کے ساری گاڑیاں حویلی سے نکلنے 💜💜💜
لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

💜💜

ہال میں ایک الگ ہی سماں تھا۔۔۔۔ ہر طرف رنگ و بو کا رش تھا۔۔۔ مرد عورتیں بس اتنا ہی اپگ تھے کہ ہال کی ایک جانب مرد جبکہ دوسری جانب عورتیں تھی۔۔۔

بچی بڑے۔۔ جوان۔۔ سب خوشی باتوں میں مصروف تھے۔۔۔ زیادہ تر کی باتوں کا مرکز وہ چاروں ہی تھے جن کا نکاح تھا۔۔۔۔

سٹیج پر دو بڑے صوفے دولہا دلہن کے لیے رکھے تھے۔۔۔ اور اب وہاں کافی رش تھا۔۔۔

جامنی رنگ کا لانگ برائیڈل فراک۔۔ جس پر نفیس موتیوں کا کام کیا ہوا پہنے۔۔ جالی دار نفیس دوپٹہ جوڑے سے ہوتے پیچھے کمر پر جھول رہا تھا۔۔۔

برائیڈل میک اپ میں وہ سٹیج پر بیٹھی اب رو دینے کو تھی۔۔۔

گرے ڈنر سوٹ میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کئے وہاج اسکے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔۔ بار بار نگاہیں بھٹک کر اسکے لزرتے وجود پر جاتی تو دل دھڑکنے سے انکاتی ہوتا۔۔ وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔۔۔ سنہرے بالوں کی کچھ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی۔۔۔۔ وہ آج کل سے بھی زیادہ نروس ہورہی تھی۔۔۔۔

اجالا۔۔۔ بچے کیا ہوا۔۔ ہم۔ سب ساتھ ہیں نا۔۔۔ گھبرا" کیوں رہی ہو۔۔ "معراج نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے پریشانی سے کہا تھا ۔۔۔

مجھے۔۔ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ آپ ادھر ہی بیٹھیں رہیں۔۔ "اسنے" چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ دلنشین ابھی نجانے کہاں جا چکی تھی۔۔۔

اجالا یار۔۔ ہم۔ سب ساتھ ہیں۔۔ تم نا ہو پریشان۔۔ دیکھو آمنہ" بھی تو ہے۔۔ "خولہ نے اسے تسلی دی۔۔۔

اجالا نے آمنہ کی طرف دیکھا۔۔ جو اسکے بالکل سامنے سٹیج پر بیٹھی
ہوئی تھی۔۔۔

لال رنگ کے گیر دار لہنگے کے اوپر گولڈن نفیس کام والی چولی اور
ہم رنگ دوپٹہ۔۔۔ برائیڈل میک اپ میں۔۔۔ اسنے چاکلیٹ
براؤن لمبے بالوں کو کرل کئے ایک سائیڈ سے
اگے کئے کھلا چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ وہ اپنی بہن کی کسی
بات کا جواب دے رہی تھی مسکرا کر۔۔ مگر وہ بھی گھبرائی ھوئی
ہی لگ رہی تھی۔۔۔ سبز موتی والی ننھی لبوں کو چھوتی کافی دلکش
لگ رہی تھی۔۔۔۔

اسکے ساتھ ہی نیوی بلو تھری پیس میں ملبوس۔۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے مومن بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ سنجیدگی سے۔۔

مگر آج دل کی دھڑکنیں چاروں ہی کی منتشر تھی۔۔۔ کسی دوسرے سے جڑ جانے کی خوشی تھی۔۔۔ نیا احساس تھا۔۔۔ جو بھی تھا۔۔ بہت دلفریب تھا۔۔۔ دل کو چھوتا۔۔۔۔

اجالا نے لب کاٹتے چہرہ جھکا لیا۔۔۔ وہاج کے پاس بیٹھنے پر ہی تو دل کنٹرول نہیں ہورہا تھا۔۔ کل بھی یہی ہوا۔۔۔ آج تو دن ہی الگ تھا۔۔۔

جبکہ وہاج ہر کچھ لمحوں بعد اسے دیکھتا۔۔۔۔ دیکھنا نہیں چاہ رہا تھا مگر نجانے کیوں۔۔ بار بار اسے دیکھتا۔۔۔۔ نا دل بس میں لگ رہا تھا نہ ہی نگاہیں ضد چھوڑنے پر راضی تھی۔۔۔۔

اسکے گلابی ہوتے گال۔۔۔ سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹ۔۔۔۔ اسے اب گھٹن ہونے لگی تو اٹھ گیا۔۔۔ سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔۔ جو اب شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے سٹیج سے اتر گیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی کسی دن مجھے مار ہی دے گی۔۔۔ "کچھ دور جاتے وہ خود" سے بڑبڑایا تھا۔۔۔۔ دل کی دھڑکن اب بھی اتنی ہی تیزی سے چل رہی تھی۔۔۔۔

اسکے جانے پر اجالا نے بھی گہرا سانس لیتے بکھرتی سانسیں سمبھالنی چاہی تھی۔۔۔۔

💜💜💜

مومن نے ایک بار پھر اسے دیکھا۔۔۔ اسکی لبوں کو چھوتی وہ ننھی اسے شاید تنگ کررہی تھی۔۔۔۔۔۔ اور سے غضب اسے سرخ لب۔۔۔۔۔ جو کسی سے بات کرتے بار بار ہل رہے تھے۔۔۔۔

گلے میں گلٹی سی ابھر کر مدھم ہوئی۔۔ رنگت سرخ ہوتی۔۔ بھوری آنکھوں میں خمار اترنے لگا تھا۔۔ وہ ایک بار پھر چہرہ موڑ گیا۔۔۔

اسکے چہرہ موڑتے ہی آمنہ نے ہلکا سا سر ترچھا کرتے اسے دیکھا۔۔ وہ بھر پور وجاہت کے ساتھ اسکے بالکل پاس بیٹھا۔ کتنا اچھا لگ رہا تھا نا سب۔۔۔

مگر پل میں اسکی آنکھوں کے سامنے سے وہ کمرے والا منظر گھوما تو ایک دم شدت سے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ بھی چہرہ جھکا گئی۔۔۔

میرون چمکتی میکسی میں۔۔۔ بالوں کا اونچا جوڑا بنائے۔۔ خوبصورت میک اپ کیئے پری بھی اسکے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ پرپل فراک میں ملبوس سوہا باری باری سب کے پاس جاتی۔ پھر سوہا کے پاس آجاتی۔۔ وہ اتنے چکر لگا چکی تھی کہ اب تھک گئی۔۔ وہ اتنے بدلے چہرے دیکھ کر پریشان ہورہی تھی۔۔۔ ماں سمیت سب ہی کے چہرے کچھ بدلے بدلے سے لگ رہے ہیں تھے۔۔ جنہیں وہ اشتیاق سے دیکھتی خوش ہورہی تھی۔۔۔

💜💜💜

اگلی صبح شروع ہی ہنگامے سے ہوئی۔۔ رات کافی دیر سے سونے کے باوجود سب ہی صبح اٹھ چکے تھے۔۔۔

نکاح شام میں تھا۔۔۔ اور پھر رخصتی۔۔۔۔ آمنہ لوگ صبح صبح ہی واپس جا چکے تھے۔۔۔حیدر خان نے پھر منع نہیں کیا۔۔۔ وہ اپنی بچی اپنے گھر سے رخصت کرنا چاہتی تھی۔۔ سو۔۔۔ پھر اور کسی نے بھی کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔ اجالا۔۔۔۔ تم کب سے سو رہی ہو۔۔۔۔ "پری نے " اب کھینچ کر اسکے اوپر سے کمبل اتارا تو اجالا نے چہرہ تکیے میں چھپا لیا۔۔۔ نیند سے برا حال تھا۔۔۔۔ وہ سونا چاہ رہی تھی۔۔

سونے دو یار پری۔۔۔ نام تو پری ہے مگر تم اس وقت چڑیل لگ رہی ہو مجھے۔۔ جاؤ۔۔۔۔ "اسنے ویسے ہی لیٹے لیٹے کہا تو پری نے اسے گھورا۔۔۔۔

اور پھر سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ کو دیکھا تو مسکراتے ہوئے اسکے پاس جاتے۔۔ جگ اٹھایا۔۔۔ اور پھر بنا لحاظ کیئے پورا جگ اسپر گرا چکی تھی۔

۔ مامااااا۔۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا کیا۔۔۔۔۔۔ تم پاگل۔۔۔۔ "ایک" دم بوکھلا کر اٹھتے وہ چیخی تھی۔۔۔ بال چہرہ اور کچھ شرٹ گیلی ہوچکی تھی۔۔۔۔ اسکے بال گیلے چہرے پر چپک گئے تھے۔۔۔۔

پری تن تک دروازے تک بھاگ گئی۔۔۔ "کیا۔ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔ اٹھو۔۔۔ ناشتے پر سب ویٹ۔۔۔۔۔ اسکو آتا دیکھ کر وہ بات ادھوری چھوڑتے ہی باگ چکی تھی۔۔۔

جبکہ اجالا نے دروازے میں کھڑے ہو کر اسکو دیکھتے دانت پیسے تھے۔۔۔ نیند سے اب بھی برا حال تھا۔۔۔۔

نگاہ ادھر ادھر گھمائی تو ایک شخص پر ٹھہر گئی۔۔ گرے ٹی شرٹ میں ملبوس۔۔ گیلے بال بکھرے سے ماتھے پہ گرے ہوئے تھے۔۔۔ وہ ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے۔۔۔ مومن سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

"کچھ پل وہ اسے دیکھتی رہی خاموشی سے۔۔۔ اسکی "خاموش محبت اسے مل چکی تھی۔۔۔ یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔ محبت بعد میں آتی۔۔ وہ اس شخص کی شدید عادی ہوگئی۔۔ اسے دیکھنے کی۔۔اس سے بات کرنے کی۔۔ لڑنے کی۔۔۔ بس عادی ہوگئی۔۔ اب وہ کہیں نا ہوتا تو دل نہیں لگتا تھا۔۔۔ پھر معصوم دل کو وہ اچھا لگنے لگا۔۔۔۔ بنا کسی وجہ کے۔۔ بس اچھا لگتا تھا۔۔۔

خود پر نگاہوں کی تپش محسوس کر کے وہاج نے اوپر دیکھا۔۔ سیڑھیوں سے بالکل، اوپر پہلے کمرے کے دروازے میں کھڑی۔۔۔ بنا دوپٹے کے گیلا ہوتا وجود۔۔۔ دل مچل کر رہ گیا۔۔ اور غصہ بھی شدید آیا۔۔۔ وہاں سب کزنز تھے۔۔

اجالا، نے جیسے ہی اسے خود کو دیکھتا دیکھا تو ایک دم سے پیچھے ہوئی۔۔۔ اور دروازہ بند کرتے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔ وہ ابھی سے نروس ہورہی تھی۔۔ بعد یا سوچ سوچ کر۔۔۔

سلی گرل۔۔۔ "وہاج نے دروازے کو بند ہوتا دیکھ کر دانت " پیس پر بڑبڑایا تھا۔ دل کی دھڑکنیں ایک ہرگز بھی نارمل نہیں تھی۔۔۔ نجانے کیوں مگر وقت گزر ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

💜💜💜

وائٹ پاؤں کو چھوتا فراک۔۔جس کے دامن پر سلور کام ہوا تھا۔۔ پہنے۔۔ گھنگھریالے بالوں کی چٹیا بنائے وہ بنا میک اپ کے

ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔۔۔ آنکھیں سرخ ہوتی سوجھی ہوئی تھی۔۔۔ وہ رات کو سو نہیں پائی۔۔۔۔ ایک تو کل کا ڈر اور پھر اس ظالم شخص کی باتوں سے ہوتی تکلیف۔۔۔۔

وہ پوری رات وقفے وقفے سے روتی رہی۔۔ جیسے ہی صبح ہوئی۔۔۔ ہالے کو تیار کر کے خود تیار ہوتی نیچے آگئی تھی۔۔۔۔

لاؤنج کے دروازے تک پہنچی۔۔ باہر نکلنے کے لیے تو وہ سامنے ہی سے آرہا تھا۔۔۔ گرے ٹریک سوٹ میں۔۔۔ سیاہ بکھرے بال۔۔۔ سرخ ہوتی رنگت۔۔۔ بازو کہنیوں تک فولڈ کیئے۔۔ وہ پانی کی بوتل لبوں کو لگائے آرہا تھا، اندر۔۔

کہ اسے دیکھ کر رک گیا۔۔۔ وہ بھی رک گئی۔۔۔۔ دونوں آمنے سامنے کھڑے۔۔۔ ایک دوسرے کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ غیر ارادی طور پر۔۔۔۔

اسکی سرخ سوجھی ہوئی آنکھیں دیکھ کر وہ جان گیا تھا کہ وہ روتی رہی تھی۔۔ دل میں کچھ چبھا۔۔۔۔شدت سے۔۔ اس کا دل کیا کہ ان سحر انگیز نگاہوں کو چھو کر ازالہ کر دے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔۔ وہ کیوں کرتا ایسا۔۔۔۔ اسے زیادہ انا پیاری تھی۔۔۔

دلنشین نے ایک شکوہ کناں نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔ آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئی اسکی باتیں سوچ کر۔۔۔۔ اور پھر وہ اسکے پاس سے گزرتے باہر کی جانب گئی۔۔۔

پاس سے گزرتے۔۔ اسکے وجود کی خوشبو کو اسنے گہرا سانس لے کر روح میں اتارا چاہا تھا۔۔۔آنکھیں بند کر کے۔۔۔۔ اور پھر ہلکا سا مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ وہ آگے لان میں جا رہی تھی۔۔۔ جہاں خولہ واک کررہی تھی۔۔۔ وہ خاموشی سے اندر آگیا۔۔ مگر دل بار بار ان آنکھیں کی نمی یاد دلا رہا تھا۔۔۔۔ جو وہ نہیں یاد کرنا چاہتا تھا۔۔۔

💜💜

ویسے دن با دن تم کافی ہاٹ نہیں ہوتی جا رہی۔۔۔۔ "اسکو " جانچتی نگاہوں سے تکتے کاشان نے بے باکی سے کہا۔۔۔ جو ریڈ

نائٹ سوٹ میں بالوں کا جوڑا بنائے اب سوہا کے کپڑے نکال رہی تھی۔۔۔ کاشان کی بات سنتے ہی ایک دم پیچھے مڑی تو اسکے سینے سے ٹکر گئی۔۔۔۔

وہ اسکے بالکل پاس کھڑا تھا۔۔۔ پری اسکی طرف مڑی۔۔۔ وہ اسکے اور قریب ہوا۔۔۔۔ پری پھر پیچھے ہوئی دیوار سے پن ہوتے وہ اب اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو ہلکے نیلے رنگ کی کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔ مظبوط توانا وجود۔۔۔ وہ اسکے سامنے چھوٹی سی لگتی۔۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔ کب آئے۔۔۔ "اسنے دور ہونا چاہا مگر وہ دیوار پر ہاتھ " رکھے سب راستے بند کر گیا۔۔۔

بس ابھی ہی آیا۔۔ تمہارا قا*تل روپ دیکھ کر بہکنے لگا "

ہوں۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔ کچھ وقت نا بیتا لیں ساتھ۔۔۔ " ماتھے

سے انگلی ٹریس کرتے لبوں تک اور پھر گردن تک لاتے بوجھل سا

بولا تو۔۔۔ پری نے اسکے گستاخ ہاتھ کو تھام لیا تھا۔۔۔ رنگت

سرخ ہوئی۔۔ دھڑکنیں بھی منتشر ہوئی۔۔۔

ہر وقت نا شروع نا ہو جایا کریں۔۔۔۔ ہٹیں اب۔۔۔ "اسنے "

بمشکل اسے دور ہٹایا تھا۔۔۔۔ اور جلدی سے اسکی پہنچ سے دور

ہوگئی۔۔۔

میں خود دور ہونے دیتا ہوں۔۔ خوش نا ہو زیادہ۔۔ "کاشان" نے اسے گھورا۔ جو آجکل اسے کچھ زیادہ ہی اگنور کرنے لگی تھی۔۔۔

" سوہا تو دیکھیں۔۔ آگئے ہیں تو۔۔۔ اٹھ کر رونے نا لگے۔۔ " اسکی بات تو نظر انداز کرتی وہ سوہا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔ اور خود ڈرسنگ روم میں بھاگ گئی۔۔

بس یہ شادی ختم ہونے دو۔۔ تمہیں بھی دیکھ لوں گا۔۔ "وہ " کچھ اونچی آواز میں بڑبڑایا تھا۔۔ زندگی خوبصورت ہوگئی تھی ہر لحاظ سے۔۔ وہ مطمئن تھا۔۔۔ خولہ کو لے کر جو کچھ دن خواب دیکھے۔۔ وہ اب شاید بھول بھی چکا تھا۔۔۔ شاید

💜💜💜

معراج۔۔۔۔۔ اسکو پکڑیں۔۔۔۔ یہ مجھ سے نہیں سنبھالی جاتی "
ہے۔۔۔ "سحر کو اسنے معراج کو پکڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ لوگ اب نکاح کے لیے تیار ہو گئے تھے۔۔۔۔

وائٹ کلرڈ گیر دار لانگ فراک۔۔ جس کے بازو نیٹ کے تھے۔۔
اور گلے سے نیچے پیٹ تک کچھ سلور موتیوں کا نفیس کام کیا ہوا
تھا۔۔۔

ہلکا میک اپ۔۔۔ میرون لپ اسٹک لگائے۔۔ اسنے چھوٹے سیاہ بالوں کو نیچے سے بہت ہلکا سا کرل کیا ہوا تھا۔۔۔ اور درمیان سے مانگ نکلے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔

معراج نے بھی وائٹ کلر کا کاٹن کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔ بھورے بال آج جیل سے سیٹ کیئے۔۔ مظبوط کلائی میں نفیس گھڑی پہنے۔۔۔ وہ اب سحر کو چپ کروا رہا تھا۔۔۔

یہ تو اجالا پر چلی گئی ہے۔۔۔ ہر وقت بس رونا اور رونا ہی۔۔۔ " وہ اب زچ ہو کر بولا تھا۔۔۔ سحر چپ کم ہی ہوتی۔۔۔۔ جبکہ" یمان اور ہالے کم ہی روتے تھے۔۔۔

میں تو یمان کو لے کر جا رہی ہوں۔۔ اس کو سنبھالنے " رہیں۔۔۔۔ "وہ ہنستے ہوئے اب یمان کے چھوٹے سے سر پر کیپ پہنا رہی تھی۔۔۔ جگہ ڈارک گرے آنکھوں والا یمان خولہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

معراج نے کچھ پل اسے دیکھا۔ وہ دل دھڑکا دینے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ سیاہ چھوٹے بال بار بار چہرے پر آ رہے تھے۔۔ جنہیں اب وہ پیچھے بھی نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔

اسکی سیاہ آنکھوں میں خوبصورت سی چمک تھی۔۔۔

خولہ نے مڑ کر اسے دیکھا تو۔۔ کندھے اچکائے۔۔۔ معراج نے نفی میں سر ہلایا تو وہ اسکے پاس اگئی۔۔۔

کیا ہوا۔۔ پریشان کیوں لگ رہیں ہیں۔۔۔ "اسکی مسکراہٹ" غائب ہوگئی تھی۔۔ وہ اب فکرمندی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ ایسا بالکل بھی نہیں تھا کہ وہ سب بھول گئی۔۔ وہ لفظوں کی مار۔۔ اسے سب یاد تھا۔۔۔ دل شدید دکھتا بھی۔۔۔ کبھی کبھی وہ باتیں یاد آتی تو وہ چھپ کر رو لیتی۔۔۔۔

مگر اسے لگتا تھا کہ جو کچھ وقت بچا تھا وہ اچھے سے گزار لے۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا تھا وہ بالکل ٹھیک ہو سکتی ہے۔۔۔ مگر پھر بھی دل میں بہت ڈر تھا۔۔۔

وہ ان لمحوں کو ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ ابھی بھی وہ بے تاب نگاہوں سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو اسکی دنیا تھا۔۔

نہیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔ وہ جبراا مسکرایا۔۔۔۔ اور پھر سحر " کا سر کندھے پر رکھتے اسکے پاس ہوا اور جھک کر ماتھے پہ لب رکھے ۔۔۔۔

دونوں آنکھوں موند گئے۔۔۔۔ دھڑکنیں منتشر ہوئی۔۔۔۔ رنگت سرخ ہوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

ماتھے سے لب ہٹانے گالوں کو چھوا۔۔ خولہ نے ہنوز آنکھیں بند کی ہوئی تھی۔۔ جبکہ معراج اب اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

" تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ "لرزتی پلکوں کو چھوا تو خولہ نے آنکھیں کھول لی۔۔۔

" آپ تو ہر وقت اچھے لگتے ہیں۔۔۔ " وہ مدھم سے لہجے میں بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

" جب ایسے بولتی ہو نا۔۔۔ وہ دل میں ہلچل مچ جاتی ہے۔۔۔ دل چاہتا ہے تمہیں پاس رکھ لوں۔۔۔ بہت پاس۔۔۔ کہیں نا

جانے دوں۔۔۔ "گھمبیر بوجھل سا لہجہ۔۔۔ گہری بے باک نگاہوں سے اسکت تکتے وہ لبوں کا کونا دانتوں تلے دیا گیا۔۔

خولہ بوکھلا کر اس سے دور ہوئی تھی۔۔ دل جیسے سینے میں سر پٹخنے لگا تھا۔۔۔ وہ اب جلدی سے یمان کی طرف متوجہ ہوگئ تھی۔۔۔

معراج کچھ پل ادھر ہی کھڑا مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا پھر مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

نکاح کی رسم گاؤں میں نہیں تھی۔۔ کچھ وہاج کے دوست۔۔ تو کچھ بالاج کے بزنس سرکل کے۔۔۔ انہی کی وجہ سے ہال میں تھا۔۔۔

سب گاڑیاں باہر تیار کھڑی تھی۔۔۔ خولہ آج بھی پارلر نہیں گئی۔۔ حالانکہ کے اسے بہت شوق تھا۔۔۔ مگر جا نہیں سکی۔۔۔

آمنہ اور اجالا کے ساتھ آج پری اور دلنشین گئی۔۔ پری نے خوشی سے گئی۔۔ دلنشین کو دادی نے زبردستی بھیج دیا تھا۔۔۔

اب دن کا وقت بھی گزر رہا تھا۔۔ اور شام میں نکاح تھا۔۔ کافی لوگ چلے گئے۔۔ اب کچھ رہتے تھے۔۔۔ جن میں خولہ معراج۔۔۔ کاشان بالاج۔۔۔ اور کچھ اور لوگ تھے۔۔۔

معراج باہر آیا تو سامنے ہی وہ کھڑا تھا۔۔۔ بلیک ٹو پیس کے نیچے وائٹ ہٹنوں والی شرٹ پہنے۔۔۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے وہ موبائل پر معروف تھا۔۔۔

معراج کو اسے دیکھتے ہی حلق تک کڑوا ہوا تھا۔۔۔
بالاج نے سرسری سا چاروں طرف دیکھا۔۔۔ معراج کو دیکھتے ہی اسکا موڈ بھی خراب ہی ہوا تھا۔۔

دونوں الگ سمت دیکھنے لگے تھے۔۔۔

بالاج ابھی ہی تیار ہو کر آیا تھا۔۔ صبح سے سارے معملات سنبھالتے اب کچھ وقت ملا تھا۔۔ تو دوبارہ دلنشین کو ڈھونڈنا چاہا مگر وہ ہوتی تو نا۔۔ ان کا رشتہ تھا ہی ایسے موڑ پر کے وہ کسی سے پوچھ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

ایک پل وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا مگر۔۔۔۔

جبھی اسکی نگاہ معراج سے دور۔۔ باہر کی طرف جلدی میں آتی ہانیہ بیگم پر گئی تو جبڑے بھینچ گیا۔۔۔ ایک تو اس وجہ سے کہ وہ اب تک بھولا نہیں تھا جو انہوں نے سب کے سامنے اسے مارا۔۔ اس

دن کے بعد سرسری سی بات کت علاوہ کوئی بات نہیں کی ان سے بھی۔ لاکھ چاہنے کے باوجود انہوں نے بھی خفگی نا ختم کی۔۔۔ انکو یقین نا ہوتا کہ انکا بیٹا بھی ایسا کچھ کر سکتا تھا۔۔۔۔

دوسرا یہ کہ انہوں نے ہالے کو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔ اور وہ پورا گلا پھاڑ کر روئے جا رہی تھی۔۔ ویسے سے زیادہ نا روتی مگر شاید اب کافی دیر سے دلنشین کو نا دیکھ کر وہ بھی تنگ ہوگئی تھی جبھی۔۔۔

وہ موبائل جیب میں ڈالتے انکی جانب بڑھا تھا۔۔۔ "اسکو مجھے دے دیں۔۔۔ "اسنے خاصی نرم آواز میں کہا۔۔۔ یہ لہجہ صرف ماں کے لیے تھا۔۔۔

ہانیہ بیگم نے دو پل اپنے خوبرو سے۔۔۔ لاڈلے بیٹے کو دیکھا۔۔ دل کیا اسنا ماتھا چوم لیں۔۔ مگر۔۔۔ "دلنشین ملے تو اسے دے دینا۔۔۔ تنگ ہورہی ہے اب یہ۔ "انھوں نے ہالے کو اسے پکڑا دیا۔۔۔

اسنے پوچھنا چاہا کہ کدھر ہے مگر انا آڑے آگئی تو فقط سر ہلا کر ہالے کو لئے اگے بڑھ گیا۔۔۔

باباکی شہزادی ہے۔۔۔۔ ہمممم۔۔۔۔۔ "اسنے ہالے کے آنسو " ٹیشو سے صاف کرتے محبت سے کہا۔۔۔۔۔

سیاہ انکھیں اور بڑی کیئے وہ اب بالاج کو دیکھ رہی تھی خاموشی سے۔۔ مگر کچھ کچھ دیر بعد نچلا لب باہر نکالتی ادھر ادھر بھی دیکھتی۔۔۔ گلابی گول چہرہ پورا گیلا ہو رہا تھا آنسوؤں سے۔۔۔ وہ دلنشین ہی کی طرح تھی زیادہ۔۔ بس آنکھوں کا کلر بالاج جیسا تھا۔۔

" بس مل جائے آپکی ماما۔۔۔ دنوں مل کر سیدھا کریں گے۔۔۔ ویسے بھی میں نے بہت سے سبق سیکھانے ہیں آپکی ماما کو۔۔"

اسنے گالوں پر نرمی سے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ساتھ ہی ادھر ادھر دیکھا۔۔ وہ گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔ دروازہ کھلا تھا۔۔ وہ بار بار دیکھتا مگر وہ نہیں تھی۔۔۔ اب اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔ یقیناً وہ ہالے کو چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔

جب سب گاڑیوں میں بیٹھ گئے

تو ایک ایک کر کے ساری گاڑیاں حویلی سے نکلنے 💜💜💜 لگی تھی۔۔۔۔۔۔

💜💜

ہال میں ایک الگ ہی سماں تھا۔۔۔۔ ہر طرف رنگ و بو کا رش تھا۔۔۔ مرد عورتیں بس اتنا ہی اپگ تھے کہ ہال کی ایک جانب مرد جبکہ دوسری جانب عورتیں تھی۔۔۔

بچی بڑے۔۔ جوان۔۔ سب خوشی خوشی باتوں میں مصروف تھے۔۔۔ زیادہ تر کی باتوں کا مرکز وہ چاروں ہی تھے جن کا نکاح تھا۔۔۔۔

سٹیج پر دو بڑے صوفے دولہا دلہن کے لیے رکھے تھے۔۔۔ اور اب وہاں کافی رش تھا۔۔۔

جامنی رنگ کا لانگ برائیڈل فراک۔۔ جس پر نفیس موتیوں کا کام کیا ہوا پہنے۔۔ جالی دار نفیس دوپٹہ جوڑے سے ہوتے پیچھے کمر پر جھول رہا تھا۔۔۔

برائیڈل میک اپ میں وہ سٹیج پر بیٹھی اب رو دینے کو تھی۔۔۔

گرے ڈنر سوٹ میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کئے وہاج اسکے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔۔ بار بار نگاہیں بھٹک کر اسکے لزرتے وجود پر جاتی تو دل دھڑکنے سے انکاتی ہوتا۔۔ وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔۔۔ سنہرے بالوں کی کچھ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی۔۔۔۔ وہ آج کل سے بھی زیادہ نروس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"اجالا۔۔۔ بچے کیا ہوا۔۔ ہم۔ سب ساتھ ہیں نا۔۔۔ گھبرا کیوں رہی ہو۔۔ "معراج نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے پریشانی سے کہا تھا ۔۔۔

"مجھے۔۔ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ آپ ادھر ہی بیٹھیں رہیں۔۔ "اسنے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ دلنشین ابھی نجانے کہاں جا چکی تھی۔۔۔

"اجالا یار۔۔ ہم۔ سب ساتھ ہیں۔۔ تم نا ہو پریشان۔۔ دیکھو آمنہ بھی تو ہے۔۔ "خولہ نے اسے تسلی دی۔۔۔

اجالا نے آمنہ کی طرف دیکھا۔۔ جو اسکے بالکل سامنے سٹیج پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

لال رنگ کے گیر دار لہنگے کے اوپر گولڈن نفیس کام والی چولی اور ہم رنگ دوپٹہ۔۔۔ برائیڈل میک اپ میں۔۔۔ اسنے چاکلیٹ براؤن لمبے بالوں کو کرل کئے ایک سائیڈ سے اگے کئے کھلا چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ وہ اپنی بہن کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی مسکرا کر۔۔ مگر وہ بھی گھبرائی ھوئی ہی لگ رہی تھی۔۔۔ سبز موتی والی نتھی لبوں کو چھوتی کافی دلکش لگ رہی تھی۔۔۔۔

اسکے ساتھ ہی نیوی بلو تھری پیس میں ملبوس۔۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے مومن بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ سنجیدگی سے۔۔

مگر آج دل کی دھڑکنیں چاروں ہی کی منتشر تھی۔۔۔ کسی دوسرے سے جڑ جانے کی خوشی تھی۔۔۔ نیا احساس تھا۔۔۔ جو بھی تھا۔۔ بہت دلفریب تھا۔۔۔ دل کو چھوتا۔۔۔۔

اجالا نے لب کاٹتے چہرہ جھکا لیا۔۔۔ وہاج کے پاس بیٹھنے پر ہی تو دل کنٹرول نہیں ہورہا تھا۔۔ کل بھی یہی ہوا۔۔۔ آج تو دن ہی الگ تھا۔۔۔

جبکہ وہاج ہر کچھ لمحوں بعد اسے دیکھتا۔۔۔۔ دیکھنا نہیں چاہ رہا تھا مگر نجانے کیوں۔۔ بار بار اسے دیکھتا۔۔۔۔ نا دل بس میں لگ رہا تھا نہ ہی نگاہیں ضد چھوڑنے پر راضی تھی۔۔۔۔

اسکے گلابی ہوتے گال۔۔۔ سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹ۔۔۔۔ اسے اب گھٹن ہونے لگی تو اٹھ گیا۔۔۔ سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔۔ جو اب شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے سٹیج سے اتر گیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی کسی دن مجھے مار ہی دے گی۔۔۔ "کچھ دور جاتے وہ خود" سے بڑبڑایا تھا۔۔۔۔ دل کی دھڑکن اب بھی اتنی ہی تیزی سے چل رہی تھی۔۔۔۔

اسکے جانے پر اجالا نے بھی گہرا سانس لیتے بکھرتی سانسیں سمبھالنی چاہی تھی۔۔۔

💜💜💜

مومن نے ایک بار پھر اسے دیکھا۔۔۔ اسکی لبوں کو چھوتی وہ ننھی اسے شاید تنگ کررہی تھی۔۔۔۔۔ اور سے غضب اسے سرخ لب۔۔۔۔ جو کسی سے بات کرتے بار بار ہل رہے تھے۔۔۔

گلے میں گلٹی سی ابھر کر مدھم ہوئی۔۔ رنگت سرخ ہوتی۔۔ بھوری آنکھوں میں خمار اترنے لگا تھا۔۔ وہ ایک بار پھر چہرہ موڑ گیا۔۔۔

اسکے چہرہ موڑتے ہی آمنہ نے ہلکا سا سر ترچھا کرتے اسے دیکھا۔۔ وہ بھر پور وجاہت کے ساتھ اسکے بالکل پاس بیٹھا۔ کتنا اچھا لگ رہا تھا نا سب۔۔۔

مگر پل میں اسکی آنکھوں کے سامنے سے وہ کمرے والا منظر گھوما تو ایک دم شدت سے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ بھی چہرہ جھکا گئی۔۔۔

میرون چمکتی میکسی میں۔۔۔ بالوں کا اونچا جوڑا بنائے۔۔ خوبصورت میک اپ کیئے پری بھی اسکے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ پرپل فراک میں ملبوس سوہا باری باری سب کے پاس جاتی۔ پھر سوہا کے پاس آجاتی۔۔ وہ اتنے چکر لگا چکی تھی کہ اب تھک گئی۔۔ وہ اتنے بدلے چہرے دیکھ کر پریشان ہورہی تھی۔۔۔ ماں سمیت سب ہی کے چہرے کچھ بدلے بدلے سے لگ رہے ہیں تھے۔۔ جنہیں وہ اشتیاق سے دیکھتی خوش ہورہی تھی۔۔۔

💜💜💜

ہالے اب شدید رو رہی تھی جبھی وہ اسے لئے سائیڈ پر کھڑا ساتھ ساتھ ادھر ادھر بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔ سٹیج پر کافی رش بنا ہوا

تھا۔۔۔ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی سفید فراک میں ملبوس دلنشین کہیں نظر نہیں آئی۔۔۔۔

اسے اب اتنا شدید غصہ تھا کہ اگر ابھی وہ آجاتی تو وہ دو ایک لگا ہی لیتا۔۔۔ ایک تو خود اسے دیکھنا چاہ رہا تھا پھر ہالے اب زچ کرنے لگی تھی۔۔۔۔ ہر باپ کی طرح وہ بھی بہت پیار ہونے کے باوجود کچھ دیر اسکا رونا نہیں سن پا رہا تھا۔۔۔۔

" لگتا ہے مجھے سب کے سامنے ہی جاتی کر کلاس لینی ہوگی اس لڑکی کی۔۔۔ "جب نہ ہالے چپ ہوئی اور نا ہی دلنشین نظر آئی تو وہ خود سے ہی بولا۔۔۔ اور پھر سٹیج کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

افففف بالاج۔۔۔ بچے یہ تو بہت رو رہی ہے۔۔۔ اسکو تم مجھے "
دے دو۔۔۔۔ "پاس سے گزرتی جمیلہ بیگم نے جیسے ہی اسے دیکھا
تو اسکے پاس آتے ہوئے بولی۔۔۔

بالاج کا دل تو نہیں چاہا مگر وہ چپ نہیں ہو رہی تھی تو دے
دی۔۔۔ ویسے بھی دلنشین نے اسے اتنا دور رکھا تھا بالاج سے کہ
ابھی وہ بہت زیادہ نہیں پہچانتی۔۔۔۔ کچھ دیر تک تو ٹھیک ہوتا پھر
وہ تنگ ہو جاتی۔۔۔

دلنشین ادھر ہی ہو گی۔۔ میں اسکو دیتی ہوں۔۔۔۔۔ بچی کا رو رو"
کر حال بڑا ہو رہا ہے۔۔۔ "ہالے کو لئے وہ کہتے اب دور جا رہی

تھی۔۔۔ جبکہ بالاج نے ایک آخری نگاہ ڈالی سارے ہال میں۔۔۔ خولہ تو نظر آئی مگر وہ نجانے کہاں تھی۔۔۔

بالاج۔۔۔ آپ یہاں ہیں۔۔۔ تو خولہ کو کے پاس ہے پھر۔۔۔ " جھنجھلائی ہوئے لہجے میں کہتی وہ اسکی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔ " ہائی ہیل کی ٹک ٹک تک ساز بکھیرتی قریب ہونے لگی تو وہ جس نے سوچا تھا کہ آج دو لگا ہی دے گا۔۔۔ اس شخص کی سانسیں مدھم ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

💜💜💜

اسنے گہرا سانس لیتے آنکھیں شدت سے بند کرتے کھولی تھی۔۔۔۔

تب تک وہ اسکے بالکل سامنے آگئی اور اسے دیکھتے بالاج کے لگا اسکی مدھم چلتی سانسیں تھم گئی تھی۔۔۔ وہ بنا پلکیں جھپکے۔۔ اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

بلیک کلر کی ساڑھی۔۔۔ جس کے اوپر سلور سلک کے فل بلاؤزر تھا پہنے۔۔۔ اسنے آج اپنے سنہرے گھنگھریالے بالوں کی بالکل اسٹریٹ کیئے درمیان سے مانگ نکال کر دونوں طرف سے کانوں کے پیچھے کیئے کھلا چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔ ہلکا خوبصورت میک اپ۔۔۔ بلڈ ریڈ لپ اسٹک۔۔۔۔ کانوں میں سلور جھمکے اور گردن

میں انکے ساتھ کھڑے ہی نیکلسن۔۔۔۔ وہ اتنی خوبصورت لگ رہ تھی بالاج کچھ پل

کچھ پل تو کچھ بھی نہیں بول سکا۔۔۔۔ اس پر سے نگاہیں ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔ ایک ایک نقوش کا نگاہوں سے چھوتے وہ حفظ کر رہا تھا۔۔۔۔

بالاج۔۔۔ کدھر گم ہوگئے۔۔۔ "دلنشین اب زچ ہوتے بولی۔۔ " ساتھ ہی اسکے بازو کو ہلکے سے انگلی سے چھوتے پیچھے کیا تھا۔۔۔۔

وہ ہوش میں آیا تو دوبارہ اسے ہی دیکھنے لگا۔۔۔۔ گہری بے باک مخمور نگاہوں سے۔۔، پاؤں میں سلور پینسل ہیل میں مقیم اسکے

سفید پاؤں بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔۔ نجانے وہ اور خولہ ہیلز کی اتنی دیوانی کیوں تھی۔۔۔۔۔

ہالے کدھر ہے۔۔۔۔ "دلنشین نے اب قدرے اونچی آواز میں " کہا۔۔۔۔ اسکی گہری بتا باک نگاہیں اسے بوکھلانے پر مجبور کررہی تھی۔۔۔ سینے میں دھڑکتا دل۔۔۔ رفتار پکڑ چکا تھا۔۔۔ رنگت کچھ اور گلابی ہوئی۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ ہالے۔۔۔۔ "دفعتاً وہ جیسے پوری طرح ہوش" میں آیا۔۔ منہ پر ہاتھ پھیرتے دوسری طرف دیکھا۔۔۔ کھر کچھ ہی پل۔۔۔ دوبارہ اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔ "وہ خالہ۔۔۔ کے پاس ہے۔۔۔۔ "اسکے سرخ لبوں کو تکتے وہ گھمبیر سا بولا تھا ۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ میں اسے دیکھ لوں۔۔۔۔ "ساڑھی کے پلو کو بے وجہ "
ہی سیٹ کرتے اسے منظر سے غائب ہونا چاہا۔۔۔ مگر بالاج نے ایسا
نہیں کیا۔۔۔۔

اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے وہ اسے لیے وہاں سے ہٹتا۔۔۔
اندر ڈرسنگ روم میں آگیا۔۔۔۔ دلنشین حیرت زدہ سی مزاحمت
کررہی تھی۔۔۔ جنتی ہو سکی۔۔۔ اب اس وجہ کوئی تماشہ تو لگانا
نہیں چاہتی تھی جبھی زیادہ نا کر پائی۔۔۔

" چھوڑیں مجھے۔۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔ بالاج۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔ "

مگر بالاج نے اندر آتے اسے دیوار سے پن کرتے ہی

چھوڑا۔۔۔۔ وہ اب فرصت سے انتہائی قریب سے اسکے ایک

ایک نقوش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

" یہ۔۔۔ یہ کیا۔۔ تھا۔۔۔ ایسے کون کرتا ہے۔۔۔ بالاج کسی

نے دیکھ لیا ہو گا کوئی کیا سوچے۔۔۔ "مگر جیسے ہی نگاہوں نے

بالاج کی بے باک نگاہوں کو اپنے لبوں کو تکتے دیکھا تو وہ ایک دم

خاموش ہوگئی تھی۔۔۔

بالاج نے ایک بازو دیوار پر رکھا ہوا تھا جبکہ دوسرا سوٹ پینٹ کی

پاکٹ میں ڈالا ہوا تھا۔۔۔ اسکے انتہائی قریب کھڑے وہ۔ اسے

ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

دھڑکنیں بری طرح منتشر ہوئی تھی۔۔۔ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا مگر بالاج نے وہ ہاتھ اپنے دیوار پر رکھے ہاتھ میں قید کرتے اب اسے بھی دیوار پر لگا دیا تھا۔۔

تم سارے بدلے مجھے مار کر پورے کرنا چاہتی ہو نا۔۔۔ "کچھ "
جھکتے گال کو اسکے گال ا
سے رب کرتے بوجھل سا کہا تو دلنشین کا چہرہ اور سرخ ہوا تھا اسکے بے باک لمس پر۔۔۔

میں نے۔۔۔ تو۔۔ اب کچھ نہیں کیا۔۔۔ آپ پلیز دور"
ہٹیں۔۔۔ "وہ اسکی قریب میں بمشکل بول پا رہی تھی۔۔۔

بالاج کی سانسوں کی آگ کی سی تپش پورا چہرہ جھلسا رہی تھی۔۔۔۔ اسکے ہاتھ میں موجود ہاتھ پسینے سے نم ہو رہا تھا۔۔۔

میری سانسیں تمہارا اتنا دلنشین سراپا دیکھ کر رک گئی۔۔۔ دل"
" دھڑکنے سے انکاری ہوا۔۔۔۔ کیا یہ کافی نہیں ہے۔۔۔
دوسرے گال پر بھی ویسے ہی اپنا گال مس کیا تو۔۔ دلنشین کا گال اسکی ہلکی شیو کے باعث سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ اسکی چبھن دل میں کئی ساز بکھیر رہی تھی۔۔۔

پلیزز۔۔۔ دور ہوں۔۔۔۔۔۔۔ آپ نے ہی تو کہا۔۔۔ تھا "
کہ۔۔۔ میں اپنا دل ہی بہلا سکتی ہوں۔۔۔۔ میں ایسا نہیں چاہتی

ہوں۔۔۔ پلیززززز۔۔۔"چہرہ دوسری طرف پورا موڑتی اسنے نم آواز میں کہا تو بالاج کی آنکھوں میں سرخی اور پھیل گئی۔۔۔۔
ہلکے سے اسکی گردن کو چھوتے اسکا چہرہ واپس اپنی طرف کیا تھا۔۔۔

تم دل بہلانے کا سامان نہیں ہو پاگل۔ تم میرا سکون ہو۔۔ "کان" کے پاس ہلکا سا جھکے وہ مدھم گھمبیر لہجے میں بولتا کل کے دئے زخموں پر مرہم رکھنا چاہ رہا تھا۔۔

دلنشین نے کچھ چونک کر اسے دیکھا۔۔ اسکی آنکھوں میں اپنے لیے محبت تو ہمیشہ دیکھی مگر وہ لفظوں میں کب کہتا تھا۔۔ وہ تو فقط زہر اگل سکتا تھا۔۔ اور یہ کام تو وہ خوشی سے کرتا بھی تھا

"آپ پہلے ایک بار سوچ لیں کہ میں ہوں کیا آپکے لئے۔۔۔ جب جواب مل جائے تو آپ آنا میرے پاس۔۔۔ وہ خفگی سے بولی تھی۔۔ کل کی باتیں اب تک یاد تھی۔۔ کل رات کا رویہ اب تک دل دکھا رہا تھا۔ اسنے بالاج کو دور کرنا چاہا مگر وہ اسکا آزاد ہاتھ بھی تھام گیا تھا۔

"تم میری بے چین روح کا سکون ہو۔ سنہری۔۔ اس سے زیادہ جواب میں خود نہیں جاننا چاہتا ہوں۔۔۔۔ مجھے ڈر ہے۔۔۔ دل کہہ نا دے کہ۔تم فقط سکون نہیں ہو۔۔ تم جسم میں روح کی طرح ہو۔۔۔ تم رگوں میں خون کی مانند ہو۔۔ تم خوشی ہو۔۔ تم ہی غم ہو۔ میں ایسا کوئی جواب نہیں جاننا چاہتا ہوں "

اسکے خوبصورت چہرے کو بے تابی سے تکتے وہ بہت کم مگر انتہائی بوجھل لہجے میں سرگوشی کر رہا تھا۔

آج اس پر سے نگاہیں ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔دل بھر ہی نہیں رہا تھا۔۔وہ نہیں چاہ رہا تھا کہ ابھی وہ جائے یہاں سے۔۔ کچھ پل۔۔ فقط کچھ پل کو ہی مگر وہ ادھر ہی رہے۔۔ اسکے پاس مگر وہ جا رہی تھی۔۔ اسے جانا تھا ابھی۔

اور مجھے ایسی کوئی خوش فہمی نہیں ہے خود کو لے کر۔۔ جس " لڑکی کو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس سے آپ دل بہلاتے ہیں۔ اس سے آپ محبت نہیں کر سکتے ہیں۔ بالکل بھی نہیں۔ اس لیے بنا ڈرے جواب ڈھونڈیں۔۔ میں آپکی زندگی میں ہو کر بھی زندگی

کی طرح کبھی نہیں ہو سکتی۔۔۔ میں کبھی آپکے لئے انمول نہیں ہو سکتی ہوں۔ " .. سنجیدگی سے کہتی اس کی گرفت سے ہاتھ چھڑاتی آگے بڑھنا چاہا مگر وہ روک چکا تھا۔۔۔ اسکی کلائی کو پکڑتے۔۔ اسکے بالکل پاس آیا۔ تھوڑی دیر ہاتھ رکھتے چہرہ ہلکا سا اوپر کیا تھا۔

دلنشین کچھ پل کو سانس روک گئی تھی۔۔ آنکھیں بھی بند کر لی۔۔۔ رنگت میں کچھ اور سرخیاں گھلی۔۔۔

تو۔۔ اسکا مطلب تم چاہتی ہو کہ تم میری زندگی میں سب سے" انمول ہو۔۔ زندگی ہی کی طرح۔۔۔ ہمم "گھمبیر آواز میں بولتے اسکے لبوں نے دلنشین کے گال کو ہلکا سا چھوا تھا۔ایک پل کو اسکی سانسیں تھم چکی تھی۔۔۔

دلنشین نے آنکھیں کھولی تو نگاہوں کو زبردست تصادم ہوا تھا۔۔۔۔ کچھ پل کے لیے سار تلخی بھولے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے۔۔۔۔ کسی خواب کی سی کیفیت میں۔۔۔۔

" نہیں۔۔۔ میں یہ نہیں چاہتی ہوں۔۔ میں بھی اتنا چاہتی ہوں کہ اپنی جگہ دیکھ لوں۔۔۔ آخر میں ہوں کیا۔۔۔۔۔ اسکے بعد مجھے کوئی بھی فیصلہ کرنے میں احسانی ہ۔۔۔ "پل میں نگاہوں کا زاویہ بدلتے وہ کچھ سنجیدگی سے بولی تو بالاج ہنسا تھا۔۔۔ چہرہ پیچھے کی جانب گرائے۔۔ یوں کہ گلے کی ہڈی واضح ہوئی تھی۔۔۔

تمہارے پاس کوئی بھی فیصلہ کرنے کی اختیار نہیں ہے"

" جاناں۔۔۔۔۔۔

میرے پاس اگر اختیار نا ہوتا تو میں دو مہینوں سے میں اور آپ "

" الگ نا ہوتے۔۔۔

بالاج اب سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ پل میں سارا خمار اترا تھا۔۔۔ "کہا تھا نا کہ۔۔۔ میرا نرم لہجہ تمہیں مجھ سے باغی کررہا ہے۔۔۔ "تھوڑی کو انگھوٹے اور شہادت کی انگلی کے درمیان شدت سے تھامے وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔۔

آپ ہر حد پار کر سکتے ہیں اور میں اتنا بھی نہیں۔۔ اور میں کتنی "
" بار کہوں کہ مجھے نا چھوئیں۔۔۔ میں کھلونا نہیں ہوں اپکا۔۔۔
اسکا ہاتھ شدت سے جھڑکتے اسنے شاید پوری زندگی میں پہلی بار
سرد لہجہ اپنایا تھا۔۔

بالاج نے ہاتھ کی مٹھی بناتے ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔ تو دلنشین نے
چہرے پر شدت سے ہتھیلی رب کرتے اسکا لمس مٹانا چاہا اور پھر
بنا اسے دیکھے پل کی دیری کیئے بنا باہر نکل چکی تھی۔۔۔ وہ اسے
روک سکتا تھا مگر نہیں روکا۔۔ اسکی انا گوارا نہیں کر رہی
تھی۔۔۔۔

💜💜💜

مولوی صاحب آپ شروع کریں "حیدر خان نے کہا تو کئی دل "
شدت سے دھڑک کر رہ گئے تھے۔۔۔

اجالا نے مزید سر جھکا لیا۔۔۔
وہاج سنجیدگی مگر دھڑکتے دل کے ساتھ سامنے رکھی میز کو گھور رہا تھا۔۔۔
مومن کسی غیر مرئی نقطے پر غور کر رہا تھا۔۔
آمنہ بھی شدت سے دھڑکتے دل کے ساتھ چہرہ جھکا گئی۔۔۔

معراج اجالا کے پاس کھڑا تھا۔ اسکے ساتھ خولہ کھڑی تھی۔۔
دوسری سائیڈ پر دلنشین پری کاشان اور بالاج کھڑے تھے۔۔ بالاج

نے اب پھر ہالے کو اٹھایا ہوا تھا اب وہ دلنشین کو سامنے دیکھ کر مطمئن سی تھی۔۔۔

سوہا اجالا سے لگ کر کھڑی تھی۔۔۔ یمان اور سحر جمیلہ بیگم اور دادی کے پاس تھے۔۔ وہ سب بھی ادھر ہی تھے۔۔۔۔
دادی اور حیدر خان بیٹھے ہوئے تھے باقی تقریباً سب ہی کھڑے تھے۔۔۔۔

پہلے اجالا اور وہاج کا نکاح ہون تاھ۔۔۔۔۔۔۔

اجالا خان ولد حاتم سلطان خان اپکا نکاح وہاج خان ولد حیدر "
سلطان خان سے۔۔ بحقِ پچاس لاکھ روپے طہہ پایا ہے۔۔ کیا اپکو
" یہ نکاح قبول ہے۔۔۔

وہاں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ اجالا، کے سامنے اپنی آج
سے پہلے کی ساری زندگی گھوم رہی تھی۔۔ کسی فلم کی طرح۔۔۔
ایک ایک پل۔۔۔ سب کچھ۔۔۔۔

جب خاموشی کا دورانیہ زیادہ ہونے لگا تو معراج نے اسکے ہاتھ پر
ہاتھ رکھا تھا۔۔ وہاج کی سانسیں تھم سی گئی تھی۔۔۔

قبول۔۔۔۔ہے"۔۔۔زبان لڑکھڑائی تھی"

" کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے "

قبول ہے "دل کی دھڑکن اب کانوں میں گھونج رہی تھی۔۔

ہتھیلیاں نم ہوتی گئی

"کیا اپ کو یہ نکاح قبول ہے"

قبول ہے"اور مدھم سانسیں تھم گئی خود کو کسی اور کے نام"

کرتے۔۔۔

وہاج سمیت سب مسکرائے۔۔۔ اب مولوی صاحب وہاج سے پوچھ

رہے تھے

وہاج خان ولد حیدر سلطان خان اپکا نکاح اجالا خان ولد حاتم "

" سلطان خان سے کیا جاتا ہے کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے

قبول ہے "آنکھوں کے سامنے منظر گھوما۔۔ وہ سنہرے بالوں والی"
معصوم سی لڑکی اس سے پہلی بار یونی میں ٹکرئی تھی۔۔۔

" کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے "

قبول ہے "وہ اسکے سامنے بیٹھی ڈرگز لے رہی تھی اور اسنے نہیں"
روکا۔۔ اتنا کہ اسکا سر بھاری ہونے لگا تھا۔۔

"کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے"

قبول ہے "وہ دنوں کھلے آسمان تلے بیٹھے ہوئے تھے جب اسنے"
پہلی بار اظہار کیا تھا۔۔۔۔

جب ہر وقت مبارک باد گھونجی تو اسے ہوش آیا جیسے۔۔۔۔۔

اب مومن اور آمنہ کا نکاح ہونا تھا۔۔۔

سب انکی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔

وہاج نے ساتھ بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا جو اب مکمل اسکی ہوگئی تھی۔۔ اجالا نے چہرہ مزیز جھکا لیا تھا۔۔

💜

آمنہ پرویز خان ولد پرویز رشید خان۔۔ اپکا نکاح مومن خان ولد " " لیاقت خان سے طہہ پایا ہے۔۔ کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے

مومن اب سانس روکے ہوئے سن رہا تھا۔۔ ایک بار سارے خواب بکھرے تھے۔۔ مگر اب نہیں۔۔۔

قبول ہے۔۔۔ ) "وہ دونوں کچی سڑک کنارے ٹکرائے تھے ("

" کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے "

قبول ہے )"رات کے وقت وہ تنہا اسکے کمرے میں اسکے قریب" کھڑی

" کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے "

قبول ہے ) "کیا تم مجھ سے شادی کرو گی( "

ایک ایک منظر گھوم رہا تھا آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔۔

مولوی صاحب اب مومن سے پوچھ رہے تھے۔۔۔۔ باقی سب خاموش تھے۔۔۔

مومن خان ولد لیاقت خان اپکا نکاح آمنہ پرویز خان ولد پرویز " خان سے طہہ پایا ہے کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے "

نگاہیں اٹھی تو سامنے کھڑی خولہ پر گئی۔۔۔ "قبول ہے ) "وہ اور خولہ کسی بات پر ہنس رہے تھے قہقہے لگاتے۔۔۔

" کیا اپکو یہ نکاح قبول ہے "

قبول ہے ) "میں مر جاؤں گی مومن۔۔ میں مر جاؤں گی "

( معراج کے بنا

"کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے"

قبول ہے )"کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔ ( "

سب مکمل ہو گئے تھے۔۔۔۔ اب باری باری سب پیپرز پر سائین کر رہے تھے۔۔۔

میں تمہیں ایک بہت اچھی اور خوشگوار زندگی دینے کی پوری " کوشش کروں گا۔۔۔ میری زندگی میں اب تمہارے بعد کسی عورت کی کوئی گنجائش نہیں۔۔۔ "پیپلز پر سائین کرتے وہاج نے اجالا سے عہد کیا تھا دل میں۔۔۔

" مجھے آپ سے شدید محبت ہے۔۔۔ مجھے آپ کے بنا اب نہیں جینا۔۔ مگر میں اس بات کا اظہار کبھی بھی نہیں کروں گی "سائین کرتے اجالا کے دل نے شریر سی سرگوشی کی تھی۔۔

" میں تمہیں۔۔ تم سے زیادہ چاہوں گا۔۔۔ میں ہر مشکل وقت میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا۔۔ میں ہمیشہ تمہارا محافظ بنو گا۔۔ "مومن نے سنجیدگی سے سوچا تھا اور سائین کر دئے۔۔۔

" میں ایک اچھی بیوی بننے کی پوری کوشش کروں گی۔۔ میں آپکو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی "اور آخر میں آمنہ نے بھی پیپرز پر سائین کیئے تو سب نے ہاتھ اٹھاتے دعا کی تھی۔۔۔

اور پھر شور سا گھونج اٹھا۔۔ وہ سب اب گلے ملتے مسکرا رہے

تھے۔۔ اجالا اور آمنہ ہی بیٹھی رہ گئی باقی تو سب کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

دلنشین اور بالاج نے دوبارہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھا۔۔ نجانے دونوں کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

معراج اور خولہ الگ معروف تھے۔۔۔۔
کاشان اور پری مہمانوں کو بھی دیکھ رہے تھے ساتھ ساتھ۔۔۔۔

کچھ دیر میں کھانا کھلا تو سب کھانے میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔
سٹیج پر بھی کھانا لگایا مگر مروتا کوئی بھی سہی سے نہیں کھا پایا تھا۔۔۔۔

💜💜

اب رات کافی گہری ہو رہی تھی تبھی رخصتی کا شور اٹھا۔۔ اجالا اور آمنہ دونوں نے حویلی ہی جانا تھا۔۔سب رسمیں تھی جو پوری کرنی تھی۔۔۔۔

اجالا تو پہلے ہی بہت گھبرائی ہوئی تھی رخصتی کا کہتے ہی اب رونے لگی تھی۔۔ حالانکہ جا اسی گھر تھی۔۔ مگر اب زندگی بدل گئی تھی۔۔۔

آمنہ بھی ماں اور بہنوں کے گلے لگے کافی روئی۔۔۔ پھر خاموش ہوگئی۔۔

اجالا رو کیوں رہی ہو۔۔ ہم سب ساتھ ہی تو ہوں گے "دلنشین" نے اسے بہلانا چاہا تھا۔۔ جبکہ معراج اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

باقی سب بھی ہال کے دروازے میں کھڑے اب الوداعی ملاقات کررہے تھے۔۔۔ بچے سے چکے تھے اور گاڑیوں میں تھے۔۔۔ ایک ہالے تھی جسے بالاج نے ابھی بھی اٹھایا ہوا تھا۔۔

" اچھا اب بہت رات ہو رہی ہے۔۔۔ چلو سب۔۔۔ شاباش۔۔۔"

حیدر خان نے دنوں لے سروں کر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو سب

اب گاڑیوں میں بیٹھنے لگے تھے۔۔

ایک گاڑی میں اجالا خولہ اور جمیلہ بیگم بیٹھی تھی۔۔ ڈرائیور کے

ساتھ اگے معراج بیٹھا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری میں ہانیہ بیگم دلنشین پری بیٹھے تھے۔۔ ان کے ساتھ

آگے بالاج بیٹھا تھا۔۔ کیونکہ ہالے اسکے پاس تھی سو دلنشین بھی

چپ چاپ بیٹھ گئی۔۔۔

دادی فوزیہ بیگم اور وہاج مومن ایک ساتھ۔۔۔ اور باقی اے اگے پیچھے گاڑیوں میں بیٹھتے چلے گئے تھے۔۔۔ کچھ دیر بعد گاڑیاں وہاں سے دوبارہ گاوں کے رستے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

💜💜💜

کافی رسموں کے بعد بلاآخر دلہنوں کو انکے کمرے میں بھیج ہی دیا گیا تھا۔۔۔

اجالا کمرے میں آئی تو کچھ دیر خولہ پری دلنشین اور کچھ کزنز وہاں بیٹھی رہی جب وہ اٹھ کر چلی گئی تو۔۔۔ اجالا بھی اٹھی تھی بیڈ سے۔

پورا کمرہ سرخ گلاب کی پتیوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔ کینڈلز لائیٹس
بھی تھی

سر شدید دکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ تھکن سے پورا وجود شل ہو رہا
تھا۔۔۔ سامان اسکا پہلے ہی اس کمرے میں بھیجوا دیا گیا تھا۔۔
جبھی وہ اپنا بیگ گھولتی اسے لئے بیڈ کے پاس آئی اور ہینڈ بیگ بیڈ
پر الٹ دیا۔ باقی کئی چیزوں کے ساتھ ایک سفید چھوٹا سا پیکٹ
بھی نکلا۔۔ اسے ہاتھ میں پکڑتے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

جالی دار دوپٹہ اپ پور پیچھے کمر پر جھول رہا تھا۔۔۔ جوڑے سے
نکلتی کچھ لٹیں۔۔۔ میک اپ سے سجا۔۔ خوبصورت چہرہ۔۔۔ وہ کافی
اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

اب بھی ہتھیلی پہ موجود پاؤڈر کو دیکھتے وہ کچھ سوچ رہی تھی۔ سر بہت شدید دکھ رہا تھا۔۔ اوپر سے آج وہاج سے ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔

بس اس سے اگے اس نے کچھ نہیں سوچا اور اس پاؤڈر کو انحیل کرنے لگی تھی۔۔۔

💜💜💜

اسکے کمرے کے پاس سے گزرتے وہ ایک پل کی رکا تھا۔۔۔ دل کیا کہ کچھ دیر اس سے ابتک کرے۔۔ اسے دیکھے۔۔۔ مگر جیسے ہی اسکی باتیں اور ہاتھ جھڑکنا یاد آیا تو وہ رک گیا تھا۔۔۔ ہمیشہ کے

طرح دل کی ہر بات نظر انداز کرتے وہ اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

💜💜💜

آمنہ اپنا سرخ کامدار لہنگہ پھیلائے بیٹھی بار بار ہتھیلیوں کو مسلتی کمرے کے بند دروازے کو دیکھتی۔۔۔ پھر چہرہ جھکا جاتی۔۔ دل کی دھڑکنیں سمبھلی نہیں سمبھل رہی تھی۔۔ کچھ میک اپ سے تو کچھ شرم و حیا سے۔۔ چہرہ سرخ انگار ہو رہا تھا۔۔۔ پشانی و گردن نم ہوتی بار بار۔۔ وہ آج شدید نروس ہو رہی تھی۔۔۔

سبر و نیلی آنکھوں میں ہلکا سا ڈر بھی تھا۔۔۔ نجانے کیوں مگر اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔ ابھی بس وہ رو دینے کو تھی کہ

دروازہ کھلا۔۔۔۔ پری نے بنا دیکھے سر جھکا لیا۔۔۔۔ اور پھر لاک ہونے کی آواز۔۔۔ آمنہ کے دل کی دھڑکنیں بھی تھم گئی۔۔۔ ایک بار پھر نم ہاتھوں کو بیڈ شیٹ پر مسلا۔۔۔

وہ دلفریب سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے مخمور نگاہوں سے اسے تکتا اسکے بالکل پاس آتے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

کیسی ہو۔۔۔۔ "مدھم محبت سے بھرپور۔۔ گھمبیر آواز۔۔۔ "

مگر جواب کوئی نہیں۔۔۔

ادھر دیکھو۔۔۔ "دوبارہ پکارا۔۔۔۔ "

جواب پھر کوئی نہیں۔۔۔ وہ مزید چہرہ جھکا گئی تھی،۔۔۔

ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔ "ہلکا سا چہرے کے پاس جھکتے اب کے " بوجھل لہجے میں کہا تو آمنہ نے چہرہ تھوڑا سا اٹھایا۔۔۔ یوں کہ دونوں چہرے قریب ہوگئے۔۔۔۔۔

دنوں کی نگاہوں کا تصادم ہوا۔۔۔۔ دھڑکنیں مزیز منتشر ہوئی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ چہرہ جھکاتی کہ تھم گئی بالکل۔۔۔۔ مومن نے بہت اچانک جھکتے اپنے لب اسکے سرخ ہوتے گالوں پہ رکھ دئے۔۔۔ ایک ہاتھ

اسکے اوپر سے گزار کر دوسری جانب بیڈ پر رکھا ہوا تھا۔۔ دونوں کے وجود قریب تھے۔۔ مگر کچھ فاصلہ ہنوز قائم تھا۔۔۔

وقت رک گیا۔۔ دھڑکنیں رک گئی۔۔۔۔ سب رک گیا۔۔۔ بس ایک فسوں تھا تو قائم ہوگیا۔۔ دنوں کے ارد گرد۔۔۔۔۔ طلسم سا ہوشربا ہوگیا۔۔۔ کسی دوسرے کی خبر نا رہی تھی۔۔

لگنا بھی چاہیئے۔۔ "پھر تھوڑا سا دور ہوتے وہ گہری بے باک " نگاہوں سے اسے دیکھتا بھاری آواز میں بولا تھا۔۔۔۔

آمنہ اب تک اس پاکیزہ لمس کے احصار میں تھی۔۔۔۔

اس سرخ جوڑے میں تم میرے نام پر سجی مجھے اتنی حسین لگ "
رہی ہو کہ میں فقط تمہیں دیکھ کر یہ پوری شب بیتا سکتا ہوں۔۔
تمہیں پا کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ خدا بہتر لے تو بہترین سے
" نوازتا بھی ہے۔۔ جیسے مجھے تم سے نواز دیا گیا ہے

اسکی نازک کلائی میں نفیس سا بریسلٹ پہناتے وہ اسکے کانوں میں
امرت گھول رہا تھا۔۔۔۔

آمنہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

مومن اوپر اسکے پاس بیٹھا اور ہنوز اسکا ہاتھ تھامے اسکا سر اپنے
کندھے پر رکھ گیا تھا۔۔۔۔ سکون تھا کہ رگوں میں سرائیت کرتا

گیا۔۔۔۔ آمنہ نے گہری سانسیں لیتے آنکھیں بن کر لی۔۔ اسکے وجود سے اٹھتی دلفریب خوشبو اسے حواس باختہ کررہی تھی۔۔۔۔

"پتا ہے۔۔۔ میں نے نا شاید بچپن سے ہی۔۔۔ خولہ کو اپنے لیے۔۔ اور خود کو اسکے لئے سوچا تھا۔۔۔۔ بنا کسی کی چیز کی پرواہ کیئے سب خواب بنتا گیا۔۔۔ کبھی سوچا ہی نہیں کر وہ نا ملی تو۔۔۔ خواب ٹوٹ گئے تو۔۔۔ "وہ ایک پل کو چپ ہوا۔۔۔۔ آمنہ کی کمر پر گرفت سخت کرتے اپنی تھوڑی اسکے سر پر رکھ دی تھی۔۔۔۔

مگر پھر سب خواب ٹوٹ گئے۔۔ مجھے بہت تکلیف ہوئی۔۔ بہت " زیادہ۔۔۔۔ برا نہیں لگا۔۔ کیونکہ خولہ کے لیے تو میں دوست تھا

بس۔۔۔ پھر اسے کسی اور سے محبت ہوگئی۔۔۔ محبت بھی ایسی کہ

" بس۔۔۔۔۔ وہ دن مجھ پر بہت بھاری تھا۔۔۔۔

آپ اس سے محبت کرتے تھے۔۔۔ "چہرہ اٹھا کر اسے دیکھتے "

اسنے بے ساختہ کہا۔۔۔

مومن کچھ پل اسے دیکھتا رہا۔۔۔ پھر جھک کر بہت دھیرے سے

اسکے لبوں کو چھو لیا۔۔۔۔۔

محبت نہیں کرتا تھا۔۔۔۔ پسند کرتا تھا۔۔۔ "اسکی نتھی کو "

اتارتے اسے دور رکھا۔۔ جو اسے کب سے تنگ کئے ہوئے

تھی۔۔۔

ایک ہی ۔۔۔۔ بات ہوئی نا۔۔۔ " اسکی بے باکی پر "
بوکھلاتے۔۔۔ کچھ اٹک کر کہا تو۔۔۔ دل میں بوجھ سا آگیا۔۔۔

ایک بات نہیں ہوئی۔۔ ہم کسی کو بھی پسند کر سکتے ہیں۔۔ مگر "
محبت ہے کسی سے نہیں ہوتی۔۔۔ "وہ اب اسکے گالوں کو چھو رہا
تھا۔۔۔

تو نا ملنے پر اتنی تکلیف کیوں ہوئی "اسنے کوئی مزاحمت نہیں کی "
تھی مگر دل بڑی طرح لرز رہا تھا۔۔۔

کیونکہ جو خواب میں نے کوئی پندرہ بیس سال لگا کر سجائے وہ " ایک پل میں ٹوٹ گئے تھے۔۔۔ "وہ اسکی گردن پر گال مس کرتا بوجھل سا بولا۔۔۔

تو محبت۔۔۔۔ "اسکے کندھے کو شدت سے پکڑتے وہ بمشکل" بولی۔۔۔ وجود پسینے سے تو ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ مومن نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔ اور پھر اسے " اور قریب کر لیا۔۔۔ "وہ شاید تم ہو۔۔۔۔ "گہری بوجھل نگاہیں اسکے چہرے پر ٹکائے وہ پرسوچ سا بولا۔۔۔

تم جب سے زندگی میں آئی مجھے کچھ بڑا نہیں لگا۔۔ تمہارے "
ساتھ جیوں تو شاید جی پاؤں۔۔ ایک خوبصورت زندگی۔۔۔۔ تم
ایک بہت مخلص لڑکی ہو۔۔۔ تم چاہے جانے کے قابل
ہو۔۔۔۔ میں جب تمہارے پاس ہوتا ہوں۔۔۔ میری روح تک
پرسکون ہو جاتی ہے۔۔۔ تم اگر میری محبت نہیں بھی ہو تو۔۔۔
مجھے یقین ہے۔۔ بہت جلد تم عشق بن کر رگوں میں مل جاؤ
گی۔۔ خون کی مانند۔۔۔۔ تم چاہے جانے کے قابل ہو۔۔۔ "وہ
محبت سے کہہ رہا تھا۔۔اسکے ہلتے لب اسکی تھوڑی کو چھوتے تو
کبھی سرخ لبوں کو۔۔۔

اب اسنے دور ہونا چاہا تھا۔۔ اسکو لگا سانسیں بند ہو جائیں گی۔۔
مگر مومن نے ایسا نہیں کرنے دیا۔۔۔

دور مت ہو اب۔۔۔۔ مجھے خود سے۔ ملنے دو۔۔۔۔۔ مجھے "
تم "۔۔۔ خود کو۔۔۔ "میں "ہو جانے دو۔۔۔۔ "گہرا بوجھل"
لہجہ۔۔۔۔ اور وہ اسکو اور پاس کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

💜💜💜💜

وہ سرخ خوبصورت عروسی لباس میں ملبوس بیڈ پر الٹی ترچھی
لیٹی ہاتھ میں پکڑے کلچ سے کھیلتی ساتھ کچھ بڑبڑاتے پھر
خود ہی ہنسنے لگتی....

اسکی جیسے جان لبوں کو آئی اسے یوں دیکھ کر.. .وہ پل میں اس

... .تک پہنچا تھا. .سانسیں منتشر ہوگئی تھی کچھ ہی لمحوں میں

اجالا.. .اجالا.. .یہ..یہ سب کیا ہے. .اٹھو.... .اجالا "اسکو بازو "

. .سے پکڑے وہ اپنی طرف موڑتا سپاٹ لہجے میں بولا تھا

جبکہ اسکے جھنجھوڑنے پر اجالا نے گھومتے سر کے ساتھ سامنے کھڑے وہاج خان کو دیکھا. .اور پھر اسکے خوبصورت چہرے پر دلفریب سی مسکراہٹ چھا گئی..... .وہ بس یک ٹک دیکھے جا رہی تھی اس شخص کو ، جس کی وہ عادت ہوگئی تھی ، نشے کی عادی ہونے کے ساتھ ساتھ اجالا خان ، وہاج خان کی نئی عادی ہوگئی تھی پوری طرح.

"تم سے پوچھ رہا ہوں.. .سن رہی ہو .....کیا کھایا. .کیا لیا ہے تم نے اجالا... .کہاں سے لائی تم دوبارہ وہ سب" بازو سے ہی سختی سے پکڑ کر خود کے سامنے کھڑا کرتے وہ ایک یک لفظ چبا کر بولا تھا. .وہ بالکل اسکے سامنے آکر کھڑی ہوگئ. .مگر نشے میں ہونے کی وجہ سے وہ سہی سے کھڑی نہیں ہو پا رہی تھی ..اسنے ایک ہاتھ .. .اسکے کندھے پر رکھا ہوا تھا

"اممم. .میں نے. .اسنے سوچنے کی کوشش کی .. .میں، نے تو دوائی کھایئ ہے۔..اب. .اب ہم ہواؤں میں اڑ رہے ہیں" وہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی ساتھ ہی ادھر سے ادھر لڑھک رہی تھی وہ

تو وہاج کے سہارے ابھی تک زمین پر کھڑی تھی ورنہ تو وہ کب کی گر چکی ہوتی . . .

وہاج کی سیاہ آنکھیں حیرت سے اور بڑی ہوگئ ...... .وہ حیرت و پریشانی سے گنگ اپنی بانہوں میں جھولتی اپنی کچھ گھنٹوں کی دلہن کو دیکھ رہا تھا جو شادی کی پہلی ہی رات اسے نشے میں دھت ملی . . کچھ پل کو تو دماغ بالکل ہی شل ہوگیا۔۔ دل کیا کہ دل اور تھپڑ لگا کر سیدھا کر کے رکھ سے۔۔۔ مگر۔۔۔۔ اسے اب خود پر بھی غصہ آرا تھا کہ ہوتا جا وہ اسے روک لیتی شروع میں ہی۔۔۔۔ مگر اسنے تو اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا تھا۔۔

مگر اب کتنا بچا کر رکھا تھا اسے اب نشہ آور چیزوں سے مگر نجانے وہ کہاں سے لے آئی تھی اگر جو کوئی حویلی میں اسے یوں نشے میں دیکھ لیتا اور جان جاتا کہ وہاج خان کی بیوی ڈرگ ایڈیکٹ ہے تو نجانے کیا قیامت آتی حویلی پر...

" آ. .اجالا"... سوچوں کو جھٹکتے اسنے دوسرے ہاتھ سے اجالا کا گال تھپتھپایا.. نجانے وہ کیا کیا بول رہی تھی...

" اجالا... .دیکھو. .یہاں بیٹھو تم. .ابھی تم نشے میں ہو .... .وہ تو میں بعد میں پوچھوں گا تمہیں مگر ابھی بیٹھو ادھر " .... .اسنے زبردستی اسے بیڈ پر بیٹھایا..

"چھوڑیں . ..... ساتھ ... آپ کے ہے کرنا ...ڈانس ابھی مجھے . . ،

چھوڑیں.. .ڈانس کون کرے گا.... .میری.. .شادی ہے آج. .مجھے

.ڈانس... .ک.... .کر.. کرنا..... .ہے... .ہاں.. .ا..اجالا... .کو ڈانس

کرنا ہے.... .اپنی شادی.. .شادی.. .پر.. .چھوڑیں "وہ اسکی گرفت.

سے نکلنے کی کوشش کرتی اب قدرے اونچی آواز میں بولنے لگی

.. .مگر پھر وہ نیم غنودگی میں جا رہی تھی

وہاج نے اسکے دونوں بازو سختی سے پکڑے ہوئے تھے ..وہ بالکل

چت لیٹی نیم غنودگی میں جاتی کچھ بول بھی رہی تھی... .ساتھ ہی

.. .ساتھ اسے دور کرنا چاہ رہی تھی

اب اسنے۔ مزاحمت ترک کر دی اور یک ٹک اسے دیکھنے لگی تھی۔۔ تبھی اسنے اسکے بازو اپنی گرفت سے آزاد کیئے. .اور پھر اسکا دوپٹہ سائیڈ پر کرتے وہ قدرے جھکا تھا اس پر.. .اور اسکے کانوں سے وہ خوبصورت جھمکے اتارے. .اور پھر ایک ایک کر کے اسکا سارا زیور اتارتے لگا تھا... .اسکے وجیہ چہرے پر بلا کی ٹھنڈک تھی.. .عنابی لبوں کو سختی سے بھینچے اب وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا. ...

جنم سارا زیور اتار کے وہد ور ہونے لگا تو اچانک ہیا جالا نے اسکو کالر سے پکڑ کر ایک دم سے اپنے پاس کیا تھا۔۔۔ یہ سب اتنا جلدی اور اچانک ہوا کہ وہ اسکے اوپر گرنے سے بچا۔۔ مگر پھر بھی اسپر کافی جھک گیا۔۔

مجھے۔۔ بتا تو۔۔۔ دیں کہ۔۔ میں کیسی لگ رہی ہوں "بمشکل بند " ہوتی آنکھوں کو کھولے وہ ایک ہاتھ اسکے گال پر رکھتے ہوئے بولی تو وہاج کو لگا کہ دل اب سینہ چھوڑے کانوں میں دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

کچھ پل اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔۔۔ "تم اتنی حسین لگ رہی " ہو کہ مجھے ڈر ہے میرا دل دھڑکنے سے انکار نا کردے۔۔۔۔۔ دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں سے بہت دھیرے سے اسکے چہرے کے نقوش کو چھوتے وہ بوجھل لہجہ میں بول رہا تھا۔۔۔۔ سیاہ آنکھیں سرخ انگار ہو رہی تھی خمار بے باعث۔۔۔

آج اس نازک وجود کو اپنے پاس۔۔۔ وہ بھی پورے حق سے دیکھ کر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔ غصہ تو انتہاء کا تھا۔۔۔ مگر ابھی اور کچھ یاد ہی نہیں آرہا تھا،۔۔۔۔

تو۔۔۔ پھر۔۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔ مجھے پیار۔۔۔۔۔ کرنا۔۔۔ " چاہ۔۔۔ رہیں۔۔۔۔ ہیں۔۔۔ "اسکے نرم ہاتھ اپنے چہرے کو چھوتے محسوس ہورہے تھے۔۔۔ اوپر سے اسکی باتیں۔۔۔۔ وہ ضبط نہیں کر پھر رہا تھا۔۔۔۔ مگر وہ اسکے ہوش میں نا ہونے کا فائدہ بھی نہیں اٹھانا چاہ رہا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ میں تمہیں چاہ رہا ہوں اس وقت۔۔۔ بہت۔۔۔۔ " دل کررہا ہے کہ اپنی ساری وحشتیں تم پر نچھاور کر دوں۔۔۔۔

دل شدت سے چاہ رہا ہے کہ تمہیں روح میں بسا لوں۔۔۔ "بے بسی سے اپنا سر اسکی گردن میں چھپاتے وہ گھمبیر بوجھل آواز میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

💜💜💜💜

تو۔۔۔ پھر۔۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔ مجھے پیار۔۔۔۔۔ کرنا۔۔۔ " چاہ۔۔۔ رہیں۔۔۔۔۔ ہیں۔۔۔ "اسکے نرم ہاتھ اپنے چہرے کو چھوتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔ اوپر سے اسکی باتیں۔۔۔۔۔ وہ ضبط نہیں کر پھر رہا تھا۔۔۔۔ مگر وہ اسکے ہوش میں نا ہونے کا فائدہ بھی نہیں اٹھانا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ میں تمہیں چاہ رہا ہوں اس وقت۔۔۔ بہت۔۔۔۔۔

دل کر رہا ہے کہ اپنی ساری وحشتیں تم پر نچھاور کر دوں۔۔۔۔۔

دل شدت سے چاہ رہا ہے کہ تمہیں روح میں بسا لوں۔۔۔" بے

بسی سے اپنا سر اسکی گردن میں چھپاتے وہ گھمبیر بوجھل آواز میں

کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکی شیو کی چبھن جب گردن پہ شدت، سے محسوس ہوئی تو نیم

بہوشی میں بھی جیسے اسے ہوش آیا تھا۔۔۔

دو۔۔ دور۔ ہوں۔۔۔۔ وہاج۔۔ "اسکے کندھے کو بمشکل " تھام کر دور کرنے کی کوشش کرتے وہ بہت کم آواز میں بولی " تھی۔۔۔

وہاج نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ تو اسکے گلابی گال و سرخ لبوں کو دیکھتے گلے میں کانٹے سے چھبے تھے۔۔۔

وہ شہد رنگ آنکھوں کو بمشل نیم وا کیے اسے دور کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔

وہاج نے بنا کچھ سوچے اسکے گال پر لب رکھ دیے۔۔

اجالا کی مزاحمت ختم ہوگئی۔۔۔

فسوں سا چھانے لگا۔۔۔

دھڑکنیں منتشر ہونے لگی۔۔

سرور سا رگ و پے میں چھا رہا تھا۔۔۔

" وہا۔۔۔۔ج۔۔۔۔"

ہممم "اسنے دوسرے گال پر بھی لب رکھے۔۔۔ آج ہر لمس میں" پاکیزگی تھی۔۔ وہاب اسکے لئے حلال تھی۔۔۔۔ پچھلی بار بے خودی میں اسے چھو تو لیا مگر کئی بار خود کا ملامت کرتا تھا۔۔۔ مگر آج نہیں۔۔۔۔۔ آج وہ اسکی ہی تھی۔۔۔۔۔

مگر وہ ابھی ہرگز بھی کوئی مزید رشتہ نہیں بنانا چاہتا تھا اس سے۔۔

اسکے خیال میں ابھی وہ بہت کم عمر تھی۔۔۔ پڑھائی کے درمیان

شادی تو ہوگئی مگر وہ اب مزید اسے آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا

تب تک تو بالکل بھی نہیں جب تک وہ یہ

ڈرگز والا شغل نا چھوڑ دیتی۔۔۔ مگر اس وقت اسکے حواس کھو

رہے تھے۔۔۔ اگر وہ اسکے حواس کھو رہے تھے اگر وہ اسکے انتظار

میں بیٹھتی تو بھی اسے تنگ کر کے وہ چھوڑ دیتا۔۔ مگر نہیں۔۔

اسنے تو دوسرا طریقہ ہی اپنایا۔۔۔

آپ۔۔۔ بہت۔۔۔ بھاری۔۔۔ ہیں۔۔۔ مجھ۔۔ سے "

اٹھیں۔۔ "اسکا ورزشی وجود کو خود پر نا سہتی وہ بے چینی سے

بولی۔۔۔ اور پھر کندھے پر رکھا ہاتھ نیچے گر گیا۔۔۔ اور آنکھیں بند ہو گئی تھی۔۔۔۔

سلی گرل۔۔۔۔ اتنا بھی کیا ڈر تھا اب۔۔۔ "اسے دور ہوتے وہ" ہنور اسے بے باک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ مگر وہ نہیں سن پائی تھی۔۔۔۔

پھر آگے ہو کر اسکا دوپٹہ بھی اتار دیا۔۔۔۔ اسکے توبہ شکن وجود کو دیکھتے دل کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔۔۔

اجالا بھاری کپڑوں میں شدید ڈیسٹرب لگ رہی تھی۔۔۔ ایک پل اسے دیکھنے کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلتا چلا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اسکے ساتھ نوری "میڈ " بھی تھی۔۔۔۔جو خود بھی کافی مشکل سے کھڑی تھی نیند کے باعث۔۔۔

اسکے کپڑے بدلو۔۔۔ اور یہ کمرہ بھی صاف کردو۔۔ ابھی " ہی۔۔۔ کل ولیمے کے بعد کچھ دن چھٹی پر چلی جانا پھر۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔ نوری جو منہ بنا رہی تھی۔۔ اب چھٹی کا سن کر خوش ہوگئی۔۔ اور جلدی جلدی ہاتھ ہلانے لگی تھی۔۔۔

جبکہ وہاج بالکونی میں چلا گیا۔۔۔۔۔

تقریباً گھنٹے کے بعد جب وہ کمرے میں آیا تو پورا کمرہ صاف ستھرا ہوا تھا۔۔۔ بیڈ شیٹ بھی بدل گئی اور اجالا کے کپڑے بھی۔۔۔ وہ اب سادہ پینک اوور ٹی شرٹ کے ساتھ کھلا سا ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی۔۔۔

ہاں۔۔ بس کافی ہے اب۔۔۔ تم جاؤ۔۔ اور کسی سے بھی زکر نا " " کرنا اس بارے میں

جی صاحب۔۔۔ "وہ سر ہلاتی کچھ چیزیں لیئے نکل گئی تو کمرہ لاک" کرتے وہ بھی سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔۔

جب سکون نا ملا تو اسکی کمر میں بازو پھیلاتے اسے قریب تر کرتے اسکی گردن پہ چہرہ رکھتے آنکھیں موند گیا تھا۔۔ یکدم سے پورا وجود سکون کی لپیٹ میں آگیا تو اسکی کمر پر گرفت مزیز تنگ کرتے وہ اب سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔

💜💜💜

اچانک ہی کسمسا کر آنکھیں کھولی تو سیدھی چھت پر لگے کرسٹل کے فانوس پر گئی۔۔۔ کچھ کچھ۔۔۔ اور پھر جب سب یاد آیا تو اسنے چونک کر دیکھا تھا چہرہ موڑ کر۔۔۔۔ اور پھر سانسیں منتشر ہوئی تھی۔۔۔

وہ۔ بالکل اسکے پاس سو رہا تھا۔سفید شرٹ کے سارے بٹن کھلے تھے اور ایک بازو اسکے پیٹ پر جبکہ دوسرا کروٹ کے بل لیٹے سر کے نیچے رکھا تھا۔۔۔

بال بکھرے ہوئے۔۔۔ یاقوتی لب باہم پوست تھے۔۔۔ وجیہ چہرہ معصوم سا لگ رہا تھا۔۔۔۔

آمنہ کئی پل اسے دیکھتی رہی۔۔۔ دل اپنا دھک کر رہ تھا۔۔۔۔ مگر پھر بھی اسے ہی دیکھتی رہی۔۔۔ وہ کون سا دیکھ رہ تھا۔۔۔۔

پھر خود بھی اسکی جانب کروٹ لیتے وہ اب ایک ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں سے اسکے وجہی نقوش کو چھو رہی تھی۔۔۔۔ بہت نرمی تھی۔۔۔۔۔

مومن کے ماتھے پہ بل پڑے۔۔۔ تو وہ رک گئی۔۔۔

شکریہ اللہ۔۔۔۔ اسکے دل نے مدھم سی سرگوشی کی تھی۔۔۔ "

مومن سو رہا تھا۔۔۔ وہ اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی۔۔۔۔

جب وہ چلی گئی تب مومن نے آنکھیں کھولی۔۔۔ اور واش روم کے بند دروازے کو تکتے مسکرایا تھا۔۔۔۔

💜💜💜

روتی رہو۔۔۔ نہیں۔۔ اٹھاتی میں بھی۔۔۔ "دلنشین نے زچ " ہو کر کہا تو ہالے چیخ کر رونے لگی تھی۔۔

اور دلنشین دور کھڑی اسے گھور رہی تھی۔۔ جو ہر کسر نکال رہی تھی ان دنوں رو رو کر۔۔۔

" دلنشین۔۔۔ دماغ خراب ہے۔۔۔ بچی رو رہی ہے اور تم۔۔۔ " جبھی ہالے کی رونے کی آواز سنتے معراج کمرے میں آیا اور ہالے کو اٹھایا تھا۔۔۔

"نہیں سونے مجھے نے بچی اس رات پوری ۔۔لالا رات پوری

کیا مسئلہ نہیں پتا ۔۔۔کو رہی رو بھی اب ۔اب اور ۔۔۔دیا

۔۔تھی کو دینے رو بھی خود وہ" ۔۔ہے

" ابھی تم ۔۔گے لیں دیکھ ۔ہم اسکو ۔۔۔پریشان ہو نا ۔۔تم اچھا

جاؤ تھک بہت ۔۔۔ہے فنکشن میں رات پھر ۔۔۔کرو ریسٹ

ہاں سر سے دلنشین تو بولا اسے کرواتے چپ کو ہالے وہ" ۔۔گی

دینا جھگا مجھے تو کرے تنگ یا روئے زیادہ یہ" ۔۔تھا ہلایا میں

۔۔تھی بولی سے فکرمندی وہ" ۔۔۔لالا

ہالے اب چپ ہوگئی تھی۔۔۔۔ "ہاں ٹھیک ناشتا میں تمہارا ادھر ہی بھجوا دیتا ہوں۔۔ نیچے نا آو تم۔۔۔ کمرے سے نکلنے سے پہلے وہ بولا تھا۔۔۔ دلنشین چپ ہی رہی۔۔۔ وہ چلا گیا تو دلنشین اب دوبارہ رات کا سوچ کر ہلکان ہورہی تھی۔۔۔

💜💜

جب گردن پر چھبن بڑھی اور خود پر کچھ بھاری سا محسوس ہوا تو اجالا نے ایک دم سے آنکھیں کھولی تھی۔۔۔۔ سرخ ہوتی آنکھیں۔۔ شدید دکھتا سر۔۔۔۔۔

کچھ پل کو تو اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔ اور جب آیا تو آنکھیں پوری کہ پوری کھل گئی تھی۔۔

وہ موصوف دنوں بازو اسکی کمر کے گرد باندھے۔۔ اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپائے پورا کا پورا اسے حصار میں لیئے خود سکون سے سو رہا تھا۔۔۔

وہ اتنا بھاری تھا کہ اجالا کو انگ انگ دکھتا محسوس ہوا۔ اوپر سے دل میں الگ ہی ہشر بھرپا تھا۔۔۔

سرخ انگار ہوتا چہرہ۔۔ نم ہوتی پیشانی۔۔ کانوں میں دھڑکتا دل۔۔۔ وہ اتنے قریب تھا کہ اجالا سانسیں روک چکی تھی۔۔۔

ہے ہے۔۔ سانس کیوں روک رہی ہو۔۔۔ "جبھی وہ اچانک "
چہرہ اٹھائے حیرت سے بولا۔۔ مگر اسے دیکھتے دل کی دھڑکنیں
منتشر ہوئی تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں کا گلابی پن اسے مدہوش کررہا
تھا۔۔۔

ا۔۔ اٹھیں۔۔۔ اوپر۔۔۔ سے۔۔۔ "نگاہیں چراتے وہ بمشکل "
بولی۔۔۔ شرم و حیا کے باعث بولنا مشکل ہورہا تھا۔۔۔ اوپر
سے۔۔ وہاج کی سانسوں کی تپش چہرے پر۔۔
چپ کر کے سو جاؤ۔۔۔ ورنہ تمہارا چہرہ دیکھ کر میرا دل کررہا ہے"
کہ اسکو بگاڑ ہی دوں۔۔۔۔ "وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔۔ مگر
اجالا اب شدید مزاحمت کررہی تھی۔۔۔ اسکا تنفس بگڑ رہا تھا۔
پیشانی و گردن نم ہورہی تھی۔۔۔

"اسکی اچھا بس۔۔۔۔ تم ابھی ہی مرنے والی ہو گئی ہو۔۔۔۔
حالت کے پیش نظر وہ اسے دور ہوتے کرخت لہجے میں بولا۔۔۔۔

کیا اسے صبح سے حسین بھی کوئی صبح ہو سکتی تھی۔۔۔ ؟

" میں تو۔۔۔ رات۔۔۔ یہ۔۔۔ میرے کپڑے۔۔۔۔ کس نے۔۔۔
وہ اٹھ کر بیٹھی مگر جیسے ہی نگاہ خود پر گئی تو صدمے سے بولنا "
مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

"اب تم ہوش میں نہیں تھی تو مجھے خود ہی تمہارے کپڑے بدلنے
پڑے۔۔۔ اور عام سے لہجے میں کہتے پھر یکدم سے اسکے چہرے کے

انتہائی قریب ہوا۔۔۔ "سنو تم تو میری سوچ سے بھی زیادہ ہاٹ ہو۔۔۔ "گہری بے باک سرگوشی کرتے وہ اتنی ہی جلدی سے اٹھ گیا تھا بیڈ سے۔۔۔

،کچھ لمحے تو وہ شرم کے باعث ہل ہی نہیں سکی۔۔۔ صدمے میں چلی گئی تھی جیسے۔۔ مگر پھر اچانک اسے شدید غصہ آیا۔۔۔

آپ نہایت کوئی بد لحاظ انسان ہیں۔ آپکو زرا سی بھی شرم محسوس" نہیں ہوئی ہاں "وہ صدمے و شرم کے باعث گلابی پڑتی بے بسی سے بولی تھی۔ اتنی بے باکی کی امید اسے نہیں تھی وہاج سے۔غصے کے باعث چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

بالکل۔ مجھے شرم نہیں آئی۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے تمہیں نہیں "
آئی اور تم نے شادی کی پہلی رات بھی ڈرگز لئے۔۔ یہی
نہیں۔۔ مجھ سے چھپ کر تم روز لیتی ہو۔ میں نے بہت پیار۔۔ اور
بہت نرمی سے سمجھایا تھا تمہیں ۔ مگر نہیں۔ تم میرے ہاتھوں مرنا
ہی چاہتی ہو ان کاموں کی وجہ سے۔اب دیکھو کب میرا دماغ
گھومتا ہے۔ "وہ شاید تیش میں بولا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ
سامنے بیڈ پر بیٹھی اپنی بیوی کا دماغ ٹھکانے لگا دے۔

اجالا کچھ خجل سی ہوئی تھی۔ "تو۔ میں نے جان کر تو نہیں نے
کیا۔ وہ تو۔۔ رات کی کارستانی یاد آئ تو کچھ کچھ شرمندگی محسوس
ہوئی تھی۔۔ مگر ماننے والوں میں سے کہاں تھی وہ۔۔

" میں نے کب کہا کہ تم نے جان کر کچھ کیا۔یا تم معصوم جان کر کچھ غلط کر بھی سکتی ہو۔ "اسکے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔ "مگر میں سب جان کر ہی کروں گا۔ یہ تو کچھ نہیں کیا میں نے۔۔ اگلی بار تم مجھے نشے میں ملی پھر میں دیکھنا کرتا کیا ہوں۔ "اپنی ضروری چیزیں اٹھاتے وہ اتنے ہی غصے میں بول رہا تھا۔۔ وجہ چہرہ سرخ ہورہا تھا۔ رگیں تنی ہوئی تھی۔ یہ لڑکی سچ میں شاید مرنا ہی چاہتی تھی۔۔

" آپ نے اور کیا کیا میرے ساتھ ہاں۔ بولیں۔ بولتے کیوں نہیں ہیں " .بیڈ سے اٹھ پل میں اس کا رستہ روکتی وہ ایک ہاتھ کمر پر رکھے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

وہاج کی نگاہوں کے سامنے رات کے سارے منظر گھومے تو گلے میں گلٹی سی ابھر کر مدھم ہوئی تھی۔ آنکھوں، کا رنگ سرخ ہوا۔ اور عجیب سی گھٹن محسوس ہوئی تھی۔اوپر سے وہ کھڑی اتنے پاس تھی کہ ضبط ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔ اسکی حالت سے یکسر انجان ہو ہنوز اسے گھور رہی تھی۔

بتاؤں کیا کیا کیا ہے میں نے "ہلکا سا چہرے کے پاس جھکتے وہ " بوجھل گھمبیر سی آواز میں بولا۔ نگاہیں اتنی بے باک تھی اجالا کی پلکیں لرزی تھی

تو۔ تو یہی تو پوچھ رہی ہوں۔ "کندھے پر ہاتھ رکھتے فاصلہ بنانے " کی کوشش کرتے وہ کچھ کمزور سے لہجے بولی۔

لفظوں میں بیان کروں یا عمل سے۔ "اسکے انہی دونوں ہاتھوں کی" اپنے ہاتھ میں پکڑتے وہ دروازے سے پن کرتے اسکے کانوں کے بالکل پاس ہوتے بولا تھا۔مدھم خمار میں لپٹی بے باک سی سرگوشی۔ اجالا کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس دلا گئی تھی

نہیں۔۔۔ کچھ۔۔ نا بتائیں۔۔ "وہ گھبراتے ہوئے بولی۔۔" نجانے اس شخص کی نگاہیں اتنی بولتی اور بے باک کیوں تھی۔۔۔

یو آر ٹو مچ ہاٹ۔۔۔ مائے ہاٹ لیڈی۔۔ "اسکی گردن پر " سلگتے لب رکھتے وہ اپنے عمل کے سے بے باک لہجے میں بولا تھا۔۔ ایک پل کو لگا۔۔ اسنے سرگوشی کی تھی۔۔

وہاج۔۔۔ "وہ شدید ڈرنے لگی۔۔۔ وہاج کے دوسرے ہاتھ کے " بے باک لمس۔۔ اسکی باتیں۔۔ اسکے لبوں کی گستاخیاں۔۔۔ اسکی جان لبوں کو لے آئی تھی

وہاج نے چہرہ اٹھا کر اسکو دیکھا۔۔۔۔ اور پھر اوپر لب کو اچانک ہی اپنے دانتوں تلے لے کر چھوڑا تھا۔۔ نرمی سے۔۔۔

مگر وہ تڑپ گئی تھی۔۔۔ اب بورو دینے کو تھی تو وہاج نے اسے چھوڑ دیا۔۔ وہ ایک دم سے اسے دور ہوئی اور گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔ جبکہ وہاج نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ اس کا اپنا دل اپنا نہیں رہا تھا جیسے۔۔،

اگے بھی بہت کچھ کیا ہے۔۔۔ ہاٹ لیڈی۔۔، مگر وہ رات کو " بتاؤں گا۔۔۔۔ "یکدم سے اسکی پشت سے کان کے پاس جھکتے بوجھل گھمبیر سی آواز میں کہتے وہ دور ہوا۔۔۔ اور دور ہوتا باہر نکل گیا تھا۔۔

اجالا ہنوز بے یقینی و صدمے میں،۔۔۔ شدت سے دھڑکنمتے دل اور سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ گہرے سانس لیتی رہی۔۔۔ حال یوں تھا کہ کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا تو اسنے ساتھ دیوار کا سہارا لیا تھا؛۔۔۔۔

اور پھر صبح سے دن۔۔۔ اور اب دن سے شام ہو رہی تھی۔۔۔ ولیمے کا فنکشن بھی بالاج وہاج مومن کے سوشل سرکل کے باعث حال میں ہی رکھا گیا تھا۔۔۔

اونچا ڈیگ۔۔ میوزک۔۔۔۔ شور و غل۔۔ دور دور تک سنائی دے رہا تھا۔۔۔

آج تھیم فنکشن تھا۔۔۔۔ آف وائیٹ اور پرپل تھیم۔۔۔ سب کچھ ان ہی دو کلرز میں تھا وہاں۔۔۔ اس سے ہٹ کر مشکل سے ہی کچھ دوسرے رنگ میں نظر آتا۔۔۔۔۔

سٹیج پر آج تین جوڑے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

دائیں جانب۔۔آف وائیٹ کلر لی میکسی۔۔۔ جس کی ٹیل پر سلور نگیوں کا نفیس کال کیا ہوا تھا۔۔۔ اور گردن سے پیٹ تک بھی پرپل نگیوں کا کام کیا ہوا تھا۔۔۔ سنہرے بالوں کو ہلکا سا کرل کئے۔۔۔ دونوں جانب سے آگے کیئے۔۔ نیوڈ میک اپ۔۔۔۔ بہت لائیٹ جیولری پہنے۔۔۔۔ وہ آج کچھ نارمل لگ رہی تھی۔۔۔

اسکے ساتھ ہی وائٹ ٹیسکو سوٹ میں ملبوس سیاہ بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے۔۔۔ وہ کافی مشکل سے اسکے پاس بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔ نہیں بیٹھا جا رہا تھا۔۔ گھٹن کی محسوس ہورہی تھی۔۔۔۔۔ اسکا ہر روپ دیوانہ کررہا تھا۔۔۔ سانسیں رک جاتی۔۔۔ اب بھی یہی ہورہا تھا۔۔۔ لگتا تھا کہ وہ ضبط گھو ہی دے گا بہت جلد۔۔ یہ لڑکی کسی

نشے سے بھی زیادہ اور تیزی سے رگوں میں سرائیت کر گئی تھی۔۔۔

💜

بائیں جانب سیم وائٹ تھری پیس میں ملبوس۔۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے وہ سرشار سا بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ آج کل کی نسبت وہ مطمئن ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بھی تھا۔۔۔ نگاہیں بار بار بھٹک کر ساتھ بیٹھی اس لڑکی پر جاتی جو اب روح کا حصہ بن چکی تھی۔۔۔

عجب سی سرشای تھی۔۔ وہ خوش بھی تھا آج۔۔۔

پری سلور کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی۔۔ کس کے صرف بازووں پر پرپل نفیس موتیوں کا کام تھا۔۔۔ پاؤں سیم انھی موتیوں کے رنگ کی ہیل۔۔۔ ہلکا میک اپ۔۔ بال اب کھلے ہی تھے۔۔۔ وہ بار بار لب کاٹتی اپنے گھر والوں کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔ ان ہزار لوگوں میں۔۔ اور مومن کے دیکھنے پر بھی شدید نروس ہو رہی تھی۔۔۔

" تم تو سادے روپ میں بھی غضب ڈھا رہی ہو۔۔ رات کو میرے پاس سج دھج کر آنے کی خاص ضرورت نہیں تھی۔۔ میں اتنے میں ہی تم پر دل ہار دیتا۔۔ "اسکے کان کے پاس کچھ جھکے اسنے بے باکی سے کہا تھا۔۔۔ تو آمنہ گڑبڑا کر چہرہ جھکا گئی تھی۔۔۔

💜

درمیان والے صوفے پر وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

وائٹ ٹو پیس کے نیچے لائٹ پرپل شرٹ پہنے۔۔ بالوں کو آج بھی جیل سے سیٹ کئے وہ دنوں ہاتھ آپس میں باندھے کچھ اگے کو جھکے انہی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ غور سے۔۔۔ آس پاس نہیں دیکھنا چاہ رہا تھا۔۔۔ مگر اسکا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ وہ بنا لحظ کئے شرٹ کا اوپر کا بٹن کھول چکا تھا۔۔۔

اسکے ساتھ بیٹھی۔۔۔ دلنشین نے لائٹ پرپل کلر کا گھیر دار فراک پہنا ہوا تھا۔۔۔ جو اوپر سے تو کچھ چست تھا مگر نیچے سے کافی پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔ گلے سے لے کر پیٹ تک سلور نگینوں کا کام

تھا۔۔۔ باقی سارا سادہ۔۔۔۔ بازو نیٹ کے تھے جو کہنیوں تک آتے۔۔۔۔ پاؤں میں سلور رنگ کی پینسل ہیل۔۔۔۔ ہلکے میک اپ کے ساتھ میرون لپ اسٹک لگائے۔۔۔ سنہرے گھنگھریالے بالوں کو بالکل اسٹریٹ کر کے اگے سے پف بنا کر پیچھے کمر پر پورے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔۔۔ وہ نم ہوتے ہاتھوں کو بار بار مسلتی۔۔ بمشکل ہی مسکرا رہی تھی۔۔۔ اتنے لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ اور وہ شدید اریٹیٹ ہو رہی تھی۔۔۔

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بالاج نے ایک بار پھر دیکھا تو گلے میں کانٹے سے چھبے تھے شدت سے۔۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں خمار چھلکنے لگا۔۔۔ نچلے لب کا کونا دانتوں میں دبائے وہ بے ساختہ امنڈ آنے

والے جزبات کا گلا گھونٹا چاہ رہا تھا۔۔ مگر نہیں۔۔ ایک عجب سا سرور پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھا۔۔۔۔

مجھے کیوں دیکھ رہیں ہیں ایسے۔۔ "کچھ چہرہ جھکا کر دلنشین نے " کہا تو بالاج نے نظر اسکے میرون لپ اسٹک میں سجے ہونٹوں پہ ٹھہر گئی تھی۔۔۔

وہ آج سب سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ یا شاید وہ تھی ہی سب سے زیادہ خوبصورت۔۔ یا پھر اسے ہی لگ رہی تھی۔۔۔

میرا بس نہیں چل رہا تمہیں یہاں سے لے جاؤں "وہ بوجھل " سرگوشی نما سا بولا تو دلنشین نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

کدھر لے جاؤں۔۔ "اسے حیرت ہوئی۔۔۔۔ وہ اسکی آنکھوں "
میں مچلتے جزبات نہیں سمجھ پا رہا تھی۔۔۔

جہاں تم تک کوئی رسائی نا پا سکے۔۔۔ اور میں تمہاری روح سے "
بھی زیادہ قریب رہہ پاؤں۔۔۔ "خمار کے گرد لپٹا لہجہ۔۔۔
بھاری ہوتی پلکیں۔۔۔ شدت سے دھڑکا دل۔۔۔ آج اسے دوبارہ
ہر حد پار کرنے کو کہہ رہے تھے۔۔۔

پل میں سرخ پڑتے چہرے کو وہ جھکا گئی۔۔۔۔ افففف یہ اتنا بے
باک شخص۔۔۔

جہاں تمہارے ان ہونٹوں کی نرمائٹ کو محسوس کرنے سے مجھے تم

بھی ناروک سکو۔۔۔ "وہ کچھ کان کے پاس ہوتے بولا۔۔۔ وہی

سابقہ لہجہ۔۔۔

جہاں حسنِ جاناں کو میں خراجِ بخش سکوں۔۔۔ جہاں میں اپنی"

وحشتوں سے آشنا کروا سکوں۔۔۔۔ "اسکی لرزتی پلکیں اسکے دل کی

دھڑکنیں مزیز منتشر کررہی تھی۔۔۔۔

جہاں تمہارے وجود کی اس دلکش خوشبو کو سانسوں میں اتار "

سکوں ۔۔ جہاں۔۔۔۔۔۔۔

چپ کر جائیں۔۔۔۔ "وہ جلدی سے بولی۔۔۔۔۔ اتنی بے باک "
باتیں۔۔ اسکے پورے وجود کا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔ دل
کو سینہ چھوڑے کانوں میں دھڑک رہا تھا۔۔۔

آج رات۔۔۔ اپنی ہر خواہش پوری کر لوں گا جاناں۔۔۔۔ جو"
" ہمیشہ پوری ہو کر بڑھتی جائے۔۔

اس سے پہلے وہ رو دیتی اسنے خولہ کو اپنی طرف آتے دیکھا تو سکھ
کا سانس لیا۔۔۔ جبکہ بالاج کی نگاہیں اسکی نم گردن پہ ٹھہر رہی
تھی۔۔ تو وہ گھبرا کر چہرہ موڑ گیا۔۔۔

ڈارک پرپل کلر کی ساڑھی۔۔ جس کا سلک کا فل بلاؤزو سلور کلر کا تھا۔۔۔ پہنے۔۔ خولہ نے آج بھی چھوٹے سیاہ بالوں کو درمیان سے مانگ نکال کر کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔۔۔ پاؤں میں آج پھر وہی پینسل ہیل جس کی ٹک ٹک۔۔ عجب دلفریب سا ساز بکھر رہی تھی۔۔۔۔۔ ہلکا میک اپ۔۔۔۔۔ اسنے ہالے کو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

"دل یار۔۔۔ یہ نہیں چپ ہو رہی ہے۔۔۔ میں نے بہت بہلایا۔۔۔ "وہ کچھ نادم سا بولی۔۔۔۔ سیاہ آنکھوں کی چمک مانند پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ شدید تھکن کا شکار ہوگئی تھی ان دنوں۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔ اسے مجھے دے دو۔۔۔ اور تم بیٹھ جاؤ آرام "
سے۔۔ "دلنشین نے جلدی سے اس سے ہالے کو لیا۔۔۔۔۔

بلکہ خولہ۔۔۔ بالاج نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔ "بچے تم ادھر بیٹھ "
جاؤ۔۔۔ ورنہ کہیں اور جا کر تمہیں کوئی اور کام یاد آجائے گا۔۔۔
بالاج نے اسے ادھر جا کر پھر کوئی کام یاد آجانا ہے۔۔۔ چہرہ"
دیکھو اپنا۔۔۔۔ "بالاج نے اسے ادھر ہی صوفے پر بیٹھایا پہلے
والی شوخی اب کہیں دور جا سوئی تھی۔۔۔۔

دل تممم سب سے ےےے زیادہ اچھی لگ رہی رہو۔۔۔۔۔ "
اور اپ دنوں ایک ساتھ تو۔۔ بہت ہی زیادہ اچھے لگ رہیں۔۔۔۔
میرا دل چاہتا ہے کہ آپ دونوں ہمیشہ ساتھ رہیں۔۔۔ ہنستے

مسکراتے۔۔۔ "وہ مسکراتے ہوئے بولی تو وہ بس مسکرا کر رہ گئے تھے۔۔۔

میں کبھی نا بھی رہی تو آپ دونوں ہمیشہ ساتھ۔۔۔۔"

اچھا بس۔۔۔۔ زیادہ با بولو۔۔۔ "بالاج نے تڑپ کر کہا۔۔ دل " کو دل کا بھی دہل گیا تھا۔۔۔۔

سہی بات کر رہی ہوں۔۔۔ "وہ باز نہیں آئی۔۔ مگر اسکی سیاہ " آنکھوں میں نمی اگئی تھی۔۔۔

دلنشین نے خفگی سے اسے دیکھا جبکہ بالاج ہونٹوں کو سختی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔

سوگوار کی خاموشی چھا گئی۔۔ اس کانوں کو چیرڑے ماحول میں۔۔۔۔

💜

ساڑھی میں ہیل اور اٹکی تو وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔ کھانا کھل گیا تھا جبھی وہ اب سحر کو دیکھنے آئی۔۔۔ مگر یہ بات وہ سب کو کہہ کر آئی تھی۔۔۔ سچ میں تو اس سے بیٹھا نے جا رہا تھا۔۔۔ سر اتنا درد کر رہا تھا۔۔۔

آنکھوں کے آگے بار بار اندھیرا چھا رہا تھا۔۔ درد کی شدت سے وہ رو دینے کو تھی۔۔۔ کچھ قدم آگے چلی تو دوبارہ گرنے لگی۔۔۔ مگر اس بار اسے سہارا مل گیا تھا۔۔۔

کیا ہوا خولہ۔۔ "معراج نے پریشانی سے کہا۔ اسکا ایک بازو " اسکی کمر ھر گرد حائل تھا۔۔۔

اور سہارا پاتے ہی وہ اسکے کندھے پر سر رکھے رونے لگی تھی۔۔۔ سسکیوں میں۔۔۔۔

کیا ہوااا خولہ۔۔۔ "اسے اب شدید پریشانی ہوئی۔۔ خولہ کو "
بھی احساس ہوا تو وہ رونا چھوڑ چکی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔ بس۔۔۔۔ سحر۔۔۔ نہیں مل۔۔ رہی تھی۔۔ تو۔۔ "اسکو "
کچھ سمجھ نہیں آیا تو یہی بول دیا۔۔۔ معراج نے نگاہ بے ساختہ
سامنے گئی۔۔ جہاں پری بیٹھی سحر کو کچھ کھلا رہی تھی۔۔۔۔ اگر
خولہ نے دیکھا ہوتا تو اسے مشکل نا ہوتی ڈھونڈنے میں۔۔۔

اچھاا۔۔۔ سحر ادھر ہی ہے۔۔۔ مگر اس کو ابھی چھوڑو۔۔۔ ابھی "
ہم۔ کہیں جاتے ہیں۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ "وہ نرمی سے پر سوچ لہجے
میں بولا تھا۔۔۔ تو خولہ نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

" مگر ہم کدھر جائیں گے۔۔۔ ابھی تو فنکشن چل رہا ہے نا۔۔ "

ہاں تو چلنے دو۔۔۔ میرا بہت دل چاہ رہا ہے تمہارے ساتھ باہر" جانے کا ویسے بھی اب تم کب دیتی ہو وقت مجھے۔۔۔ "شکوہ کناں سے لہجے میں کہتے وہ اسے لئے باہر کی جانب بڑھا۔۔ ایک ہاتھ ہنوز اسکی کمر کے گرد حائل تھا۔۔۔

معراج۔۔۔ رکیں تو۔۔۔ کدھر جا رہیں ہیں۔۔۔ میرے " بچے۔۔۔ وہ بھی۔۔۔۔ وہ پریشانی سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔ مگر معراج نہیں رکا۔۔۔۔ اسے پتا تھا کہ وہ کیوں رو رہی تھی۔۔ اسے پتا تھا کہ شور کی وجہ سے اسکا سر درد کر رہا ہو گا جبھی وہ اسے دور کرنا چاہتا تھا اس سب سے۔۔

تم نے پھر ہیل پہنی نا۔۔۔ "اسکو گاڑی میں بیٹھاتے وہ اسکی " ہیل کو دیکھتے خفگی سے بولا تو خولہ نے لب کاٹتے چہرہ جھکا لیا۔۔۔ " سیاہ بال کچھ چہرے پر آگئے۔۔۔۔ "آپکو نہیں پسند۔۔۔

بہت پسند ہے۔۔ تمہارے پاؤں ہیل میں بہت اچھے لگتے ہیں۔۔۔" اسنے سچ کہا۔۔۔ تو خولہ ایک سم سے مسکرانے لگی۔۔۔۔ "مگر میں نہیں چاہتا انہیں کوئی اور دیکھے۔۔۔ تم جب میرے ساتھ ہو تب پہن لیا کرو۔۔۔ "وہ نرمی سے اسکے گال چوتھے بولا تو خولہ نے سر ہاں میں ہلا دیا۔۔!۔ اصل میں وہ نہیں چاہتا۔ تھا کہ ہیل پہن کر وہ چلے۔۔ کیونکہ اسے چکر آتے۔۔ پھر اسکے منع کرنے پر بھی وہ بچوں کو اٹھائے رکھتی جبھی وہ اب اسے منع کرتا تھا۔ ۔

اسکو بیٹھا کر وہ اپنی جگہ پر آیا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔

معراج۔۔۔ سحر اور۔۔۔۔ یمان۔۔۔۔ "

فکر نا کرو۔۔۔۔ میں خالہ کو بتا آیا تھا۔۔۔۔ آج وہ دیکھ لیں " گی ۔۔۔ "وہ سرسری سا بولا تو۔۔۔ خولہ بھی چپ ہو گئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی سی ویو کے قریب رکی تو خولہ کی آنکھوں میں چمک واپس آگئی۔۔۔ "واووو۔۔۔ وہ ایک چہکی۔۔۔۔ "معراج باہر نکلا۔۔۔ شوز اتار کر اندر رکھے۔۔۔ اور اسکی طرف آیا تھا۔۔۔

ان کو اتار دو۔۔۔۔ "اسنے ہیل کی جانب اشارہ کیا تو خولہ نے "
جلدی سے اتار دیے۔۔۔۔

معراج نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکلا تھا۔۔۔ ہوا کافی تیز ہو
رہی تھی۔۔۔ مگر کافی پر سکون سی تھی۔۔۔

معراج۔۔۔ یہ تو۔۔۔۔ "وہ ایک دم بوکھلا گئی جب اسکی ساڑھی "
کا پلو بار بار ہوا کے باعث اگے ہو رہا تھا۔۔۔

میرا خیال ہے کہ اسو بھی اتار دو۔۔ ویسے بھی یہاں میرے "
علاوہ کون ہے۔۔ "پلو کو تھامتے وہ شریر سا بولا تو خولہ نے جھٹ

گھبرا کر سر نا میں ہلایا تھا۔۔۔ دل شدت سے دھڑک کر رہ گیا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ "وہ ہنسا تھا اور اسکا پلو سیٹ کرتے اسکا ہاتھ تھام کر " اگے بڑھنے لگا۔۔ پورے چاند کی دلکش سی رات تھی۔۔۔

محبوب ہمسفر ساتھ تھا۔۔ ہاتھوں میں ہاتھ تھا۔۔۔۔ خولہ ایک دم سے بہت فریش سی ہونے لگی۔۔ سر درد بھی گم ہوگیا۔۔۔ اب وہ مسکراتے ہوئے ہیں رہی تھی۔۔۔ وہی پرانی عادت۔۔ اسکے قدموں کے نشان پر چلنے کی۔۔۔

پانی میں لے کر جاؤں تمہیں۔۔۔ "ایک بار پھر اسے ساتھ " ملاتے اسنے نرمی سے کہا۔۔۔ ہوا کی وجہ سے اسکے اپنے بال پیچھے ہورہے تھے۔۔۔ کوٹ وہ اتار کر گاڑی میں چھوڑ آیا تھا۔۔ اب چوڑے وجود پر وائٹ شرٹ تھی۔۔۔

پانی میں کیسے۔۔۔ مجھے ڈر لگے گا۔۔۔ "اسکے بھی چھوٹے بال " پیچھے کی جانب ہوگئے۔ تھے سارے۔۔۔۔۔

میں ساتھ ہوں۔۔۔ تو کیسا ڈر۔۔۔۔۔ "اور پھر اسنے اچانک ہی " جھک کر اسکے وجود کو اپنے مظبوط بازووں میں اٹھایا تو خولہ کی چیخ بے ساختہ تھی۔۔۔

" معراج۔۔۔۔ گر جاؤں گی۔۔۔ "

مگر وہ اسے لئے اب پانی کی طرح بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔ "میں نہیں گرنے دیتا۔۔ یاد کرو۔۔ تم نے کہا تھا۔۔ تم میرے ساتھ ایسا وقت بیتانا چاہتی ہو۔۔۔ "وہ اب پانی میں جا رہا تھا۔۔۔۔ خولہ نے اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپایا ہوا تھا۔۔۔ اسکا دل بہت پرسکون ہو گیا تھا۔۔۔ اور معراج وہ یہی تو چاہتا تھا کہ وہ درد بھول جائے۔۔۔ صرف آج رات تک۔۔۔

بس۔۔۔ بس آگے نا جائیں۔۔۔ اتنے خراب ہو گیا اپکا ڈریس۔۔۔ " وہ اب سچ میں اسے روکنا چاہ رہی تھی۔۔۔ چہرہ اٹھا کر مخمور " نگاہوں سے اسے تکتے۔۔

میں خود خراب ہو جاؤں۔۔۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔ " .وہ دلکشی "
سے کہتے اور آگے بڑھا۔۔۔ گھٹنوں تک پانی آگیا تھا۔۔۔ مگر پھر
ساری مسکراہٹ غائب ہوگئی تھی۔ اچانک۔۔۔۔
مجھے تو ویسے بھی مرنا ہی ہے۔۔۔ آپ کیوں کررہے ہیں "
ایسا۔۔۔ "اسنے سرسری سا کہا۔۔

مگر کیا وہ سرسری سی بات تھی۔۔۔ معراج کے بڑھتے قدم ایک
دم رک گئے۔۔ سانوں کی ساز بھی مدھم ہوگئی۔۔ اور اسکے چہرے
پر سنجیدگی چھاگئی تھی۔۔۔ دل میں کچھ چھبا تھا۔۔ شدت
سے۔۔۔۔۔

معراج کے بڑھتے قدم ایک دم رک گئے۔۔ سانوں کی ساز بھی مدھم ہوگئی۔۔ اور اسکے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی تھی۔۔۔ دل میں کچھ چھبا تھا۔۔ شدت سے۔۔۔۔۔

بغور اسکو تکتی خولہ کو جب اسکے چہرے سے یکدم سے مسکراہٹ جاتی محسوس ہوئی تو اسے اپنی غلطی کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔

معراج۔۔۔ "اسنے پکارا۔۔۔ مگر وہ اب ہنور اسے اٹھائے واپس " کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

معراج۔۔۔ س۔۔۔ سورہ۔۔۔ "اسکو خفا دیکھ کر وہ ایکدم سے " ڈر گئی تھی۔۔۔

اسے واپس لا کر ادھر ہی ایک سائیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔ "سوری۔۔۔ وہ پھر بولی۔۔۔

معراج بے بنا اسے دیکھے اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔ اسکے اندر تک ویرانی چھا گئی تھی۔۔۔ دل جو پہلے کسی سرور کے باعث تیزی سے دھڑک رہا تھا اب ڈر کے باعث اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

" میرا۔۔ وہ۔۔ مطلب۔۔۔ نہ۔۔۔ اسکے کندھے پر سر رکھے وہ
اب رونے لگی تھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔ اب چپ ہو جاؤ۔۔۔ "اسکے سر پر تھوڑی رکھے وہ
سنجیدگی سے بولا۔۔۔ "تمہیں اندازا نہیں ہے کہ یہ بات مجھے
کتنے ڈرائے رکھتی ہے۔۔۔ اور اب تم بھی ایسا کہو گی تو۔۔۔۔ "
اسنے لب سختی سے بھینچے۔۔۔ اور دنوں بازو اسکی کمر کے گرد
باندھے اسے اپنے پاس کیا تھا۔۔۔

" میں۔۔۔ سوری۔۔۔ آئندہ نہیں کہوں گی۔۔۔ پلیززز۔۔۔
سو سوں کرتے ناک کو ایسی شرٹ سے صاف کرتے ہوئے کہا "
تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ "اسکا چہرہ اوپر کیا۔۔۔ تو دونوں ایک دوسرے کو " دیکھنے لگے تھے۔۔۔ محبت سے۔۔۔۔ "مگر تمہارے کہنے سے سچ نہیں بدلا جا سکتا ہے۔۔۔ اسی لیے۔۔۔ ہم کل دن کو یہاں سے جا رہیں ہیں۔۔۔ "اسکو ماتھے پر لب رکھتے وہ سنجیدگی سے بولا تو خولہ نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔

جا رہیں ہیں۔۔۔ مگر آپ نے تو کہا تھا کہ دو دن بعد جائیں " گے۔۔۔ "اسے حیرت ہوئی۔۔ آج ہی تو گھر میں شادی ختمہوئی تھی۔۔ ایسے میں انکا چلے جانا۔۔۔ سہی تو نہیں تھا۔۔۔۔

"ہم کل دن کو جا رہیں ہیں خولہ۔۔۔ ہم امریکا جا رہیں ہیں۔۔۔"

اسنے اسکے سر پر بم پھوڑا۔۔۔۔ کچھ لمحے تو وہ اسے دیکھتی رہی

صدمے سے۔۔

"کل۔۔۔۔ امریکا۔۔۔۔ معراج نہیں۔۔۔ اسنے سر زور سے نفی

میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔

"میں سب کچھ پلین کر چکا ہوں۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم

میری بات کا مان رکھو گی۔۔۔ "گالوں کو چھوتے وہ اب کہ نرمی

سے بولا تھا کچھ۔۔۔۔

اسکی بے باکی پر وہ اسکا چہرہ شدید سرخ ہوا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ مگر اس سے زیادہ دماغ حیرت زدہ تھا۔۔۔

"معراج۔۔ یہاں علاج ہو رہا ہے نا۔۔۔ "اسنے معراج کے گال پر ہاتھ رکھ کر کچھ دور کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہمم ہو رہا ہے علاج۔۔۔ اور ہو بھی جائے گا۔۔۔ مگر میں جانا چاہتا ہوں یہاں سے۔۔۔ بہت سے رشتوں کو کچھ سپیس چاہیئے ہے۔۔۔ اور ہمیں دینی چاہیے۔۔۔ پھر میں چاہتا ہوں کہ تم بھی فیملی اشیوز سے دور رہو۔۔۔ جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتی۔۔۔ پچھلے کچھ دنوں سے تم اور کمزور ہونے لگی ہو۔۔۔ "اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے وہ سمندر کی ٹھاٹھیں مارتی لہروں کو دیکھ رہا

تھا۔۔۔۔ اس شور میں کتنا سکون تھا۔۔۔ کوئی اس سے پوچھتا۔۔۔ اور دل کتنا زخمی تھا۔۔۔ یہ بھی وہ جانتا تھا۔۔۔۔

خولہ دوبارہ سے اسکے کندھے پر سر رکھ چکی تھی۔۔۔ "اور۔۔ " دل اور لالا کا کیا ہو گا۔۔۔ "وہ مان گئی تھی ہمیشہ کی طرح اسکی۔۔۔

معراج نے کچھ چہرہ جھکا کر اسے دیکھا۔۔۔ جس کے سیاہ چھوٹے بال اسکے چہرے پر آرہے تھے بار بار۔۔۔ اوران سے اٹھتی دلفریب خوشبو اسکی گرے آنکھوں میں خمار بڑھائے۔ جا رہی تھی۔۔۔۔

ان کے رشتے کو سب سے زیادہ سپیس کی ضرورت ہے۔۔۔ "
میں جانتا ہوں کہ وہ بالاج کو پسند کرتی ہے۔۔۔ اسکی آنکھوں میں
میں نے دیکھا ہے۔۔ جب وہ بالاج کو دیکھے تو اسے آنکھوں کی
چمک بڑھ جاتی ہے۔۔۔ وہ اس سے علیحدگی کا سوچ کر تڑپ گئی
تھی۔۔۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ بالاج بھی اسے چاہتا ہے۔۔۔
مگر ایک بھی ماننے کو تیار نہیں ہے۔!۔ کچھ وقت دینا چاہیے ان
دونوں کو۔۔۔ سمجھ جائیں گے۔۔۔ "اسکی کمر کر گرفت تنگ کرتے
وہ اسے اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔

تو دلنشین بھی جائے گی نا۔۔۔ تو اجالا۔۔ وہ تو اکیلی ہو جائے "
گی۔۔۔ "بڑھتی قریب سے گھبرا کر اسے دور ہوتے کہا تو معراج
کی نگاہیں اسکے وجود کی دلکشی کو چھونے لگی تھی۔۔۔

" ہمم ہو جائے گا سب۔۔۔ تم ابھی مجھ پر دھیان دو۔ باقی سب صبح۔۔۔ "خمار زدہ سا لہجہ۔۔۔ بے باک نگاہیں۔۔۔۔ اسکی گردن پر لب رکھے تو خولہ کو لگا دل باہر آ جائے گا۔۔۔ کبھی کبھی وہ اتنا ہی بے باک ہو جاتا تھا۔۔۔۔ کہ وہ بولڈ سی لڑکی گھبرا جاتی۔۔۔

" معراج۔۔۔۔ "۔۔۔ اسنے کندھے پر ہاتھ کرھتے اسے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔ گردن نم ہونے لگی تھی۔۔ اسکے بے باک لمس سے۔۔۔

شیششششش۔۔۔ تھوڑی دیر سب بھول جاؤ ۔ وہ اس کے سرخ "
لبوں پر شہادت کی انگلی رکھتے اسے خاموش کروا گیا تھا۔۔۔

💚💚

حال سے واپس وہ بہت دیر سے آئے تھے۔۔۔ دلنشین کے لاکھ نا کرنے کے باوجود بھی ہانیہ بیگم اور جمیلہ بیگم نے اسے بالاج ہی کے کمرے میں بھیجا تھا۔۔ حویلی میں کافی مہمان تھے۔۔۔ ایسے میں وہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی ڈراما ہو۔۔۔۔۔

وہ رو دینے کو تھی مگر پھر چلی گئی۔۔۔ ہالے کو جمیلہ بیگم نے پاس رکھنا چاہا مگر وہ زرا نہیں مانی اور ہالے کو لے کر گئی تھی۔۔۔

اتنی آزادی تو وہ اب بالاج کو نہیں دے سکتی تھی۔۔۔

ابھی بھی وہ کمرے میں گھومتی ہالے کو چپ کروانے کی کوشش کررہی تھی مگر وہ نہیں چپ ہو رہی تھی۔۔۔ نا ہی سو رہی تھی۔۔

بالاج جیسے ہی کمرے میں آیا تو یہ منظر دیکھتے کچھ پل تو دروازے کو ہل نہیں سکا۔۔۔ اتنا مکمل لگ رہا تھا اسکا کمرہ۔۔۔۔۔ پہلے کی تھی۔۔۔۔۔

دلنشین کو گھیر دار فراک اسکے ساتھ گھوم رہا تھا۔۔۔ البتہ وہ لمبی سی ہیل بیڈ کے پاس پڑی ہوئی تھی۔۔

آج تو بڑے کرم ہوئے ہیں مجھ پر ہاں۔۔۔ "دروازہ لاک کرتے" وہ گہری بے باک نگاہوں سے اسکے بنا دوپٹے کو وجود کو تکتا ہوا بولا۔۔۔۔ نگاہیں اتنی بے باک تھی کہ دلنشین نے گھبرا کر رخ پھیرا تھا۔۔۔۔۔

اسے رونا آنے لگا۔۔۔ معراج نے کیوں موبائل آف کیا ہوا تھا۔۔۔۔ یہ بہانہ تھا۔۔ اس نے کال نہیں کی تھی معراج کو۔۔۔ وہ ان دونوں کو تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔، مگر پھر بھی اسے لگ رہا تھا کہ معراج کا موبائل آف نا ہوتا تو یہاں نا ہوتی۔۔۔

" لاؤ۔۔۔ تم مجھے دے دو۔۔۔ اگر اسے بھوک نہیں لگی تو۔۔۔ " ہنوز اسے گہری بے باک نگاہوں سے تکتے وہ بالکل اسے پاس اگیا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ جائیں۔۔۔ آپ۔۔ میں اسے سمبھال لوں گی۔۔۔ "وہ دور ہونے لگی تھی اس سے۔۔۔۔

بالاج مسلسل اسے دیکھتے مسکرا رہا تھا۔۔ بے باک سی مسکراہٹ۔۔۔

اچھا مطلب اسے بھوک لگی ہے "اسنے ہونٹوں کو دانتوں تلے دباتے قہقہہ روکنا چاہا تھا۔۔۔

" بد۔۔۔ تمیز۔۔۔۔ کیوں۔۔ نہیں جا رہیں ہیں۔۔ یہاں سے۔۔۔ "

وہ ایک دم شدید بوکھلا گئی تھی۔۔۔ چہرہ خون چھلکنے لگا تھا۔۔ دل کانوں میں گھونجے لگا تھا۔۔۔ کیا اس سے حصے میں یہی بد تمیز شخص رہ گیا تھا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ وہ چہرہ پیچھے کیئے۔۔۔ قہقہہ لگاتے ہنسا تھا۔۔۔ "

دلنشین نے اسے دیکھا۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے بہت اچھا لگتا تھا۔۔
اسکی سیاہ انکھیں چھوٹی ہو جاتی تھی۔۔۔۔

میں فریش ہو لوں۔۔۔ تب تک تم اسے سولا دینا۔۔۔ ٹھیک ہے "
نا۔۔۔ ورنہ میں اسے ماں کو دے آؤں گا۔۔۔ "ایکدم سے اسکے
چہرے پر جھکتے وہ گھمبیر سی آواز میں بولا تو دلنشین کو اپنی شامت
سامنے نظر آئی۔۔ اسنے چہرہ پیچھے کر لیا تھا۔۔
ہاتھ تو لگا کر بتائیں مجھے زرا۔۔ آج اپ۔۔۔ "اسکے دور ہوتے ہی "
وہ اسے گھورتے ہوئے بولی البتہ دل بہت زور سے دھڑک رہا
تھا۔۔ کچھ خوف تھا کہ شفاف گردن نم ہونے لگی تھی۔۔۔

آہاں۔۔۔ ایسا ہے کیا۔۔۔۔ تم بتاؤ کدھر لگاؤں ہاتھ "اسنے " ہاتھ بڑھا کر اسکے گردن کی نمی کو چھوتے اسے آنکھ مار کر انتہائی بے باکی سے کہا تھا۔۔۔

ہاہاہا ہاہاہا۔۔۔ "اور وہ ہنستے ہوئے پیچھے ہوا تھا۔۔۔ "

دیکھ لو اسے۔۔۔ بہت رو رہی۔۔۔ سلا دو اسے جلد۔۔۔ میں اس " کو بھی جاگا ہوا نہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ آج صرف میں اور تم جاگیں گے۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔ "

وہ واڈ روب سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ دلنشین نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ گھبراہٹ کے باعث اس سے کچھ بولا نہیں جا

رہا تھا۔۔۔ اوپر سے ہالے۔۔۔ افففف وہ کہاں پھنس گیئی

تھی۔۔۔۔

وہ چلا گیا تو دلنشین نے ہالے کو دیکھا تھا۔۔۔ اس سے کھڑا نہیں

ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

💚💚💚

اجالا نے گردن سے نیکلیس اتارتے جلدی سے سامنے سامنے

رکھا۔۔۔ آج ڈرگز تو نہیں لینا چاہ رہی تھی۔۔۔ ہاں۔۔۔ مگر اس کے

آنے سے پہلے سونا ضرور چاہ رہی تھی۔۔۔

سارا کچھ اتارنے کے بعد جب مڑنا چاہا تو اچانک ہی اسکے کشادہ سینے سے ٹکرائی تھی۔۔۔ وہ نجانے کب وہاں آیا تھا۔۔۔ اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ بوکھلا کر دور ہونا چاہا۔۔۔۔ وہ اتنا ہی قریب آیا تھا یہاں تک کہ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ لگ گئی تھی۔۔۔

وہا۔۔۔۔ کچھ بولنا چاہا مگر وہ نہیں سن رہا تھا۔۔۔ وہ گہری " نگاہوں سسے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پتا ہے۔۔۔ کل رات میں نے ہی تمہارے سارے زیور اتارے" تھے۔۔۔ اور کپڑے۔۔۔۔

وہاج پلیزز َ۔۔۔ اسنے شرم کے باعث منت کی۔۔۔ چہرہ سرخ "
انگار ہو رہا تھا۔۔ دل کی حالت تو الگ ہی خراب ہو رہی تھی۔۔

کیوں۔۔۔۔ ہمم۔۔ "وہ اسکے مزیز قریب ہوتے ڈرسنگ کے "
دونوں اطراف میں ہاتھ رکھتے ہلکا سا اسکے چہرے کے پاس جھکا
تھا۔۔

اجالا نے مزیز چہرہ دور کیا۔۔
ڈر رہی کیوں ہو۔۔ "اسکی لزرتی پلکوں کو رقص دیکھتے وہ گھمبیر "
سی آواز میں بولا۔۔ اسکو یوں تنگ کر کے مزا آرہا تھا۔۔

مجھے خود ہی لگ۔۔۔۔رہا ہے ڈر۔ "اسنے جلدی سے کہا تو وہاج" کھل کر مسکرایا تھا۔۔

اور وہ کیوں۔۔ "اب کہ اسنے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔ "

میں۔۔۔ "اس سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ وہ اسے نہیں" دیکھ رہی تھی جبکہ وہاج اسکے علاوہ کہیں نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

آؤ۔۔ میرے ساتھ۔۔۔ "یکدم پیچھے ہوتے وہ نرمی سے بولا تو " اجالا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

کدھر۔۔ "وہ شدید گھبرانے لگی تھی۔۔ "

آؤ تو۔ بتاتا ہوں۔۔۔ "وہ زبردستی اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے " ساتھ لیئے کمرے سے منسلک بالکونی میں لے آیا۔۔۔ جہاں آگے کھلا آسمان نظر آتا۔۔۔ ایک کونے میں لکڑی کا نفیس سٹائیلش سا جھولا تھا۔۔ جو کاؤچ کی طرح تھا مگر اوپر شلٹر سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔

ادھر بیٹھو میرے پاس۔۔۔ "خود بیٹھ کر اسے بھی اپنے پاس " بیٹھایا۔۔ اجالا اب نارمل ہونے لگی تھی۔۔ اسے سب اچھا لگنے لگا۔۔۔

رات کی تاریکی۔۔

ہلکی ہلکی ہوا۔۔

پورا چاند۔۔۔

محبوب شوہر۔۔۔۔

تنہائی۔۔۔۔۔

سب اچھا لگتا رہا تھا۔۔۔۔

"وہ ہرگز بھی کل ڈر گز بھی مجھ سے بچنے کے لیے لیئے نا۔۔ " اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔ نا ہی پوچھا کدھر سے لائی کیوں لائی۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔ وہ اب اس مسئلے کو خود حل کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

" وہ۔۔۔ خجستہ۔۔ اور گیتی۔۔۔۔ باقی سب بھی نا۔۔۔ مجھے۔۔ تنگ کر رہے تھے۔۔۔ اور اچھی باتیں نہیں کر رہی تھی۔۔۔ تو۔۔ مجھے

ڈر۔۔۔ لگا۔۔۔ "وہ سچ میں شرمندہ ہوگئ "تو انہوں نے کہا کہ ڈر گز لینا۔۔۔ "اسے حیرت ہوئی۔۔۔

نہیں۔۔۔ انہوں نے یہ نہیں کہا۔۔۔ وہ تو۔۔۔ وہ تو بری باتیں " کررہی تھی نا۔۔۔ میں اب کیسے۔۔۔۔ "ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑوڑتی وہ نروس ہونے لگی۔۔

وہ ایک دم شریر سی نگاہوں سے اسے دیکھنا لگا "کیا کہہ رہی تھی جاناں "گھمبیر بوجھل سرگوشی۔۔ اجالا ایک دم پیچھے ہوئی تو وہ ہنسنے لگا تھا۔۔۔

اور پھر اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے اسے اپنے پاس کیا۔۔۔ اجالا نے ہلکی کی مزاحمت کی مگر وہ اسکا سر اپنے کاندھے پہ رکھے سر پیچھے ٹیک اے لگا گیا۔۔ اب وہ دونوں چاند کو دیکھ رہے تھے۔۔

تمہارا ڈرنا بے کار ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ تم ابھی کسی اور " رشتے کو نہیں نبھا سکتی ہو۔۔۔۔ میرے خیال میں ابھی تم اپنے سب کے لیے چھوٹی ہو۔۔ "وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔ شرم و حیا کے باعث وہ چہرہ اسکی گردن میں چھپا گئی تو وہاج کو لگا دل کی دھڑکنیں رک جائیں گی۔۔۔ اسکی سانسوں کی نرم گرم کی تپش۔۔۔ اسکی آنکھوں میں خمار بڑھنے لگا۔۔۔ عجب سی گھٹن محسوس ہوئی۔۔۔

" مگر اس کا مطلب ہر گز بھی یہ نہیں ہے کہ تم میرا ضبط آزماؤ "

وہ شدید ضبط سے بولا تھا۔۔۔۔ اجالا نے چونک کر اسے

دیکھا۔۔۔ وہ بھی اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

میں نے اب کیا کیا۔۔۔ "اسنے خفگی سے کہا تھا۔۔۔ دل اب "

مطمئن ہوگیا تھا ۔۔۔۔ وہ سچ میں کسی بھی نئے رشتے کے لیے

نہیں تیار تھی

اتنے پاس آؤ گی تو۔۔۔۔ اسنے لب دانتوں تلے کچلے تو اجالا نے "

دور ہونا چاہا تھا۔۔ سنہرے بال بار بار چہرے کو چھوتے۔۔۔۔

جنہیں ہوا ہی پیچھے کر دیتی۔۔۔

تو دور ہونے دیں۔۔۔ "وہ اب مزاحمت کررہی تھی۔۔ تنفس "
اسکی بے باک گہری نگاہوں کے باعث بگڑنے لگا تھا۔۔۔

رات کو تم مجھ سے دور نہیں ہو رہی تھی۔۔ بلکہ مجھے چاہ رہی "
تھی "وہ اچانک ہی دور ہوتے پھر اسکو بنا سنبھلنے کا موقع دیئے
اسکی گود میں سر رکھتے سرگوشی نما سا بولا تھا۔۔۔

!وہ اسکے عمل سے نہیں سنبھلی تھی کہ بے باک بات۔۔۔

وہاج۔۔ میں نے۔۔۔ کچھ نہیں کیا۔۔ "اسنے صفائی دینی چاہی "
تھی۔۔۔ جبکہ اسکا سر اپنی گود میں دیکھتے اسکی گردن و پیشانی نم
ہونے لگی تھی۔۔۔

بس تم فقط پاس آجایا کرو۔۔۔ باقی بندہ خود ہی بہک جائے "
گا۔۔۔ "ہاتھ اٹھا کر اسکی شہہ رگ کو چھوتے وہ گھمبیر بوجھل لہجے
میں کہہ رہا تھا۔۔۔

میں۔۔۔ رو۔۔۔ دوں۔۔۔ اب۔۔۔ "تھوڑی دیر پہلے جو سکون "
ملا اب و غارت ہو رہا تھا۔۔ ۔

نہیں۔۔۔ "وہ ہاتھ نیچے کر گیا۔۔۔ "مجھ سے باتیں کرو۔۔۔ "
وہ اب بنا اسے تنگ کئے دیکھ رہا تھا۔۔۔ "

میں کیا باتیں کروں۔۔۔ "اسے سمجھ نہیں آئی۔۔۔"

"میرا دل ۔۔۔ جو دل کرے ۔۔۔ بس باتیں کرو ۔۔۔ بس جو بھی چاہ رہا ہے کہ آج تمہیں سنوں ۔۔۔اتنا کہ صبح کی روشنی پھیل جائے ۔۔۔ اتنا کہ تم سب کہہ دو جو آج تک کسی سے نہیں کہا ۔۔۔ "اسکی نگاہوں کا مرکز اسکی شفاف گردن تھی ۔۔۔ جب اجالا اسکی نگاہوں سے نروس ہونے لگی تو اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی ۔۔۔

"ادھر کیا دیکھ رہے ہیں ۔۔۔ چپ ہو کر بس میری باتیں سنیں نا ۔۔۔ "اسنے جلدی سے کہہ تھا ۔۔۔ وہاج مسکرایا تھا ۔۔ اسکے ہاتھوں کا نرم لمس اسکی روح کو بھی سکون دے رہا تھا ۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تم بولتی جاؤ۔۔۔ "اسنے ہاتھ نہیں ہٹایا اجالا " کا۔۔۔ مگر وہ دلکشی سے مسکرا رہا تھا۔۔

آپ نے بال کیوں کٹوائے۔۔۔ "سب سے پہلے تو وہ سوال کیا " جو اسے تنگ کرتا تھا۔۔

وہ اب باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔ کبھی وہ قہقہ لگائے ہنس دیتا تو کبھی اجالا ہنس رہی ہوتی۔۔۔ یہ رات ان دونوں کے لیے انتہائی قیمتی تھی۔۔۔ اباجالا اسکی انکھوں سے ہاتھ ہٹا چکی تھی۔۔۔ ایک بار پھر وہاج کی نگاہوں کا مرکز ااسکی شفاف گردن ٹھہر گئی تھی۔۔۔

💚💚

وہ کب واپس کمرے میں آیا تو وہ اب ہالے کو لٹا کر اسنے ساتھ خود بھی لیٹ چکی تھی۔۔ جیولری ساری اتار لی مگر لباس وہی تھی۔۔۔ بیڈ کے درمیان میں ہالے کو سوتا دیکھ کر بالاج کو غصہ آیا۔۔ جبھی وہ اسکے سر پر پہنچ گیا تھا۔۔

اس کو کاٹ میں ڈال دو ۔ "اسنے سنجیدگی سے کہا تو دلنشین نے" آنکھیں کھولی۔۔۔ نیند کے باعث سرخ ہوتی۔۔۔ بالاج کی آنکھوں میں سرخی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

یہ ادھر ہی سوئے گی۔۔۔ "اسنے جلدی سے کہا تھا۔۔۔ بالاج "
کو اس وقت اکیلا پاس دیکھ کر وہ ڈر رہی تھی۔۔۔ ورنہ اسے کاٹ
میں ہی سلاتی۔۔۔

میں کہہ چکا تھا کہ مجھے کوئی مزاحمت نہیں چاہیئے۔۔۔ کہا تھا "
نا۔۔۔ مجھے تم چاہیئے ہو۔۔۔ پھر کیا بکواس ہے۔۔۔ "اسکا لہجہ سرد
ہونے لگا تھا۔۔۔

ایک بار پھر ٹھکرا رہی تھی وہ اسکی زات کو۔۔۔ اسکی انا کہاں
گوارا کر پا رہی تھی۔۔۔

"بالاج یہ۔۔۔۔ "اسنے کچھ کہنا چاہا۔۔ مگر بالاج نے آگے جھک کر نرمی سے ہالے کو اٹھایا۔۔۔۔ دلنشین بھی ڈر کر اٹھ گئی۔۔۔

سنہرے اسٹریٹ بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

" اٹھو۔۔۔ چینج کرنا ہے تو کر لو۔۔۔ "وہ اتنے ہی سرد لہجے میں بولا تو دلنشین ایک دم بیڈ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

" مجھے میرے پاس آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آپکو۔۔۔۔ ہاتھ بھی۔۔۔ نا لگانا۔۔۔ میں۔۔۔ بتا۔۔ دوں۔۔۔ "اسکی زبان لرکھڑا رہی تھی۔۔۔۔

بالاج نے سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔ سارا خمار کہیں دور جا سویا تھا۔۔۔ وہ خود ہی خود کو اسکی ضد بنا رہی تھی۔۔۔

اور اگر میں آگیا تو۔۔۔ "وہ اسکے کافی قریب ہوتے بولا۔۔۔ " سرد لہجہ۔۔ سرد نگاہیں۔۔۔ دلنشین بس رونے والی ہوگئی تھی

تو میں۔۔۔۔۔ تو میں لالہ کو۔۔۔۔ "

اور بیوی کیا بتائے گی میری اپنے لالا کو۔۔۔ ہاں۔۔۔ "اسکے " چہرے سے بال کان کے پیچھے کرتے وہ اتنے ہی سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔ قریب بڑھنے لگی تو دلنشین کو مزید ڈر لگا۔۔۔

یہ بتاؤ گی کہ میرا شوہر۔۔۔۔ "

پلیززز۔۔۔۔ اسنے ہاتھ دور کیا تھا اسکا گال سے۔۔۔ "

اور بالاج کہ سیاہ آنکھوں میں وحشت چھانے لگی۔۔۔۔ کمر کے گرد بازو باندھے اسے قریب کیا۔۔۔ اور ہونٹ شدت سے اسکی گردن پر رکھے۔۔۔ جنونی انداز۔۔۔

دلنشین سسکی تھی۔۔۔ مگر بالاج کی پکڑ میں نرمی نا آئی۔۔۔

" جانتی ہو جب ایک مرد کو بار بار دھتکارا جائے تو اسکی انا کو ٹھیس پہنچتی ہے "اسکے بالوں کو شدت بھری گرفت میں لیئے وہ وحشی پن سے کہہ رہا تھا۔۔۔ دلنشین رونے لگی مگر اسکا رویہ نا بدلا۔۔۔

" اور تم میری بیٹی کی ماں ہو کر مجھے بھری محفل میں۔۔۔ تو کبھی اکیلے میں دھتکارتی جا رہی ہو۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ "دوبارہ گردن کو اتنی ہی شدت سے چھوا تھا۔۔۔۔

" بہت دور جانا ہے نا جاناں نے۔۔۔ اسکی آواز سرگوشی جتنی تھی اور لہجہ سرد۔۔۔ "تو چلی جانا دور۔۔۔ مگر ابھی نہیں۔۔۔۔ صبح ہوتے ہی جہاں دل کیا۔۔۔ چلی جانا۔۔۔۔ اپنی ساری خواہشیں

پوری کرلینا۔۔۔۔ مگر ابھی مجھے میری خواہش کرنے دو پوری۔۔۔ اسکے اور قریب ہوتے وہ اسکی کمر پر گرفت بڑھا گیا تھا۔۔ "

دلنشین نے اب اسے نہیں روکا۔۔۔ وہ اب رو بھی نہیں رہی تھی۔۔۔ بالاج نے ہر لمس میں آج سختی تھی۔۔ وہ نرمی کہیں نہیں برت رہا تھا۔۔۔۔

نجانے کس کس بات کا غصہ تھا اسے۔۔ یا پھر اسکے دور ہونے کی تکلیف۔۔ یا پھر اسکے دھتکارے کا غم۔۔ جو بھی تھا۔۔ دلنشین کو تکلیف دے گیا تھا۔۔ وہ خود نہیں جانتا تھا۔ورنہ وہ کبھی ایسا نا کرتا۔۔۔ مگر بار بار اسکا ٹھکرانا۔۔ دور جانا۔۔ اس سے نہیں تھا برداشت ۔۔۔۔۔

اور پھر وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ اسکے وجود پر لگا زرا سا زخم بھی اسے شدید تکلیف سے دوچار کر دیتا تھا

چہرے پر پڑنے والی سورج کی تپتی کرنوں کے باعث اسنے � جھنجھلا کر آنکھیں کھولی۔۔۔ ناگواری سے کھڑکی کی جانب دیکھا جہاں سے دیوار گیر کرٹن ہٹے ہوئے تھے اور جالی دار پردے سامنے لہرا رہے تھے۔۔۔

جن سے سورج کی کرنیں ٹکراتی کمرے میں آرہی تھی۔ ۔

یہ کس نے ہٹائے۔۔ "وہ سخت بے زار سا بولا۔۔ مگر پھر چپ" ہوگیا اچانک۔۔ بالکل چپ۔۔۔ رات کے منظر آنکھوں کے سامنے گھومے تو ایک پل کو آنکھیں شدت سے بند کر کے کھولی تھی۔۔۔۔

ندامت کے باعث وجہی چہرہ سرخ ہوگیا تھا۔۔ ہلکا سا چہرہ موڑ کر دیکھا۔۔ تو حیرت ہوئی۔۔۔ وہ کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔ جبکہ اسے لگا وہ ادھر ہی ہوگی۔۔۔

وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھا۔۔۔ شرٹ لیس چوڑا کشادہ سینہ۔۔۔۔ سیاہ بال بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے ماتھے پر۔۔۔ اور ہونٹوں کا کونا لبوں تلے دبائے کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔۔

مگر پھر جب دوبارہ کمرے کو دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ کمرہ خالی سا لگتا رہا تھا۔۔۔ یا۔۔ پتا نہیں کچھ کمی تھی۔۔۔ غور کیا تو پتا چلا وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔۔ نا دلنشین کی کوئی چیز نا ہی ہالے کی۔۔۔ اسے ایک دم ڈر لگا۔۔ شدت سے۔۔۔ کھو دینے کا۔۔۔ ڈر۔۔۔

وہ اٹھا۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسنے دوبارہ دیکھا۔۔۔ مگر کچھ نہیں تھا۔۔۔

بے قراری سے واڈروب کھولا۔۔۔ جس میں کل ہی ہانیہ بیگم نے دلنشین کی چیزیں سیٹ کروائی۔۔ وہاں بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔

تیزی سے باہر نکلنا چاہا مگر پھر رک گیا۔۔۔ اپنا حلیہ دیکھتے وہ اپنے کپڑے لیتے فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

شاور کے نیچے کھڑے۔۔۔ اسنے دونوں ہاتھ سامنے دیوار سے لگائے ہوئے تھے۔۔۔ گہرے سانس لیتے۔۔۔ اسکا دم جیسے رکنے کو تھا۔۔۔ رات کو وہ اسے تکلیف دے چکا تھا۔۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا،۔۔۔ اسکا رونا۔۔ اسکی مزاحمت۔۔ اور پھر خاموشی۔۔ اب کب یاد آئی تو دل چیڑنے لگی تھی۔۔۔۔ ۔۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ وحشی بن گیا تھا۔۔۔ تب بھی اسنے اسکا خیال رکھا۔۔۔ مگر وہ جانتا تھا کہ اسنے مزید اسے خود سے بدزن کر دیا تھا۔۔۔

چلی جانا۔۔۔ ہمیشہ کے لیے چلی جانا۔۔۔۔ مگر ابھی نہیں صبح۔۔۔ " ابھی مجھے میری خواہش پوری کرنے دو۔۔۔۔ "کانوں کو زہریلے لہجے میں ڈوبی سرگوشی گھونجی تو اسنے ہاتھ کا مکا بناتے دیوار کر مارا۔۔۔۔

اس سے دور ہو جانے کے خوف کے باعث دھڑکنیں تھم رہی تھی۔۔۔۔ یہ سوچ ہی سوہاں روح تھی کہ اگر جو ابھی وہ نیچے جائے۔۔۔ اور پتا چلے کہ وہ جا چکی ہے شہر تو۔۔۔۔

اسے خفا کر کے تو نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔۔ وہ چاہتا تھا کہ ان شادی کے دنوں میں اسے منا لے۔۔۔ پھر وہ ساتھ رہیں۔۔۔۔ مگر نجانے اس نے کوئی کوشش کی بھی یا نہیں۔۔۔

نہیں۔۔۔ دور تو نہیں جانے دوں گا۔۔۔ "اسنے جنونی لہجے" میں سر نفی میں ہلایا۔۔ "میں سو نہیں پاتا ہوں تمہارے بغیر۔۔۔ مجھے تم لازم ہو۔۔۔ تم۔ میرا نشہ ہو جاناں۔۔۔ نا ملی تو نہیں رہ پاؤں گا۔۔ "وہ خود سے کہہ رہا تھا۔۔ شاور سے نکلتا ٹھنڈا پانی اسکے وجود پر پڑ رہا تھا۔۔ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ سیاہ آنکھیں وحشت زدہ سی لگ رہی تھی۔۔

گزری رات کے بعد تو اسے لگ رہا تھا وہ رگوں میں سرائیت کر گئی ہے۔۔۔ کسی نشے کی طرح وہ اسے خود رگوں میں شامل کر گیا تھا۔۔ اب جدائی نا قابل برداشت تھی۔، اب دور ہوتا تو مر

جاتا۔۔۔ اسکا دل مان گیا۔۔۔ وہ مان گیا تھا کہ اسے محبت ہوگئی ہے۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا وہ اسے کہہ دے گا۔۔۔ وہ کہہ دے گا کہ اسے جواب مل گیا ہے۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا۔۔ وائٹ کلرڈ کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔۔ بازوو کو فولڈ کرتے ہوئے۔۔۔۔ اور بنا گیلے بکھرے بالوں کو سیٹ کیئے وہ تیزی سے باہر کی طرف نکلا تھا۔۔۔ ہاں البتہ دل کی دھڑکنیں بہت مدھم سی چل رہی تھی۔۔۔۔

وہ کسی صورت بھی اسے اب دور نہیں جانے دے سکتا تھا۔۔ وہ اسے منا لے گا۔۔ اسے یقین تھا۔۔

وہ غلط تھا۔

💚🖤

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا۔ وائٹ کلرڈ کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔ بازوو کو فولڈ کرتے ہوئے۔۔۔۔ اور بنا گیلے بکھرے بالوں کو سیٹ کیئے وہ تیزی سے باہر کی طرف نکلا تھا۔۔ ہاں البتہ دل کی دھڑکنیں بہت مدھم سی چل رہی تھی۔۔۔

وہ کسی صورت بھی اسے اب دور نہیں جانے دے سکتا تھا۔۔ وہ اسے منا لے گا۔۔۔ اسے یقین تھا۔۔۔

وہ غلط تھا۔۔

کمرے سے نکلا دو کمروں کے سامنے سے گزرتے جب سیڑھیوں تک آیا تھا ٹھٹھک گیا تھا۔۔ کانوں میں پڑتی آواز کو سن کر۔۔۔

تم یہ فضول کی ضد چھوڑ کیوں نہیں دیتے ہو۔۔۔۔ خولہ میری " بیٹی ہے مجھے سب سے پیاری ہے۔۔ اسکی علاج میں خود کرواؤں گا۔۔۔ "حیدر خان بے بسی سے بولے۔۔۔ نیوی بلو کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔ بازوؤں کو فولڈ کیئے وہ انہیں کمر پر باندھے سر ہلکا سا

خم کئے کھڑا انکو سن رہا تھا۔۔۔ وجہی چھہر بالکل سنجیدہ تھا۔۔۔ انکی بات کو کاٹا نہیں۔۔ بس خاموشی سے سنتا رہا۔۔۔

بالاج نے گہرا سانس لیا اور آگے بڑھا۔۔ تو وہ یہاں ہی تھی۔۔۔ اسکے دل کو کچھ سکون ملا۔۔۔۔۔

سیڑھیوں تک آیا تو نیچے کا منظر صاف ہوگیا تھا۔۔، سب سے نگاہیں ہوتی جب اس دلنشین سی دلنشین پر پڑی تو لب اور سختی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔

سب نے چہرہ اٹھا کر اسکو دیکھا مگر جس کو وہ دیکھ رہا تھا اس نے پل کے لیے بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔

نیچے آؤ بالاج۔۔۔ حیدر خان نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔ "اس "
برخوردار کو دیکھو یہ دونوں بچیوں کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہ رہا
" تھا۔۔۔

بالاج نیچے آیا۔۔۔ ایک اس کے علاوہ پورا گھر اٹھا ہوا تھا۔۔۔۔
اجالا وہاج مومن پری معراج خولہ۔۔۔ پری سوہا۔۔ دادی۔۔۔ ہانیہ
بیگم۔ جمیلہ، بیگم۔۔۔ حیدر خان۔۔۔ دلنشین۔۔۔ ہالے یمان
سحر۔۔۔۔ مطلب ایک اسے ہی خبر نہیں ہوئی۔۔۔ رات کو اتنی
راتوں کے بعد سکون سے سویا تھا۔۔۔ شاید تب۔۔۔۔

کیوں یہ بھول گیا ہے کہ اس کی دونوں بچیاں اب شادی شدہ " ہیں۔۔۔ "وہ معراج کو تکتے سنجیدگی سے بولا۔۔ ایک بار پھر دلنشین کو دیکھا آف وائٹ سلک کی گھٹنوں تک آتی شرٹ کے اوپر وائٹ آف گاؤں پہنا ہوا تھا۔۔۔جو نیٹ کا تھا۔۔۔اسکے بازو نظر آرہے تھے۔۔بالوں ہمیشہ کی طرح کرل۔۔ جنہیں ربن لگا کر کچھ پیچھے ہوا تا مگر پھر بھی کچھ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی۔۔۔ہلکا میک اپ۔۔۔وہ تیار لگ رہی تھی۔۔۔پاؤں میں ہمیشہ کی طرح آج بھی بلیک پینسل ہیل۔۔۔ جو ہالے کو کچھ کھلا رہی تھی۔۔۔ اور ہالے اسکے بالوں کو پکڑنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔

خولہ اور دلنشین کی بات کررہا ہے۔۔۔ "دادی نے خفگی سے " کہا۔۔ تو بالاج کا چہرہ پل میں سپاٹ ہوا تھا۔۔۔

اب کیا مسئلہ ہے ادھر کیوں نہیں رہ رہے ہو۔۔ "کافی عرصے "
بعد اسنے معراج کو مخاطب کیا۔۔۔۔ معراج نے چہرہ اٹھا کر اسے
دیکھا تھا۔۔۔ دونوں کے چہرے یاک سے سپاٹ تھے۔۔۔ سرد
ہوتی آنکھیں۔۔۔

جہاں تم ہو۔۔۔ وہاں مسئلوں کی کمی نہیں ہو سکتی ہے۔۔۔ "
خیر۔۔۔ کچھ عرصے کے لیے ہم۔ باہر شفٹ ہو رہیں ہیں۔۔۔
خولہ کا علاج بھی میں ادھر ہی کرواؤں گا۔۔۔ "اس نے سنجیدگی
سے کہا تو بالاج کو لگا سانسیں رکی تھی۔۔۔

اسنے سامنے بیٹھی خولہ کو دیکھا۔۔۔ سی گرین اوور ٹی شرٹ کے ساتھ باٹ جینز پہنے۔۔۔ سیاہ چھوٹے بالوں کو درمیان سے مانگ نکال کر کھلا چھوڑا ہوا تھا یوں کہ ایک طرف سے کان کو ڈھانپ رہے تھے بال۔۔ تو دوسری طرف کے کان کے پیچھے تھے۔۔

سحر کو اٹھائے وہ فکر مندی سے آج پھر ان دونوں کو آمنے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔

باہر شفٹ۔۔۔ اسنے حیرت سے کہا۔۔ "خولہ کو ہم سب کی بھی ضرورت ہے۔۔۔ "اسنے اب کہ صرف خولہ کے لیے کہا۔۔۔ اسکا دم با دن کمزور ہونا سب دیکھ رہے۔ تھے۔۔۔ اسے بھی فکر تھی۔۔ اسکی۔۔ بہت تھی۔۔

بالکل۔۔ معراج نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ " جس کو ملنا ہو گا وہ " آتا رہے گا۔۔۔ مجھے مسئلہ نہیں ہے یہ۔۔۔ پھر ایک موبائل کال " کی دوری پر ہوتے ہیں سب۔۔۔ یہ کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔۔۔

وہ ہنوز سنجیدہ تھا۔۔۔۔

بالاج نے دیکھا وہاں تین سوٹ کیس تیار پڑے تھے۔۔ کچھ سامان باہر جا بھی چکا تھا۔۔۔ مگر اس کی نگاہ اس شاکنگ پینک کلرڈ چھوٹے سے سوٹ کیس پر گئی تو دلنشین کا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ اسنے جیسے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔۔ "خولہ تک تو سمجھ" میں آتا ہے مگر مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ میری بیوی اور بیٹی

کس سے پوچھ کر جا رہی ہیں۔۔ "وہ دلنشین کی طرف مڑا تھا۔۔۔۔

دلنشین نے ایک سنجیدہ مگر زخمی نگاہ اس پر ڈالی تو اسکے دل کو تکلیف ہوئی تھی۔۔۔

میں۔۔، میں نے۔۔ کہہ دیا ہے کہ۔۔۔ کوئی نہیں جائے گا۔۔ " ورنہ میں بھی جاؤں گی۔۔۔ "اپنا مسئلہ جب نظرانداز ہوتا محسوس ہوا تو اب اجالا نے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔ گلابی شلوار قمیض پہنے۔۔ سنہرے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ چہرہ رونے کے باعث گلابی ہو گیا تھا۔۔۔

دور بیٹھے وہاج نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔ جس کا رونا کبھی ختم نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ اب بھی اسے مسئلہ پورا نہیں پتا تھا بس جب سے معراج اور دلنشین کے جانے کا سنا تب سے ایک ہی جگہ بیٹھی روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

مومن بار بار انگڑائیاں لے رہا تھا منہ پر ہاتھ رکھتے۔۔ آنکھیں سرح ہورہی تھی۔۔۔۔

ایک تو تم نے دن راتوں سے سونے نہیں دیا اب دن میں یہ " سب۔۔۔ "جبھی کچھ جھکتے آمنہ کے کان کے پاس سرگوشی کی تو وہ گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

چپکریں۔۔ اتنا سیریس مسئلہ چل رہا ہے اور اپ۔۔۔ "وہ کچھ " دور ہوگئے ہوگئی تھی اس سنے۔۔۔

ادھر میری طرف مڑو "جبھی معراج بالاج سے دور ہوتے اجالا " کے پاس آیا اور گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔ " جانا ضروری ہے نا۔۔۔ دیکھو خولہ کو بھی اچھے علاج کی ضرورت ہے اور دلنشین کو بھی وقت چاہیئے۔۔ " اسکے ہاتھ پکڑے وہ اسے سمجھانا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

بالاج مسلسل دلنشین کو دیکھ رہا تھا جو اب اجالا معراج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ اسکا دل کچھ کھو دینے کے احساس سے شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

تو۔۔۔ مجھے۔۔۔ بھی ساتھ۔۔۔ لے جائیں۔۔۔ "وہ ایک دم سے "
انکا جانا ہضم نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

تمہاری شادی ہوگئی ہے اجالا۔۔۔ "اسنے اجالا کے گال صاف "
کیئے تھے۔۔

تو کیوں کی۔۔۔ شادی میری۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ جان ہے۔۔۔۔ "
۔۔ وہ کسی صورت نہیں مان رہی تھی۔۔۔"

لے جاؤں گا تمہیں بھی۔۔۔ ابھی چپ ہو جاؤ۔۔۔ "جب ضبط نا "
ہوا تو وہاج نے لفظوں کو چبا کر کہا تھا۔۔۔

" وہاج اچھا ہے۔۔۔۔ تم ادھر مطمئن رہو گی۔۔۔ جب کی یاد آئے گی کال کرنا۔۔ میں بھی روز کروں گا۔۔۔۔ پھر تم آتی بھی رہنا نا۔۔۔ "معراج نے وہاج کو گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔۔۔ جو اسکے سامنے ہی اسکی بہن سے کیسے بات کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ وہاج کو جانتا تھا وہ اپنے رشتوں کو لے کر بہت نرمی بھرتے والا شخص تھا۔۔۔ اجالا تو پھر اسکی بیوی تھی۔۔۔

" صرف معراج اور خولہ ہی جا رہیں ہیں۔۔۔ دلنشین اور میری بیٹی یہاں سے کہیں نہیں جائے گی۔۔۔ "بالاج نے سرد آواز میں کہا تھا۔

نگاہیں ہنوز دلنشین پر تھی جواب اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ سنجیدگی سے۔۔

وہ میرے آنے پر کھل جانا تیرا

وہ میرے جانے پر چڑ جانا تیرا

وہ میرے چھونے پہ چھل جانا تیرا

یاد ہے نا۔۔۔

یاد ہے نا

بیوی ہے تمہاری۔۔۔ تم پوچھ لو سب کے سامنے۔۔۔ وہ اگر " رہنا چاہتی ہے تو میں کیوں لے کر جاؤں گا اسے۔۔ "معراج اب اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

بالاج نے پھر اسے دیکھا۔۔۔ دل بہت شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ اگر جو گزری رات کی تلخی ان میں نا آتی تو شاید وہ اسے روک پاتا۔

سب خاموش تماشائی بنے دیکھ رہے تھے۔۔۔ پری سوچ رہی تھی کہ جب رات کو کاشان کے بہت کہا ساتھ چلنے کا تو وہ ایک دن اور رک جاؤں کہہ کر کیوں رک گئی تھی۔۔۔ اپنے گھر ہوتی تو ابھی سکون سے سو رہی ہوتی۔۔۔

مجھے اکیلے میں بات کرنی ہے دلنشین سے۔۔۔ "اسنے معراج کو " دیکھتے ہوئے کہا تو معراج آئیبرو اچکا چکا تھا۔۔۔

"ادھر۔۔۔ ادھر ہی بات کریں۔۔۔" دلنشین نے جلدی سے کہا۔۔ وہ دوبارہ اسے کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

پاس آجانے پر پگھل جانا تیرا

بوند بوند مجھ پہ برس جانا تیرا

تل تل مجھ تو ترسانا تیرا۔۔

یاد ہے نا۔۔ یاد ہے نا۔۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ اکیلے میں۔۔۔" ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا۔۔۔ اس سے نہیں ہو رہا تھا کچھ بھی برداشت۔۔۔۔

لالا وہ ڈر رہی۔۔۔۔۔ خولہ نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔ مگر "

فکر مت کرو ۔۔۔۔ میں اسے نہیں کھاؤں گا۔۔۔ "خولہ کو "

دیکھتے اسنے کچھ نرمی سے کہا۔۔ سیاہ آنکھیں ہنوز وحشت زدہ تھی۔۔۔۔

دلنشین نے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی اسے نہیں جانے دینا چاہتا تھا اور اسے دھمکائے گا۔۔۔

مگر وہ بنا ا

سنے اسکے پاس آیا اور اسکی گود سے ہالے کو لیا تھا۔۔۔ دلنشین ایک دم کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔

بڑوں میں سے بھی کسی نے نا روکا۔۔۔ سب ہی چاہتے تھے کہ وہ
بات کرلیں۔۔ شاید دلنشین مان جائے۔۔۔

میرے پیچھے کوئی نا آئے۔۔۔ "دلنشین کی کلائی زبردستی پکڑ کر "
وہ سپاٹ نگاہوں سے سب کو تکتے ہوئے بولا۔۔۔۔ہالے کو حیدر
خان کو پکڑا چکا تھا

۔ دلنشین نے کچھ مزاحمت کی تھی اس کا دل سوکھے پتے کی مانند
لزر رہا تھا۔۔۔۔ مگر زیادہ شور مچا کر وہ تماشا نہیں بنانا چاہتی تھی
اپنا ۔۔۔۔۔۔

💜💜

"تم سوچ لو معراج۔۔۔نہ جاؤ۔ اتنے دور بچوں کو لے کر۔۔"
دادی نے آخری کوشش کرنی چاہی تھی۔۔

معراج جا کر بیٹھ گیا تھا خولہ کے ساتھ۔۔ بے چین نگاہیں ادھر ہی اٹھی ہوئی تھی جہان دلنشین گئی تھی۔

"میں خود ایسا نہیں چاہتا تھا مگر حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ ایسا ہونا ضروری ہو گیا ہے۔۔ "اسنے جھک کر خولہ سے سحر کو لیا تھا۔۔ خولہ اسے دیکھتی رہی۔۔ جو کبھی سحر کو دیکھ رہا تھا تو کبھی کچن کی جانب۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ بالاج دلنشین کو کچھ نا کہے۔۔۔

لالا آپ لوگ جائیں گے تو کچھ دنوں بعد مجھے بلائیں گے نا۔۔۔ "
اجالا کو زرا چین نہیں مل رہا تھا۔۔ اتنے دور چلے جائیں گے وہ "
دونوں۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا،۔۔۔

وہاج نے پھر اسے دیکھا۔۔ جو اسے تو دیکھ ہی نہیں رہی تھی۔۔
شاید اسے یاد ہی نہیں تھا کہ وہ کل ہی کسی کے ساتھ ہوگئی ہے
رخصت۔۔۔۔ اسے اب بھی اپنی وہی زندگی یاد تھی۔۔ جو کچھ
دن پہلے تک تھی۔۔۔

نوری۔۔۔ ناشتہ لگاؤ۔۔ "ہانیہ بیگم نے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔ "
اب پورے خاندان کو وہ بھوکا تو نہیں رہنے دے سکتی تھی۔۔

جبکہ کچھ دور کھڑی نوری نے منہ بنایا۔۔ کیونکہ بالاج سب کو کچن

سے نکال چکا تھا۔۔

💜💜

کچن میں اکر سب ملازموں کو باہر کا رستہ دیکھایا تو سب آرام سے

لائن بنا کر باہر نکل گئے تھے۔۔۔ اب سامنے تھا ہی کچن سو وہ تبھی

وہاں آگیا۔۔۔

سب کے جانے ہی دلنشین کی کلائی چھوڑتے اسے دیکھا۔۔۔ وہ اتنی

سی دیر میں رو کر پورا چہرہ بھیگو چکی تھی۔۔۔ کچھ لٹیں چہرے و

گردن پر چپک گئی تھی۔ چہرہ گلابی ہو رہا تھا۔۔۔

اسکے چھوڑتے ہی دلنشین دور ہوئی اور شلیف کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔۔ بنا آواز روتے وہ اپنی کلائی بھی مسل رہی تھی۔۔

ہونٹوں سے پلکوں کو کھول نا

پلکوں سے دردوں کا تول نا۔

دردوں کو چادریں میں جھول نا

بالاج اسے دیکھتا رہا۔۔ کچھ کہنا چاہا مگر سمجھ نہیں آیا کہ کیا بولے۔۔ رات کو بیشک اسنے غلط حرکت کی۔۔ مگر تب بھی اسے تکلیف ہر گز نہیں دی تھی اسکے کسی عمل میں سختی غصہ کچھ نہیں

تھا۔ ہاں۔۔ مگر کچھ شدت پسندی تھی شاید۔۔ وہ جو ڈر تھا۔۔

اسکے دور جانے کا۔۔۔

پھر ۔۔۔۔ایک بار پھر چھوڑ جاؤ گی۔۔۔ "بے تاب نگاہوں سے "

اسکے ایک ایک نقوش کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔ لہجے میں تکلیف

تھی۔۔۔ جسے اسنے چھپانا چاہا تھا مگر بولتے ہی درد لہجے میں در

آیا۔۔۔

دلنشین نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ پرخوف نگاہوں سے۔۔

اسنے جانا تھا۔۔۔ اور یقیناً بالاج بے شدید غصہ کرنا تھا۔۔۔

میں اور نہیں ۔۔۔۔رہ پاؤں گی۔۔۔ اپکے ساتھ۔۔۔ "اسنے "

سنجیدگی سے کہنا چاہا۔۔ ڈر کو چھپانا چاہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک دم سارے فاصلے مٹاتے اسکے قریب ہوگیا اور شلف پر ایک جانب ہاتھ رکھا۔۔۔ دلنشین نے آنکھیں زور سے بند کر لی۔۔۔ اسکے رات والا روپ۔۔ باتیں۔۔ سب یاد تھا۔۔۔

" اور وہ جو میں تمہارے بغیر نہیں رہ پاؤں گا۔۔ اسکا کیا۔۔ " اسکے چہرے پر جھکتے وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔ مگر سیاہ آنکھوں میں کچھ ڈر تھا۔۔۔ وہ اس کے ایک ایک نقوش کو اتنے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔ جسے پھر نا دیکھنے کو ملیں۔۔۔۔

" پلیز۔۔۔ دو۔۔۔ سور ہوں۔۔۔۔ "اسنے کندھے پر ہاتھ رکھتے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔ اسکی قریب اب وحشت زدہ کررہی تھی۔۔۔ ڈرا رہا تھا اسکا وحشی لمس یاد دلا رہا تھا۔۔۔

" میں تمہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔ تم کہیں نہیں جا رہی ہو۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔ ابھی جا کر بس کو کہہ دو تم میرے ساتھ ہی رہو گی۔۔۔۔۔ "بنا اسکی بات کو سنے وہ سابقہ لہجے میں بولا تو دلنشین نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"مجھ سے میری زات کا مان تک چھین چکیں ہیں۔۔۔ اب اور کیا چاہیئے آپکو۔۔۔۔ رات کو۔۔۔ ساری خوائشیوں پوری نہیں ہوئی

کیا۔۔۔ "وہ بمشکل آنسوؤں پر بند باندھے بولی مگر آواز کافی بھاری تھی۔۔۔

بالاج کا منہ کھل گیا حیرت سے۔۔ "یہ کیا کہہ رہی ہو۔۔ ہوش میں ہو۔۔۔ "اسے دلنشین کا لہجہ اور باتیں ہضم نہیں ہورہی تھی۔۔۔

دور ہوں پلیزز۔۔۔ مجھے گھٹن۔۔ محسوس ہورہی ہے۔۔۔ آپ " کے پاس ہونے،۔۔۔ سے۔۔۔ "سچ میں اس سے یہ قریب برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

بالاج بے دکھ سے اسے دیکھا۔۔۔ وہ کیسے کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ دل کو تکلیف دے رہی تھی۔۔۔ بالاج دور ہوگیا۔۔۔ صرف غصہ ہوتا اسکی بات سے تو بہس کرتا مگر دل دکھا تھا۔۔ شدید۔۔۔ وہ اسکو چھوتے ہی ہر غم بھول جاتا۔۔۔ سب بھول جاتا۔۔۔ اسکی ساری غلطیاں بھول جاتا فقط اسے چھونے سے۔۔ اسکا لمس اتنا خوبصورت اور سکون دہ تھا بالاج کے لیے اور اس کے لیے۔۔۔ گھٹن امیز۔۔۔۔۔ بس۔۔۔۔

جو تیرے تکیے پے نیندیں تھی پڑی۔
جو تیری نیندوں میں راتیں تھی ڈھلی
جو تیری راتوں میں سانسیں تھی چلی
یاد ہے نا۔۔۔ یاد ہے نا۔۔

غصہ تھا۔۔۔ مگر پھر بھی کوئی تکلیف نہیں دی۔۔۔۔ پھر تم" کیسے۔۔۔ "وہ بات نہیں مکمل کر پایا جب دلنشین نے گردن کے پاس سے نیٹ کے گاؤں کا گلہ کندھے سے نیچے کیا۔۔۔۔ یوں کہ اسکا دل شدت سے دھڑک گیا تھا۔۔۔!

پھر دوسرا سرا لے کر اسنے گردن کو سختی سے مسلا۔۔۔ وہ رو نہیں رہی تھی مگر نجانے کیوں چہرہ بار�بار بھیگ رہا تھا۔۔ بلاج اسے دیکھ رہا تھا۔۔ سانسیں روک کر۔

آپ نے کوئی تکلیف۔۔۔۔ نہیں۔۔ دی نا۔۔۔ "اسنے گردن کی " جانب اشارہ کیا۔۔

بالاج نے دیکھا۔۔ گردن پر دانتوں کے نشان تھا۔۔ نیلے و سرخ۔۔۔ اسے حیرت کے ساتھ صدمہ پہنچا تھا۔۔ "دلنشین۔۔ یہ۔۔۔۔۔"

"یہ وہ ہیں جو میں یہاں کھڑی ہو کر آپکو دیکھا سکتی ہوں۔۔ایسے کئی زخم آپ مجھے دے چکے ہیں۔۔۔ "اسنے ہچکی لیتی روتے ہوئے۔۔۔۔۔

"دلنشین۔۔۔ یہ میں نے۔۔۔۔۔ "اسنے چھونا تھا انگلیوں کے پوروں سے مگر دلنشین نے گاؤن سہی کر لیا۔۔۔۔

مجھے جانے دیں۔۔۔ میں آپکا یہ وحشی پن اور نہیں سہہ سکتی "

ہوں۔۔ "اسنے گاؤں کو ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

بالاج ہنوز حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسکے وجود تو وہ اپنی

محبت کے زخم نا دیکھنا چاہتا تھا کجی کہ یہ وحشی پن کی نشانیاں۔۔۔

یہ کب ہوا۔۔ کیسے ہوا۔۔ اسے یاد ہی نہیں تھا۔

میں یہ نہیں چاہتا۔۔۔ تھا۔۔ "اسکے بہت پاس ہوتے گردن"

سے گاؤن ہٹاتے اس زخم کو ہلکا سا چھوا۔۔۔ لہجہ نہایت نادم سا

تھا۔۔

مجھے۔۔ جانے دیں۔۔۔۔ "وہ جانا چاہ رہی تھی۔۔۔ وہ اب" شدید رونے لگی تھی۔۔۔ رات کا ایک ایک منظر یاد آیا۔۔ تو تکلیف ہونے لگی تھی۔۔۔

ان دو سالوں میں ایک پلس پوائنٹ تھا بالاج کا کہ وہ اسے جسمانی تکلیف نہیں دیتا تھا۔۔۔ بیشک اسکے لفظ اتنے تکلیف دہ ہوتے مگر جسمانی کوئی تکلیف نہیں۔۔ مگر رات کو وہ یہ حد بھی پا کر گیا۔۔۔

نہیں جانے دے سکتا ہو۔۔۔ پلیز۔۔۔ "وہ شدت پسندی سے" کہتے ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکا گیا۔۔۔ پورے وجود میں درد سرائیت کرنے لگا تھا۔۔۔

رات۔۔۔ کو یہی۔۔۔ تو کہا۔۔ تھا نا کہ۔۔۔ رات کو رک "
جاؤ۔۔۔ صبح چلی جانا۔۔۔ "اسکو بھولے نہیں بھول رہا تھا جو لفظ
رات کو اسنے بولے تھے۔۔۔

مت جانا اب چھوڑ کر۔۔۔"وہ یہی بول رہا تھا۔۔۔ "

اس بات کی سزا سی کہ میں ٹھکراتی ہوں اپکو۔۔۔۔ کب "
ٹھکرایا۔۔۔ کیا مجھے نہیں کہا گیا تھا کہ اپکو چھوڑ کر بھی جا سکتی
ہوں۔۔۔ مگر میں ایسا نہیں چاہتی۔۔۔ تھی۔۔۔۔دو سالوں
کے۔۔ بعد۔۔ میں جا بھی۔۔ نہیں سکتی تھی۔ کچھ عرصہ بھی
نہیں۔۔۔ "وہ رو رہی تھی۔۔ وہ سب بول رہی تھی۔۔۔ "اب

مت جانا چھوڑ کر۔۔۔ میں نہیں رہ پاؤں گا۔۔ "وہ اور کچھ نہیں بول رہا تھا۔

میں نے۔۔ چاہا تھا کہ۔۔۔ اپکو موقع دوں۔۔۔ اپنی بیٹی کے " لیے۔۔۔ "بالاج نے اسے دیکھا۔، دل اتنا بھرتا جا رہا تھا کہ سیاہ آنکھیں نم ہورہی تھی۔۔۔۔ رونے کی چاہ میں وہ بس لب کاٹ رہا تھا۔۔۔ ورنہ آنسوو کو پھندا گلے میں اٹکا ہوا تھا؛۔۔۔ بہنے کو بے باب۔۔۔

رات کو۔۔۔ میں نے ایک بار بھی لالا کا وہ نمبر ڈائل نہیں " کیا۔۔۔ جو۔۔۔ جو ہر وقت آن۔۔ رہتا ہے۔۔ میں نے۔ نا۔۔ ہی۔ خولہ۔۔۔ کو کال۔ کی۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ کسی۔۔۔ نے نہیں بھیجا

تھا۔ آپ کے۔۔ پاس۔۔۔۔ میں خود۔۔۔ آئی تھی۔۔۔۔ "وہ
رونے کے درمیان بمشکل بول رہی تھی۔۔۔۔

بالاج کو لگا سانسیں رک جائیں گی۔۔۔۔ کیا وہ خود ہی سب برباد
کرگیا تھا۔۔۔

آجانا پھر سے چاند تلے
میں اور تو ایک ساتھ جلے
میں اور تو ایک ساتھ بجھے

مگر۔۔۔ آپ کو۔۔۔ صرف جسم۔۔۔۔ کی۔۔۔ چاہ تھی۔۔۔ "
جو۔۔۔ پوری کرلی۔۔۔ نا۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ اب۔۔۔ معاف کر

دیں۔۔۔ "اسنے ہاتھ جوڑے تھے بالاج کے سامنے۔۔۔اسے

اس بات کا دکھ نہیں تھا کہ بالاج اس کے قریب کیوں آیا۔۔ وہ

اسکا شوہر تھا۔۔۔ اسکا حق تھا اس پر۔۔۔ مگر کیا صرف اسکی انا تھا

اسکی ہی عزت تھی۔۔۔ جو شروع سے ہی اسکو اتنے برے الفاظ

کہہ جاتا۔۔۔ وہ پل میں اسے عرش سے فرش پر گرا دیتا۔۔ جس

کے لفظوں کی کرواہٹ اتنی تھی کہ وہ خود نہ سن پاتا خود کے

بولے گئے جملے۔۔۔

وہ حیرت و بے یقینی سے گھنگ اسے۔ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ کچھ بولنا

چاہا۔۔ مگر بول نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"مجھے۔۔۔ جانے دیں۔۔۔" اسنے ایک دور ہونا چاہا۔ سب دوبارہ یاد آتے ہی دل اور دکھ رہا تھا۔

بالاج نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔۔۔ وہ تھا اب بھی بے یقینی میں۔۔۔ وہ اسے موقع دے کر آئی اور وہ اور بدزن کر گیا خود سے۔۔۔

"تم۔ میرا سکون ہو۔۔۔ میں۔۔ نہیں جانے دوں گا۔۔" وہ جنونی لہجے میں بولا تھا۔۔۔ بوزو پر گرفت سخت کرتے وہ اسے شلف سے پن کر چکا تھا۔۔۔

تو آج سے آپ کوٹھوں پر جا کر سکون حاصل کر لینا۔ مجھے اس "
" کام سے بخش دیں۔۔

اور بالاج کو لگا کسی نے اسکے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔ اسکی محبت کو گالی دی۔۔۔ اسکی محبت کو ہوس کہہ دیا۔۔۔

میری محبت۔۔۔ کو۔۔۔ اتنی بڑی گالی۔۔۔ "وہ بہت دھیرے " سے بولا تھا۔۔۔

کون سی۔ محبت۔۔۔ کبھی۔۔ زکر تو نہیں کیا۔۔۔ ویسے بھی۔۔۔ "
دلنشین نے گہرا سانس لیا۔۔۔ ایسے بولنا اچھا نہیں لگا تھا اسے۔ مگر وہ کب اچھا بولتا تھا کبھی اسکے لئے۔

کبھی دل بہلانے کے لیے میں چاہیئے ہوتی ہوں تو کبھی رات "
نہیں گزری رہ۔۔۔

بس۔۔۔۔۔۔ وہ چلایا تھا۔۔ شدت سے۔۔۔ اسکا جبڑا ہاتھوں میں"
دبوچتے پہلے ہی قریب چہرے کو اور قریب کیا۔۔۔ "بس بہت
ہوگیا۔۔۔ یہ جو۔۔ لفظ بولے جا رہی ہو۔۔۔ ان کے مطلب بھی
آتے ہیں ہاں۔۔۔۔ نہیں نا۔۔۔۔ کچھ نہیں پتا۔ میرے پاک
" جزبات میں اتنی توہیں۔۔۔میں دوبارہ بولنے لائق نہیں چھوڑو گا
اسکی سیاہ آنکھوں میں درس کے ساتھ غصہ بھی اگیا تھا۔۔۔

دلنشین نے اسے دیکھا۔۔۔۔ زخمی نگاہوں سے۔ گیلا ہوتا
چہرہ۔۔۔

مجھے چھوڑیں۔۔۔ بالاج۔۔۔ "اسنے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔"

یہاں سے تم نہیں جاؤ گی۔میں۔۔میں جانے ہی نہیں دوں " گا۔۔۔تو۔۔ "اسنے جنونی لہجے میں کہا تھا۔۔۔ شدید جنونی۔۔ اسکی سانسوں کی تپش سے دلنشین کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہورہا تھا۔۔۔

مجھے چھوڑ۔۔۔۔۔ "

وہ میرے آنے پر کھل جانا تیرا

وہ میرے جانے پر چڑ جانا تیرا

وہ میرے چھونے پہ چھل جانا تیرا

یاد ہے نا۔۔۔

یاد ہے ن

بالاج نے جھک کر شدت سے اسکے لبوں پہ لب رکھے۔۔ پھر گالوں کو۔۔ پھر ماتھے کو۔۔ آنکھوں کو۔۔ وہ بار بار چھونے لگا تھا ۔۔۔۔
دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ اسکی کمر کر گرفت تنگ کرتے اوہائیو اسے خود میں چھپا لینا چاہتا تھا۔۔ اسکے ز
دماغ میں اتنا زہر بھرا ہوا تھا کہ اسے لگا وہ اب نہیں رکے گی۔۔۔ وہ چھوڑ جائے گی۔۔۔۔ اور وہ جانتا تھا کہ جب وہ نہیں مانتا تھا کہ وہ محبت تھی اسکی۔۔ تب بھی اسکے بغیر رہنا انتہائی مشکل کام تھا۔ اب جب وہ جان گیا تھا۔ جب خو*ن میں سرائیت کرنے لگی تھی۔۔۔ تب وہ کیسے رہ پاتا۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔ "اسنے دم بالاج کو دور دھکا تھا۔۔۔۔ پھر وہی "
رات والا روپ اسے دھلا گیا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ تم۔۔ تم۔ ابھی یہاں سے جا رہی ہو میرے "
ساتھ۔۔۔۔ میں ہالے کو لے آؤں گا۔۔۔ لیکن ابھی چلو میرے
ساتھ۔۔ چلو۔۔۔۔ "وہ شدید پینک ہوتے اسنے زبردستی آپنے
ساتھ لئے دوسرے دروازے کی جانب بڑھا جو باہر لان کی جانب
کھلتا تھا۔۔۔

چھوڑی "اسنے ڈر کر مزاحمت کرنی چاہی تھی۔وہ دوبارہ کہانی وہیں "
سے شروع ہونے پر ڈر گئی اور بالاج اسے کھونے سے ڈر گیا
تھا۔۔۔۔ جنھی بالاج نہیں چھوڑ

رہا تھا اسے۔۔ اسے لگا اج چھوڑ دیا تو وہ بہت دور ہو جائے گی۔۔

میں تمہیں پھر سے اپنے پاس قید کرلوں گا پھر۔۔۔ "بالکل"
دروازے کے پاس پہنچتے وہ اسکو دیکھتے ہوئے بولا۔۔ اور اسے باہر
نکالانا چاہا تھا۔۔۔ زبردستی۔۔۔ دلنشین گھٹی گھٹی آواز میں روتی
شدید مزاحمت کررہی تھی۔۔ مگر جب بالاج کا جنون بڑھتا گیا
تو۔۔۔

" چٹاخ۔۔۔۔"

خاموشی۔۔

خاموشی۔۔۔

خاموشی۔۔۔

سب خاموشی چھا گئی۔۔ قبرستان کی سی خاموشی۔۔۔۔

دلنشین نے حیرت و بے یقینی سے دونوں ہاتھ لبوں پر رکھتے برستی آنکھوں سے سر بار بار نفی میں ہلا رہی تھی۔۔۔۔ اسکا پورا وجود پسینے سے تر ہوتے کانپ رہا تھا۔۔۔۔

چھوڑ۔ کیوں۔۔۔۔۔ نہیں رہے۔۔۔۔۔۔۔ تھے۔۔۔۔۔ "اسکے" کانپتے لبوں فقط اتنا ہی کہہ پائے۔۔ ایک لفظ سے دوسرے لفظ میں کافی فاصلہ تھا۔۔۔۔

بالاج نے سیاہ وحشت زدہ سی آنکھیں سختی سے بھینچ کر کھولی۔۔اور پھر فرش کو گھورنے لگا تھا۔۔۔ ایک ہاتھ نے ہلکے سے گال کو چھوا۔۔۔ جس پر ابھی ابھی وہ تھپڑ مار چکی تھی۔۔ تھپڑ کیا تھا اسکا۔۔ بالاج کو چہرے پر محسوس ہی نا ہوا۔۔ مگر دل۔۔۔ وہ اتنا زخمی ہوا کہ وہ اب کچھ بول نہیں پا رہا تھا۔۔ اسے دل میں سوئیاں چبھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اسکی سیاہ آنکھوں کی وحشت حد درجے بڑھ گئی۔۔ ۔۔

۔ اور اب خود بھی شدید ڈرتے رونے لگی تھی ۔

با۔۔ لاج۔۔۔۔۔ سو۔۔ ر۔۔۔ اس نے کچھ کہنا چاہا۔۔ "

" جاؤ۔۔۔ "سرد لہجہ۔۔۔ بہت کم آواز۔۔۔ دوبارہ اسے نہیں دیکھا۔۔ہو ہنوز فرش کو گھور رہا تھا۔

" با۔۔ لاج۔ ۔ "وہ شدید رونے لگی۔اسے لگا بالاج اب سے بہت مارے گا۔۔۔ بھاگنے کی کوشش کی مگر وہ ایک بھی نہیں ہلا پا رہی تھی۔۔

" جاؤ۔۔ چلی جاؤ یہاں سے۔۔ جہاں جانا ہے۔۔جاؤ۔۔۔میں کچھ بہت غلط کر جاؤں گا۔۔ "لہجہ اور ٹھنڈا ہوگیا۔۔۔ وہ کتنے ضبط سے بول رہا تھا۔۔ یہ ہوئی جانتا تھا۔۔

بچپن سے کسی نے اس پر ہاتھ نہیں اٹھایا کسی نے بھی نہیں۔۔ وہ برداشت ہی نہیں کرتا تھا۔۔۔ پھر دلنشین کی وجہ سے ہانیہ بیگم نے مارا۔۔۔ شاید پہلی بار۔۔۔ وہ برداشت کر گیا وہ ماں۔۔۔ اسے سب معاف تھا۔۔۔ پھر معراج نے مارا۔۔۔ وہ چپ رہا۔۔۔ مگر اندر جو وحشت بھرپا ہوئی جانتا تھا۔۔۔ تب اسے لگا کہ معراج کو بھی غصہ تھا۔۔۔ تب چپ ہو گیا۔۔ مگر آج۔۔۔۔ نہیں۔۔ بس بہت۔۔۔۔

بالاج۔۔ سائی۔۔۔۔ "

جاؤ یہاں سے۔۔۔ "وہ اتنی شدت سے دھاڑا کے دلنشین کو دل " بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

دلنشین۔۔۔ دلنشین۔۔ "معراج بھاگ کر اندر آیا۔۔۔ تو "
اندر کا ماحول دیکھ کر ایک پل کو رک گیا تھا۔۔۔

کب سے آوازیں آ رہی تھی اسے کچن سے۔۔۔ مگر کسی نے آنے
نہیں دیا۔۔۔سب کا یہی کہنا تھا کہ رکو ابھی۔۔۔ مگر جب برداشت
نہیں ہوا تو وہ آگیا تھا۔۔۔

دلنشین اس کو دیکھتے ہی بھاگ کر اسکے پاس آئی اور اس کے پیچھے
چھپ گئی تھی۔۔ ۔

معراج حیرت سے بالاج کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس کا رنگ ٹماٹر کے رنگ جیسا سرخ ہورہا تھا۔۔۔ نیلی رگیں تنی ہوئی صاف نظر آرہی تھی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ ایسا بھی کیا ہوا۔۔۔ مگر جب اسکے گال پر نظر پڑی تو کچھ کچھ سمجھ آنے لگا تھا۔۔۔

لالا۔۔۔ میں۔۔۔۔ وہ۔۔ غلطی۔۔ ہاں۔۔۔ غلطی سے۔۔۔ " مار۔۔ دیا۔۔۔ "اسکی پشت پر کھڑی اسکی شرٹ کو ہاتھ میں دبوچے وہ بہت کم آواز میں کہہ رہی تھی۔۔۔

معراج کو یقین ہوگیا۔۔۔ تاسف سے بالاج کو دیکھا۔۔۔۔ جو ایسے لگ رہا تھا کہ کسی کا خ*ون کر دے گا۔۔۔۔ دماغ کو برا لگا کہ کیوں مارا دلنشین نے۔۔ مگر دل۔۔۔ کاں دل میں کہیں

دور۔۔۔ ایک کمینی سی خوشی محسوس ہوئی۔۔۔۔ بڑا مزا آیا تھا۔۔۔
خاد جتنا بھی مار لیتا۔۔۔ دل کا مارا گیا ایک نازک سا تھپڑ اسے سب
پر بھاری پڑ گیا تھا۔۔۔ اسکے دل میں جو کسک تھی وہ بھی ختم
ہوگئی۔۔۔۔ لبوں پہ آتی مسکراہٹ کو اس نے سختی سے روکے
رکھا۔۔۔

" مجھے۔۔۔ لے۔۔۔ جائے۔۔۔۔ "دلنشین نے پھر پکارا تو اسے
ہوش آیا۔۔۔

" ہمم چلو۔۔۔ اب ہمیں نکلنا چاہیئے۔۔۔۔ فلائٹ نا مس ہو جائے
کہیں۔۔۔ "اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلائے وہ تھوڑی اونچی
آواز میں بولا تھا۔۔۔۔۔

جیسے ہی ان کی پشت بالاج کی جانب ہوئی۔۔ بالاج کی نگاہیں اٹھی تھی۔۔۔۔

اسکے گھنگھریالے بال۔۔۔ اسکی لمبی ہیل میں مقیم سفید پاؤں۔۔

اسکا احساس جب دور جاتا محسوس ہوا تو۔۔۔ جس چہرے پر پہلے وحشت چھائی ہوئی تھی۔۔ اب درد سمٹ آیا تھا۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں۔۔ پورا جہاں کھو دینے کا دکھ۔

پاس آجانے پر پگھل جانا تیرا

بوند بوند مجھ پہ برس جانا تیرا

تل تل مجھ تو ترسانا تیرا۔۔

یاد ہے نا۔۔ یاد ہے نا۔۔۔

دل کیا کہ اسے سب سے چھپا کر سینے سے لگا لے۔۔۔ اسے چھپا لے سب سے۔۔۔ اسے اپنے پاس رکھ لے۔۔۔ اسے نا جانے دے۔۔ اسے روک لے۔۔۔

یا پھر روک کر ایک بار اسکے ماتھے کو چھو لے۔۔ اسکی سانسوں کی۔ مہک میں گہرا سانس لے۔۔۔ ایک آخری بار اسے چھو لے۔۔۔۔

دل تھا کہ درد سے پھٹے جا رہا تھا۔۔۔ دماغ کی کوئی رگ۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ پھٹ جائے گی آج۔۔۔ وہ سیاہ آنکھوں میں بے قراری۔۔ تڑپ لئے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔ اتنا کہ وہ بالکل

آنکھوں سے اوجھل ہوگی۔۔۔ ایک پل کو بھی۔۔۔۔ آج پھر نا مڑ کر دیکھا۔۔۔

وہ چلی گئی تو بالاج نے بے ساختہ ہی شلف پر ہاتھ رکھتے خود کو خود ہی سہارا دیا۔۔۔۔ اس کی آنکھیں برس جانے کو بے تاب تھیں۔۔۔ مگر وہ لب سختی سے بھینچے خود کو باز رکھ رہا تھا رونے سے۔۔،۔

کچھ دیر تک باہر سے آوازیں آتی رہی۔۔۔۔ پھر کوئی اس کی طرح ایا تھا۔۔۔

وہ وہاج تھا۔۔۔ جس نے گلابی بلیکنٹ میں لپٹی بچی اسکو دی تھی۔۔۔

مل لیں۔۔۔۔ پھر نکل رہے ہیں۔۔ وہ۔۔۔ "انسے تاسف سے " بالاج کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ جس کی حالت ابھی سے خراب ہو رہی تھی۔۔۔

بالاج نے پل میں بچی کو لیا۔۔۔۔ اور دیوانہ وار اسکے چہرے پر بوسہ دینے لگا تھا۔۔

پہلے تو ہالے خوش ہوئی مگر پھر رونے لگی جب بالاج نہیں چھوڑ رہا تھا تو۔۔۔

بس کریں۔۔۔ وہاج نے زبردستی اس سے ہالے کو لیا۔۔۔ بالاج " کی آنکھوں کی تڑپ اس سے نہیں دیکھی جا رہی تھی۔ "انا صرف مرد کی نہیں ہوتی ہے۔۔ عورت کی بھی ہوتی ہے۔۔۔ اسکی زات کو مان بھی ہوتا ہے۔۔۔ اسے بھی غرور ہوتا ہے خود پر۔۔۔ سلف رسپکٹ۔۔۔ جیسا جزبہ عورت میں بھی ہوتا ہے۔۔۔ دلنشین کا فیصلہ بالکل درست ہے۔۔۔ مجھے نہیں پتا آپ دونوں کا معاملہ کہاں تک پہنچا مگر اگر اپ نے اسے منانے کی کوشش کی ہوتی۔۔ اسکو دیئے زخم پر مرہم رکھی ہوتی تو وہ کبھی یہ فیصلہ نا کرتی۔۔۔ یہاں موجود ہر شخص کو اسکی آنکھوں میں آپ کے لیے محبت نظر آتی ہے۔۔۔ مگر افسوس آپ نہیں دیکھ پائے۔۔۔ "وہ کہہ کر جا چکا تھا۔۔۔ بالاج پھتر کا ہوگیا۔۔۔ محبت۔۔ اسکی آنکھوں میں بالاج کے لیے۔۔۔ کیا یہ سچ تھا۔۔۔ تھا تو اسکا دل بند ہو

جاتا۔۔۔ اسے سچ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ اسکے دل نے فریاد کی۔۔۔۔ اور پھر ایک آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے گال پر پھسلتا چلا گیا تھا۔۔۔

کچھ دیر اور بعد۔۔۔ حویلی سے ساری گاڑیاں نکلتی چلی گئی۔۔۔۔ اور حویلی میں سناٹا چھا گیا۔ بالکل۔۔۔ اسکے اندر جیسا۔۔۔۔ خاموشی۔۔۔۔

💛💚

ختم ہونے دے مرے ساتھ ہی اپنا بھی وجود

تو بھی اک نقش خرابے کا ہے مر جا مجھ میں! 🥀

وہ دلنشین کو لے کر باہر آیا تو سب اسے دیکھنے لگے تھے۔۔۔

بیٹا رک جاتی تو۔۔۔ "جب دونوں کچھ نا بولے تو سب سمجھ گئے تھے جبھی ہانیہ بیگم نے مایوسی سے کہا۔۔۔"

نا دل نے کچھ کہا نا ہی معراج نے۔۔۔۔ البتہ وہ اب بھی شدید ڈری ہوئی تھی۔۔۔ ہاں مگر سب کے سامنے آنے سے پہلے ہی آنسو صاف کر چکی تھی۔۔۔۔

میرا خیال ہے کہ اب نکلنا چاہیئے۔۔۔ اجالا بچے جاؤ ہالے کو ملوا " دو بالاج سے۔۔ "سب کو دیکھ کر کہتے اس نے پھر اجالا سے کہا۔۔ جو اب مان گئی تھی۔۔۔

میں تو نہیں جاؤں گی۔۔۔ اسوقت بالاج لالا کو بہت غصہ ہو گا۔ " مجھے دیکھ کر تو اورآئے گا۔۔۔ "اجالا نے جھٹ نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔ ایک شرمندگی تھی مگر وہ بھی کیا کرتی اور کوئی حل جو نہیں تھا۔۔۔

ادھر مجھے دیں۔۔۔۔ وہاج نے جمیلہ بیگم سے ہالے کو لیتے اسکے " " گال پرلب رکھے۔۔۔ "تمہارے ساتھ ہونا بھی یہی چاہیئے۔۔۔ جانے سے پہلے وہ اجالا کو دیکھ کر گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

خولہ ہانیہ بیگم کے گلے لگی ہوئی تھی کب سے۔۔۔ اور وہ بار بار اسکے سر پر لب رکھتی۔۔ تو کبھی دعائیں دینے لگتی۔۔۔ پہلی بار وہ اتنے دور جا رہی تھی۔۔۔

حیدر خان اور دادی البتہ خفا ہی تھے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب وہاج کو ہالے کے ساتھ واپس آتا دیکھا تو دلنشین نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

میں۔۔۔ ایک منٹ۔۔ اوپر کمرے سے آتی ہوں۔۔۔ "اسنے" معراج کو دیکھتے ہوئے کہا تو اسنے سر فقط ہاں میں ہلایا۔۔۔۔

تو دلنشین اوپر کمرے میں اگئی۔۔۔ بالاج اور اپنے کمرے میں۔۔ جہاں صرف ایک رات رہی۔۔۔ پورے کمرے میں اسکی عود کی تیز پرفیوم کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ یوں کہ وہ خود پاس ہو۔۔۔ بہت پاس کہیں۔۔۔

سارے کمرے کو دیکھتے اسکی آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئی۔۔۔۔

پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا جس سے وہ اسے تھپڑ مار چکی تھی۔۔۔سب اچانک ہوا تھا۔۔ وہ ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔ بس اس وقت اتنا ڈر گئی کہ کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔۔۔

پھر آگے بڑھتے رائٹنگ ٹیبل سے پن اٹھایا اور ایک پیپر کھولا تھا۔۔۔ "سوری "لکھتے ہی پن اس پیپر پر رکھتے کچھ سوچا۔۔اور پھر پن دوبارہ اٹھا کر کچھ لفظ اور لکھ دیئے تھے۔۔۔وہ کئی لمحے اس کو دیکھتی رہی۔۔۔

اسے اور کوئی دکھ نہیں تھا سوائے اس کے کہ اس نے تھپڑ مارا۔۔ جانتی تھی کہ سوری کچھ معنی نہیں رکھا دل دکھا دینے کے بعد مگر پھر بھی وہ کہہ دینا چاہتی تھی۔۔۔

واپس مڑتے جب کمرے سے نکلنے لگی تو ایک پل کو رکی تھی۔۔۔ مڑ کر نا دیکھا مگر دل کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔۔۔ اور پھر وہ

جلدی سے وہاں سے نیچے آگئی۔۔۔ نیچے سب اب کھڑے مل رہے تھے۔۔۔۔

غیر ارادہ طور پر اسنے کسی کی کمی محسوس کی۔۔۔۔ مگر پھر سب سے ملتی وہ بھی سب کے ساتھ باہر نکلی تھی۔۔۔

ہم۔ آتے رہیں گے ملنے۔۔۔ "جب سب گاڑی میں بیٹھ گئے تو" حیدر خان نے کہا تھا۔۔۔

معراج فقط مسکرا کر رہ گیا۔۔۔ خولہ رو رہی تھی۔۔۔ اجالا اداسی سے دیکھ رہی تھی انہیں۔۔۔۔ باقی سب بھی انہیں دعائیں دے

رہے تھے۔۔۔ ایئرپورٹ تک جانا چاہا تھا ساتھ وہاج نے مگر معراج نے منع کر دیا۔۔ سو کوئی نہ گیا۔۔۔

بالاج نے نہیں آنا تھا۔۔۔ وہ نہیں آیا باہر۔۔۔ وہ شاید ایسا منظر دیکھ نہیں سکتا تھا۔

اور پھر گاڑیاں باہر نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

باقی سب اداسی سے دیکھ رہے تھے انکو۔۔۔

دل آنٹی اب کبھی واپس نہیں آئیں گی کیا۔۔۔ "سوہا نے پریشانی " سے پوچھا۔۔

آجائیں گی۔۔۔ تم چلو اب میرے ساتھ۔۔ ایک منٹ نہیں رہ "
سکتی ہو چپ۔۔ "پری نے اسے ڈپٹا تو وہ بھی خاموش ہوگئی
تھی۔۔!۔۔ مگر کچھ ہی دیر کے لیے۔۔

اس کے بعد پھر وہی سوال شروع کر چکی تھی۔۔۔

💙💙

جو پینٹنگ میں حسین لڑکی تھی یعنی تو تھی

جو سر جھکائے اداس لڑکا تھا یعنی میں تھا

تو شاہ زادی عقیق کا تخت چاہتی تھی

جو اپنی ہستی میں بھوت بنگلہ تھا یعنی میں تھ

تمھیں تو بالاج سے بھی زیادہ دکھ ہے نا جانے کا ان کے "اسکو"

روتا دیکھ کر اب وہ جھنجھلا کر بولا اجالا نے خفگی سے اسے دیکھا

تھا۔۔۔

تو۔۔۔ میں اکیلی رہ۔۔۔ گئی نا۔۔۔ آپ تو۔۔ نہیں "گال کو ہاتھ"

کی پشت سے صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اسکا پورا چہرہ گلابی ہو

رہا تھا۔۔۔۔

وہاج اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا بیڈ پر۔۔۔ اور اب اسے سنجیدگی سے

دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم کہتی ہو تو ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ "گہری "
بے باک نگاہوں سے اسے تکتے وہ اسی سنجیدگی سے بولا تو اجالا نے
ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

کس بات کا۔۔ مسئلہ نہیں ہے آپ کو۔۔۔ "ساتھ ہی پھر سے "
گال صاف کیا۔۔۔

اسکے خوبصورت معصوم چہرے کو دیکھتے وہاج کو لگا کہ لگے میں
کانٹے چھبے لگے تھے۔۔۔

تم کہتی ہو تو آج ہی میں تمہیں یہ احساس دلا سکتا ہوں کہ تمہارا "
شوہر بھی ہے ایک۔۔۔ "یکدم اسکی انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر

بیڈ پر پن کرتے ہاتھ کو۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر معنی خیزی سے بولا تھا۔۔۔

اجالا ایک دم سے گڑبڑا گئی تھی۔۔۔ "وہاج۔۔۔۔ کیا۔۔۔ بولتے رہتے ہیں۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ "اسے اب رونا بھول گیا تھا۔۔۔۔ وہ اسکی گہری نگاہوں کے تقاضے دیکھتی گھبرانے لگی تھی۔۔۔۔

وہاج نے اسے ہاتھ کو اٹھا کر اسے اپنے پاس کھینچا تو وہ اسکے قریب ہوگئی۔۔۔ مگر پھر بھی کندھے پر ہاتھ رکھتے سارا فاصلہ نا مٹنے دیا تھا۔۔۔

سنہرے بال بکھرتے وہاج کے چہرے کو لگے تو وہ دوسرا بازو اسکی کمر کے گرد باندھتے اسے اپنے مظبوط حصار میں قید کر چکا تھا۔۔

وہ ایک دم سے اتنے قریب ہوگئے کہ اجالا کو اسکی سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس ہورہی تھی۔۔۔ اسکی جان لبوں کو اگئی۔۔۔

وہاج۔۔۔۔ یہ۔۔ کیا۔۔۔ چھوڑ۔۔۔ دیں۔۔۔ "اسنے کندھے " پر ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا تھا مگر وہاج اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسکی نگاہیں اسکی شفاف گردن کب چھو رہی تھی۔۔۔

اجالا کو اور ڈر لگا۔۔۔۔ جبھی اسنے وہاج کے بال مٹھیوں میں قید کیئے اسکو دور کرنا چاہا مگر اس پر کوئی فرق نہیں پرا۔۔۔

دور ہونے کے بجائے وہ پل میں کروٹ بدلتا اسپر جھکا تو اجالا کو لگا سانسیں رک جائیں گی ۔ ۔۔۔ اسنے وہاج نے بال نے چھوڑے البتہ اب گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔ ہشانی و گردن نم ہورہی تھی۔۔۔

تم جانتی ہو تم میں مجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے۔۔۔ "اسکے" چہرے کے انتہائی قریب جھکتے ہوئے بولا تو اسکے لبوں نے اجالا کے گال کو چھوا تھا۔۔ ہر ایک لفظ ادا کرنے پر۔۔۔

اجالا نے آنکھیں کھولی۔۔۔ خوفزدہ سی۔۔۔۔ مگر وہ کہیں دل میں
اس بات کا جواب بھی جاننا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

وہاج نے اسے دیکھا۔۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ کچھ پل
،یوں ہی گزر گئے۔

تمہاری یہ گردن۔۔۔ اسنے جھک کر شدت سے شہہ رگ پر لب "
رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اسکی آنکھیں شدید سرخ ہونے لگی تھی۔۔۔

اسکو دیکھ کر میرے دل کیا چاہتا ۔۔۔ کیا تم جانتی ہو۔۔۔ "چہرہ "
اٹھا کر دوبارہ اسے دیکھا تو سرخ لبوں کو کاٹتی وہ اب اسے نہیں
دیکھ رہی تھی۔۔۔ شہہ رگ کے قریب ساری گردن یوں ہوگئی

تھی جیسے کوئی دہکتا کوئلہ رکھ دیا ہو۔۔۔ اسکی باتیں۔۔۔ اسکی نگاہیں۔۔ یہ سلگتی قریب۔۔۔۔ اسکا دل کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔۔

بتاؤں "اسکی آنکھوں میں جھانک کر دوبارہ پوچھا تو اجالا آنکھیں " بھی بند کر گئی۔۔۔۔

وہاج کی نگاہیں بٹکتی اسکے لبوں تک ائی جنہیں وہ کچلتی سرخ کر چکی تھی۔

آنکھیں کھولو۔۔۔ مجھے دیکھو۔۔۔ مجھے جواب دو۔۔۔۔ "اسنے " لبوں کو ہلکا سا انگھوٹے سے چھوتے حکمیہ لہجے میں کہا۔۔۔ اجالا نے آنکھیں نہیں کھولی تھی۔۔۔۔

" کھولو ورنہ تمہیں کھا جاؤں گا میں آج پورا "اسکے گال پر ہلکے سے دانت گھاڑتے اسنے کچھ سرد لہجے میں کہا۔۔ تو اجالا نے پل میں آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

" آنکھیں مت کرنا بند۔۔۔ مجھے دیکھو۔۔۔ میری بات کا جواب دو۔۔۔۔ "اسکے ہاتھوں کا بے باک لمس کندھے پر محسوس کرتے وہ بس رو دینے کو تھی۔۔۔۔ شرم و حیا کے باعث چہرہ سرخ انگار ہورہا تھا۔۔۔۔

" بتاؤ۔۔۔۔ تمہیں انداز ہے اس سفید شفاف گردن کو۔۔۔ اس شہہ رگ کو۔۔ اس کالر بون کو۔۔۔۔ دیکھ کر میرے دل میں کتنے

بے باک خیالات پیدا ہوتے ہیں "اسکے ہاتھ کی انگلیاں کالر بون کو چھو رہی تھی۔۔۔ گہری بے باک نگاہیں اسکے چہرے کا طواف کررہی تھی۔۔۔

اجالا نے گھبرا کر نفی میں سر ہلایا تو وہ ہلکا سا ہنسا تھا۔۔

میں بتاؤں۔۔ "وہ اور جھکا اسکے چہرے پر۔۔۔"

اجالا نے پھر نفی میں سر ہلایا۔۔ وہ اس بے باک شخص کی کوئی بات نہ سن پا رہی تھی۔۔۔ اپنی پوزیشن کا احساس ہوتے ہی دھڑکنیں اور بکھرتی جا رہی تھی۔۔۔

میں بتاتا ہوں۔۔۔ تا کہ تم اسے مجھ سے چھپا کر رکھا کرو۔۔ "
سب سے چھپا کر رکھا کرو۔۔، "وہ بھاری بوجھل لہجے میں کہہ رہا
تھا۔۔

،اجالا اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ بالوں کو اب بھی نا چھوڑا۔۔
وہاج نے چھڑوانا بھی نا چاہا تھا۔۔۔

میرا دل چاہتا ہے کہ تمہاری اس سفید گردن کو اتنا چوموں کے "
یہ سرخ ہو جائے۔۔ بالکل تمہارے ہونٹوں کی طرح۔۔۔ میرا
دل چاہتا ہے کہ میرے ہونٹوں کے نشان تمہاری گردن پہ نظر
آئیں مجھے ہمیشہ۔۔۔ تا کہ میں اور بہک جایا کروں "وہ گھرے
خمار کے زی بول رہا تھا۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

مگر جب اجالا سے اور نا برداشت ہوا تو وہ اب رونے لگی تھی۔۔۔۔ ایسی باتیں اس سنی نہیں جارہی تھی۔۔۔ وہ گھبرانے لگی تھی۔۔۔۔

ایک تو تم روتی بہت ہو۔۔۔۔ "اس نے گالوں سے آنسو صاف " کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"۔۔ آپ۔۔۔۔ بہت۔۔۔ فضول۔۔۔۔ باتیں۔۔۔ کررہیں۔۔۔۔ ہیں"

اسنے سوں سوں کرتے ناک کو اس ہی کی شرٹ سے صاف کیا تو اسنے گھورا تھا۔ اسے۔۔

سارے موڈ کا ستیاناس کرتا ہے یہ تمہارا رونا۔۔۔ "وہ خفگی سے " کہتا دور ہوگیا تو اجالا ایک دم سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔ بالوں کو سمیٹتی وہ کانپتے ہاتھوں کو ساتھ اب گال صاف کررہی تھی۔۔۔ وہاج اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ دفعتاً اسکو جیسے کچھ یاد آیا۔۔

رکو میں آیا۔۔۔ "وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھا اور واڈروب میں اپنا " پورشن کھولتے وہ اب کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔

اجالا کادل اب بھی کانوں میں شدت سے گھونج رہا تھا۔۔۔ دو دن میں ہی اسکے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا اس شخص کے ساتھ رہ کر۔۔!۔

وہ واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں کچھ باکس تھی۔ مخملی سے۔۔ سیاہ اور سرخ۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔ "اسنے کچھ حیرت سے پوچھا۔۔ وہ اب اسکے پاس"
ہی بیٹھ گیا تھا دوبارہ بیڈ پر۔۔۔۔

یہ سب تمہارے لئے۔۔۔۔ اسنے ایک کے بعد سارے باکس "
کھانے تو اجالا کی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔

یہ۔۔ اتنے سارے پیارے۔۔۔ یہ میرے ہیں۔۔۔ "وہ اتنے"
پیارے نیکلس کو دیکھتے ہوئے خوشی سے بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔ ادھر ہو زرا۔۔ دیکھوں کون سا زیادہ اچھا لگ رہا "
ہے۔۔۔ "اسنے ایک اسنے ایک سیاہ نفیس موتی والا پینڈنٹ اٹھاتے
ہوئے کہا تو اجالا کچھ جزبز سا ہوئی۔۔ "کچھ نہیں کہہ رہا۔۔ سب

دیکھ رہا ہوں۔۔۔ "اسنے جھکتے وہ پینڈنٹ اسکی گردن سی زینت بنایا۔۔۔

وائٹ گولڈ کی چین میں نفیس سرخ موتی بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

" یہ تو اچھا لگ رہا ہے۔۔۔ "اجالا اسے چھوتے ہوئے بولی تو وہاج مسکرایا تھا۔ اور پھر ایک کے بعد سارے پہنائے مگر آخری پر رک گیا۔۔۔۔

" یہ سب سے زیادہ اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔ "اسنے اس مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اسے ساتھ لئے اٹھا اور ڈرسنگ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

" دیکھو اچھا لگ رہا ہے نا۔۔ "وہ بغور اسے تکتے ہوئے بولا۔۔

اسکی گھمبیر آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔۔ سیاہ آنکھوں میں خمار

چھلکنے لگا۔۔۔

" جی۔۔ اچھا تو لگ رہا ہے۔۔ مگر یہ تو آپ غلط لے آئے۔۔

وہ کچھ پریشان سی ہوگئی۔۔ اسکا نیکلیس کو تھامتے وہ اب وہاج "

کی جانب مڑی۔۔

" کیا ہوا اسے۔۔ سہی تو ہے۔۔ "وہاج اسے دیکھنے کے بجائے

اجالا کو دیکھ رہا تھا۔۔ جو؛ ب رونا بھول گئی۔ تھی۔۔

ہاں۔۔۔ لیکن یہ اس پر میرا نام ہونا چاہیے تھا نا۔۔۔ یہ تو میرا "نام نہیں ہے "وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولی تو جوائینگ رائیٹنگ میں کوئی نام لکھا ہوا تھا۔۔۔ مگر اسکا نہیں تھا۔۔۔

یہ میرا نام ہے۔۔۔۔ تھوڑا غور کرو۔۔۔ "اجالا کے چہرے پر پھونک مارتے وہ بوجھل سا بولا مگر اجالا نے فیل نہیں کیا۔۔۔

اچھا۔۔۔ تو پھر تو یہ آپ کا ہوا مجھے کیوں پہنایا ہے۔۔۔ ویسے "بھی آپ کے گلے میں پہلی ہی کی چیزز ہیں۔۔۔ ایک یہ بھی پہن لیں۔۔۔ "اسنے جھٹ سے اتارنا چاہا تھا مگر وہ اسے روک کے اب اسے گھورنے لگا تھا۔۔۔

یہ تم پہنو گی۔۔۔ اب اسے نا اتارنا "اسنے دوبارہ سیٹ کرتے " خفگی سے کہا تھا۔۔۔

مگر۔۔۔ اچھا۔۔ وہ مان گئی۔۔۔ "یہ اتنے سارے آپ نے کب " بنوائے ہیں۔۔۔ "وہ اب دوبارہ شیشے میں خود کو دیکھتے ہوئے دلچسپی سے بولی۔۔۔ وہاج گہرا مسکرایا تھا۔۔۔ "جب مجھے پتا چلا کہ تم میری ہونے والی ہو۔۔۔ "گھمبیر آواز میں کہتے اسنے ساتھ ہی اجالا کے چہرے پر جھولتی ایک لٹ کو ہلکا سا کھینچا تھا۔۔۔

اور اگر جب یہ بن جاتے اور میں نا بنتی آپکی تو۔۔۔ "وہ ہنوز " اسی دلچسپی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

تو۔۔۔ وہاج نے کچھ سوچنا چاہا۔۔۔ البتہ یہ بات اسے اچھی "
" نہیں لگی تھی۔۔ "تو یہ پھر میری بیوی پہن لیتی

" اچھا۔۔ اجالا کے چہرے کی مسکراہٹ ایکدم پھیکی پڑی۔۔۔"
" مگر آپ کی بیوی تو میں ہوں نا۔۔۔

تب تو تم نا ہوتی۔۔ تب جو ہوتی اسکو دے دیتا۔۔۔ "وہ بغور "
اسے دیکھ رہا تھا جو ایک دم سے اداس ہوگئی تھی۔۔۔

مگر آپ کو تو میں۔۔۔ ہوں نا۔۔ پسند۔۔ پھر یہ والی کوئی اور"
کیوں لیتا "وہ خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

" ہاہاہا ہاہ۔۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔۔ اتنی چھوٹی سی بات وہ کتنا فیل کر رہی تھی۔۔۔

اجالا نے اسے ہنستے ہوئے دیکھا تو اور منہ بنایا تھا۔۔۔

" ادھر آؤ۔۔۔ "وہاج نے ایکدم بازو سے پکڑتے اسے اپنے قریب کرتے سینے سے لگایا تھا۔۔ اسنے کچھ مزاحمت کرنی چاہی تھی۔۔۔

" تم ایک ہی ہو یار۔۔ میری اکلوتی لاڈلی بیوی۔۔۔ میرا سب تمہارا۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔ اسنے سختی سے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔ "میں بھی تمہارا۔۔ پورا تمہارا۔۔۔ "وہ دلفریب لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔۔

اور میں بھی اپکی۔۔۔ "اجالا کے لب بہت دھیرے سے ہلے"
تھے۔۔ جو اس کے علاوہ کوئی نا دیکھ سکا۔۔۔

وہاج نے ہنور اسے سینے سے لگایا ہوا تھا۔۔۔

💛💙💚

نوری۔۔۔ نوری۔۔۔ وہ سیڑھیوں کے پاس کھڑا دھاڑا "
تھا۔۔۔۔ غم و غصے کے باعث رنگت سرخ پر چکی تھی۔۔۔۔
رگیں تنی ہوئی صاف نظر ارہی تھی۔۔۔

" جی۔۔۔ جی۔ صاحب۔۔۔ "وہ بوکھلاتے ہوئے آئی آج تو اسکی چھٹی تھی اور شام کو جانا بھی تھا مگر چھٹی پر ہو کر بھی چھٹی نہیں تھی۔۔۔

" میرا ضروری سامان لا کر دو۔۔۔۔ "وہ قدرے نرم مگر انتہائی سنجیدگی سے بھی۔ بولا۔۔۔ کم از کم اس وقت تو وہ نہیں جانا چاہتا تھا اس کمرے، میں۔۔

" نوری اسی طرح واپس بھاگی۔۔۔ اور کچھ دیر بعد واپس آ بھی گئی۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ بالاج نے سب چیزیں، اس سے لیتے ہوئے "
کہا تھا۔۔۔

اور بنا کسی سے ملے۔۔ کوئی بات کئے وہ حویلی سے نکل گیا تھا۔۔۔
اب ایک لمحہ بھی ادھر رہا جارہا تھا۔۔۔

ڈرائیونگ کرتے اسکی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھی۔۔۔ ایک بار
پہلے بھی اسے کھویا تھا مگر آج درد کی شدت گہری تھی۔۔۔

آج جب وہ جانتا تھا کہ وہ اسکی محبت تھی۔۔۔۔ تب جدائی نہیں
ہورہی تھی برداشت۔۔۔۔ اسکا مارا گیا تھپڑ روح تک کو جھنجھوڑ گیا
تھا۔۔، اسے پتا تھا کہ وہ ڈر گئی تھی مگر تھپڑ ہی مار دیا۔۔۔۔۔ اس

وقت نجانے اسے کیا ہوگیا۔۔۔ اسکے کھو دینے کو خوف اتنا حاوی ہوا کہ دماغ کے کام کرنا چھوڑ دیا۔۔۔۔ وہ اسکو ویسے نہیں لے کر جانا چاہتا تھا پھر سے۔۔۔۔۔ وہ بس اسے دور نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ ہوگئی۔۔۔ اسکی بیٹی کو بھی لے گئی۔۔۔۔ اسے شدید رونا آرہا تھا۔۔۔ وہ کہیں تنہا بیٹھ کر رونا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔

💙

ہائے اِس شہر کی رونق کے میں صدقے جاؤں
ایسی بھرپور ہے جیسے کہ ہُوا کچھ بھی نہیں
پھر کوئی تازہ الم دل میں جگہ کرتا ہے
جب بھی لگتا ہے کہ لکھنے کو بچا کچھ بھی نہیں

" دل۔۔۔ تم کس کو دیکھ رہی ہو بار بار یار "...خولہ نے اب تنگ آکر کہا تو دلنشین گڑبڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔

" نہ۔۔۔ نہیں تو۔۔۔۔ میں کس کو دیکھوں گی۔۔۔ "اسنے بوکھلاتے ہوئے بالوں کو کان کے پیچھے، کرتے ہوئے کہا۔۔۔

خولہ ہنوز سیاہ آنکھوں کو چھوٹا کئے اسے گھور رہی تھیسیاہ چھوٹے بال اطراف میں پھیلے اچھے لگ رہے تھے۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہیں کسی کا انتظار ہے۔۔ 'خولہ نے شریر نگاہوں "
سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو دلنشین چہرہ جھکا گئی۔۔۔ اور ہالے کو
دیکھنے لگی تھی۔۔

ہالے کے وجود سے اب تک عود کی تیز پرفیوم کی خوشبو آرہی
تھی۔۔ جو اسے بالاج کی یاد دلا رہی تھی۔۔ شاید۔۔

واپس جانا چاہتی ہو تو ابھی وقت ہے۔۔۔ میں معراج سے کہتی "
ہوں۔۔ بلکہ ابھی لالا کو کال کرتی۔۔۔۔

اسے جھٹ موبائل نکالنا چاہا تو دلنشین نے اسے روک دا۔۔۔

میں۔۔۔۔ میں نہیں رکنا چاہتی ہوں۔۔۔ تم کچھ نا کرو"

بس۔۔۔ لالا کو دیکھو کدھر چلے گئے ہیں "اسنے جلدی سے کہا تو

خولہ بھی اداس ہوگئی تھی۔۔۔

وہ خوش تھی کہ دلنشین ان کے ساتھ جا رہی تھی مگر وہ بالاج کے

لیے اداس تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد فلائٹ کی اناؤسمنٹ ہوئی تو وہ سب کھڑے ہوگئے

تھے۔ ۔۔۔ معراج نے پہلا سارا سامان رکھوایا۔۔ پھر خولہ کو مدد

کی انے جانے میں۔۔۔ بچوں کو اسے پکڑاتے۔۔۔ وہ دلنشین کی

طرف مڑا۔۔ جو پھر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔

دلنشین۔۔۔۔ چلو بچے۔۔۔۔ "اسنے نرمی سے کہا تو دلنشین اداسی "
اسے مسکراتے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

💙💛

رات بھر گردشِ افلاک کو تکتے رہنا
یار کے نام کی تسبیح کو جپتے رہنا

ایک درویش نے بولا تھا یہ غم ٹھیک نہیں
"!ایک لیلیٰ نے دعا دی تھی، "تڑپتے رہنا

میں کہ اُس شخص کے صدقے کا دیا ہوں مولاؑ
اور مرا عشق ہے محراب میں جلتے رہنا

کتنی پُرکیف ہے اُس دل میں اترنے کی طلب

کتنا دلچسپ ہے شیشے میں اترتے رہنا

دا

وہ اب اپنے کمرے میں اندھرا کیئے صوفے پر بیٹھا۔ سگار پھونک

رہا تھا۔۔۔

بہت زیادہ۔۔۔

ایک بازو صوفے کی پشت پر پھیلا ہوا تھا جبکہ دوسرا میں سلگار پکڑا

ہوا تھا۔۔

سر بھی صوفے کی پشت پر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔ اسکے اندر عجیب سے جنگ چھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی حالت اس وقت نہیں تھی۔۔۔۔

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا۔ اسکی سانسیں مدھم پڑتی جا رہی تھی۔۔۔ یہ احساس ہی مار رہا تھا کہ وہ ان ہواؤں میں بھی سانس نہیں لے گی۔۔۔۔

پھر جب کمرے میں چھائی نیم تاریکی میں نگاہ گھڑی پر گئ تو۔۔۔۔ سگار والا ہاتھ بھی ہوگیا۔۔ وہ اب زخمی۔۔ پرشکوہ نگاہوں سے گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔۔ جیسے ساری غلطی ہی اس کی ہو۔۔۔۔

پھر پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ چہرہ کب تر ہوا۔۔۔۔ اسے تب ہوش آیا جب سلگار انگلی کے بھی جھلسا رہا تھا۔۔۔ درد کی شدت کے باعث دو انگلیوں کے درمیان پکڑے سگار کو دیکھا۔۔۔ اور پھر اسے ہی دیکھتا گیا۔۔۔ چہرے کے بالکل قریب کیئے۔۔ غور سے۔۔۔۔

💙💛

ہجر کا باب ہو گئے تم بھی
کتنے کمیاب ہو گئے تم بھی

میں نہ کہتی تھی وقت ظالم ہے
دیکھ لو خواب ہو گئے تم بھی

جہاز اپنی اڑان بھر چکا تھا۔۔۔۔۔ سب پیچھے ہوتا گیا۔۔۔ دلنشین وینڈو سیٹ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اور باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اسکی آنکھیں نم ہورہی تھی۔۔۔ شاید ہوا کے باعث۔۔۔۔۔

خولہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔ اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا دلنشین اور بالاج کے لیے۔۔۔۔ جبکہ ان کے ساتھ ہی بیٹھا۔۔ معراج خوش نا سہی مگر مطمئن تھا۔۔۔

💛💙

وقت تیزی سے گزرے جا رہا تھا۔۔ آج دلنشین لوگوں کو گئے 7 مہینے ہو گئے نا۔ نا سے دیکھا نا بات کی۔۔ نا آواز سنی۔۔۔ وہ شدید برہم رہنے لگا تھا۔۔۔ ہر بات پر اب پہلے سے بھی زیادہ غصہ آتا۔۔۔ آنکھوں میں ہر وقت سرد مہری رہتی تھی۔۔۔ دوبارہ واپس حویلی نہیں گیا۔۔ ایک دو بار ہانیہ بیگم آئی۔ اجالا وہاج اور مومن بھی آتے۔۔ مگر دل تھا کہ اب خوش ہو ہی نہیں پاتا۔۔۔

دن تو کسی طرح کاٹ لیتا۔ مگر راتیں اسے کاٹتی۔۔۔ چین سکون۔ خوشی سے روٹھ چکا تھا جیسے۔۔۔ سکون تھا ہی نہیں۔۔۔

وائٹ بٹوں والی شرٹ کے ساتھ خاکی رنگ کی کاٹن کی شرٹ پہنے۔۔سیاہ بال ماتھے پہ بکھرے وہ ابھی وہ ایک کلب میں بیٹھا

سگریٹ پھونکے جا رہا تھا۔۔۔شرٹ کے اوپر کے بٹن ہمیشہ کی طرح کھلے تھے جس کے باعث چورا کشادہ سینہ واضح ہو رہا تھا کچھ۔۔۔

آس پاس میوزک۔۔۔ کا کانوں کو چیڑتا شور۔۔۔۔ الکوحل کی خوشبو۔۔۔۔۔

۔۔۔ ڈانس فلور پر پینک بلو پرپل کلرڈ چمکتی سپاٹ لائیٹس۔۔۔۔

ڈانس فلور کے فرش یوں تھا کہ لائیٹس پڑنے کی وجہ سے اسکا رنگ بھی ویسا ہی لگ رہا تھا۔۔۔

لڑکے لڑکیاں ہاتھوں میں نازک گلاسوں میں الکوحل تھامے جھول رہے تھے۔۔۔ بنا کسی غم کے۔۔ سب بھلائے۔۔ وہ سکون میں تھے۔۔۔۔

تیز کانوں کو چیرتا میوزک۔۔۔ الکوحول کی خوشبو۔۔۔ اسکا پہلے سے دکھتا سر اور دکھنے لگا۔۔۔ مگر وہ ادھر وہ بیٹھا رہا۔۔۔

تیرا تو دماغ بالکل خراب ہوگیا ہے۔۔۔ کیوں دن رات خود کو " تکلیف دے رہا ہے "جبھی ادھر احمر آیا۔۔۔ جو اسکا کافی اچھا دوست تھا۔۔۔۔

مگر اسکو پھر اسی حالت میں دیکھ کر اب اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔

چپ کر کے نکل یہاں سے۔۔۔۔ "بالاج نے ناگواری سے کہتے " ایک اور کش لیا۔۔۔ اس وقت کے منہ نہیں لگنا چاہ رہا تھا۔۔

اگر رہا نہیں جا رہا تو کیوں بھابھی کو واپس نہیں لا رہا۔۔جا لے "
آ۔۔ کیا پتا انہیں بھی تیرا انتظار ہو۔۔۔ "وہ اسکے ساتھ ہی صوفے
پر گرنے کے انداز میں بیٹھتے ہوئے بولا تو بالاج کئی لمحے اسے دیکھتا
رہا۔۔۔

اسے نہیں ہے میرا انتظار۔۔۔ وہ مجھے چھوڑ کر گئی ہے۔۔۔ وہ "
مجھ سے بے زار تھی۔۔۔۔ "پھر جب بولا تو لہجے میں ٹوٹے کانچ
کی سی چبھن تھی۔۔۔۔ آنکھیں اور سرخ ہوتی گئی۔۔۔

یہ تیرا خیال ہے۔۔ تو جا تو سہی۔۔۔ یا ایک بار بات ہی کر "
لے۔۔۔ "وہ اسے سمجھانا چاہتا تھا۔۔۔۔ مگر بالاج نہیں سمجھ رہا
تھا۔۔۔

کال کروں ہاں۔۔۔ وہاں کوئی کال کرے تو اٹھ جاتی ہے۔۔ "
میری بیٹی کو بھی نہیں دیکھنے دیتی مجھے۔۔ تو کہہ رہا ہے کال
" کروں۔۔۔

تجھے سمجھایا بھی تھا۔۔ رشتوں میں انا آجائے تو رشتے بکھر "
جاتے ہیں۔۔ دیکھ لے اب خود کو۔۔۔ سب کچھ خود ہی کیا گیا
ہے تیرا۔۔۔ " وہ صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھتے اب تاسف سے
بول رہا تھا۔۔۔

بالاج نے کچھ نہیں کہا۔۔ وہ بس خاموش ہو گیا۔۔۔۔ دل اب
تڑپنے لگا تھا ایک جھلک اسکی دیکھنے کو۔۔۔ اپنی بیٹی کو دیکھنے

کو۔۔۔ جو اب اور بڑی ہوگئی ہوتی۔۔ مگر وہ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔۔

💚💙

سکن کلرڈ ہائی نیک والی شرٹ کے ساتھ بلو جینز پہنے۔۔۔ اسکے سنہرے گھنگھریالے بال۔ پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ وہ گلاس وال کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھی۔۔۔ گلاس وال پر ہاتھ میں کچھ بنائے جا رہی تھی۔۔۔ کچھ آوارہ لٹیں چہرے کے گرد جھول رہی تھی۔۔ میک اپ کے پاک چہرہ۔۔ وہ کافی اداس رہنے لگی تھی۔۔۔

دل۔۔۔۔ تم کیا کر رہی ہو ادھر۔۔۔ تیار نہیں ہوئی۔۔۔۔ "جبھی " خولہ کمرے میں آئی اور اسے دیکھتے حیرت سے بولی۔۔۔۔

پرپل فر والے گرم ٹاپ کے ساتھ بلو جینز پہنے۔۔۔ ہلکا میک اپ کیئے۔۔ اس کے سیاہ بال اب بھی اتنے ہی چھوٹے تھے۔۔۔۔ وہی کٹنگ وہی سٹائل۔۔۔۔ درمیان سے مانگ نکال کر کھلا چھوڑے یوں کہ ایک کان ڈھنپا ہوا تھا جبکہ دوسری طرف سے کان کے پیچھے کئے ہوئے تھے بال۔۔۔ معصوم پرکشش سا چہرہ۔۔۔

ہاں۔۔۔ مجھے کیوں تیار ہونا ہے۔۔ "یکدم سر جھٹکے وہ خولہ کی " طرف مڑتے ہوئے بولی تو خولہ نے اسے خفگی سے دیکھا تھا۔۔۔

کیا مطلب۔۔ تمھیں نہیں یاد کہ آج وہاج اور اجالا آئیں "
گے۔۔۔ "وہ اب اسے گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

تو وہ کون سے مہمان ہیں یار۔۔۔ میں ویسے بھی ٹھیک ہی تو لگ "
" رہی ہوں۔۔ ہالے کو کیا تھا تیار۔۔۔ مگر وہ سو گئی ہے۔۔۔ اب
وہ چہرہ واپس موڑ چکی تھی۔۔۔ اور گلاس وال سے باہر دیکھنے
لگی۔۔۔ جہاں برف گر رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکا وال پر بنایا گیا سمائلی فیس رونے لگا تھا۔۔۔ جب اسکے اوپر
اور قطرے گرے تو۔۔۔

" دل یار کیوں کر رہی ہو ایسا۔۔۔ ایک بار کر لو بات لالا سے۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ انہیں۔۔۔۔ اسکے پاس ہی دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا مگر وہ ٹوک چکی تھی۔۔۔

" نہیں تمہیں کچھ نا لگے بیشک۔۔۔ مت کرنا کال۔۔۔ کرنی ہوئی تو خود کرنا۔ اپنے بارے میں کرنا بات۔۔۔ میرے یا مجھ سے جڑی کوئی بات نہیں کرنا۔۔ نا ہی ہالے کو دیکھانا "وہ سنجیدگی سے بولتی ایک بار پھر کچھ ٹریس کرنے لگی تھی وال پر۔۔۔

" یہ تو بہت نا انصافی ہے نا ان کے ساتھ۔۔۔ اچھا بیشک بات نہیں کرو۔۔۔ مگر کسی کو انہیں یہ تو بتانے دو کہ تم پھر سے ان نے بے

بی کی ماں بننے والی ہو۔۔۔ تم کیوں نہیں سمجھ رہی۔۔۔ تمہیں ضرورت ہے انکی۔۔۔ "خولہ نے ایک اور کوشش کی۔۔۔

کچھ ہی دن بعد جب دلنشین کی طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی تو وہ اور خولہ گئے تھے چیک اپ کے لیے۔۔ جبھی انہیں پتا چلا۔۔۔۔ دلنشین کو تو سمجھ نہیں آئی وہ خوش ہو یا اداس۔۔۔۔

مگر جب خولہ نے بتانا چاہا تو وہ منع کرچکی تھی۔۔۔۔ باقی تو سب کو پتا چل گیا مگر بالاج کو کسی نے نہیں بتایا۔۔ معراج نے بھی کہا مگر اس نے صاف منع کر دیا تھا۔۔ یہی خبر سن کر اب جمیلہ بیگم وہاج اور وہاج اجالا آرہے تھے۔۔ مگر اسے کوئی جوشی نہیں تھی۔۔۔

اب اسکا پانچواں ماہ شروع تھا۔۔

وہ یاد نہیں کرنا چاہتی تھی مگر بار بار وہ یاد آتا۔۔۔ ہالے کی بار جو بالاج نے اسکا اتنا خیال رکھا تھا۔۔ اب بھی خولہ اور معراج اسکا بہت خیال رکھتے مگر پھر بھی اسے کبھی کبھی یاد آجاتا۔۔۔ مگر اسنے دوبارہ کوئی رابطہ ہی نا کیا۔۔ شاید اس نے اسکی سوری نا ایکسیپٹ کی۔۔ جبھی۔۔۔ یہ اسکے خیال تھے

" اب پھر سے تم۔۔۔ افف۔ دل۔۔۔ اچھا چلو۔۔۔ آؤ نیچے اب اجالا بھی آنے والی ہوگی۔۔۔ "اس نے زبردستی دلنشین کو اٹھایا تھا۔ ۔

اچھا رکو۔۔۔ میں ہالے کو اٹھا لو۔۔۔ بلکہ تم جاؤ۔۔۔ میں خود "
آتی ہوں نیچے۔۔۔ "وہ اب بیڈ کی جانب بڑھی جہاں ہالے سو
رہی تھی۔۔۔

اچھا جلدی آؤ۔۔۔ یہ نا ہو تمہیں بھول ہی جائے۔۔۔ "کمرے "
سے نکلتے خولہ نے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔

دلنشین نے بالوں کو میسی سے جوڑے میں باندھتے اب بیڈ پر اس
کے پاس بیٹھی۔۔۔ دس ماہ کی گول مٹول سی ہالے حور۔۔۔ اب
بڑی ہوگئی تھی۔۔۔ دلنشین اسے بہت خیال رکھتی تھی جبھی وہ کافی
ہلدھی بچی تھی۔۔۔

بھرے بھرے گلابی گال۔۔ جو رہتے ہی سرخ تھے۔۔۔ گابی ہونٹ۔۔ چھوٹی سی ناک۔۔۔ آنکھیں بالکل بالاج اور خولہ کی طرح تھی۔۔۔ بالکل سیاہ گول۔۔ ہنستی تو چھوٹی لگتی تھی۔۔اور دائیں گال پر گہرا ڈمپل پڑتا۔۔۔ بال اسکے زیادہ گھنگھریالے نہیں تھے۔۔ مگر تھوڑے تھوڑے تھے۔۔۔

دلنشین نے جھک کر اسکے گالوں پر لب رکھے تو انسے نیند میں منہ بنایا تھا۔

ہالے۔۔ اٹھو۔۔۔ ہالے۔۔۔ "وہ اب اسکے چھوٹے بالوں پر" ہاتھ پھیرتے محبت سے بولی۔۔۔ اس وقت وہ اسے جھگا دیا کرتی تھی۔۔۔ ورنہ وہ رات کو نا سوتی۔۔۔

ہالے۔۔۔ مما کی جان۔۔۔ اٹھ جاؤ نا۔۔۔ "اسنے دوبارہ جھک کر "
اسکے دوسرے گال کو چھوا تو ہالے نے انکھیں کھول دی۔۔۔

وہی سیاہ آنکھیں۔۔۔ ایک پل کو تو دلنشین کو لگا وہ بالاج کی آنکھیں تھی۔۔۔

ہالے اب نچلا لب بار بار باہر نکالے رونے کی تیاری میں تھی۔۔ جبھی دلنشین نے اسے اٹھا لیا۔۔ ایک تو وہ پہلے ہی موٹی تھی پھر گرم کپڑے۔۔۔ وہ کافی بھاری تھی۔۔۔

رونا نہیں اب۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے۔۔۔ ابھی نیچے جاتے "
ہیں۔۔۔ سحر بھی ہے۔۔ یمان بھی ہے۔۔ پھر ہالے کی خالہ بھی
آئیں گی۔۔ اور۔۔۔ چاچو بھی۔۔۔ ہاں نا۔۔۔ "وہ اسے بہلا رہی
تھی۔۔۔ جو نیند ٹوٹنے کے باعث شدید خراب موڈ میں
تھی۔۔۔۔

دلنشین نے گرم شرٹ کے اوپر اسے کوٹ پہنایا۔۔۔ اور بال اسکے
ماتھے سے پیچھے کیئے تھے۔۔۔

مم۔۔ "ہالے کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔۔ ابھی وہ کچھ بھی نہیں بول "
سکتی تھی۔۔۔ سوائے ایک لفظ "مم "کے۔۔۔ اسکے لئے ہر چیز کا
نام مم ہی تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ جا رہی ہوں نا نیچے "وہ اسکا سر کندھے پر رکھتے ہوئے " بولی تو ہالے نے بھی نیند کے باعث سر اسکے کندھے پر رکھ دیا تھا۔۔۔ دلنشین اب اسے لئے نیچے آئی تھی۔۔۔

💚💙

وہ ابھی سو رہی تھی کہ اچانک اسے محسوس ہوا کہ اسکے چہرے پر کچھ رینگ رہا تھا۔۔ کچھ نرم نرم سا گیلا گیلا۔۔۔ اس نے چہرہ دوسری طرف موڑا اور دوبارہ سونے لگی۔۔۔ ابھی کچھ لمحے ہی گزرے تھے کہ وہ نرم نرم سا لمس اب گردن پہ جاتا جا رہا تھا۔۔۔

اسنے گھبرا کر ایکدم آنکھیں کھولی تو نگاہیں مومن پڑ گئی۔۔۔ جو ایک ہاتھ اس ہے اوپر سے گزار کر اسکے پاس بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ سرمئی رنگ کی شرٹ پہنے۔۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کئے وہ اچھا لگتا رہا تھا۔۔۔ مگر اس وقت اس کو نا اچھا لگا۔۔ جو اسکی نیند خراب کر چکا تھا۔۔۔

میں سو رہی تھی۔۔۔۔ کیوں جگا دیا۔۔ "وہ خفگی سے اسے دیکھتے" ہوئے بولی۔۔

انہیں حیدر حویلی چھوڑے بھی تین مہینے ہو گئے تھے۔۔۔ اب وہ لوگ مومن کے باپ کی حویلی میں تھے۔۔ جو کو اسنے رینیو کروا لیا تھا۔۔۔

سو کیوں رہی ہو۔۔۔ دیکھو۔۔ کیا وقت ہو رہا ہے،۔۔۔ "ہاتھ میں پکڑے سرخ گلاب کو دوبارہ اسکے گال پر پھیرتے وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

مومن۔۔ کیوں توڑ ہے لاتے ہیں یہ۔۔۔ "نیند بھلا کر اٹھ کر بیٹھتے وہ اسکے ہاتھ سے پھول لیتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

وہ اکثر حویلی کے باغ سے سرخ گلاب بھی توڑ کر لے آتا تھا۔۔۔

اور یوں ہی اسے جگاتا۔۔۔

خیر ہے۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ ابھی اٹھو مجھے ناشتا بنا کر دو۔۔۔ "

وہ اسکے ماتھے کو نرمی سے چھوتے پیچھے ہوا تھا۔۔۔ "

وہ اب مطمئن اور خوش رہنے لگا تھا۔۔۔ آمنہ کا ساتھ بیشک کسی

نعمت سے کم نہیں تھا۔۔۔

اور آمنہ۔۔۔ وہ تو خود کو کوئی شہزادی سمجھنے لگتی۔۔ اتنی محبت۔۔

اتنی عزت۔۔۔ اسے کبھی کبھی یقین نا آتا۔۔۔

نا رات کو سونے دیا کریں نا ہی دن میں "بیڈ سے اٹھتی وہ "
دھیرے سے خود سے ہی بڑبڑائی مگر اسکی بڑبڑاہٹ سنتے مومن کا
قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

💛💚💛

نیچے آئی تو نیچے الگ شور مچا ہہوا تھا۔۔۔ دو صوفوں کے درمیان
میں بھرے فروں والا ہلکے گلابی رنگ کا سینٹر پیس رکھا ہوا تھا۔۔
اور گرد ڈارک پینک کلرڈ فلور کشن رکھے ہوئے تھے۔۔۔

ان پر ہی گلابی موٹے کوٹ میں ملبوس گرے آنکھوں والی حد درجے شرارتی سحر بیٹھی ہوئی تھی۔۔گود میں خود سے بڑا "پو "بھالو رکھا ہوا تھا۔۔۔

اسکے سامنے ہی ایک کشن کا سہارا لے کر۔۔۔ نیلے رنگ کی گرم سویٹر میں ملبوس وہ قدرے گہرے گرے رنگ کی آنکھوں والا ،یمان بیٹھا ہوا تھا۔۔

وہ تینوں ابھی سہی سے نا بول سکتے نا ہی بنا کسی سہارے کے بیٹھ سکتے تھے۔۔ تبھی انکے لئے فلور کشن رکھے ہوئے وہ جگہ بنائی تھی۔۔۔ اب وہ تینوں زیادہ وقت ادھر ہی نظر آتے۔۔۔۔۔

ابھی بھی دلنشین نے اکر ہالے کو ادھر اتارا تو اسکا خراب موڈ ایک دم سے ٹھیک ہوگیا تھا۔۔۔ وہ بھی اب سحر کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔ جبکہ یمان اپنے بالو کا آپریشن کرنے کے موڈ میں تھا۔۔

تینوں بچوں کی طبیعت بہت الگ تھی۔۔۔

جہاں سحر بہت زیادہ شراری اور بولڈ سی بچی تھی۔۔

وہیں ہالے بہت شائے تھی۔۔۔ وہ بہت شرماتی تھی۔۔۔ مگر شرارتی بھی تھی۔۔۔ جبکہ یمان بالکل الگ سا تھا۔۔۔ معراج کی طرح۔۔ سنجیدہ سا۔۔۔ وہ بس اپنے میں ہی لگا رہتا تھا۔۔

خولہ۔۔ لالا کو فون کیا۔۔ کب تک آئیں گے۔۔۔ "ہالے کو "
ادھر چھوڑتی وہ اب اوپن کچن میں آئی جہاں ہالے کھڑی ہچھ بنا
رہی تھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ معراج۔۔ اچھا۔۔۔۔ اسنے کھیر کے اوپر میوے ڈالتے "
ہوئے سرسری سا دلنشین کو دیکھا "وہ بس پہنچنے والے ہوں
" گے۔۔۔

تم صبح کے لگی ہوئی ہو۔۔ کب فارغ ہوگی۔۔۔۔ "دلنشین نے "
ایک نظر دور بیٹھے بچوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اس نے بھی کافی
مدد کی تھی خولہ کی۔۔ مگر زیادہ کام خولہ ہی نے کیا۔۔۔ وہ بہت
خوش تھی۔۔۔

"بس سب ہو گیا۔۔ "اسنے آخری ٹچ دیتے کانچ کا باؤل دلنشین کی طرف کرتے ہوئے کہا تو دلنشین نے داد دیتی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"بہت اچھا۔ اب چھوڑو۔ اسے اور چلو بھی کیا پتا وہ لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔ اووو لالا آگئے۔۔۔"

اور وہ دونوں باہر کی جانب جلدی سے بڑھی۔۔۔۔ خولہ تو باہر نکل گئی۔۔ مگر ہالے نے جیسے ہی اسے جاتا دیکھا تو رونے لگی۔۔۔ جبھی دلنشین نے اسے بھی ساتھ اٹھا لیا تھا۔۔۔۔

سحر اور یمان ادھر ہی معروف رہے۔۔۔۔ وہ جلدی سے باہر نکلی تھی۔۔۔

💚💛💚

گاڑی جیسے ہی اس چھوٹے مگر انتہائی خوبصورت ووڈن ہاؤس کے سامنے رکی تو ایک دم سے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

اور اتنی ہی تیزی سے اجالا بھی باہر نکلی۔۔۔

پلم کلرڈ اوور کوٹ کے ساتھ بلیک جینز شرٹ پہنے اسنے پاؤں میں اوور شوز پہنے ہوئے تھے۔ بال کوٹ پر بکھرے اچھے لگتے رہے تھے۔۔۔۔ وہ بھاگ کر انکی طرف آئی تھی۔۔۔

دلنشین۔۔۔۔ خولہ۔۔۔۔۔۔ افففف۔۔۔ میں نے بہت میس' کیا۔۔۔۔ "باری باری دنوں کے گلے شدت سے لگتے وہ انتہائی جوش سے بولی تھی۔۔۔۔

ہالے نے جب انجان لوگوں کو آتا دیکھا تو پل میں چہرہ گلابی " ہوا۔ اور وہ معصوم سی شرمگین مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔ چہرہ دلنشین کی گردن میں چھا گئی تھی۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ ہالے۔۔۔ اوو گاڈ۔۔۔۔۔ اتنی بڑی۔۔۔ "اسنے ہالے " کا چہرہ اپنی جانب کرنا چاہا مگر وہ اور چھپا گئی تھی۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔ "جبھی وہاں جمیلہ بیگم۔۔ اور وہاج معراج بھی " آئے۔۔۔ وہاج نے خولہ اور پھر دلنشین کے سر پر ہاتھ رکھتے نرمی سے کہا۔۔۔ بلیک شرٹ جینز کے اوپر گرم کوٹ پہنے۔۔ اسکے سیاہ بال جیل سے سیٹ تھے۔۔ گلے میں ابھی تک سلور و بلیک چینز ڈلی ہوئی۔، وہی خوبرو سا چھا جانے والی شخصیت۔۔۔

کتنی کمزور ہوگیی ہو دونوں۔۔۔ "جمیلہ بیگم نے انکو دیکھتے افسوس " سے کہا۔۔۔ حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ اب مل رہے تھے۔۔۔ وہاج اجالا جمیلہ بیگم سب نے ہالے کو اٹھانا
چاہا مگر وہ اور چھپتی گئی۔۔۔ کھکھلا کر ہنستے ہوئے۔۔۔

اچھا۔۔ اندر چلیں۔۔۔ بہت سردی ہے۔۔۔ ابھی ہی برف رکی "
ہے۔۔ ورنہ یہاں تو بس برف رکتی ہے ہی نہیں " ...وائٹ شرٹ
پینٹ کے اوپر گرے سوٹ کوٹ پہنے۔۔۔ بال ماتھے پر بکھرے
ہوئے۔۔۔ وہ کچھ تکھا سا لگ رہا تھا۔۔ اب اوپر آسمان کی طرف
رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ تو سب اندر کی طرف بڑھے تھے ۔۔۔ اجالا
سب سے آگے تھی۔۔۔ اسے سحر اور یمان کو دیکھنے کی بہت
جلدی تھی۔۔

ایسا نہیں تھا کہ پہلے انہوں نے کسی کو نہیں تھا۔۔۔ وہ ہر دوسرے دن ویڈیو کال پر انہیں دیکھ رہی ہوتی۔۔ مگر سامنے دیکھنے کی الگ بات تھی۔۔۔

مجھ سے تو دن گنے نہیں جا رہے تھے ادھر آنے کے لیے۔۔۔ "
اسنے معصومیت سے کہا۔۔ اسکا چہرہ چمک رہا تھا۔۔۔ "

اوو گاڈ۔۔۔۔۔ "ان دونوں کو دیکھتے وہ بھاگ کر انکے پاس " آئی۔۔ اور سحر کو اٹھایا تھا۔!۔ ایک پل کو تو سحر بھی بوکھلا گئی۔۔۔ مگر اجالا جب جانی پہچانی لگی تو ایک دم خوش ہوگئی تھی۔۔

لالا آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ سب کو ادھر لے آئے۔۔۔ مجھے "
بہت یاد آتے تھے یہ سب۔۔۔ "چٹا چٹ سحر اور یمان کا چہرہ
چومتی وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔ یہ سچ ہی تھا کہ اسے ان سب کی
بہت یاڈ آتی تھی۔۔۔

اب آگئی ہو نا۔۔ اب ارام سے۔ ملتی رہنا۔۔۔ "معراج نے "
مسکرا کر کہا۔۔۔ وہ اجالا کو خوش دیکھ کر کافی مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔

ہاں۔۔ اب تو ہم پورے مہینے کے لیے آئیں ہیں۔۔۔ ہاں۔۔ نا "
وہاج۔۔۔ "اسنے ساتھ وہاج سے بھی پوچھا۔۔۔ کہیں وہ مکر پی نا
جائے۔۔۔۔

فالحال تو مجھے پانی پلاؤ۔۔۔ میں تو بہت تھک گیا ہوں۔۔۔ "اسنے ایک نظر اسے گھورتے ہوئے کہا جو زیادہ ہی خوش ہورہی تھی۔۔۔

ہالے اب تھوڑی دیر بعد ہلکا سا چہرہ نکالتی۔۔۔ جب اسے کوئی دیکھنے لگتا ایک دم سے دوبارہ دلنشین کے بال آگے کرتی اسکی گردن میں چہرہ چھپا دیتی۔۔۔

دل۔۔۔ یہ کیوں خفا ہے۔۔ اسکو 💛 دو نا مجھے۔۔۔ "کب کافی دیر تک ہالے نہیں آئی اسکے پاس تو وہ بے چینی سے بولی تھی۔۔۔۔

ہالے اب وہی کھیل وہاج کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔ جو پانی پیتے ہلکا سا اسے دیکھتا تو وہ چھپ جاتی۔۔۔ وہ دوسری طرف مڑتا وہ

پھر وہ اسے دیکھنے لگتی۔۔۔ ہالے کے ساتھ اب وہاج کو بھی مزا آنے لگا تھا۔۔۔

" تھوڑی دیر تو شرماتی رہے گی۔۔ پھر دیکھنا کیسے سر کھاتی ہے۔۔۔ دلنشین کے اسکا چہرہ زبردستی باہر کرنا چاہا مگر اسنے نہیں کرنے" دیا۔۔۔

" دلنشین۔۔ بچے تم ٹھیک ہو۔ نا۔۔۔ "خولہ کے ماتھے کو چھوتے جمیلہ بیگم نے اس سے ایسے پوچھا کہ کچھ پل وہ کچھ بول ہی نہیں سکی۔۔۔۔

"۔۔ جی۔۔۔۔ "وہ بمشکل بول پائی۔۔۔۔

ہالے بابھی وہاج کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔ اجالا سحر کو کچھ کہہ رہی تھی۔

میں اب کھانا لگاتی ہوں۔۔ سب فریش ہو لیں۔۔۔ "جب کافی " دیر گزر گئی تو خولہ نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

سب ہی تھکے ہوئے تھے۔۔۔ تو کسی نے مروت بھی اسکا ہاتھ بیٹھانا نا چاہا۔۔۔

وہاج تو ادھر ہی شوز اتار کر صوفے پر پاؤں اوپر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔

دلنشین۔۔۔ اسکو مجھے دیں زرا۔۔۔ "دلنشین جو اب ہالے کو" نیچے اتار کر کچن میں جانے لگی تو وہاج کے کہتے ہی پہلے ہالے کو دیکھا۔۔ جس کا چہرہ گلابی سا ہو رہا تھا۔۔ اور پھر اسے وہاج کے پاس صوفے پر اتارا تھا۔۔

ہالے پہلے تو ڈر گئی۔۔۔ مگر وہاج نے جیسے ہی اٹھایا وہ اب اسے غور سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ وہاج نے اسکے گال پر بوسہ دیا۔۔ یہ ایک ایسا عمل تھا جو شاید ہالے کو برداشت نہیں ہوتا۔۔۔ دلنشین بھی اگر اسکے گال یا ماتھے کو چھوتی تو وہ بہت خفا ہوتی تھی۔۔۔ اب بھی اسکا منہ بنتا جا رہا تھا۔۔۔

جبکہ وہاج اسے دیکھتے ہوئے بالاج کا سوچ رہا تھا۔۔ جو اتنے جو اتنے عرصے سے اپنی بیٹی سے دور تھا۔۔۔

💜💙💜

دلنشین۔۔۔ بچے ایسے تو نہیں چلتا ہے۔۔۔ تم بالاج کے پاس " " بیشک نا جاؤ۔۔ مگر اسے پتا تو چلنے دو وہ باپ بننے والا ہے۔۔۔ جمیلہ بیگم نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ سب کھانا کھا کر اپنے اپنے کمروں میں ریسٹ کرنے چلے گئے تھے۔۔ چونکہ کمرے تین ہی تھے۔۔۔۔ ایک نیچے ایک دو اوپر۔۔ جبھی جمیلہ بیگم اسکے ساتھ رہی۔۔ باقی اجالا ایک اور وہاج ساتھ

والے کمرے میں تھے۔۔۔۔ خولہ اور معراج تھے ہی نیچے والے میں۔۔۔

نہیں خالہ۔۔۔ انہیں ابھی نا بتانا۔۔ "دلنشین نے بے زاری " سے کہا۔۔۔

بار بار بالاج کا زکر اسے اب تنگ کرنے لگا تھا۔۔ اسے پہلے ہی وہ اتنا یاد آتا ان دونوں میں۔۔۔ اوپر سے سب آج بات ہی اسکی کر رہے تھے۔۔۔

تم زیادتی کر رہی ہو۔۔ "انہوں نے تاسف سے کہا۔۔۔ "

ہالے تھک کر اب بیڈ پر سو رہی تھی۔۔۔ ابھی تک وہ صرف وہاج ہی کے پاس گئی۔۔ جبکہ ایک سالہ سحر کی اجالا سے کافی دوستی ہوگئی تھی۔۔۔

" خیر ہے۔۔۔ کچھ انھوں نے کی۔۔ کچھ میں کر لیتی ہوں۔۔۔ " ان کی گود سے سر ہٹاتے اسنے لاپرواہی سے کہا۔۔ مگر دل کی دھڑکنیں منتشر ہی تھی اسکے زکر پر۔۔

" اور ان دونوں میں تم دونوں کے بیچ پھس رہے ہیں "

مگر دلنشین نے کچھ نہیں کہا۔۔ وہ لیٹ گئی تھی۔۔ ایک ہاتھ ہالے کے اوپر رکھے۔۔ وہ چت لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ آنکھوں کے سامنے سارے اچھے دن گزر رہے تھے ایک ایک کر کے۔۔۔۔

💜💙💜

" تم پھر یہاں آگئی۔ ہو۔۔۔ کیوں تنگ کر رہی ہو سنہری۔۔۔"

وہ اسکے سر پر کھڑا اسے گھورتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

دلنشین کو پول میں پاؤں ڈال کر روشن چاند کو دیکھ رہی تھی اسکی آواز سنتے ہی ایک دم سے پاؤں پانی سے نکال کر بوکھلاتے ہوئے

اسے دیکھا۔ "آپ۔۔ کہاں سے آگئے۔۔ آپ تو سو رہے تھے نا۔۔ "وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

رات کا دوسرا پہر تھا جب اچانک، نیند سے جاگی بالاج کو سوا ہوا دیکھ کر وہ ادھر آگئی تھی۔۔۔ مگر اب بالاج کو دیکھ کر ڈر گئی۔۔ کیونکہ اس نے رات کو اکیلے باہر نکلنے سے منع کیا ہوا تھا۔۔۔

اٹھو۔۔ چلو اندر۔۔ کوئی جن شن چمٹ گیا تو سمجھ آ جائے گی۔۔۔ "
"

چاند کی روشنی میں دلنشین نے اسکا بڑھایا ہوا ہاتھ دیکھا۔۔۔۔ مگر اسکا جانے کا دل نہیں کررہا تھا۔۔۔

وہ جن تو چمٹ بھی گیا ہے "وہ ہلکے سے بڑبڑائی تھی۔۔ "

تم نے ابھی جن دیکھا نہیں ہے تبھی مجھے سنا رہی ہو۔۔۔ "وہ" اب اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔ جانتا تھا کہ وہ نہیں اٹھے گی۔۔۔

بہت اچھے سے دیکھے ہوئے ہیں جن۔۔۔ "وہ اسے گھورتے " ہوئے بولی ۔۔

بالاج نے خود پر اوڑھی شال اسکے گرد بھی پھیلاتے اسکا سر اپنے کاندھے پہ رکھ دیا تھا۔۔۔۔

تم نے کچھ زیادہ ہی غور سے دیکھا ہے۔۔۔ "وہ چاند کو دیکھ رہا" تھا۔۔۔ آوازیں آرہی تھی مگر بہت کم ہوتی جارہی تھی۔۔۔ اور جب بالکل کم ہوئی تو وہ دونوں مجسمے ہوا میں تخلیق ہوتے گھم ہوتے گئے۔۔۔

بالکونی میں کھڑے بالاج نے سگریٹ کا ایک اور کش ہوتے دھواں ہوا کے سپرد کیا تھا۔۔۔

ان کچھ مہینوں میں تو بس یادیں ہی تھی جو اسکے ساتھ تھی۔۔۔ اب بھی وہ کافی دیر سے ایک ہی پوزیشن میں کھڑے نجانے کب سے اسے سوچ رہا تھا۔۔۔ جو شاید اسے وہاں جا کر بھول ہی چکی تھی۔۔۔۔۔۔ یہ اسکا خیال تھا۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کے بارے میں الگ الگ سوچیں سوچ رکھی تھی۔۔ ایسے ہی اصل بات سے دونوں ہی انجان تھے۔۔۔

💜💚

" مجھے نہیں پتا۔۔ یہ بس ادھر ہی سوئے گی۔۔ تو سوئے گی۔۔ "

اجالا نے اب ضدی پن سے کہا۔۔۔ پچھلی کافی دیر سے وہ ایک ہی بات پر بحث کر رہے تھے۔۔ اجالا سحر کو لے آئی تھی جبکہ وہاج نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ انکے ساتھ سوئے۔۔۔

" اچھا۔۔ تم زرا اسکو مجھے دینا۔۔؛ "اسنے اگے بڑھ کر زبردستی سحر کو لیا۔ اور دروازے کی طرف بڑھا۔۔

جبھی اجالا نے ایک دم اسکے پیچھے بھاگتے اسکی شرٹ کو پکتا تھا۔۔

" اسکو دیں مجھے۔۔۔ یہ میری بیٹی ہے۔۔۔ میں اسکو آج۔ ساتھ ہی سلواؤں گی۔۔ "وہ کسی صورت نہیں ماننا چاہ رہی تھی۔۔

" تمہیں اگر ماما بننے کا بہت شوق ہے تو مجھے بتاؤ۔۔ دوسروں کے بچوں کی ماں بننے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ "اسکی طرف مڑتے وہ یکدم گہری بے باک نگاہوں سے سے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ بوکھلا گئی۔۔۔

اوو سوری۔۔۔ میں نے ڈیسٹرب تو نہیں کیا۔۔ "ابھی وہ کچھ کہتی " ہی کہ خولہ وہاں آگئی۔۔۔

نہیں۔۔ بلکہ ہمیں ڈیسٹرب ہونے سے بچا لیا ہے یارر۔۔ اسکو " پکڑو۔۔۔ "وہاج نے جلدی سے بچی کو اسے پکڑایا۔۔ جس کا شاید دماغ چکرا کر رہ گیا تھا ان سب کے درمیان جبھی اب پورا منہ کھول کر رونے لگی تھی۔۔۔

دیکھا نا۔۔ اسی لیے کہ رہا تھا۔۔۔ یہ بچے دن کو جتنے مرضی " دوست ہوجائے رات کو سونا سب نے ماں باپ ہی کے پاس ہوتا ہے "سحر کو خولہ کے پاس جا کر چپ ہوتے دیکھ کر کہا۔۔۔

تو۔۔ تو میں بھی تو کچھ لگتی ہوں نا۔۔۔ بلکہ بہت کچھ لگتی "
ہوں۔۔ خالہ بھی۔۔ پھوپھو بھی۔۔۔ اور چچی بھی۔۔ اور
ممانی۔۔۔۔

خولہ حیرت سے کبھی یاک کو تو کبھی دوسرے کو دیکھ رہی
تھی۔۔۔۔

خولہ یار تم ابھی جاؤ۔۔۔ ورنہ کچھ دیر میں میں سب بچوں کا دادا "
مجھے بنا کر۔۔ خود دادی بننے سے بھی باز نہیں آئے گی۔۔۔ "وہاج
نے منت کی تھی جیسے۔۔۔۔۔

خولہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔ وہ ہنس ہنس کر چلی ہورہی تھی۔۔۔ اجالا پہلے اسے خفگی سے دیکھتی رہی تھی۔۔ پھر وواپس مڑ گئی تھی۔۔۔

دیکھ لو اپنی بیوی کو۔۔ وہ سیریئس ہوگئی ہے۔۔۔ "اجالا کو بیڈ " کے درمیان میں تکیے سیٹ کرتا دیکھ کر وہ ہنستے ہوئے بولی اسے اور باہر نکل گئی تھی۔۔۔

وہاج نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ جہاں وہ اب پورے تکیۓ سیٹ کرتی اب خود پر کمفرٹر منہ تک کرتی سونے لگی تھی۔۔۔

اسنے مسکراہٹ بمشکل روکی۔۔ پھر خود بھی بیڈ پر آتے لیٹ گیا۔۔ کچھ دیر دونوں ایسے ہی لیٹے رہے۔۔ جب وہاج اے اور برداشت نہیں ہوا تو اسنے تکیے درمیان سے نکال کر دور اچھالے تھے۔۔۔

وہا۔۔۔ ج۔۔۔ "وہ صدنے سے اٹھی چلائی۔۔۔"

اجا۔۔لا۔۔۔۔ "اسی کے انداز میں کہتے وہاج نے بازو سے" کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

چھوڑیں۔۔۔ مجھے۔۔۔ "اسنے خفگی سے مزاحمت کرنی چاہی۔۔۔"

ویسے ہی سوئی تو نا تم سو سکو نا نا مجھے تمہارے بغیر نیند آئے گی۔۔ اس لیے چپ ہو جاؤ۔۔۔ " وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔ اسکا سر اپنے کندھے پر رکھے وہ سکون سے آنکھیں بند کرگیا۔۔۔ اجالا بھی اب خاموش ہوگئی۔۔ اسکی خفگی ساری ختم ہوگئی۔۔۔۔ وہ چھپ کر اسے دیکھتے شریر سا مسکرائی تھی۔۔

کہو زین اسے ہاتھوں کو جوڑ کے تم

مِرے افضل خاص الخاص پیا

مجھے اے ازلوں سے راس پیا

جہاں لائے تھے تھام کے ہاتھ مِرا

وہیں تنہا ہوں درد کے صحرا میں

کبھی دیکھے رکوع و سجود مِرا

مِرا مالکِ کُل مسجود مِرا

مِرا قبلہ تو مجھ کو سونپ جاؤ

چلے جاتے ہو روز اذان دے کر

صبح کی روشنی ایک ووڈن کاٹیج پر پھیلتی جا رہی تھی۔۔۔ مگر کل شام ہوئی برف ہنوز نظر آرہی تھی۔۔۔

اس دو منزلہ چھوٹے مگر خوبصورت آشیانے میں اس وقت ناشتے کی سوندی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

جہاں اون کے گرم کھلے چھوٹی بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ ویسا ہی ٹراؤزر پہنے۔۔ وہ چھوٹے بالوں والی لڑکی ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔۔۔

اگے سے آج بالوں کو بے بی پن لگا کر پیچھے کیا ہوا تھا۔۔ اس کے باوجود کچھ لٹیں چہرے پر جھولتی اسکے کام میں خلل ڈالنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔ مگر اس نے دھیان نہیں دیا۔۔۔

خولہ میرا خیال ہے کہ تم سچ میں کمزور ہورہی تھی۔۔۔ "شلف " سے ٹیک لگا لر کھڑے وہاج نے سیب کھانے اسے کہا۔۔۔ سلک کلرڈ ہائی نیک شرٹ کے ساتھ پینٹ پہنے۔۔۔ وہ اچھا لگ رہا

تھا۔۔۔ شرٹ کے اوپر آج جینز نظر آرہی تھی۔۔۔۔ اس کے بال اب پھر تھوڑے سے بڑھنے لگے تھے۔۔۔

نہیں تو۔۔۔ آپ لوگوں نے اتنے عرصے بعد دیکھا نا۔۔۔ تبھی " آپکو لگ رہا ہے۔۔۔ "وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ ساتھ ہی اب آملیٹ کے لیے انڈے پھینٹنے لگی تھی۔۔۔۔

اوو سوری۔۔۔۔ میں لیٹ ہوگئی۔۔۔ "وہاج کے کچھ کہنے وے " پہلے ہی دل وہاں آگئی۔۔۔۔

ریڈ گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ وائٹ جینز پہنے۔ اسنے بالوں کو پونی کرکے بند کیا ہوا تو۔۔۔

وہ دونوں مل کر ناشتا بناتی تھی مگر آج وہ لیٹ ہوگئی۔۔۔۔ وجہ رات کو سہی اسے نیند نا آنا تھی۔۔۔

کوئی نہیں۔۔۔۔ "خولہ نے سرسری سا کہا۔۔۔ وہاج اب بھی " ادھر ہی کھڑا تھا۔۔۔

سیل ٹرانسپلانٹ تو پاکستان میں ہوگیا تھا۔۔۔۔ اب کیموتیریپی کروا رہی ہو نا۔۔ "وہ پرسوچ سا بول رہا تھا۔۔۔ خولہ سچ میں کچھ کمزور لگی تھی۔۔۔۔ اور بازو پہ کچھ سرخ و نیلے نشان بھی تھے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ دو دفعہ ہو چکی ہے۔۔۔۔ اب لاسٹ بار رہتی ہے۔۔۔۔ "
اگلے ہفتے جانا ہو گا۔۔۔ "۔۔۔ انڈے کے امیزے کو پین میں
ڈالتے ہوئے کہا تو۔۔ وہاج سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

دفعتاً اسکی نگاہ دلنشین پر گی تو ایک پل کو بالاج کی حالت یاد
آئی۔۔۔ دلنشین کو وہ کل سے دیکھ رہا تھا اسے وہ بھی خوش نہیں
لگی۔۔۔ وہ افسوس کر کے رہ گیا کہ انا میں دونوں نے اپنے رشتے
کو کس موڑ پر لا کر چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

دلنشین۔۔۔۔ "اسنے بچا سیب واپس رکھا اور دلنشین کی طرف "
پوری طرح متوجہ ہو گیا۔۔۔

جی۔۔۔ "وہ تقریباً ہم۔ عمر ہی تھے۔۔ تو آپ جناب کرنے کی"
کسی نے بھی ضرورت نا محسوس کی۔۔۔

" تم ایسا کرو۔۔۔۔ ہمارے ساتھ چلو اس بار۔۔۔۔"

خولہ کے ہاتھ بھی رکے۔۔ دلنشین کے بھی۔۔۔ دونوں اسکی طرف
مڑی تھی۔۔

وہ کیوں۔۔۔ "دھڑکتے دل کے نظر انداز کرتے وہ واپس کام کی "
طرف متوجہ ہوتے بولی۔۔۔

کیا مطلب کیوں۔۔۔۔ یہ پاگل پن کب تک چلے گا۔۔۔۔ سب "
جانتے ہیں کہ بالاج نے غلط کیا۔۔۔ مگر وہ غلط نہیں تھا۔۔۔ اسکی
طبیعت ہے ہی کچھ سخت۔۔۔۔ وہ تھا ہی بگڑا ہوا مگر ایسے بگڑے
ہوئے لوگوں کو چھوڑا نہیں جاتا۔۔۔ ان کا ساتھ دیا جاتا ہے۔۔۔
تاکہ وہ ٹھیک ہو جائیں۔۔۔ تم بالاج کو سنوار سکتی ہو۔۔۔ اسے
چھوڑ کر آگئی ہو۔۔۔ میں مانتا ہوں سہی کیا مگر۔۔۔ وہ اور خراب
ہورہا ہے ایسے تو۔۔۔ "وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔ اسکا
بھی دل چاہتا کہ سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔ ہالے اسکو اتنی اچھی اور
معصوم لگی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکا بچپن خراب ہو
جائے۔۔۔

دلنشین کے چلتے ہاتھ پوری طرح رک گئے۔۔۔ وہ شلف پر ہاتھ رکھے خاموشی سے سامنے رکھے جام جار کو دیکھتی رہی۔۔۔۔

خولہ نے پریشانی سے دلنشین کو دیکھا تھا۔۔

دلنشین بالاج تمہیں لینے نہیں۔۔۔۔ "

ٹھیک ہے۔۔ وہ ایکدم سے اسکی طرف مڑی۔۔۔ "وہ مجھے لینے " نہیں آئیں گے یہ بات مجھے معلوم ہوچکی ہے ان ساتھ مہینوں میں۔۔۔ مجھے پتا چل چکا ہے کہ انہیں ہمارے رشتے اور بچے سے زیادہ اپنی انا پیاری ہے۔۔۔۔ یہ بات مجھے دن میں سو بار یاد دلا کر

کیا ملتا ہے سب کو۔۔۔ "اسکی آواز نم ہوگئ۔۔۔ بار بار سب سے ایسی ہی باتیں سن کر اسے شدید تکلیف ہوتی تھی۔۔۔

دلنشین۔۔۔۔ خولہ نے کچھ کہنا چاہا۔۔ جبکہ وہاج خاموش نگاہوں " سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

سب کو سکون ملتا ہے نا مجھے تکلیف دے کر۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ " کیوں کسی سے میری خوشی نہیں برداشت۔۔۔۔ وہ رو دی تھی۔۔۔ " شاید رونا کسی اور بات پر تھا۔۔ وہ بس رونا چاہ رہ تھی۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں آتی کسی کے سامنے۔۔۔۔ "یکدم آنسو پونجتی وہ وہ سے نکلتی چلی گئ۔۔۔ خولہ نے اسے آوازیں دی۔۔۔ مگر وہ چلی گئ۔۔۔

وہ ہرٹ ہوتی ہے اس ٹاپک سے۔۔ اور اسکی حالت بھی ایسی " ہے کہ وہ چڑچڑی ہوجاتی ہے۔۔ تم بالاج لالا کے بارے میں اس سے بات کرنا اب۔۔۔ "خولہ نے فکرمندی سے کہا۔۔۔۔

وہاج بنا کچھ کہے باہر چلا گیا تھا۔۔۔ "

💜

تقریباً پورا مہینہ وہ لوگ ادھر ہی رہے۔۔۔اور پھر واپس چلے گئے۔۔ معراج نے جمیلہ بیگم کو روک لیا تھا۔۔ جبکہ دلنشین اب اور بھی چپ رہتی۔۔۔

وہاج یا پھر دوبارہ کسی نے بھی کچھ نہیں کہا اسے دوبارہ بالاج کے میں۔۔۔

ہالے ھور بھی سب بھی کھل مل چکی تھی۔۔ جبکہ سحر کی تو باقاعدہ دوستی ہوگئی۔۔۔ اجالا لوگوں کے جانے سے وہ تینوں بھی اداس ہوگئے تھے۔۔۔۔

مگر جانا تو تھا ہی۔۔۔ مگر جانے سے پہلے دلنشین نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ بالاج کو بچے کے بارے میں نا پتا چلے۔۔۔

خولہ کی لاسٹ کیموتیریپی ہوگئی۔۔۔۔ اسکی رپورٹ اب کلیئر تھی۔۔۔ مگر جسم پر نیلے و سرخ کچھ نشان اب بھی تجھے۔۔۔ جو وقت سے ساتھ شاہد بھر جاتے۔۔۔

اسے نئ زندگی مل گئی۔۔۔ اسکے پاؤں نہیں زمین پر ٹکتے۔۔۔ معراج کافی مطمئن ہوگیا تھا اب۔۔۔ ورنہ تو خولہ کی خراب صحت جان کر عزاب بنی رہتی۔۔۔۔ اب وہ بھی خوش تھا۔۔۔ مگر دلنشین کے لیے کافی فکرمند بھی تھا۔۔۔ بیشک وہ اسکا بہت خیال رکھتا مگر وہ تو بھائی تھا نا۔۔۔۔

زندگی ایک بار پھر چلنے لگی تھی۔۔۔۔ معراج کی جاب ایک کافی بڑی کمپنی میں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔ انہوں نے ہی گھر اور گاڑی کے

ساتھ اور بھی کچھ سہولیات دی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اچھی زندگی جی رہے تھے۔۔۔

💜💜

بالاج۔۔ حویلی کیوں نہیں آتے ہو ۔۔۔ "ہانیہ بیگم نے خفگی" سے کہا۔۔وہ اج شہر آئی تھی بالاج سے ملنے۔۔ جو اب کہیں ملتا ہی نا۔۔۔

دل نہیں چاہتا۔۔ "اس نے بے زاری سے کہا۔۔۔ اسکی سیاہ " آنکھیں اب ہمہ وقت سرخ رہتی۔۔ شدید سرخ۔۔۔

ہانیہ بیگم کچھ پل اسے دیکھتی رہی۔۔۔ انکا دل دکھتا تھا۔۔۔ وہ تو پہلے بھی ہنسا نہیں تھا زیادہ مگر اب تو جیسے مسکرانا ہی بھول چکا تھا۔۔۔

گرے شلوار قمیض پہنے۔۔ وہ صوفے کی پشت پر بازو پھیلائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ جبھی انہیں کچھ یاد آیا۔۔۔

" ہالے کو تم نے کب سے نہیں دیکھا۔۔ "

اور بالاج کو لگا دل پر زور سے چھبا تھا کچھ۔۔ اسکی رنگت اور سرخ ہوئی۔۔۔ رگیں تن گئی تھی۔۔ وہ لبوں سے سختی سے بھینچے انہیں خفگی سے دیکھنے لگا تھا۔۔

نہیں دیکھا میں نے پھر اسے۔۔۔ "یہ جملہ اسنے مشکل سے ادا" کیا۔۔۔ وہاج اور باقی سب نے بھی اسے کبھی نہیں دیکھا یا ہالے کی کوئی فوٹو۔۔ البتہ سحر اور یمان سے وہ اکثر بات کرتا۔۔۔ ویڈیو کال پر۔۔۔ وہ بول تو ابھی بالکل سہی سے تھے سکتے تھے مگر جو بولتے ہوئی سن لیتا۔۔ مگر اسنے کبھی ویڈیو کال پر بھی ہالے کو غلطی سے بھی نا دیکھا۔۔۔ ہاں مگر یمان اور سحر اسکی بہت بات کرتے تھے۔

اچھا۔۔۔ "انہیں ترس آیا۔۔ ایک پل کو دل کیا کہ بتا دے" کہ وہ دوبارہ باپ بننے والا ہے کچھ ہی عرصے میں۔۔۔ مگر نا بول پائی۔۔۔

دیکھنا چاہتے ہو۔۔۔ "انہوں نے بیگ اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔ "

بالاج کے دل کی دھڑکن بڑھنے لگی۔۔ بہت زور سے۔۔۔۔ وہ نہیں کہہ پایا کہ کب سے کیوں نہیں دیکھا رہی۔۔۔ وہ سانس روکے بے تاب نگاہوں سے انہیں موبائل نکالتا دیکھنے لگا تھا۔

اب تو ماشااللہ سے ڈیڑھ سال کی ہو گی ہے۔۔۔ سب کو پہنچانے لگی ہے۔۔۔ "انکی انگلیاں موبائل کی سکرین پر چل رہی تھی۔۔ جبکہ بالاج نے ایک پل کو بھی پلک نا جھپکی۔۔۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔ "انھوں نے موبائل اسکی جانب بڑھایا۔۔ بالاج" کی سانسیں رکی ایک پل کو۔۔ اسنے بنا دیری کیئے موبائل لیا ان سے تو۔۔۔۔۔

تو اسکا ہاتھ کانپا تھا ایک پل کے لیے۔۔۔۔

سکرین پر ایک پینک گرم کوٹ پہنے گول مٹول سی بچی ہنس رہی تھی۔۔۔ دائیں گال پر پڑتا گہرا ڈمپل۔۔۔اسکی سیاہ چمکتی آنکھیں شریر کی ہنسی کے باعث چھوٹی ہو رہی تھی۔۔۔ سنہرے بال جو کچھ بڑے تھے کھلے ہوئے تھے۔۔ اوپر سے تو اسٹریٹ تھے مگر نیچے سے کرل ہو جاتے۔۔۔ اس نے ہاتھ میں کوٹ ہی کے رنگ کی

کاٹن کینڈی پکڑی ہوئی۔۔ وہ شاید سامنے دیکھتے کسی کو ہنس رہی تھی۔۔۔

ہالے۔۔۔ "اسکے لب ہلے۔۔ دل کی دھڑکنیں تو شاید کانوں میں " گھونج رہی تھی۔۔۔

موبائل پر پکڑ سخت ہوئی۔۔ اسے لگا کہ وہ ابھی لے لیں گی موبائل اس سے۔۔۔ جبکہاس نے تو ابھی ہی دیکھا تھا ۔۔

یہ میری۔۔۔ بیٹی۔۔۔ ہالے۔۔۔ھور۔۔۔۔ میری۔۔۔ بیٹی "اسکی " مدھم آواز بمشکل ہانیہ بیگم نے سنی۔۔۔۔

ہاں نا۔۔ ہالے ہے۔۔۔۔ آگے بھی ہیں تم دیکھ لو ساری۔۔۔۔ "
میں کچن سے آتی ہوں۔۔ "وہ جان بوجھ کر آٹھ گئی۔۔۔۔

بالاج کے ہاتھ ہنوز کانپ رہے تھے۔۔۔۔

اگلی فوٹو دیکھی تو وہ بھی اسی کی تھی سحر کے ساتھ۔۔۔ پھر اگے
کچھ یمان اور باقی سب کے ساتھ۔۔۔۔

مگر پھر ایک فوٹو پر اسکی نگاہ رک گئی۔۔۔ سانسیں بھی رک
گئی۔۔۔ وہ یکٹک سکرین کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

وائٹ کھلی ہائی نیک شرٹ پہنے اسکے گھنگھریالے بال کھلے تھے ہالے کے گال پر ہونٹ رکھے۔۔ وہ ہنس رہی تھی۔۔۔۔ وہ دیکھتا رہا۔۔۔ دل کی دھڑکن بہت کم ہو گی۔۔ دفعتاً اسے ہوش آیا۔۔۔ اسنے کچن کی طرف دیکھا۔۔۔

اور پھر جلدی سے اپنا موبائل نکال کر وہ پورا البم ہی اپنے موبائل پر شیئر کردیا تھا۔ اور پھر موبائل آف کرتے پاکٹ میں ڈالتے ہانیہ بیگم کا موبائل بھی سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔ اسکا دل کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

💛💙

وہ کمرے سے باہر نکلی تو یمان اور سحر کھیل رہے تھے۔۔ اب ہالے زیادہ خولہ ہی کے پاس ہوتی۔۔ مگر سونے کے لیے اسی کے پاس آتی تھی۔۔۔

دلوں دل نے ہالے کو دیکھنا چاہا مگر وہ نہیں تھی۔۔۔۔ جبھی اسے نیچے جانا پڑے رہا تھا۔۔ ورنہ وہ اب ییچے نہیں جاتی تھی۔۔۔۔ سیڑھیوں سے اترنے سے معراج نے منع کیا ہوا تھا۔۔۔

وہ سیڑھوں کے پاس آئی۔۔۔۔ جبھی بہت اچانک ایک دم سے یمان سیڑھوں کی طرف آیا۔۔۔ وہ سہی سے چل نہیں سکتا تھا۔۔ مگر ابھی وہ نجانے کیسے وہ یہاں تک پہنچ آیا۔۔۔

یمان۔۔۔۔ اسے ایکدم پیچھے کرتی وہ چیخی مگر اس کو بچاتے"
بچاتے خود کا پاؤں مڑا تھا۔۔ اور اگلے ہی پل وہ سیڑھوں سے
نیچے گرتی چلی گئی۔۔۔

اسکی دلخراش چیخیں سنتے معراج اور خولہ بھاگ کر باہر آئے تو
اسے دیکھتے لگا کہ سانسیں بند ہو جائیں گی۔۔

" دفعتاً معراج کو ہوش آیا تو وہ بھاگ کر اس تک پہنچا تھا۔۔۔
دل۔۔۔ میرا بچا۔۔ اوور۔۔ یہ۔۔ چابی۔۔۔ لو۔ گاڑی
کھولو۔۔ "دلنشین کو سہارا دیتے اسنے پاکٹ سے کی نکلتے خولہ کو
دی۔۔۔ جو ڈر کے باعث رو دینے کو تھی۔۔۔۔

دلنشین بہت رو رہی تھی۔۔۔ معراج کو کچھ پل کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔۔۔ پھر اسے سہارا دیتے باہر لایا۔۔ جہاں خولہ دروازہ کھول کر گھڑی تھی۔۔۔۔

تم ایسا کرو کہ اندر جاؤ۔۔۔ اسکو آرام سے بیٹھاتے وہ ساتھ ہی" خولہ سے بولا۔۔ جو سر نفی میں ہلا رہی تھی مسلسل۔۔۔۔ ڈر ہے باعث کچھ کہا نہیں جارہا تھا۔۔
مجھے بھی۔۔۔۔ "

جاؤ خولہ۔۔۔ تینوں اندر اکیلے ہیں۔۔۔ میں اکر لے کر جاتا " ہوں۔۔۔ جلدی۔۔ انہیں دیکھو۔۔۔۔ "وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔ جبکہ خولہ اندر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

اسکو اپنے قدموں سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ اگر دل کا بچہ کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔ اس سے آگے وہ نہیں سوچ پا رہی تھی۔۔۔

اندر اکر اسنے پہلے ہالے کو۔۔۔ پھر ان دونوں کو نیچے لایا۔۔۔ اب وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے۔۔۔ سب کو فون کرے جا رہی تھی۔۔۔۔ روتے ہوئے۔۔۔

جب سب کو کر چکی تو۔۔۔ تو یہ اتفاق ہی تھا کہ اس وقت بالاج کی کال آنے لگی تھی۔۔۔

سکن کلرڈ ٹو پیس کے ساتھ وائٹ شرٹ جس کے اوپر کے بٹن کھلے ہوئے تھے پہنے وہ ایک ہاتھ کی انگلیوں میں سگریٹ پکڑے دوسرے سے موبائل کی سکرین پر ہالے کی فوٹو دیکھ رہا تھا۔۔ اب وہ اکثر اسی کام میں مصروف رہتا۔۔۔۔

مگر پھر دل میں خولہ کا خیال آیا۔ اس سے بات ہوئے بھی دو دن ہوگئے تھے۔۔۔ جبھی اسکو کال ملائی۔۔۔

کچھ بل کے بعد خولہ نے کال اٹھا لی تھی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔ "اسنے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا۔۔

مگر پھر ایک دم سے چونکا تھا۔۔۔ وہ شاید رو رہی تھی۔۔۔

بالاج ایکدم سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔ "خولہ۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔ سب ٹھیک ہے نا۔۔ یمان۔۔ سحر۔۔ اب ٹھیک ہیں نا۔۔ "اسے بے چینی ہونے لگی۔۔۔

جبکہ دوسری طرف خولہ نے ایک نظر ہالے کو دیکھا تھا۔۔۔

"لالا۔۔۔ وہ بمشکل بول پائی۔۔ ایک تو ڈر لگا ہوا تھا۔۔ دوسرا اکیلی رہ گئی تھی۔۔۔

خولہ اب مجھے بتاؤ بھی کیا ہوا۔۔ میرا دل۔۔۔۔۔۔ "

لالا۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔ دل۔۔۔۔۔ وہ ہچکیوں کے درمیان بمشکل"
بول رہی تھی۔۔

بالاج کو لگا کہ دھڑکن رک گئی۔۔۔۔ "سنہری۔۔۔ اسکے لب ہلکے سے ہلے۔۔۔ "دلنشین۔۔ کیا۔۔ ہوا۔۔ اسے۔۔۔ ہاں۔۔ بولو وہ ٹھیک ہے نا۔۔اور۔ میری بچی۔۔۔۔ "پشانی نم ہونے لگی۔۔۔

مگر کچھ بھی بولنے سے پہلے وہ کال کاٹ چکی تھی۔۔۔۔ دلنشین سے وعدہ نا کیا ہوتا تو کب کا بتایا چکی ہوتی مگر اب کیسے بتاتی۔۔۔۔

ایک بار۔۔ دو۔۔ تین۔۔۔۔ اور پھر چھوتی بار جب بالاج نے لگاتار کال کی تو وہ کال اٹھا چکی مگر اب خود کو سنبھال چکی تھی۔۔

خولہ مجھے بتاؤ کیسی ہے۔۔۔۔ وہ "اسکا بس نہیں چل رہا تھا فون سے نکل کر اسکے سامنے پہنچ جائے۔۔ تنفس بگڑ گیا تھا۔۔

" وہ۔۔ اب ٹھیک ہے۔۔۔ گر۔۔ گر گئ تھی۔۔ تو میں ڈر گئ۔۔ "اسنے بمشکل جھوٹ کا سہارا لیا۔۔۔ سیاہ بالوں کو چھوٹی لٹوں کو بار بار کان کے پیچھے کرتے وہ شدید شرمندہ ہوگئ تھی۔۔۔

گر کیوں گئی۔۔ کیسے گر گئی۔۔ اب کدھر ہے۔۔۔ کیسی ہے۔۔۔ "

اور۔۔ ہالے۔۔ وہ ٹھیک ہے نا۔۔۔ "اس کو یقین نہیں آرہا

تھا۔۔۔ دل شدید بے چین ہورہا تھا۔۔۔ "جی۔۔۔ اب ٹھیک

ہے۔۔ وہ بس تھوڑی سی ہی۔۔۔ ہالے کو کچھ نہیں ہوا وہ میرے

پاس تھی۔۔۔ اچھا میں بھی 💛 دل میں بات کرتی ہوں۔۔۔ "

اور اس نے جھٹ کال کاٹتے موبائل آف کیا تھا۔۔۔ جھوٹ

بول کر شدید شرمندگی محسوس ہورہی تھی۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف بالاج فقط دو منٹ میں پورے آفس کا نقشہ بگاڑ

چکا تھا۔۔۔۔۔

💛💙

"مبارک ہو مسٹر بالاج اپکی سسٹر کے ٹیونز بے بی ہوئے ہیں "

ڈاکٹر نے کمبل میں لپٹے بچوں کو اسے پکڑتے مسکراتے ہوئے

کہا۔۔۔ جبکہ معراج ان بچوں کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

" دل۔۔۔ دلنشین کیسی ہے۔۔۔ "دفعتاً اسے دلنشین کا خیال آیا تو

اسنے چونک کر پوچھا۔۔۔

" مدر بھی ٹھیک ہیں۔۔۔۔ کچھ دیر بعد آپ ان سے مل سکتے

ہیں۔۔۔۔ "اور ڈاکٹر آگے بڑھ گئی۔۔۔ جبکہ معراج لب بھینچے

ان بچوں کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ بہت خوش تھا۔۔۔ مگر اتنا ہی اداس بھی تھا۔۔۔ کیا ہوتا جو بالاج سہی طریقے سے سب کرتا۔۔ اسکے بچے تو نا رلتے۔۔۔

انکا ماتھا چومتے اسکے ان دونوں کا سینے سے لگایا تھا۔

💛💙💛

" اففف سحر۔۔۔ تم کیوں بار بار ان کے سر کو دباتی ہو۔۔۔ ان کو درد نہیں ہورہا ہے۔۔ "جب تیسری بار سحر نے عدن کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو ہالے نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

وہ اب ڈھائی سال کی ہوگئ تھی۔۔۔ جبکہ سحر اور یمان اسکے تین ماہ بڑے تھے۔۔۔ اب وہ بولنے کے ساتھ چل بھی پر اپر لیتے۔۔۔

ہالے باقی سب کے معاملے میں تو کافی شائے اور معصوم بچی تھی۔۔۔ مگر عدن اور امن کے معاملے میں وہ بہت پوزیسو بچی تھی۔۔۔۔

اسکو بھولتا ہی نہیں کہ پہلے سحر بھی کبھی کبھی اسے یمان سے یہ کہہ کر نا کھیلنے دیتی کہ وہ اسکا بھائی ہے۔۔۔ اب دو دو بھائی پا کر وہ بہت خوش تھی۔۔۔

" یہ۔۔۔ بابا جانی کہتے ہیں کہ کزنز بھی برادر ہوتے ہیں۔۔۔ یہ میرے بھی ہیں۔۔۔ تم پوچھ لو میرے بابا سے۔۔ "سحر نے بھی جواباً خفگی سے کہا۔۔ اسکے بال بھی بالکل، سیاہ تھے۔۔۔ جبکہ آنکھوں کا رنگ گرے تھے۔۔۔

جبکہ ہالے کے بالوں کا رنگ ڈارک براؤن تھا۔۔۔ جبکہ جو اوپر سے سٹریٹ ہوتے نیچے سے تھوڑے سے گھنگھریالے تھے۔۔۔ موٹے موٹے گال۔۔ اور کالی سیاہ چھوٹی آنکھیں۔۔۔ بالکل خولہ اور بالاج کی طرح۔۔۔ وہ سب بچوں میں کچھ گولو مولو سی تھی۔۔۔

تمہارے بھی ہیں۔۔۔ تھوڑے سے۔۔۔ مگر ان کا سر نا دباؤ۔۔ "
انکو درد نہیں ہے۔۔۔ "اسنے اپنا چھوٹا سا ہاتھ ماتھے پر مارتے بات
دہرائی تھی۔۔۔۔

دلنشین کب سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔ ساتھ ہی امن کو
سلاتے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔ جو بار بار چہرہ موڑتے ان کو
دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ہالے۔۔۔ آپ جاؤ نا نیچے۔۔ جا کر کھیلو۔۔۔۔ "جب کافی دیر "
تک وہ نا چپ ہوئی تو دلنشین نے آخر کہہ ہی دیا۔۔۔۔

مگر ہالے پل میں سلیپر اتار کر بیڈ پر چڑھ چکی تھی۔۔۔۔ "مما مجھے

تو اس کے ساتھ ہی سونا ہے۔۔۔ آپ کہو نا سحر سے یہ

" جائے۔۔۔۔ یہ میرے بھائی مجھ سے لینا چاہ رہی ہے۔۔۔۔

دلنشین کے کچھ پاس ہوتے اسنے زارداری سے کہا تھا۔۔۔

مگر سحر نے سن لیا۔۔۔ "میری تم سے کٹی ہے ہالے ھور۔۔۔۔

" اب یمان کو جا کر بھی منع کرتی ہوں تم سے بات نا کرے۔۔۔۔

پینک ٹی شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس سحر اپنے چھوٹے بالوں کو چہرے

سے پیچھے کرتے خفگی سے بولی اور پھر جلدی سے باہر بھاگ گئ

تھی۔۔۔۔

ایسے نہیں ہوتے ہیں ہالے۔۔۔ یہ اس کے بھی تو بھائی ہیں " نا۔۔۔ "دلنشین نے اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔۔ جو اپنے ساتھ لیٹے عدن کے پیٹ کو تھپتھپا رہی تھی۔۔ بالکل دلنشین کو دیکھ کر۔۔ اسکی کاپی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ہلکے نیلے رنگ کا جمپسوٹ پہنے۔۔ اسکے ہلکے گھنگھریالے سے بال۔۔ گول چہرے کے گرد بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ وہ بالکل دلنشین کیکاپی کر رہی تھی۔۔۔

اپکو نہیں پتا مما۔۔ بے بی آواز سنے کا اونچی تو جاگ کر روئے " گا۔ !آپ بھی چپ ہو کر سو جائیں۔۔۔ پھر میں آپکو باہر گھمانے کے لیے بھی لے کر جاؤں گی۔۔۔ "ہاتھ بڑھا کر دلنشین کے بال

پیچھے کرتے وہ اسے بہلاتے ہوئے بولی۔۔ وہ باتیں وہ وہ اسکو کہتی آئی تھی اب تک۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔ میں سوتی ہوں۔۔ آپ بھی سو جاؤ۔۔ تاکہ اٹھ کر وقت پر مجھے باہر لے جا سکو۔۔۔ "دلنشین مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

وہ لیٹ گئی تو ہالے بھی لیٹ گئی تھی۔۔۔ مگر اپنا چھوٹا سا ہاتھ کبھی امن کے پیٹ پر تھپتھپاتی تو کبھی دلنشین کے چہرے سے اسکے بال پیچھے کرتی۔۔۔ پھر معصوم۔۔ مگر شریر سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتی پھر لیٹ جاتی۔۔۔ نا دلنشین دن کے وقت سوتی۔۔ نا ہی ہالے۔۔۔ مگر امن اوعدن کے ساتھ دونوں لیٹ جاتی تھی۔۔۔

💙💛💙

اس سارے عرصے کے دوران اور بھی بہت کچھ بدلا۔۔۔۔ وہاج اور اجالا اب فری ہوگئے تھے۔۔۔۔

مومن اور آمنہ کا پانچ ماہ کر بیٹا تھا۔۔ جس کا نام بازل رکھا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ پری اور مومن کی اب بھی کوئی اولاد نہیں تھی،۔۔۔ مگر سوہا تھی۔۔۔

وہاج اور اجالا ایک دو بار دوبارہ گئے تھے خولہ لوگوں کی طرف۔۔
مگر جلد لوٹ آئے۔۔۔

بالاج کو بچوں کا نہیں تھا پتا۔۔ نا ہی کسی نے بتایا۔۔۔
باقی سب بھی ٹھیک چل رہا تھا۔۔۔ ایک نہیں تھا کچھ ٹھیک تو وہ بالاج اور دلنشین کی زندگی تھی۔۔۔ بالاجاب تھکتا جا رہا تا۔۔۔ شدید۔۔۔ اس سے اب نہیں رہا جاتا تھا۔۔۔ اسکو بہت یاد آتی تھی دلنشین کی۔۔۔ وہ مانتا تھا کہ وہ غلط تھا۔۔۔ مگر اب تو وہ جا چکی تھی۔۔۔

💛💙💛

بالاج مجھے نہیں پتا۔۔ کل تم حویلی آرہے ہو۔۔۔ "ہانیہ بیگم نے " دو ٹوک لہجے میں کہا۔۔۔ دلنشین نہیں تھی تو نا جنے کیوں اس نے اس حویلی سے دشمنی بنا لی تھی۔۔۔ اس کے بعد ادھر گیا ی نہیں۔۔ مگر اب کل سے کوئی دسیوں بار ہانیہ بیگم نے بلایا تھا۔۔

ماں۔۔۔ مجھ سے مل کر تو گئی اس دن آپ۔۔ اب۔۔۔ "

بالاج تم آرہے ہو یا نہیں۔۔۔۔ تمہیں کوئی فکر ہی نہیں ہے۔۔" تمہاری دادی اتنی بیمار ہے مگر تم۔۔۔ " وہ شدید برہم ہوئی تھی

ہمم۔۔۔ بالاج نے انگھوٹا کنپٹی پر مسلا۔۔۔ "ٹھیک ہے میں کل" آؤں گا۔۔۔ "اور پھر وہ مان گیا تھا۔۔۔

ورنہ تو دل مانتا ہی نہیں۔۔۔ وہ اس جگہ کو کیسے دیکھتا جہاں سے وہ اسے چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔ اتنا دور چلی گئی۔۔ وہ اس کمرے میں کیسے چلا جاتا جہاں اس نے خود دل کو تکلیف دی۔۔۔ اس سے نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔ مگر کب تک۔۔۔ اسے ایک دن تو جانا ہی تھا۔۔۔ جبھی کل کا پکا بول کر کال کاٹتے موبائل بند کر کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔۔

اب وہ ریوالونگ چیئر پر بیٹھے چیئر کو اگے پیچھے ہلاتے گہری سوچ میں گم ہوگیا۔۔۔ اور اس کی سوچیں اب دلنشین پر شروع ہوتے اسی پر ختم بھی ہونے لگی تھی۔۔۔

ایسا بھی کوئی کرتا ہے۔۔۔کیا تمہیں میری یاد زرا نہیں " آتی۔۔۔ اتنا بھی تو برا نہیں تھا میں۔۔۔ "وہ تلخیق میں اسکے دلکش عکس کو دیکھتے شکوہ کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

دیکھ لینا میرے پاس بھی ایک دم ایسے بھائی ہوں گے۔۔۔ " دیکھنا تم پھر۔۔۔ "آج پھر سحر اپنا رو رہی تھی۔۔۔ کچھ فاصلے پر نیچے رگ پر اپنے کھلونے سے کھیلتے یمان سے ہاتھ ماتھے پہ مارا تھا۔۔

ہالے نے ایک نظر اسے دیکھا پھر دوبارہ سے عدن کے گالوں کو چھونے لگی تھی۔۔۔ وہ سحر کو ہی صرف نہیں آنے دیتی تھی بچوں کے پاس۔۔ وجہ تھی کہ سحر یا تو انکا ناک دبانے لگتی۔۔۔ یا گالوں

کو زور سے کھینچتی۔۔۔ تبھی ہالے اسے نہیں دیتی تھی۔۔ جبکہ یمان اچھا کھیل لیتا۔۔ عدن اور امن سات ماہ کے ہو گئے تھے۔۔۔ دونوں بالکل ایک جیسے تھے۔۔۔ مگر عدن کی آنکھوں کا کلر بلیک تھا جبکہ امن کی آنکھیں دل اور اجالا جیسی تھی۔۔۔ باقی وہ دونوں سیم تھے۔۔۔۔

"تم کیوں تنگ کرتی ہو پھر انہیں۔۔ تمہیں پتا ہے کہ مما جانی کہتی ہیں کہ انکو بولنا نہیں آتا۔۔۔ ان کو درد ہوا پھر کون بتائے گا مما کو۔۔۔ "اسنے سمجھداری سے سمجھنا چاہا مگر سحر کا منہ بنا رہا۔۔

میں سب کو بتاؤں گی۔۔ تمہارا۔۔۔ کٹی ہمیشہ کے لیے۔۔۔ "وہ"
منہ بناتے کمرے سے ہی نکل گئی تھی۔۔۔

ہالے دوبارہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوگئی۔۔۔۔ دلنشین اسکو ان کے پاس بیٹھا کر گئی تھی۔۔اب تو وہ ان پر مکھی بھی نا بیٹھنے دیتی۔۔

💛💙💛

گاؤں کی کچی سرک پر وہ سیاہ بچارو تیزی سے بھاگ رہی تھی۔۔۔
یوں کہ دھول اٹھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

حیدر حویلی کے سامنے اکر گاڑی کو بریک لگائی۔۔۔ اور تب ہی

حویلی کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔

وہ گاڑی فل سپیڈ میں اندر لے کر گیا تھا۔۔۔ اور پھر بریک لگاتے

گاڑی پورچ میں روکی۔۔۔۔

سٹرینگ ویل پر دونوں ہاتھ سختی سے رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

بلیک کاٹن کی شلوار قمیض پہنے۔۔ بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیئے

وہ سامنے دیکھ رہا تھا دو سال بعد آج ادھر آیا تھا ۔۔۔۔۔۔۔

مگر ایسا لگ رہا کہ وہ ابھی ابھی چھوڑ کر جا رہی ہے۔۔ پھر وہی تکلیف ہوئی جو اس دن ہوئی تھی۔۔ مگر اب آ ہی گیا تھا تو اندر بھی جانا تھا۔۔۔۔

گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا۔۔۔۔ اور دروازہ بند کرتے۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے آنکھوں سے گاگلز اتارے تھے۔۔۔۔

سر جھٹکتے وہ اندر کی جانب بڑھا۔۔۔۔ سب ویسا ہی تھا۔۔۔ مگر کچھ بھی تو ویسا نہیں تھا۔۔۔

اندر آکر بھی تکلیف ہی ہوئی تھی۔۔۔

" ماشاءاللہ۔۔۔۔ شکر ہے تم نے بھی منہ دیکھایا۔۔۔۔ "سامنے سے آتے حیدر خان نے طنز کرتے اسے گلے سے لگایا۔۔۔ وہ خاموش ہی رہا۔۔۔

" جا کر اپنی بوڑھی دادی کو دیکھا تو اپنا چہرہ۔۔۔۔۔ تم بچے پتا نہیں اپنی لڑائی میں بوڑھوں کو کس بات کی سزا دینے لگتے ہو۔۔۔ " انہوں نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔

بالاج بنا کچھ بولے دادی کے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔

حویلی میں کافی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ اجالا اور وہاج آج کسی فنکشن میں اپنے کسی دوست کے گھر گئے تھے۔۔۔۔ ایسے میں حویلی میں اداسی چھا جاتی۔۔۔

" میرا۔۔۔ پتر۔۔۔۔ تو۔۔۔ بوڑھی دادی کو بھی چھوڑ گیا ہاں۔۔۔"

اسکا ماتھا چومتے انہوں نے خفگی سے کہا تو۔۔۔۔ انہیں عدن اور امن کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔ ورنہ اب تک تو وہ بالاج کو بتا چکی ہوتی۔۔۔

کچھ دیر ان کے پاس بیٹھنے کے بعد وہ ہانیہ بیگم سے ملا۔۔۔۔ پھر کافی دیر لاؤنج میں بیٹھا رہا۔۔۔ بے مقصد۔۔۔۔۔

رات کے کھانے کے بعد آخر اسے اپنے کمرے میں جانا ہی پڑا تھا۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔ تو دل شدت سے دھڑکا تھا۔۔۔ آخری بار جب اسنے دروازہ کھولا تھا تب اگلا منظر کتنا دلفریب تھا۔۔۔ مگر آج ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔ لائیٹ لگا کر وہ سب سے پہلے فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

اسکو آج حد سے زیادہ یاد آرہی تھی دل کی۔۔۔ ہالے کی۔۔۔۔ دل چاہ رہا تھا کہ کسی طرح اس کے پاس پہنچ جائے مگر پھر جب یہ یاد آتا کہ وہ خود نہیں رہنا چاہتی تھی اس کے ساتھ۔۔۔ تب چپ

ہو جاتا۔۔۔ مگر اب اس کی بھی بس ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

برداشت ختم ہوتے جا رہی تھی۔۔۔

شاور لے کر وہ باہر آیا تو کمرے کو اسکے بنا نا دیکھا جا رہا تھا۔۔

ابھی ہو جاتا برداشت مگر وہ ایک بار اس کمرے کو مکمل دیکھ چکا تھا۔۔ ایسے میں پھر ویران۔۔ اسکا دل بھی ویران کر رہا تھا۔۔

کافی دیر بالکونی میں کھڑے سگریٹ پیتا رہا۔۔۔ مگر سکون نہیں مل رہا تھا۔۔ کیسے بھی کر کے۔۔۔۔

میری برداشت کی حد ختم ہورہی ہے اب۔۔۔ "آخری گہرا کش " لیتے اسنے خود سے کہا تھا۔۔۔ آنکھوں میں سرخ ڈوریاں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

اندر پڑا موبائل جب زور سے رنگ ہوا تو وہ واپس کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔

موبائل سکرین کو دیکھا۔۔۔ جہاں خولہ کی کال آرہی تھی۔۔۔۔ کال یس کرتے اسنے موبائل کان سے لگایا۔۔ اور خود رائٹنگ ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

💙💛"

گرے آؤٹ فٹ میں ملبوس۔۔ سیاہ چھوٹے بالوں کو ہمیشہ کی طرح درمیان سے مانگ نکال کر کھلا چھوڑے۔۔ اسنے دائیں جانب سے کان کے پیچھے کئے ہوئے تھے۔۔ یوں ایک ہی کان میں میں پہنا سلور رنگ کے ائیر رنگ نظر آرہا تھا،۔۔۔ جبکہ دوسرا بالوں تلے چھپ گیا تھا۔۔ ہلکے میک اپ میں۔۔۔ وہ لان میں رکھی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

معراج تو آفس گیا ہوا تھا۔۔ باقی سب اندر تھے۔۔۔ ایسے میں اسنے بالاج کو کال ملا لی۔۔۔

کیسے ہیں لالا۔۔۔ اب فون بھی نہیں کرتے۔۔۔ "اسنے خفگی سے "
کہا۔۔ اب وہ فون کم کرنے لگا تھا۔۔

بس معروف ہوتا ہوں۔۔۔ تو یاد نہیں رہتا۔۔۔ پھر ٹایم کا بھی "
مسئلہ ہوتا ہے۔۔ میں جب فارغ ہوں۔۔ تب تم لوگ سو رہے
ہوتے ہو۔۔۔ "وہ رولنگ چیئر پر جھولتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔
سیاہ آنکھوں میں حزن طاری تھا۔۔۔وہ پہلی بات

تو دانستہ طور پر چھوڑ چکا تھا۔۔ جو خولہ نے بھی محسوس کیا۔۔ اب
جب وہ بتانا نہیں چاہ رہا تھا تو وہ کیا کریدتی۔۔۔۔

" یہ بات تو ہے۔۔۔ سحر نے کل دو تین بار کی کال۔۔۔ مگر پھر بات نہیں ہو سکی۔۔۔ "دور سے منہ بنا کر آتی سحر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ سحر ہر کسی کے ساتھ بہت اٹیچ تھی۔۔۔

" اچھا۔۔ کدھر ہے اب بات کروا دو اس سے۔۔۔۔ "اسنے سامنے رکھی اپنی بک اٹھائی۔۔ جس کے درمیان میں پن رکھ کر نشانی رکھی ہوئی تھی۔۔۔

" سحر ادھر آؤ۔۔ یہ بالاج ماموں سے بات کرو۔۔ "

سحر ذرا سی خوش ہوئی مگر میسنی بنی رہی۔۔۔ ذرا نا پتا لگنے دیا۔۔۔

خولہ ابھی اسکو اپنی گود میں بیٹھاتی ہی کہ اچانک اندر سے یمان کے رونے کی آواز آنے لگی تھی۔۔۔ اونچی اونچی۔۔۔ وہ بوکھلا گئی۔۔۔

اسک کیا ہوگیا۔۔۔۔ کہیں گر تو نہیں گیا۔۔۔۔ آففف۔۔ سحر " ادھر بیٹھو۔۔ یہ بات کرو ماموں سے۔۔۔ میں بس دو منٹ میں آئی۔۔۔ "سحر کو اٹھا کر کرسی پر بیٹھاتے موبائل بھی اسے پکڑایا۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ کبھی یمان سا سحر کو بالاج سے اکیلے میں بات نا کرنے دیتی کہ کہیں وہ کچھ بتا نا دیں۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ کیسی ہو سحر۔۔۔ کیا ہورہا ہے۔۔۔ "بالاج نے بک " کھولتے ہوئے پوچھا تھا محبت سے۔۔۔۔

میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔ میں بہت خفا ہوں "وہ اور منہ "
پھولاتی ہوئی بولی تو بالاج ہنسا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ کیا ہوا میرے بچے کو کس نے کچھ کہا۔۔۔ ماما نے "
تو۔۔۔ "بولتے ہوئے وہ چپ ہوگیا۔۔۔ بک جہاں سے کھلی وہاں
سٹیکی نوٹ چپکایا ہوا تھا۔۔۔

اس کی نظر جیسے ہی لکھائی پر گئی تو سانسیں جیسے پل بھر کو منتشر
ہوئی تھی۔۔۔

میں ہالے سے خفا ہوں۔۔۔ وہ مجھے اپنے ٹیونز بھائیوں سے کھیلنے "
نہیں دیتی ہے۔۔۔ کہتی کہ میں انہیں رلاتی ہوں۔۔۔ "وہ
اپنے ہی موڈ میں بول رہی تھی۔۔۔

بالاج جو نوٹ پڑھنے لگا تھا۔۔۔ وہ بری طرح چونکا۔۔۔

کون کس سے بات نہیں کرنے دیتی۔۔۔ "اسکی دھڑکنیں بالکل "
بھی معمول پر نہیں تھی۔۔۔ رنگت سرخ ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

سوری بالاج۔۔۔۔ میں بالکل بھی ہاتھ نہیں اٹھانا چاہ رہی)
تھی۔۔۔ وہ تو بس۔۔ پتا نہیں۔۔۔ (اسکی نگاہیں نوٹ پر اور کان

موبائل کی جانب متوجہ تھے۔۔۔ پل بھر میں پیشانی نم ہو گئی۔۔۔
پتا نہیں وہ کیا سن رہا تھا۔۔ اور کیا دیکھ رہا تھا۔۔

" ہالے ھور کی بات کر رہی ہوں یار ماموں۔۔۔ اسکے جو چھوٹے
ٹیونز بھائی ہیں نا۔۔ عدن اور امن۔۔۔ انکا کہہ رہی تھی۔۔۔
ہالے کھیلنے نہیں دیتی مجھے ان سے۔۔۔ "

بالاج کو لگا وہ غلط سن رہا ہے کچھ۔۔۔ حیرت کے باعث آنکھیں
باہر نکلنے کو تھی۔۔۔

) میں یہاں سے جا رہی ہوں۔۔ مگر میں آپکو چھوڑ کر نہیں جا
رہی۔۔۔ مگر اگر ابھی نہیں گئی تو مجھے، یقین ہے کہ آگے جا کر

ہمارا رشتہ اور خراب ہو جائے گا۔۔ آپ اپنی انا کو نہیں چھوڑیں گے۔۔ اور ایسے رشتے زیادہ وقت نہیں چل سکتے ہیں )

" اووو۔۔۔ کب۔۔۔ کیسے۔۔ مطلب۔۔۔ کے بھائی ہالے خدایا۔۔۔ "وہ ایک دم کرسی سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ نوٹ اب بھی ہاتھ میں تھا۔۔۔۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ دھڑکنیں کانوں گھونج رہی تھی۔۔۔

" آپ تو ادھر آپ نے نہیں دیکھے ہوئے۔۔ افقف میں بھی نا۔۔۔ آتے ہی نہیں ہیں۔۔ اچھا رکیں۔۔ میں نا مما کے آنے سے پہلے آپکو انکی فوٹو بھیجتی ہوں۔۔ "وہ سب ناراضگی بھولے اب خوش ہوگئی تھی۔۔۔

میں انتظار کروں گی۔۔ کب آپ اپنی انا کو مار کر ہمارے رشتے )

کے بارے میں سوچیں گے۔۔۔۔ میں یہاں سے جانے کے بعد

روز انتظار کروں گی۔۔ سائیں۔۔۔

اگر اپکو مجھ سے محبت ہوئی یا مجھ سے جڑی کسی بات میں دلچسپی

( ہوئی تو اپ ضرور آئیں گے۔۔۔۔۔ سنہری۔۔۔

لکھا ہوا ختم ہوگیا۔۔۔ بکی سانسیں جیسے چل کر آحسان کررہی تھیبے

یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔۔ کچھ سوچا سمجھا نہیں جا رہا تھا۔۔ مطلب

وہ اسکا انتظار کرتی رہی اور اس نے ایک کال بھی نہیں کی۔۔۔

خدایا۔۔۔۔

مطلب وہ رہنا چاہتی تھ ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

مطلب وہ اب انتظار کر کے تھکنے لگی ہو گی۔۔۔۔ افف یہ کیا ہوگیا تھا۔۔۔

سحر ایسے مزاق کون کرتا۔۔۔ "اسے سحر کی بات پر ایک زرا" بھی یقین نہیں تھا جبھی بولنا چاہا پریشانی سے۔۔۔ بار بار کنپٹی کو مسلتے وہ ادھر ہی کھڑا تھا۔۔۔

افف ماموں۔۔ زرا موبائل تو دیکھیں۔۔فر ہی یقین ہو گا " آپکو۔۔۔ "وہ دوبارہ خفا ہوئی۔۔۔

سیکنڈ سے بھی پہلے اسنے موبائل کی سکرین آن کی۔۔۔ میسج کھولے۔۔۔ جہاں دو فوٹوز بھیجی ہوئی تھی سحر نے۔۔۔

فوٹو لوڈ ہورہی تھی۔۔ وہ وہ دعا کررہا تھا کہ سب مزاق ہو۔۔۔ مگر۔۔۔۔

پہلی فوٹو لوڈ ہوئی۔۔۔۔ دو تقریباً تین سے چار ماہ کے بچے تھے وہ دونوں۔۔۔ بالاج کو لگا کہ اب وہ سانس نہیں لے پائے۔۔۔ اتنی بڑی بات چھپائی۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا،۔۔۔

دوسری فوٹو۔۔ ہالے اور ایک بچے کی تھی۔۔۔ اس میں ہالے بھی کافی بڑی لگ رہی تھی۔۔۔ جبکہ بچا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا کھڑا ہورہا تھا۔۔۔ دونوں ہنس رہے تھے۔۔۔

پھر ایک اور فوٹو آئی۔۔۔ جس میں دلنشین نے دونوں بچوں کو اٹھایا ہوا تھا جبکہ ہالے اسکے ساتھ کھڑی تھی۔۔

بالاج نے ٹیبل کا سہارا لیا۔۔ اسکا دماغ سائیں سائیں کررہا تھا۔۔۔ آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔!

" یہ دیکھا نا۔۔ ان کی بات۔۔۔ "

اور بالاج نے ایک دم کال کاٹ دی۔۔ کچھ لمحے سکتے کی حالت میں دیکھتا رہا تینو فوٹوز۔۔ مگر کب ہوش آیا تو دماغ غصے و غم کے باعث پھٹنے لگا تھا۔۔

💚💙

ہوا کیا ہے سحر۔۔ کیوں منہ بنا رہی ہو۔۔۔ "خولہ نے اب خفگی " سے کہا۔۔

وہ ابھی ہی باہر آئی تھی مگر سحر کو تقریباً رونے کے موڈ میں دیکھتے ہوئے بولی "کوئی پیار ن💐 کرتا مجھ سے۔۔ بالاج ماموں نے بھی کال کاٹ دی۔۔۔ "وہ بس رو ہی دی تھی۔۔

کال کاٹ دی۔۔۔ اسے حیرت ہوئی۔۔ ادھر دو موبائل زرا۔۔ " کال کیوں کاٹی۔۔ شاہد اپ سے کٹ۔۔۔۔۔ "اس سے موبائل لیتے جب سکرین ان کی تو باقی کے لفظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔

سکرین پر بالاج کی چیٹ آن تھی۔۔۔ اور یکے بعد دیگر تین فوٹوز۔۔۔ وہ بھی دلنشین امن عدن اور ہالے کی۔۔۔

" یہ۔۔۔ یہ۔ کیا۔ کیا سحر۔۔۔ "

وہ صدمے سے بولی تو سحر نے تھوڑا سا سر ترچھا کر کے موبائل کو دیکھ کر یہ جاننے کے کوشش کی کہ وہ کون سا کارنامہ دیکھ کر پریشان ہورہی تھی۔۔۔

" مما یہ تو بالاج ماموں کو دی ہیں فوٹوز۔۔۔ آپ کو پتا ہے۔۔ وہ اتنے حیران ہورہے تھے۔۔ مجھے تو بڑا مزا آیا۔۔۔ "سحر ایک دم خوش ہوتے بتانے لگی۔۔۔ خولہ اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئ تھی۔۔۔

کچھ لمحے تو پریشانی سے چپ ہوئی رہی مگر پھر ایک دم سے خوش ہوگئی۔۔۔ بہت خوش۔۔ اب اگر بالاج کو پتا چل ہی گیا تھا تو وہ ضرور آجاتا۔۔ اور پھر دل کو منا لیتا۔۔ پھر سب ٹھیک ہو جاتا۔۔

اففف۔۔

سحرررر۔۔۔ میری پیاری۔۔ لاڈ دلاری بیٹی۔۔۔ "ایکدم سے " سحر کو زور سے گلے لگاتے ہو چہکتے ہوئے بولی۔۔ سیاہ چمکتی آنکھیں چھوٹی ہوگئی تھی۔۔۔ سحر حیران پریشان مگر خوشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

💜💚

ماں۔۔۔ ماں۔۔۔ "اسنے زور سے دروازے بجایا تو ہانیہ بیگم نے "
حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔ جو شعلہ برساتی نگاہوں سے سب
دیکھ رہا تھا۔۔

یہ۔۔۔ یہ کون ہے۔۔ "اس نے موبائل کی سکرین انکی طرف کی "
تو۔۔ وہ حیرت زدہ ہوگئی۔۔۔

حیدر صاحب بھی آٹھ بیٹھے تھے۔

یہ۔۔۔ بالاج۔۔ وہ۔۔۔ "

وہ تکلیف سے ہنسا۔۔ "مطلب آپ بھی۔۔۔ ہاں۔۔۔ مطلب میں اتنا گیا گزرا ہوں کہ مجھے یہ بھی نا بتایا جائے کہ تم باپ بنے ہو۔۔۔ واوو۔۔۔ "اسنے تالیاں بجائی۔۔۔ کنپٹی کی رگیں تنی ہوئی واضح ہورہی تھی۔۔۔

بالاج۔۔۔ وہ۔۔۔۔ ان کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا کہیں۔۔ "
وہ شدید بوکھلا گئی تھی۔۔۔

کیا رات کے وقت ہنگامہ مچایا ہوا ہے ہاں۔۔۔ بہت اچھے بات " ہوتے تو پہلی بیٹی کو ہی ساتھ رکھتے۔۔۔ بیوی اور بچی کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے۔۔ تب تو نہیں آیا خیال اب ماں پر برس رہے ہو۔۔۔ "حیدر خان غصے سے بولے۔۔۔

سوری۔۔۔ "اسنے ہانیہ بیگم کے کندھوں کو تھامتے نرمی سے" کہا۔۔۔ بس لہجہ ہی نرم تھا۔۔۔ "مگر میرے ساتھ ہی اچھا نہیں کیا۔۔۔ بالکل بھی اچھا نہیں۔۔۔ انکو دیکھتے وہ شکوہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا پھر حیدر خان کی جانب مڑا۔۔۔ "ٹھیک ہے اب میں بنتا ہوں۔۔ اچھا باپ۔ لے آتا ہوں اپنے بچے اپنے پاس۔۔۔ کیسے لاؤں گا۔۔۔ اس پر کوئی گلہ نا کرے اس بار۔۔۔۔ "سرد لہجے میں کہتے وہ جیسے آیا تھا۔۔ ویسے ہی واپس نکلتا چلا گیا۔۔۔

💙💚

اگلے دو دن ایسے ہی گزر گئے۔۔ آج خولہ معراج اور یمان

گلوسری کرنے گئے تھے۔۔ دلنشین کو بھی لے کر جانا چاہا مگر وہ

نہیں مانی۔۔۔ سحر تنگ بہت کرتی تھی جبھی خولہ اسے نا لے کر گئی

تھی۔۔۔

ہالے اب چپ کر کے سو جاؤ نا۔۔۔ "دل نے تھک کر کہا تو "

ہالے یاک منٹ کے لیے بالکل چپ ہوگئی تھی۔۔۔

امن کاٹ میں سو رہا تھا جبکہ عدن انکے ساتھ لیٹا ہوا تو۔۔۔

دونوں نہیں سو رہے تھے۔۔۔

ماما فر سحر تو نہیں نا آئے گی ادھر "اسنے دھیرے سے پوچھا "
کہیں وہ ہی نا ڈانٹ دے۔۔۔

نہیں آتا کوئی۔۔ اب آواز نا آئے۔۔۔ "اب کہ اسنے سختی سے "
کہا تو ہالے سچ میں آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔ ۔

کچھ دیر بعد ہالے تو سو گئی ۔۔ مگر عدن ویسے ہی جاگا ہوا تو۔۔۔بار بار ملتے کبھی ہالے کے منہ کر ہاتھ رکھتا کبھی اسکے ہاتھوں کی پکڑنے کی کوشش کرتا۔۔۔ ہالے نا اٹھ جائے اسی وجہ سے وہ عدن کو اٹھا کر بیڈ سے اتری۔۔۔ اور نیچے بیٹھی۔۔۔۔ فر والے ہلکے نیلے رنگ کے رگ کے اوپر ڈارک بلو فلور کشن رکھے ہوئے تھے۔۔۔

جیسے جیسے ہالے بڑی ہوتی جا رہی تھی۔۔ دلنشین کا کمرہ بالووں سے بھرے لگا تھا۔۔۔ بڑے بڑے ٹیڈی بیئرز۔۔۔ پو۔۔ ڈورے مون۔۔ مکی ماؤس۔۔ اور پھر طرح طرح کے بھالو۔۔۔۔ کمرے کی یہ سائیڈ تو بالکل کھلونوں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔ یہاں وہ سب بیٹھ کر کھیلتے تھے۔۔

عدن کو وہاں ہی لیٹاتے وہ خود بھی ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔

وائٹ کلرڈ کھلی شرٹ کے ساتھ کریم کلر کی جینز پہنے۔۔ اسنے سنہرے گھنگھریالے بالوں کا میسی سا جوڑا بنایا ہوا تھا۔۔ جس اے کچھ بال چہرے پر جھول رہے تھے۔۔ بنا میک اپ کے۔۔۔ وہ اداس ادس سی لگ رہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب عدن ادھر ہی سو گیا تو اسپر منی کمفرٹر ڈالتے وہ وہاں سے اٹھ گئی۔۔ اب تینوں سو گئے تھے۔۔۔

سحر کو دیکھنے کی غرض سے وہ باہر نکلی۔۔۔

سحر۔۔۔ سحر۔۔ "اسنے آواز دی مگر سحر کی کوئی آواز نا" آئی تھی۔۔۔

سحر کدھر ہو۔۔۔ سحر آؤں میں نی۔۔۔۔۔۔ سیڑھیوں سے" اترتے اسنے نیچے جانا چاہا مگر پھر تھم گئی تھی۔۔۔ بالکل شل سی ہو گئی۔۔۔۔

جب لاؤنج میں آتے شخص کو دیکھا تھا۔۔۔ ڈارک بلو ٹو پیس کے ساتھ وائٹ شرٹ۔۔۔ حسب معمول شرٹ کے اوپری بٹن کھلے تھے۔۔۔ بال جیل سے سیٹ کیئے۔۔۔ سحر کو اٹھائے وہ کچھ کہتے ہوئے اندر آرہا تھا،۔۔۔ جب آواز سنتے وہ بھی مڑا۔۔۔۔۔ اور وہ بھی ساکت ہوگیا۔۔۔۔

سحر اونچا اونچا کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔ مگر سن کون رہا تھا۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ دلنشین رکنا چاہ رہی تھی مگر وہ نیچے اترنے لگی تھی۔۔ کسی خواب کی ایک کیفیت میں۔۔۔ بالاج بالکل ساکت سانس روکے پورے دو سال بعد اسے دیکھ رہا تھا سامنے

جججججج

" بالا ججججج مامو۔۔۔۔ "

ہے اتنے زور سے چینخی کے فسوں ٹوٹتا چلا گیا۔۔۔ دلنشین ادھر ہی رک گئی۔۔ جبکہ بالاج نا سمجھی سے سحر کو دیکھا۔۔۔ اسکا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔۔ دلنشین لب بھینچے چہرہ جھکا۔۔۔ اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ سامنے تھا۔۔۔۔ اسکا دل الگ شور مچائے ہوئے تھا۔۔۔ اور ڈر الگ لگ رہا تھا۔۔۔ ابھی وہ اپنے بچوں کو دیکھتا تو کتنا شور مچاتا۔۔۔ اسے ابھی سے سوچ کر ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔۔

اتاریں۔ مجھے نیچے میں ابھی مام کو کال کر کے بتاتی ہوں۔۔۔ " کب سے کہہ رہی تھی سنتے کیوں نہیں۔۔ "سحر نیچے اترنے کے لیے بے تاب ہونے لگی۔۔ اسے جلدی سے سب کو بتانا تھا۔۔

بالاج نے خاموشی سے اسکو نیچے اتارا تو وہ بھاگتے ہوئے اندر گئی تھی۔۔ ساتھ ساتھ اونچا اونچا کچھ بول بھی رہی تھی۔۔

بالاج کی نگاہوں کا مرکز وہی تھی فقط۔۔۔ وہ اسکی جانب بڑھنے لگا تو دلنشین نے ڈر کر قدم پیچھے لئے۔۔ اور پھر وہ پیچھے ہوتی گئی۔۔ اتنا کہ سیڑھیوں تک پہنچ گئی تھی۔۔۔ "زرا سکون نہیں ہے۔۔ مجھے کچھ پل سکون دے دو۔۔ مجھے۔۔ ایک بار۔۔ وہ بولتے ہوئے رکا۔۔۔ اس انا کے مارے کا انا کو مارنا بہت تکلیف دہ

تھا۔۔ وہ جو ہر بات کا حکم دیتا تھا آج التجا کرنی پڑ رہی تھی۔۔۔اور یہ بہت تکلیف دہ تھا۔

" صرف کچھ پل سب بھول کر میرے سینے سے لگ جاؤ۔۔ صرف کچھ پل۔۔۔ پھر چلی جانا۔۔ مگر پلیزز۔۔ میں شدید تکلیف میں ہوں۔۔۔ "اس انا زادہ نے آخر انا مار ہی دی۔۔۔۔

سیڑھیوں پر کھڑی اسکی بیوی اب پلٹی۔۔ ایک پل کو سب یاد آیا۔ اسکی محبت۔۔ فکر کرنا۔۔ شدت پسندی۔۔ محبت بھرے لمحات۔۔۔ تو دل کیا اسکے سینے پہ سر رکھ کر رو دے مگر پھر جب اسکے سارے ستم۔۔ اسکی دی ہوئی ساری تکلیف۔۔ وہ۔ وحشی روپ۔ وہ بولے گئے زہریلے جملے۔ سب یاد آیا تو۔۔ سر خودبخود ہی نفی میں

ہلتا اس خوبرو شخص کو ایک بار پھر شدید تکلیف سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔

؛زیادہ دکھ اس بات کا تھا کہ وہ دو سال تک لینے نہیں آیا۔۔ ایک بار کال تک نہیں کی۔۔ کچھ پوچھا تک نہیں۔۔ وہ کب تک اسکے سر پر مسلط رہتی۔۔ اگر وہ محبت کرتا ہی نہیں تھا تو اب کیا زبردستی اسکے ساتھ رہتی۔۔ یا محبت کے بغیر۔

میری اولاد کو مجھ سے دور کر دیا۔۔ خود کو بھی دور کر دیا مجھ" سے۔۔۔ دو سالوں سے ایک پل کو سکون نہیں ملا۔۔۔ اپنی اولاد کو دیکھے اتنا عرصہ گزر گیا۔۔۔ کیا اب بھی کوئی سزا ہے جو مجھے دینی رہتی ہے۔۔ "پل میں اس تک پہنچتا اسکو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف موڑتا وہ بے بسی سے بولا تھا۔۔

سزا دی ہی کب ہے۔۔۔ میں تو ابھی اس ان چاہے بندھن سے "
بھی آزاد ہونا چاہتی ہوں۔۔یہی چاہتے ہیں نا آپ۔۔ٹھیک ہے۔۔
میں طلاق چاہتی ہوں آپ سے۔۔ "وہ اسکی سماعتوں میں زہر
گھول رہی تھی۔۔۔

طلاق چاہتی ہو۔۔ "اتنی کم آواز کہ وہ پاس تھی تبھی سن "
پائی۔۔۔ جب اسکے منہ سے طلاق لفظ سنا تو احساس ہوا کہ و
بول چکی تھی۔۔ بالاج کے ہاتھ کی گرفت بازو پہ شدید سخت
ہوئی۔۔ اسکی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔ "اس نے چہرہ کچھ اور پاس کیا۔۔۔۔ "

ن۔۔۔ نہیں۔۔ وہ۔۔۔۔ غلطی۔۔۔ سے۔۔۔۔ "اسنے جھٹ نا" میں سر ہالایا۔۔ ایک بار پھر اسکا اتنا قریب آجانا۔۔ سانسوں بکھیر چکا تھا۔۔۔ اسکے وجود سے اٹھتی سحر انگیز خوشبو۔۔ اسکے سانسوں کی اگ سی تپش۔۔۔ اسکی پشانی و گردن نم ہوئی تھی۔۔۔

بالاج کچھ پل اسے دیکھتا رہا۔۔۔ خاموشی سے۔۔۔۔۔ بے تاب نگاہوں سے۔۔۔ پھر اچانک ہی دوسرا ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے اسے اپنے قریب کرتے۔۔ زور سے سینے میں بھینچ گیا۔۔۔۔

دلنشین گھبرا گئی مگر دور نا ہوئی تھی۔۔۔۔ پتا نہیں وہ دونوں ایک دوسرے کے خفا تھے بھی کے نہیں۔۔۔

بالاج نے تھوڑی اسکے کندھے پر رکھی۔۔۔ اور آنکھوں کو بند کرگیا۔۔۔ پورے وجود میں سکون اترتا چلا گیا تھا۔۔۔ گہرا سکون۔۔۔ گرفت نرم کردی مگر دور نا ہونے دیا۔۔

سوری۔۔۔۔ "وہ بہت دھیرے سے بولا تو دلنشین کچھ نا " بولی۔۔ دل زور اے دھڑک رہا تھا۔ چہرے کا رنگ گلابی ہوگیا۔۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی کہ ابھی تو ٹھیک ہے جب عدن اور امن کا پتا چلا تو۔۔۔۔

اور پھر ایک دم دور ہو ہی۔۔ بالاج نے ہونے دیا۔۔ مگر کمر پر سے بازو نا ہٹایا۔۔۔

اب بھی کیوں آئے۔۔۔ کیا ضرورت تھی آنے کی۔۔۔۔ "
ہاں۔۔۔ آپکو مجھ سے کوئی محبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت محبت ہے تم سے۔۔۔۔ "دوسرے ہاتھ سے اسکے چہرے پر " بکھری لٹوں کو پیچھے کرتی وہ گھمبیر آواز میں بولا۔۔۔ دلنشین سانس روکے سن رہی تھی۔۔

بہت محبت ہے۔۔۔ اتنی کہ دو سالوں میں کبھی چین نہیں " ملا۔۔۔۔ کبھی سکون سے سو نہیں سکا۔۔۔ ہر جگہ تم ہو کر بھی کہیں نہیں تھی۔۔۔۔ مجھے بہت یاد آتی تھی۔۔ اتنا کہ لگتا کہ رو دوں گا۔۔۔۔۔ ہالے کی بھی بہت یاد آتی تھی۔۔۔۔ "وہ جھک کر

ااسکے نقوش کو چھوتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔ اسے اس وقت اور کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔

تو کیوں۔۔۔ نہیں آئے ہاں۔۔۔۔ "وہ بے ساختہ شکوہ کر گئی پھر" اپنے ہی لب دانتوں تلے دباتے چہرہ جھکا گئی۔۔۔

مجھے لگا تم مجھے چھوڑ کر گئی ہو۔۔۔ تم رہنا ہی نہیں چاہتی میرے" ساتھ۔۔۔ "اسکے لبوں کو دیکھتے وہ افسردگی اے بولا تو دلنشین نے چہرہ اٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر اسکی بے باک نگاہوں کی بے بے باکی دیکھتے چہرہ جھکانا چاہا مگر وہ اسکی تھوڑی کو اٹھاتے اسکو چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

آنکھیں ناک۔۔ گال۔۔ ماتھا۔۔۔ چھونے کے جب لبوں کو دیکھا تو پہلے سے گھبرائی ہوئی دلنشین اور گھبرا گئی تھی۔۔۔ "نہیں۔۔۔ نہیں۔۔ بالاج سحر آجائے "اسنے سر نفی میں ہلاتے کہنا چاہا۔ مگر وہ نہیں سن رہا تھا۔۔۔

اسکے چہرے پر جھکا۔۔ دلنشین آنکھیں زور سے بند کر گئی۔۔۔۔ ابھی وہ اسکے لبوں کو چھوتا ہی کے اچانک بہت شور ہوا۔۔۔

دلنشین ایک دم دور ہوئی۔۔۔ بالاج لب سختی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔ اسکی آنکھیں خمار کے باعث گلابی ہورہی تھی۔۔۔

اوپر سے ہالے کی چیخ کر رونے کی آواز پر دلنشین گھبرائی۔۔۔

بالاج نے بھی اوپر دیکھا۔۔۔۔

ہالے۔۔۔۔: "وہ ہلکا سا بڑبڑائی۔۔۔ اور پھر بالاج سے دور ہوتے "

اوپر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔۔

کبھی آواز دینے کا تکلف تم ہی کر ڈالو

.ہمیں آنا تو ہے واپس ذرا سا، مان رہ جائے

اسکے چہرے پر جھکا۔۔ دلنشین آنکھیں زور سے بند کر گئی۔۔۔۔۔

ابھی وہ اسکے لبوں کو چھوتا ہی کے اچانک بہت شور ہوا۔۔۔ ۔

دلنشین ایک دم دور ہوئی۔۔۔ بالاج لب سختی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔ اسکی آنکھیں خمار کے باعث گلابی ہورہی تھی۔۔۔

اوپر سے ہالے کی چیخ کر رونے کی آواز پر دلنشین گھبرائی۔۔۔ بالاج نے بھی اوپر دیکھا۔۔۔

ہالے۔۔۔؛ "وہ ہلکا سا بڑبڑائی۔۔۔ اور پھر بالاج سے دور ہوتے " اوپر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔

بالاج نے آنکھیں زور سے بند کرتے پھر کھولی تھی۔۔۔ اور پھر وہ بھی اوپر کی جانب بڑھا تھا۔۔

کمرے کا دروازہ جیسے ہی کھلا تو چھوٹے چھوٹے ایک کے بعد دوسرے بالو اکر دروازے کھول لگتے گئے تھے۔۔۔

ہلکے گلابی رںگ کی شرٹ ٹراؤزر پہنے۔۔۔ ہلکے گھنگھریالے سے بال بکھرے ہوئے تھے چہرے پر رونے کے باعث چہرہ شدید گلابی ہوگیا تھا۔۔۔

ہالے۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ کیوں رو رہی ہو۔۔۔ "ایک پل کو بالاج " کے بھالئے وہ ایک دم سے ہالے کے لیے فکرمند ہوئی تھی۔۔۔

پھر لے گئی اٹھا کر عدن۔۔۔ کو۔۔۔ یہاں سے۔۔۔ کہاں "
سے۔۔ لاؤں۔۔ گی۔۔ میں اب۔۔۔ "اسکے سینے سے لگے وہ
ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتا بالاج بالکل ساکت ہوگیا تھا۔۔۔ دروازے
کے ہینڈل پر رکھے ہاتھ کی گرفت انتہائی سخت ہوگئی۔۔۔ وہ سانس
روکے سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

ابھی دلنشین کچھ کہتی ہی کہ اچانک پھر۔۔۔ کاٹ میں سویا امن۔
اور پھر نیچے سویا۔۔ عدن کے رونے کی آواز آئی۔۔ ہالے رو کر
ان کو بھی جگا چکی تھی۔۔۔

جب دونوں کی آواز سنی تو وہ ایک دم سے شرمندہ ہوگئی۔۔ ہلکا سا چہرہ نکال کر نیچے کھلونوں والی جگہ کو دیکھا تو اور پھر دلنشین کو۔۔۔ "ماما جانی وہ۔۔۔۔ "اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اسکی نگاہ عین دروازے میں کھڑے بالاج پر گئی تھی۔۔۔

بالاج کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرے۔۔ پہلے کس کی طرف جائے۔۔ وہ بس دیکھ رہا تھا۔۔ پورا کمرہ مختلف بھالوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

ہالے نے چھوٹے چھوٹے ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر آنکھیں مسلی۔۔ وہ شخص غائب نا ہوا تو ہالے ایکدم سے چہرہ چھپا گئی۔۔۔۔

دلنشین نے گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔ ایک بار بھی پھر بالاج کو نہیں دیکھا۔۔۔

ماما۔۔۔ یہ۔۔۔ تو۔۔۔ وہ میرے۔۔ فوٹو۔۔ والے بابا۔۔ " ہیں۔۔۔۔ "اسکے کان کے بالکل پاس ہوتے اسنے سرگوشی میں شاید پوچھا، تھا یا بتایا تھا۔۔۔

دلنشین کچھ نہیں بولی۔۔۔۔۔

دفعتاً بالاج کو ہوش آیا۔۔۔ وہ مظبوط قدم اٹھاتے اگے بڑھا۔۔۔ اور سب سے پہلے عدن کو اٹھایا۔۔۔ دل کانوں میں شدت سے گھونج رہا تھا۔۔ گول مٹول سا۔۔ اس ہی کے نقش والا عدن بالکل

چپ ہو گیا۔۔۔ وہ اسے دیکھتا رہا پھر اسکے ماتھے پہ بوسہ دیا۔۔ پھر کاٹ کے پاس آیا۔۔ اور امن کو اٹھایا۔۔ تو اسے حیرت ہوئی۔۔ دونوں میں فرق کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ بس آنکھوں کو کلر مختلف تھا۔ ورنہ دونوں ہی ایک جیسے تھے۔۔۔

دلنشین سانس روکے ہوئے تھی۔۔۔۔ "ماما بتائیں نا۔۔ "ہالے کو بے چینی ہوئی۔۔ وہ کن اکھیوں سے بالاج کو بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکے چہرہ گلابی ہوا تھا۔۔ شائے طبیعت کے باعث۔۔۔

دلنشین نے ہالے کو دیکھتا سر ہلایا تو جہاں وہ بے فکر ہوئی وہیں ایک اور فکر لگ گئی۔۔ "ماما۔ تو پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔ میں تو تیار بھی نہیں ہوئی۔۔ پاگل سی لگ گئی ہوں۔۔ اب بابا کیا سوچیں

گے "ہر وقت تیار رہنے والی ہالے کا فکرمند ہونا بھی بنتا تھا۔۔۔۔

دلنشین نے اسے گھورا تو وہ چپ ہو گئی۔۔۔

بالاج دونوں کو لئے اسکے پاس آیا۔۔۔ اور کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔۔

وہ بار بار انکے ماتھے پہ بوسہ دے رہا تھا۔۔۔۔

دلنشین نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ کیا اسے پہلے کا پتا تھا یا ابھی پتا چلا۔۔۔۔

بالاج نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ شکوہ کناں نظروں سے۔۔۔۔

اور پھر ہالے کو۔۔۔ ہالے اور چھپ گئی۔۔۔

اچھا نہیں کیا تم نے بالکل بھی "وہ خفگی سے بولا تھا"

عدن دلنشین کو دیکھتے ہی رونے لگا تھا۔۔ جبھی اس نے آگے جھک کر اسکی گود میں دیا۔ و۔ ہ۔ سانس روک گئی تھی۔۔۔۔

سوچ کر تو آیا تھا کہ بہتبر اور پیش آؤں گا۔۔ "اسنے ہالے کو" دیکھا۔ جو چھپ کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔

دلنشین پورا چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔۔۔

بالاج نے امن کو ساتھ لیٹایا اور ہالے کو دیکھا تھا۔۔ اسکا بھرے جا رہا تھا۔۔۔

بابا کے پاس نہیں آؤ گی۔۔۔ "اسنے ہالے کو دیکھتے ہوئے "
کہا۔۔۔ وہ معصوم سا مسکراتی دلنشین کو مدد طلب نگاہوں سے
دیکھنے لگی تھی۔۔۔ جبھی بالاج نے ایک ام آگے ہوتے اٹھایا
تھا۔۔۔ اور سینے سے لگایا۔۔۔۔۔۔

دلنشین نے تھوڑا سا چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ جو اب دیوانہ وار
اسکے چہرے پر بوسہ دے رہا تھا۔۔۔۔

ہالے اب دم سے گھبرا گئی۔۔۔ وہ رونے والی ہوگئی تھی۔۔۔۔
ایک تو بالاج سے پہلی بار ملی تھی اوپر سے بار بار ماتھا چھونا۔۔۔

دلنشین نے اسے روکنا چاہا مگر روک نہیں سکی۔۔۔ وہ اب کیا کہتی۔۔۔ دو سال دور رکھنے کے بعد اب دور رہنے کا تو کہہ نہیں سکتی تھی۔۔۔

بالاج ماموں۔۔۔ "تبھی سحر ہانپتی کانپتی ادھر آئی تھی۔۔۔ "

میری بیٹی۔۔۔۔ "بالاج نے زور سے اسے گلے سے لگایا" تھا۔۔۔ ہالے رونے لگی تھی اب۔۔۔

کتنا تڑتا تھا میں۔۔۔ اسکو گلے لگانے لے لے۔۔۔ "اسنے" ہالے کے آنسو صاف کئے۔۔۔ دلنشین چپ چاپ اسے دیکھ رہی

تھی اب۔۔ اامن اور عدن سے حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ سحر الگ پریشان ہورہی تھی۔۔۔

ماما کو بتا دیا۔۔۔ وہ جو خوشی سے پاگل ہونے والی تھی۔۔ افففف" ہالے چپ کر جاؤ۔۔ میرے کان خراب کرو گی کیا۔۔۔ "سحر ان دونوں کو بتا رہی تھی مگر ہالے کا نام چپ ہوتا دیکھ کر اسے بھی ساتھ سنائی۔۔۔

ہالے ایک دم چپ ہوگئی شدید مزاحمت کرنے پر بالاج نے اسے نیچے اتار دیا۔۔ وہ پل میں دور ہوئی تھی اس سے۔۔

دیکھو۔۔ کتنا دور کر دیا تم نے ان کو مجھ سے۔۔ "اسکا دل دکھا "
تھا۔۔۔ ایک وقت تھا وہ چھوٹی سی اسکے ساتھ کتنا ہنستی تھی۔۔
اب ڈرنے لگی تھی۔۔۔

ماموں یہ دیکھ لیئے نا عدن اور امن۔۔۔ انکا بتا رہی تھی اس "
" دن۔۔ آپکو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا،۔۔ اب آیا۔۔

دلنشین نے اسے گھورا تو۔۔۔ تو یہ بتا چکی تھی۔۔۔ جبکہ بالاج نے
سحر کو پاس کیا۔۔ اور گال کو چھوا۔۔۔ "بس ایک آپ سے خفا
نہیں ہوں۔۔۔ اور یقین بھی آگیا۔۔ "اسے سحر پاس تو بہت
پیار آرہا تھا،۔۔۔

میں نا کہتی تھی۔۔۔" وہ فخریہ سی بولی تو وہ ہنسا تھا۔ بار بار نگاہیں بھٹک کہ ساتھ بیٹھی دلنشین پر جاتی تو کبھی بچوں پر۔۔ اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ سب اسکے پاس تھے۔۔ اتنے کہ وہ انہیں چھو سکتا تھا۔۔۔

💙💚

وہ سفید اوور ٹی شرٹ کے ساتھ بلو جینز پہنے۔۔ سنہرے بکھرے بال۔۔۔بیڈ پر سمٹ کر بیٹھی روئے جب رہی تھی۔۔۔ آج صبح ہی اسکی وہاج سے سیرئس والی لڑائی ہوگئی تھی۔۔۔ وجہ تھی کہ تو کل گیتی کی شادی میں گئے تھے۔۔ وہاں ہی وہ کافی دیر زین سے بات کرتی رہی۔۔۔ اسے نہیں پتا تھا کہ زین اسے پسند کرتا ہے۔۔۔ مگر

وہاج کو تو پتا تھا۔۔۔ تبھی کل رات بھی وہ کافی خفا تھااس سے۔۔۔ اور آج صبح تو اسے ڈانٹ بھی گیا۔۔۔۔ تب سے وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔ اسے وہاج نے کبھی نہیں ڈانٹا تھا۔۔ اب جب ڈانٹا تو اس سے برداشت نہیں ہورہا تھا۔۔

سر درد سے شدید پھٹنے لگا تو وہ اٹھی تھی۔۔۔۔ واڈروب کھولتے اسنے اندر چھپا ایک باکس نکالا۔۔۔ اور اس میں سے سفید کاغز نکالا تھا۔۔۔۔

ان دو سالوں میں وہ حد درجے کم کر گئی تھی ڈر گز لینا۔۔ وہاج اسکا خیال ہی اتنا رکھتا۔۔۔ مگر اب اس سے اور برداشت نہیں ہورہا تھا۔۔۔ تبھی مجبوراً اسے لینا پڑا۔۔۔

یہ اسنے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔۔۔

وہ واڈ روب بند کرتے پیچھے مڑی ہی تھی کہ تبھی کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔

وہ ایک دم شدید گھبرا گئی۔۔۔۔ ہاتھ پیچھے چھپاتے وہ خود بھی پیچھے ہونے لگی تھی۔۔۔

بلیک ہڈی پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے وہ اندر آیا۔۔ دروازہ لاک کرتے جیسے ہی مڑا تو اجالا کو دیکھ کر ایک ٹھٹکا۔۔۔۔۔

اسکا پورہ چہرہ رو کر گلابی ہو چکا تھا۔۔۔ وہ اب ڈرتے ہوئے۔۔ سر نفی میں ہلاتے پیچھے ہوتے جا رہی تھی۔۔۔۔ آنکھیں مسلسل برس رہی تھی۔۔۔۔

وہاج کا پہلے سے گھوما دماغ اور گھوم گیا۔۔۔ وہ پل میں اس تک پہنچا تھا۔۔۔

کیا ہے ہاتھ میں۔۔۔ "وہ سرد لہجے میں بولا تو اجالا اور رونے لگی" تھی۔۔۔۔ اسکا سر گھومنے لگا تھا۔۔۔

اجالا ہاتھ آگے کرو۔۔۔۔ "اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے وہ" ضبط کرنے کے باوجود اونچی آواز میں بولا تھا۔۔۔

اجالا بالکل دیوار کے ساتھ لگ گئی۔۔۔۔ پاؤں سے جان نکلے جا رہی تھی۔۔۔ اس سے کھڑا نہیں ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

"وہ بالکل اسکے پاس سمجھ نہیں آتی نہ تمہیں کچھ بھی۔۔۔" ہوتے غرایا۔۔۔ ساتھ ہی اسکا ہاتھ زبردستی آگے کیا تھا۔۔۔۔

"میں۔۔۔ م۔۔۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔ سو۔۔۔۔۔ اسنے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔

وہاج نے اسکے ساتھ سے کھینچا۔۔۔ "کیا بکواس کرتا ہوں

میں۔۔۔ ہاں۔۔۔ بولو بکواس کرتا ھیر تا ہوں۔۔۔ "اسنے اجالا

کا جبڑا دبوچا تھا شدت سے۔۔۔۔

کتنی مشکل سے اسے ڈر گز سے دور کر رہا تھا اور یہ لڑکی۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہاج۔۔۔ نہیں۔۔۔ "وہ روتے ہوئے مسلسل "

سر نفی میں ہلا رہی تھی۔۔۔

چلو۔۔ تم ایسے نہیں سنو۔۔۔ اب سب کو جب بتاؤں گا نا۔۔ "

تب جواب دینا۔۔۔ چلو۔۔۔۔ "اسنے کھینچنا چاہا۔۔ وہ ایسا نہیں

کرنے والا تھا۔۔۔ مگر اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں بچا تھا

شاید۔۔۔

چلو۔۔۔۔ بازو سے پکڑ کر جب آگے کرنا چاہا۔۔ عین تبھی وہ "

ہوش گھو چکی تھی۔۔ وہاج نے ایک دم اسے سہارا دیا۔۔۔۔۔۔

اسکا پورا وجود بخار میں تپتا سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاتھ سے سفید پیکٹ پاکٹ میں ڈالتے اسنے بانہوں میں بھرا۔۔۔۔

اور بیڈ پر لیٹایا تھا۔۔۔ اسکا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔۔ اس وقت۔۔۔۔

اسکے منہ پر پانی سے چھینٹے مارے۔۔ جب وہ نہیں جاگی تو وہ باہر نکل گیا تھا کمرے سے۔۔

مگر اتنا وہ سوچ چکا تھا کہ اب نہیں چھورے گا وہ اسے۔۔۔ بس ایک بار زرا ہوش میں آجائے

💚💙

لالا۔۔۔ اووو گاڈ۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا ہے۔۔۔ "اسکو " دیکھتے وہ وہ خوشی سے چہکی تھی۔۔۔۔

بالاج نے اسکو سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔ "میں تو کب سے انتظار کررہا تھا تم بہت لیٹ آئی۔۔۔ "بالاج مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ سب اب لاؤنج میں تھے۔۔۔ دلنشین چپ چاپ بیٹھی عدن کے ساتھ معروف تھی باقی سب بالاج کی طرف متوجہ تھے۔۔۔

گرے شرٹ میں ملبوس۔۔ بال ماتھے پہ بکھرے۔۔۔ معراج اسکو دیکھ رہا تھا تو کبھی دلنشین کو۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ بالاج اتنا شانت کیسے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

اسے خولہ نے نہیں بتایا تھا کہ سحر اسے سب بتا چکی ہے۔۔ وہ سب کو سرپرائز، ہوتا دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ اسے یقین تھا کہ بالاج ایک دن میں پہنچا ہوا ہو گا۔۔۔

ٹریفک بہت تھی۔۔ ورنہ میں نے اڑھ کر آجانا تھا۔۔۔ "وہ "
ہنستے ہوئے بولی تو سیاہ آنکھیں چھوٹی ہوئی تھی۔۔۔ بال آج بھی
ہمیشہ کی طرف ہی کھلے تھے۔۔۔ چھوٹے کندھوں کی چھوتے۔۔
ایک طرف سے کان کے پیچھے کیئے۔۔ وہ بہت خوش لگ رہی
تھی۔۔۔

بہت جلدی خیال نہیں آیا بیوی بچوں کا۔۔؛ "معراج سے سب"
اسکی اتنا پرسکون روپ برداشت نہیں ہوا تو وہ طنزیہ لہجے میں
بولا۔۔۔ اس کے باوجود بھی کے اب اسے بالاج سے کوئی مسئلہ
نہیں تھی۔۔۔ وہ خوش ہوا تھا، اسے دیکھ کر۔۔۔

بالاج نے دانت پیسے۔۔۔ امن اسکی گود میں بیٹھا اسکے موبائل کو منہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔بار بار بالاج موبائل نیچے کرتا تھا مگر وہ پھر ڈال لیتا منہ میں۔۔۔۔۔ ایک سائیڈ پر خولہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

"تمہیں پتا ہے۔۔۔ یہ میرے بابا ہیں۔۔۔۔ جیسے تمہارے بابا معراج ماموں ہیں نا۔۔ بالکل ویسے ہی۔۔۔ "ہالے نے کوئی دسویں بار سحر کے کان میں سرگوشی کی تو سحر سر پیٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔!

"ویسے تم سے اتنی بیوقوفی کی امید نہیں تھی۔۔ "اسنے معراج کے طنز کو یکسر نظرانداز کرتے اسی کے لہجے میں کہا تو معراج نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

خولہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ دنوں کو چپ کروا دے۔۔ دونوں ہی اسکے لئے انمول تھے۔۔۔ ان دونوں کا لڑنا اسے بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔

" میرے بچوں کو مجھ سے چھپایا۔۔۔ چلو ان دونوں کو تو دماغ نہیں ہے۔۔۔ مگر تمہارا تو مجھے لگا تھا کہ ہے۔۔۔ " اسنے اب امن سے موبائل لیتے پاکٹ میں ڈالا تو وہ چھوٹے چھوٹے ہاتھ اسکے منہ پر مارنے لگا تھا۔۔۔

" بچوں کا تم سے چھپایا کسی نے نہیں۔۔۔ صرف تمہیں بتایا نہیں۔۔۔ تم اگر دیکھ لیتے ایک بار۔۔۔ ہم میں سے کوئی بچوں کو نا

چھپاتا "وہ سنجیدگی سے بولا۔۔ وہ اس بات کے حق میں بالکل بھی نہیں تھا مگر دلنشین کے کہنے کے آگے چپ رہا۔۔۔

افففف اب آپ دونوں نا لڑنا۔۔ بلکہ فریش ہوں۔۔۔ کھانا باہر " سے لے آئے تھے۔۔ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔ دلنشین چلو میرے ساتھ۔۔ آپ لوگ بھی اٹھیں۔۔ "حولہ جلدی سے کھڑے ہوتے بولی ساتھ ہی دلنشین کو بھی مخاطب کیا تھا۔۔۔

سب دلنشین کو دیکھنے لگے تو وہ ایکدم کھڑی ہوگئی۔۔۔ رات کافی گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

بالاج بغور اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس کے باعث نروس ہوتے وہ خولہ سے بھی پہلے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

"لالہ۔۔۔ دلنشین کا روم تو اپ نے دیکھ لیا۔۔۔ ساتھ والا بھی سیٹ ہے۔۔ آپ جہاں چاہیں فریش ہو لیں۔۔۔ اسکو ادھر نیچے چھوڑ دیں۔۔۔ "

خولہ نے کہا تو اسنے سر ہاں میں ہلاتے امن کو ادھر ہی ایک طرف لیٹا دیا تھا۔۔۔ ہالے چھپ چھپ کر اسے دیکھتی۔۔ وہ اگر اسے دیکھتا تو جلدی سے دوسری طرف دیکھنے لگتی تھی۔۔۔

"ماموں چھوڑ بھی دیں۔۔۔ یہ ادھر ہی لیٹا رہتا ہے۔۔ اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ "جب وہ امن کے پاس نہیں اٹھا تو سحر نے کہا۔۔۔

ہالے نے اسے گھورا۔۔ وہ ہی تو دشمن تھی ان دونوں کی۔۔۔
یمان اب امن کو کھولنے پکڑانے لگا تھا۔۔۔۔

اچھا۔۔ میں آتا ہوں۔۔ "وہ اٹھ گیا تھا۔۔۔ "

ہالے کے گال کو چھوتا اگے بڑھا ۔۔

معراج اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ بالاج ساتھ والے کمرے کے بجائے دلنشین کے کمرے میں گیا تو وہ سر جھکا گیا۔۔۔ اگر ان کے درمیان سب ٹھیک ہو رہا تھا تو اسے کیا مسئلہ تھا۔۔۔۔

💙💚

" لالا اپ کب تک ادھر ہیں۔۔۔۔ "

وہ لوگ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے جب خولہ نے پوچھا تھا۔۔۔

دلنشین کے منہ کو جاتا ہاتھ رکا۔۔ وہ بظاہر ہالے کو دیکھ رہی تھی مگر پورا وجود کان بنے اسکے جواب کا منتظر تھا۔۔

کل شام تک۔۔۔۔ "بغور اسے دیکھتے وہ سرسری سا بولا تو سب "" نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ دلنشین نے بھی۔۔۔

" کل شام تک۔۔۔۔ مگر کیوں۔۔۔ ابھی ادھر ہی رہتے نا۔۔ "
خولہ ایک دم اداس ہوگئی۔۔ ابھی تک نا اسنے کوئی بات کی دلنشین کی نا ہی معراج یا خولہ نے۔۔۔

بس۔۔۔ میں اپنی بیوی اور بچوں کو لینے ایا تھا۔۔۔ اب کل" چلو۔۔ گا۔۔۔ بلکہ تم لوگ بھی چلو۔۔۔ "وہ سر سری سا بول رہا تھا جبکہ دلنشین کی دھڑکنیں منتشر ہوگئی تھی۔۔۔۔۔

معراج نے دلنشین کو دیکھا۔۔۔۔ جو پلیٹ پیچھے کھسکھا گئی تھی۔۔۔۔

دلنشین تم نے جانا ہے اس کے ساتھ--- "معراج نے سنجیدگی " سے پوچھا--- بالاج اب دلنشین کو دیکھ رہا تھا--- خولہ بھی کھانا چھوڑ چکی تھی---

دلنشین تم نے جانا ہے اس کے ساتھ--- "معراج نے سنجیدگی " سے پوچھا--- بالاج اب دلنشین کو دیکھ رہا تھا--- خولہ بھی کھانا چھوڑ چکی تھی--

بالاج سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا-- اب اگر وہ زرا انکار کرتی پھر وہ ابھی ہی اٹھا کر لے جاتا پھر اس کے بعد چاہے پورا زمانہ اسکے خلاف ہو جاتا---

دلنشین گڑبڑا سی گئی۔۔۔ سب اتنا جلدی ہوا تھا کہ اسنے تو کچھ سوچا بھی نہیں تھا۔۔ اب کہاں سے لاتی جواب۔۔۔

آں۔۔۔ معراج۔۔۔ ابھی تو کھانا کھائیں۔۔ اس بارے میں صبح " بات کر لیں گے نا۔۔۔ "خولہ کو اس پر ترس آ گیا تھا۔۔۔

" ہمم۔۔ سہی ہے۔۔۔۔ "

بالاج بھی کچھ مطمئن ہوا۔۔۔ وہ اب خود بھی سب سہی کرنا چاہ رہا تھا۔۔ مگر اسے یقین تھا کہ اگر جو دلنشین انکار کرتی تو وہ بس بھول جاتا اور پھر سے وہی کرتا۔۔۔

دلنشین کے سکھ کا سانس لیا۔۔ مگر پھر بھی وہ گھبرا رہی تھی۔۔۔۔

" ماما کب سے منہ کھولا ہے۔۔۔ کھانا کیوں نہیں کھلا رہی ہیں " ہالے جب تھک گئی تو خفگی سے بولی تھی۔۔۔

دلنشین نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ وہ بھول ہی گئی تھی کہ وہ اسے کھانا کھلا رہی تھی۔۔۔

میں تو بڑا ہوگیا ہوں۔۔۔ خود کھاتا ہوں۔۔۔ تم سے کھانا بھی" نہیں کھایا جاتا ہے۔۔۔ تم ہو ہی چھوٹی مینڈکی۔۔۔ "یمان چیخ

کانٹے کی مدد سے چکن پیس توڑ کر کھاتے ہوئے ساتھ اس سے بولا تو ہالے کو منہ بن گیا تھا۔۔۔۔

بالاج نے یمان کو دیکھا۔۔۔ بیشک وہ اسے ہالے جیسا ہی پیارا تھا۔۔۔ مگر اسے اچھا نہیں لگا۔۔۔ باقی سب آرام سے کھانا کھا رہے تھے یہ تو روز کا معمول تھا۔۔۔۔

ایسے نہیں کہتے ہیں۔۔۔ وہ آپکی بہن ہے۔۔۔ "بالاج نے اس کا " گال کھینچتے ہوئے کہا تو سب چونکے تھے۔۔۔ بیشک وہ مسکرا کہہ رہا تھا۔۔۔ مگر سب کو اسکی آنکھوں میں چھائی سنجید گی دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماموں۔۔۔ یہ بھی مجھے مینڈک کہتی ہے۔۔۔ ابھی آپ کے " سامنے بہت معصوم بن رہی ہے۔۔۔ ورنہ یہ سب کو بہت تنگ کرتی ہے۔۔۔۔ "وہ بھی سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔ اس سے حصے کی ساری شرارتیں سحر کر لیا کرتی تھی۔۔۔

وہ کل چلی جائے گی۔۔ پھر نہیں کرے گی تنگ کسی کو۔۔۔ "وہ " بمشکل مسکرایا تھا۔۔۔ یمان بھی اسکا بیٹا ہی تھا۔۔۔۔ مگر اپنی بیٹی۔۔۔۔۔

کدھر چلی جائے گی۔۔ "سحر اور یمان ایک دم بولے۔۔ جتنی " لڑائی سہی ہوتی مگر وہ تینوں ایک دوسرے کے بغیر رہ بھی نہیں پاتے تھے۔۔۔۔۔ اب بھی ایک دم پریشان ہوگئے۔۔۔۔۔ جبکہ

ہالے کو کوئی فکر ہی نہیں تھی۔۔۔ وہ تو کھانا کھا رہی تھی۔۔۔۔
کھانے کے معاملے میں وہ بہت ٹچی تھی۔۔۔۔۔ جتنا کھاتی اتنا ہی
اور دل چاہتا۔۔ دل ہی نا بھرتا۔۔۔۔۔ وہ بہت فوڈی تھی۔۔۔۔
ابھی بھی کھانے کے علاوہ کچھ نہیں سمجھ آرہا تھا۔۔۔۔۔

دلنشین نے پھر بالاج کو دیکھا۔۔۔ جو ایویں بہس کر رہا تھا۔۔۔۔
جبکہ معراج النبی 😊 ر خولہ ان کے بس سن رہے تھے۔۔۔

میرے ساتھ واپس۔۔۔۔ اپنے گھر۔۔ "اب کہ وہ دل سے "
مسکرایا۔۔۔۔

تم لوگ بھی ساتھ چلتے۔۔ اب بہت نہیں ہو گیا۔۔ "یامن کو " جواب دیتے اسنے معراج کو کہا۔۔۔

اتنے جلدی تو ریزان لیٹر بھی ایکسپٹ نہیں ہوتا۔۔ ہم۔ بھی " " آئیں گے مگر کچھ ٹھہر کر۔۔۔

بالاج نے فقط اردو ہاں مگر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

پورے کھانے کے وقت وہ اسکی نظریں خود پر محسوس کرتی کافی حد تک نروس ہو چکی تھی۔۔۔ جب اسے دیکھتی تو وہ کھانا کھا رہا ہوتا۔۔۔ مگر اسے پتا تھا کہ وہ دیکھ رہا تھا اسے۔۔۔

"اٹریس کی وجہ سے بیہوش ہوگئی ہے۔۔۔ فکر کی بات نہیں ہے زیادہ۔۔ بس خیال رکھیں۔۔۔ اور یہ بہت زیادہ ویک بھی ہیں۔۔۔ "ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ لہجے میں کہا تو وہاج نے اجالا کو دیکھا۔۔۔ جو ہنوز بیہوش تھی۔۔۔ جمیلہ بیگم اسکے ماتھے پہ ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ ہانیہ بیگم بھی پریشان سی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ "وہ فقط اتنا ہی بولا۔۔۔ اب تک رگیں تنی ہوئی تھی۔۔ رنگت بھی سرخ تھی۔۔۔

وہاج پھولوں سی بچی ہے۔۔۔ اسکو کس بات کا غم ہے۔۔۔ اب "
بتاؤ تم سے لڑائی ہوئی ہے اس کی۔۔۔ "جب ڈاکٹر چلی گئی تو ہانیہ
بیگم اسے گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

یہ پھولوں کی جو 'بچی' ہے نا آپ سب کی۔۔۔۔ یہ میرے "
ہاتھوں کسی دن مرجھا جائے گی۔۔۔ میں بتا رہا ہوں۔۔۔ "وہ ایک
ایک لفظ چبا کر بولا۔۔ جمیلہ بیگم کا بھی لحاظ نا کیا تھا۔۔۔

آخر تم سے انسانوں والی حرکت کی توقع کی ہی کیوں جائے۔۔۔"
ہو تو تم بھی بالاج ہی کے بھائی۔۔۔۔ "ہانیہ بیگم نے صدمے سے
کہا تھا۔۔۔

لو جی۔۔۔۔ "وہاج نے دونوں ہاتھ اٹھائے۔۔ "اب نیا رولا شروع۔۔۔ "مہربانی ہوگی۔۔۔ آپ لوگ اب جا کر سو جائیں۔۔۔ یہ آپکا پھول جاگ گیا تو میں دیکھ لوں گا اسے۔۔۔ "وہ نہایت تمیز سے بولا۔۔۔۔

جمیلہ بیگم نے اجالا کو دیکھا تھا۔ انہیں پتا تھا کہ وہ دونوں خوش تھے۔۔۔ پھر پتا نہیں کیا ہوگیا۔۔۔

دیکھو وہاج۔۔۔ "ہانیہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔ "

"ماں۔۔۔ پلیزز۔۔۔ بہت تھکا ہوا، ہوں۔۔۔ ساری باتیں صبح ہونگیں۔۔۔ پلیززَ۔۔۔ "اسکا چہرہ تھامتے وہ نرمی مگر تھکن سے بولا۔۔ اور اسکے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ "انھوں نے گہرا سانس لیا۔۔۔ یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ ان دونوں میں کوئی سیریئس ایشو نہیں چل رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں چلی گئی تو وہاج بھی چینج کر کے اسکے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا۔۔۔ اسکا غصہ کای صورت بھی کم نہیں ہورہا تھا۔۔۔۔

بس ایک بار اٹھ جائے۔۔۔

💙💚

" مومن میں کہہ رہی ہوں اسکو چھوڑیں۔۔۔۔ "

آمنہ نے صدمے سے کہا تھا۔ ابھی اتنی مشکل سے تو بازل کو سلایا تھا مومن پھر اسے اٹھا چکا تھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ نہیں اٹھتا ہے۔۔۔ "اسنے نو ماہ کے بازل " کے ماتھے پہ لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اسکو چھوڑ دیں۔۔ پلیززَ۔۔۔ "اسنے زبردستی مگر آرام سے " مومن سے بازل کو لیا۔۔۔ جو اتنا شرارتی تھا کہ دو پل سکون کا سانس نا لینے دیتا۔۔۔۔۔۔ اب جب سویا تھا تو مومن پھر اٹھانے کے چکروں میں تھا۔۔ اسنے بازل کو واپس کاٹ میں ڈلا تھا

گرے شلوار قمیض میں ملبوس مومن نے بغور آمنہ کو دیکھا۔۔ جس کے چاکلیٹ براؤن کلرڈ بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ سبز و نیلی آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح کاجل ڈالے۔۔ نیلے رنگ کے فراک میں ملبوس۔۔ وہ ہمیشہ ہی کی طرح کافی اچھی لگتی رہی تھی۔۔۔۔

" تم اگر چاہو تو ہم اس کی چھوٹی سی بہن لے آتے ہیں۔۔۔"
ایکدم سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے قریب کرتے وہ گھمبیر سی آواز میں بولا تو آمنہ پل میں کانوں تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔ دور ہونا چاہا مگر وہ اور فاصلہ سمیٹتا اسکے قریب تر ہوگیا۔۔۔۔

مومن۔۔۔ ایسا۔۔ سوچنا بھی نا۔۔۔ "کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ" اسے گھورنا نا بھولی تھی۔۔۔

کون پاگل سوچنے میں وقت برباد کرنا چاہتا ہے۔ ہاں۔۔۔۔ میں تو " بالکل بھی سوچنا نہیں چاہتا۔ہوں۔۔۔؛ "اسکے چہرے کے بالکل چہرہ قریب کیئے وہ سرگوشی نمایاں بول رہا تھا۔۔۔۔ دلفریب

قربت کے باعث آنکھوں کا رنگ گلابی ہوتا جارہا تھا۔ اسکے بولتے لب باقاعدہ اس کے گالوں کو چھو رہے تھے۔۔۔

آمنہ کو لگا کہ دل کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔۔ بہت شدت سے۔۔۔۔۔ اسے دور ہونا چاہا مگر وہ نہیں ہورہا تھا۔۔۔۔۔

مومن۔۔۔۔؛"اسنے التجا کی۔۔۔ "

ہمممم۔۔۔۔ "اسکے لبوں نے گالوں سے فاصلہ طہہ کیا۔۔ اور" لبوں تک آیا۔۔۔۔

کمر پر رکھے ہاتھ کی گرفت کم ہوئی گئی۔۔ مگر زرا دور نا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

" مومن۔۔۔ نیچے جانا ہے۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔"

نہیں جانا کہیں۔۔۔۔ میرے پاس ہی رہو گی۔۔۔۔ میں دیکھتا " ہوں کیسے جاتی ہو۔۔۔۔ "اسکی تھوڑی پر تل کو شدت سے چھوتے وہ بوجھل سا بولا تھا۔۔۔

ماما۔ آپ۔۔۔ "مومن کے ہیچھے دیکھتے وہ بوکھلاتے ہوئے بولی تو " مومن ایک دم َسے دور ہوا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ وہاں تو کوئی نہیں تھا واپس مڑا تو آمنہ بھی نہیں تھی۔۔۔

ہاہا۔۔ "دروازے تک بھاگ کرجاتے وہ ہنسی تو مومن نے اسے "
گھورا تھا

تم نے واپس ادھر ہی آنا ہے۔۔ "اسنے وارن کرتے ہوئے "
کہا۔۔ مگر وہ بھاگ چکی تھی۔۔۔۔

کچھ لمحے کو ادھر ہی کھڑا رہا۔۔ یہ لڑکی محبت بن چکی تھی۔ ۔۔
خولہ کی۔ یاد۔۔۔ وہ کہیں نہیں تھی۔ بس فقط ایک کسک تھی۔۔۔
جو ہمیشہ رہنی تھی دل میں۔۔ ورنہ وہ اب بہت خوش تھا۔۔۔۔

تو نے سمجھا ہی نہیں شوق کا عالم ورنہ

ہم دل و جان سے تیرا صدقہ اتارا کرتے

ہم تیرے ہاتھ پہ لکھ لیتے مقدر اپنا

ہم تیری آنکھ سے دنیا کو سنوارا کرتے

سوئی ہوئی ہالے کو اٹھا کر اوپر لائی جو نیچے ہی کھیلتے کھیلتے سو گئی تھی۔۔ ویسے بھی آج تو بہت وقت ہو گیا تھا۔۔۔ ورنہ اس وقت تک بچے سو جاتے۔۔۔

امن اور عدن تو کب کے سو بھی چکے تھے۔۔۔ بالاج معراج اور خولہ لاؤنج میں بیٹھے باتیں کررہے تھے۔۔۔ جب وہ ہالے کو لے کر اوپر اگئی۔۔۔

ہالے کو بیڈ پر لیٹایا ہی تھا کہ وہ اٹھ گئی "ااٹھو شاباش چینج کرو۔۔ پھر سو جاؤ۔۔ "چہرے سے بالوں کو پیچھے کرتے وہ محبت سے بولی تھی۔۔

ہالے کو چینج کرنے کے بعد بریش کرواکر بال باندھے۔ اور لیٹا دیا تھا۔۔ اسنے سارا کام تقریباً سوئے ہوئے ہی کیا۔۔ اب لیٹتے ساتھ ہی سوگئی تھی۔۔

امن اور عدن کاٹ میں سو رہے تھے۔۔۔ ہالے بیڈ پر ہی سوتی۔۔۔ وہ بچپن میں بھی کاٹ میں نہیں سوتی تھی۔۔۔۔

اسکو لیٹانے کے بعد اب نائیٹ ڈریس لیتے وہ فریش ہونے گئی۔۔ اس سب میں اسے بالکل اندازا نہیں تھا کہ وہ سونے بھی ادھر ہی آئے گا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد گیلے بالوں کو ٹول سے خشک کرتی وہ باہر نکلی تو دھک رہ گئی۔۔ وہ ہالے کے پاس بیکر بیٹھے اسکے بالوں کو پیچھے کر رہا تھا۔۔۔ اب بلیک ٹی شرٹ پہن رکھی تھی جو اسکے ورزشی وجود پر چپکی ہوئی تھی۔۔ یوں کہ اسکے خوبصورتی سے تراشے گئے سیکس

پیک کافی اچھے لگ رہے تھے۔۔ سیاہ بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

اسکے ہاتھ ساکن ہوئے۔۔ بالاج نے بھی چونک کر اسے دیکھا۔۔ جو میرون رنگ کی گاؤں نما نائیٹی میں گیلے بالوں سمیت اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ حیرت و صدمے سے۔۔۔

وہ شریر سا مگر بے باکی سے اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے مسکرایا۔۔ اور ایک بازو بیڈ پر فولڈ کر کے رکھتے اسپر سر ٹکاتے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ "ویسے تو کافی ہاٹ لگ رہی ہو۔۔۔ مگر اس سے بھی اچھی نائیٹیز مل جاتی ہیں۔ یہاں سے۔۔ "وہ بے باکی سے بولا تو دلنشین کو جیسے ہوش آیا تھا۔۔ اسکا چہرہ ایکدم گلابی

ہوا۔ دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ بالوں کو بے ساختہ ہی آگے پھیلایا تو وہ ہنسا تھا مگر آواز اونچی نا تھی۔۔۔

آپ۔۔۔ یہاں کیا۔۔۔ کر رہے ہیں۔۔۔۔ "وہ بے چینی سے" بولی تو وہ اٹھ کر اسکی طرف بڑھا۔۔ دلنشین گھبرا کر پیچھے ہونے لگی تھی۔۔ "ادھر کیوں۔۔۔ آرہیں ہیں۔۔۔۔ "وہ اسے روکنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔ مگر وہ نا رکا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گلاس وال سے پن ہوئی تو بالاج نے ایک جانب ہاتھ رکھتے اسے اپنے حصار میں قید کیا تھا۔۔۔۔ وہ آنکھیں زور سے بند کرگئی۔۔ ہاتھوں میں پکڑے ٹول پر گرفت سخت ہوئی تھی۔۔۔۔ بالاج کئی لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔۔ جس کے گیلے بالوں کی کچھ لٹیں چہرے

سے ہوتے گردن پر چپکی ہوئی تھی۔۔۔۔ گیلے بالوں کے باعث نم ہوتا چہرہ و گردن۔۔۔ اسکے گلے میں کانٹے سے چھبنے تھے۔۔۔ رنگت سرخ ہوتی گئی۔۔۔ پلکیں خمار کے باعث بھاری ہونے لگی تھی۔۔۔

" اور کدھر ہونا چاہیے تھا مجھے "وہ انتہائی کم آواز میں بولا تھا۔۔۔ بھاری بوجھل۔۔۔

دلنشین نے اور پیچھے ہونا چاہا۔۔۔ مگر ہو نہیں پائی۔۔

" میں آپ سے۔۔۔اب بھی۔۔۔ خفا ہوں۔۔۔ "اسکو جب کچھ سمجھ نا آیا جبھی خفگی سے بولی۔۔۔۔

میں منا لوں گا بس تم میرے ساتھ چلو۔۔ "اسکے چہرے پر "
" پھونک مارتے وہ گھمبیر سا بولا۔۔ دلنشین نے اسے دیکھا۔۔۔
پہلے منائیں گے تبھی "اپنی بات کہتے اسنے لبوں کو دانتوں تلے
دبایا تھا۔۔

کیسے منایا جائے۔۔ "اسکی نگاہیں بھٹکتی لبوں کو چھو رہی "
تھی۔۔۔ نگاہیں پیاسی۔۔ لب پیاسے۔۔ پورا وجود پیاسا تھا۔۔

۔ میں۔۔ نہیں جانتی۔۔ "اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے دور کرنا"
چاہا جبھی وہ ایک دم اسکے ہاتھ سے ٹاول لیتے دور اچھالتے اسکے
ہاتھ اپنی گردن پر رکھتے اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔۔

اتنے جلدی ہوا سب کہ وہ سمجھ نا سکی کچھ۔۔ جب سمجھ آیا تو گھبرا کر دور ہونا چاہا مگر وہ اسے بالکل دیوار سے پن کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے منا سکتا ہوں۔۔۔ مناؤں اور بھی۔۔۔ "ہلکا سا چہرہ دور " کرتے وہ بے باکی سے بولا تو دلنشین نے بگڑے تنفس کے ساتھ سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔ اسکا دل کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔۔ پورے وجود کا خون چہرے پر سمٹ آیا۔۔۔۔

وہ گھبرا کر ایک دم دور ہوئی اس سے۔۔۔۔۔ "یہ۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ بد تمیزی۔۔۔ تھی۔۔۔ "وہ شدید گھبرانے کے باوجود خفگی سے بولی تو وہ ہنسا تھا۔۔۔

کون سی۔۔۔ اچھا یہ۔۔۔ ادھر آؤ پھر بتاتا ہوں کیا تھا "وہ بے" باکی سے بولا۔۔ دوبارہ اسکا بازو پکڑتا کہ وہ ایکدم دور ہوئی۔۔

آپ دوسرے روم میں جا کر کیوں نہیں دو رہیں ہیں "وہ بے بسی" سے بولی۔۔۔ کیا پتا تھا کہ یہ جن اب نہیں جانے والا کہی۔۔۔

جب نیچے تمہارے بھائی محترم نے پوچھا تو کیوں نہیں کہا کہ جا " رہی ہو کل میرے ساتھ۔۔۔ "یکدم اسے یاد آیا تو وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

دلنشین تب تک جاکر جلدی سے بیڈ کر بیٹھتی کمفرٹر اوڑھ چکی تھی۔۔۔ "نہیں۔۔ بتاؤں گی۔۔ "اس سے دور ہوتے ہی سارا خوف بھی دور ہو گیا تھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔ بالاج نے اسے گھورا۔۔۔ اور پھر اسکے پاس اتے بیڈ " پر بیٹھا تھا۔۔۔

جارہی ہو نا کل میرے ساتھ۔۔۔ "اب کے سے دیکھتے سنجیدگی " سے پوچھا۔۔۔

اب بھی کیوں لینے آئے۔۔۔ آپ کو مجھ سے پیاری اپنی انا " ہے۔۔۔ میں نہیں ہوں کوئی پیاری۔۔۔ "اسکا یہ شکوہ ختم ہی

نہیں ہو رہا تھا۔۔"مجھے پہلے پہلے اس ڈارک روم میں بند کرتے چلے جاتے۔۔۔ پھر اتنا ڈانٹتے تھے۔۔ پھر غلط باتیں بھی کہتے تھے۔۔ پھر۔۔۔۔ پھر۔۔۔ میں یہاں آئی تو مجھے لینے بھی نہیں آئے نا کال کی۔۔۔۔ چھوڑ دیا مجھے۔۔۔ میں نے ایک کاغذ پہ لکھا بھی تھا کہ میں۔۔۔۔ اپکا انتظار، کروں گی پھر بھی۔۔۔۔۔ "وہ خفگی سے بولتی گئی۔۔ بالاج خاموشی سے سنتا گیا۔۔۔

میں نے سوری کیا تھا۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے مجھ سے غلطی ہوئی " پہلے۔۔ مگر تم نے میرا کال بار بھی ساتھ دیا۔۔۔۔ ہمیشہ چھوڑ جاتی ہو۔۔۔ پھر وہ تمارا لکھا نوٹ دو دن پہلے ملا مجھے۔۔ تبھی سحر سے پتا چلا کہ امن عدن کا۔۔۔ یقین کرو تب تم ادھر ہوتی تو دو لگا چکا ہوتا میں تمہیں۔۔۔۔۔۔ ادھر سے یہی سوچ کر آیا تھا۔۔۔ مگر

دیکھو۔۔۔ غصہ بھی نہیں کیا۔۔۔ "اس نے دلنشین کا ہاتھ پکڑا

ہوا تھا۔۔۔ وہ نرمی سے بول رہا تھا۔۔۔۔

تو پھر اگر مجھے ڈانٹنے کا ارادہ تھا اپکا۔۔۔ "اس نے ہاتھ واپس "

کھینچا۔۔ اسے صدمہ لگا تھا۔۔۔

تو اور کیا۔۔۔ بلکہ ابھی جو بار دور ہورہی ہو اور جو نیچے یہ "

بولنے کے بجائے کہ جاؤ گی میرے ساتھ۔۔ تم چپ رہی۔۔۔ پھر

اور بھی بہت سی وجہیں ہیں۔۔ دل کررہا ہے کہ دو لگا ہی

دوں۔۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولا مگر سیاہ آنکھوں میں شرارت تھی

۔ مگر آنکھیں دیکھ کون رہا تھا۔۔۔۔

آپ نے کبھی بھی نہیں سدھرنا نا بالاج۔۔۔ "وہ رو دینے کو " تھی۔۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔ "وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔ اور پھر " آگے ہوتے اسکو پل میں سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔

بہت یاد کرتا تھا میں تمہیں "تھوڑی اسکے سر پر رکھتے ہوئے " کہا۔۔۔۔ روح تک پرسکون ہورہی تھی۔۔۔۔۔ دلنشین کی کمر پر گرفت تنگ کرتے وہ اسے مزید قریب کرگیا۔۔ دلنشین نے پہلے تو مزاحمت کی پھر چپ ہوگئی۔۔۔۔

غصہ کرنے کے لیے کوئی ملتا نہیں ہو گا تو مجھے ہی یاد کرنا تھا " نا۔۔ "اسنے خفگی سے کہا تھا۔۔ البتہ دل کچھ مطمئن سا تھا۔۔ مگر وہ اب جی خفا ہی تھی۔۔۔

" وہی بات ہے۔۔۔۔ مگر اب مل گئی ہو نا۔۔ اب دو سال کا سارا غصہ آہستہ آہستہ اتارتا رہوں گا تم پے۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔ "اسنے دلنشین کا چہرہ سینے سے اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ مگر دور زارا نا کیا۔۔۔

کچھ پل وہ اسے دیکھتا رہا۔۔ دلنشین دو پل بھی اسکی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکی تھی۔۔۔۔

" مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ "اسے سچ میں بھی نیند آرہی تھی۔ "

ہممم۔۔۔۔ بالاج نے اسکا گال سے گال مس کیا۔۔۔۔ "
دھڑکنیں کانوں کو گھونج رہی تھی۔۔۔۔

بالاج۔۔۔۔۔ "اسنے دوبارہ پکارا تو وہ دور ہوا۔۔۔۔ "ٹھیک "
ہے سو جاؤ۔۔۔ مگر یاد رکھنا صبح کوئی ڈراما نا کرنا۔۔۔ میرے ساتھ
جاؤ گی۔۔۔ بس!۔۔۔ "اسکا ماتھا چھوتے وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

دلنشین نے صرف سر ہلایا۔۔۔ اور بالاج کو دیکھا۔۔ "آپ کدھر
سوئیں گے۔۔۔ "اسنے پوچھا تو بالاج نے خفگی سے اسے
دیکھا۔۔۔۔ "اب یہ سوال کیوں کررہی ہو۔۔ تاکہ مجھے دوسرے

روم میں بھیج سکو۔۔۔ "گھڑی اتارتے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تو دلنشین گڑبڑا گئی۔۔۔۔

میں تو ایسے ہی۔۔۔۔ "اسنے بال کان کے پیچھے کیے جو اب بھی گیلے تھے کچھ۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ "وہ دوسری جانب ایا بیڈ کے وہ کمفرٹر ہٹاتے لیٹ گیا۔۔۔ "مجھے پتا ہے تم میرے پاس سونا چاہ رہی ہو۔۔۔ مگر خیر ہے ابھی سو جاؤ۔۔ میں اپنی بیٹی ہی کے پاس سوں گا آج۔۔۔"ہالے کے چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا تو دلنشین نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

آئیندہ اسے اسی کے پاس سونا۔۔۔۔ "وہ بھی لیٹ گئی۔۔۔ دل " شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

💚💛

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب اسکی انکھ کھلی۔۔۔ پہلے تو کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔ مگر جب سب یاد ایا تو ایکدم ادھر ادھر دیکھا۔۔ اسے لگا سب کھڑے ہوں گے۔۔ وہاج سب کو بتاچکا ہو گا۔۔ مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔

سائیڈ لمپ کی کے باعث کمرے میں نیم تاریکی چھائی۔۔ اسنے خود کے وجود پر بوجھ محسوس کیا۔۔۔ وہاج کا پورا بازو اس پر سے ہوتا اسے اپنے حصار میں لیئے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

اسکا دل شدت سے دھڑکا۔۔۔ اسے یاد آیا کہ کتنا غصہ تھا اسے۔۔۔۔۔ مگر غلطی ساری اس کی بھی تو نہیں تھی۔۔۔۔

وہ پہلے کیوں عادی کروا چکا تھا اسے شدید۔۔۔۔ اتنی محبت کے بعد غصہ کرنا ڈانٹا۔۔۔ اسے کیسے ہوتا برداشت۔۔۔۔۔۔

جب سب یاد آیا تو دوبارہ آنسوؤں آ گئے۔۔۔۔وہ زرا سی بھی نہیں ہلی تھی۔۔۔ مگر اب کمرے کی خاموش فضا میں اسکی سسکیاں گھوجنے لگی تھی۔۔۔۔

اسنے منہ پر ہاتھ بھی رکھا پھر بھی۔۔

" مرنا نہیں چاہتی ہوئی تو اگلے منٹ سے پہلے چپ ہو گی۔۔۔ "
اسکی کمر پر گرفت تنگ کرتے وہ ارد لہجے میں بولا۔۔۔۔ نیند ٹوٹنے کا الگ غصہ۔۔۔

مگر وہ نا ہوئی چپ۔۔۔ اب تو زیادہ رونے لگی تھی اسکا سرد لہجہ دیکھ کر۔۔۔

اجالا۔۔۔ "اسنے پھر وارن کیا۔۔۔۔ تبھی اجالا کڑوٹ بدلتی رخ "
موڑ گئی۔۔۔۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی رو رہی تھی۔۔۔۔

کچھ لمحے وہ سرد نگاہوں سے اسکی پشت دیکھتا رہا۔۔۔ نجانے یہ
لڑکی کہاں سے لاتی تھی اتنے آنسو۔۔۔۔

کیوں رو رہی ہو۔۔۔ "اب کہ لہجہ نرم ہوا تھا۔۔۔۔ "

وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔۔۔

ایک تو غلطی تمہاری ہے۔۔ پھر رو کر مظلوم بھی تم بن جاتی " ہو۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔ کون سے ظلم کیئے تم پر کے تم سے سہے نہیں جا رہے ہاں۔۔۔ امکان بات کو سوچ کر اپنے ننھے سے دماغ پر بوجھ ڈال رہی ہو۔ "جب وہ نا چپ ہوئی تو تبھی بازو سے کھینچ کر اپنے پاس کرتے زبردستی سر اپنے کاندھے پہ رکھا۔۔۔۔

ایک ہاتھ اسکی کمر پر تھا۔۔ جبکہ دوسرے کے بالوں کو سہلایا۔۔ جو بھی تھا۔ اسکا رونا نہیں ہوتا تھا برداشت۔۔۔۔

تو۔۔۔ تو کیوں مارتے ہیں مجھے۔۔۔ "سوں سوں کرتے ناک " کو اسی کی شرٹ کے ساتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہاج کو صدمہ پہنچا۔۔ "اب مجھے یہ بھی بتانا کہ کب مارا میں نے تمہیں۔۔۔ "وہ ہنوز اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ھوئے ۔۔ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔۔۔ اسے اب بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اجالا کا جسم گرم تھا کافی۔۔۔ اسے اب بھی بخار تھا۔۔۔ ایسے میں دوبارہ اسپر سختی نہیں کر پایا۔۔۔ ورنہ دو تو لگا ہی دہنی تھی جتنا اسے غصہ تھا۔۔۔

" تو ڈانٹ بھی ۔۔۔۔تو مار ہی ۔۔۔ہوتی ہے۔۔۔ نا۔۔۔۔ تو۔۔۔ " وہ نیم غنودگی میں جانے لگی تھی۔۔۔۔ بالوں میں گردش کرتے اسکے ہاتھ سکون پہنچا رہے تھے۔۔۔ وہ اپنا بازو اس پر پھیلاتے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

بہت مدھن سی۔۔۔ مگر مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا تو۔۔۔ وہ
پورے ہوش میں ہوتی تو کبھی اتنی بے باک نا بنتی۔۔۔۔

نہیں تمہیں ابھی مار پڑی نہیں ہے۔۔ تب تمہیں ایسا لگ رہا"
ہے۔۔۔ اب دیکھو کب بدلتا ہوں سوچ میں تمہاری مار کے بارے
میں۔۔۔ "اسے اور قریب کرتے کمفرٹر سیٹ کیا دوبارہ۔۔ جو بار
بار وہ اتار رہی تھی۔۔۔۔۔

اب کہ اجالا نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔وہ دوائیوں کے زیر
اثر تھی۔۔۔ جلد ہی سو گئی۔
وہاج نے جھک کر اسکے گالوں کو نرمی، سے چھوا تھا۔ اور پھر
آنکھیں بند کر گیا۔۔۔۔

پوری رات وہی سے نہیں سو پایا اب تو صبح ہونے والی تھی۔۔۔ سو بھی جاتا تو کچھ دیر میں اٹھنا پڑتا۔۔۔۔۔

میں نے تو بچی گود لی ہے جیسے۔۔۔۔ پتا نہیں کب ہوتا ہے اس" نے بڑا "ایک بار پھر اسکے گال پر شدت سے لب رکھتے اسنے سوئی ہوئی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ لڑکی بیک وقت اسکی روح کا سکون بھی تھی اور دماغ بھی خراب کیئے رکھتی۔۔۔۔۔

مگر وہ جانتا تھا۔۔۔ وہ جو بھی کرے۔۔۔۔ وہ بہت انمول تھی اس کے لیے۔۔۔ اتنی کہ اجالا کی جگہ وہاج کسی دوسرے کو کبھی دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ وہ اسکے لئے لازم تھی۔۔۔۔۔۔۔ پھر چاہے جتنا سر درد کرتی یا تنگ کرتی۔۔۔ وہ سب کچھ تھی۔۔۔۔۔۔

اس معصوم لڑکی سے اسے عشق تھا۔۔۔۔۔ جو بس رونا ہی جانتی تھی۔۔۔ جو اسکے زرا سے پاس آجانے پر گھبرا جاتی جو نیم بیہوشی میں کئی بار اس سے محبت کا اظہار کرتی۔۔ مگر کبھی ہوش میں بھنک نا لگنے دیتی۔۔۔ جو خود تو اسکے پاس آتی مگر وہ پاس اتا وہ گھبرا جاتی۔۔۔۔ اسے اس معصوم لڑکی کی ہر ادا سے محبت تھی۔۔۔۔

💚💛💚

مجھ کو یہ ہوش ہی نہ تھا تو مرے بازوؤں میں ہے

یعنی تجھے ابھی تلک میں نے رہا نہیں کیا......

صبح دلنشین کی آنکھ کھلی۔۔۔ پورے کمرے میں روشنی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ آج شاید دھوپ تھی جبھی۔۔۔۔

اسنے بال سمیٹتے جیسے ہی چہرہ موڑ کر دیکھا تو حیرت زدہ سی رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔ بال سمیٹتے ہاتھ بالوں میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔

وہ ایک بازو سینے پہ سر رکھ کر سوئی ہالے کے اوپر جبکہ دوسرا سر کے نیچے رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ نجانے وہ کب سویا۔ کب جاگا۔۔۔۔

بلیک بنیان پہنے۔۔۔وہ رات کو شرٹ پہن کر سو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

آپ جاگ بھی گئے۔۔۔ "اسے حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔ پل میں " حیرت پر قابو پاتے وہ بیڈ سے اتر گی۔۔۔۔۔ بال پھر سے اطراف میں پھیلتے چلے گئے تھے۔۔۔۔

جب بہت زیادہ بندہ پریشان ہو۔۔۔ نیند تب بھی نہیں آتی۔۔۔ " اگر سکون بہت ہی زیادہ ہو۔۔ نیند تب بھی نہیں آتی۔۔۔۔۔ اب دیکھ لو۔۔ تم سب ساتھ ہو پھر بھی نہیں سویا۔۔۔۔ "وہ" قدرے کم آواز میں بولا تھا۔۔۔۔۔

دلنشین نے اسنے گھورا پھر پلٹ کر دیکھا تو امن اور عدن ہمیشہ کی طرف جاگے ہوئے تھے۔۔ یہ ان دونوں کے جاگنے کا وقت تھا۔۔۔۔

"آپ اٹھ کر فریش ہو جائیں۔۔۔ پھر میں نے ان کو بھی کرنا ہے خود بھی ہونا ہے۔۔۔"

تم ان دونوں کو کرو۔۔۔ پھر خود بھی ہو لو۔۔۔۔ تب تک میری بیٹی بھی جاگ جائے تو تو میں ہو لوں گا۔۔۔ "گہری بے باک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ تو دلنشین سٹپٹا گئی۔۔ پتا نہیں اس شخص کی نگاہیں اتنی بے باک کیوں تھی۔۔۔

" ٹھیک ہے۔۔ سوتے رہیں۔۔۔ "وہ بے فکری سے بولی۔۔ البتہ دل کی دھڑکنیں منتشر تھی۔۔۔ آج کی صبح کافی مکمل لگ رہی تھی۔ ۔۔۔

" ماما۔۔۔ جانی۔۔۔ "ہالے نے اٹھنے ساتھ ہی دلنشین کو پکارا۔۔۔۔۔۔ پھر مڑ کر واپس بالاج کو دیکھا تو کچھ حیرت ہوئی۔۔۔ چھوٹے چھوٹے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔ ہمہ وقت گلابی رہتا چہرہ ابھی بھی گلابی تھا۔۔۔

" ادھر ہی ہوں۔۔ ہالے۔۔۔ آجاؤ۔۔۔ "عدن کو پکڑنے پہناتے اسنے نرمی سے کہا۔۔۔

ہالے نے دلنشین کو دیکھنے کے بعد پھر سے مڑ کر بالاج کو دیکھا۔۔ "آپ ۔۔۔ ساری رات۔۔۔ ہمارے۔۔ ساتھ ہوئے۔۔ "کچھ شرماتی جھجھکتی اموی بالآخر بالاج سے بات کر ہی گئی۔۔۔۔

تو بالاج نے نرمی سے اسکے گال پر لب رکھے۔۔۔ اس بار ہالے کو زرا بھی برا نا لگا۔۔ البتہ وہ شرماتے ہوئے چہرہ اسکی سینے پر رکھ گئی۔۔۔ ایکو پل کو دائیں گال کا ڈمپل واضح ہوا پھر نا غائب ہوا۔۔۔ اسے برا اچھا لگ رہا تھا آج سب۔۔۔۔

دلنشین کے دل کو سکون ملا مگر وہ بنا کچھ بولے اب امن کو دیکھ رہی تھی۔۔ اسکے سنہرے بال جوڑے میں بند ہونے کے باوجود کچھ لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی۔۔۔

بالاج بس اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ آج کی صبح مکمل تھی ۔۔ یقیناً اگلی ساری صبح اتنی ہی حسین ہونے والی تھی۔۔۔۔

💛💚

سورج کی کرنیں جب چہرے کو چھونے لگی تو اسنے چہرہ موڑا کر دوسری جانب کیا تھا۔۔ اسکے بال چمک رہے تھے۔۔ بخار بے باعث چہرہ گلابی ہورہا تھا۔۔۔

اٹھ گئی ہو۔۔۔ "وہاج نے نرمی سے بال پیچھے کیئے اسکے چہرے "
سے تو اجالا نے سر ہلکاسا اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔ پھر اسے شدید
شرمندگی ہوئی۔۔۔

کل چاہنے کے باوجود بھی وہ خود کو روک نہیں پارہی تھی۔۔۔ جبھی
ڈرگز لینے چاہے۔۔۔

وہاج۔۔۔ اسنے دھیرے سے پکارا تو وہاج نے شکوہ کناں نگاہوں "
سے اسے دیکھا تھا۔ سارا جو سوچا کہ اس پر کتنا غصہ کرے گا یہ
کر گا وہ کرے گا۔۔۔ اب پل۔ میں بھول چکا تھا۔۔۔

سوری وہاج۔۔۔ پلیززز۔۔ "اسکے گال پر ہاتھ رکھتے اسنے " معصومیت سے کہا۔۔۔ اسکی کمر پر رکھے ہاتھ کیہ گرفت سخت ہوئی تھیہ۔۔۔ قریب سے اسکا چہرہ پھر اسکا نازک نرم ہاتھ گال پر محسوس کرتے اسکی سیاہ آنکھوں میں خمار چھلکنے لگے۔۔۔ اسنے کچھ قریب کیا اجالا کو۔۔۔ بے خودی میں تو وہ گڑبڑا گئی تھی۔۔

وہاج میں۔۔۔۔۔ اس نے کندھے پر ہاتھ رکھتے فاصلہ بنانا " چاہا۔۔ سنہرے بال بکھرے ہوئے بار بار چہرے و گردن کو چھپا رہے تھے۔۔۔

میرا اتنا بھی حق نہیں کہ تمہیں کسی بات سے منع کروں۔۔۔ ' اور تمہارے دل میں میری اتنی بھی اہمیت نہیں کہ میری بات کا

مان رکھ سکو۔۔ "اسکے بالوں کو دوسرے ہاتھ سے چہرے کو گردن سے پیچھے کرتے اسنے شکوہ کیا۔۔۔۔

وہاج وہاں۔۔ اور بھیہ سب ۔!۔۔ "

میں کب ہوں کسی دوسرے کا زمہ دار جاناں۔۔۔ مجھے تم سے " مطلب ہے بس۔۔ اور نہیں پسند کہ تم اس زین سے بات کرو۔۔ "اسکا لہجہ سخت ہوا مگر گرفت اتنی ہی نرم تھی۔۔۔

اجالا کچھ پل اسے دیکھتی رہی۔۔ اور پھر جو اسنے کیا۔۔ وہاج کو لگا سانسیں رک گئی۔۔۔۔ کمر پر گرفت انتہائی سخت ہوئی۔۔۔

اجالا نے جھک کر اسکے گال پر ہونٹ رکھے۔۔۔۔ اسکا اپنا دل مچل کر رہ گیا سینے میں۔۔۔ رنگت اور سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اور پھر پل میں چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی۔۔۔۔ وہاج کچھ لمحے کچھ اور نا محسوس کر سکا۔۔۔ وقت تھم گیا۔۔۔ سب رک گیا۔۔۔۔

سوری۔۔۔ آئیندہ ایسا۔۔۔۔ نہیں کروں گی۔۔۔ "وہ بہت کم آواز میں نادم سا بولی "آپ بہت اہمیت رکھتے ہیں۔۔۔ بس مجھ سے غلطی ہوگئی۔۔۔ "پلیزز سوری۔۔۔ "

کافی لمحوں بعد جا کر اسے ہوش آیا تھا جیسے۔۔۔ خوشگوار حیرت سے چہرہ جھکا کر اسکو دیکھا۔۔۔ اور پھر زور سے سینے سے لگایا تھا۔ آج سے پہلے ایسا چھونا تو دور کی بات۔۔ اجالا نے کبھی کوئی چھوٹا سا بھی اظہار نہیں کیا۔۔۔ ہاں وہ جانتا تھا ہمیشہ سے۔۔۔ مگر کبھی ہوش میں وہ کچھ نا کہتی۔۔۔ اور اب۔۔۔ وہاج کے لیے یہ لمحہ انتہائی قیمتی تھا۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولا۔۔ فقط اسے زور سے سینے میں بھینچا رہا تھا۔۔۔

💚💛

شاید آ جائیں کبھی چشمِ خریدار میں ہم

جان و دل بیچ میں، بازار کے رکھ دیتے ہیں
ہم تو چاہت میں بھی غالب کے مقلّد ہیں فرازؔ
جس پے مرتے ہیں، اُسے مار کے رکھ دیتے ہیں

لیمن کلرڈ اوور ٹی شرٹ کے ساتھ بل باٹم جینز پہنے۔۔۔ وہ ڈرسنگ کے سامنے کھڑی اپنے ہونٹوں پہ لپ اسٹک لگاتے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

چھوٹے سیاہ بال بہت ہلکے سے نیچے سے رول کیئے ہوئے۔۔ تھے درمیان سے مانگ نکال کر کھلا چھوٹے اسنے دائیں جانب سے کان کے پیچھے کیئے۔۔۔ بال بہت مشکل سے کندھوں کے چھو رہے

تھے۔۔۔ جب وہ رول نا کرتی۔۔۔ تب تو کندھوں تک آتے
تھے۔۔۔ مگر رول کرنے کے بعد نا آتے۔۔۔

لپ شیڈ رکھ کر اسنے کاجل اٹھایا۔۔۔ جبھی اسے اپنے پیٹ کر ہاتھ
رکھتا محسوس ہوا۔۔۔۔ وہ چونک کر سیدھی ہوئی تو شیشے میں
پڑتے اپنے عکس کے ساتھ معراج کا عکس دیکھتے ہلکا سا
مسکرائی۔۔۔۔ معراج نے ہاتھ اسکی پیٹ پر رکھ کر تھوڑی اسکے
کندھے پر رکھتے۔۔ شیشے میں نظر آتے اسکے دلفریب عکس کو بے
باک نگاہوں سے چھونے لگا تھا۔۔۔

گہرے نیلے رنگ کی بٹون والی شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے۔۔۔ بازوو کو کہنیوں تک فولڈ کیئے ۔۔۔ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ آج افس نہیں جانا تھا جبھی ریلیکس تھا۔۔۔

کبھی بتاؤ تو سہی۔۔۔ اتنا کیوں بنتی سنورتی ہو۔۔۔ "اسکے کان کے " بالکل پاس لب کرتے وہ سرگوشی نما سا بولا۔۔۔۔۔

خولہ کی پلکیں لرزی۔۔ دل کانوں میں گھنسنے لگا تھا۔۔۔ نگاہوں کا مرکز۔۔ پیٹ کر رکھا اسکا ہاتھ سفید ہاتھ۔۔۔ اسے پتا نہیں کیوں مگر معراج کے ہاتھ بہت اچھے لگتے تھے۔۔۔ اور اسکی مسکراہٹ۔۔۔ اسپر تو وہ سب وار سکتی تھی۔۔۔

بتاؤ بھی۔۔۔ وہ تو بندہ میں شریف ہوں۔۔۔ ورنہ تمہیں اپنا "
سجنا سنورنا مہنگا بھی پڑ سکتا ہے "اب کہ آواز اور کم اور شدید
بوجھل ہوئی۔۔۔ لبوں نے اسکے کان کی لو کو چھوا تھا۔۔۔۔

عکس کو دیکھنے کے بجائے اب وہ خولہ ہی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ مخمور
بے باک نگاہوں سے۔۔۔

تاکہ آپ کسی گوری پر دل نا دے بیٹھیں۔۔۔ "اب کہ شیشے "
میں نظر اتے اسکے عکس کو دیکھتے وہ شریر سا بولی تھی۔۔۔

گوری کو دل تو دے بیٹھا ہو۔۔۔۔ "اس نے کانوں کو باقاعدہ "
چھوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

خولہ کو اب لگا کہ وہ ٹریک سے اترنے لگا۔۔۔۔ وہ اسے دور نہیں کرتی تھی۔۔۔ مگر ابھی بالاج آیا ہوا تھا۔۔۔ اور ناشتے کا ٹائم ہورہا تھا۔۔۔ سو ابھی تو دور کرنا پڑا۔۔۔

معراج۔۔ لالا نیچے اگئے ہوں گے۔۔۔ کتنا برا لگے گا نا۔۔۔ " پلیزَ۔۔ سوری۔۔۔۔ "اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے وہ نادم سا بولی تو معراج نے شدت سے اسکے سرخ گال پر لب رکھے۔۔۔ اور پھر پیچھے ہوگیا۔۔۔

کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ تم چلو میں آتا ہوں پھر۔۔ "اسکو "
اپنی طرف موڑتے وہ نرمی سے بولا۔۔ اور پھر اسکے ماتھے پر
عقیدت سے لب رکھے تھے۔۔۔۔

یہ لمحہ خولہ کے لیے ہر لمحے سے زیادہ قیمتی ہوتا۔۔ جب وہ اسکے
ماتھے کو چھوتا تھا۔۔۔ ہر نظارے سے زیادہ دلفریب۔۔۔۔
اسکی روح پر لگے زخم پر مرہم بن کر لگتا۔۔۔ اب بھی وہ کھل
کر مسکرائی تھی۔۔۔

💚💛

حور میں نے تو رات میں تمہیں چھوٹی مینڈ کی مزاق میں کہا تو۔ "

تم تو سچ میں خفا ہو کر جا رہی ہو۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔

یمان بس رو دینے کو تھا۔۔ "

وہ سب جانے کو تیار تھے۔۔۔۔۔ معراج نے پھر اس سے نہیں پوچھا۔۔۔ وہ جان گیا تھا اسکا جواب۔۔ اور مطمئن بھی ہوگیا۔۔

گلابی فر والا کوٹ جو پیٹ تک آتا تھا۔۔ اسکے ساتھ وائٹ جینز شرٹ پہنے۔۔ ہالے نے اپنے ہی جتنا ایک وائٹ کلر کا بھالو اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

وہ سحر کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جب یمان نے کہا۔۔۔ وہ دونوں بہت اداس تھے ہالے کے جانے سے۔۔۔

میں تو مزاق سے نہیں کہتی تمہیں مینڈک۔۔۔ اور میں خفا ہو کر" تو نہیں جا رہی ہو پاگلوں۔۔۔ تم لوگ خفا نا ہو۔۔۔۔ میرے بابا نے کہا کہ وہ مجھے یہاں دوبارہ لے کر آئیں گے۔۔۔۔ اور میں بھی آوں گی ضرور۔۔ یہاں میرے بہت سے ٹوائز رہ گئے ہیں۔۔۔ میں وہ لے کر جاؤں گی۔۔۔ "اس نے ایک بار پھر انہیں سمجھایا۔۔۔ مگر وہ اداس ہیہ رہے۔۔۔

براؤن کوٹاؤن پینٹ میں ملبوس بالاج باہر آیا۔۔۔۔ وہ سب انتظام ارجنٹ میں کرچکا تھا۔۔۔۔ اگر سب کو بتا کر ایا ہوتا تو شاید رک

جاتا مگر وہاں کوئی جانتا ہی نہیں تھا۔۔۔ دلنشین اندر معراج سے
مل رہی تھی۔۔ یا یہ کہنا ٹھیک تھا کہ رو رہی تھی۔۔

تم دونوں کیوں اداس ہو رہے ہو۔۔ میں نے سمجھایا بھی تھا کہ "
ہمارے جانے کے بعد ماما اور بابا اے ضد کرنا کہ تم لوگوں کو بھی
جانا ہے پاکستان۔۔ ہمیشہ کے لیے۔۔ پھر دیکھنا وہ ہے آئیں
گے۔۔۔ "وہ گھٹنوں کے بل انکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔ اسے
وہ اداس اچھے نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

مگر اس وقت تک ہالے کہاں سے لائیں گے۔۔ "یمان شدید خفا "
تھا۔۔۔ ہے کسی صورت نہیں مان رہا تھا۔۔۔

ہالے روز بات کرے گی نا۔۔ روز ویڈیو کال۔۔ پھر کچھ دنوں "

میں تم لوگ آجاؤ گے۔۔۔ "اسنے پھر سمجھایا۔۔ ہالے چپ چاپ

تھی۔۔۔ جبکہ سحر اب مان گیی تھی۔۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ

اتنا تنگ کرے گی سب کو کہ وہ جلد ہی پاکستان چلے جائیں گے۔۔

ویسے بھی صبح سے بالاج نے اسے اتنا بتایا پاکستان کے بارے

میں۔۔۔ سوہا اور بازل بھی دیکھائے۔۔ باقی سب دیکھائے۔۔ اسکو

دل تو ابھی ہی اڑ کر جانے کو کررہا تھا۔۔ ویسے بھی بازل کی تو کوئی

بہن نہیں تھی جو اسے سحر سے بچا سکتی۔۔۔ اور معصوم سی لگتی

سوہا کو وہ دوست بنانے کا ابھی سے سوچ چکی تھی۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔ میں آئیندہ چھوٹی مینڈکی سے بات بھی "

نہیں کرو گا۔۔۔ "جھنگی سے کہتا وہ اٹھا۔۔۔ اوہ اندر بھاگنے سے

پہلے ہالے کے بال زور سے کھینچے سے۔۔۔ وہ چیخی تو بالاج نے اسے اٹھایا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ سب سے ملتے نکل چکے تھے۔۔۔ سحر بھی اداس ہو کر اندر چلی گئی۔۔ یمان تو باہر ہی نہیں ایا۔۔ وہ اندر کمرے کے پردے کے پیچھے چھپ کر رو رہا تھا۔

ان کو پاکستان آئے دو مہینے ہو چکے تھے۔۔۔۔ ہانیہ بیگم۔۔ جمیلہ بیگم۔۔ حیدر خان ۔۔دادی۔۔۔ سب بے انتہا خوش تھے ان دونوں کے لیے۔۔۔ اجالا تو سب سے زیادہ خوش تھی۔۔۔ پورا پورا دن عدن کو امن کے ساتھ گزار دیتی۔۔ وہ بات الگ تھی کہ وہاج غصے سے پاگل ہوا رہتا۔۔۔۔

کچھ دن حویلی رہ کر وہ اب شہر آگئے تھے۔۔۔ اجالا اور وہاج بھی شہر ہی میں تھے۔۔۔۔

وہاج اور مومن بالاج ہی کے ساتھ بزنس کر رہے تھے۔۔۔۔
معراج لوگ بھی اب کل آنے والے تھے۔۔۔۔
ان کے آنے کے بعد حیدر خان نے پورے خاندان کو دعوت دی تھی۔۔۔۔

ویسے بھی سحر حیات اور یمان سالک اب تین سال کے ہونے تھے۔۔۔۔ ان کے برتھ ڈے پارٹی ہی ہونی تھی ایک طرح سے۔۔۔۔

معراج نہیں آتا چاہ رہا تھا ابھی کچھ عرصہ مگر سحر اور یمان نے اتنا شید تنگ کیا کہ اسے آنا پڑ رہا تھا۔۔۔۔ابھی انہیں کل نکلنا رات میں تھا۔۔۔ یمان اور سحر تو ہواؤں میں آڑ رہے تھے۔۔۔ انکی خوشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔۔ جبکہ خولہ شدید تھک چکی تھی پیکنگ کر کر کے۔۔۔۔ معراج نے بھی مدد کی مگر زیادہ تو وہی کر رہی تھی۔۔۔ پھر یمان اور سحر الگ سر درد بنے ہوئے تھے۔۔۔۔

ابھی بھی وہ ایک سوٹ کیس کے اوپر بٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔ تھکن سے پسینہ آرہا تھا،۔۔۔ گلابی ٹاپ کے ساتھ باٹ جینز پہنے۔۔ آج ہیئر بینڈ لگا کر آگے سے سارے بال پیچھے کیئے ہوئے تھے۔۔۔۔

جو بال ڈیڈ اسٹریٹ ہونے کے باعث کچھ بڑے لگ رہے تھے۔۔۔۔ میک اپ نا ہونے کے برابر ہی تھا۔

میں نے کہا تھا کہ کچھ آرام کر لو۔۔۔۔ بس تھوڑا ہی رہ گیا ہے۔۔ یہ بعد میں ہو جائے گا۔۔۔ "ہاٹ چاکلیٹ کا بڑا کب اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ تو اسنے جلدی سے پکڑا۔۔ وہ اسے یہاں اکثر ہاٹ چاکلیٹ بنا کر پیلاتا تھا۔۔۔۔۔ اور خولہ کو بہت پسند تھی۔۔۔۔

گرے ٹی شرٹ جو اسکے مظبوط چوڑے سینے پہ اچھی لگ رہی تھی پ۔۔ اسکے بال پھر ماتھے پہ بکھرے ہوئے تو۔۔۔ وہ ڈرسنگ سے

ٹیک لگا کر کھڑا اب اپنے کپ سے ہاٹ چاکلیٹ پینا اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں نے سوچا ایک ہی بار سب ختم کروں۔۔۔ ابھی سو رہیں ہیں " دونوں تو ہو بھی جائے گا۔۔۔ پھر آج ان دونوں کی سالگرہ ہے نا۔۔آپ نے کہا تھا کہ ہمیں باہر لے کر جائیں گے۔۔"وہ سادگی سے بولی۔۔۔۔ سیاہ چمکتی آنکھوں میں آجکل کاجل بھی نہیں ڈلا ہوا تھا۔۔۔ معراج کو کچھ کمی سی لگی۔۔۔۔

یہ تو ہے۔۔۔۔۔ "وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس کے سیاہ " سلکی بال کندھوں کو چھو رہے تھے۔۔۔۔

تم سادہ بھی بہت اچھی لگتی ہو۔۔۔ "اسنے دل سے کہا۔۔۔ "

اور کپ واپس رکھتے اسکے پاس آیا۔۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا

تھا۔۔۔۔

وہ بوکھلا گئی۔۔۔ "کیا ہوا معراج۔۔۔ "اسے حیرت ہوئی۔۔۔

تم نے ابھی کہا نا کہ وہ دونوں سو رہیں ہیں۔۔۔ چلو آؤ تمہیں "

باہر لے کر جاؤں۔۔تم فریش ہو لو گی۔ "اسکے لبوں کے پاس لگی

چاکلیٹ کو دیکھتے وہ گھمبیر سی آواز میں بولا۔۔۔۔

خولہ کو مزید حیرت ہوئی۔۔۔ "معراج اس وقت باہر۔۔اور۔ ہمیں

تو ان دونوں کے ساتھ جانا تھا نا۔۔۔ اور مجھے تیار ہونے تک تو

بہت ٹائم لگ جائے گا۔۔۔ " اسنے سمجھانا چاہا۔۔۔۔ وہ اس کی نگاہوں کے تقاضے کب دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں نے ابھی اسی لیے بتایا کہ تم سادگی میں بھی اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ اب کوئی بہانہ نہیں چلو ان کو پھر کبھی لے جائیں گے۔ " بمشکل نگاہوں کا مرکز بدلتے ہوئے کہا۔۔۔ورنہ نگاہیں تو بھٹک کر بار بار سرخ لبوں کو چھونا چاہ رہی تھی

اچھا۔۔۔ رکیں۔۔۔ "وہ دور ہوئی۔۔۔۔ اور بالوں سے بینڈ" اتارا۔۔۔ سارے بال بکھرے تھے چہرے پر۔۔۔۔ انہیں انگلیوں سے سیٹ کرتے اسنے دائیں جانب سے کان ہے پیچھے کیئے۔۔۔۔ہمیشہ کی طرح۔

معراج تاسف سے دیکھ رہا تھا اسے۔۔۔۔ بیڈ کے پاس رکھے سنیکر شور پہنے۔۔۔ اور ایک دم کھڑی ہو گئی"۔۔۔ دیکھیں میں تیار بھی ہو گئی۔ بس پانچ منٹ میں انہیں اٹھا لوں۔۔۔ "آخری نظر شیشے میں دیکھتے ہوئے وہ چہکتے ہوہے بولی۔۔۔ اور ہونٹوں کے پاس لگی چاکلیٹ خود ہی صاف کر لی۔۔۔معراج کی نگاہیں ایک بار پھر بھٹکی تھی۔ ۔۔

تم مجھے اب اگنور کرنے لگی ہو۔۔ "ان کو اٹھانے والی بات پر وہ " خفگی سے بولا تو خولہ نے حیرت سے مڑ کر دیکھا اسے۔۔۔ "میں نے کب کیا آپکو اگنور معراج۔۔۔ "اس نے خفا ہوتے پوچھا تھا۔۔

اچھا چلو نہیں کیا۔۔۔ مگر میں پاکستان جا کر تمہیں اکیلے ڈیٹ پر"
لے جاؤں گا۔۔ ٹھیک ہے۔ نا" ایک سوٹ کیس کے پاس رکھے
کریم کلرڈ اوور کوٹ اسکو پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ ویسے بھی یمان
اور سحر کی وجہ سے اکیلے وقت بیتانے ہی نہیں ہوتا۔۔

" وہ کھکھلا کر ہنسی۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

چلیں یہ پکڑیں۔۔۔ "اپنا کپ اٹھاتے اسنے معراج کو اسکا "
دیا۔۔۔ "میں بس انہیں اٹھا لوں۔۔ آپ تب کر اگر فریش ہونا
چاہیے تو"اس نے باہر نکلتے ہوئے کہا تھا
معراج اس کو جاتا دیکھتا رہ گیا تھا۔۔ اس چھوٹی معصوم سی لڑکی
کے آجانے کی وجہ سے زندگی کتنی مکمل ہوگئی تھی۔۔۔ اسے اب

بھی سوچ کر دکھایا ہوتا۔۔ اسنے خولہ کو تکلیف دینی چاہی تھی کبھی۔۔ وہ لڑکی تو بس سب کو چاہتی تھی۔۔ اور خود بھی چاہے جانے کے قابل تھی۔۔۔

💛💙

بابا۔۔۔۔ پھر اس فیری نے ڈیمن کی قید سے خود کو کیسے " نکالا۔۔۔ "اسنے کچھ خوفزدہ مگر دلچسپی سے پوچھا۔۔ آواز انتہائی کم تھی۔۔۔ بالاج نے مشکل سے سنا۔۔۔

رات کو وقت تھا۔۔۔ وہ لوگ سونے کے لئے لیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔ عدن اورامن کو کاٹ میں ہی تھے مگر ہالے ان دونوں ہی کے ساتھ سوتی۔۔۔۔

دلنشین تو سو رہی تھی مگر ہالے پچھلے گھنٹے سے اس سے کہانی ان رہی تھی۔۔۔ وہ سنا رہا ہوتا مگر وہ ایکدم روک کر پھر کوئی سوال کر لیتی۔۔ اس وجہ سے آدھے گھنٹے کی کہانی گھنٹے میں بھی پوری نہیں ہوئی جا رہی تھی۔۔۔ مگر بالاج کے ماتھے پر ایک بل بھی نہیں آیا۔۔۔

پھر اس شہزادی نے ایک دن تنگ اکر اس ڈیمن کو مار دیا۔۔ " ہمت کی۔۔۔ اور وہ ڈیمن گیا۔۔ ختم۔۔۔ "اسنے بھی کم آواز

میں کہا۔۔۔۔ بالکل اسکے سینے پہ لیٹی ہالے کی آنکھیں حیرت سے کھل گئی۔۔۔ ہلکے گھنگھریالے سے بال چھوٹی سی پونی سے نکل رہے تھے۔۔۔۔ گلابی سے چہرے پر خوف سا چھایا ہوا تھا۔۔۔

"مار دیا۔۔۔۔ مگر آپ ہی نے تو کہا کہ ڈیمن کیئر بھی کرتا تھا اس شہزادی کی۔۔ اور شہزادی کو ڈر نہیں لگا۔۔۔۔ اس نے اپنے بابا کا انتظار کیوں نہیں کیا۔۔۔۔ "وہ پریشان ہو گئی تھی کہانی کا اختتام سن کر۔۔۔۔

"کیونکہ وہ ڈیمن اچھا نہیں تھا نا۔۔۔ اور شہزادی کوئی ڈرپوک تو نہیں ہوتی۔۔۔ وہ اپنی مدد خود کر سکتی ہے۔۔ ہے نا۔۔۔ "وہ اب اسکے بالوں کو سہلا رہا تھا تاکہ وہ سو جائے۔۔۔

میں بھی تو آپکی شہزادی ہوں۔۔۔ پھر مجھے کیوں ڈر لگتا ہے سب"
سے۔۔۔ "وہ اداس ہوگئی۔۔۔ بالاج ابھی کوئی جواب دیتا کہ ایکدم
سے لمپ آن ہوا۔۔۔ ہالے سیکنڈ سے بھی پہلے آنکھیں بند کرتی
چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی تھی

دو بجے رہیں ہیں بالاج۔۔۔ "وہ شدید خفگی سے بولی۔۔۔ "
سنہرے بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ نیند کے باعث آنکھیں گلابی
ہورہی تھی۔۔۔

مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔ اور یہ تو سو گئی۔۔۔ "وہ کم آواز "
میں بولا تو۔ ہالے نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ لبوں پہ رکھتے مسکراہٹ
روکی۔۔۔۔۔۔ بالاج ایسے ہی اسکی سائیڈ لیتا تھا۔۔۔

میں پھر کہہ رہی ہوں کہ کمرہ سیپرٹ کریں بالاج۔۔۔۔ ہم ایک "
میں سوئے گے اور آپ الگ۔۔۔ "اسنے ایک بار پھر کہا۔۔۔۔ اج
ہی کی بات تو نہیں تھی۔۔۔ وہ دنوں روز رات کو جاگے
رہتے ہالے کو خود تو نیند نا آتی دن کو سوئی رہتی تھی جبھی۔۔۔
اور رات میں بالاج کو جگائے رکھتی۔۔۔ اسی وجہ سے وہ روم الگ
کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ ہو جائے گا۔۔۔ "اسنے سنجیدگی سے کہا تو دلنشین " نے حیرت اسے دیکھا تھا اسے۔۔۔ "ہو جائے گا۔۔۔ اتنے اچھے اور آپ۔۔۔۔ "وہ مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اسے۔۔۔

کہا نا کردوں گا کمرے الگ۔۔۔۔ وعدہ ہے۔۔۔۔ "وہ نرم " نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

" اچھا۔۔۔ بڑی بات ہے۔۔۔ اسے سچ میں حیرت ہوئی تھی۔۔۔ " ہالے۔۔۔ ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔ "اب کہ ہالے کو پکارا تو۔۔۔ ہالے نے بالاج کی شرٹ کا کالر زور سے پکڑا۔۔۔۔ "یہ سو رہی ہے دلنشین۔۔۔۔ تم۔ بھی سو جاؤ۔۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

دلنشین نے ہالے کی پشت کو گھورا۔ اسے نا دیکھتے کے باوجود بھی پتا تھا کہ وہ ہنسی روکے ہوئے ہے۔۔ اب بالاج نے کہہ دیا تو وہ سوئی ہی ہوئی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے لگیں رہیں آج۔۔۔ مگر کل الگ روم کرنا ہے آپ " نے۔۔ وعدہ کیا ہے۔۔ "دوبارہ لیٹتے وہ خفگی سے بولی تو بالاج نے سر ہلایا تھا۔۔۔

بالکل۔۔ الگ کردوں گا کمرے۔۔۔ "وہ سنجیدگی سے بولا تھا"

بابا آج ہماری برتھ ڈے ہے نا "لمبی سڑک کے کنارے ہاتھ "
میں کاٹن کینڈی پکڑے گلابی فر والے کوٹ میں ملبوس سحر نے
جیسے اسے یاد دلایا تھا۔۔

یہ ایکون سٹریٹ تھی۔۔۔ دور تک نا ختم ہونی والی۔۔۔۔اور آسمان
نا نظر آتا۔۔۔درختوں نے راؤنڈ ہوکر اندیرا کیا ہوا تھا۔۔۔۔

خولہ نے یمان کا۔ اور معراج نے سحر کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔وہ
لوگ بنا کسی گاڑی کے نکلے تھے۔۔۔اب کافی دیر سے گھومنے کے
بعد یہاں تک پہنچ آئے تھے۔۔۔

شام رات میں بدل رہی تھی۔۔۔ اور وہ اب تک باہر ہی تھے۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔۔ماشاءاللہ آپ دونوں تین سال کے ہوگئے ہو۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔وقت کتنے جلدی گزرا تھا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

"بابا ہالے بھیہ ہوتی نا یہاں" یمان کا دکھ ابھی بھی تازہ تھا۔۔۔۔ اسے یاد تھا ہالے ایسی جگیں دیکھ کر کتنی خوش ہوتی تھی۔۔۔ وہ نیچر کی دیوانی تھی۔۔۔ اسے خوبصورتی بہت ایٹریکٹ کرتی تھی۔۔۔۔ ابھی بھی اتنی اچھی جگہ دیکھ کر اسے ہالے ہی یاد آئی تھی۔۔۔۔

بیٹا۔۔ کل جائیں گے نا پھر مل لینا اس سے۔۔۔ "خولہ نے اسکے " بالوں کو بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔ تو وہ اسکا ہاتھ چھوڑ کر آگے بھاگ گیا تھا۔۔۔

بابا۔۔۔ میرا ہاتھ بھی چھوڑیں۔۔۔ "سحر نے ہاتھ چھڑوانا" چاہا۔۔۔۔

" گر جاؤ گے۔۔ بھاگو نہیں۔۔ آرام سے "

وہ دونوں اب آگے باگے جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

" دیکھیں اب سب کتنا اچھا لگتا رہا ہے انہیں چھوڑ آتے تو ہم ان ہی کے لیے پریشان ہوتے "؛ چھوٹے، بالوں کی لٹیں کانوں کے پیچھے کرتے وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں دلفریب سی چمک تھی۔۔۔۔ بال ہوا کے باعث بار بار چہرے پر آنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

" ہمم۔۔۔ مگر اب بچوں کے سامنے ہمیں شریف بن کر رہنا پڑے گا "وہ ہنوز ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔ وجیہہ چہرے پر دلفریب سی مسکراہٹ تھی۔

" ہاہاہا۔۔۔۔ وہ ہنسی تھی اونچا۔۔۔ آس پاس گزرتے کچھ لوگوں نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔ مگر وہ ہنستی رہی۔۔۔۔

آس پاس اور بھی کپل ہاتھوں میں ہاتھ تھامے چل رہے تھے۔۔۔ہاتھوں میں بھانپ آڑتے کافی یا ہاٹ چاکلیٹ کے کپ تھامے۔۔۔۔ سارا منظر کافی رومینٹک سا تھا۔۔۔۔

"آپ ویسے بھی شریف ہی ہیں۔۔۔ "وہ مخمور نگاہوں سے اسے تکتے شریر سے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں اتنا بھی شریف نہیں ہوں اب۔۔۔۔ وہ بس تم ٹھیک نہیں تھی۔۔ تو مجھے مجبوراً بننا پڑا۔۔ "وہ اسکا ہاتھ تھامتے گھمبیر سی آواز میں بولا۔۔۔ بھورے بال بار بار ماتھے پر آرہے تھے۔۔۔۔

سارا منظر یکدم بدلنے لگا۔۔ فسوں چھانے لگا۔۔ چاندنی کے مجسمے ایک ساتھ ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔۔

یمان اپنی جیکٹ لی پاکٹ میں ہاتھ تھامے اس بچے کے دیکھ رہا" تھا جو پھتر سے درخت پر کچھ لکھ رہا تھا۔ وہ لگ بھگ دس سال کا تھا یا اس سے کچھ زرا ہی کم ۔۔ سحر نے بھی اسے دیکھتے ہوئے پھتر اٹھایا۔۔۔

یمان چلو ہم۔ بھی یہاں اپنا نام لکھتے ہیں۔۔۔ تمہیں آتا ہے نا " لکھنا "سحر نے چہکتے ہوئے کہا۔۔۔

اس سے کیا ہو گا۔۔؛ "وہ بے زار ہی لگا۔۔۔ "

"ہمم جب بہت سالوں بعد یہاں آئیں گے تب دیکھیں گے۔۔ "
اسے دیکھ کر کہتے وہ آگے بڑھی۔۔۔

اس دوسرے بچے نے مڑ کر دیکھا تھا سحر تھا۔۔ ڈارک بلو آنکھوں والا وہ خوبصورت سا بچا ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد پیچھے ہوا کچھ تو سحر نے آگے بڑھ کر درخت پر لگا تھا۔۔ "سحر حیات" ایک بار لکھ کر پھر اسکے اوپر دوبارہ پھتر چلایا۔۔ اتنا کہ وہ گہرا ہو گیا۔۔۔ اور پھر ہنستے وہ پیچھے ہو گئی تھی۔۔

اب تم لکھو۔۔؛ "۔۔ یمان نے اس سے پھتر لیا۔۔۔ اور اسی " درخت پر اور لکھا "یمان سالک "پیچھے ہونے لگا۔۔۔ مگر پھر رک گیا۔۔ "اگر چھوٹی مینڈکی یہاں ہوتی تو وہ بھی لکھتی۔۔۔ مگر میں لکھ دیتا ہوں اسکا۔۔۔۔ پھر ہم۔ بڑے ہوکر مل کر یہاں اکر دیکھیں گے۔۔ "

؛ "ارے ہاں۔۔۔ میں تو بھول گئ تھی۔۔ تم لکھو اسکا۔۔ ماما بابا آرہے جلدی کرو "اسنے بالوں کو پیچھے کیا ماتھے سے۔۔۔ بلو آنکھوں والا اب بھی انہیں دیکھ رہا تھا۔۔ اس کے ہاتھ میں بھی پھتر تھا۔۔۔ مگر اس نے ابھی تک لکھا نہیں تھا اپنا نام۔۔۔

ہالے حور۔۔۔۔ "اسنے اپنے نام کے ساتھ لکھا نام۔مگر درمیان " میں کچھ فاصلہ رہ گیا۔۔وہ رکھنا نہیں چاہ رہا تھا مگر بس بن گیا فاصلہ۔۔۔ اور پھر مسکراتے ہوئے پیچھے ہوگیا اسکا نام لکھ کر وہ خوش ہوگیا تھا ۔۔تو۔ وہ بلو آنکھوں والا اب آگے ہوتے اپنا نام لکھنے لگا تھا۔۔۔

"سحر حیات"

" یمان سالک "

اور

ہالے ھور۔۔۔ "یاہوو۔۔۔ "سحر چہکی تھی۔۔۔۔ "اب ہم جب " بڑے ہو جائیں گے تب یہاں اکر اپنا نام دیکھیں گے۔۔۔ "اسنے پھتر دور اچھالا۔۔ بلو آنکھوں والا اب کچھ لکھ رہا تھا۔۔

"آہل نیازی"
بلو آنکھوں والے بھی بھی انکے نام ہی کے ساتھ اپنا نام لکھ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سحر۔۔ یمان۔۔ چلو۔۔ رکو نہیں "خولہ نے کہا تو وہ دونوں آگے " بھاگ گئے تھے۔۔۔۔

پیچھے ایکون سٹریٹ کے ایک اونچے موٹے درخت پر چار نام لکھے ہوئے تھے۔ یوں کہ پہلے سحر کا نام اتا تھا یمان کا۔اسکے کچھ آگے ہالے کا۔۔۔مگر یمان اور ہالے کے درمیان میں آہل نیازی لکھا ہوا

تھا۔۔۔سب اتفاقیہ تھا۔۔۔۔وہ چاروں نام اتنے گھرے تھے کہ امکان تھا کہ اٹھارہ بیس سال بعد بھی وہ وہاں ہو سکتے تھے۔۔۔

💚💚

اس کے وہ لوگ رومنگ روسٹر ریسٹورنٹ میں آئے۔۔۔ یہاں انہوں نے سحر اور یمان کے لیے کیک آڈر کیا تھا۔۔۔ ڈنر بھی ادھر ہی کرنا تھا سو اب وہ آرام سے بیٹھ گئے۔۔۔۔

خولہ یہاں بہت اچھا وقت گزار سکتے تھے ہم "وہ ادھر ادھر " دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

میں نے تو ہر لمحہ آپ کے ساتھ اچھا بلکہ بہت اچھا جیا ہے "وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ سیاہ آنکھیں چھوٹی ہوئی تھی۔۔۔

ہاں مگر یہاں بہت کچھ رہ گیا۔۔ جو ہم نے نہیں دیکھا۔۔ "اب کل چلیں جائیں گے پھر پتا نہیں کب آنا ہو " وہ کچھ افسردہ تھا یہاں سے جانے سے۔۔۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ نہیں جانا چاہتا تھا۔۔ مگر یہاں ایاایک وقت گزراا تھا۔۔ یہاں اسکے بچے بڑے ہوئے تھے۔۔ یہاں خولہ کو نئی زندگی ملی۔۔ یہاں سے اور بھی اچھی یادیں وابستہ تھی۔۔۔۔

اچھا با۔۔ اب اداس نہیں ہونا۔۔ مجھے بھی پھر کچھ اچھا نہیں لگے گا۔اگر آپ اداس ہوگئے تو "!وہ خفگی سے بولی تو معراج ہنسا

تھا۔۔۔ اور پھر۔۔۔ بہت اچانک۔۔ ایک دم سے جھک کر شدت سے لبوں کو صرف دو پل کے لیے چھوا۔ اور پیچھے بھی ہو گیا۔۔۔۔

اسکی سانسیں تھم گئی۔۔۔ چہرہ یاک دم شدید گلابی ہوا۔۔۔۔ وہ شدید بوکھلا گئی۔۔ یامن اور سالک کو دیکھا۔ جو موبائل پر کچھ دیکھ رہے تھے سر جوڑ کر۔۔۔!۔۔

اور باقی لوگ بھی آگے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ کسی نے شاہد نوٹ نا کیا۔۔۔ وہاں سب عام تھا۔۔۔ کسی کو کیا فرق پڑتا تھا۔۔۔

" جب ایسے بولتی ہو نا تو دل کرتا ہے ان لبوں کو چھو لو۔۔۔ "

وہ بے باکی سے کان کے پاس کچھ جھکتے ہوئے بولا اسکے لبوں نے سیاہ سلکی بالوں کو چھوا تھا۔۔ہر لفظ ادا کرتے ہوئے۔۔اسے اس لڑکی کے بالوں سے عشق تھا۔۔وہ جب کسی دوسری طرح بالوں کو بناتی یا بال برے ہونے لگتے تو اسے پسند نا آتا۔۔اسے وہ ایسی ہی پسند تھی۔۔۔وہ مخمور نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔خولہ کو جیسے ہوش میں ایا۔۔اسکے ہاتھ نے بے ساختہ لبوں کو چھوا تھا۔۔ معراج پھر ہنسا۔۔

معراج۔۔ ہم۔۔۔ پبلک پلیس پر ہی۔۔ ہیں۔۔۔ "وہ" گھبراتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی اسے لگ رہا تھا کہ

پوری دنیا اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکی رنگت شدید سرخ ہوگئی تھی۔۔۔ ابھی تو اسے شریف کہہ رہی تھی۔۔۔

تم روم میں بھی بنا لیتی ہو بہانے "اسکی بے باک نگاہوں کا مرکز " اب بھی وہی لب تھے۔۔۔ جب خولہ نے اسکے گال پر ہاتھ رکھتے دوسری طرف موڑا تھا اسکا چہرہ۔۔۔

" ادھر دیکھیں۔۔۔۔ پلیزز "

اچھا۔۔۔ نہیں کہہ رہا کچھ۔۔۔ "وہ سچ میں سنجیدہ ہوگیا " تھا۔۔۔مگر دوبارہ اسے دیکھنے لگا تھا

کچھ دیر بعد انکا آڈر سریو ہوا تو یامن اور سحر بھی کھڑے ہوگئے۔۔۔

یاہوو۔۔۔ ہماری برتھ ڈے "وہ چہکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ "

بابا نے کہا ہے کہ ہماری برتھ ڈے پاکستان میں بھی ہوگی۔۔۔ ""

ہاں نا بابا۔۔۔ "یمان بھی ایک کیکلکو دیکھ رہا تھا۔۔

ہاں نا۔ ۔۔ وہاں سب۔۔۔۔۔۔۔ "

آوازیں دور ہوتی جارہی تھی۔۔۔ یہ آخری شام تھی جو انہوں نے امریکا میں گزاری تھی۔۔۔

دور سے دیکھا جاتا تو تو وہ لوگ رومنگ روسٹر ریسورٹ کے ایک ڈیبل پر اب بھی نظر آرہے تھے۔۔۔ خولہ سحر کو ہنستے ہوئے کیک کھلا رہی تھی۔۔ جبکہ معراج اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

💛💙

ادھر سنو زرا بات میری۔۔۔ "اس سے پہلے وہ نکلتی کمرے سے " باہر وہاج نے بازو سے پکڑ کر روکا اسے۔۔۔۔

وائٹ اوور ٹی شرٹ ہے ساتھ فلیپر جینز پہنے۔۔۔ گلے میں سٹالر ڈالے وہ باہر نکلنے کے چکر میں تھی۔۔ سنہرے بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔ وہ اب معصوم سا چہرہ بنائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم زیادہ نہیں فری ہونے لگی ہو کیا۔۔ "وہ اسے گھورتے ہوئے "
بولا۔۔ جو اب تو ہاتھ ہی نہیں آتی تھی۔۔۔

میں نے باہر جا رہی تھی۔۔ " !وہ دھیرے سے منمائی تو وہاج نے"
ایکدم سے قریب کھینچتے دوسرا ہاتھ اسکی کمر پر رکھتے اسے قریب
کیا۔۔۔ وہ شدید گھبرا گئی پیچھے ہونا چاہا مگر وہ اور قریب کر گیا
تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے کہ تمہیں دیا وقت اب ختم ہو جانا چاہیے۔۔۔۔ کیا "
"!خیال ہے تمہارا۔

دوسرے ہاتھ کی پشت اسکے نرم گالوں پر پھیرتے وہ بوجھل سا بولا۔۔۔ چہرہ انتہائی قریب کر گیا تھا اسکے چہرے کے۔۔۔

اجالا بے ساختہ نفی میں سر ہلایا۔۔۔ سانسوں کی تپش سے چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہورہا تھا۔۔۔ اور سے کمر پر رکھا اسے ہاتھ۔۔۔۔۔۔ بے باک بات۔۔۔۔ اسکا دل کانوں میں شدت سے گھونجے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ 'اسے کمر پر رکھا اسکا مظبوط ہاتھ ہٹانا چاہا تھا۔۔۔۔۔ "
چہرہ شدید گلابی ہونے لگا تھا پل میں۔۔

کیوں نہیں۔۔۔ !ویسے بھی پورا دن بچوں کو سمبھالتی ہو نا۔۔۔ " اس سے اچھا ہے کہ اپنے دو بارہ بچوں کو سنبھال لو۔۔ تا کہ میرا دل کچھ کم جلے۔۔ "اسکو اور قریب کرتے اسکے نرم گالوں سے اپنے گال مس کرتے وہ بوجھل سا بولا۔۔۔ آواز انتہائی کم تھی اسکی۔۔۔ خمار کے باعث پلکیں بھاری ہونے لگی۔۔۔ دوسرا ہاتھ سے اسنے وائٹ شرٹ کے اوپر کے بٹن کھول دیئے۔۔۔

اجالا کی سانسیں تھمنے لگی۔۔ اب تو وہاج آئے روز اتنی بے باک باتیں کرتا کہ اسکے کانوں سے دھواں نکلنے لگتا تھا۔۔۔ مگر وہ بے باک شخص کہاں ہوتا تھا چپ۔۔۔

نہیں نا۔۔۔ وہاج۔۔۔۔ میں تو۔۔۔۔ ابھی چھوٹی ہوں۔ نا۔۔۔۔ "
آپ نے کہا بھی تھا۔۔۔ "اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے گھبراتے
ہوئے دور کرنے کی کوشش کی

وہاج تو اسکے معصومیں لہجے پر عش کر اٹھا۔۔۔ اپنے مطلب کے
لیے اتنی مٹھی بنتی کہ بس۔۔۔ ورنہ تو ہر وقت جنگی بلی بنی رہتی
تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ مگر اب مجھے لگنے لگا ہے کہ میری بیوی اب بڑی "
ہوگئی ہے۔۔۔ ویسے بھی بچوں کو سمبھالنے کی کافی پریکٹس
کرلی۔۔۔ اب تو تم بہت اچھے اے میرے بچے بھی سنبھال لو

گی۔۔۔ "اسکے بولتے لب اب گالوں سے ہوتے اسکی گردن کو جا رہے۔۔۔۔

ایک ہاتھ اسکے بالوں میں پھنسائے وہ چہرہ ہیچھے کی جانب کر گیا تھا کچھ۔۔۔۔

اجالا کے لیے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا۔۔ وہ اسکے سہارے کھڑی تھی۔۔۔۔ مشکل سے۔۔ تنفس بگڑتا جا رہا تھا۔۔۔ اسے وہ وہاج سے ڈر لگتا تھا۔۔۔۔

" نہیں۔۔۔ میں آئیندہ نہیں ک کروں۔۔ گی۔۔پلیززز۔۔۔۔۔ "

اور ہمیشہ کی طرح وہ رونے لگ گئی تھی۔۔۔ وہاج ایک دم دور ہوا

اس سے۔۔۔۔ وہ اسے دیکھنے لگا تاج سنجیدگی سے۔۔۔۔ پھر دور ہی ہوتا گیا۔۔ بالکل۔۔۔ بنا کچھ بولے۔۔۔۔

اجالا دو منٹ میں چپ ہوئی گال کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے وہاج کو دیکھا۔۔۔ جس کی سیاہ آنکھیں سرد ہوگئی تھی۔۔۔۔ بٹن کھلے ہونے کے باعث گلے میں ڈلی سلور و سیاہ نفیس سٹائلش سی چینز صاف نظر آرہی تھی۔۔۔۔ اسکے ورزشی وجود پر وائٹ شرٹ فٹ ہونے کے باعث خوبصورتی سے تراشے گئے سیکا پیکس کافی بھلے لگ رہے۔ تھے۔۔

وہ اب اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ ڈانٹ کیوں نہیں رہا تھا۔۔۔۔

جاؤ نا اب۔۔۔ جدھر مرضی ہے جاؤ۔۔۔ نہیں چھوتا "
تمہیں۔۔۔ جاؤ۔۔۔ ورنہ میرا دماغ شدید خراب ہو جائے گا۔۔۔
پل میں رخ بدلتے وہ سگریٹ کی ڈبی پاکٹ سے نکالتے ہوئے"
بولا۔۔۔ سرد۔۔ سپاٹ لہجہ۔۔۔

اجالا نے کچھ کہنا چاہا۔۔ مگر اس وقت اسے وہاج ہی سے ڈر لگ رہا تھا۔۔ وہ کبھی کبھی ہو جاتا تھا اتنا ہی بے گانہ۔۔۔۔ اب بھی وہ اپنا نہیں لگ رہا تھا۔ ایک نظر دوبارہ اسے دیکھا۔۔۔ جو ہونٹوں کے درمیان رکھے سگریٹ کا اب لائیٹر کی مدد سے سلگا رہا تھا۔۔۔

دو سیکنڈ سے بھی پہلے جاؤ۔۔ ورنہ پھر بچ کر بتانا مجھ سے۔۔۔ یہ "
سب میری ہی غلطی ہے۔۔ تمہیں پہلے ہی اتنی ڈیل نہیں دینی

چاہیے تھی۔۔۔ "دوبارہ اسکی جانب مڑتے وہ سپاٹ لہجے میں بولا تو پلمیں اجالا کی آنکھیں شدید نم ہوگئی۔۔۔ اور وہ بھاگ گئی تھی

باہر۔۔۔۔

وہاج نے پوری قوت سے کانچ کے ٹیبل کو لات ماری تھی۔۔۔۔

💚💙

وائٹ فراک میں ملبوس ہالے باہر آئی۔ !اسکے بازو میں بے بی

پینک کلرڈ بھالو پکڑا ہوا تھا۔۔۔ بال ربن لگا کر پیچھے کیئے ہوئے

تھے۔۔۔ اس نے دور ہی سے اجالا اور دلنشین کو دیکھا۔ جو پول

سائیڈ کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ امن اور عدن بھی انکے پاس ہی تھے۔۔۔

ہالے کیا ہوا۔۔۔ کام نہیں ختم ہوا ابھی تک۔۔۔ "وہ پاس پہنچی " تو✌ دلنشین نے پوچھا۔۔ ریڈ اوور ٹی شرٹ کے ساتھ جینز، پہنے۔۔ اسکے گھنگھریالے بال پشت پر کھلے بکھرے ہوئے تھے۔۔ ہلکے میں اپ میں۔۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

اففف۔۔۔ ماما۔۔۔ میں تو تھک گئی۔۔۔ پہلے بھالو کو اور پھر خود " کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو دلنشین نے اسے گھورا تھا۔۔۔ جو بنا کچھ کیئے بھی تھکی رہتی۔۔۔

ماما۔۔ بابا جانی نے کہا ہے کہ وہ آپکو بلا رہیں ہیں۔۔ "پھر کچھ "
یاد آنے پر اسنے جلدی سے کہا۔۔

اچھا میں دیکھتی ہوں۔۔ "اسنے عدن کو اٹھایا تھا۔۔ "

اسکو چھوڑ جاؤ نا ادھر اب کہاں لیتی پھرو گی "وہ کچھ اداس بھی"
لگ رہی تھی۔۔ صبح کے بعد نا ابھی تک وہاج کو دیکھا نا کوئی بات
ہوئی۔۔ وہ خفا ہو رہی تھی

اچھا پھر دیکھنا۔۔۔ یہ کہیں پول کی طرف نا جائے۔۔ "اسنے "
عدن کو بھی نیچے اتارا۔۔ جو اب بڑا ہونے کے ساتھ کافی شرارتی
ہوگیا تھا۔۔ جبکہ امن کافی سنجیدہ اور غصے والا بچہ تھا۔۔۔

"جب دلنشیں اٹھ کر چلی گئی تو ہالے نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔" آنی۔۔۔ وہاج چاچو آپکا پوچھ رہے تھے۔۔۔

"کیا۔۔۔ پوچھا۔۔" سانسیں ایک دم سے منتشر ہوئی۔۔۔

"ماما کہہ رہے تھے کہ کدھر ہیں آپ۔۔۔ میں نے کہہ دیا کے ماما اور عدن امن کے ساتھ باہر۔۔۔تو وہ چلے گئے باہر۔۔۔۔ کہے رہے تھے کہ میں لیٹ آوں گا۔۔۔ سب کو کہنا کہ کوئی نا انتظار کرے میرا "وہ امن کا ہاتھ زبردستی پکڑے سرسری سا کہہ رہی تھی۔۔۔

اجالا نے سر پکڑ لیا۔۔ وہ سچ میں خفا ہوگیا تھا۔۔۔۔۔ اور اسے ہی سنانا چاہا تھا۔۔۔

💚💛

وہ گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔ اندر کچھ کام والے آئے ہوئے تھے صبح سے۔۔ اب تو شام ہورہی تھی۔۔۔ مگر کام ختم ہی نہیں ہورہا تھا۔۔۔

ادھر ادھر دیکھا۔۔ بالاج شاید اوپر ہی تھا۔۔۔ وہ بھی اوپر گئی۔۔۔

ہے ے رکوووو۔۔ "وہ کمرے میں جاتی ہی کہ بالاج نے اسے "

روکا۔۔۔۔

دلنشین نے مڑ کر دیکھا تھا۔۔ "کیا ہوا۔۔ اور ابھی کیوں سب ختم نہیں کررہے۔۔ کام والے تو گئے نا۔۔ "وہ نا سمجھگی سے بولی تو بالاج ہنسا تھا۔۔ سکن ٹی شرٹ پہنے۔۔ اسکے سیاہ بال ماتھے پہ بھکھرے ہوئے تھے۔۔۔ ہالف سلیوز ہونے کے باعث اسکے مظبوط بازو صاف نظر آرہے تھے۔۔۔

ہاں۔۔ مس ہوگیا سب۔۔۔ ادھر آؤ میرے ساتھ تمہیں " دیکھاتا۔۔ "اسکے پاس پہنچتے اسکا ہاتھ پکڑا اور کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔ "اس نے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔۔ جو تقریباً"
پہلے جیسا ہی تھا۔۔۔

بالاج یہ کیا بات ہوئی۔۔ "اسنے خفگی سے کہا۔۔۔ "

ادھر تو آؤ۔۔۔ بتاتا ہوں "اسکو اپنے ساتھ کھینچتے آگے بڑھا "
اور ایک دروازہ کھولا تھا

یہ دیکھو۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔ "کمرہ کا دروازہ کھلا تو اگے دوسرا"
کمرہ تھا۔۔۔ جس میں کھلونوں کے علاوہ دو کاٹ اور ایک چھوٹا سا

بیڈ خوبصورتی سے رکھے گئے تھے۔۔۔ یہ کمرہ پہلے بھی تھا ادھر ہی۔۔ مگر اب سیٹ کر دیا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔۔ ایسے تو نہیں کرنا تھا۔۔۔ بھی میں کدھر سوں گی۔۔۔ "وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی تو بالاج نے اسکو اپنے پاس کھینچا تھا۔ ایکدم سے۔۔۔ بہت پاس کرتے پاؤں سے دروازہ بند کیا اور دروازے کے ساتھ ٹیک لگا لی تھی۔۔۔

" وہ ایکدم شدید بوکھلا گئی۔۔۔ چہرہ پل میں شدید سرخ ہوا تھا۔۔ بالاج۔۔۔ یہ۔۔۔ پلیز ز۔۔۔ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے دور کرنا چاہا مگر وہ اسکی کمر پر ہاتھ رکھتے اور قریب کر گیا۔۔!۔

اب مخمور بے باک نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا "تم اب سے اپنے شوہر کے پاس رہو گی۔۔۔ بہت رہ لیا دور۔۔ اب نہیں۔۔۔۔ سہی ہے نا۔۔۔ "اسکے چہرے پھونک مارتے وہ بوجھل سا بولا سیاہ آنکھوں سرخی گھلنے لگی۔۔۔ پلکیں خمار کے باعث بھاری ہونے لگی تھی۔۔۔ اسکا لمس طلسمانی تھا۔۔ چھوتے ہی دل کانوں میں گھونجے لگتا۔۔۔ اب بھی یہی ہوا۔۔۔۔

بالاج۔۔۔۔۔ آپ نے وعدہ کیا تھا مجھ سے۔۔۔ "مزاحمت ترک " کرتے وہ اب اسکے سہارے ہی کھڑے چہرے موڑ کر کمرے کو دیکھتی شدید صدمے سے بولی تھی۔۔۔۔ اس نے کیسے سوچ لیا تھا کہ بالاج اتنی احسانی سے مان سکتا ہے۔۔۔

میں نے کیا تھا وعدہ۔۔۔ اس نے بہت دھیرے سے اسکے گال کو " چھوا۔۔ کمر پر گرفت تنگ ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ "میں نے کہا تھا کہ کمرے الگ کر دوں گا۔۔۔ کیسے کروں گا۔۔۔ یہ تو میں نے نہیں بتایا تھا۔۔۔ "اسکے لب اب گردن کو چھونا چاہ رہے تھے مگر دلنشین نے اسکے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ دیے۔۔۔

" پہلے ہی بہت دور رہتی ہو۔۔۔ ایسے جیسے تمہیں کھا لوں گا۔۔۔ " ہاتھ کو ہونٹوں سے چوتھے وہ پھر خفگی سے بولا۔۔۔۔ دلنشین کو لگا دھڑکنیں بہت زور سے گھونجے لگی تھی کانوں میں۔۔۔۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں جزبات کا ایک الگ طوفان مچلتا دیکھ وہ گھبرا گئی

بالاج۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ "اسنے اب سچ مچ دور ہونا چاہا "
تھا۔۔ چہرے پر کچھ لٹیں جھول رہی تھی۔۔ جنہیں وہ اس
وقت پیچھے کرنے سے قاصر تھی۔۔

پیار ہو گیا ہے۔۔ "وہ اسکے سرخ لبوں کو دیکھتے انتہائی بھاری"
آواز میں سرگوشی نما سا بولا تو دھڑکنوں میں اودھم مچا تھا۔۔۔

تمہیں نہیں ہوا۔۔ "چہرہ اتنا پاس کرلیا کہ بولتے لب اب"
اسکے گال کو چھونے کی جسارت کر رہے تھے۔۔۔

دلنشین نے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ نگاہوں کا زبردست تصادم ہوا تو وہ گھبرا کر چہرہ جھکا گئی۔۔۔

"بتاؤ۔۔۔۔ مجھ سے محبت نہیں ہوئی۔۔ "کمر پر بازووں کی گرفت مزید سخت کرتے وہ آس سے بولا تھا۔۔۔۔

"نہیں بتاؤں گی۔۔۔ "وہ ہنور چہرہ جھکائے بولی۔۔۔ لہجہ میں عجب سی ضد تھی۔۔۔

"کیوں نہیں بتاؤ گی۔۔۔ ادھر دیکھو مجھے۔۔۔ "تھوڑی کو شہادت کی انگلی سے اوپر اٹھاتے وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔

۔۔ آپ۔۔ بھی تو نہیں بتاتے "اسنے شاہد شکوہ کیا ۔۔۔ تو وہ "
دلفریب سی ہنسی ہنسا۔۔۔ ہلکا سا چہرہ ہیچھے کرتے۔۔۔۔ "تو
" تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں کتنا چاہتا ہوں تمہیں
پل میں واپس اسکی طرف مڑتے وہ گھمبیر آواز میں سرگوشی نما سا
بولا۔۔۔ انتہائی قریب سے اسکے حسین نقوش کو چھوتے

وہ بے باک لہجے میں بولا۔۔۔۔ دلنشین ہلکا سا چہرہ جھکائے اسکی
شرٹ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بولو نا۔۔۔۔ ویسے تو چپ نہیں ہوتی تو۔۔ زرا سا پاس آجاؤں تو"
ایک لفظ نہیں بولتی۔۔۔ میں سننا چاہتا ہوں بولو کچھ۔۔۔ "اسے وہ
خاموش اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔ ہاں مگر چہرے پر چھائے

خوبصورت رنگ اسکے دل میں ہلچل مچائے ہوئے تھے۔۔۔۔

پلکوں کو لزرنا گرنا۔۔ سرخ ہوتی رنگت۔۔ لبوں کو دانتوں میں دبانا۔۔ وہ کس ادا کر دل نا ہارتا۔۔ وہ لڑکی ہر حسن سے مالا مال تھی۔۔۔ وہ لڑکی اب سانسوں کی سی ضروری تھی۔۔۔ عشق بن چکی اب تو۔۔۔

آپ نے بھی تو نہیں کہا۔۔ "اس نے پھر وہی بات "

دہرائی۔۔۔ وہ اب دور نہیں ہورہی تھی اس سے۔۔ مگر ہونا چاہ رہی تھی۔۔۔۔ کمر پر رکھے اسکے ہاتھ۔۔ پھر بے باک نگاہیں۔۔۔ لبوں کی گستاخیاں۔۔۔ بے باک باتیں۔۔۔ سب کچھ ہی تو تنفس بگاڑ چکا تھا۔۔۔

کہتا ہوں نا۔۔۔۔ تم سے شدید عشق ہوگیا ہے جاناں۔۔۔۔ "
اتنا کہ اب تم بن دل نہیں لگتا۔۔۔ اتنا کہ کچھ اور نہیں
بھاتا۔۔۔ اتنا کہ بس تمہیں اپنے پاس چاہتا ہوں۔۔۔ بہت
پاس۔۔۔ چاہتا ہوں کہ تم پر تم سے بھی زیادہ میرا حق ہو۔۔۔
چاہتا ہوں کہ تم مجھے چاہو۔۔۔ "جا بجا اسکے چہرے پر شدت سے
بوسہ دیتے وہ بوجھل لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

تم رگوں میں بہتے خون میں مل چکی ہو۔۔۔ نہیں جانتا کب "
"سے۔۔۔ مگر سب کچھ بن چکی ہو تم میرا سنہری۔۔۔

دلنشین کا دل کیا اسے روک دے۔۔ ورنہ وہ سانسیں روک دے
گا۔۔ مگر وہ سننا بھی چاہ رہی تھی۔۔ وہ کب لفظوں میں اتنا

خوبصورت اظہار کرتا تھا۔۔۔وہ بنا پلکیں جھپکیں دیکھ رہی تھی

اسے۔

پہلے مجھے لگتا تھا کہ تم میری ہو۔۔۔ تو تمہیں میرے ہی پاس ہونا "

چاہیے بس۔۔۔ عجیب ضد لگا چکا تھا میں سب سے۔۔۔۔ تب

تمہیں چاہتا نہیں تھا۔۔ بس مجھے تم چاہیئے تھی۔۔۔ کیونکہ

تم تھی ہی میری۔۔۔ میرے نام کیا تھا تمہیں سب نے۔۔ تو بس

میری ہوگئی۔۔۔ اسی ضد کو پورا کرنے کے چکر میں میں تمہیں دل

میں بسا چکا۔۔۔۔ "اسکے لب اب دلنشین کے لبوں کو چھو رہے

تھے بار بار مگر نرمی سے۔۔۔

یقین کرو تمہیں تکلیف دے کر میں پہلے دن بھی خوش نہیں"

" ہوا۔۔۔ زرا بھی خوش نہیں ہوا۔۔ بس مجھے مزا آتا تھا۔۔

دلنشین نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔۔ کتنے مزے سے کہہ رہا تھا

کہ مزا آتا تھا۔۔

اب ایسے مت دیکھو۔۔ مجھے اور محبت ہو جائے گی تم سے "

سنہری "اسکو خود کو تکتا دیکھ کر اسکی آنکھوں پر لب رکھتے وہ

بوجھل سا بولا۔۔۔۔ دل کر رہا تھا کہ سب سے چھپا کر دور لے

جائے کچھ وقت کے لیے۔۔۔ دل اسے دور کرنا ہی کب چاہ رہا

تھا۔۔ وہ تو اسکی سانسوں کی بسنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔

مجھے تکلیف دے کر خوش ہوتے تھے نا۔۔ "کمر پر رکھے ہاتھ پر " ہاتھ رکھتے انہیں ہٹانے کی کوشش کرتے وہ خفگی سے بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔ بس تمہیں تنگ کر کے بہت اچھا لگتا ہے "اسنے کم " کرنے کے بجائے گرفت سخت کی۔۔۔ اور ہونٹوں کو اسکے گال پر شدت سے رکھا۔۔۔۔

بہت میٹھی ہو یار۔۔۔ اتنا تو شہد نا میٹھا ہو۔۔۔ "وہ بے باکی سے" بولا۔۔ اور پھر لبوں پر جھکنا چاہا تھا تم جب دلنشین نے ایک دم پوری شدت سے اسکی گردن پہ دانت گاڑھے!۔ ایک دم۔۔۔ بے ساختہ۔ ۔۔ اسنے خفگی سے کیا مگر اسکے لبوں کو گردن پر محسوس کر کے بالاج کی حالت غیر ہوئی۔۔ سانسیں سینے میں اٹکنے لگی۔۔۔

اب کر کے بتانا ایسی غلط۔۔۔۔۔ با۔۔۔۔ آہہہ۔۔ "

جب ضبط نا ہوا تو ایک دم اسکے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر چہرہ اوپر کیا، اور پھر اچانک ہی اسکے بولتے لبوں پے جھک گیا۔۔۔

کئی لمحے فسوں کی نزر ہو گئے۔۔۔ دھڑکنیں الگ منتشر ہوئی تھی۔۔۔ دلنشین کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔ بالاج کو لگا وہ دو نہیں ہو پائے گا۔۔۔ مگر پھر ہو گیا تھا۔۔

دل کرتا ہے کھا جاؤں تمہیں "ایک بار پھر جھک کر لبوں سے " نمی کا چنتے وہ بے بسی سے بولا۔۔۔ دلنشین نے سر اسکے کندھے پر

گراتے گہرے سانس لیتے تنفس کو سنوارنا چاہا تا۔۔۔ وجود کا پورا خون چہرے پر امنڈ آیا تو دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو مچل رہا تھا۔۔۔

اب ایسے رہو گی تو میں اور بہک جاؤں گا۔۔یہ شدید بہک جاؤں گا۔ "تھوڑی اسکے سر پر رکھتے وہ تھکے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

دلنشین نے کچھ نہیں کہا۔۔ نا ہی دور ہوئی تھی۔۔۔ وہ۔ آنکھیں بند کر گئی تھی

بالاج نے اسکے گرد حصار تنگ کر دیا۔۔۔ وہ کیوں آیا تھا۔۔ وہ تو سب جیسے بھول ہی گیا تھا۔۔۔۔ اسے پا کر وہ کب کچھ یاد رکھتا تھا وہ تو اپنا اپن بھی بھول جاتا۔۔ جیسے اب سب بھول گیا تھا۔۔

💛💚

خولہ معراج لوگوں کو آئے اج ہفتہ گزر گیا تھا۔۔۔۔ باقی سب بھی حویلی میں تھے۔۔۔ پری سوہا۔۔ مومن امنہ وہاج اجالا بالاج دل۔۔ اور بچے بھی سب۔۔۔۔

آج تو حویلی میں اتری شام کافی دلنشین سی تھی۔۔۔۔ ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب آیا ہوا تھا۔۔۔ پوری حویلی کو فیری لائیٹس سے سجایا گیا تھا۔۔۔

سحر اور سالک کی سالگرہ تو ہفتے پہلے تھی مگر آج وہ لوگ منا رہے تھے۔۔۔۔

تم یہاں ہو۔۔۔۔ اندر سب تمہیں ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔ "
آسمانی رنگ کا ٹیل سلیو لیس فراک پہنے۔۔ جس کی ٹیل کافی " لمبی تھی اور اس پر فر لگی ہوئی تھی۔۔۔۔ پہنے۔۔ بالوں کو بے بی پن سے ایک طرف سے پن کر کے پیچھے کیئے باقی کے کھلے چھوڑے۔۔ وہ اس پھولوں والے باغ میں کسی پودے سے پھول

توڑ رہی تھی جبھی ایک دم وہاں یمان آیا تو وہ ڈر گئی۔۔۔ سفید رنگ کا پھول ہاتھ سے چھوٹ پر نیچے گراور تو اسنے خفگی سے دیکھا تھا یمان کو۔۔۔ جو اب ہنسی دبا رہا تھا۔۔۔

ایسے تو نہیں کہتا۔۔ ڈرپوک کہیں کی۔۔۔ "وہ ہنستے ہوئے بولا۔ا۔" ہالے کا پہلے سے ہی سرخ چہرہ اب ڈر کی وجہ سے اور سرخ ہوگیا تھا۔۔۔

گندے مینڈک۔۔۔ ایسے کوئی ڈراتا ہے کیا۔۔۔۔ دیکھو پھول" بھی تمہاری وجہ سے گر گئے ہیں۔۔۔۔ "وہ خفگی سے بولتی جھک کر پھولوں کو چننے لگی تھی۔۔۔

" یہ تم نے پھر سے توڑے نا۔۔۔ میں دل آنی کو بتاؤں گا۔۔۔ "
گرے تھری پیس پہلے اسنے بھورے بالوں کو پیچھے کیا ہوا تھا۔۔۔
اب اسکے ساتھ بیٹھ کر پھول چنتے ساتھ اسے ڈریا بھی تھا۔۔۔۔
وہ بھی دل ہی کی طرح پھولوں کو دیکھ کر توڑ لیتی۔۔۔ دلنشین نے
اسے سختی سے منع کیا ہوا تھا مگر وہ توڑ ہی لیتی۔۔۔۔ بالاج تو ہنستا
تھا کہ تم پر ہی گئی ہے۔۔۔اب ہالے حسبِ توقع ڈر بھی گئی۔۔۔

سالک تم تو میرے سب سے اچھے دوست ہو نا۔۔۔ تم مت "
بتانا۔۔ تمہیں پتا ہے نا ماما کتنا خفا ہوں گی پھر مجھ سے۔۔۔۔ دیکھو
ایسا چاہتے ہو کیا۔۔۔ "وہ پھولوں کو ادھر ہی چھوڑ کر کھڑی ہوتی
پریشانی سے بولی۔۔۔۔

تو یمان بھی کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔ "میں تو بتاؤں گا۔۔۔ تم ایک بار مجھے چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔ اب میں بھی سب کو بتاؤں گا تا کہ تمہیں ڈانٹ پڑے۔۔ "وہ فقط اسے ڈرا رہا تھا۔۔۔

ہالے ھور۔۔۔ "دلنشین شاید اسے پکراتی ادھر ہی آرہی تھی۔۔۔

اووووو "دونوں ایک دم بولے۔۔۔۔ دونوں ہی ڈر گئے تھے۔۔ " ہالے اس لیے کہ دلنشین اگر دیکھ جاتی تو خفا بھی ہوتی اور ڈانٹ الگ۔۔۔ یمان ہالے کے لیے ڈرا۔۔۔ ابھی تو اسے کہہ رہا تھا کہ ڈانٹ پڑے مگر وہ اب ڈر گیا۔۔۔

آؤ۔۔ اس سائیڈ سے بھاگ جائیں۔۔۔ جلدی چلو۔۔ پھر ڈانٹ " پڑے گی۔۔۔ رونا پھر۔۔ "اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ دوسرے رستے کی طرف بھاگتے ہوئے بولا۔۔ ہالے رونا شروع ہوگئ تھی۔۔۔

ان دونوں کے بھاگتے قدموں نے نیچے مٹی پر گرے پھولوں کو روند دیا تھا۔۔۔ اور وہ دنوں دوسرے گیٹ سے نکل چکے تھے۔۔۔

ہالے۔۔۔ "دلنشین کہتی اندر آئی۔۔ مگر وہ تو نا ملے مگر " ٹوٹے پھول۔۔۔۔ اسکا دل دھل گیا ایک پل کو۔۔۔ اپنے آسمانی رنگ کے گیر دار فراک کو انگلیوں سے اٹھا کر اندر ائی۔۔۔ سفید پینسل ہیل میں مقیم سفید پاؤں۔۔۔ وہ اینٹوں کے بنے ٹریک پر

چلتی آرہی تھی۔۔۔ سنہرے گھنگھریالے بالوں کو ایک طرف سے پن لگا کر پیچھے کیا ہوا تھا۔۔ ہلکے میک اپ۔۔ ڈیپ کلرڈ لپ اسٹک لگائے۔۔۔ وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔

قریب پہنچتے وہ ایک پل کو رکی۔۔۔۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں پہلی بار بالاج اسے ملی تھی۔۔۔ وہ بھی تو یہاں پھول ہی توڑنے کے لیے آئی تھی۔۔۔ پھر زندگی کے ایک عجیب موڑ لیا تھا۔۔۔ جو پہلے تو ناقابل برداشت تھا مگر اب وہ دل سے مطمئن تھی۔۔۔ اب اسے بالاج کا ساتھ برا نا لگتا۔۔ وہ اب اسے اچھا لگتا تھا۔۔۔ مگر وہ بات اسے کبھی نہیں بتائے گی۔۔۔ یہ سزا تو وہ اسے ساری زندگی دینے والی تھی۔۔۔۔۔

بالاج تو کئی بار اپنی محبت کا اظہار کر چکا تھا مگر وہ نہیں کرے گی۔۔ اس نے خود کو یہ بات سمجھائی تھی۔۔۔

نیچے بیٹھ کر پھولوں کو چنا۔ جن کو دیکھ کر ہی لگ رہا تھا کہ انہیں ابھی ہی توڑا گیا ہے۔۔ اور اسے پتا تھا کہ یہ کام کس کا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اداسی سے اب انہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔ یہی کام تو اسکا بھی تھا۔۔ وہ بھی تو پھولوں کی دیوانی تھی۔۔۔ اور انہیں توڑ لینا چاہتی تھی۔۔۔۔ اب اس کی بیٹی۔۔۔ کو خود پھولوں ہی کی طرح نازک تھی۔۔ اس کے ساتھ تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی جو

اس نے سہا تھا۔۔۔۔۔ پھولوں کی بددعا لگتی ہے اسے یقین تھا۔۔۔۔۔۔

💛💚

ریڈ کلر کا فراک کے کے دامن پر گولڈن گوٹے کا کام کیا ہوا تھا پہنے۔۔ اسنے جالی دار دوپٹہ ایک کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔۔۔ خوبصورتی سے کیا ہوا میک اپ۔۔۔ لبوں پہ لگی سرخ لپ اسٹک۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھی ہیل ہی سٹریپ بند کررہی تھی۔۔۔ سنہرے بال ایک طرف سے ہوتے نیچے ہورہے تھے۔۔۔

اندر داخل ہوتا وہاج سانس روک گیا۔۔ وہ ادھر سے ہل ہی نہیں سکا۔۔ وہ بہت کم اتنا تیار ہوتی تھی۔۔ اور آج تو وہ غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔ بے ساختہ ہی اسنے دروازہ لاکگیا۔۔تو اجالا نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ وہ اب تو اسکے سامنے زیادہ آتا ہی نا۔۔ آبھی جاتا تو تب سب وہ سو چکی ہوتی۔۔ صبح اس کے اٹھنے سے پہلے جا چکا ہوتا تھا۔۔ اب وہ اتنے دنوں بعد اسے پاس دیکھ رہی تھی۔۔ ویسے اگلے پیچھے باہر تو نظر آتا رہتا مگر کمرے میں اسکے ہوتے ہوئے کم ہی آتا۔۔ اسے لگتا تھا کہ اجالا کو فرق نہیں پڑتا مگر وہ بہت اداس تھی اسکے خفا ہونے کی وجہ سے۔۔۔

وہ ابھی بھی بے خودی میں چلتا اسکے پاس ارہا تھا۔۔

میں کیسی لگ رہی ہو۔۔۔ " ہیل کی اسٹریپ بند کرتے وہ " کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔۔ ساتھ ہی ہلکے سے اپنے فراک کو پھیلایا تھا۔۔۔

کوئی فسوں تھا جو بکھرا تھا۔۔۔ کوئی طلسم تھا تو ٹوٹا تھا۔۔۔ وہ ہوش میں آیا مگر دھڑکنیں شدت سے سینے میں دھڑک رہی تھی۔۔۔ سیاہ آنکھیں خمار کے باعث گلابی ہونے لگی۔۔۔ اسکی نگاہوں کا مرکز اسکے سرخ بولتے لب۔۔ وہ شفاف سفید گردن تھی۔۔۔ جس میں اسکے ہی دلائے وائٹ گولڈ کے نیکلیس کو پہنا ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ ابھی بھی خفا۔۔۔ "

مگر وہ ایکدم اگے ہوتے بازو سے پکڑ کر اسے ادھر ہی دیوار سے پن کیا۔۔۔ پل۔۔ میں۔۔۔ اور اتنے ہی جلدی اسکے لبوں پر لب رکھ گیا۔۔۔۔ پل میں ہوا۔۔ جو بھی ہوا۔۔۔ اجالا کو سمجھ ہی نہیں آئی اور جب آئی تو جان لبوں کو آئی۔۔ وہاج کے کندھے ہاتھ رکھتے اسنے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ اسکی سانسوں پر حاوی تھا۔۔۔۔ اسکے رگ و پے میں سکون گھولتا گیا۔۔۔ طلب اتنی تھی کہ مٹ نہیں رہی تھی۔

پھر کچھ لمحوں بعد وہ دور ہوا۔۔۔ مگر دور نا ہوا۔۔۔۔ اسکے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اسکے چہرے کو اوپر کیا۔۔ اور گردن کو چھونے لگا۔۔۔ بار بار۔۔۔ مگر نرمی سے۔۔۔۔

وہ ابھی سنبھلی ہی نہیں تھ کہ دوبارہ سے۔۔۔۔ چہرہ خون رنگ ہوگیا۔۔ اسکی پیشانی و گردن نم ہونے لگی تھی۔۔۔ وہاج کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ مگر اتنی سکت نا بچی تھی کہ اسے دور کر پاتی۔۔۔۔

وہاج۔۔۔ "وہ تڑپی تھی جب وہاج نے کندھے سے دوپٹہ" سرکایا۔۔۔ اور ادھر بھی اپنے سلگتے لب رکھے اسکی بے باکیاں بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اجالا کو اور ڈر لگتے لگا۔۔۔۔۔۔

اتنا کافی ھے نا بتانا کہ کیسی لگ رہی ہو۔۔۔۔ یا اور بھی سنانا " ہے۔۔۔ "جھک کر نرم بھرے بھرے گالوں کو شدت سے لب رکھتے انتہائی بوجھل آواز کہا تو اجالا نے ایکدم سر نفی میں

ہلایا۔۔۔وہاج کے وجود سے اٹھتی سحر انگیز خوشبو اسکے اپنے حواسوں پر چھا رہی تھی۔۔۔ اسکی سانسوں کی تپش سے گرن و چہرہ جھلس رہا تھا۔۔۔ اسکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو سے گردن سرخ ہوگئی تھی شدید۔۔۔۔

آج جلدی آنا کمرے میں۔۔۔ میں تمہیں فرصت سے بتاؤں گا " کہ تم کیسی لگتی ہو مجھے۔۔ اور بھی بہت سے بدلے بے باک کرنے ہیں۔۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔ "دوبارہ گردن کو چھوتے وہ گھمبیر لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اجالا سر مسلسل نفی میں ہلا رہی تھی۔۔۔ "میں۔۔ آؤں۔۔۔ گی۔۔۔۔ ہی نہیں۔۔۔۔ مجھے۔۔ جانا ہے۔۔۔ ابھی بھی۔۔۔ " وہ

بمشکل بولی۔۔۔ اب کے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔

ایک بار پھر گالوں کی شدت سے چھوتے و پیچھے ہوا اور کندھے سے فراک سیٹ کیا۔۔۔ پھر دوپٹہ سہی کیا تھا۔۔۔ اس دوران وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا اور اجالا بے سرخ ہوتا چہرہ جھکایا ہوا تھا۔۔۔ اس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔

"جاؤ اب۔۔۔ اور رات کو نا آئی جلدی تو پھر دیکھنا۔۔۔ میں سب کے سامنے اٹھا کر لانے سے نہیں ڈرو گا۔۔۔۔ "نرمی سے ماتھے پہ بوسہ دیتے وہ کچھ سنجیدگی سے بولا۔۔ مگر اجالا اسے دور کرتی باہر بھاگ گئی تھی۔۔۔

💚🖤

جو نظر آر پار ہو جائے۔

وہی دل کا قرار ہو جائے

اپنی زلفوں کا ڈال تو سایا

تیرگی خوشگوار ہو جائے

لائٹ بلو ٹو پیس کے نیچے کاٹن کی بٹنوں والی شرٹ جس کے اوپری دو بٹن کھلے تھے پہنے۔۔ اسنے اج سیاہ بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔ وجھی چہرے پر دلفریب سی مسکراہٹ سجائے دائیں ہاتھ میں سافٹ ڈرنک کا کانچ کا گلاس تھامے جبکہ بائیں ہاتھ کوٹ

پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے۔۔۔ کسی بندے سے بات کر رہا تھا۔۔ گاہے بگاہے وہ ادھر ادھر بھی دیکھ لیتا۔۔۔ مگر وہ لڑکی تھی کہ غائب ہی ہوگئی تھی۔۔۔ تیار ہونے کے بعد ایک بار ایک ہی جھلک دیکھی تھی۔۔۔پھر سب کے سامنے دیکھا۔۔مگر سب کے سامنے کیا دیکھتا۔۔سب کو تھے۔۔۔ جبھی کچھ کنٹرول کیا رہا۔۔۔۔اب تو کیک بھی کٹ گیا تھا پھر بھی وہ کہیں نہیں مل رہی تھی۔۔۔ اسکا دیکھ کر وہ سب بھول جاتا۔۔ وہ جانتا تھا۔۔ اس کے باوجود وہ اسے پاس دیکھنا چاہ رہا تھا۔۔۔

امن اور عدن کو تو ہانیہ بیگم اور جمیلہ بیگم اٹھائے ہوئے تھی۔۔۔ ہالے بھی کہیں نہیں تھی۔۔۔۔

اب وہ تنگ ہونے لگا تھا۔۔۔ اتنا انتظار کب کر سکتا تھا وہ۔۔۔۔

جبھی ان سے اکسیوز کرتے آگے بڑھ گیا۔۔۔

سحر۔۔۔۔۔ "اسنے سحر کو پکارا۔۔۔ جو لائیٹ پرپل کلر کے فیری " فراک میں ملبوس چھوٹے سیاہ بالوں کو ہیئر بیڈ لگا کر پیچھے کیئے ہوئے تھی۔۔۔۔ بالاج کے پکارنے پر اسکی طرف مڑی اور پھر بھاگتے ہوئے اسکے پاس آئی۔۔۔ گھیر دار فراک پھیلتے ہوئے اور خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

جی ماموں۔۔۔۔ "اسکے چھوٹے گول چہرے پر کریم لگی ہوئی تھی " جو کیک کی تھی۔۔۔

کدھر ہے۔۔۔ ہالے۔۔۔ "اسنے سرسری سا پوچھا۔۔۔ اب " دلنشین کا اسے پوچھتا تو اسنے تو سب کے سامنے بھی کہہ دینا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ تو ابھی وہاج ماموں کے پاس تھی۔۔۔ اب پتا نہیں " کدھر ہے۔۔۔ میں تو اپنی نیو فرینڈ سوہا سے باتیں کررہی تھی۔۔۔ اس نے پاس آتی سوہا کی طرف اشارہ کیا۔۔ جو خود بھی لائیٹ " گرین کلرڈ فیری فراک پہنے ہوئے تھی۔۔۔ براؤن بالوں کو بالکل کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔ وہ ان سب سے بڑی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے جاؤ مزے کرو۔۔۔۔ "مسکراتے ہوئے اس " کے گال کھینچتے ہوئے بولا تو وہ دونوں بھاگ گئی تھی وہاں سے۔۔۔

جبھی اس کی نگاہ دائیں جانب گئی اور پھر ساکت ہوئی تھی۔۔۔ وہ سامنے سے آ آ رہی تھی۔۔۔ ہالے کو اٹھائے وہ ہالے مسلسل رو رہی تھی۔۔۔۔

💚🖤💙💛

بھول ہو جاتی ہے یوں تیش میں آیا نا کرو

فاصلے ختم کرو بات بڑھایا نا کرو

یہ نگاہیں یہ اشارے یہ ادائیں توبہ

ان شرابوں کو سرعام لٹایا نا کرو

میں کہہ رہی ہوں نا کہ چپ کرو۔۔۔ دیکھو سب کیسے خوش ہیں " ایک تم ہو کہ۔۔۔ "وہ بے بسی سے بولی۔۔۔۔ ہیل کے ساتھ اسے بھی اٹھانا۔۔ پاؤں دکھ گئے تھے مگر ہالے نہیں ہو رہی تھی چپ۔۔۔۔

جبھی اسکی نظر بالاج پر پڑی پھر ہالے کو دیکھا۔۔۔ پھر جلدی سے اسکی جانب بڑھی۔۔ اب وہی سنبھالے۔۔۔۔

کیوں اٹھائے پھر رہی ہو۔۔۔ خود بھی گرو گی۔۔ اس کو بھی لگے گی۔۔۔ "وہ اب تک خود کو نارمل کرچکا تھا،۔۔۔ ہاں البتہ دل اسکے قریب آجانے پر شدت سے مچل اٹھا تھا۔۔ ان پانچوں نے

آج سیم کلر پہنا ہوا تھا۔۔۔ یہ کام بھی دلنشین ہی کا تھا۔۔۔ اور اسنے خولہ سے سیکھا تھا۔۔۔

یہ اٹھائیں زرا اسکو۔۔۔ "اسنے جلدی سے ہالے کو اسے " دیا۔۔۔ جواب بالاج کی گردن پہ چہرہ چھپائے رو رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا بابا کی جان۔۔۔ ہاں۔۔۔ کس نے کہا کچھ۔۔۔ بتاؤ تو" سہی۔۔۔ کیوں رہ رہا ہے میرا بیٹا "وہ اب ہالے کے لیے فکرمند ہوا تھا۔۔ وہ بہت کم روتی تھی۔۔!۔ وہ خوش رہنے والی بچی تھی۔۔۔ اسکا رونا کہاں تھا اس سے برداشت۔۔۔۔

یہ شہزادی کہہ رہی ہے کہ آج یمان اور سحر کی برتھ ڈے ہوئی" تو میری کیوں نہیں کی۔۔۔ اس کو سمجھا دیں خود ہی۔۔۔ پاؤں دکھ گئے ہیں میرے گھنٹے سے اسے اٹھا کر گھومتے ہوئے۔۔ "وہ مصنوعی غصے سے ہالے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

بالاج نے پھر اسے دیکھا۔۔۔۔ جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔ لبوں پہ لگی سرخ لپ اسٹک کی طرح۔۔۔ شہد رنگ آنکھوں میں کاجل ڈالے۔۔۔ سنہرے بالوں کی کچھ لٹیں بار بار چہرے پر آتی۔۔۔ اسکا دل پھر مچل کر رہ گیا تھا۔۔

بالاج۔۔۔ اسکو چپ۔۔۔ کروائیں۔۔۔ "اسکو یوں خود کو دیکھتا" دیکھ کر وہ بوکھلاتے ہوئے بولی تو وہ جیسے ہوش میں آیا۔۔۔

" آہاں۔۔ میری شہزادی کی برتھ ڈے تو سب سے اچھی ہوگی۔۔۔ آج تو اپکی برتھ ڈے ہے نہیں۔۔۔ آپ کو یمان اور سحر کی ہے۔۔۔۔ آپ کی جب ہوگی تو دیکھنا۔۔ سب سے اچھی ہوگی۔۔۔۔ "وہ اب اسے بہلا رہا تھا۔۔۔ دلنشین ان دونوں ہی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

" ان کی۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔ہے۔۔۔پھر۔۔۔۔ اتنے دن۔۔ ہوگئے۔۔ میری کوئی برتھ ڈے نہیں ہے۔۔۔ اور تو سب کی بار۔۔۔۔ بار ہوتی ہے۔۔۔۔ "اسکا دکھ نہیں کم ہورہا تھا۔۔۔۔ وہ تب سے رو رہی تھی جب یمان اور سحر نے کیک کاٹا تھا۔۔۔۔۔ یہ پہلی برتھ

ڈے تھی جو سب نے ساتھ سیلیبریٹ کی تھی۔۔۔ جبھی اسے لگ رہا تھا کہ اسکے ساتھ نا انصافی ہوگئی۔۔۔۔

" اب آپ اسے چپ کرواتے رہیں۔۔۔۔ میں تو جاؤں۔۔۔۔ "

" تم کدھر جاؤ۔۔۔ "وہ ایک دم بولا۔۔ ابھی تو اسے سہی اے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔۔

" آپ کے جو دو اور سپوت ہیں نا۔۔۔ ان کو دیکھ لوں۔۔۔۔ "

اسنے سنہری لٹوں کو کان کے پیچھے اڑساتے ہوئے کہا تو بالاج کی نگاہیں اسکے چہرے کو بے تابی سے چھونے لگی تھی!۔۔

" ہاں۔۔ وہی سپوت۔۔ جن کو مجھ سے ایک سال چھپایا رہا۔۔ "
مگر وہ تنز کرنے سے باز نہیں آیا۔۔۔

دلنشین ججل سا ہوتے مسکراتے ہوئے رخ بدل چکی تھی۔۔ ایسا تو کوئی دن نہیں ہوتا جب وہ اسے یاد نا دلاتا۔۔۔۔ یہ صدمہ اے شاید کبھی نا بھول سکتا تھا۔۔۔

اسنے ایک طرف سے فراک کا اٹھایا تو سلور ہیل میں مقیم سفید گلابی ہوتے خوبصورت پاؤں دیکھنے لگے۔۔ وہ اب آگے بڑھنے لگی تھی۔۔ پینسل ہیل کی ٹک ٹک ایک دلفریب سا ساز بنتی جا رہی تھی۔۔ جو اس شخص کے دل کی دھڑکنیں بھی منتشر کیئے ہوئے تھی

"بابا۔۔۔۔ میرا برتھ ڈے کدھر۔۔۔ ہے۔۔ "۔۔ ہالے کی روئی روئی آواز کان میں گھونجی تو وہ چونک کر مڑا تھا اسکی طرف۔۔۔

" میری بیٹی کا برتھ ڈے ہوگا نا۔۔۔ دیکھنا ہم سب مل کر کیسے کریں گے سیلیبریٹ۔۔۔ سب سے اچھا۔۔ سب سے خوبصورت۔۔۔ ہالے حور کا برتھ ڈے ہوگا!۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔۔ "اسکے گال پر بوسہ دیتے وہ نرمی سے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔

ہانیہ بیگم کے بعد اب ایک ہالے ہی تھی جس سے بات کرتے ہوئے اسکا لہجہ حد درجے نرم ہو جاتا۔۔۔

ماں کے بعد بیٹی وہ زات تھی جس کو سب معاف تھا۔۔۔۔۔۔

مجبوب عورت زات میں تو دلنشین سہر فہرست تھی۔۔۔ مگر

اسے سب کہاں معاف تھا۔۔۔ اس سے تو ہر بات کا بدلہ لینا۔۔

اسے تنگ کرنا۔۔۔ اسے اب بھی بہت پسند تھا۔۔۔۔۔۔ مگر وہ

خوبصورت لڑکی اسکا عشق تھی۔۔۔۔۔۔

🖤💜💙💚💛

سمبھالو زرا اپنا آنچل گلابی

دیکھاؤ نا ہنس ہنس کر آنکھیں شرابی

سکول انکا دنیا میں اچھا نہیں ہے

حسینوں پر ہم کو بھروسا نہیں ہے

گلابی کلر کی نفیس سی شرٹ کے ساتھ کیپری پہنے۔۔۔ اسنے دوپٹہ گلے میں ڈالا ہوا تھا۔۔ چاکلیٹ براؤن لمبے بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔ ہلکا میک اپ کیئے۔۔۔ وہ بازل میں گود میں لئے بیٹھی تھی۔۔ جبھی کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔ پھر بند بھی ہوگیا۔۔۔۔۔

اسے پتا تھا آنے والا کون ہوگا۔ جبھی ویسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔ بازل ہاتھ میں کوئی ٹوائے پکڑے اسے بار بار آمنہ نے منہ پر مارنے کی کوشش کررہا تھا۔۔۔ پھر ہنسنے لگتا۔۔۔۔ بھوری آنکھوں والا۔۔۔ گوری چٹی رنگت۔۔ وہ انتہائی شراری بچا تھا۔۔۔ اب بھی بس آمنہ رونے والی تھی۔۔۔ مگر وہ اتنا ہی مست ہورہا تھا۔۔۔

بلیک کاٹن کی قمیض بازوں کو فالڈ کرتے اندر آتے مومن ان دونوں کو دیکھتے مسکرایا تھا۔۔۔۔

"وہ کیا ہورہا ہے۔۔۔ تھک گئی ہوگی۔۔ چینج کرلیتی تم۔۔۔ اسے دن والے لباس میں ہی دیکھ کر بولا۔۔ اور جھک کر بازل کے ماتھے پہ لب رکھنے چاہے جبھی اچانک بازل نے وہ جہاز اسکے منہ پر دے مارا تھا۔۔۔

مومن ایک دم پیچھے ہوا۔۔۔۔۔ انگھوٹے سے کنپٹی کو مسلا جہاں کچھ لگی تھی۔

مومن۔۔۔ کیا۔۔۔ ہوا۔۔۔ زیادہ لگ گئی۔۔ افف دیکھائیں۔۔۔۔"

وہ ایکدم پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر کنپٹی کو چھونا چاہا "

مگر بیٹھے ہونے کے باعث نا چھو سکی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔ بس۔۔۔ اس شیطان کو دو مجھے۔۔ "اسنے امنہ "

کی گود سے بے تحاشا ہنستے بازل کو لیا۔۔۔۔ جو اب ایک سال کا

ہو رہا تھا۔۔۔۔

دیکھنا۔۔۔ کہتی تھی نا یہ آپ ہی پڑ گیا ہے۔۔۔ اب دیکھ لیں "

اسکی حرکتیں۔۔ ":وہ بھی اسکے ساتھ کھڑی ہوتی خفگی سے بولی تو

مومن نے اسکو گھورا۔۔ وہ پتا نہیں کیوں اس شیطان کو اس سے

جوڑتی حالانکہ وہ تو سنجیدہ سا بندہ تھا۔۔۔۔

مجھ پر تو خیر نہیں گیا۔۔ یہ اپنی ماں پر ہی گیا ہے۔۔۔ صاف "
نظر آتا ہے۔۔۔۔ "اسنے کھلونا بازل کے ہاتھسے لیتے دور اچھالا تھا
جبھی وہ رونے لگ گیا۔۔۔

مومن اس کو آپ مجھے دے دیں۔۔۔ اور آپ فریش ہو "
جائے۔۔۔ میں اسکو سلا دوں۔۔۔ وقت تو ہوگیا ہے مگر سو نہیں
رہا۔۔۔ "

اسنے مومن سے بازل کو لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آ ہاں۔ تم سچ میں اسکو سل دو۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ یہ جاگے "
آج۔۔۔ "اسکے چہرے بکھری لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے وہ
گھمبیر سا بولا تو آمنہ کا چہرہ پل میں گلابی ہوا تھا۔۔۔ جسے وہ جھکا
گئی۔۔۔۔ ایک شریر بے باک گہری نگاہ اسپر ڈالتے وہ فریش ہونے
چلا گیا تھا۔۔۔

آمنہ نے لب کچلتے اسکو خوبرو سے شخص کو جاتے دیکھا۔۔۔ جو اس
کی دعائوں کا ثمر تھا۔۔۔۔ جس کے آنے سے اسکی زندگی خوشیوں
سے بھر گئی تھی۔۔۔۔۔ جو ایک خوبصورت انسان تھا۔۔۔

💚💛💜💙

پری۔۔۔۔ "اجالا نے اسکو پکارا جو اپنے کمرے میں جا رہی "

تھی۔۔۔۔

کیا ہوا اجالا۔۔۔ اس وقت تو جاؤ ریسٹ کرو۔۔۔ "پری کو حیرت" ہوئی۔۔۔ وہ خود جلدی میں تھی۔۔۔ باہر کاشان اسے لینے کے لیے آیا ہوا تھا۔۔۔

پری آج میں تمہارے روم میں رہ لوں۔۔۔ "وہ بے چارگی سے " بولی۔۔۔ وہی دن والا سرخ فراک پہنے۔۔ دوپٹہ گالے میں جھول رہا تھا۔۔ اسکا اپنا گال بھی اتنا ہی سرخ تھا۔۔۔۔

" کیا ہوا۔۔۔ پری ہنسی۔۔۔ "وہاج سے لڑائی کرلی ہے کیا۔۔۔۔ "

نہیں بس ایسے ہی۔۔۔ "اسے بے وجہ شرمندگی ہوئی۔۔ آج "
تو اسنے پکا سوچ رکھا تھا کہ کمرے میں نہیں جانا۔۔۔

یار تم آجاؤ۔۔ مگر میں تو جا رہی ہوں۔۔ باہر کاشان میرا "
انتظار، کررہے ہیں "اسنے نرمی سے کہا۔ اجالا واحد لڑکی تھی جو
انکے سارے گھر کو بہت پسند تھی۔۔ کچھ اسکی بچکانہ طبیعت
تھی۔۔۔ کچھ وہ معصوم تھی

جا رہی ہو۔۔ "اسے مایوسی ہوئی۔۔۔ وہاج نے تو ادھر آجانا"
تھا پھر۔۔۔

اجالا۔۔ وہ شوہر ہے تمہارا یار۔۔۔ اسکو وقت دو۔۔۔ تمہیں "
نہیں  پتا مگر وہ پھر تمہیں وقت نہیں دے گا۔۔۔ مرد جتنی بھی
محبت کرلے اپنی بیوی سے۔۔۔ اسکے ادھر انا ہوتی 💚۔۔۔ وہ
بار بار مڑ کر نہیں دیکھتا۔۔۔ تم اب بڑی ہو جاؤ نا۔۔۔ "پری نے
اسے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔ سب کو ہی نظر آتا کہ وہ اسے وقت نہیں
دیتی تھی۔۔۔ باقی پورے خاندان کے لیے اسکے پاس بہت وقت
ہوتا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ "اسنے شرمندگی سے چہرہ جھکا لیا۔۔۔ پھر ایکدم سے "
واپس بھی اٹھا لیا۔۔ "وہاج کبھی بھی مجھ سے بدزن نہیں ہوں
گے۔۔۔ نا ہی خفا ہوں گے۔۔۔ تمہیں نہیں پتا مگر مجھے پتا ہے۔۔
وہ خفگی سے بولی اسے یہ بات نہیں پسند آئی تھی۔۔۔ "

ہاہاہا۔۔ وہ ہنسی۔۔۔ "ایسا ہی ہو گا۔۔ جب تم اپنے رشتے کو وقت دو گی۔۔۔ ورنہ تم خود بھی نوٹ کرتی ہونا۔۔۔ اب وہ رات کو بھی گھر نہیں آتا۔۔ دن کو بھی باہر ہوتا ہے۔۔۔ کیا پتا تمہاری بے رخی کی وجہ سے کوئی دوسری شادی کرچکا ہو۔۔۔ "اسنے صاف مزاق کیا تھا۔۔۔ جبکہ وہاج کی آنکھوں میں اسکے لئے کتنی محبت ہوتی سب جانتے تھے۔۔۔

اجالا نے چونک کر صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔ پھر اسے یاد آیا۔۔ وہ ہمیشہ اسے خود سے دور کر دیتی تھی۔۔۔ اسے یاد آیا۔۔ اب وہاج کم۔ ہی نظر آتا۔۔۔ آبھی جاتا تو اسکے پاس نا آتا۔۔ سوائے

آج کے۔۔۔ اسے وہاج پر ہرگز بھی شک نہیں تھا۔۔ مگر وہ خوفزدہ ہوگئی ایکدم سے شدید۔۔۔

ایسا بھی ہوسکتا ہے کیا۔۔ "اسکو پرانی بھول کر نئ ٹینشن لگ گئ" تھی۔۔

تو اور کیا۔۔ "پری کو مزا آنے لگا۔۔۔ "

تو اب میں کیا کروں۔۔۔ "وہ ادھر ہی صوفے پر بیٹھ گئ تھی۔ "

اب تم ایسا کرو۔۔۔ جاؤ جا کر وہاج کی کلاس لو۔۔ سہی سی۔۔۔۔"

اور پوچھو کہ کس سے شادی کی۔۔۔ "اسنے جھٹ مشورہ دیا۔۔۔

باہر کاشان اب ہارن بجا رہا تھا۔۔

اگر میری ہی واٹ لگا دی پھر۔۔ "دو تھپڑ کھائے ہوئے تھے۔۔ "

تو کیا۔۔۔ ادھر واپس اکر اونچا اونچا رونے لگ جانا۔۔ سب کو "

بتانا۔۔۔ اچھا۔۔ اب میں جاؤں۔۔۔ موبائل لینے آئی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے نا۔۔۔ "وہ جلدی میں بولی تو اجالا نے سر ہاں میں

ہلایا۔۔۔۔

بیسٹ آف لک۔۔۔ "دائیں آنکھ دباتے وہ شریر سا ہنستی کمرے "

کی طرف بھاگی۔!۔

میں جا کر پوچھتی ہوں۔۔۔۔ "اسنے خود سے کہا۔۔۔۔ کمرے کی "
طرف بڑھی۔۔ انکا کمرہ نچلے فلور پر ہی تھا۔۔۔۔ دروازے کے
ہینڈل پر ہاتھ رکھتے وہ رک گئی۔۔

رات کو جلدی آنا۔۔ پھر اور بھی بتاؤں گا کہ کیسی لگتی ہو تم "
مجھے "مگر دفعتاً کانوں میں بے باک سی سرگوشی گھونجی تو اسنے ہاتھ
واپس کھینچ لیا۔۔۔ حلق میں کانٹے سے چبھے۔۔۔۔ ہتھیلیاں نم
ہونے لگی تھی۔۔۔

خیر ہے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ "اسنے خود کو تسلی دی۔۔ اور ہینڈل "
گھماتے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔۔

💜💙💛💜💙💛💜

اٹھاتے ہیں نظریں تو گرتی ہے بجلی
ادا جو بھی نکلی قیامت ہی نکلی
جہاں تم نے چہرے سے آنچل ہٹایا
وہیں اہل دل کا تماشا بنایا

بالاج اسکو کیوں سلا دیا۔۔ "بالاج کے کندھے سے لگ کر سوئی " ہالے کی دیکھتے ہوئے کہا۔۔ ابھی عدن اور امن کو سلایا تھا۔۔ یہاں یہ بھی سو گئی تھی۔۔

وہ بلیک شرٹ میں ملبوس۔۔ ہالے سا سر کندھے پر رکھے بیڈ پر پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا۔۔ اسکے پکارنے پر اسکی جانب مڑا۔۔ دھڑکنیں پھر سے ہوئی منتشر۔۔۔ مگر وہ ضبط کر گیا۔۔۔

خود سو گئی ہے۔۔۔ "اسنے سراری سا کہا۔۔۔ نگاہیں اسکے دلکش " وجود کو چھو رہی تھی۔۔ وہ اب بھی دن والے نیلے فراک میں تھی۔۔۔

اس نے چینج بھی نہیں کیا۔۔۔ ایسے کیسے سو سکتی ہے۔۔۔۔ اب " تنگ ہوتی رہے گی۔ "وہ پریشانی سے بولتی اسکے بالکل پاس پہنچ گئی تھی۔۔۔ بالاج کو لگ رہا تھا کہ سانسیں مدھم ہونے لگی ہیں۔۔ اسکے وجود سے اٹھتی خوشبو اسے پاگل کئے ہوئے تھی۔۔۔ اوپر

سے اسکا پاس آنا۔۔۔۔ اسنے ایک پل بھی کہیں اور نہیں دیکھا۔۔۔وہ بس اسے دیکھتا جا رہا تھا۔۔۔ جو اب بالکل اسکے پاس پہنچ آئی تھی۔۔۔ بال ایک طرف سے آگے ہوئے تھے جبکہ دوسری طرف سے پشت کر جھول رہے تھے۔۔۔

اسکو دیں۔۔۔ مجھے۔۔۔ اٹھاؤں اسکو۔۔۔ "اسنے جھک کر لینا" چاہا۔۔۔ مگر بالاج نے یکدم اسکا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔

بالاج۔۔۔ "وہ بوکھلائی اور ادھر ہی بیٹھ گئی گرنے کے انداز " میں۔۔۔ "یہ کیا کررہیں ہیں "اسنے بازو چھڑوانا چاہا تھا۔۔۔ مگر بالاج نے نہیں چھوڑا۔۔ وہ بس اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ بے تاب نگاہوں سے۔۔۔

ادھر بیٹھ جاؤں نا کچھ دیر۔۔۔ میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں کافی " دیر۔۔۔ "وہ بوجھل لہجے میں سرگوشی نما سا بولا۔۔۔ ہالے ہنوز سو رہی تھی۔۔ جبکہ دلنشین کا پورا پورا گلابی ہوچکا تھا۔۔۔

" بالاج۔۔ اسکو۔۔ تو دیں۔۔ تاکہ ۔۔۔ چینج کرکے سلا دوں۔۔ " وہ بنا اسکو دیکھے بے چارگی سے بولی۔۔ دھڑکنیں کانوں میں گھونجے لگی تھی۔۔۔ اسنے مزاحمت ترک کردی تھی۔۔۔

پھر تو چلی جاؤ گی۔۔۔ واپس تب تک نہیں آؤ گی جب تک میں " سو نہیں جاتا۔۔۔ "اسکو بازو چھوڑے وہ خفگی سے بولا تھا۔۔ وہ تب تک بچوں کے پاس رہتی جب تک بالاج سو نہیں جاتا تھا۔۔۔

اچھا نا۔۔ اسکو تو دیں مجھے۔۔ "وہ اسکی بے باک نگاہوں سے "
سمندر ہونا چاہ رہی تھی اس وقت۔۔۔
آوازوں پر ہالے نے بھی آنکھیں کھولی۔۔ اس سے پہلے کہ نیند ٹوٹنے پر منہ کھول کر زور سے روتی دلنشین نے ایکدم آگے ہوتے اسے اٹھایا۔۔۔۔

اسکے بال بالاج کے چہرے لگے تو وہ آنکھیں بند کر گیا۔۔۔ اتنے پاس ہو کر پھر دور ہونا۔۔ اسکے دل میں الگھر حشر بھرپا کر گیا تھا۔۔ وہ اس وقت بالکل نہیں چاہتا تھا کہ وہ دور جائے مگر۔۔۔

رونا نہیں۔۔ عدن امن کو مشکل سے سلایا ہے۔۔۔ بس چینج "
کرلو۔ !پھر سو جاؤ۔۔۔ " وہ اسے بہلاتے ہوئے بولی تو ہالے اسکے
کندھے پر سر رکھ گئی۔۔ وہ شدید نیند میں تھی۔۔ ۔۔

دلنشین اسے لے گئی چینجنگ روم میں۔۔۔ بالاج نے سر بھی پیچھے
گرا دیا۔۔۔۔ وہ اس وقت سکون چاہتا تھا۔۔۔جو صرف اسکے پہلو
میں تھا۔۔۔ !اور وہ بھی کہ فرصت ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

💛💜💙💜💙💛

وہ ڈرسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی کانوں سے ایئر رنگ اتار رہی
تھی۔۔۔۔ پلم کلرڈ ساڑھی جس کا سلک کا فل بلاؤزر سلور کلر کا

تھا۔۔۔ چھوٹے سیاہ بال ہمیشہ ہی کی طرح تھے۔۔۔۔ سیاہ چمکتی آنکھوں میں بھر بھر کر کاجل ڈالے۔۔۔۔ اسنے میک اپ کچھ ڈیپ کیا ہوا تھا!۔۔۔

دوسرا ائیر رنگ اتارنے کو ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ معراج نے اسکا ہاتھ تھامتے اسے روک دیا۔ "رہنے دو نا کچھ دیر۔۔۔ یوں اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ "ڈرسنگ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھتے بازو کو فولڈ کرتے وہ بغور اس دیکھتے ہوئے بولا تو خولہ نے اسے دیکھا۔۔۔

میں ایسے نہیں اچھی لگتی کیا۔۔۔۔ "ایئر واپس پہنتے وہ اسے " دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ وہ خوبرو سا شخص بالکل اس کے سامنے تھا۔۔ جس سے اس نے بے تحاشا عشق کیا تھا۔۔۔۔ جو اسکے لئے سب

کچھ تھا۔۔۔۔ جس کے لیے وہ سب کچھ چھوڑ سکتی تھی۔۔۔۔ اور بہت کچھ چھوڑ بھی چکی تھی۔۔۔۔

ہر طرح اچھی لگتی ہو۔۔۔۔ بس میرے لیے ایسے تیار نہیں ہوتی۔۔ "دونوں بازو کو اب سینے پر باندھے وہ کچھ بے باک نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

سکن کلرڈ کاٹن کی شلوار قمیض اسکے وزرشی چوڑے وجود پر کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ بھورے بال ماتھے پر کچھ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

آپ ہی کے لیے تیار ہوئی نا۔ دیکھیں۔۔۔ کیسی لگ رہی ہو۔۔۔ "

شیشے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھتے اسنے مسکراتے ہوئے "

ہوچھا تھا۔۔۔۔ سیاہ چھوٹے بال بالکل اسٹریٹ کندھوں کو چھو

رہے تھے۔۔۔۔ کانوں میں پہنے ایئر رنگ اب جھولنے لگے

تھے۔۔۔ اسکے معصوم خوبصورت سے چہرے پر دلفریب سی

مسکراہٹ تھی۔۔۔ مسکارنے کے باعث سیاہ انکھیں چھوٹی ہوئی

تھی۔۔۔

" میرے لیے کب ہوئی۔۔۔ تم تو سب کے لیے ہوئی ہو۔۔۔"

بازو سے پکڑ کر اسے اپنے پاس کرتے وہ شکوہ کناں لہجے میں بولا

تھا۔۔۔

خود وہ ڈرسنگ ٹیبل سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔۔ اب خولہ کو اپنے پاس کرلیا۔۔۔ شیشے میں اب صرف اسکی پشت نظر آرہی تھی۔۔۔

دل شدت سے دھڑکا۔۔ اسنے چہرہ اٹھا کر معراج کو دیکھا۔۔ جو مخمور نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ "میں آ ہی کی وجہ سے اتنا تیار ہوتی ہوں۔۔ باقی تو سب بہانہ ہوتا ہے "اب کہ اسکی گرے آنکھوں میں دیکھتے وہ نرمی سے بولی تو معراج بے اسکی نازک کمر پر ہاتھ رکھتے اسے اور پاس کیا تھا۔۔ "تو پھر میرے انے اے پہلے کیوں چینج کرنا چاہ رہی تھی "وہ اسکے نقوش کو نگاہوں سے چھوتے بوجھل لہجے میں بولا۔۔۔ پلکیں بھاری ہونے لگی تھی خمار کے باعث۔۔۔ دل کو سکون مل رہا تھا اسے چھو

کر۔۔ نگاہیں مطمئن ہوگئی تھی اسے پاس پا کر۔۔۔ اسے کبھی کبھی حیرت ہوتی۔۔۔ خولہ جیسی لڑکی اسے کیسے مل گئی۔۔ اتنی محبت۔۔ وہ چھوٹی سی لڑکی اتنی محبت کر کیسے لیتی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے پا کر کچھ مغرور سا بھی ہوگیا۔۔ ہونا بھی چاہیئے تھا۔۔۔ وہ خولہ جیسی لڑکی کا ہمسفر تھا۔۔۔ اسکا چہیتا بھی تھا۔۔۔۔

اب آپ دیکھ لیں۔۔۔ اب نہیں کہتی کچھ۔۔۔ "اسکے گال پر " ہاتھ رکھتے وہ اسے مناتے ہوئے بولی۔۔ حالانکہ وہ خفا بالکل بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ صرف دیکھ ہی سکتا ہوں۔۔۔ بس۔۔۔ "اسکو گال کو " نرمی سے لبوں سے چھوتے اسنے معنی خیزی سے کہا تو اس بولڈ سی

لڑکی کا چہرہ گلابی ہوا تھا۔۔۔ اوپر سے دھڑکنیں اسکا ہاتھ کمر پر محسوس کر کے بکھری ہوئی تھی۔۔۔

چہرے پر پڑتی اسکی سانسوں کی تپش۔۔۔ اسکی بے باک باتیں۔۔ اسکا دھکتا لمس۔۔۔ اب دھڑکنیں منتشر کیئے ہوئے تھا۔۔۔

آپ کی مرضی۔۔۔ "اسکے کان کے پاس ہوتے وہ سرگوشی سا" بولی۔۔ حالانکہ ہتھیلیاں نم ہونے لگی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص اتنا عرصہ صرف اس کی خاطر اسکے پاس نہیں آیا تو کی اب بھی وہ اسے مایوس کر دیتی۔۔۔

معراج نے قدرے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ نہایت قریب سے۔۔۔۔ جو اب چہرہ جھکا گئی تھی۔۔۔ سرخ ہوتا چہرہ۔۔۔۔ سیاہ بالوں کی کچھ چھوٹی لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی۔۔۔

سوچ لیں مسز "بوجھل گھمبیر سرگوشی۔۔۔ اسکے چہرے کے پاس " جھکتے اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کی تو خولہ ایک بار پھر چہرہ جھکا گئی تھی۔۔۔ دل سینہ چھوڑے کانوں میں گھونج رہا تھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔ "اسنے تھوڑی پر ہاتھ رکھتے چہرہ اوپر کیا۔۔۔ اور " اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ "کیا بات ہے۔۔۔ آج تو اپنے شوہر پر رحم آگیا ہے "اسکی رضامندی دیکھتے وہ شوخی سے

بولا۔۔اسکے بولتے عنابی 😂 لبوں نے اسکی تھوڑی کو چھوا تھا۔۔

ایک ایک لفظ ادا کرتے ہوئے۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر گئی۔۔۔ وہ اب اس ہی کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔ ایک ہاتھ اسکے کندھے پر رکھے۔۔ اسکا چہرہ کچھ اوپر کو ہوا تھا۔۔۔ معراج کی شہادت کی انگلی ہنوز اسکی تھوڑی پر تھی۔۔۔۔ جس کی تپش و احساس اسکی پشانی و گردن نم کررہا تھا۔۔۔

مجھے اور شدید محبت ہو جاتی ہے تم سے۔۔۔ جب تم میری بات کا مان رکھتی ہو۔۔ "گھمبیر سرگوشی۔۔۔۔ لب کانوں کے پاس

تھے۔۔۔۔ اسنے آنکھیں نہیں کھولی۔۔۔ مگر دھڑکنیں مدھم ہونے لگی تھی۔۔۔

مجھے تمہاری زات سے عشق ہوتا جاتا ہے جب تم مجھ سے اپنی " محبت کا اظہار کرتی ہو۔۔۔ "بوجھل سرگوشی۔۔۔ اب کہ لبوں نے گالوں کو چھوا تھا شاید۔۔۔ اتنی نرمی سے کے صرف تپش سے گال ہی جھلستا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

جب تم میرے مسکرانے پر سب چھوڑ کر مجھے دیکھنے لگی ہو۔۔۔ " با خدا تمہاری محبت کا صدقہ اتارنے کو دل چاہتا ہے۔۔۔ "بھاری ہوتی آواز۔۔۔ اب لب اتنے ہی دھیرے سے اسکی سیاہ چھوٹی

آنکھوں کو چھو رہا تھا۔۔۔۔ لب پوری طرح جلد کو نا لگتے۔۔ بس وہ چھو لیتا۔۔

خولہ سانسیں روکے ہوئے تھی۔۔۔ وہ اکثر اسکے اظہار کرنے پر سانسیں روک لیتی۔۔۔ یا شاید خود ہی رک جاتی تھی۔۔۔۔۔ اب بھی۔۔۔ وہ بس اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ مدھم۔۔۔ بہت مدھم ہوتی سانسیں۔۔ یوں کہ اسکے کسی محبت بھرے لفظ پر خود کو وار دیں۔۔۔۔ یوں کہ خود کی زات کو مار ہی دیں، ۔۔۔

"جب تم میرے محبت اظہار کرنے پر سانسیں روکتی ہو تو۔۔۔۔ دل چاہتا ہے ان سانسوں میں خود کو شامل کر لوں۔۔۔ "چہرہ کچھ

پیچھے کرتے وہ بغور اسکے دیکھتے بہت دھیرے سے مگر بھاری آواز میں بول رہا تھا۔۔۔

مجھے اس چھوٹے بالوں والی لڑکی سے عشق ہوگ ہے "محبت " بھرے لہجے میں کہتے سچ مچ اسکی سانسیں روک چکا تھا۔۔۔ اسکے دونوں ہاتھ یوں خولہ کے چہرے پر تھے کہتھیلی تھوڑی کے پاس اور انگلیاں بالوں سے ہوتی کانوں کے چھو رہی تھی۔۔۔ چہرے اتنے قریب تھے کے اگر کوئی َرا سا بھیہلتاتو چہرے مل جاتے

معراج " ..وہ بمشکل اسے پکار پائی تھی۔۔۔"

جانتا ہوں کہ میرا پیار کچھ نہیں ہے جتنا تم مجھ سے کرتی ہو۔۔۔ "
یہ بھی جانتا ہوں کہ مجھ سے بے تحاشا پیار کرنے کے باوجود بھی
دل دکھتا ہے تمہارا۔۔۔ میں نے کبھی جو باتیں کی۔۔۔ باخدا۔۔۔
وہ صرف لفظوں کی باتیں تھی۔۔۔ تمہیں چھوڑنے کا میں نے کبھی
دل سے نہیں سوچا۔۔ دماغ کو کوئی خبر نہیں تھی جو میں کہتا
تھا۔۔۔ بس صرف کہہ دیتا تھا۔۔۔ اور جب دل و دماغ کو خبر ہوئی
کہ تم مجھ سے دور ہو سکتی ہو تو وہ رات ۔۔ وہ دن میری زندگی کا
سب سے تکلیف دہ وقت تھا۔۔، میں یہ بھی جانتا ہوں کہ
" معزرت کے لینے سے روح پر لگے زخم زرا نہیں بھرتے۔۔"
تم۔ جب سوچتی ہو گی تو درد ہوتا ہو گا یہ سوچ مجھے بہت تکلیف
دیتی ہے "اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ نادم لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔
خولہ نے بھی پلکیں بھی نا جھپکی۔۔۔ بس اسے دیکھتی گئی۔۔۔ دیکھتی

گئی۔۔ سنتی گئی۔۔۔ اسکی آنکھیں نجانے کیوں مگر نن ہو رہی تھی۔۔۔۔

" میں وہ زخم تو نہیں بھر پاؤں گا۔۔ مگر مجھے یقین میری زات اب کبھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دے گی خولہ۔۔۔ تم میری زندگی کا سب سے زیادہ خوبصورت احساس ہو۔۔۔ تم نے مجھے سحر اور سالک دے کر جو خوشی دی۔اور خود کو تکلیف میرے لیے۔۔ میرے بچوں کے لیے سہی۔۔۔ اسکا احساس مند رہوں گا میں ہمیشہ۔۔۔ میں تمہیں اب دوبارہ اس تکلیف کو نہیں سہنے دوں گا۔۔۔ سحر اور سالک ہمارے بچے ہیں۔۔ ہم بس انکی پرورش کریں گے۔۔ اور بہت اچھی کریں گے۔۔۔ سہی ہے نا۔۔۔ "

اس نے ایک سیاہ چھوٹی لٹ کو انگلی پر لپیٹا۔۔ اور اسے لبوں سے لگایا تھا۔۔ نگاہوں کا مرکز بس ایک وہی تو تھی۔۔۔

" تمہاری ان کاجل بھری آنکھوں میں مجھے اپنا عکس بہت دلکش لگتا ہے " وہ دھیرے سے بولا تھا۔۔

" تم بہت اچھی لڑکی ہو۔۔ کیونکہ تم نے مجھے اچھا مرد بنا دیا ہے۔۔ ورنہ بالاج کی حرکت کے بعد مجھ میں بھی ایک درندے نے جنہم لیا تھا۔۔ جو سب برباد کر دینا چاہتا تھا۔۔ ایک لڑکی کو تکلیف دے کر۔۔ اپنی مردانگی دیکھنا چاہتا تھا مگر تمہاری اچھائی اس درندے کو پلنے سے پہلے ہی مار گئی۔۔ "اسنے دوبارہ اسکی کمر پر دونوں بازوں پھیلاتے یکدم اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔۔۔۔

اسکے چپ ہوتے ہی خولہ کی سانسیں اپنی رفتار پر آئی اب وہ اسکے سینے پہ سر رکھے نچلے لب دانتوں تلے دبائے شریر سا مسکرا رہی تھی۔۔ اسکی سیاہ کاجل بھری آنکھیں چھوٹی لگ رہی تھی۔۔۔۔ اسکے چھوٹے بال کچھ چہرے پر آرہے تھے جنہیں اسنے پیچھے نہیں کیا۔۔۔۔۔

معراج کے وجود سے اٹھتی مردانہ پرفیوم کی خوشبو۔۔۔ اسکے گرد فسوں سا قائم کررہی تھی۔۔۔ جبکہ معراج نے اسکے سیاہ بالوں پر لب رکھتے آنکھیں موند لی تھی۔۔۔۔

دونوں چاندی کے مجسمے ہمیشہ کے لیے چمکنے لگے تھے۔۔۔ جو چمک وہ کھو چکے تھے۔۔ اب لوٹ آئی تھی۔۔۔۔ خولہ کی بے لوث محبت رائیگاں نہیں گئی۔۔۔ معراج کو زندگی بھر کا سکون خولہ کی صورت مل گیا تھا۔۔۔

ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ کے علاوہ کسی دوسرے کی طلب نا رہی۔۔۔ خولہ کی محبت اپنے معراج کو پہنچ گئی تھی۔۔

💜💛💜

کسی شوخ کم سن کے حُــسنِ ادا پر

جـــــــوانی لُٹانــے کو جـی چاہتا ہــے

وہ واش روم سے باہر آیا تو آمنہ بازل کو سلا چکی تھی۔۔۔ اب اسکے کاٹ میں سے فالتو کھلونے اٹھاتے انہیں سائیڈ پر کر رہی تھی۔۔۔ بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

" کیا بات ہے آج تو سچ میں اپنے شوہر پر رحم آگیا ہے تمہیں "

ڈرسنگ کے سامنے کھڑے گیلے بھورے بالوں کو کنگھی سے سیٹ کرتے وہ شیشے میں نظر آتے اسکے عکس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

امنہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔ پھر مسکرا دی۔۔۔ "خوش فہمیوں میں تو رہنا آپکو پسند ہے "

خوش فہمی نہیں ہے مسز۔۔۔۔ تمہاری غلط فہمی ہے۔۔۔ "وہ اب کنگھی رکھتے اسے شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔ جو اب واڈ کی جانب چلی گئ تھی۔۔۔۔

رکو۔۔۔۔ "وہ نائیٹ سوٹ لے کر واش روم میں جاتی ہی کہ " مومن نے اس کا بازو پکڑ کر روک لیا تھا۔۔۔۔

دھڑکنیں جو پہلے ہی سے بکھری ہوئی تھی۔۔۔ اور منتشر ہوگئ۔۔۔۔ چہرہ گلابی ہوا تو وہ جھکا گئ۔۔۔ مگر مزاحمت نا کی۔۔۔۔

بھاگتی کیوں ہو مجھ سے "بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے " وہ گھمبیر آواز میں سرگوشی نماسا بولا تو آمنہ نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

میں۔۔ کب بھاگتی ہوں۔۔۔ الزام لگاتے ہیں "بمشکل اسکی " بھوری آنکھوں میں دیکھتے وہ خفگی سے بولی۔۔۔ اسکی سبر و نیلے رنگ امتیازی رنگ کی آنکھیں چمک رہی تھی کسی قیمتی نگینوں کی مانند۔۔۔ وہ چمک مومن خان کو پا لینے کی تھی جو اب ہمہ وقت اسکی آنکھوں میں رہتی۔۔۔۔

" بھاگتی ہی ہو نا۔۔۔ ابھی بھی مجھے ٹرخا کر تم جانے والی تھی۔۔۔
وہ تو میں نے روک لیا۔۔۔۔ "جھک کر نرمی سے گال کو چھوا تو
دھڑکنیں دونوں کی اور بکھرتی چلی گئی۔۔۔۔ تنفس بھاری ہونے
لگی۔۔۔۔ پلیکں خمار کے باعث جھکنے لگی۔۔۔ فسوں تھا جو قائم ہوتا
جا رہا تھا۔۔۔۔ کوئی طلسم تھا جو بکھرتا ہی چلا جا رہا تھا۔۔۔

" ایسی۔۔۔ بات۔۔ نہ۔ مگر جب مومن نے تھوڑی پر اپنے سلگتے
لب رکھے تو اسکی زبان پر قفل لگ گئے۔۔۔ اس سے کھڑا ہونا
مشکل ہونے لگا۔۔۔ اسنے مومن کے کندھے پر ہاتھ رکھتے سہارا لیا
تھا۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے تو اتنی دوری کیوں۔۔۔۔ ہمممم۔۔۔ "اب کہ "
اسکی کاجل سے بھری قاتلانہ نگاہوں میں رکھتے اس نے بے باک
لہجے میں سرگوشی کی تو اب آمنہ نے مزاحمت کرنی چاہی تھی
گھبراتے ہوئے۔۔۔ جس کو وہ روک گیا۔ اسکے دونوں اپنی
گردن کے گرد پھیلاتے۔۔۔

مجھے دو اگر اجازت تو۔۔ وصل کی ایک اور حسین شب تمہارے "
نام کرتا ہوں۔۔۔ تم مجھ میں بس جاؤ۔۔۔ میں فقط تم میں قیام
کرتا ہوں۔۔۔ "گھمبیر بوجھل سرگوشی۔۔۔ بولتے لبوں نے کانوں
کی لو کو چھوا تھا۔۔۔

آمنہ نے پل میں چہرہ اسکی گردن میں چھپادیا۔۔۔ سرخ انگار ہوتا چہرہ۔۔ شرن و حیا کے باعث اسکو دیکھا مشکل ہوگیا۔۔ وہ سنجیدہ سا بندہ کبھی کبھی اتنا ہی بے باک ہوجاتا۔۔۔۔

مومن نے اپنی گردن پر جب اسکی چہرے کی نرماہٹ محسوس کی تو اسکی کمر کے گرد بازوؤں کا حصار تنگ کیا تھا۔۔۔
سینے میں مچلتا اب دل ایک بار پھر اس نازک وجود کو پناہوں میں پا کر مچلنے لگا تھا۔۔۔۔

خولہ نام کی کسک دل سے مٹتی جا رہی تھی۔۔۔ بس نشان باقی رہ جانا تھا...

اور ٹوٹے خوابوں کی کرچیوں سے جو لگے تھے زخم روح پر "

وہ بھرے لگے تھے۔۔۔ جب کچھ حسین خوابوں کی دلکش تعبیر

جاگتی آنکھوں سے دیکھی تو زیست کا گھٹن امیز سفر اب رنگوں سے

بھر گیا۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے تھے۔۔۔ ان

دونوں نے ایک دوسرے کو پا لیا تھا۔۔۔ جہاں آمنہ ایک وفادار

اور محبت کرنے والی بیوی ثابت ہوئی تھی وہیں مومن اسکی ویران

زندگی میں بہاریں لے آیا تھا۔۔۔

💚💙💛💜

یہ جو اُلجھے اُلجھے خیال تھے، کوئی جال تھے

یہ جو سلجھا سلجھا کلام ہے، تیرے نام ہے

وہ گمان کے جتنے پڑاؤ تھے، مرے چاو تھے

یہ یقیں جو مست خرام ہے، ترے نام ہے

ہالے کو چینج کروا کر سلایا تو خود چینج کرنے کی نیت سے واڈروب کھولا۔۔۔ رات کے دو بجنے کو تھے۔۔۔ تھکن کے باعث اسکی آنکھیں بند ہونے والی تھی۔۔

" کچھ دیر یوں ہی میرے پاس بیٹھ جاؤ۔۔۔ میں تمہیں ایسے ہی دیکھنا چاہتا ہوں "

کانوں میں بھاری گھمبیر آواز گونجی تو نائیٹ سوٹ اٹھاتے ہاتھ تھم گئے۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم تب تک نہیں آؤ گی جب تک میں سو نا جاؤں "

اسی بھاری آواز نے شکوہ کیا تو تھمے ہاتھ حرکت میں آئے اور "

واڈروب کو بند کر دیا۔۔۔

اسکا چہرہ اب ہی گلابی ہو گیا۔۔۔ چہرہ جھکا کر ایک نظر خود کو دیکھا۔۔۔ وہی دن والا نیلا فراک۔۔۔ جو بھاری تو تھا۔۔ جس ہی کی وجہ سے وہ تھکنے لگی تھی اب۔۔۔ وہ اس وقت بنا کسی سے بات کیے یا سنے بس سونا چاہ رہی تھی۔۔۔ مگر دل نہیں ہو رہا تھا مطمئن۔۔۔۔

اسنے اپنے اور بالاج کے کمرے میں ہلکا سا جھانکا۔۔۔ جو اب بھی سگریٹ پیتے نجانے کیا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہی بلیک ٹی شرٹ

مظبوط چورے سینے پہ کچھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔ سیاہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

اسنے گہرا سانس لیا اور دماغ کی بات کو ان سنی کرتی۔۔ دل کی سنتی اپنے کمرے میں آگئی ویسے ہی۔۔۔۔

سگریٹ کا دھواں ہوا کے سپرد کرتے اسکی نگاہ جب دلنشین پر پڑی تو اسے حیرت ہوئی۔۔ اسکو نہیں تھا یقین کہ وہ آئے گی۔۔۔ بال اب بھی ایک سائیڈ سے آگے تھے اور دوسری طرف سے کمر پر جھول رہے تھے۔۔۔

دلنشین نے اسے دیکھا۔۔ دھویں نے ایک پل کو اس خوبرو سے شخص کا چہرہ دھندلا کر لیا تھا۔۔۔۔ اور دلنشین کو سخت غصہ آیا۔ ۔

آپ اسکو چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔۔۔ پتا نہیں ہے کتنا نقصان دہ " ہے۔۔۔ "پل میں اسکے سر پر پہنچتی وہ اسے تقریباً گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

بالاج کی بات باک نگاہیں اسکے دلکش سراپے میں الجھنے لگی تھی۔۔۔

وہ جو تشنگی سرآب تھی، ترا خواب تھی

یہ جو موج موج کا جام ہے، ترے نام ہے

وہ جو ٹمٹماتا چراغ تھا، مرا داغ تھا

یہ جو نورِ ماہ تمام ہے، ترے نام ہے

شہادت کی اور درمیانی انگلی کے درمیان ایک بجھی سگار سلگ رہا تھا

اسنے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بس اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔

تم ہالے کو سلا چکی ہو۔۔۔ دفعتاً ہوش میں آتے سلگار کو ایش"

ٹرے میں مسلتے وہ سرسری سا بولا۔۔ جبکہ اس کا آجانا کتنا سکون

کر گیا تھا یہ وہی جانتا تھا ۔۔۔ وہ اصل میں بوکھلایا ہوا تھا۔۔ اسے

یقین تھا ہی نہیں کہ وہ آجائے گی،۔۔۔

جی سلا دیا ہے "وہ خفگی سے بولی۔۔۔ اسے ایک آنکھ نہیں " بھاتا تھا اسکا سگریٹ پیتا۔۔ تھوڑا بہت ہوتا تو بھی قابل قبول ہوتا مگر وہ تو پانی کی طرح استعمال کرتا تھا سگریٹ۔۔ زرا غصہ ہوتا تو بس سگریٹ سلگا کر بیٹھ جاتا۔۔۔ پہلے تو اسپر ہی کرتا سارا غصہ اب سگریٹ کا سہارا لینے لگا تھا۔۔

تو۔۔ یہ وقت میرا ہوا پھر۔میرے لیے آئی ہو۔۔ "اس نے" بغور اسے دیکھتے قدرے نرم لہجے میں کہا۔۔ نگاہیں اسکو دیکھنے سے سیراب نہیں ہورہی تھی۔۔۔۔ تشنگی تھی کہ مٹ نہیں رہی تھی۔۔۔۔

ن نہیں۔۔۔ وہ بوکھلا گئی۔۔ "میں تو بس سونے۔۔ جا رہی تھی۔۔۔ "اسنے سنہری لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ساری شرساری مانند پڑی۔۔۔ وہ اب خفگی سے اسے دیکھنے لگا تھا!۔ مگر پھر اسے یاد آیا۔۔ وہ واڈروب کے پاس سے آئی۔۔ اسنے دیکھا اسنے کچھ بھی نہیں اتارا۔۔ وہ بالکل ویسے ہی تھی۔۔۔ تھکن کے باوجود وہ اسکی بات کا مان رکھنے آئی مگر اپنا بھرم بھی رکھنا چاہ رہی تھی۔۔۔

ایکدم سے وہ پھر سے خوش ہوگیا۔۔۔ " تو اب رک جاؤ۔۔۔
کچھ دیر بعد سو جانا۔۔ "وہ کمفرٹر سور کرتے بیڈ سے اٹھا۔۔۔۔
دلنشین جو بالکل پاس کھڑی تھی ایکدم دور ہوئی تھی۔۔۔

آؤ۔۔ تمہیں کافی بنا کر پیلاتا ہوں۔۔۔ میرا بہت دل چاہ رہا ہے "
اپنا مظبوط ہاتھ اسکی جانب کرتے وہ مدھم لہجے میں بولا۔۔۔ تو "
اسکی نگاہوں سے سامنے وہ راتیں گَزری جب وہ اسے رات کو جگا کر
کچن میں لے جاتی۔۔۔ پھر نگاہ اسکے بڑھائے ہاتھ پر گئی۔۔ " .نیچے
جائیں 😜۔۔ کوئی جاگ گیا تو۔۔۔ "اسکا دل دھڑک رہا تھا
تیزی سے مگر وہ اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے سرسری سا بولی۔۔۔

بالاج نے اپنے مظبوط ہاتھ پر رکھے اسکے سفید نازک ہاتھ کو دیکھا۔۔۔ پھر وہ دل سے گہرا مسکرایا تھا۔۔۔۔ وہ چیزیں بہتر کرتے جا رہا تھا۔۔۔۔

" اسکو سب تھکے ہوئے ہوں گے۔۔۔ کون دیکھے گا ہمیں۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔۔ چلو۔۔ "دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کی پوروں سے سنہری لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے کہا۔ وہ پل میں اسکے کافی قریب ہوگیا تھا۔۔۔۔ جب اسکے وجود سے اٹھتی خوشبو کافی قریب محسوس ہوئی تو اسے احساس ہوا تھا۔۔۔۔ رنگت میں سرخیاں گھلنے لگی۔۔۔۔ اسنے بھی بالاج کا ہاتھ نا جھڑکا۔۔۔ وہ چیزیں بہتر کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ جو آنسوؤں بھری رات تھی، مری بات تھی

یہ جو قہقہوں بھری شام ہے، ترے نام ہے

وہ جو راستوں کا کا غبار تھا، کسے بار تھا

یہ جو منزلوں کا مقام ہے، ترے نام ہے

" بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔۔۔ اتنی کہ دل تمہیں دیکھنے کے سوا اب کچھ نہیں چاہ رہا۔۔۔ "اسکو مزاحمت نا کرتا دیکھ کر۔۔ وہی ہاتھ اسکی کمر پر رکھا۔ اور بوجھل لہجے میں کہا۔۔۔۔ پلکیں بھاری ہونے لگی تھی۔۔۔ سانسیں منتشر ہورہی تھی۔۔۔ وہ گہری بے تاب نگاہوں سے اسکے چہرے کے ہر ہر نقوش کو چھو رہا تھا۔۔۔

دلنشین نے اسکی بے باکی اور پھیلنے پر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اسکے گھور کر دیکھنے پر بالاج سیاہی مائل عنابی لبوں کو دانتوں تلے دیا گیا۔۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں بلا کا شوخ پن تھا۔۔

اور پھر کچھ اور پاس کیا۔ تو دلنشین نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔ وہ اب سانس روکے اسکی گردن کی ہڈی کو دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ بالاج اسکو۔۔۔

اب کافی پینے کو دل نہیں چاہ رہا۔۔ "اسکو سرخ لبوں کو دیکھتے " بے باک لہجے میں جان لیوا سرگوشی کی تھی۔۔۔ دل مچلنے لگا تھا۔۔۔

مگر میرا دل چاہ رہا ہے۔۔۔ ورنہ میں ابھی بہوش ہو جاؤں۔۔ "
اب کہ برائے راست اسکی سیاہ انکھوں میں اپنی شہد رنگ "
آنکھیں گاڑھے وہ اسکو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔ وہ بات الگ تھی
کہ اسکی معنی خیز بات اور نگاہوں کا مرکز۔۔۔ جان لبوں کو لے
آیا تھا۔۔۔

آہاں۔۔ ایسا ہے کیا۔۔۔ " اسنے جھک کر گال اسکے گال سے "
مس کرتے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔

دلنشین کو لگا وہ گر جائے گی۔۔۔ وہ بے باک شخص صرف دو منٹ
ہی کے لیے شریف بن سکتا تھا۔۔ پھر وہی اب بے باکیاں۔۔۔۔

" بالاج۔۔۔ آپ نے۔۔ کہا۔۔ اسنے کندھے پر ہاتھ رکھتے کچھ کہنا چاہا۔۔۔ جبھی اچانک بالاج نے جھک کر بہت نرمی سے فقط دو سیکنڈ کے لیے لبوں کو چھوا۔۔ اور اتنے ہی جلدی پیچھے بھی ہو گیا۔۔۔

" اچھا چلو۔۔۔ اب گر نا جانا۔۔ "وہ شریر سا ہنسا تھا۔!۔۔ سیاہ آنکھیں چھوٹی ہوئی تھی۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے کافی اچھا لگتا۔۔ مگر وہ کم ہی مسکراتا۔۔۔ یا تو کبھی اسے تنگ کرتے ہوئے یا پھر بچوں کے ساتھ۔۔ بس۔۔۔ باقی وہ شاید ہی کسی سے مسکرا کر بات کر پاتا۔۔۔ یا اسکی عادت نہیں تھی۔۔۔ یا اسے پسند نہیں تھا

ویسے دل تمہیں چھو لینے کے بعد اب اور کچھ نہیں چاہ رہا۔۔ مگر" تمہاری لیے مان لیتا ہوں۔۔۔ "اسکو لیئے باہر نکلتے وہ اسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔ جبکہ دلنشین بس مسکرا دی تھی۔۔۔۔

اسے اچھا بھی لگ رہا تھا۔۔ مگر اسے بتانا بھی نہیں تھا۔۔۔

💚💙💛💚💙💛

روگ ایسا اِک لگا ھے طبیعت کو میری

کہ دکھ نہ بھی ہو تو دکھ ہوتا ھے

میرا تجربہ تو نہیں مگر سن رکھا ھے

یار پہلو میں ہو تو سکھ ہوتا ھے

کمرے کا دروازہ کھولا۔۔ دل بیشک شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔ مگر دل چاہ بھی رہا تھا زرا جا کر اس کی کلاس لے۔۔ اصل میں وہ اتنا ڈر اسکے سامنے نہیں ظاہر کرنا چاہتی تھی جبھی بھی لڑ کر اسے یہ بتانا چاہتی تھی کہ اسے کوئی ڈر نہیں لگا اسکی کسی بات سے۔۔ بنیان نما بلیک شرٹ جو بالکل سلیو لیس تھی پہنے۔۔۔وہاج لیٹا ہوا تھا بیڈ پر۔۔۔ موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا مگر جب دروازہ کھلا تو اس نے سکرین آف کرتے موبائل نیچے کرلیا یوں کہ اسکے سینے پہ رکھے اسکے ہاتھ کے نیچے تھا موبائل۔۔۔ وہ اب اندر آتی اجالا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

مگر اجالا اسے کب دیکھ رہی تھی۔۔ وہ تو بس اسکے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔۔ ایسا نہیں تھا۔۔ مگر اسے لگا کہ وہاج نے اسے آتا دیکھ

کر موبائل رکھا۔۔ جبھی سارا ڈر خوف سچ میں اڑن چھو ہوا۔۔

اب وہ اسے مشکوک نگاہوں سے گھورتے دروازہ بند کرتے اسکے موبائل کو دیکھتے ہوئے اندر آئی۔۔۔

وہاج نے کچھ چونک کر اسکی نگاہوں کے تعاقب میں اپنے موبائل کو دیکھا۔۔ اور پھر اجالا کو۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔ مگر اجالا نے اکر جلدی سے اسکا موبائل چھین لیا۔۔۔ وہ شدید حیرت کے باعث اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

یہ کیا کرہی ہو سلی گرل۔۔ "سارا خمار اور جزبات اپنی موت ہی " مر گئے۔۔ اب وہ اسے گھور رہا تھا جو اسکے بالکل پاس کھڑی موبائل کھنگال رہی تھی۔۔۔

آپ کسی سے بات کررہے تھے۔۔۔ "جب موبائل میں کچھ نا ملا " تو وہ اب برائے راست اسکو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔ ایک پل کو دل شدت سے دھڑکا اسکو دیکھ کر۔۔۔ چوڑے کشادی سینہ۔۔۔ اور مظبوط بازو۔۔۔۔ اسکو ڈر لگا مگر ظاہر نا ہونے دیا۔۔۔

تھی میری ایک معشوقہ۔۔۔۔ جس سے رات کے دو بجے میں " رومینٹک باتیں کررہا ہے۔۔۔ "موبائل اسکے ہاتھ سے لیتے وہ چبا چبا کر بولا مگر اجالا۔۔۔ وہ سچ میں صدمے سے اسکو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ پھر ایک دم اسکے پاا ہی بیٹھ گئی۔۔۔ اسکا تو دل کانوں میں شدت سے گھونج لگا تھا!۔۔۔ اب پھر سے خمار چھانے لگا۔۔۔ وہ اب اسے غور سے دیکھنے لگا تھا۔ جو کچھ ہی فاصلے پر بیٹھی اسے دیکھ رہی

تھی۔۔۔ سرخ فراک کا دوپٹہ ایک کندھے سے ہوتے نیچے لگ رہا تھا۔۔۔ خوبصورتی سے کیا ہوا میک اپ۔۔۔ لبوں پہ اب بدنام ہی کی لپ اسٹک رہ گئی۔۔ مگر اسکا دم انہیں دیکھ کر بھی مچلنے لگا تھا۔۔۔

" ہاں نا۔۔۔ دیکھا نا۔۔۔ پری نے سہی کہا۔۔۔ کوئی تو ہے۔۔۔ جبھی تو اب آپ مجھے وقت بھی نہیں دیتے باہر رہتے ہیں۔۔۔ مجھ سے خفا بھی ہوتے ہیں۔۔ او۔۔ اور تو اور مجھے مارتے۔۔۔ نہیں مطلب کہ ڈانٹتے بھی ہیں۔۔۔۔ یہی بات تھی نا۔۔۔"وہ کچھ پریشانی۔۔ کچھ خفگی کچھ غم سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔ شہد رنگ آنکھوں میں نمی آنے لگی۔۔۔۔ وہاج نے بمشکل نگاہوں کو رخ بدلا۔۔۔۔ اور منہ پر ہاتھ پھیرتے بیڈ سے ہی

اٹھ گیا۔۔ جلدی میں۔۔ اسے گھٹن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

بنیان نما شرٹ پہنے کے باوجود اسے شدید گرمی محسوس ہوئی۔۔۔

وہ اب کچھ فاصلے پر کھڑا اسے دیکھ۔۔۔ بلکہ گھور رہا تھا۔۔۔۔ مگر سیاہ آنکھوں میں سرخی گھلی ہوئی تھی خمار کی۔۔۔۔

شرٹ کے اوپر سیاہ اور سلور چینز صاف نظر آرہی تھی۔۔۔ جنہیں اسنے شاید ہی کبھی اتارا ہو۔۔۔۔

" اب یہ کیا فتور بھر دیا تمہاری پری نے تمہارے دماغ میں۔۔۔ "

بمشکل آواز کے بھاری پن کر قابو پانے وہ اسے گھورتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ بے تاب و بے باک نگاہیں اسکے دلکش وجود کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

تو۔۔۔ تو سہی ہی تو کہا۔۔۔ ابھی آپ نے بھی تو کہا نا۔۔۔ آپ "
کو لگتا ہو گا۔ بلکہ لگتا ہے کہ۔۔۔ میں تو کرتی ہی تنگ ہوں۔۔۔
اور کسی کام کی نہیں۔۔ جبھی۔۔ دوسری لڑکی۔۔۔۔۔۔۔

مگر ایک دم اسکے پاس آتے وہ اسپر جھکا۔۔۔ یوں کہ۔۔۔ دونوں
بازو اسکے اسکے ارد گرد رکھے۔۔۔۔۔

اجالا ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔ اسکا چہرہ بالکل اسکے چہرے کے
اوپر مگر فاصلے پر تھا۔۔۔ وہ ایک طرح سے اسکے حصار میں قید
ہو گئی۔۔۔۔۔۔

وہاج کے گلے میں پہنی چینز نے جب اسکی تھوڑی۔۔ پھر لبوں کو
چھوا تو اسکی دھڑکنیں بکھرنے لگی تھی

وہ جو کچھ سخت بولنے والا تھا تھم گیا۔۔۔ نگاہیں اپنی چین کو دیکھنے لگی جو اسکے لبوں کو چھو رہی تھی۔۔۔۔۔ آنکھوں میں خمار چھلکنے لگا۔۔۔ رنگت سرخ ہوئی۔۔۔ "اس وقت تو میں اپنی پہلی بیوی کے ہوش ٹھکانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔ پھر دوسری تیسری اور چوتھی بیوی بھی۔۔۔۔۔

اسکے باقی کے الفاظ لبوں پہ ہی ٹھہر گئے جب اچانک ہی کچھ آگے ہوتے اجالا نے اسکے لبوں پہ ہاتھ رکھتے سر نفی میں ہلایا۔۔۔۔۔

وہاج کی سانسیں تھم گئی۔۔۔۔ وہ یکٹک اسکو دیکھنے لگا تھا۔۔۔
دھڑکنیں شدید بکھری ہوئی تھی

رخسار پہ پسینہ , تیز دھڑکن ,ہلکا سا احساسِ حیا,اُف

!!..اس پہ کیا کچھ بیت گیا اک میرے گلے لگانے سے

سوہا نیچے ہی مہرین بیگم کے ساتھ سو گئ تھی۔۔۔ وہ بھی کچھ دیر سب کے ساتھ بیٹھا رہا۔۔۔ پھر جب وقت زیادہ ہونے لگا تو مہرین بیگم نے اسے کمرے میں جانے کو کہا تھا۔۔۔

گرین ٹی شرٹ اسکے چوڑے وجود پر اچھی لگتی رہی تھی بھورے بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔

اس نے سوہا کے پھر مہرین بیگم کے ماتھے کو چھوا پھر ان کے کمرے، سے نکلتے اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

پری تھکے ہونے کے باعث جلد ہی اوپر چلی گئی تھی سلام کر کے سب کو۔۔۔ سوہا اب بڑی ہورہی تھی جبھی سب کے ساتھ سو لیتی۔۔۔

گلفام خان نے اب اسے اپنی پوتی مان لیا۔۔ مہرین بیگم کو بھی وہ معصوم سی بچی بہت پسند تھی۔۔ جبھی کوئی مسئلہ نا ہوتا۔۔۔

پہلے تو گلفام خان کبھی کبھی کاشان کو کہتے تھے کہ انہیں وارث چاہیئے مگر پھر چپ ہوگئے۔۔۔ انہیں پتا تو تھا کہ انکے بیٹے کا

نصیب ہونا تھی اولاد۔۔ اگر نا ہوئی تو دوسروں کو بچی کو کیا کہتے۔۔۔ دل راضی نہیں تھا مگر چپ ہو گئے۔۔۔

پری کے ساتھ بھی سب ہی ٹھیک تھے۔۔ وہ کبھی کبھی بہت خفا ہو جاتی مگر سوہا کو دیکھ کر مطمئن بھی ہو جاتی۔۔۔ کاشان کا دل کرتا مگر کبھی کہا نہیں۔۔ وہ اور پری کو دل نہیں دکھانا چاہتا تھا۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو کمرے میں کھک اندھیرا چھایا ہوا " تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ اسے لائٹ بند کر کے سونے کی عادت ہے۔۔ مگر اتنا اندھیرا تو نا ہوتا۔۔۔

اس نے سر جھٹکتے منی بلب روشن کیا۔۔۔ تو کمرے میں نیم
اندھیرا چھا گیا تھا۔۔ اسکی پہلی نگاہ ہی بیڈ پر گئی۔۔ تو اسے حیرت
کا شدید جھٹکا لگا۔۔۔ بیڈ پر تو کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

پری۔۔۔ "اسنے پکارا۔۔ مگر کوئی جواب نہیں۔۔۔ اسے اور "
حیرت ہوئی۔۔۔

پری۔۔۔ کدھر ہو۔۔ " ڈرسنگ پھر واش روم چیک کیا۔۔ مگر"
وہاں کہیں نہیں تھی۔۔۔

اسکے ماتھے پر بل پڑے پریشانی کے باعث۔۔۔ مگر دفعتاً اسکی نگاہ
کمرے سے منسلک بالکونی میں گئی تو وہ ادھر بڑھا۔۔۔ گلاس ڈور

سلائیڈ کرتے وہ باہر آیا۔۔۔ جہاں سامنے ہی وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ سیاہ سلک کی چمکتی میسکی پہنے۔۔۔ بال اسکے جوڑے میں مقیم تھے۔۔۔ جن لٹیں۔۔ چہرے سے ہوتی شفاف صراحی دار گردن کو چھو رہی تھی۔۔۔

"ڈرا دیا تھا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ رات کو اس وقت۔۔ ادھر چاند کو کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔ "بمشکل اسکے قیامت خیز وجود سے نگاہیں چڑاتے اسکے پاس پہنچتے اسکو اپنے حصار میں لیا۔۔ دونوں ہاتھ اسکے پیٹ پر رکھے تھوڑی اسکے کاندھے پہ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو پری نے چاند سے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ ہلکا سا چہرہ ترچھا کر کے۔۔۔

بس ایسے ہی دل چاہ رہا تھا۔۔ "وہ اب دوبارہ چاند کو دیکھنے لگی "

تھی۔۔۔ اسکے خوبصورت چہرے پر دلفریب سی مسکراہٹ

تھی۔۔۔

کیا بات ہے۔۔ بڑا مسکرایا جار ہا ہے۔۔ "اس کے گال سے "

گال ملاتے وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تو۔۔ اسکا چہرہ کچھ سرخ

ہوا۔۔ اور وہ چہرہ جھکا گئی۔۔۔

ہمم بولو۔۔۔۔ "دوبارہ اسکے گال سے فال مس کیا تھا۔۔ "

آواز بوجھل ہونے لگی تھی۔۔۔

میں آپکا۔ ہی انتظار .... کررہی تھی۔۔۔ "اپنے پیٹ پر رکھے "
اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے وہ مدھم لہجے میں بولی تھی۔۔۔

کیا بات ہے۔۔اج میرا انتظار خیر تو ہے۔۔۔ "اسکا رخ اپنی "
جانب کرتے وہ خوشگوار حیرت سے بولا۔۔ ۔ تو پری نے لب
کچلے۔۔۔

وہ۔۔۔ اسنے بولنا چاہا۔۔۔۔ "

وہ کیا۔۔۔۔ "کاشان نے اسکے گالوں کو لبوں سے چھوا تھا۔۔ "

آپکو کچھ بتانا تھا۔۔ "اپنے گال سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے وہ "
اب اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تو کاشان نے جھک کر
" اسکی آنکھوں کو چھوا۔۔ "میں سن رہا ہوں۔۔۔

اب۔۔۔ اب ہم بھی مکمل۔میرا مطلب کے۔۔ آپ بابا بننے "
والے۔۔ ہیں۔۔۔ "وہ سر دوبارہ جھکاتے بہت دھیرے سے
بولی۔۔۔

وہ تو میں ہوں نہ۔۔۔ "اسکا دل شدت سے دھڑکا مگر کوئی "
خوش فہمی نہیں پالنا چاہ رہا تھا۔۔۔

مطلب کے۔۔۔ میں ماما۔۔افففف۔۔۔ سوہا کا کوئی بہن بھائی آنے" والا ہے۔۔۔ "اب کے وہ کچھ جھنجھلا کر بولی تو۔ کاشان کو لگا سانسیں رک جائیں گی۔۔۔

مط۔۔۔ مطلب تم۔۔۔۔ اووو گاڈڈ۔۔۔۔ تم اور میں اب ۔۔ " اووو۔۔۔ "اس سے کچھ کہا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ جبکہ پری اب سر جھکائے مگر کن اکھیوں سے اسکو بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔ لبوں کو دانتوں تلے دبایا ہوا تھا۔۔۔۔

: "اووو پری ۔۔۔۔پری۔۔۔۔۔ بہت۔۔۔ بہتتتتت شکریہ۔۔۔۔ بہت۔۔۔ "یکدم اسکو ہلکا سا اٹھا کر گول گول گھماتے وہ سرشاری

سے بولا تو۔۔۔۔پری نے چیخ بے ساختہ تھی۔۔۔۔ مگر وہ ہنس بھی رہی تھی۔۔۔۔

💛💚💙💜 "

تم بھی میرے فسوں میں مت آنا
🖤آج کل سخت دلنشیں ہوں میں

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔ نا سمجھی سے پہلے ادھر ادھر دیکھا۔۔ پھر جب نگاہ کندھے پر سر رکھے سوئی اس دلنشین لڑکی پر گئی تو پل میں سب یاد آیا تھا۔۔

کافی بالاج نے تو بنالی۔۔ مگر پھر وہ لوگ کمرے میں آنے کے بجائے چھت پر آگئے۔۔۔ اور چھت پر بنے جھولے میں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔۔۔ باتیں تو خیر وہی کرتا رہا۔۔ دلنشین بس اسے سنتی گئی۔۔۔ مگر پھر نجانے کب وہ سویا۔۔ کب دلنشین سوئی۔۔ کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔ کافی کے خالی کپ دونوں کی سائیڈ سے نیچے فرش پر رکھے ہوئے تھے۔۔۔

بالاج کی نگاہیں اسکے چہرے پر رک گئی۔۔ آسمان پر چاند چمک رہا تھا مگر وہ اپنے پہلو میں اسکے دلنشین چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔ جس پر سنہری لٹوں نے کچھ پردہ کیا ہوا تھا۔۔۔ لبوں کو چھوتی لٹیں گردن تک جارہی تھی۔۔۔۔

بالاج نے ہاتھ اٹھایا۔۔ اور ان لٹوں کو چہرے سے پیچھے کان کے پیچھے کیا۔۔ دھڑکنیں منتشر تھی۔۔۔مگر وہ بہت خوش تھا۔۔ جب سے وہ اسکی زندگی میں آئی تھی۔۔۔ یہ پہلی رات تھی جو انہوں نے بنا کسی لڑائی کسی بہس کے ایک دوسرے کو وقت دیا۔۔۔ نا دلنشین خوف کے باعث اسکے پاس رہی نا ہی اسنے کوئی ڈرایا۔۔۔ ایک نارمل کپل کی طرح وہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنے لگے تھے۔۔۔ ایسا نہیں تھا کہ دلنشین پوری طرح اسکے مطمئن ہوگی تھی۔۔۔ اسکے دل میں اب بھی وہ ڈر و خفگی تھی جو بالاج نے خود ڈالی تھی کبھی۔۔۔ ایسا بھی نہیں تھا کہ بالاج اس سے معافی مانگنے کو اسکے پاؤں پڑتا یو منتیں کرتا۔۔۔ اسکی انا جوں کی توں تھی۔۔۔ مگر اب وہ انا ان کے رشتے میں نا آتی۔۔۔ وہ دل سے نادم تھا جو اس نے کیا۔۔۔ اور وہ ازالہ کر بھی رہا تھا

اسے خوشیاں دے کر۔۔۔ اسے محبت دے کر۔۔۔ اسے عزت۔۔۔ اسے پیار دے کر۔۔۔ دلنشین نے کبھی اس سے محبت کا اظہار نا کیا۔۔۔ مگر اس نے محسوس کرلیا تھا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھی۔۔ مگر پھر بھی دل کی خواہش تھی کہ وہ کبھی کہہ دے۔۔۔ مگر اسنے نہیں کہا۔۔۔۔ شاید کبھی آگے جا کر کہتی۔۔۔۔

مگر وہ اب اظہار کرتا رہتا تھا اکثر۔۔ کبھی لفظوں سے تو کبھی عمل سے۔۔۔ وہ لڑکی اسکے لئے کیا بنے گئی تھی۔۔۔ یہ بات وہ خود اور اسکا خدا جانتے تھے۔۔۔ وہ دل نکال کر دکھا نہیں سکتا تھا ورنہ دیکھاتا کہ وہاں فقط وہی دلنشین لڑکی بستی تھی۔۔۔۔۔ نجانے کب سے۔۔۔ مگر اب بس چکی تھی۔۔۔

تم میری پہلی دوسری۔۔ یا آخری محبت نہیں ہو۔۔۔۔ تم میری "
تمام شد محبت ہو۔۔۔۔ بس تم بستی ہو دل میں۔۔۔ میری بے
لوث چاہتوں کی اکلوتی وارث۔۔۔۔ دل کی اکلوتی ملکہ۔۔۔۔ صرف
تم ہو۔۔۔۔ سوچا نہیں تھا کبھی۔ مجھے محبت ہو گی۔۔۔۔ بس اب
ہو گئی۔۔۔ پہلے تم ضرورت تھی سنہری۔۔۔ مگر اب ضروری
ہو۔۔۔۔ مجھے نہیں پتا۔۔۔ تم دور ہو جاؤ۔۔۔ تو میں کیا کر دوں۔۔
کیا بن جاؤں۔ بس میں انسان کے علاوہ ہم سب ہو جاؤں گا۔۔۔
مجھے تم لازم ہو اب۔۔۔۔۔ جینے کے لیے۔۔۔۔ مرنے کے
لیے۔۔۔۔ تم مجھے لازم ہو سنہری ۔۔۔۔ تمہارا احساس مجھ میں جینے
کی تمنا اور پیدا کرتا ہے۔۔۔۔ اب تک جو کیا۔۔ بس کیا۔۔۔۔ مگر
اب نہیں۔۔۔۔ اب تم سے فقط عشق کیا جائے گا۔۔۔۔ کیونکہ تم
جیسی حسن زادی سے عشق کرنا فرض ہو جاتا ہے۔۔۔۔ مجھ پر بھی

لازم ہے کہ تم سے عشق کیا جائے۔۔۔ تمہیں روح میں بسایا جائے۔۔۔ "اسکے چہرے کے دلکش نقوش کو بہت دھیرے سے چھوتے وہ گھمبیر لہجے میں سرگوشی نما سا کہہ رہا تھا۔!۔۔ دلنشین نجانے کب آنکھیں کھول چکی تھی۔۔۔ اب اسے دیکھ اور سن رہی تھی۔۔۔۔۔ جب بالاج نے اسکی آنکھوں پر لب رکھے تو اسکی بند ہوتی آنکھیں بنو ہوگئی۔۔۔

دل تھا کہ سرشاری کے باعث رقص کرنے کو چاہ رہا تھا۔۔۔ چہرہ گلابی ہوگیا۔۔۔ وہ پھر سے اسے دیکھنے لگی تھی جسکا وجہی چہرہ انتہائی قریب تھا۔۔۔

" بالاج نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔ جو سرخ ہورہی تھی۔۔۔
نیچے لے کر جاؤں۔۔۔۔ "اسکو نرم لہجے میں پوچھا۔۔۔ اسے خود نیند تو آئی ہی تھی مگر زیادہ دلنشین کو آرہی تھی۔۔۔ جسکی شہد رنگ آنکھیں گلابی ہوچکی تھی۔۔۔۔ رات کو جاگنے کے بعد دن کو بچوں کو دیکھنا۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ بیمار ہو۔۔۔۔ جبھی پوچھا۔۔۔ اس دوران لب بار بار اسکے نقوش کو چھوتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

دلنشین نے اسے دیکھتے ہی سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ بھاری لباس۔ پھر کب سے جاگے ہونے کے باعث ہلا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ "اسکے ماتھے پر لب رکھے۔۔ پھر کچھ دور "
ہوا۔۔ اور پھر اسے بازووں میں اٹھایا تھا۔۔۔ دلنشین نے یہ تو
نہیں کہا تھا وہ بوکھلا گئی۔۔ "بالاج میں چل سکتی۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔ مگر ایسے بھی کوئی حرج نہیں ہے۔۔ "اب کہ "
وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔ اور اسے لیے۔ سیڑھیوں سے نیچے
اترنے لگا تھا۔۔ دلنشین اب اسے دیکھ رہی تھی۔ اسکے دونوں
بازو۔۔ اسکی گردن کے گرد تھے۔۔۔ اور پھر اسکے کندھے پر سر
رکھتے وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔

💚💛💙💜

ہم گزار آئے ہیں اس جسم کی قربت سو ہمیں
اب کسی چیز سے نشہ نہیں ہونے والا

ایسے مت۔۔۔ بولیں۔۔۔ "ڈر لگا مگر اس نے بول دیا۔۔ اسے " ایسے بولنا اسکا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔ اور پھر ہاتھ جلدی سے ہٹا بھی لیا۔۔

کیوں۔۔۔ "پاؤں وہاں سے ہٹاتے۔۔ وہ اسکے پاس۔۔ بالکل" پاس بیٹھتے ہوئے اسکو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔
سیاہ آنکھیں سرخ ہورہی تھی۔۔۔ نگاہیں بس اسی پر جمی ہوئی تھی۔۔۔

مجھے۔۔ مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔ "چہرہ جھکاتے وہ مدھم سا"
بولی۔۔۔ کچھ لٹیں چہرے پر جھولنے لگی تھی۔

پھر۔۔۔ میں اچھا لگتا ہوں۔۔کیا۔۔ "سنہری لٹوں کے کان کے "
پیچھے کرتے اسنے گھمبیر لہجے میں سرگوشی نما سا پوچھا۔۔ وہ اتنا
قریب تھا کہ سانسوں کی تپش سے اجالا کے گال جھلس رہے
تھے۔۔ مگر وہ دور نا ہوئی۔۔۔ پہلے پاس نہیں آنا چاہ رہی تھی۔
اب دور بھی نہیں ہورہی تھی۔۔ اس دل میں ایک ڈر بیٹھ گیا تھا
کہ وہاج سچ میں اس سے تنگ نا ہو جائے۔۔ وہ تو اسکی جمع پونجی
تھا۔۔۔

اجالا نے ارشاد اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ بوجھل خمار آلود نگاہوں سے۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ اچھے لگتے ہیں۔۔۔ "آخری اسنے کہہ ہی " دیا۔۔۔اسکا چہرہ شدید سرخ ہوا۔۔۔ تو اسنے وہاج ہی کے سینے میں چھپانے کی کوشش کی۔۔۔ بول تو دیا۔۔۔ مگر اسکے جزبات اور جگا چکی تھی۔۔۔

وہ کئی لمحے تو کچھ کہہ نا سکا۔۔۔ یہ بات پہلے بھی سن چکا تھا۔۔۔ مگر آج۔۔۔ آج۔ اسنے ہوش و حواس میں اعتراف کیا تھا۔۔۔ اسکے ہاتھ خود بخود اسکی کمر کے گرد حصار بنا گئے تھے۔۔۔۔ پلکیں بھاری ہونے لگی۔۔۔ دل کانوں میں دھڑکنے لگا۔۔۔۔

اجالا کی بھی کوئی یہی حالت تھی۔۔۔ اسنے نچلا لب شدت سے کاٹا ہوا تھا۔۔

" پیار کرتی ہو۔۔۔ "اسنے پھر پوچھا۔۔ دھڑکتے دل کے ساتھ۔۔۔۔

"بہت۔۔۔ سارا۔۔۔۔ "اسنے پھر نا دیر کی کہنے میں۔۔۔۔"

" اور آج اتنی مہربانی کیوں "اسنے کمر پر حصار تنگ کرتے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔۔۔۔ اپنی گردن پر اسکے چہرے کی نرمائٹ اسے کچھ بہت بے باک کرنے کو اکسا رہی تھی۔۔۔۔ وہ گل بدن۔۔۔ وہ جائز پاکیزہ وجود اسکی پناہوں میں تھا۔۔۔۔ سیاہ

رات۔۔۔ نیم اندھیرا۔۔۔ محبوب وجود۔۔۔۔ اسکا دل بے ایمان ہونے لگا۔۔۔۔

تو سو جاؤں پھر۔۔۔ "اب کہ وہ خفگی سے سر اٹھا کر بولی۔۔۔ " مگر اتنے قریب اسکا چہرہ دیکھ کر تھم گئی۔۔۔۔۔۔

نگاہوں کا تصادم ہوا۔۔۔۔ فسوں چھانے لگا۔۔۔۔۔ خمار بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اب تونا ممکن ہے۔تمہارا سونا۔۔۔ "اسنے جھک کر اسکے گال پر " لب رکھے۔۔۔۔

وہ شدید گھبرا گئی۔۔۔ مزاحمت کرنے کو دل چاہا نگر نہیں کر پائی۔۔۔۔۔۔۔

وہاج کے لب اب سرکنے لگے تھے۔۔۔ گالوں اے ہوتے تھوڑی پر۔۔۔ پھر اب گردن کو چھو رہے تھے۔۔۔ بے باک انداز میں۔۔۔

اجالا کی سانسیں بھاری ہونے لگی۔۔۔ گردن و پشانی نم ہونے لگی۔۔۔ اسنے وہاج کی شرٹ کو شدت سے پکڑا تھا۔۔۔۔۔۔ اسے ڈر لگنے لگا تھا اب۔۔۔۔۔۔ اب اسنے مزاحمت کرنی شروع کی۔۔۔ جائے بیشک شادی کرے۔۔۔ ابھی معاف کردے۔۔۔ مگر کہاں اسے ہوش رہا تھا۔۔۔ وہ تو مدہوش ہوتا چلا جا رہا تھا

میں فرطِ شوق میں یہ بھول ہی گیا کہ مجھے

ٹھہر ٹھہر کے , تحمل سے چومنا تھا اُسے

وہاج۔۔۔۔ "اسنے گھبرا کر پکارا۔۔۔۔ اسکی بے باکیاں بڑھنے " لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

بس اب کوئی مزاحمت نہیں چاہئے مجھے۔۔۔۔ بس مجھے محسوس " کرو۔۔۔۔۔ ڈرو نہیں۔۔۔۔۔ "اسکے بولتے سلگتے لب کندھوں کو چھو رہے تھے۔۔۔۔۔۔ اجالا نے دور ہونا چاہا۔۔۔ مگر وہ باقی کا فاصلہ بھی سمیٹ چکا تھا۔۔۔۔

💙💛💚💜

ہاں۔۔۔ اب سالک تم ہالے کو پہناؤ۔۔ "حیدر خان نے اسکے " آگے انگھوٹی کرتے ہوئے کہا تو سالک نے پل میں وہ چمکتی انگھوٹی ان سے لی تھی۔۔۔۔۔

دادا۔۔ اس سے کیا ہوتا ہے "...ہالے کو انگھوٹی پہنانے کے " بعد وہ اپنی انگلی میں انگھوٹی دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

فیروزی فراک میں ملبوس ہالے شرمائی شرمائی سی کھڑی اپنی انگھوٹی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس سے یہ ہو گا کہ اب سے ہالے صرف آپکی۔۔۔۔۔۔۔ انکی "
باتنہ پوری ہو پائی۔۔۔

اس سے یہ ہو گا کہ اب سے آپ نے ہالے کا بہت خیال رکھنا "
ہے۔۔۔ اسکو تھوڑی سی بھی تکلیف نہیں دینی۔۔۔ وہ اپکے لئے
" اسپیشل پرسن ہونی چاہیے۔۔۔

بالاج نے ہالے کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ تھا۔۔۔
دلنشین خفا تھی۔۔۔ وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ !مگر حیدر خان کی
خواہش پر ان دونوں کی منگنی کر دی تھی۔۔۔ وہ چاہتے تھے آگے
بھی سب ساتھ رہیں۔۔۔ جبھی سالک اور ہالے کو ایک دوسرے

سے باندھ دیا۔۔۔ بالاج مطمئن تھا۔۔۔ معراج اور خولہ بھی۔۔۔۔۔

مگر دلنشین نہیں تھی۔۔۔ بچپن کے بہہ ہوئے رشتے کا نتیجہ کچھ خاص اچھا تو نہیں ملا تھا اسے۔۔۔۔

مگر ماموں۔۔۔ ابھی دادا کہہ رہے تھے کہ وہ صرف " میری۔۔۔۔۔۔ یمان کو پہلی بات زیادہ اچھی لگی تھی جبھی وہ بولا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ وہ صرف آپکی نہیں ہے۔۔۔ وہ سب کی ہے۔۔۔ آ " کی "بھی "ہے۔۔۔ آپکی "ہی "نہیں ہے۔۔۔ "اب کہ وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

بچپن میں یہی بات اسکے دماغ میں ڈالی گئی۔۔۔۔ وہ اب تک دلنشین کو کسی دوسرے کو سمجھتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ بس اسکی تھی۔۔۔۔ یہ بات اسنے حفظ کر رکھی تھی۔۔۔۔ اب بھی دلنشین کو زیادہ کسی کے پاس رہنا۔۔ اس سے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔ اب وہ یامان کے دماغ میں بھی وہی بات نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔۔۔

باقی سب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ !بچے سارے الگ دلچسپی سے سب کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

یمان کو اچھا تو نہیں لگا۔۔۔۔ مگر وہ چپ ہو گیا۔۔۔ اب ہالے کی انگلی میں پہنی چھوٹی سی انگھوٹی کو چھو رہا تھا۔۔۔۔ اسا سے بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔ جبکہ ہالے کو بس انگھوٹی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ وہ کیوں پہنائی گئی۔۔۔ اسے کچھ نہیں سمجھ تھی۔۔۔۔

میں آئیندہ تمہارا خیال رکھوں۔۔۔ کیونکہ تم صرف میری ہو۔۔۔ " ہالے کے کان کے پاس اسنے سرگوشی کی۔۔۔ دونوں باتوں کو ملا " کر اسنے اپنی مرضی کی بات بنا لی تھی۔۔۔۔

ہالے کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔ ڈمپل گہرا ہوا۔۔۔۔ اسکی سیاہ چھوٹی آنکھیں اور چھوٹی ہوگئی تھی۔۔۔۔

سب نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔ سب مطمئن تھے۔۔۔۔ دلنشین بھی مسکرانے لگی تھی۔۔۔۔

وہاج نے نگاہیں گھما کر ساتھ مگر کچھ فاصلے پر بیٹھی ۔اجالا کر دیکھا۔۔۔ جو پہلے تو اسے ہی دیکھ رہی تھی مگر اسکے دیکھنے پر ایکدم چہرہ جھکا گئی۔۔۔ کئی دن گزر گئے تھے مگر اب بھی وہ اس سے ایسے ہی شرما رہی ہوتی۔۔۔۔

وہاج نے لبوں کو کونا دانتوں تلے دبا کر اسے دیکھا۔۔۔ وہ سچ میں معصوم سی تھی۔۔۔۔ اور وہ وقت رہے اسکی معصومیت بچا چکا

تھا۔۔۔ وہ اب ڈر گز نہیں لیتی۔۔۔ وہاج تو کافی عادی تھا۔۔ مگر وہ بھی اب کوشش کرتا تھا۔۔ وہ اب اپنی زندگی نہیں برباد کرنا چاہتا تھا۔۔ وہ اب جینا چاہتا تھا۔۔

خولہ نے ساتھ بیٹھے معراج کو دیکھا۔۔ جو بازل کو اٹھائے اس کے ساتھ معروف تھا۔۔۔ پھر بالاج کو دیکھا۔۔ جو ہالے کے گال کو چھو رہا تھا۔۔

کافی وقت گزر گیا مگر ان دونوں میں دوستی نا ہوئی۔۔ مگر کوئی دشمنی بھی نہیں تھی۔۔ باقی سب آپس میں اچھے دوست بن گئے۔۔ بس ایک وہ دونوں تھے کہ۔۔۔ مگر وہ چھوٹے بالوں والی لڑکی مطمئن تھی۔۔۔۔ اسے اب مل گیا تھا۔۔

بالاج نے ہالے کے گال کو چھونے کے بعد ساتھ بیٹھی دلنشین کو دیکھا۔۔۔ دلنشین نے بھی اسے دیکھا۔۔۔۔ نگاہوں کا تصادم ہوا۔۔۔ دونوں ہلکا سا مسکرائے تھے۔۔۔۔۔۔۔

💜 ختم شد

💙💛💚💜